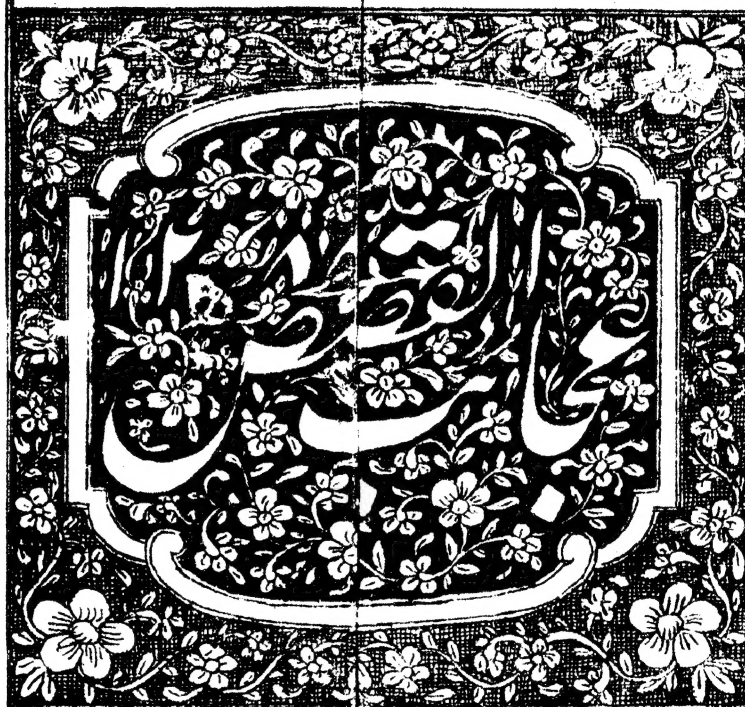


UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232770

UNIVERSAL
LIBRARY

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



مِطْعَمِ نَفْسِي نَزْكَ شَوْخِ مِثْقَلِ مِثْقَلِ
مِطْعَمِ نَفْسِي نَزْكَ شَوْخِ مِثْقَلِ مِثْقَلِ



بسم الله الرحمن الرحيم

آغازیہاج کتاب سائنس و اسم بزرگ اوس و احسب لوجود و تعالیٰ شانہ کہ ہوا الاول ہوا الآخر ہوا علیٰ کل شیء قدر شجہ جغات تقدس آیات
 اولیٰ کا ہوا شائستگی کہ کتاب کو کہ بتقاضی مصلحت نبی ارادت کو کہ جسطرح ہوا البشر کا بننا و علیہ السلام کو اول مبعوث علیہم الصلوٰۃ والسلام سے
 پایہ سرفرازی و شرف منصب خلافت و نبوت کا دیا اسطرح خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کو شایستہ تکمیل و سادہ و صوفیہ و عطا
 و صدقین ہوا ان ختم رسالت کا کیا اگرچہ ظہور رسالت آشور سرور کائنات شرف مخلوقات مدیہ افضل التحیات کا بحسب ظاہر البشیر اور
 انبیاء علیہم السلام پہنچ چکا ہوا لیکن اس نسبت کو کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اول مخلوقات اور واسطہ کنون کا نثار نبی شافع خلق و بجا جہاد عالم
 و آدم ہوا اور ظہور مبعوث کونات و زمین و سموات و ہا دنیا ششم اوس کا چار اور انبیا میں وارد ہو کہ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس
 عالم میں پہلی ارواح انبیا اور اوپر واسطہ افاضہ علوم الہیہ کی تھی اور اوس علم میں شبیح موحی کو ارواح سب انبیا فی انکی اقتدا کی اور
 ختمین ہی طوائف مرسلین کو امی محمدیہ سے استظلال کرینے کا اور جو نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عالم میں اپنے آدم علیہ السلام میں پہنچا اور پہنچا
 میں منت و سعادت اوس نور کرامت ظہور سے حق سبحانہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو انبیلیت علم اسماء و جمیع مخلوقات مستاز و وجود و نہ
 سرفراز و مالک و حقیقت ذات مقدس حضرت کی سب سے اولیٰ جزو ولایت و فیض غوار ان بی بی طغاک سرور و خطاب قبسی نصرا کو انکرت
 خلقت الافلاک شایستہ آیت ان اللہ علیہ السلام یصلون علی البنی یا ایہا الذین آمنوا علیہ وسلم و لکم فیما سیدہ الاشراف جامع الاء و صلوٰۃ و
 با علی المراتب و المقامات المؤمنین با و فی البراہین و الایالات سیدنا محمد بن المحمّد الایحیاء و درود غفرہ غفرہ علیہم و علیٰ اہل البیت و علیٰ

رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیٰ نبیہ و آلہ و علیٰ جمیع انوار من الزین والصدیقین والشہداء والصلحین بعد محمد و سنت کے اوپر سخن
 فہمان والا کہ وہ خود چچیکان دانش گستر کو پوشیدہ نہ ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فریغ المنزلت گرامی خطاب بقی الافعال مولف اس نسخہ مجلیہ نے
 متعلق عموم الناس کو کتاب عجائب القصص کو زبان ہندی میں کیا اور باندراچ انتخاب کی فوائد و حالات انبیا کو کتاب توارخ معجزہ و اس نسخہ
 باریع و غریب کو اور نسخہ تاریخ مشمولہ قصص و حالات انبیا سمیر غرق کا دیا گیا ہے ہر کتاب کے مطالب کو مطالعہ کتب تواریخ کیا جاوے جو بیانیہ
 ہو کہ کوئی کتاب نہ ختمی تواریخ مشہورہ و واسطے دریافت نامہ حالات انبیا علیہم السلام کے لطیف شرح و بسط کافی ہوگی اس سبب کہ قصہ
 ہر کتاب میں غرض بانداز ہدایہ کی ہیں کم اور کسی میں زیادہ ہیں اور کوئی کتاب تاریخ کی ایسی نہیں ہے کہ جامع جمیع حالات و مرسوم
 پر متعلق روایات ہو اور اس نسخہ باریع و واسطے مطالعہ و ترتیب کیا ہے کہ نظر پر اعمال ان امور کو ملے جو ہر باب منتخب ہر کتاب میں مندرج ہے و ملاو
 اسکے رعایت اندر مندرج ہر قسم فوائد کی مصلحت اوراق اس تالیف میں سب ہر مقام کی عمل میں آئے گی اور جب خانہ مکنتہ نسخہ مولف ممدوح الصدوق
 بعد حصول انفرغ تحریر احوال انبیا علیہم السلام سابق کو سرز نوکلا و تحلیا باندرا تفسیر حال سمیت آل حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کو سجدہ ریز زمین صفحات ان اوراق کا ہو احوالات انبیا ترتیب تقدم و تاخر زمان منور او کی کو مذکور ہوئی رعایت اس ترتیب کی
 مقتضی اسکی تھی کہ حال حضرت خیر البشر کا جو چہرہ سب کو کیا جاوے اور ذات کامل الصفات ان سرور کا اور اویسٹان کی بیچ خلق و ایجاد کی
 سائر مخلوقات کو مستعدی تفسیر کی تھی اس واسطے علمدہ اس نسخہ پہلے دوم اس کتاب کی ہر قدر پذیر ہو کہ پائے شرف منزلت ولایت ہی
 مستقر راہ و اور سر شرف رعایت ترتیب ہی مانہ و بخا و بوم والعدل و یسین اللہ من عاقبت ثانی الامور کلاما و جزا من غری الدنیا و قدر
 الآخرۃ بحق نبیک محمد المجتبیٰ و صل علیہ وآلہ الاتما و اصحابہ بدوی و مانا اشرع فی المقصود و پوشیدہ نہ ہو کہ جو یہ کتاب
 بیس باب پر شامل تھی اور انیس باب میں کہ جلد اول میں بیعت او پیشہ ورن کو بر سبب ترتیب مناسب لکھی گئی اور بیسواں جلد ثانی
 میں لکھا جاتا ہے باب بیسواں کو کہ رضی احوال حضرت خاتین سرور نامہ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اور اس باب میں
 پانچ فصلیں ہیں فصل پہلی بیان نسب شریف اور پابل فرخندہ آل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ پیش از ولادت با سعادت
 اور قبل از ولادت آن حضرت علیہ الصلوٰۃ و الخیرہ ظاہر اور مہیا جانا چاہیے کہ اولین مخلوقات اور خاتین کائنات نور با سرور آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان او سکال بالتفصیل و التوضیح فصل پہلی اول میں مرقوم ہوا اور اب جو کہ اول انارات وجود با حدود و احوال
 اجداد و اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تو پیشتر سلسلہ نسب شریف لکھا جاتا ہے پوشیدہ نہ ہو کہ نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم کا اسباب علیہ بن اسطرحہ مذکور ہے محمد بن عبداللہ بن مطلب بن ہاشم بن عبد مناف و فتح میم بن قحطی لضم قات و فتح

مصلحت شد بن کلاب بکسر کاو بن عمر بن بضم میم و تشدید ر ای مصلحت بن کلاب بفتح کاف و سکون عین مصلحت بن لوی بضم لام و فتح میم و تشدید کاف
تختانی بن غالب بن فخر بکسر فاء و سکون با بن مالک بن نصر بفتح نور سکون فاء و منقوط بن کنانه بکسر کان و دو نون بن خریز بضم خاء
منقوط و کسر او نقطه و دو سکون یای تختانی و بفتح میم و ہائی زوہ بن مدرک بضم سکون و لامل مصلحت کسر ای بے نقط بن الیاس بکسر الیاف
بر قول بعض و بفتح تزویر و ہا و یہ نقطه مشتق کیا گیا جو یاس کو کہ خدا بجا بخشد جو اور صاحب موابک از نزدیک بر قول صحیح بن نصر بضم
میم و فتح فاء و منقوط بن زکریا بکسر نون و زاء نقطه و ارب بن محمد بضم میم و فتح عین مصلحت بن عدنان بفتح عین مصلحت و سکون دال بیان تک
نسب شریعت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان اہل تاریخ اور صاحبان علوم علیہ السلام و غرض اسکو معلوم و صحیح نہیں مگر اتفاق ہوا اس امر کہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام اوجہ ابراہیم اور حضرت نوح اور حضرت ادیس اور حضرت شعیب علیہم السلام
مین سے ہیں فائدہ عادت الی تعالیٰ و تقدس اس طرح چچائی تھی کہ حضرت الانسان جو صلوٰۃ اللہ علیہا مبارک و لا یومین و فرزند ایک پسر ایک
دختر تو ام جنتی تھیں الانحضرت شعیب علیہ السلام کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہر تہا وجود میرا کی تا نو نبوی انبیا و را و تکفیر مین
شترک نہ ہو و حضرت ابن عباس سر روایت ہے کہ جب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نسب سے لے کر کاؤ کر کے صحابہ کرام سے پہنچا تو
غیر مائے تو یہ سید توقیف کرتے تھے اور فرما کر کہ نسب انساب بن یعنی ہر غ کی نسب نویسنہ بن فرما و اسطرح مروی ہے عند الفرووس بن یحییٰ بن سہیل
کہتا ہوں کہ جو یہ قول ابن سعد ہے اور ہے رسول خدا جب کہ فرماتا اس آیت کو آیت الہم یا کرم بنو النذیر مین جبکہ قوم نوح و
عاد و قود و الذین مین بعد ہم الی علیہم السلام یعنی آبا نذیرین ہر پنجی مکون کو گونگی کہ پہلو تھے ہوئی ہیں کہ وہ نوح اور عاد اور ثمود اور
وہ کہ بعد انکی ہوئی انذیرین جانتا کہ کو مگر خدا تعالیٰ اور حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام مروی ہے کہ گندی سے کہ نہ تکر تا ہو نذیرین
عدنان تک و بالا از اس سے نہیں جانتا اور وہ بن نذیر کہتا ہے کہ نذیر ہمینی کیسکو کہ شمس اسامہ و ی بعد حد بن عدنان کی فرخندہ عدنان سے
تا اسمعیل اور انس تو آدم علیہ السلام اختلاف بہت ہی بعضے بیان عدنان را اسمعیل شیش ن ذکر کرنے ہیں کہ معروف و مشہور نہیں بن انخاس
اور احوال انکی اور بعضے کم زیادہ لیکن بایں ہمہ اختلاف جمہور و تحقیق مین اسبات پر کہ چہرتن انبیا و رسول مین ہی ہر حضرت اسمعیل
اور حضرت ابراہیم اور حضرت ہود اور حضرت نوح اور حضرت ادیس اور حضرت شعیب علیہم السلام سلسلہ آبا حضرت خاتم مین حضرت ابو النضر مین اور
الکر بل بن نوح اور بن جوزی و فاضلہ یوضہ الاجاب بن عدنان ہوا حضرت علیہ السلام سلسلہ نسب اسطرح یہو نوح یا ہی عدنان بن آدم مین ہر جن
سلطان بن ثابت بن جمل بن عبد و بن اسمعیل بن ابراہیم مین آؤ بن کنانہ بن نوح بن ادور بن قانع بن غابر بن شالح بن ارفخشذ بن سلیم بن نوح
بن مکاب بن شالح بن کنانہ بن اسمعیل بن ابراہیم بن قینان بن آدم علیہ السلام اور مر بافت کیسا جو امام مالک رحمتہ سے

حال اوس شخص کو کہ چونچا اپنے نسب اپنا نامو پس ناتواں معلوم ہوا انکو اور کما کما خبر دی اوسکے بیرون سے اور اسطرح روایت کیا گیا
اوس چونچا کو نسب انبیا علیہم السلام میں پس چاہیے کہ توقف کریں ہم مانوق عدنان سے بحیثیت وجود تخلصی شخص اوس تغیر الفاظ باوجود کتبہ نو فائدہ
کو چھ اسکے اور اسیدو اسطرح کی گئی انحضرت پر اب احوال بعض اوان شخص کا کہ مشہور اور معلوم اور متفق علیہ ہیں کہ کیا جاتا ہے تفصیل
مناسب و متاثر ان اسامی کی یہ ہو کہ والد بزرگوار حضرت آثار فرخندہ ابو احمد رسول اللہ عبدالمعین اور یہ بہ بنالہ شاہ و جلالت نسب و لطافت
کفایت اور کراؤ کا نام ملاقی محاسن احوال اور شامل مطبوع اور حکایت موزون رجوانان و قلیش میں متنازع و خوبی اور ملامت میں پوشیدہ وقت
اپنے تے نو کو کہ نبوت محمدی طاعت زیبای اونی سے ظاہر اور شعلہ آفتاب رسالت احمدی چہرہ دل افروز انکو سے باہر اور اوس اوان
میں اخبار اور اسناد کا ہمانا حجازی و اسطرح مسموع ہوتا تھا کہ غریب بغیر آخر الزمان اس جوان رعنا سے پیدا ہو گا کیونکہ ہماری کتب و مینین لکھا ہو
کہ یہ صوف سفید بلوس حضرت یحیی علیہ السلام کہ آشتہ خون انکو پاس ہو گیا و معین سے قطرات دم تازہ متفاطمہ ہون بنی آخر الزمان تو یہ ظہور
پکڑیں سوا اب اوس جائز خشک مین سے خون سرخ پلک ہا ہو یہ وہی جوان ہے کہ جسکے صلب ہو ولادت اوس باسعادت کی ہوگی کتنی مین کہ جب
عبد اللہ بلوغ کہ ہو چوڑا تین قریش اور سیاہ چشمان عربی شیشہ شیفہ جمال اور طالب سال انی ہوین کہ داسن اختلاط اپنی ازواج کی صحبت سوا اولیا
اور نفس میں اپنا باکرا احوال اور غرائب عیادت جمال عرض کرنا شروع کیا و لیکن یہ بتوئی ربانی مترجہ اوان پیچہ ہون نامہ امید بیکران ہی تخریر و محبت
بہتر تے اور ذیل عصمت اپنا بلوطی بی عافانی الودہ نکر تے جب نزدیک ہو کہ رشتہات فیض حجاب مکرمت اوس جو تیکہ کا صدف غریب مین پرورش
پاؤ و شرف ہو و شام اور دلیران خون اشام زہد باندا لکھ مین جاوین اور جب تک و زراحت عمر عبد اللہ کو بشام کربت سبدل نکزین نہ ہوین اس
غریب و روانہ ہوئی اور خوف اشتہار و شہرت مین قطع منازل کر تے اور انکو راہ کو خوف ہو کر اسودہ ہو تے تاکہ اسطرح ہو جو انی لکھ پونچے
اور فرصت کا انتظار کرے لگنے لگا کہ عبد اللہ کو ایک روز نصید گاہ مین پاکیزہ بیات اجتماعی انکی طرف چاہے بسبب اتفاق و حب بن عبد مناف طریقی ہی اوست
بائیں نکار اوس صحرا مین مشغول تاجب لکھا کہ ایک جماعت شمشیر پائی ابدار کینے ہوئی بجانب عبد اللہ متوجہ مین جمعیت عرب انکو مانع ہوئی کہ اوس مملکت
مین سامعین بازارون کہ کہراہ تے قدم بڑا کر انکو دفع پر قیام کرے اور بعض کون مین کہ اسکا یدار اودہ تاکہ انکو درخواست اصلح کر کہ یہ تقدیر
اسوقت اسکو ایک گرہ نظر آیا کہ مشابہت برہم و دنیا نہ کر تے بلقی کہوڑون یہ سوار اوج سہار ہوا سے متوجہ مرکز خاک ہو کر اور جب زمین پر پہنچے
یہود پر حملہ کیا اور اوان شو بخجوان سے شکست فاش پائی و جب اس واقعہ سے متحیر و متغیر کہ مین آیا اور جو کدشتا کہ کیا تاہی منگو نہ ہو بان
کیا اور اسکو بخجومت عبد المطلب بھیجا تاہی کہ کہ وہ جب کی ایک کریمہ ہی مجد غریب مین چاہتا ہے کہ اوس محبوبہ افتاب غنیمت کو ساتھ ملکہ ازواج عبد اللہ
فرزند ہمار کی مناسک کر چنانچہ ماہر آئندہ سے صورت واقعہ کو بعض عبد المطلب چوچا یا اور وہ چونکہ خوبی صورت اور پاکیزگی طینت آستہ جاتی تو

لملمس وہب کو مجلس قبول مسئلے کیا اور جانچیں سے یہ تمہید یا تجاح سور اور ترتیب اسباب سے و مشغول ہو کر ایک ساعت مسعود میں گذر کر شہر علی سے اکتساب سعادت کرتی تھی نہ کہ کو ساتھ شہری ماہ سیما کو قرین کیا کہ بیشن عروسی مکہ شریف میں سبب ماتم ہوا کیونکہ قریب دو سو نو تین تیرین لب تک گرفتار نہ سو شوق اور محنت مفارقت عبداللہ سے خرمین زندگانی برباد کیا اور بقیہ اہل شوق کہ بسکی جمل موعود میں تاخیر تھی فراق کو خفسا ہر او سکے کو مثل ہزار داستان ہند زبان در و ترجمان سر ایدگی کرتی تھیں سپت قتل خسہ شمشیر تو تقدیر بنودہ ورنہ بیچ اول میرحم تو قصیدہ بنودہ اور بویات اس مقال تو قصیدہ فاطمہ میہ پر بیان اس مجمل کا بیان تفصیل ہو کہ یہ ایک حکام دیار شام کو خندہ تھی یہ اپنی صحت میں کہ عالم ولبری میں ساتھ تھوٹ یا خاوری کے دعویٰ لبری کرتی تھیں بابر و کان و بکیہ و کندہ و بیالای و کردہ اور سر و بلندہ و اور یہ و ختہ عالم وہابہ جو کہ بضمون اکتب الہی اور صحت سماوی ہی تھی اور فن کسانت کو ہی جانتی تھی کہ اب وہ وقت ہو کہ حقیقت خاتم الانبیاء صلب ایک انبائی عبدالمطلب سے متصف بصفتا ہذا تفصل ہو کر شہر پاک میں قرار پاوے و فاطمہ بقصو راسکے کر شایم غایت ملک متعال سے شجرہ امانال او سکا ساتھ تھو و اقبال کو باور ہو وے بانفاس و کر اتم احوال عازم توبہ یا عو اب کہ تیر کر ہوئی اور منزل مقصود کو پہنچی اور طالب میرافرت آثار مصلوب اپنی ہوئی تاکہ ایک دن اتفاقا عبدالمکار گاہ سے پر کر ویر و و فرو گاہ اسکو سے گذر ہو کر گاہ نظر فاطمہ کی جمال جہان آرا کو پر پری ایک شخص دیکھا کہ تھو ر خسار او سکا خیر بخش زمان زمین ہے اور سو ای اس یوسف مطلق کے اور علامات کہ صفت سابقین مرقوم ہیں او ہمیں سب ہو جو زمین لاجرم تیرا و بہرہ اس دو کر غنائ شہب بیکام اعلیٰ پکڑی اور التماس کیا کہ ایک لحظہ نشیمن قدم از رانی فراوین چنانچہ انہوں نے وسعت خلق سے استدعا اوس پر ہی پکڑی قبول کی اور اسکی مجلس کو بنو حضور اپنی منور کیا ملکہ شام نے بعد از اقامت لوازم ضیافت نقاب حجاب در میان ہوا و ٹاکو کر نہ اننیال میں بخون کتھی تھی طبق عرض پر کما اور نہ بیچ عرض کیا کہ ٹھکانہ اپنی حبابہ کجائین لاؤ انہوں نے جواب دیا کہ اتصال ملکہ اگرچہ موجب مسرت و بہتاج ہی لیکن یہ امر غریب و استعجاب و استعجاب عبدالمطلب کہیں او کاتب فرماں ہوں اسکان نہیں کہلتا۔ فاطمہ نے کہا جو کہ مستثنیٰ وقت ہو بقدم چوچا یا چاہیے بعد ازین ہنگام شام چو انہوں نے بارگاہ فاطمہ سے مراجعت کی اور اپنی کہیں اُسے بمقتضا و قضائے ربانی آئندہ کو ساتھ شکوہ ہم تہ ہو کر ویرہ اوس شب میں حاضر بارگاہت ہوئیں اور اوس نو جوان تاب نو ناصیہ عبداللہ سے جدا ہو کر شکم اند میں قرار پکڑا میت آبیچوان کہ سکندر ملبٹ سے فرمودہ روزی جان خضر گشت خضر شدہ خوش فودہ علی الصبح عبداللہ عبدالمطلب کی خدمت میں گئے اور جو کہ کہ فاطمہ سے سنا تا بعد جس پر نہ ہوا چوچا یا اور سبب فرما نہت ام تریوچ میں سبالغہ کیا اور بعد از اجازت تہیج و سرور فاطمہ کو پاس گوا و حدیث و اذیت پر و باب مناکت بیان کی تو وہ المعین حاکم شام نے او سو وقت بشہرہ عبداللہ کو جو نہ ربوت سبب ضیاء دیکھا ایک آہ سر و سینہ پر در و کھنچی اور کمار فر و ای حسن احوال تو دیکھ شدہ و انچہ از اول بدی اکنون نہ و بعد از شرم کٹ استفسار جانا کہ قضائی اپنا

کام کیا رام اختیار اپنی بات نہ دیکھتا کہ اس کا گواہ ہے کہ باعث اس تک و پورا جو تیرا کائنات و سورہ شیطانی تھا اور
 نہ ہو انکی نفسانی بلا مقصود و موصلت تیرے صاحبیت اوس سعادت مند کی تھی کہ محب فلک الافلاک تو نام کرنا کہ فلک جو کہ جو تیرا و شرف و شک
 و تیرا وہب تیرا و غنیض جو و بطریق اولیٰ و کولکولاس و جو و دنیا یا تو بین و خیر تیرا و واسطے باقا فلاحست و المیزان دیکھ جاتی ہوں لیکن تو گناہ
 فتنہ و آثار تیرا ہمیشہ طلب و خرمی میں گذران ہو تیرا انقصا سے بعد انکھار مافی الضمیر اور اشارات بطریق نور شریف و صریح عبد اللہ کو و داع کیا اور گردش
 ایام و باخاطر پریشان بجانب شام ہر گز اور اپنی وطن میں پہچانی ایام حیات باست گذران اور مثل اسکی حکایات تمثال خواہ و رہبرین نوفل ہو اور
 ایک روایت تیرے فتنہ و ترقی و غفل یا قیقلہ یا لیلیٰ عدویہ کہ اولاد علیٰ و نصار امین تیرے بقول ہو اور بعضوں نے و تہذیب ان روایات مختلف میں یون
 لکھی ہو کہ بعض نفس مجموعہ ان سب عورتوں سے ہوا تھا و قبل از انفصال حقیقت محمد بن عبد اللہ ابو عبیدہ و غیرہ شہادہ ہو تو کہ کتب سیر و تہذیب ان
 اور کتب میں آئے و اس تربیت و وہب بن عبد مناف میں روزگار گذار تھی میں کہ عبد المطلب نے انکو بنام عبد اللہ کی خواستگاری کی اور ہالہ بنت وہب کو
 اپنی واسطے طلبہ فرمایا اور دو نو عقد ایک مجلس میں منعقد ہوئی اور سید الشہداء زمرہ ہالہ و وجود میں آئی اور خاتم الانبیاء سے متولد ہوئی اور بروایت
 صحیح بخاری از ولادت رسول اللہ عبد اللہ و یار شام میں گئی اور یہ حکام راجعت اکثر کتب میں کہ وقت توجہ اوس جانب کی اور بعض کا یہ ہے
 کہ جب خرمہ کہ کو مدینہ میں پہنچو وہاں ہادم الانبات بدم قوا تم نبیان قبضہ وجود انکی مشغول ہو و اوس سر امین کہ ہار انکا موسوم تھی نبون
 ہو و مدت عمر انکی پچیس سال اور ایک روایت تیرے میں کہ احوال عبد المطلب کا اہل تحقیق نے یون لکھا ہے اور وہ تسمیہ میں اسطرح بیان کیا
 ہے کہ جب یہ پیدا ہوئی تو اس کے سر میں سفید بال تھے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک سفید بال سے زیادہ نہ تھا اور شیبہ معنی سفیدی ہے اس ہتہ
 سے پیش یہ موسوم ہوئی اور پس از انکہ بسن تمیز ہوئے اہل قوم بسبب انصاف کثرۃ محمد انکو برشتیہ محمد کنو لگے کہ محمد و ثاکر تھی خلافتی انکی
 نیک افعال پر اور بعضے کہتے ہیں کہ نام انکا عام تھا صاحب وہاب لہ کہ تہا کہ کہ تیرا قول ابن قتیبہ کا ہے اور محمد تیرا ہی اس امر متفق ہے کہ کنیت انکی ابو
 الحارث باسم بزرگترین اولاد کا حارث تھا اور بعضوں نے سبب اشتہار انکا عبد المطلب یہ لکھا ہے کہ باب انکی ہاشم بنیہ اسفار میں مدینہ میں پہنچے سلمی
 بنت عمرو بن لبید بنی النجار سے تھے عقد نکاح میں لا کر بعد از ولادت شیبہ محمد بجانب شام گئی اور اوس دیامین مرض ہو کر وراثت ناتوانی پہنچا و رکما و حیرت
 وطن مالوف تھی اس عالم غربت و کربت میں کہ باسیریت سفر گذریم و شکست عید قرب ترا و مگر بجزیلہ بنیم جمال سلمی را چہ اور وقت ترع اپنی بامانی مطلب
 میں عبد مناف سے فرمایا اور کہ عبد اللہ فی شرب یعنی خراج رحمت و شفقت حال بندہ پر کہ مدینہ میں رکما ہے بسو طار رکما و قول مجبور اس بار بہترین
 یہ ہے کہ بعد از فوت ہاشم چند مدت کے بعد ایک شخص کا قریش میں سے مدینہ میں گذر چکا وہاں اسنو ایک طفل لڑکھون میں دیکھا کہ لڑکھا ہے
 اور رکما جاتا ہے انا ابن ہاشم اوس شخص نے مدینہ سے مکہ میں آنکر جو کہ عبد بن مطلب کو لکھا کہ بزرگوار و تیرا میں نے دیکھا ہے کہ تیرا نرسہ ہے میں

صرف تہ اور آثار شدہ و صلاح صفحہ حال او کو پر لایح و پیدائی لیکن علامات تقدیر پریشانی اہمین استقدیر شامہ کین کہ سب پریشانی خاطر سوا طلبہ
نہم کمانی کہیں گہ نہیں بجا بجا جبکہ مدینہ میں سے اپڑ نتیجہ کو نہ لانا و اس شخص کو کمانی اس وقت میرا و نٹ حاضر و وجود ہے چنانچہ طلبہ او کو ناقہ پر
سوار ہو کر باتو قفہ نیکو گو اور بڑا اطلاع او کی والدہ اور ذامیون و کشیہ الحمد کو ان پر ساتھ سوار کر کے کہیں لائے اور بنابر اسکو عبدالمطلب جاہل کہہ اور فرود
اور چکر الودہ پر ہوئے جو کوئی راہ میں دیکھتا تھا احتمال بندہ و مملوک کو پوچھتا تھا کہ یہ کون کون شخص جو طلبہ و جواب کہتے تھے کہ یہ غلام وراقہ مصعب
طلبہ اپنی کہیں ہو چکا جاہلہ فاخرہ انکو پناہ و غیلس و قش میں لاکر کیفیت حال اور جاننا پر سے مدینہ میں بطریق استعمال سب کو مطلع کیا اور بسبب اسکو راہ
میں انون تو اسی دن کی کمانا کہ یہ عبدہ و کشیہ الحمد کو عبدالمطلب شہادت پائی اور رونق و اسباب میں مرقوم ہو کر انکی صفیہ بنی میں انکو آپ باشم زوفات
پائی اور طلبہ انکو کچا ڈانکو پرورش اور تربیت کیا اور دستور عرب تھا کہ جو کوئی کسی تیم کو پرورش کرتا تھا اس تیم کو اسکا غلام کہتے تھے اور کمانا ہی
کہ عبدالمطلب بملات قدرت اور طاوت گفتار ہمہ محاسن افعال ان پر زمانہ میں عدیل نہ کہتے تھے اسوا سطر سلاطین عرب و عجم کو نزدیک نہایت موقر و متحرم تو وہ
ہمت ہو اعمال خیر انہو صادر ہو کر انہو ایک قہر چاہہ فرم ہوا و کیفیت مفصل اسکی اسطرح پر ہو کہ زمانہ نبوت حضرت ابراہیم علیہ السلام میں بہن قدیم
حضرت اسمعیل کو آپ زرقم و حریم حرم میں بہت لکھو پایا تھا چنانچہ بشرح و بسط قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیان ہو چکا و لیکن جس قدر کہ لائق اس مقام کہ ہے
لکھا جاتا ہے کہ بعضہ و تمہیل جرم و مذہم نامہ پور حوالی مکر بعد شخص جہان آب پر اطلاع پائی اور وہاں جاکر دریافت سیرابی جدیدہ و جرم جانوران مرور
اوس مقام پر کیا کہ انہاں چشمہ زرقم جاری تھا اور یہ اجازت باجرہ مشروط باہن شرط کہ متصرف اس پانی پر بسبیل تلک نمون قیام نہ پر ہو چنانچہ متفیل
میں انہو غلطی وہاں فراموش ہو کر منقول ہو کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام زرقم جہم میں نشو و نما پا کر اسنے و صلت کی اور بعد از چند گاہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو ساتھ نہاؤ غایہ کعبہ میں اشتغال کیا جب تک کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام زرقم و ایالت کہ او پیشوائی قبیلہ اور تولیت خانہ کعبہ انکرا ساتھ
منطق ہی و جب نہال فانی و معالہ جاہ وانی ڈرامان ہو کر انکی حکومت نو اولاد ثابت پر قرار پایا اور بعد از نقل ثابت بدرہ و زوجہ کو اولاد اسکی تغیر اسن
تقی مصعب یا لیت بن ضحاض بن عمرو و رما و زرقم اسمعیل بن قحفل جوئی و اعتقاد ثابت کہ حریت اسکی میں نفع بال نہ لگائی کہ تو سے بعد از انہو
ایام حیات اور اولاد اسکی اہلنا اہلنا بن سیر و زرقم ہی چنگن ہوئی مگر اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام باوجود حقیقت امر حکومت میں اور باوجود
شہادت و ولایت بجا حقوق تربیت ضحاض امور ریاست میں انکرا ساتھ متاع و خدمت مکر تو سے ہر گاہ و جرم اولاد اسمعیل اس مرتبہ کو پوچھا کہ غنہ ان
تہہ و حدہ و عظیم کتبائش نہ ہی پانچار حرم سے باہر گوا اور اطراف و بارہا میں تو لیں کیا پس از غلطی انکی ایک مدت کو بعد قبیلہ جہم اور اخواد
ضحاض نے مکر میں اس نظام و مساویہ و جرم و بیاد کی ڈالی اور دست اتھ و نندہ رات غایہ کعبہ میں کہ اطراف و جوانب باوجود تہا و راز کیا اور زیارت
کر لیا و قاسمیت لہ میں شہ و حج کی اور انہو ہی انکرا تیم و ساؤ و چنگن انزال و اثران قابل نہ کہ نو آدمی مکر اور حوالی جہم میں آقا ست کہتے تھے و چہرہ

اوس جماعت کو سزائش کی غیبت پہنچی آخر الامر بکبرین عبد بناف بن کنانہ کو اولاد سے میل علیہ السلام میں سے تھا ایک سفید و قد شجاعان عرب قوم جہم کہ پاس پہنچا خلاصہ پیغام یہ کہ تم پہل زمین بنایسین معاش اور ملاحظہ صلہ الرحمہ و رباب حکومت کہ بحسب ارفی و استحقاق ہلک ہو چکا ہے مضائقہ کرتے تھے اس طریق مستقیم آباد ابد اسے سخت ہوا اور اعتساب کہ سب اوقات میں اور کل مذاہب میں اور ہر جگہ مذہب ہی پر تخصیص مگر تفریق میں اپنا شعار کیا یہ اب بتلاور مناسب یہ کہ دیار تمامہ کو کل کر جان چاہو توطن اختیار کرو قوم جہم نے اول عذر کیا اور پیر بدستور سابق انچرفحال ناشایستہ پر اڑی رہی بلکہ جنگ پیش آئی جب ملاحظہ کیا کہ تھا و مست بنو بکر انکی جائے کہ ساتھ یہ طالب صلح ہوئی اور بعد از آمد و شد سفیر اس امر پر اقرار کیا کہ سب قوم عرب ہم وعدہ ملکہ و باہر کل جاوے سرداران قبیلہ عمرو بن عارض کو ہم حکام و داع حکومت حسد و انگیز ہو او اور حجاز و سود کو رکن سے اوکڑا اور صورت آت ہو برہم و ملاک لکک سے ملوک عجم میں سے ہر ہم یہ خانہ کعبہ میں بھی تھی سو چند دستہ سلطان کو کعبہ میں سے محال کر چاہے زفر میں مدھون کی اور اسکو سود و دکیا اور سطح زمین جو اربنہ و ایک چشمہ آب زم زم مثل آب حیوان نظر سے غائب ہوا اور تازمان عبد المطلب اسی و تیری پر خاک تیرو سے اپنا شہرہا اور جو کہ اوس گروہ میں سے کہ جنگ وقت میں انسداد چاہے ہوا تاکہ کوئی زعمہ نہ رہا بلکہ چند پشت اوپر گدگئی قوم دوم عبد المطلب کو نام ہی اوسکا معلوم نہ تھا مقام کا تو کیا ذکر ہو لیکن جب قریب ہوا کہ چشمہ ہدایت محمدی علیہ القیۃ و السلام بایں آدال شگلمان باوئے غایت کو سیراب کرے عبد المطلب نے خواب میں دیکھا کہ کوئی قاتل آتا ہے ویرمزم کی کندہ کہ زمین مشغول ہو عبد المطلب نے اوس شخص سے پوچھا کہ زفرم کے کیا معنی ہیں اتومیں انکی آنکھ کھل گئی اور یہ خواب سے اوٹ نہ کرنا دیشہ میں غول زور ہو سے کہ آیا مقصود حضرت زفرم سے کیا ہوتا آئندہ و بارہ خواب میں ایک شخص نے اسکو کہا کہ زفرم ایک نفاق پر آب ہے کہ بکرت قوم پہل سے ہو کر آخرت میں علیہ السلام اور اسکو اتباع کا رہا ہے عبد المطلب بیدار ہو کر اور کیا الہی یہ خواب مجھ پر کشف فرمایا ہے شبہ غیبی سے توفیق ہوا اب میں علامات موضع آب کو نشہ جانے بیان کیا تحصیل اس اجمال کی یہ کہ عبد المطلب سو کہا کہ موضع چاہے زفرم نہ ہو بدو منم و قریش ہے کہ اسکو اساف و ناکہ کہتے ہیں اور کل جب ایک کلاغ ملوں ساتھ ایسے رنگ کے آوی اور شعار زمین پر ماری و دروان آتش باندہ ہوا ظاہر ہو وی اوس مقام کو کندہ کرنا چاہیے دوسرے روز علی الصباح عبد المطلب محل ممہوہ گئے اور نظر لطیفہ غیبی ہو کہ ناکہ ایک کلاغ و سیوی رنگ و صورت کا پایا ہوا جس طرح سے کہ خواب میں دیکھا تھا او سنیا وون دو بوتوں کے نزدیک شمار سے زمین کمودی اور دیا آتش باندہ موچن طرہ ہو عبد المطلب نے انچرفزندہ کے ساتھ کہ اوس زمانہ میں وہی ایک بیٹا تھا پاہا کہ کندہ کہ زمین مہ و ف ہوئی اور ہم چند قریش نے سازعت کی اور یہ ممانعت پیش او کہ چاہے فصل انسانم حفر نمونہ و یو کہ موثر نمونہ اور تاکید الہی سے عبد المطلب ہی وس قوم پر غالب آئی اور اسدن انمون نے نذر کی کہ بعد از حصول ثمرہ مقصود بستان مطلوب ہو کر حضرت و اسب و منت دمل سپہ جنگ کہ راست فرماوی تو ایک کو امنین سے بموافقت اپنی جانیل الرحمن کو اوسکی زمین قربان کرو انقصہ بعد از جد و جہا بسیار چاہے غم ظاہر نمودار ہوا اور تو کہہ مرہ تحصیل کر ہم نے وہان دفن کیا تھا لیکہا تھا آقا قریش اس حال پر طبع ہو

اے کمال اس عطیہ اجینہ بین و ہماری حقیت مقرر کرکے و اسکو کہ منو سنایا کہ منافع اس چاہ کو زمان سابق میں ہمارے اور تمہاری جد پر گوارا معصم پر عین
ساتھ تعلق رکھتے انہوں نے اس امر کو کار کیا اور کہا یہ چاہ واقع بیت الحرم پر اور یہ فیض میں نے اپنی قوت بازو سے نکالا ہے اس دولت خدا و کا کوئی حق نہیں
ہو الاخذ مقبول افراد طبع نفسانی کو او کو مقبول نہوا اور انہوں نے طلب مال میں اس مرتبہ خصوصیت کی کہ ہم نے نزع تہیز و او را خوار اس طریقی قرار پایا کہ اس
مال کو کاہنہ بنت سعد بن مدام کہ پاس کہد و شام میں وارد ہو گیا وین تا وہ انکو در میان برستی حکم فرما و کہ اسکو اسکو کہ اوس زمانہ میں جب کہ کوئی مشکل پیش
آتی تھی وہ اسکی راہ و دین پر غرض کرتا تھا اور جو تہیز کر تو تہیز فرما اعتقاد سے بخوشی مان لیتا تا بنا برین عبدالمطلب اور قاضی خدا دید قارش نے
اوس طرف توجہ کی اکثر سزا اوس راہ میں کہ آب و گاہ نہ تھا عبدالمطلب باندہ وعدہ کر سہ کہ آب و نان تو خالی ہو و و طبعی مسافت کرتے تھے و کہن تشنگی اپنے اور
انکا اتباع پر غالب ہوئی یہ بقدار طاقت و توان صبر کیا کہ او جب کار باضطراب ہو چنانچہ انہوں سے قدر آب چاہا انہوں نے آب و زہریت خاک پر کر کے دیا
سرو و یا خلاصہ جواب او نکاہ کہ اگر تم جھگڑا پانی دیون شاید کس بیابان میں تری طبع خراب تشنگی میں مبتلا ہو وین انکو اس جواب تلخ سے لطف جان شیرین
دیتے ہو انکا زہر چاہا کہ راحت بولن کہ میں جب اپنا ناقہ و نمایا و کیما کہ دریا کو حمت پذیر دی موج میں آیا اور زیر قدم شہر شہر آب خوشگوار کر کے لانا تھے و خود بہت
میں انکیات اور دریا بہ فزات پڑھنے زن تھا طہر ہو اسعبد المطلب نو شکرت ملک و ہاب و اکلیا تا انکو مجموع ظروف اپنی اوس ہانی کو کہ ہر قطرہ ان میں بہ لو لوسے
ابراہمان پر ترجیح رکھتا تھا طہر کو اور فی الغوفے کمالا پانی جو حرارت آفتاب کو گرم ہو گیا ہو کر ادا و اور اس چشمہ کو کہ بغایت سرد اور تازہ و بقدر احتیاج بہرہ ور
نہ جب یہ صحت برائی امین مشاہدہ کی آسودہ گھوٹ میں بہ لایا و رکھا و فرزند آب و ذکا و زہر و درکار انجم افلاک کو کہ حکام عادل ہو ہمارے اور تیرے درمیان حکم
و مایا بہ حکم تیرے سامنے کچھ خصوصیت اور نتائج نہیں ہر آب اتاس بہت کہ مقام ہاکم اپنی عبادت و فائز آئینہ سلوک ہمارا اخلاص و انانیت و تمنا ہو مگو کا
اور جو ہوا و غلطی کہ جسے نسبت تمہاری وقوع میں آئی ہو معاف فرما و عبدالمطلب نے اوس سفر تہیزت شری سے بخوشی و حرمی مراجعت کی اور نظر خلائق میں
جاہ و شرف نگاہ نسبت بہ زمان سابق ضاعف ہوا اور امکاوت و ایالت کلمہ تجدید اپنے قدر ہوا اور بعض کو تو میں کہ جب چاہا نہ نہم نہا ہر وہاں ہو ہر ظلال اور اسلحہ
کہ عارف بن محمد و جبرئیل اس مقام میں دفن کیا تا تہر عبدالمطلب میں آئی اور قورش نے اپنا حصہ طلب کیا عبدالمطلب نے در جواب کہا باہر جو وہاں
امرا کہ اپنے چاہا نہ میں تہیز یہی ہوئی کہ لکھتماری طرف سے حماقت قوی اس باب میں تہیز عبادت و زمین نے بہتہ لفظ خطا ہا اس باب میں مقتضا و قریہ کہ
انکو در میان میں معارف تعامل کیا تہیز نے اس معنی پر راضی ہو کر اسوال کہ وہ قسم کیا ہو کہ وہ کو بخاند کعبہ متعلق کیا اور اسلحہ بہ عبدالمطلب حوالہ ہو
انہوں نے بنا برینیت آہو بہرہ و نام بہتہ و سابق خانہ کعبہ کو درواری پر لٹکا دیا کہ وہ انقبال کہیشہ ہو ہو اور اسلحہ کو چ کہ مایحتاج ضروری میں صرف کیا چنانچہ
ایک رات تہیز ہانی و سوت طہر لئی لگی رہی تا انکا ایک شبہ بالفاق ابواب و درواہ ہو بہرہ و لیکر تبار کہ تا تہیز کو چنانچہ تہیز تہیز شہر و جاہ پر مقام میں ہو کہ
ہو تا بہ حال جب کہ عبدالمطلب نے مرتبہ احادیث کا ذکر کیا اور بعد و عشرت پچھو انہوں نے چاہا کہ لو فائز شہر قبول ہو وین اور وقوعہ و لک ایک فرزند ہانی

اولادین بن قربان کرین چه طرح که عرب کراوس زمانه من عاوتی بعد از دستخیزای فرزندان انکو در میان من قرعه و الاچنانچه قرعه بنام عبدالمطلب برآید و بنام قربان انکا کیا او به فرزندان سعادتمندی اس امر بر رانی هوا لیکن بنی خروم که خویشانشان ماوری عبدالمطلب کو اس حرکت می مانع آید و عبدالمطلب از عورت و فخر ففضل را به شکل کشای که نه شجاع نام بر که شایه کمانت بین در احوال عدیل و نظیر او سکانه تا موقوف رکما و حجاب اوس سیه می باجر کا او بنویز بآب دیا که در آن یک آدمی کی تماری قوم من کیا عبدالمطلب که باوش شتر شجاع کی ماوس او ثون اور فرزند و کو در میان من قرعه و الا که قرعه انمون سپید می نماید و الا و من او شل او شل مکر پر قرعه و الا و دیکو منحصر رخ تا نو و فلک از پرده چادر بیرون عبدالمطلب نو موجب قرعه و الا و کو مثل کیا اول قرعه بنام عبدالمطلب نکلا تا کما قرعه شتر سیه عد یک پیچونی او سوخت بنام انمون که بر اند هوا و عبدالمطلب از اوس مسلک می خجالت بآید او جمله اتفاقات می بیند که بیت احرا شتر بیت حضرت احمد مختار سلمی الدنایه و سلم من اسبقه رویت انسان مقرر می آید او رنج غله غرائب می بیند که نفسیه غیری او رنجوا به انجوه او رنجوه الصدفا و غیره کتب و غیره بین که ما ی که بیا بر به ولایت من پرستولی هوا او رنجوا را در تحویب نمایا که نگفته کیا او رنجو هم چیدین چه انکو او کونسا سک من بصروف دیکما اسکو حجت حلیت مذموب و انگیه حال هوئی او فطیمه خانه کعبه چرسد لیکیا چنانچه اسکی رای سمت تربیت غنکبوت می آید اسبقه قضی هوئی که بر آید بخانه کعبه ایکی کنیسه بنا و یو تاکدی ششخص بطواف و زیارت خانه کعبه مرکب نموده و او را اوسی خانان و احداث کی پرستش کیا کردی بنابران بنایان سبانی ولایت اپنی طلبد که کو حکم کیا که جلالت صنعایین تعمیر کریں انمون و بغایت تکلف و ترغین بهرتبه که دیده سپهر برین فرود می بیند پروسی بنام دیکمی به بنای او رنجوا نشان شیرین نگار فرسفت و انج او اس عمارت رفیع کو بنقوش غریب و تصویر بایع آراسته کیا او بعد از اتمام اوس عمارت که عرض داشت پیا به سر بنجاشی ملک عبثه ارسال کی کیونکه اوس زمانه من حکام دیار من تابع ملوک بشه تو ستمون عرض داشت به که من فرود ایسا کنیسه بنایا می تا مطاف حجاج فرود از سعد و هوا و عبا و الوی که بشوایت او سکایا جل و اجل روزگار فرخنده آرا پادشاه کو ستوا صل بودی بنجاشی نویسی بهیام پسند کیا او رنجوا و اسکو تعظیم کرد و انا چنانچه ابر به فرط انکی او پرستش کنیسه کرد و اسکا فلیس نام که تاسا دعوت تمام شروع کی او اطراف بلاد می طواف عبا و بعضی بنا به تقرب پادشاه او رنجو حجت فرج می آید ایسی خانانز کار کی صنعایین آید و حجب به خبر بلاد عرب بین شائع هوئی نقیل نامی که بنی کنانه من سو قما اسکو تعصب دینی و انگیه حال هوا او بنویز خافطان کنیسه سوره بدانه اسکو که من فرزند کی بود که یک رات او دن اس مقام متبرک من عبادت قیام کردن اجازت شب با شوم حاصل کی او رنجوا با نون فراسکو تمام شب تمام اوس کنیسه من چوید کرد و روزه متفضل کرد و او را پیکر چله گئے نقیل فراد اوس رات دو و اسل سیکر بفرانج یال درود دیو اراوس که کو بنویز بول و برانسته اند و ده آلوده کیا او بنظر قمع الباب را بهرگاه انمون فریبست و معمود و محرگاه در کنیسه ایکی نقیل فرماند تیرکان و گریز کی او روزه لوگ اوس مقام با توفیق کو آلوده بجا دیکم نمایت آرزو بهی و او ابر به بدین خبر سکر آشفته هوا و رچاها که اس حرکت کو عوض من خانه کعبه کی جنگ حرمت کردی ای اندیشه من تما که ایک او بنیال کلا یعنی ایک قافلہ اسکنان حرم من سے اوس شمع کی متصل شب باش و روشن هوا وقت صبح که اراده کوچ مصمم نه اند من سکه سینے آگ روشن کی انفاقا

ہی وقوف مگر جو اپنی ملکیت کو پہچانے لیکن عبدالمطلب نے اس وقت اپنا اونٹ لے کر لشکر کی اور کو تیار راج لیکے تیار پہ پہ وطلب کی اور اس طلاق نہ کر خانہ کعبہ کا کلیا اس سے
انکس القاسم کی ایسا رنجیدہ ہو کر انان شکایت و سکا باہر سے نکل گئی اور یہیں بیل عتاب عبدالمطلب کو کہا کہ تو سید اور سرور قریش کا ہی اور شرف عرب ہے یہ
قریش کا جو وہ خانہ کعبہ سے ہی اور میں آیا ہوں صرف واسطہ خرابی اس مقام کو اور تو کہہ ہی میں اب میں نکما محض بنابر وہی چند سترہ قیمت اونکی میزان
خسر میں چند ان گران نہیں ہے سب افعیہ کیا یہ امر خرم جیسے آدمی سے نہایت غریب و بے حق ہے انہوں نے جواب دیا کہ اس گمراہ کا خداوند
نونا اور دنیا اور دانا سب کو محافظت اسکی کرتا ہے اور ضرر اعدائے نگاہ میں رکھتا ہے میں خداوند چند سترہ ہوں سو مانگتا ہوں فرد

حدیث من زلفا عیسیٰ فاعلم ان بود
من از کجا سخن ملک و مملکت ز کجا

ابہرہ بنی ناکو اہل بیت اور عبد المطلب و حدیث النعمہ احمد زبان پر لا کر جمعیت کی اور اشارہ کیا کہ اہل علم سب متفرق ہو گئے اور بعض احوال پر کہ سنائیں
جاچو اور اپنا نمونہ لڑا کر مسجد الحرام میں دیکھ کر کہہ کر لیا اور خطہ عجائبات اور نفع حاجات اشتهال کیا اور شہر ثمریان بدخصال سی پناہ بحفرت با پناہ
ذوالجلال چاہی کہ اثناسیاس حال میں ناکاہ انکی نگاہ طیرا بابل پہنچی کہ تجھ میں تمام جدہ کی طرف ہو کہ تحصیل بندہ دیا کو شہر اور رحمت غربی ملک کے
واقعہ حق بوق بوق اور فوج فوج بجانیا اصحاب فیل خطہ جاتو میں اور بعض کو کہتے ہیں کہ وہ جانور سبز رنگ تھا اور بعضی روایت کرتے ہیں کہ سیاہ رنگا ہوتا
سنہ ۱۷۰۰ میں علیہ السلام کہ وہ جانور انکی منتظر زرتشتین مثال مرغ کو اور سپنے او کو مانند کتوں کو اور ہر او کو شیریں کتوں جیسے اور بعض
کہتے ہیں کہ وہ جانور سبز تھے یا سفید یا بخود ایک چمکا دڑو ہو نا، اوڈنی سی چمکا کہ کبھی دیر جانو کہتے ہیں نہ دیکھتے تھے اور تفسیر مولانا یعقوب چغتائی
میں لکھا ہے کہ پکا دھیسے تو سہو نچا مثل سر مرغ اور کف دست او کو گتے جیسے اور بعض کہتے ہیں کہ سفید تھی لیکن جو کہ کلام انسانا نطق ہے اس بات پر کہ ابابیل تھے
اسہنہ شنگ نہیں کہ یہ جانور غیر چمکا دڑو تھے جسکو عرف طبائین خطاف بضم خا جمعہ اور طاعنہ لشدہ کہتے ہیں اور عربی او کی ابابیل ہے عبد المطلب
بجود وینہ ان کیور کہ بنشطا و سرور بعد از رفع نیاز بجاوہ ملک کار ساز جانب کوہ حرا لای ہوئے اور اکثر قصائد و قلیش لکھے گئے ہیں جاکر چپ رہے
القصہ وہ طائر زین بال ہنگام صبح افق مشرق سے طالع ہو کہ صیوب ولایت خیر و ذلیلان میں آئے اور فیل گردون نے بہتہ قلع و قمع شجرہ رونہ
حیات مخالفان خرطوم انتقام دلاؤ کی صبح کو حکم ابہرہ ہاتھ کو بلباس ہامون ارہستہ کر کے اور محمود کو سب فیون پر مقدم لکھ کر و ان
ہوڈ اور لشکریان بعید دسوار ہڈ کرشل دریای جوشان حرکت میں آئی فیل محمود نام مائدت حوالی بیت الحرام میں دور تر کوڑا ہو رہا اور بعض
کہتے ہیں کہ اسنی اور سوقت بہت خانہ کعبہ سجدہ ہی کیا ہر چند فیلبا نون نے تحریک اخیال میں حیدر گری کی مگر اول فیل محمود نے اصلاح حرکت کی
اور او سکونہ بننے اور اس جگہ پر ایڑی رہو سے کسی ہاتھی کو حرکت کی اور سوای جانب کعبہ بسطرف کو اشارہ کرتے تھے وہ دور جاتے تھے۔
اس اثناسیاس شکر تھی کہ بارت طیرا بابل پہنچی پیدا ہوئی اور ہر جانور کہ اس ایک سنگ گل خشک سی چوچ میں اور دوسرے سنگ لیکر ویسی ہی دونوں چوچ میں

ہو جاوے کہ جسکو ہندی میں گنگا کہتے ہیں اور جوق جوق نازل کر ڈال جانو رن میں حکمت تھی کیونکہ یہ قدر تھا کہ بعد از سنگ اندازی مردم لشکر شرف ہو کر
 باطراف وجوانب فرار کر نیگے ناچار جانو ہی شرف و پرگندہ ہو گئے اور ان کے مافوق او کو پرواز کر نیگے تو کوئی انہیں سے کہیں چپ نہیں سلگیا اور
 تانچران سنگریزہ یا خوردکی اس قدر اونکو بدینیں پہنچا ہوئی کہ بیان اسکا اس آیت میں ہو آیت محمدکم لکھن ما کول پس گردنا لشکر نو کوما نند گاہ
 خورہ شدہ یعنی شل اس گاہ کہ جسکو دو اب کہا تو میں اور انخو باقی رہتی ہے اور کنا یہ فرق اجزای بدن کی جگہ کہ شکل و بدن تمام نہا اور یہ تاثیر ہی
 جملہ خوارق عادت کو ہے یا اون سنگریزوں میں ایک ایسا سبب مخلق ہو اتما کہ مجھو پہنچے کہ بدن پر اجزا جو جسم پاش پاش ہو جاتی تھو او پس اور
 خشکی اس پر یہ سلیت کرتی تھی کہ تاسک و التقاق اعضا بالکل زائل ہو اتما اور یہ قعدہ نمونہ تھو صوبات الہی سے اور مثل تما چند خوارق عادت
 پر پہلے یہ کہ اون ہاتھ و کانا اور قریب مکہ کجنا اور دوسری ایسی جانور ستہ کثرت اور جو کم طرف دریا و شور کو کہ حسب ظاہر جاری ہو دو باش
 اونکی ذہنی اور بعد اس واقعہ کے ہی اون جانور نہ نکو سینے نہ کیا تھو سرے لانا اون سنگریزہ نکا کہ معدن ہی افکا معلوم نہیں چو تھے یہ تاثیر قوی
 کہ اون کنکریوں میں عطاک تھی اور اہل تحقیق نے یہ قوم لپیڈ کہ وہ جہارہ ایل بنا جرت و استعجاب اکثر اہل قریش کی کہ چھوڑ دئے اور تانمان لیش
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ بعد وفات اکثر اصحاب کی نظر کو گذری تھے اور جو کہ مرسوم عرب یہ تھا کہ جس سالین کوئی واقعہ عظیم معلوم میں ہوتا تھا
 ابتداء تاریخ اس سے مقرر کرتے تھے اور اس برس کا نام عرف اعراس میں عام انبیل شدہ ہوا اور یہ مور اہل مکہ اور تاریخ اس امر میں کہ نسخہ اصحاب فیل
 بچپن یا چالائیس روز پہلو ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا اور حق تعالیٰ نے کہتے قدم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب فیل مکہ اور اہلالی اس مقام سے دفع فرمایا
 اور جملہ علما اس معنی کو اہل علامات نبوت آنحضرت باقو میں اور ایک قول یہ کہ قصداً اصحاب فیل اور تولد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز میں واقع
 ہوا اور بعضی کہتے ہیں کہ انیس برس بعد معلوم میں آیا اور ایک جماعت کو نزدیک چالائیس برس پہلو ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقع ہوا تھا لیکن یہ دونوں
 قول ضعیف ہیں اور قول اول صحیح ہے واللہ اعلم روایت کہ تو میں کہ بعد اس واقعہ عظمیٰ کے کہ اصحاب فیل پر نازل ہوا قریش نے قحط جبال حرا سے
 ہر چند نظر بجانب آسمان کی اور دیدہ ہا دو میں سے مشاہدہ ملو کیا کہ نظر نہ کیا بنابرین چاہا کہ بیات اجتماعی اس جانب توجہ کریں اور عبدالمطلب نے
 کہ سادی احوال و خواتیم اعمال ملاحظہ کر چکے تھے بنا بر کسی مصلحت کہ تسکین قریش کی اور کہ شاید اھدا کو خیال میں آو کہ سکون انکا مستلزم صلہ ہو
 کہ اون سے ضرر ہو لاق ہو دے اور یہ جانبین کے محکوم اب یہ کہ ساتھی المملہ معرفت سابق ہے قرین ثواب یوں ہو کہ اول میں جا کہ کیفیت اوضاع معلوم
 کروں اور نہ تحقیق لاؤں قریش کو را عبدالمطلب تحسن پیری یہ تھا اس لشکر گاہ میں گئے اور جو زندقہ کہ انکی تہا آیا انہوں نے ایک مقام پر نظر اٹھایا جو صول
 مدفون کیا اور جب اس مہم کو فایز ہو کر اور وہاں سے ہر جمیع قریش کو کما ہی حالات سے مطلع کیا انہوں نے فنی الفور وہاں اگر تمام تر وکات موت لوٹ لیا او
 علی اختلاف قدر دراتبہ تقسیم کیا تاکہ ہر قدر کہ عبدالمطلب انکی اموال سے متعلق ہو کسی اور کو ایسا فائدہ نہ پہنچا چھو پس سب سے کثرت مال اور زیادتی مال اور

علاؤشان اور فتن کمان انکو بہت ہوا بعد ازیں لکھنوی کجیب ابرہہ سیف دوزین پرکہ دو دمان ملوک حمیر و مین تو تماشہ ستوں ہی ہوا سرورم دوزین کو بنا بر شرف خاندان اوسی طرح پیشم انعام دیکھتے تھے اور اوس زمانہ میں ایک خاتون تھی نہایت جمیل حسینہ کہ اوکی پیشانی پر پنج لکھا چاہتی تھی ابرہہ پر معنی سنگرا اوس جیسو کا طالب ہوا اور حکم دیا کہ دوزین اوس عورت کو جیو۔ دیوے انداز دوزین غصہ ہو کر اول بدرگاہ قیصر ہوا دم اند خواہ ہوا اور ہانتے یلوس ہو کر تانیا جھوٹ نہ تھی وہ ان جوع کی اور استہی بنا بر ہتا عہد ہر دولت اور تباہی ہر دولت اسکی اور اس میں حال کیا کیو کہ یہ مقام دار الملک حبشہ سے مصاصیج پرکہ تانیا اور نصرت دوزین اور کیش اش پیتی نوشیہ والہ میں تفاوت بیش انیش تمام دوزین ریند کا دمان مین رہا اور بعد ازیں اسے بساط تہ گانی ملی کی اور سیف دوزین نمان حکومت مسروق بن ابرہہ بھی بعد از فوت پڑیا پکارنہ دوزین نوشیہ والہ میں منظم ہوا اور آخر لاہور اوس شہر بارہ اگست فی سپریم کہ کچھ سو نفر ارباب شجاعت و جلالت کو کہ کجافات قصورت مجوس تو جو پڑیا اور ایک پیرسا نچو رہ کو اپنی سپہ سالار مین سے ہر زمانہ کفن تیر انداز مین عظیم النظیر تھانہ پامیر کیا اور حکم دیا تا سب نلل رایت سیف دوزین مین راہ داری کی بمقصد نر دیکھتے ہو تو جو حبشہ مین ہوں اور غرض نوشیہ والہ کی انکی بھیجے ہو یہ تھی اگر دیر حبشہ مین لشکر کو کہ آسپ علیہ ہو تو موجب ملامت و مذمت نمود و اور عند ایدہ گر وہ انتقام طلب کرے کہ نکرہ کو پوچھ چنچا پیدہ موجب فرمودہ سواری سفاین راہ دوزیا تو جو حبشہ ہو تو و لیکن صرف کجشتیان ساحل مراد پر ہو چنچین اور باقی خرق آب فنا چنچ سہرہ و اوس سیف دوزین لوجتہ اسایش و آرام چند روز حد و حبشہ مین ایک موضع مناسب اختیار کیا اور وہاں توجہ دوزین اوس ستر مین کی ہی اوس لشکر کو طبعی ہوئی اور زبردواروں کو احوال و رود اس سے کیا مع بادشاہ حبشہ چو نچایا اور اسے اس حدیث سے سنا کہ اگر ایک قاصد ہر فرک پاس سچا تھا پیغام یہ کہ اس کو دیکھ یعنی سیف دوزین کو اور تیرے بادشاہ کو ولفہ کیا اور اگر تیرے سپاہ کی کثرت جائیگا تو قاعہ اعتدال مین آویجا اور مین تنک کہتا ہوا کہ تیرے ساتھ مجاہد کرو انکو توجاہ ظن انچہ چاہو تو زور و اظہر تیری مدد کرو ان اور اگر اس مملکت مین اجملا رایت ہو تو کجا و غر تر اس سے کہ ولایت عجم مین ہر کون انقصہ جب قاصد نہ ہو کہ پاس اگر یہ پیغام چو نچایا اسکی ہنوی کی امان طلب کی اور مسروق نو اسکی مملکت مین مکاراں ایک ماہ مین بہت عہد ہی سینے بل لکھو اور بعد انقصا اوس مدت کو ہم کو حرب پر قرار پایا ہر مسروق نو اپنی مٹی کو دہل ہزار سوار ساتھ دیکھ کر بحال خان مہیا اولیہ غیر ذہبی اپنی مٹی کو دہل ہزار سوار کر ساتھ و سکو مقابلہ اور مقابلہ کو واند کیا ہر گاہ دو نو سپاہ مین باہر گر مقابلہ ہوا سپاہ عجم و لشکر حبشہ کو ایسا نیران کیا کہ جمعیت کو مٹی نہ ہوئی اور سپہ مسروق مارا گیا اور قلعہ منسوخہ نو مسہر ہر قلعہ عقب نہایت زندگان کر کہ او کو بجی قتل کیا مسروق اندوہ ہلاک تخت جگر و دوسری روز خود سوار سوار و مٹی ساتھ ہر قلعہ مقابلہ مین آیا تھان پہلوان لڑائی با پچ ہزار آدمی حمیری اور چہ ہزار عجمی ہی مسروق کا مقابلہ کیا اور نہ فرغ عصابہ بیکر اپنی خونہ پر باند ہر مہوین اور آکھین اسکی دھپ لکھین اور بنا بر اسکے کہ یہ ضعف باہرہ کہتا تھا پوچھا کہ مسروق کو نسا ہی اور کس مقام پر ہی اوسکو مجاہد کیا و او کا اہل لشکر ڈکا و فیل پڑتا ہوا ہی اور تاج مصرع او کو سر پر ہوا ایک یا قوت تو غرنگ اوس تاج مین لکھا کہ اوسکی

ہیشالی پر اور وزیران ہر ہر کلاس یاقوت کو دور رسو دیکھا کہ عیال ملک بزرگ ہی اس وقت اس ملک پر قصد کرنا چاہیے بعد ایک خط کو مسروق ہائی پر تو ترک ہو گیا
پر مینا لوگوں نے صورت واقعہ تبدیل رکوب کو ظاہر کیا اسنے کہا کہ اسپ ہی مرکب غرور شرف ہی کچھ دیر اور تو وقت کیا چاہیے جب مسروق ہو رہے پر سے اور ترک
نچر پر سو اور ہر فرسے کما نچر ہے اور وہ مرکب ذلت و فقرات ہر کما نچر ہے وہ وقت کا رہی اور کما نچر کے قبضہ اسکا محاذی یاقوت کرد و تاتیر میرا
خطا نکرے اور مقارن اس حال کی اپنے خواص سے کما کما بعد تیر چور نیلے اگر سپاہ جیش اپنے مقام پر سے متحرک ہو کر بادشاہ کو گرداوی تو جانا کہ تیر کام کیا
والا بقیہ عیال تمام اور تیر محکوم دینا بالجمہلیت چوپیمان برہسید انگشت او گز کردار مہر پشت او عقیاب اجل کہ عبارت تیر چار پر سے ہر اشیانہ کما ن
سے پران ہو کر نشانہ پر پیو نچا اور دماغ پر غرور بادشاہ کو بدن کیا قدر و ترک چشم تو ہر ترغیر کا در است و درون سینہ نشست آنچنانکہ دل بخیہ است
مسروق نچر پر سے گر پڑا اور بلب لشکر جیش گزراو اسکے مجمع کیا سیف و وزیران اور ہر فرسے جب یہ صورت شاہدہ کی تیغ انتقام پیام سے کھینچا لشکر پر دور
اور سپاہ جیش زوار کیا اور اتنا قتال و جدال ہوا کہ شستو سے شستہ لگ گئی اور دریائی خون مقتولوں سے روان ہوا سیف و وزیران نے منظر منظر
منعنا میں تاکر مقرر عدلان میں کہ بدیدہ نظامی نے زیر کینہہ خضر نظاروس عمارت منیع کا نہ کیا تاسر بر سلطنت چکر بن کیا اور اعیان و اشراف و اطراف و کائنات
بلا وجہ تہنیت عروس مملکت بدر گاہ بادشاہ فیع المقدار کے متوجہ ہوئے نہ انجملہ صنایع تہنیت ہی مثل عبدالمطلب بن ہاشم و وہب بن عبدمنہ
زہری اور امیہ بن عبد شمس اور طلحہ اور زویلد اور عبد اللہ بن جرحان وغیرہ غار مقرر عدلان ہو کر بعد اسی منازل و مراحل شہر منعنا میں پہونچے اور
ملاقات بادشاہ کو وجہ است کرد و انکر حاضر بارگاہ ہوئے و واجب نے اجازت دست بوس حاصل کر کے اوس جماعت کو مع گردن کشان آفاق کہ دست
سین پر رکھ کر سنے حاضر کیا و قریش نے سخت دہرایا گذرانے اور عبدالمطلب نے اوس محفل میں فصاحت طلب کی بادشاہ نے کہا اگر تو آداب عرض مجلس
سلطانی سے عمدہ برا ہو سکے تو معاف نہیں ہے عبدالمطلب عبارت مرغوب تہنیت جلوں اس طرح بجالائے کہ آواز تسین زلفا اوس انجمن میں
باق علیین ہوئی مضمون اس رباعی کا انہوں نے ادا کیا رہا سخی اگر چہ شیت نکر کس تعریف کہ مرا حیست پایہ و مقدار سختم خود و منہ
ہنر است چون شبی کہ اید از گلزار جب بادشاہ نے اسنے کمال حسب پر وقوف پایا او کیفیت نسب دریافت کی عبدالمطلب نے
شہر اوسین سے عرض کیا سیف نے عنایات بادشاہانہ مبذول فرما کر کہا کہ میری خال کا بیٹا ہے کیونکہ مادر بادشاہ ہی اشراف قبیلہ بنی القجار
سے تھی پھر بادشاہ نے اسنے اسے سرد و تیج ہو کر انکو دار الضیافت میں بھیجا اور وہاں کے متمنوں کو حکم دیا کہ باحتیاج حیلہ کو کلات و شہر بات سوا سراسر انجام
کر دے کہ انکو کچھ حاجت نہ رہی اور تا صبر کیا نہ اجازت ملاقات دی اور نہ فصاحت لافرو عطا کی جب مدت مذکور منقضی ہوئی ایک دن عبدالمطلب کو
خلوت میں طلب کیا اور بعد ہمہ قدمات کہا کہ اسو مخفی اور مضایا مخفی نے ہماری ملت نصیران تمام پایا ہے او کلو اظہار میں وقوف اغیار
سے اندیشہ ناک ہوں جو کہ تم مخزن اسرار حکم او مجمع محاسن شیم اور نظم سر و عود اور اصل مقرر قصود و موخر زخو رہہ دان تجویز نہیں کرتی کہ یہ حال تم سے

پوشیدہ رکھوں مثبت سرایت درین بیدار گفتن توانیم گفتن نتوانیم و گفتن نتوانیم - اور اس اسرار پر خزاں بصیرت اور ارباب فراست
اطلاع نہیں رکھتے چاہیو کہ املا و علقار و بر و توشا و بیگانہ اس باب میں کچھ زبان پر نہ لکھو بلکہ اپنی سایہ کو ہی اس راز کو محرم نہ کرنا پڑا بادشاہ و ابا انکا نظا
مین رہا غصہ کیا دل کا طریق قبل بیان فرمایا کہ غصہ غیب و ایک عالم شہود پر جلوہ پذیر ہوگا کہ موجب فخر و مہابت احیاء دنیا میں بہت
فوت درجات و ترقی عقیق مین ہوگا اور ساکنان ام القری سائنہ یا دنی انتہا خاص اوس مہمیت عظمی کی مستحق ہوگا و تجزیہ تیرا و دوران مثبت
انہوں نے عرض کیا کہ رنج و تراشا ہوتا اصل مدعا شہود و ہوشیگر بادشاہ نے عبدالمطلب کو مقام طلب توفیق تفصیل مین پاکر فرمایا ہر گاہ کہ حرم حرم
محرم اور ملک مکر مین وہ ممان کریم فضای غیب و بیابان گاہ شہود و جلوہ و یا ہوگا درسیان گفت او کو خال ہوا و جن و انس کو مہابت او کو ایک
انس پیدا ہوگا اور بے اسطہ و اور اوس صاحب سعادت کو شرف و تجلو باج سعادت پہونچا دیگی عبدالمطلب کو کیا الحمد للہ و الحمد للہ کہ خزانہ افضل
ملک متعال ہو خلعت گر نہایا اور ان قمیضی کہ موجب سرفرازی میری اور میری عقاب کی ہو بطون مالوف مراجعت کرتا ہوں - اگر مہابت
و احترام مجلس عالی نہ ہوتا حقیقت حال اوس طرح پر استقامت نہا کہ پہونچ نوع شانہ بشک و ریب و مہین نہوتا بادشاہ کو کہ اب وہ وقت ہو کہ ایک
نوع منزلت تفصیل ملت موسی قدم عیسی دم محمد اسم حسن بسم تو کہ فرما اور شاید کہ پیدا ہو گیا ہو اور ایک علامات او کی سہیہ کہ ہدایت مین
مان باپ ہو چلا ہو و اور جو عہد او کو کفالت حال خستہ تھا او کی اشتغال کرین اور مصل غنایت خداوندی بنسب از نبوت فائز ہووی
اور یا جو و اسکا کہ گناہی گناہہ قائم صحیف ساقیہ پر کچھ خلق کو متاعیت شیطانی ہو عبادت رحمان و عتوت فرما و اور طہارت اہم پر کہ او کی
ساتھ مخالفت کرین غالب آویا و جو کو تو و و اور تجا نو کو بر باد کر و اور حرارت آتش پرستان بآتیغ ابدار تالعون او کو کہ اسطیفی ہو و اور
اگر چہ مقام مجہولی حضرت مسیح منان مین ہو لیکن کوئی و قیقہ قاضی عبودیت و ناسری و جو و و عبدالمطلب کو کہ اسیدہ غم و اندکیزان
کو ہر نشان بادشاہ کو یہ معنی اس توہن واضح تراشا ہوا و مین سیف و زینت کو کہ اب برب العزت خداوند کعبہ ہمار و نرویک صحت کہ پوچھا کہ ابجد
عصیح او سکا تو ہی اور جو کہ کہ مین و تخت کیا ہر محض حق اور مین صدق جان کو کہ کعبہ حدیث کتب الہی اور اخبار مادی کو کہ ہم تم شخص سجد
اور او کو کہ نہ پوچھا معلوم ہوا کہ عبدالمطلب نے از خضوع پیشانی سکنت و خشوع خاک پر کہ کہ سجدہ و تعظیم مین گئے بادشاہ کو کہ اس سجدہ
اٹھا اور اس سجدہ مین او کو کہ تیرا ہی تو شرف اعظام از انی و مانہ ان فرما و ٹھایا اور تھری کی کہ میرا ایک فرزند تمعا عبد اللہ نام کہ کہست گیات
و از انکی بار خفہ موت و سدائے حق کہ نہا و کچھ سیر و فرزند و نہیں و دستہ تمامانیاہ تمام ہائے عالم حال اوس عزیز کہ از نبوت و مہبت مین سجدہ
کو کہ کلیہ جمال و عفاف آراستہ تھی او کی سلک از و مین لایا و لیکن آسہ جیب ملا ہوئی و وہ و مہین اور تمونوا و سیر اغفوان شباب و ریحان جوانی
مین بساط زندگانی ملی کر کرزت حیات بعالیہ تالیگ اور محکو بدشت اندوہ و محنت جو و اور بعد از جدوت ہں واقعہ ہلکہ او ایک فرزند پیدا ہو و محمود و الحاصل

ساتھ اولیٰ سلامت کو کہ بادشاہ فی میان فرمایا اور محمد بن موسیٰ ہوا تا اسم مطابق مسمیٰ ہو کر اب اس کی طرف لوٹ کر کہہ کر بقیہ تمام بھی انتقال کیا ہے
 ارباب فراست اور اصحاب گیارہ است اسیادت اور انوار سعادت بشہ ہمایون اس کے مشابہہ کر تہن اور بنا بر اوس موانست کہ کہہ کہو اس کے ساتھ
 واقع ہو ایسا جانتا ہوں کہ عبداللہ اب تک قیام حیات میں ہے عبدالطلب نے بیان کیا کہ لکھنؤ میں ایک لکھنوی نے کہا کہ صورت واقع ہو کر پوشیدہ
 بہت رکھنا کیونکہ وہ جماعت اس کے ساتھ نہایت عداوت کرتی ہے اور اپنی قوم و ان باتوں میں کسی کچھ نہ کہتا اور اس کے بعد کو تو رہنا اور جان اور
 آگاہ ہو کہ جب محمد علیہ السلام مبعوث ہو گا تو قریش اس کے ساتھ مخالفت کریں گے اور اس کو رفع میں بہت فتنہ و فساد و ٹھانڈا ہو گا اور آنحضرت بحسب ضرورت
 مکہ کو ملکہ قدم با وجہ بیت میں رکھیں گے تا کہ اہل مدینہ ان کی متابعت میں آئیں اور یہاں تک کہ وہ بیت میں داخل ہو کر اوس سبزیں میں تمثیل قبول کر لیں گی اوس وقت میں
 اگر حیات مستعار پر اعتماد کرتا تو لشکر ترتیب دیکر بے ترتیب چلتا اور انتظار قدم بیت نہ کرتا کہ بیت میں کوشش کرتا اور تاخیر اس اثر میں
 اس سبب ہو کہ کھانا لبا زمان و دعوت خجستہ آغاز فرزندہ انجام اسکا سپا و ان فہر و دشمنہ ہست برین بام لاجور و داندو و حکم پیش آنرو و عاشقان کشتہ
 اور بعد از بشارت صاحب دودمان طماریت اور تمام وصیت می حفظ اس بشارت کی تمامی اشخاص قریش کو کہہ کر دس نفر تو طلب کیا اور ہم ایک کو
 بالغام دس غلام اور دس کنیز اور دس بر دیانی اور پانچ رطل طلا اور دس رطل نقرہ اور ایک نطفہ چنبرہ و رشتہ اونٹ سے فرار کیا اور بقنان اس کے بلکہ کھانا
 کیا تا اس کے برابر عبدالمطلب کو دیا اور انسی التماس کیا کہ سال آئندہ دار الملک صنعا میں اگر تجدید عید ملاقات کہ اشتغال کریں یہ پر ہو کہ بہت
 کام بجانب کو واجب الاحرام فرصت کیا اور قضای انیز دی ہو اسی سال میں مرغ روح اوس بادشاہ حمیدہ فصالح کا شکار گاہ میں بدام صیاد
 اجل گرفتار ہو اگر تفصیل اس سانحہ حیرت افزا کی سبب اس مقام کو نہیں ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ عبدالمطلب کو مرگ زمانہ ندی کہ دو بار ملاقات
 بادشاہ جاثی الاسمین شنگ نہیں کرنا کو سخنان سیف ذی نین و وفوق تعبیر خواب کہ پیش از ولادت حضرت نبوی علیہ السلام دیکھا تھا زیاوہ
 ہوا اور چونکہ ان اوراق بدین تہ بعد از خرمات صادقہ ملک خرمین آفرین کو اکثر شہ حقیقت تمام اور اس کا اقسام کا شاید کہ نزدیک فرود آمد
 صافی تعمیر چندان نامناسب معلوم ہو دی بلکہ آقو کو وسیلہ زیادتی معرفت اور ناواقفین کو بقتضای قول شہور کہ علم شہر بہتر از جبل اورت
 موجب مزید فادہ ہوا اسی ارباب ہوشیاری اور بیداری پر مخفی نہ ہو کہ خواب عبارت ہی بازار ہنر حواس ظاہرہ و کشادہ مسوسات
 ہو اسلہ سبیل کنز روح حیوانیکو سبب یاطن پس اگر نفس اس حال میں کسی صورت کو ملا نظر کرتا ہو تو اس کے بعد اس کے تہن اور خواہش یعنی ثانی و تہ
 نیز قسم ہوتا ہو راست اور دروغ خواب است وہ کہ جب نفس بشہری شو غل سسی و نہایت ہا و بنا بر نسبت اصلی کو بلا اعلیٰ او و تہن
 عالم بالا اور اتصال روحانیات یعنی صورتوں پر کہ مبادی عالیہ میں طبع میں مطلع ہو وین جو یہ قضیہ نزدیک فرقہ صوفیہ اوجع حکما کہ اکثر ہوا
 کہ مجموعہ صور و ادھام کون و فساد و نفوس فکری میں مشتمل ہیں چنانچہ خیال میں کہ عقب جس مشترک تقدم و مانع ہر بنی نوع انسان کہ ہے اور چونکہ

انخال پانہا فائزہ کیا اگر اس اسیرین تو صادق ہو تو ایک شخص میری نسل ہی ظاہر ہو ایمان موع ملکوت اور ساکنان حصانہا سوت غاشیہ طاعت
او کا پند و پیش پڑائیں اور حلقہ اطاعت اسکا کاغذین پہنیں گداور زنجیر میل پر استحکام تو اندرین او کرتا نصار پر او طقی او کو مینسی ہین ثبات امر اور
استحکام کاراوس معاصی سعادت کی جو کہ او کو ساتھ مخالفت کریا نہ قوم نوح بلطوفان عدم او گرداب فنا گزرا سوا او جو کہ او کی فوفان برداری کردی
آتش جنم او سپرستان خلیل ہوا و وہ سعادت مند اعبا برام ملت ابراہیمی سین شرط التفات او حین اتمام بحال او کی تانہ انراض عالم قصور و انصاف قوم
قصر نبوت و ارکان امامت او کو مین راہ نپا و او را و بیان اخبار صادقہ روایت کر تو مین کنہان عبد المطلب مین غلبہ قوش اس کردہ پر کہ او کا ساتھ
میلاد و قتال کی لڑائی تو یہ تہا کہ نور نبوت لکچرہ پیشکش مستدیر کہ فضا اشکال ہی ظاہر ہوتا او را زردی و تجربہ کوئی اہل مکہ مین ہی کو شک نہ کرتا تا وہ جب کہ
او تو صعب و سخت پیش تاساکنان ام القری دست بدعا و ندا کر او کو سوز و جنت و حبیب اللہ عوات شفیق کر تو تیار و وہم و مشکل بطریق مہسل کفایت ہوئی تھی
مصدق اس مقال کا یہ کہ ایک نوبت مکین قوط غلا س مرتبہ ہوا کہ مردم تنہا مین ہی بیتا شای فرادیس و جنان شنفول ہو تو تھی و ما حسن قبل میریت
چنان قسط سار و شہانہ روشق ہد کہ باران فراموش کرد و عشق ہد او را گواہ خوشگ سالی اس مد کو پہنچی کہ ہم ہی زبان میوہ او رقیب مکی کہ مومنین نہ ہوتا
او جب شقیان نان و گوشت ہو جان لباب و دل و رفغان تا اعتنا و قوش او را در ان عرب عبد المطلب کو ساتھ کہ شہیرہ جاتی او را کو شہر و ششم
وسیلہ گواہ کنعہ ملی منت ہی و وہ میریت بالذات سبب حیات جانان ہی سہلت کر او را دعا او س جماعت کی باسج اوقات قرین اجابت ہوئی او سبب
نزول باران حمت گشت زار امید ساکنان حرم خرم و شاد و اربہ ہوا او را لید نص برکت قرب جان ظہور رسید المرسلین و خاتم النبیین صلوات اللہ و سلم علیہ
الی یوم الدین ہی صدور پاناما او را کہما ہی کہ تاج لطفانیز دی ہی عبد المطلب ہو جو دوش اسرا و رچہ و دختر سرور و مستبشر موی اول پسند او فرزندین
کہ بخت شہی خلع ہو اوار شہا و اسنی جفر چہ زفر مین ہی بد پر بزرگوار کو ساتھ سنی طبع کی او را بوسفیان او وغیرہ او نوافل جملہ ذندان عارت سے
تہو او را بوسفیان سالی فتح کو یثی سلان ہوا او رسید عالم صلوات اللہ علیہ و آلہ و سلم فراد کو باب مین فرمایا کہ ابوسفیان سید حبسای اہل جنت ہی ہوا و اللہ
او فضلیای عام اگر آئندہ مسطور ہو گا انشاء اللہ تعالی او را وہ ابوسفیان مین ہی کہ بد دعا و یہ سلطان شام ہی او را و سرابو لب او را کو ابو جہت
ہی کہ تہو او جملہ سارقان غزال خانہ کعبہ کی ایک یہ ہو ارباعت زردی ہا کا یہ تہا کہ ایک شب ابو لب ہمہ قوش کو کسانا کسانا او را کہ نیرکان مین ہند
کئی تہین جب اسباب طرب تمام ہو او را نقدی رائج تراون دو آہو بود طای کہ عبد المطلب نو چاہ زفرم کو کالو تو نظریہ ای لا جرم و دخل کعبہ جو کہ
یہچہ او اتفاقا عبد المطلب سر اہل عیش کو در واری پر گندری او را و از اون عورتون کو کانیکی سنی کہ یہ وہ ابیات کاچن مین کہ شتمل مین اس امر
پر کہ وہ فعل منکرانے صادر ہو عبد المطلب نو او بدل قوم کہ اس معنی ہو آگاہ کیا و راوس کردہ کو کہ پیکر زو خور حال تنہا و تنہا سب کی او را زندان
ابو لب ہی جہر او و تنہا مین کہ ان کی جملہ جیل تھی ہو ہی معاویہ کی او را جو ہر ابوسفیان کی کہ فوجی آیت محاکمت المطلب او کو حال کا سیرین ہی تفصیل

اس محل کی اس طرح پر ہی کہ اس میں یعنی نعت ابولسب عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بن بغایت کوشش کرتی تھی مگر کئی کئی بار سے فارسستان اور دشت سینان سے لاکر نہ کام شب ماہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بن پر گتہ کرتی تھیں بخت صبح دوشنبہ زمین سے سبدا غلام میں جاوین وہ خار کا مبارک کو آزار پہنچا وہن کئی میں ایک دن اسنی خار کا بار سر پر کیا اور رسن اوس شیتا کی پانی ٹپکی میں حکم باندھی کہ ناگاہ وہ اسکی سر پر کیڑا اور اوس رسی سے اسکا کلا کٹ گیا اور یہ اس تنگی سے رہا ہی دوتے ہوئی اور اس طرح سے ابولسب ہی تا آخر عمر محضوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں مصرا ہوا تھا کہ بارہا اسنے نابریلاک آپ کو قصد کیا لیکن محافظت الہی مانع آئی اور وہیج تفسیر عزیز کی تفسیر سورۃ تبت میں لکھا کہ جب سورۃ شعرا میں آیت **وَإِنَّ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ** نازل ہوئی یعنی اور ذاتو ای محمد جو نشان نزدیکی اپنی کو عذاب خدا سے آیت **وَأَنْفُسُ** **بَنَاتِكَ** **لَبَنَ اشْتَكَيْنَ** **الْمُؤْمِنِينَ** **فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنَّ بَرِيءٌ مِّنْهُمَا** یعنی اپنی پانچویں رکھدا وگو واسطے جو تیری ساتھ ہوں ایمان دےا چہ اگر تیری نافرمانی کریں تو کہدے میں الگ ہوں تمہارے کام سے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ صفا پر تشریف فرما ہوے اور ہر ایک کو اپنی اقارب میں سے او انہی اور سب سے بیوی بعد از ان فرمایا کہ اگر میں کوئی خیر دور از عقل سے کہوں او کو باور نہ کنا شلا اگر کوئی کھوکھو را دتا رہتا تھا تو اب کج کو اسطو عقب اس پہاڑی سے اسکو باور نہ کھو اسکو کہ تم سب شیب تمام ایسا دکی نہیں جانتی کہ پہاڑ کی کھوکھیا پر اور میں قداس کوہ پر ہی جو کہرا ہوں و درود کا بھی نظر تا ہی پس جو کہہ کہیں کہوں قابل اعتبار ہی سب کما درست ہی ہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کو ڈراتا ہوں عذاب خدا سے کہ اگر میری اطاعت نہ کرو گے اور قرآن شریف ایمان نہ لکرو گے تو میرا عذاب نازل ہوگا اور میری اوسوقت کہ پہر نہوگا ابولسب کہ نام اسکا عبداللہ ہی ہے کہ یہ ہم سلاقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اسنے حرف سخت آنحضرت کی جناب میں کہنا کہ آیا اسی کا ربا کہ واسطے ہو بلایا او جمع کیا تھا ہلاک ہو جو نوای محمد بصورت ہن نسبت کو جواب میں نازل ہوئی **قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اِنَّكَ يٰ اَبَانِي لَسْبَ لِيْ** ہلاک ہو جو ہاتھ ابی اسکو تبت اور ہلاک ہو جو ابو **اَهْنٰى** **هَؤُلَاءِ** **وَاَسْبَ لِيْ** یعنی کچھ فائدہ کیا اس مال او کی ذرا کچھ کہ کہ سب کیا نام او جاہ او را ولاد او رابع او یا و دوست سے اور بعضوں نے اس کے مال مورد ثنی اور مال کسی مراد رکھا ہے اور بعضی فرزند سے مراد ہے بہر کیف ہر ایک ان امور میں سے متحمل ہے ابیہان نے نفی مال و کموبات او کی کا فرمایا کہ اگر یہ چیزیں دنیا میں او کو فی الجملہ نفع کریں گے تو ہی آخرت میں کچھ بیشتر محل حاجات او حاجی استقرار و ثبات ہی اصلاح کریں گے کیونکہ سب سے بڑا اثر اشتیاقی کہ اصل ہواش میں یعنی مجرورگ اسکو الگ کن ذالین اور انتظار روز قیامت اسکی حق میں کریں بخلات او کا فرون کو ذات لیسب صاحب شلہ ہی عظیم ہو کہ کھرا و اسکا اور دن کو گھرنہ یادتی رکھتا تھا کجبتہ قرب قرابت او کمال اطلاع احوال و عادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر علاوہ اس کے باہر فرید عداوت اسکا اور علاوہ ازین اسباب یادتی عذاب او کے یہ ہیں کہ او کی محبوبہ کہ سانی او کو عذاب میں جلاوین گی اور اسکو اسطو فرمایا **وَأَمَّا هَؤُلَاءِ** **فَمَا لَهُمُ** **بِالْغَطْبِ** **مَرَادِيَهُ** کہ وہ عورت کہ پزیر کم کشی کرتی دنیا میں شیتا و خالاقی تھی اور راہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں پر گتہ

گرفتنی و در همین مقابل اسکی االی جادگی فی جید با کرون اوس صورت مین که جایی باند نمی نهد و جواهر و زیوریه نعلین پوشیدنی من سید سی بودی کون
سخت فرامی که او سکو حکم یکا جوگا و رعایت اوس رسن کی یہ جوگی که عجب عرق مین تر جوگی بنده و تده و لحنه ایشین پیدا کریگی اور نیز بنخلی
نگو بنایت ہوگی او مطابق اس حرف که او سکی شان مین آیا اسطرح سی بنامین و اصل جمع ہوئی و اسدا علم سید اور توایج مین مگر موری که وود
آنحضرت صلی اسد علیہ حضرت قیسا ورام کلثوم سانه و نو فرزندون ابولسب که اعتبار و عقید بکسی نمی لغز و دیوین مین ابولسب ایشی بیجو سکی که اگر بم
میری رضا مندی چاچتی ہو اس علاقہ سی دست بردار بود الا نام مرگ متارامو نه نین دیکینی کلا پس رکھان فی کعبه نه سکو تہ کیا اور پودوم کشید
انراہ کال بجایی اوس جگہ سوا و سکر آنحضرت کی یاس کیا او بلجا کما که مین تیری دختر کو چوڑا اور الفاظ نامزادہ ملعون زبان پر آیا آنحضرت صلی
علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ بار خدا یا ایک کلا گنجی کون مین سی اس پر سلسلہ فرما کتی مین اسکو شام مین ایک شیر فی باورد الا اور تفسیر ابی عید المطلب کا
عبدوس ہی که کثرت خیر و احسان سی اسکو خجل کتی مین اور اسکی اولاد مین ہوئی چوتھا پسر انکا مقوم ہی کہ پیدا و رسید الشہد انفرہ ایک مان مین
اور حال مقوم غیر ازین کچھ نہ معلوم ہو پایا نچوان خزار ہی اور یہ جگہ شعرا ی شہورہ عربی ہی اور کثیت اسکی ابو ظاہر اور یہ ہی لا ولدہ ہاچھا
زیرا وریہ ہی جوشنرای عربی ہی ساتوقین ابوطالب ورا کتہ چار فرزند حضرت علی اور عقیل اور جعفر ابوطالب اور دو دختر ام بان کی کہ اولاد
انکی فاطمہ بنت اسد مین ہا ششم ہی کہ مونسات تھا جریسی ہی اور ذکر ابوطالب اور کیفیت اہتمام انکا نسبت بحال حضرت خیر الانام بالفصل
عنفریب سمٹ گزشتہ باب دیکانث الصغالی انھوین عبد اسد مین کہ زیبا ترین قوم و قبیلہ تھی و بغیر از سید کونین انکی کوئی فرزند نہ تھا
نویں حمزہ کہ پسر پلہ انان عرب مین اور کثیت انکی ابو عمارہ اور انکا ایک فرزند تھا عمارہ نام اور ایک دختر مسماۃ بام ابوالمہاد و سوسو
عباس کہ کثیت انکی ابو الفضل تھی کہ مین برس پلو عام الغیل سی مولد ہوئی اور بعد از انکا چھٹی منزل منازل زندگانی سی طی کی گئی
کہ زمان خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین در میان مدینہ کی وفات پائی اور حضرت عثمان فی انبر ماتگذا سی اور عباس کے
چھ فرزند تھے عبد اللہ اور فضل اور ستم اور معتد اور عبد الرحمن اور ایک دختر ام صفیہ حبشیہ نام اور انکی دم فضل بنت
حارث خواہر میوند کہ عہدات مومنین سے ہے اور اسامی دختران عید المطلب یہ مین صفیہ عاتکہ مضارو امیر اردنی اور یہ سوسو
فرزند عبد المطلب کو خواہن متعددہ سی پیدا ہوئی تھی اور انکی فرزند بعضی جاہلیت مین اور بنی اسلام مین زمرہ اشراف و بعیان انام مین
انتظام کرتی تھی چنانچہ ہجرت انھیں سی قبل از بعثت فوت ہوئی اور چار پسر زمان نبوت احمدی مین ہی ایک عباس کہ روس مناسر انکی اہلیت ایک فرزند
اور دو سر ابولسب اتفاق کا فری اور نیز انفرہ اور چوتھی ابوطالب کہ انکی ایمان مین اختلاف ہی کہو تہ بعضی علما فرماتے اور کاذا نامیہ کا اتفاق یہی کہ انکا
لاؤتی و جیج انکا دل سنت و جماعت اس امر مین کہ انکا چھ لڑکی اموا کی ملت برتی اور دونو طائفہ اپنی اثبات واقعات و لائل تھ کہ مین کہ تشریح اسکی لائق ہے

میں یہ واقعہ تعالیٰ اعلم لیکن اتفاق سب کا اس پر ہے کہ بزرگ و شہر عبدالمطلب نبوت بحسبت رسالت پناہ بحسبت مفاد کہتے ہیں محبت اور شفقت انکی
حضرت پر اس مرتبہ کی کہ اپنی اولاد صلی علیہ وسلم سے انکو بتراختی اور گاہ گاہ کہتی اور ایما کرتے کہ اس کو دک کوستان عظیم و پیشی اور مقرب معراج سروری اور علاج
میکہ انحرسی ترقی کر لیا گئے ہیں لیکن یہ خدا کے عجب فرشتے ہوتا تھا اور اس پر سادہ واسطے نشست عبدالمطلب اور انکی اولاد کی چھاتی تھیں سرور ہوا ان اور
انکی اولاد اس پر چڑھتی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس فرش پر بالائے آگر چار انو بکھین تمام جلوس فرما ہوتے اور امام حضرت خیر الانام
ابو اس حرکت سے منع کرتے تو عبدالمطلب انکو اس ممانعت سے مانع آتے اور اگر عبدالمطلب خواب میں ہوتی تو خیر انحضرت کی کوئی بار او قدرت نہ کرتا تھا
کہ انکو یہ ارکے اور اگر خلوت میں جاتی تو موعود حضرت کہ ہاں کوئی بار نہ پاتا تھا اور پرستہ عبدالمطلب حرکات اور سکنت عجبات حضرت سے
اشارہ سادات و سروری مشاہدہ کرتی اور پیرسل تفاخر آستانہ کا نام سے اسکو تقریم فرماتے اور خایم حیات اپنی میں کفالت انحضرت کو باہو طالب حوالہ
کیا کرتی میں سبب مرغن و زین عبدالمطلب پر استیلا پایا و شجیت انکی دفع بیماری قوی سے عاجز کی اپنی فرزند و نکو جمع کیا اور کما ابدہ حال
کہ نگریغ غلغلات ہی نزدیک پونجی اور میر میں کوئی وعدہ نہیں۔ یہ غیر اس اندیشہ تھے کہ اسکا باپ اور زمان اس جہت سے میری خاطر نہایت شہن
آج چاہیے کہ تم سب فرزند قبول کرو بعد از فوت میری یہ تصدیکے قیام کرو ابو لعلب اور بعضی انوں نے کہو قبول کیا مگر انکو متمسک نہ سمجھو قبول نہ پڑا
جب ابو طالب فی دیکھا کہ مطلوب برادران با نواح مقرون نمود لاجرم بعضی پر زبر گو اور پونچیا کہ رضای سرور و قریش و دیار عرب ہو فو علشان
تھی اور ارفع مکان محمدی اور اتمام تہریم ثمرۃ الفواد اور سعی نہ شخ اوس دو مراد میں حسب قدر و دانسکان بتقدیم پونچیا ہوں اور رو ا
نہ کوں کہ غبار ملال احوال و مال اسکی پرستی عبدالمطلب کو یہ احساس و اتفاق طبع آیا کہ ہمیشہ سوانح حالات اور محدث واقعات محمدی
باوجود غم میں کہ مستشار میرا تھا آج میں اوسکے ساتھ بن مشورہ کرتا ہوں و دیکھوں کہ وہ کیا مصلحت دیتا ہے یہ کلام الہی کے مسوی خود
عالم صلی اللہ علیہ وسلم توجہ ہوئی اور کما تیری داغ وفاق اور سوز ہجرت کو جہان غانی سے بعالم جاودانی بجا تا ہوں بعد از موت میری اپنے
کون سے چھاسے میل رکھتا ہے تا میں اس سے معرجم غفلت تیری میں شرافت اکیڈیکال لاؤں خواجہ علیہ التعمید و السلام آئیں اور ابو طالب سے معاف
کیا اور انکے زانو پر جلوس فرمایا عبدالمطلب کہ الحمد للہ کہ رضایت میری اختیار کے کو اتفاق سے میرے ہر پردہ رضای تو ہست رضای ہامان
پر ابو طالب ہی کہنا کہ محمد کو میں تجھے سپرد کرتا ہوں چاہیے کہ تیرا لطف تحفظ و کرم میں لو از تم تہنفظ یا لاؤیسا کہ خود سعی اور کمال اتمام تیرے طاعت
اس فرزند میں کوئی دقیقہ نامرعی نہ ہے اور آگاہ ہو کہ اندک مدت میں یہ سید قوم بکلمہ در عالم ہوگا اگر اقبال تیرہ مساحت کی لگا تو زمان نمود و کی
کو پاؤں لگا او سوقت تک جو معلوم ہوگا کہ زمانہ ترین اہل عالم اس میں تھا ابو طالب فی وصیت پر صمیم قلب سے قبول کیا اور ہاتھ پکڑ کر حمد و ثناء بانٹا
ابو زرقوع بیان عبدالمطلب لکھا اب سکرات موت اور تہی جان کنی میرے اوپر پڑاں ہوئی اور روی مبارک حضرت رسول کو چون مشغوع

کیا اور کہا کہ سب کو اپنے فرزندوں میں سے خوشبو اور خوش رو ترچے میں سے نین بیا جب وصیت تمام ہوئی بقدر زندگی یہ تھا ضی اہل سیر کی مات عمر کی ایک تلویش برس کی تھی حضرت رسول قبول آمد سب کی عمر میں اسے جدا ہو کر اور رعایت کثرت ابو طالب میں تا زمان قرب حجت مکین بغیر اہل فہم رہی اور ابو طالب زندہ البصر ہی ہو گا جو پیمان قیام کیا یہ تھا حال عبد المطلب کا کہ بقدر حاجت لکھا گیا اور ہاشم پر بزرگوار اکتی نام و کما عمر ہی اور ہاشم جس جہت سے کہ بزرگوار ہاشم یعنی نانیزہ کو لیکے میں اور رونق اصفہا میں ہر قوم ہے کہ نام کما عمر ان ہے بنا بر رفت رہے کہ بزرگوار کہتے تھے انکو عمران العاصی کہتے تھے کسا واسطے کہ بہ سال قحط اور عسرت میں بسو کر دیا شام جا کر وہاں سے نان بزارہ شتران کثیر پر لا کر حرم میں لاتے اور روز دو اونٹ بک کر کچا تے اور نانما بی خشک کو شربید بنا کر ہر روز مثل دفعہ تقسیم کرتے اول جسے کہ عرب میں ممانو کو بزرگوار بنیافت کی ہی تھی اور اسی جہت سے ملقب بہ ہاشم ہو کر اور یہ سخاوت میں ضرب المثل اور صبا میں بیدل اشعہ انوار صطفوی جبین انکی سو اسی در شان تھی کہ جو کوئی انکو دیکھتا تاب نظر نہ لانا اور پیشانی زمین پر رکھتا بعضے سلاطین تہہ کا قتل و قتل نسا ہی تھے اس معنی کو جب اسماوی سے جا کر یہ صہارت انکی راغب تھی انرا انجملہ ہر قل فی ایک قاعدہ کے پاس بھیجا اور وہ مخدہ کر اپنی شبستان غرت میں رکھتا ہوا ہر عرض کی ہاشم فی قبول کرنی التماس اسکی سے اعراض کیا آخر الامر بواسطہ اس خواب کہ مدینہ میں دیکھا تھا مسئلہ کو کہ اشراق قبیلہ قحط رسو تھی اور بزرگوار غفل و گیسٹ عملی جبالہ کما مدینہ لاؤ شہر و طایین امر کو وضع حمل خانہ سلمیٰ میں ہو کر اور بعد از عقد اس خاتون کو مکین لیکے بیکہ اسکو حمل عبد المطلب بہا بنا بر اس شرط کو واقع ہوئی تھی او سکود مدینہ میں لایا و جب عبد المطلب پیدا ہوئی ہاشم بحباب شام کو شام زمین کے توابع و شوق سے ہر مرض ہو کر ہنگام نزع و وصیت کی کہ کان اسمعیل بغیر و علم و کلید خا کہ کعبہ کباب سنی کو قتل ہوتا تھا عبد المطلب کو توفیق کریں اور ایام جوانی میں عالم فانی سے نمون فرطت کی اور قبر انکی اوس دیار میں معروف و مشہور ہوئی اور غیبی گتے میں ہاشم پڑاں ولادت عبد المطلب شام میں گواہ مرض موت میں کان اور علم و کلید اپنی بانی کو پیر دیا اور اپنی حکومت ہی انکی لای پیر قرداری بہاون اشیاء مذکورہ فی سلب سے عبد المطلب انتقال پایا اور انکی جا بڑی تھے اسکہ پر ماوراء المہین علی کرم اندو جہدین اور فضلہ اور صفی اور عبد المطلب کے ہمارے پیغمبر کہ جہدین اور نام عبد مناف انکی پیر بزرگوار کاغیر ہوئی اور کنیت انکی عبد شمس ہی اور مناف نامی ایک بنیم تھا اصنام میں ہو اور غایت حسن و جمال کی کہ پیر کہتے تھے انکو قبر کی گتے اور انکی ہی چار فرزند تھے ہاشم کہ عبد المہدین اور عبد شمس کہ جہدنی امیہ ہے اور نوفل کہ جہدیز بن عظم ہے اور طرب کہ جہد اعلیٰ امام شافعی ہی کہ شافعی مطلبی ہی جہت مشہور ہو کر اور حکومت کہ انکی باپ سے اپنے منتقل ہوئی لوکل طرف فی اتخاف عبد مناف مبادرت کی اور کرتے ہیں کہ ہاشم اور عبد شمس تو ام پیدا ہوئی تھے اور پیشانیان انکی باہم کہ ہنگام ولادت پسیدہ تھیں اور رونق الامبار بین مرقوم ہے کہ شہر و اسطرح پر کہ پستھیں دونوں کی پسیدہ تھیں ہر چند لوگون فی سہمی کی کہ افراق انھیں حاصل ہوئی مسیر نہوا آخر الامر ہر یک شہر جدا کیا و لیکن اسوقت بغیر اباب بصیرت فی بلا غلطہ صورت تفریق سیف کما کہ یاس امر کی علامت ہے کہ اولاد ان دونوں ہائیونگی انھما را فی ہا

اپنا پچھلے بیٹے اور ساتھی اپنی باہم کلمہ مستیع بالقطع و چنچلین چنانچہ تمام کلمہ تفسیر العقل نصف الکرامات اسطیخ ظہور میں آیا اور انکی نسلین
 بنی نثار و سکاباتی بابہ صدق اس مقال کہ وہ تفسیر میں کہ در بیان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و ابوسفیان اور حضرت علی کریم اللہ و جلیلہ
 سلطان شام معاویہ اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور زید علیہ السلام واقع ہوئی کہ تفصیل انکی سے کتب سیرت سنون و دشون ہیں اور قصص
 بمعنی معجزہ نام نگاہی اور لقب جمع اور فضلاء اور انکو قصی اور جمع ہوا سطر کہتے ہیں کہ قریش بعد از پلا گندگی سعی انکی سے جمع ہوئی اور صورت واقعہ
 اسطرح پر ہے کہ ایک مرتبہ بنی خزیمہ کو مکہ کی خارج اور قریش کو جمع کر کر نازل کو انپر قیمت کیا اور ایک جماعہ کو کہ بنیادی شرف انتہاس رکھتے تھے مکین مکرمین
 دی اور انکو مکہ کو انسی مرتبہ نازل تھے ظاہر مکین جای تعین کی اور نہ وہ اول قریش ایلان اور فرقہ دم کو طواہر اور وجہ توصیف انحضرت
 صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہلی اس جہت سے ہے اور قصی انکو اس سبب سے کہتے ہیں کہ بعد از فوت پدر اور ملازمت مادر و دو شام میں جا کر گندہ
 وہاں جل اقامت و الاحباب انکو قصی یعنی مباحثت تسمیہ اور قوم سے حاصل ہوئی یعنی مطلب ہوئے نظر اسکا کہ قصی بمعنی بعد یعنی خوردگ اور
 افتادہ ہو اور یہ دو پرستی سے اپنی قوم سے اور وہ مکان کہ قریش نے جو انکو فیصل قضایا کی گاہ قرار دیا تھا انمون نے اسکو بنایا اور اندوختن
 قوم اور جای سخن مانگو کو کہتے ہیں۔ ندوہ۔ لغت میں معنی سخن گفتن اور ندی۔ اور نادوہ یعنی مجلس ہے لہذا یہ قصی نے ایک دن ایام حیات میں
 انکو ثابت کو جمع کیا اور تقویٰ اور پرہیزگاری و صیت کی اور غضب الہی سے نواہا اور بعد از تمام صحبت انپر ایک فرزند کو ایک مہم پر نامزد کیا
 اور نجات و ایالت کو بعد از وفات قرار دیا اور علم درانی خانہ کعبہ بعد از الدار اور زفاہ کہ عبارت نہیافت محتاج ہے بعد از تقری تفویض فرمایا اور تقی
 لغزہم اور نہیافت کعبہ اور رفتارہ اتراعات کلی ہے اور کلاب کیسہ کلاب یعنی ہمدرد خصوصیت کرنا جامع کلاب و کلاب بالفتح بمعنی مسک اور زرخیز
 کہتے ہیں پسے کیسہ کلاب کیسہ کلاب بمعنی ہمدرد و نام کہتے ہیں اور اسباب عراب تھا کہ انپر فرزند کو اسطرح نام رکھتے ہیں ایک اعرابی جو چہا کہ تم
 انپر فرزندوں کو نامائے بڑیل کلاب و زنبک یون کہتے ہو اور انپر خلا و نکو با سہمائی نیک نام و زوق و ریاح کسو اسطرح ہوا کہ تم کہتے ہو جو ایدہ
 کہ نام کہتے ہیں ہم انپر فرزند کو بنابر تقدیر دشمنوں کا اور خلا کو انپر واسطے اور نام کلاب حکیم ہے اور بعض کہتے ہیں عمروہ اور یہ سرد قریش اور
 اشرف قبیلہ عدنان سے اور بعد از انکو دیدہ کلاب بجال قصی روشن ہوئی گما اشارت ہو جو اسی مشہور قریش کہ یہ فرزند و نکو مشرف حاصل
 ہوگا بواسطہ عداوت بنت کی کہ انسی ظہور میں آگیا اور تمہاری اولاد ہی اوس شرف و شہرت ہو کہ وہ کو کافات کر گاہات و عاجل و کمال
 سلام دیکھا اور دوا و اس شخص پر کہ یہ سنکری طغیان و عناد اور سرکش کیستہ لیکن نہایت اس کلام کی تا ظہور اسلام ظہور نہیں اور پوشیدہ نہیں
 اور پدر زبیر کہ انکو ہر وہ بنی انار النبوت اور مدراج میں کلمہ ہے کہ یہ اول و شرف جو کہتے ہیں کہ یہ ہوا و اور انکو بفتح معنی بہر نام و ہر ہر
 جمع کہتے تھے اس روایت میں قریش کو اور خطبہ پر تہمت انہ اور نصیحت کہتے تھے انکو یہ بیعت نہیں خزانہ ان کلمہ صلی اللہ علیہ وسلم را کافہ قریش تھے انکو کہ

اولاد میری سہ اور کم کرتے انکو بتا لبت حضرت خاتم الانبیا اور ایمان لانا ساتھ دیکھو اور انکار کرتے اس باب میں اشعار کہ وہیں سے ایک ہوتا ہے
 ہر شعر باتنی شاعر انعامی دعوت ہے اذ قریش تنقل الحلق خذلناہ اور کلمہ ہر کہ قریش جمع اسوین ہای و درین انکی عمل کرتا اور انکی فرمان واجب
 الافغان ہی ستانی فکر تہے اور یہ سہرا تمام اسباب معیشت فقر و سائین میں ہیشہ تادہ رہتے کہ رہا ہا قویا میں اللوان اعلو کنو ان نیسیافت بر
 میار ہتا اور پیوستہ اپنی اولاد کو ارتکاب اعمال خیر و احسان اور طاعت خالق اور رعایت خلائق پر ترغیب دینا ان سے قریب ہر آخرت کی اہلیت
 کو جمع کیا اور کما کہ سنو انی با و اجدا ہی سطح سنہو کہ ایک نعمی عالی قدر ہماری نسل سے ظاہر ہوگا کہ یہ طاعت اولی سعادت جائزہ کو اور کفر و انکار و اسکی
 بانی میں گمیری وصیت ہوگی کہ انظرو بہ کو ارحام طہارت میں انکار اور سفہا سے نمون تفوا یعز کرنا اور رکھو ہر کہ کسی نسل کہیم سہ اس کے طلب
 شیعہ ہے اور ہر کہ کسی کار میں اذ انکی با و رلہ نامیں گیکھا اور ہر کہ عواقب مہو جو اندیشہ ناک ہوگا کہ نہ شہ میں بیگانا اور کما کہ میں ہی کو زمین اہل
 اور تعمیل اجدا و تمہا ہی کو تفریاد و اپنی اولاد کو گمراہ کیا تھو چاہیے کہ طاعت خفی تمک ہر کہ یہ ریاب ہر کہ ایک سطح سعیت کی تھی اور کما کہ ہے کہ
 انون کو کلام سحرانی آخر میں کہ کہ جو نصب سیادت میری ساتھ تعلق کہتا تا تو مجھ کو رعایت زبردستوں میں طریقہ دیانت و تقصا و وصیت سلاط
 بہت طبع نہ تا اور سفہا و تمہا کو اعمال شیعہ ہر مانع آتا اور مجالس قوم استماع علم سے زمین کہتا تا اب میرا ہنگام حالت نزدیک ہوا و قریب ہر کہ غری
 نسل سے ایک شخص ظاہر ہو کہ وہی شرق و غرب عرض ہر کہ تمامی ملک ملکوت و سیادت تعلق پڑی اور ہر کہ میں ہی ہست یہ کہ تو او فرزند کو و ہست
 کہست تا فرزند ان پندارنا بعد ظن محمد و عثمان ابوے کہ مردان اعمام اور دختران عیالت کو کہ کم گفتو بہ ویت کہین کہ ہر امیرین عقل اور علم کو کافر و اوت
 کہ قلع ہا و دشمن کہ مقتضای عقل و علم عمل نہیں کرتا اور غمی نہ کہ کہ سیر و ادشتیری و اسطیہ میں صدق مستند و شرف اور نعم جو ہر کہ ہر کہ
 اور جوہرین فیروزی اور حسن خلق مستوجب بہت خلق خدا و غرامہ ہر کہ ورت و کوئی ہو وے کہ گرفت ایمان رکھے اور دشمن وہ ہر کہ اغیر لذات
 ہو وے اور والد بزرگوار انکی کعب اشرف اور صنادید قریش میں ہوتے اور مرجع الی جمیع امور اور والد بزرگوار انکی لومی مرجع اور
 عیال قریش اور حاکم اور طبع او مقبول القول تے اور والدہ بزرگوار انکی غالب یعنی خدمت اور غمی عیش اشرف اور صنادید قریش سے ہوا اور
 قبائل عرب جمیع امور میں انکو گردانتے اور والد بزرگوار قہر میں او اہل تاریخ کی ایک جماعت اس امر ہے کہ انکا لقب قریش ہے اور
 جو قریش انہو نسبت کہ انہو نسبت قریشین اور جو کہ قریش قریش ہے او کو قریشی نہیں کہی بلکہ انہو کہ میں اور بعضو سے نزدیک قریش لقب انہو کہ انہو اور
 اوکی اولاد کو قریشی کہتے ہیں اور قریش ہوں و بہ تسمیہ انکی میں بہ قریش چند وجہ ذکر کرتے ہیں مشہور یہ ہر کہ قریش نام ایک جانور بزرگ کاسے کہ وہ
 پرمایان کہتا ہی اور اسکو کوئی جانور نہیں کہتا اور بعد غالب نامی سب جانور دن پر اور غالب نامیں آتا ہے کوئی جانور اور صرح میں بچنے
 غم و غم میں انکے روایت شہاد ہی پانشا کی ہیں اور بعضو کہتے ہیں کہ انہو میں ہر کہ ہر میں بعد انکے کہ شرف ہونے تو قریش یعنی جمع ہونے

اور فراہم کر دیتے اور بنا برکت کہ یہ اہل تجارت اور کسب سے قریش بنی کسب کرنے اور جمع لائیکے ہی آیا ہے اور بعضے کہتے ہیں جب خلق حج کی واسطے
 ائی اس قوم نے تفتیش حال فقرائی اور ان کو کچھ دیا کہ تو قریش معنی تفتیش کی ہے اور مراد ہمیں کہنا ہے کہ تفتیش و رغلتا اور فقرش سعی کرنا بقصد
 اور انکو ان کے والدین مرض موت میں وصیت کی کہ ایک صفت نفس زکی ہو یہی کہ قبل از وقوع مصائب اس سے پرہیز کرے جب بوجہ اختیار کوئی کھاؤ
 لائق ہو تو عودہ و ثقیل صدقہ کو لکری جو کہ میں اب سرہ موتی میں ہوں و طیفہ یکہ ہر گاہ خوف اشتغال نماید فساد دل فساد مکتون خیمہ ہوا جو ہے
 کہ اطفا و سکا بآب کیمائی عمل میں آوی اور بری عبری اور بھر فکی کچا و دی و لیکن یہ دولت اس وقت حاصل ہووے کہ تعلق اور اطفا فی ملیات کو
 اطراف و جوانب بنی عید بنائی اور ہر زیجات کو اہل مہات و تصور کریز و طری مال پر قانع ہو کر و نالین شکر بجا لاوی کہ وہ قلیل عاوس کثیرین
 سے ہو کہ قناعت ہو نہ ظلم ہو و کیا تخصیص کہ اور دن کو پاس ہو دی اور والدہ زنگوار انکی مالک ہیں روشتہ الصفا میں لکھا ہے کہ قریش عبارت
 اسے ہے اور اطلاق لفظ قریش کہ تفسیر یہ وجہ مناسب لکھی ہیں کہ او سی نسبت سی انکی اولاد کو ہی قریش کہتے ہیں اول یہ کہ در بیان ایک ابوی
 کہ دو ابوی پرستولی ہی اور وہ قریش منسوب ہو جب تفریق قریش نے استیلا تمام اکثر قوم عرب پر پایا و سکو قریش کنو لگے و دوسرے یہ کہ
 قریش مانو ہو قریش سے اور تفرش معنی تفتیش ہے اور جو کہ یہ جو یا ی حال مردم کی نیکی کرتی اور مراد اسم رعایت بجا لاتی تو قریش ملقب ہوئے
 تیسرے یہ کہ یہ شوق ہی قریش سے بعضی کتب معنی یہ ہے جو اپنے متعلقوں کو اکثر تجارت بجا کرتے لوگ انکو قریش کنو لگے چوتھی یہ وجہ شمار الیاد
 صحیح ہے کہ ہر ایک بعض افراد اہل لغت قریش معنی فراہم لائیکے ہر فرد نے بنا بر اسکے کہ اولاد افتاد تمامی انکو جمع کیا اس اسم کو ساتھ ملقب ہوئے
 اور والدہ زنگوار انکی نصیرین کنیت انکی ابو نصیر ہے روایت کرتے ہیں کہ انھ ایک شب اپنے چوبیس سو تھے ایک وار سنی کیا ابو نصیر کو کچو
 نمبر گردانہ دیان ملک ظاہری اور غریب لیدی کو کما کلا یارب قد اخترت ما علی لاد یعنی ای رب میری تحقیق اختیار کی سینے و چیز کہ باقی رہی دوام
 اور شکم و فات اپنی اولاد کو جمع کیا اور بصلام و انصاف خلق و غریب و غیل و مسد سے ترتیب کی اور سیادت عرب انکی تعلق رکھتے تھے اور یہ
 بیع الیاد کرتے اور ایک فرد انھوں نے قبل از رطلت قوم کو بیع کیا اور کہا کہ تم فرزندوں ابراہیم اور اسمعیل پیغمبر ہو کہ عید و زنگاری ایا اولاد
 سے محکوم ہوئی پس مراتب انکو ظاہر کما اور شکا اسکے کہ سردی عرب نے تم پر قرار پایا ہے احکام الہی کی تعظیم کرو اور الصالحانہ باعمال صالحہ تفر
 ذہون ہو و اوسو شتایم و نانت ہمت و اعراض انکی نفس پر واجب جانو اور عقود و ایم اپنا و رکرو اور جو کہ تم سے قطع کرے اسے ساتھ ہم
 پیونہ و اور انکا و شایستہ انہی سے بواسطہ قلت اموال اعراض نکر و کہ مال باطل اور باہل ہے اور والدہ زنگوار انے کسانہ بن خیر
 کہ اکثر صفات نیک قوم عرب میں مشہور تھے اور بالمخصوص صفت سخاوت اور وسعت اخلاق ایسی غالب انکی طبیعت پر تھی کہ اوقات شکرستی
 میں ہی بدل و انشا میں بقدر قد و دروغ نکر تھے اور حالات طیش و تعجب میں کلمہ کو بیج حق اعدا انکی زبان پر نہ آتا تھا بلکہ آخر ایام حیات

وہا کر کی کلا انہ نازل ہوئے تھے پیچھے رہے ہو کہ چاہا کہ جو جب درخواست کی قیام کرے نگاہ ہی اسی نازل ہوئی کہ اس طلب دوست بردار ہو کہ جو
خاتم نبیین اور فاضل ترین اولین و آخرین انبیاء جلا و لاوارہ افساد اس کے ہو گا دعای عدائے حق میں قبول نہو گی اور عدیۃ عدنان کی
کے نہیں کہ ایک دن عدنان ایک عاری تنہا جاؤ تھے یہودیوں نے کہ اسے خداوت قبی رکتو تے انکو عقب میں جا کر انکو دو پہلو و نہیں گھیر لیا عدنان فریاد کیا
کیا کہ انکو مار کر پڑاؤ تو جو قتل کر دے ہو و دشمنوں نے چکا انکو ایسا ستایا اور تنگ کیا کہ یہاں وقت بد نگاہ حافظ حقیقی تھی ہو کر اور پھر رجوع جناب کسی
ایک ہاتھ خبیثی پیدا ہوا اور انکو اٹھا کر قتل کر دے پر لگیا اور ایک وار ہونک گبوش شقیہ پونچھی کربا و سکو خوف ہی ہلاک ہو گئے الحاصل یہی ایک
سفر و تہا سفیرات ماقدم حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عدنان کی نسب تشریف بالا ترمین بیان کیا جاتا بروایت صحیحہ کسواسطے کہ اہل
علم نسب کو اوسمین اختلاف ہے جیسا کہ حدیث نبوی صریح ہے اور خط ہر ابو اسطہ کسی صحت کی حکمت تھی ہی اس امر میں متفقین نزول وحی
نہو کر اور حضرت فریبی پونچانا سلسلہ نسب اجداد کو متصل تا بابو البشر بن ہامو اسطے قلم میں رقم نہیں اس مقام میں سرخصا خوشی ہو گئے کہ نبی
و ایک کتبہ خود خاتم قلم سیدان بیان روایاتی صادقہ اجداد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبل از ولادت باسعادت حضرت خاتم الرسالت منجر
وجود با جد و آنحضرت کیسی تھی شدید تعلیق غم امین جولان بات ہی پوچھ شید و نرسے کہ ایک خواب مرثیان عبد کلاب بن افواہ رجال سے سماع
ہو کہ مرثیہ صوف ک مملکت عرب میں ایک بادشاہ و نشان و شوکت تھا بات انہی ایسا خواب ہائل دیکھا کہ اوسکی مہابت کی مثل بیدار نہ کرے بیدار نہ کرے
صفحو خیال کو حالات مفصلہ نام سے سہا پایا غیر ازین کہ خوف عظیم ہلکی خاطر پرستی تمام لائے اپنی مان سے کہ علم کائنات کی کچھ بانفیس تھی تہ
اپنی پریشانی سے بیان کیا اور تعبیر کا طالب ہوا اونی پوچھ اسطہ سیان خواب جواب ہو غاخر جو کہ تمام کام نشان بلا و عرب کو بلایا اور ماجرا سے
کہ تہا تہا بیان کیا سب فرستق لفظ ہو کہ کیا اے صورت واقعہ سے جملہ اٹھا کہ تہا ایتہ و مکی تعبیر میں ہم ذہن لگاؤ جو کہ خواب بالکل فراموش
ہو اے تمہاری طرح ہی اس باب میں کچھ کہنے میں کچھ نہیں جو کہ شاف اس طلب کا غمیر مرثیہ میں راسخ رہا یہ ایک روز نگدل ہو کہ یہ شتم شکار تھری
ہا ہا کیا اور صوابا بیان میں لطوف کر ہا تھا کہ انکا لفظ اسکی ایک تہو پڑی انہی بادشاہ کا رو سکے چنے کہ لوڑا والا اور تاد و راہ کو تعاقب میں تھا گیا
چنانچہ اہل شکار مت پیچھے رو گئے اور عدائت حرکت اور شدت حرارت آفتاب ہو کہ ستلاشی سایہ ہوا تاد و راہ ان استراحت کر کے اس اثنا
میں ہا میں کہ وہ اسکا گریہ ہوا اور دو تین کہ وہاں آباد تے دیکھا کہ بچہ پیدا و وسط ستوجہ ہو کہ ایک دروازہ پر اوں گھر وئے سو کہ کمر اہل کار
اس حال کو ایک عجزہ ایک گھوڑے سے بلی اور اونہی عرض کیا میت را اقل منہ چشمین شیا تست کہ مرثیہ و را خانہ خانہ تست
میں عبد کلاب جو جب کئی اوس صورت کو وہاں آدہ اور اندرون خانہ جا کر فرشتہ بہا سے دست تمام لیا اور گرمی شکار گاہ و آسودہ ہو کر
کچھ دیر سو رہا جب بیدار ہوا اور آٹھ کوئی اپنے نہا کی ایک خیر تھی دیکھی کہ طرقت زحمار و سکھار شست برین پر طعنہ زن تھی اور نسیم زلف

اندیشہ میں کیا تغیر کو سطح سے خطبہ فرما دی اور اس نے میرا مفرست دریافت کیا کہا اسی بادشاہ خواہند میرا ایک غیو بیجا کہ تو تم پر ہو کہو
یہ بات سنا کر اس نے سو دای خام و نادای کا چھوٹا اور برسبیل تعجب سوار ہو کر اپنی سپاہ سے ملحق ہوا اور تلو ششتر تخی برسہم ہدیہ فرما کر پاس بھیجا اور
یہ حکایت اس شاہ عالیجاہ سے صفحات روزگار یادگار رہی اور ایک خواب ربیع بن نضر بنی فہار جال بنی سمیع اور تون کتب بن کتب
ہو کہ ہر ایک حکام و یار عرب و یمن کا تھا ایک مرتبہ ان ہی خواب ہولناک دیکھا اور بحسب اتفاق بروقت بیاری اسکو فراموش ہوا اسے رفع
تردد کو اس نے معین و ولایت اپنی کو جمع کیا اور بڑا نکم صورت واقعہ اسے کسی تغیر خواب ہی استعمال جاما انون نو کہ ان خواب معلوم کی کیا تعبیر کریں
ربیع بن نضر بنی فہار کہ غرض تربیت تمہاری سے اس مدت تک ہی تھی کہ جو کوئی مشکل و پیش آوی تو اسے حل میں اقامہ کروا کر یہ واقعہ ہم بیجا
تو کھوسیاست کہ کھانا ایک نو فہم و سکو سطح اور شوق نشان دیکر کہا کہ بہ دو شخص و نام ترین روزگار میں عجیب نہیں ہے کہ حل اس عقدہ مائل
کا ان کا ناخن تدریسے ظہور میں آوی بنا بران ربیعہ نو اول سطح کا ہن کو طلب کیا اور مافی اضمیر اپنی سے استعمال کیا سطح نے جو ابدیا کہ تو فی سطر سے
خواب دیکھا کہ آتش باریک کئی رنگ و شکلا مثل اسود اور تمام خاق میں کو جلا دیا اور بعض کہتے ہیں سطح نے کہا ای بادشاہ تو فی شاہدہ کیا ہی
کہ ایک غیر سوختہ مانند خاکستر تاریکی سے باہر آئی اور مجموع اہل دیار تیرے نو فہم بنی کما یا اور بر بنہ کتب بنی سطح نے کہا کہ انکر سیاہ تاریکی سے نکلی
اور اس سے زین تھا یعنی یمن کو آگ لگی اور تمام صاحبان استخوان کا سہ کو جلا دیا یا بجای سطح نے اسکو خواب کو کہ حسب سطح دیکھا تھا نضر بنی
ربیعہ نو کہ تو فی سطر کہا اب تعبیر اسکی کیا ہے اس نے قسم کیا کہ کہا کہ حبشہ سے ایک لشکر آوی اور تیری ملکیت پر مالک ہووے بادشاہ استماع اس سخن سے
پریشان خاطر ہوا اور پوچھا کہ یہ حادثہ میری زمانہ میں ظہور پاوے گا یا بعد از او اسنے کہا کہ اسانہ برس بعد تیری زمانہ کو سین و زین میں سپاہ
ہوگا کہ ربیعہ نو کہ بادشاہ رنگبار کو پاس ملک حبش پاؤد دوام بیجا یا نہیں جواب یا بعد بغداد و چند سال کو سین و زین جانب عدن
سوار ہوگا اور ملک حبشہ پر سبط ہوگا ربیعہ نو پوچھا کہ حکومت خاندان سین و زین میں دائم ہوگی یا مدت قلیل میں زوال پذیر ہوگی جواب یا
کہ بعد از حکومت سین و زین باندک فرصت ملک یمن ایک پو غالی قدر منتقل ہوگا ربیعہ نو سوال کیا کہ وہ عالیجاہ کونسی قوم میں ہوگا کہا
اولاد غالب بن فرسے اور ملک او سپہ راستی قرار ہوگی تا روز قیامت ربیعہ جو کہ ملت خفیہ سے بچا تھا اور قیامت ایمان نہ کرتا تھا اس
کلام سے تعجب کیا کہ قیامت ہی کچھ شے ہو کہ ہوگی سطح نے کہا قیامت کی دن ہوگا طولانی کہ خالق کائنات سب مخلوق اولین و آخرین کو اس
روز جمع فرما کر حساب افعال و اعمال انکا کرے گا انکو کار پاداش کرد از یک جنات عدن میں جاوے گی اور بد کردار و بجزای بدیدار کات جہنم میں
مقرر ہونگے بادشاہ کو تعجب زیادہ ہوا سطح نے کہا سو گند کہا تہوں میں بسر بنی آخر روز اور سیاہی اول شب کہ بشت اور روز حق تو
جو کچھ سننے کہا صدق ہے حسب سطح جواب سوال بادشاہ سو فارغ ہو اوشق کو طلب کیا اور اسنے ہی خواب بادشاہ کو سطح نے تعبیر کیا

کہا تو اہل سطح موافق تھا اور شہر ہول روز رستا خیری بیان کیا بادشاہ کو جو ان سے اعظم حق سے متباہ کامل حاصل ہوا تو بت سارو یا اور
 بیہوت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلاہات و خیر پر ایمان لایا اور لذت نہ نک ہو کر اپنی اولاد کو بجانب یا عجبہ بیکر ایک سی اولاد ساسا
 میں ہو کہ اوس زمانہ میں بادشاہ تہ سفاش کی شہر یا عجبہ جسم ذریعہ عایت سفارش اوس جماعت کو کنارت پر ایک مقام و نگہش میں اوتا را۔
 کہتے ہیں نعل بن ہند فرزند ابن ربیعہ میں سے ہوا اور صاحب و نعمت الایجاب فاس خواب کو بغیر بن ربیعہ منسوب کیا ہوا اور جو کہ سطح عجب
 الخلف اور بغایت مہارت عظیم کمانت میں رہتا تھا چنانچہ کمال اس کا اس خبر یا غیب مذکورہ کو ظاہر ہوا آئندہ ہی مقام لائق میں مذکور ہو گئے
 لاجرم تفصیل احوال خاص اوس کی نیز بصیرت میں مناسب تصور ہو چکا تھا چاہے کہ باب انبار نقل کر دین کہ ولادت سطح کا میں ایام میل
 عرم میں ہو اور اوسے تازمان طلوع کو کب نشان حضرت مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم زندگانی پائی اور عمر اس کی چھ سو برس تک پہنچی
 بعضے کہتے ہیں عرم نام ایک جنگل کا ہے کہ بقیس نے دیار بامین بنا لیا تھا اور یہ خبر یقین غروں ہوئی کہ بخشدہ بومنت ذہل سبا کو منظور نظر عنایت
 فرما کر سائن قبول اور بہتائیں مرغوب بار و شجار پر شمارا و فو کہ ہ شمار ازانی کرتے اور اپنی رسول مقبول کو اوس جماعت پر ارسال کیا
 و لیکن کم قسمتون و قد نفوت الہی بخاک و فضل محم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کیسے اعراف کیا تھا بنا بامین دریای قہر الہی تسلط ہوا اور میل عرم ذی بچا پرنزل اور موطن
 اوس قوم ناعاقبت اندیش کو خراب کیا اور جو کہ عذاب استیلائی آب سے بچے نہ جلا ہو سکے سطح ہی ہے کہ اوس دیار سے ہرہ جماعت مفرد و کثرت شامین
 متوطن ہوا مشغول ہوا کہ اسکو غصا میں کہیں آخوان تہی الا کافئہ سر اور ہاتھ اور انگلیاں اور بعضے کہتے ہیں کہ ہند و اسکا سینہ میں تھا اور قدرت
 قیام و قعود پر مطلق نہ کرتا تھا مگر کبھی ہمیں ہونک مار تو تو متحرک ہوتا تھا لکھا ہی ہر گاہ چاہتا کہ کمانت کری اور اوسو مخفیہ پر خبر دیو اسکو مانند
 شکست آب غیش دیتی اور ہسان جابہ عجبہ مجالس میں لیا تو اور یہ وہ مرد ہے کہ کستا تھا ایک ذی جنون میں سے کہ انسان کمانت حضرت عالم الغیب
 یا سوسی علیہ السلام کوہ طور پر استراق سمع کر کہ غیبات پر واقف ہوا تھا وہ مجاہد غنیائی ثنائی سے فہر دیتا ہی ورین آدمیوں کو کستا ہوں اور جو
 کتب میں مرقوم ہے کہ جب سطح ذوات پائی علم کمانت بالکل جاتا رہا لیکن یہ قول مخالف جمہور موصوفین کا صحیح سطح ہے کہ زمان بعثت حضرت
 خواجہ کائنات سب کا میں اخبار اوسو مخفیہ سے منع ہو چنانچہ مؤید اس مقال کا ذکر ابو عامر راہب ہے کہ جنون سے اخبار غیہ کا وہ اسکو بھی پہنچتی تھی
 چنانچہ تفصیل اس محل کی رونقہ الصفا میں لکھا ہے کہ خیر بن ثابت سے منقول ہے کہ ابو عامر راہب انبیش از ولادت با سعادت حضرت خاتم المرسلات
 شریک بت پرستی سے دست بردار ہو کر بکلت حضرت ابراہیم علیہ السلام رجوع کی اور پلاس میں کہ ہر طرف پھرتا تھا اور احبار یہود و اوطالی و نصاری
 خصوصیات شریعت خلیل الرحمن پوچھتا تھا تا انکو اسکو بعثت نبی آخر الزمان اور احبابی دین ابراہیم سے خبر دی ابو عامر بعد استماع اس خبر کہ
 پیوستہ راج بہر و مہر دو مان عید نہاں کیا کہ تا ماتہ اتفاقا ایک دن محفل سران روس اور خرنج میں بیٹھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشغول تھا

ابوالمہاشم خراسانی کہ یہی موحدون میں نہ تھا کہ اسی۔ مگر تو اس پیغمبر کو دیکھتا تو تعریف اور توصیف اس کی میں بیشمار الفاظ لکھا ابو عامر نے
 کہا میں نے اس کی اتنی وصف اور بیویوں سے سنے ہیں کہ گویا میں اس کے دیدار فیض آثار سے بری امین شرف ہوا ہوں اور ہر لمحہ ہر لمحہ
 باسئلہ از شرافت ظاہری و باطنی مظلوم و مستکبر رہتا ہوں ابوالمہاشم نے تعجب ہو کر کہا یہ تو ہو سکتا ہے کہ علیٰ نواز اس کے وصف کتب سماوی و علوم
 کیے ہوں لیکن استماع اوصاف اس کے پوزر سے خالی استعجاب و عجز است و نہیں ہے خلاصہ مطلوب یہ کہ حدیث جنیان تو بیان کر ابو عامر
 کہ سنا ہے کہ رتبہ سنا کہ ولایت میں بن ایک شخص شیوہ کمالت میں بڑی طیر پر اہوا ہے آرزوی ملاقات اس کی دس گیارہ فیروز شہ حرام یعنی ماہ
 جب میں کہ عرب نے شیرازی آباد زیا میں کہ تین سو تیس ہجرت ہوا اور چاندنی رات میں اونٹ دوڑاتا ہوا چلا جاتا کہ خواب فی فجر غلبہ کیا
 جب بیدار ہوا آپکو بیان کر میں کہ باطراف نظر کی چند جا دور سے آگ مجھ کو نظر آئی کہ ہر ایک دھنیں شل ستارہ و درخشان تھی اون آتشوں کی طرف
 روانہ ہوا جب نزدیک پہنچا اس کے گرد ایک جماعت بنی و کہی باصو رہنمای مہیب کہ با شکل انسانی تفاوت کلی رکھتے تھے اس جہت سے ہر اس عظیم
 فزیری خاطر پر استیلا یا یاد ایک خوف قوی میرے اونٹ پر غالب آیا تاکہ شہادت دہشت سے وہ بیدار کیا اور لرزہ اندام رکب و مرکوب پر طاری ہوا
 اس حال میں سینے آپکو اونٹ پر سے گرا دیا بعضے اومیں سے میری طرف دوڑ کر دینے فریاد و غوغا کی چند کس اور اومیں سے واسطے بٹھانی
 اور کبیری طرف تو اور حمایت میں نہ وہ ہو چار نفر اومیں سے تخریت لکھ میری پاس پہنچ گئے اور ایک نو اون چار میں سے مجھے کہا تو کس قوم
 میں سے ہی سینے کہا قبیلہ غسان سے کہا کہ ان سے بڑھ کر سینے کہا اطن قبیلہ اور قبیلہ نام اس عورت کا ہے کہ روس اور خیزم فرزند اس کے ہیں پوچھنے
 والے نے کہا تو کیا دیکھتا ہے اوٹوں اور تھکے قتل کروں میں نے کہا نہیں آخر میں نے تماری ساتھ پناہ اختیار کی ہے جب یہ کلام سینے کی مقصود
 میرے استفسار کرنے میں صورت حال ظاہر کی اور کہا ہم اخبار غیبات میں قول کا ہنوں پر اعتماد رکھتے ہیں کہ وہ تم سے سنتے ہیں اور تم سے کہتے ہیں
 اب بوسیلہ تماری بعض قضایا میری واسطے سے پوچھا جاتا ہوں تین شخصوں نے اومیں سے چوتھو کی طرف اشارہ کیا کہ وہ تینوں میں
 وہ سب اوس سے سوال کرنے اپنا مطلب اوس سے پوچھا اوس نے کہا اے ابو عامر ہر آئینہ تار مولہ آؤں شہر ان باریک بیان کہ
 آدمیوں کو جنگ پر تخریس کر نیکو جاؤں اور البتہ فردا وہ ایک شخص پر یعنی ہمارے ہر غوغا کی دماغ میں کرے اور خاموش کرے یا شخصوں کو
 بدستیکہ ظاہر ہو وہ شخص کشکندہ گردن اشرار روم و فارس ہو ابو عامر کہتا ہے میں پوچھا کہ یہ شخص بادشاہ ہو گا کہ انہیں پیغمبر ہو گا
 فی ہاشم ہی با شرف و درقاہر میں استفسار کیا کہ صفات او کی کیا ہوں گی۔ کہا درخشان رو ہو گا اور سیانہ قدیب کیو بارام دیکھو اور کہیں ہو
 نہ سبک کیجی اگر کسی سے آرزو ہو صبر کری اور تمام انتقام میں تعجیل روانہ کرے اور اس کے پشیمان تارین میں کل مطیع ہو دی اور مرزبوت میں
 دو کف اس کی ختم اور ناخاندہ و ناویسندہ ہو ایک میں تسخس لا و نو سنجت وہ ہو دی کہ پیروی اس کی کرے اور دینہ نمای راست سینے

[illegible]

نسبت ببادشاہ کطیع ہوتی ہے جسے کما السلام علیک کہا ہو وہ کطیع جواب دیو کہ انہیں اللہ تعالیٰ جو ہرگز نہیں تمہارا کیا ہی بخشنے کا لالہ الامجد
والہد کہ جب یہ کلام سنئے کہ غفر و کوشک دوبارہ حرکت میں آیا ہر قل نے کہا ہر گاہ تم پر کسی نے یہ کلمہ کہہ دیا تو اسے ہی یہ صورت مشاہدہ ہوتی ہے جسے کما
وہاں ہرگز یہ حالت نہیں دیکھتے کہ کاش ہنگام کہنے اس کلمے کے گھر تمہاری سر پر گر پڑا اور آدھا ملک میرا ڈال دیا جوتے کما کیوں جواب دیا کہ فوت
نیمہ ملک مجھے آسان تر ہو اسکا راہو ذنوب محمد اور دین اس کے ہر شام کہتا ہے کہ ہر قل نے عبدان حکایات کو چونکا کہ غار اور روزہ تمہارا کہہ کر دیکھو
مجھے جس طرح سے کہ واقعہ میں ہے بیان کیا اور سوت ہکو ایک منزل و گشت میں اور تروایا اور ملازمت شایستہ عمل میں لایا اور تین دن کے بعد
ہکو اپنی پاس بلایا اور چند حکایتیں پوچھیں جب سب کا جواب پایا تو اس نے ایک صندوق چوبی طلا کا تارہ درنگوایا اور اس کی ہر خانہ
میں سے ایک پارہ حریر سیاہ نکالا اور اسکو پھیلا یا اس حریر پر ایک مرد کی تصویر بنی چہرہ و فرج چشم بلند گردن بڑی محاسن و گیسوی نافہ زفسار پر پڑی
ہوئی کہ مہابت اسکی مشہور و میدانی کما جاتی ہو یہ کیسی صورت ہے جسے کما نہیں کما یہ صورت ابوالبشہ آدم علیہ السلام کی ہی ہے اس طرح ایک اور
پارہ سیاہ نکالا کہ اس پر شیبہ ایک مرد سفید یا ہوی مجدد و چشم بنج اور بزرگ اور محاسن نیکو کشیدہ تھی کما یہ تصویر نوع نبی کی ہے اسی وضع سے
ہست تصویر میں دس آئین اور نام او لکے تھے تاکہ صورت ایک مرد کی نکالی بغایت سفید و خوب چشم کادہ ابرو و فرج پیشانی بلند یعنی تازہ رو کما یہ
صورت ابراہیم خلیل ہی ہے پر ایک پارہ حریر پاکیزہ نکالا کہ اس پر صورت بابرکت ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال عظمت و جلال مصور
تھی کما جاتی ہو یہ کون ہے جسے کما ہی ہے صورت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اس وقت ہما شدت قوت ہونے
اور خوبی یہ حال مشاہدہ کیا باکرام اسکو اونٹنایا اور پر بندہ کر کما ٹکون خدا کی قسم دیتا ہوں راست بتاؤ کہ یہ صورت محمد کی ہی ہے تو کما بخدا کشف
اس طرح پر پڑ گیا اسکو ہم حاضر دیکھتے ہیں پس تھوڑی دیر تک ہماری طرف دیکھا کیا اور کما فی الواقع یہ صورت اوس پیغمبر نبی کی ہے
اس معاینہ میں شخص تمہاری آزمائش تھی پھر اور تصویر نکالی ایک مرد گندمگون شکین ہوی خوب چشم نیز نظر ترش روی کہ پوسہ دندان سلکیز
خشم گین چہرہ تھا کما یہ صورت ہوسی کلیم اللہ کی ہے اور یہ پلوئی شبیہ ہوسی کو ایک صورت اوسیکے شباب تھی لیکن اظہار معلوم ہوتا تھا کہ شاید
اس پر دغ و غن ملا ہے کما یہ صورت اسحق علیہ السلام کی ہے پھر ایک صورت ظاہر کی مشابہ باسحق علیہ السلام اور کما یہ صورت یعقوب کی ہے
پھر ایک اور شبیہ دکانی معتدل القامت سفید پوست مائل بصرنی باروی خوب و دریشان کہ تو انص او سکی بشیرہ و لائح تھی کما یہ صورت یحییٰ
جبرئیلہ ہمار کی ہے بعد ازین ایک صورت حسین مشابہ صورت حضرت آدم علیہ السلام نکالی اور کما یہ شبیہ یوسف علیہ السلام کی ہے پھر
ایک پارہ حریر سفید نکالا کہ اس صورت پر ایک مرد تاسر غر و بار یک ساق خفہ چشم بزرگ شکم سیاہ قد با شمشیر چال کما یہ صورت داؤد
علیہ السلام کی ہے بعد ازین صورت ایک شخص بزرگ سرگھوڑی پر سوار ہکو دکانی اور کما یہ سلیمان ہی ہے پھر ایک اور شبیہ سفید سیاہ چشم

بسیار موی خوش قیاس نکالی اور کما یہ صورت عیسی علیہ السلام ہی القصد صبیحی صورت انبیاء علیہم السلام شادہ کین فیہ سرے پوہا کہ یہ صورتین
کستے کینچیں اور نگو کس طرح ہم پوچھا کین کو نکستہ انہی غیری کی صورت کی شادہ ہی قیاس کیا کہ شہ صبیح موافق صاحب صورت کی ہے ہر قل نے
جوابے یا کہ سمعہ نقات ہی ایسا ہوا کہ حضرت آدمؑ فی وہاہب الصور ہی سکت کی کہ او کی فرزند کی صورتین کہ شرف نبوت شرف ہوئی انکو
دکما دی ہماری تعالیٰ نے ایجا بالمتنہ غیری کی صورتین انکو عنایت کین لہذا بلا مغرب بین بیچ خزائے آدمؑ کی محفوظ تائین تا انکو ذوالقرنین نے
وہاں پہنکار دیکو کلا اور یہ حضرت دانیالؑ سپر کیا تائین انہوں فی انکو ان پارہ ہاں صریہ پر کینچا اور با حقیاط تمام مخزون رکما بعد انکو تصرف ملوک
میں آئین اور اخر کو منتقل ہو کر ہم نکستہ کین لیکن محکو صحت مشابہت میں انکی تردد تباہ ہوئے مطابقت شبیہ غیری غیر الزمان ساتھ انکو صورت
تبرک کہ بیان کی محکو وثوق کامل ہوا اور خاطر فرستکس باہنی پیر کما ہی کاش کجاء بعد استیقا فی تفسیق ارزانی فرما کہ دست تصرف مملکت ہو کوتاہ
کرتا اور عبودیت کفر شخص کی تم میں سے بقدر ہم پوچھا نہ ہشام کہتا ہی کہ ہم کام خصت انصاف ہر قل فی محکو عبود اطفی خسروانہ اختصاص دیا جب
منہ مراجعت کی اور بحجت حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پوچھ صورت حال مشر و عامعوض کی حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئی
اور کما بیچارہ ہر قل اگر خدا تعالیٰ سے چاہتا کہ کچہ خیر او سکھو پوچھی دولت اسلام سے فائدہ ہوتا ہے کہ کما حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فی فرمایا کہ اہل کتاب میری صفات کو خوب جانتے ہیں چنانچہ قوریت اور انجیل میں حضرت عزتؑ فرما دی ہی کہ کب لاجبار روایت کرتا ہے
کہ عیسیٰؑ لعن فی حالت نزع میں انہی فرزند و نکو کچہ کیا ہر ایک روایت ہوتا ہوتا سکینہ اور ایک عبارت ہی صندوق منگوایا اور او کو کہول کر لے کما
اس تابوت میں نظر کرو انکی اولاد فی حب و عین نگاہ کی بعد وغیرہ ان خانی دیکھی آخر یہ بیت میں خاں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تہا یا قوت سرخ سے کہ گویا انحضرت نماز پڑھتے ہیں اور جانب میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انکی پیشانی نورانی پر مرقوم تھا
کہ یساول و تنقص ہے کہ اس غیری کی مات اور متابعت قبول کر لکھا اور پیش آنسو و نسل اللہ علیہ وسلم حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ ایک شمشیر
دوش پر رکھی ہوئی اور جبین میں پیکما ہوا کہ یہ براور عمر اور رسول اللہ ہی مویہ بتا ئید ربانی اور ایک پہلو میں حضرت عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو مسلح باہر نور لکین اور عقب میں حضرت عثمانؓ بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بصورت تبرک بات کلام الہی پڑھتے دیکھا اور
کہ وہ انحضرت کے اکابر و اصحاب گھوڑوں پر سوار کہ ہر ایک کی پیشانی ہی انوار عادت پیدا ہوئی دیکھا کہ الباطن بعد بطن اپنی نسل میں یہ حیثیت
کرتی رہتا کہ جو کوئی انہیں سے سعادت و حق بعثت پیغمبر اخر الزمان حاصل کری او کو ہمار اسلام پوچھا دی اور او کی ملت خفیہ کو طایع اور
راغب قبول کری پو شہیدہ ترسے کہ جو تفصیل ملیون انبیاء علیہم السلام کی اور وجود تصویرات کا بیان لکھا گیا از روی کتب تواریخ و زہود و
مستقرہ علمی بہت مختلف ہاں و نیز موافق حمیلہ انہی پیغمبروں کہ کہ نعمن قصہ و کین لکھا گیا ہی نہیں ہر ظاہر امور خون فی سبب تقدیر و ابانت نقل

اسکی مناسبت سمجھی ہوگی اس فقیر البصاعت فیہی اسنا غا اہل الشارح تحریران حکایات میں خاصہ ساری کی ہے اب عطف عثمان تیرگام کہیت قلم اس
 وادی کو کر شروع مقصود پہلی کہ عبارت اخبار و آثار ما تقدم سیلا مبارک آن سرور سے ہو کیا جاتا ہو واضح ہو کہ از عبدنا پیدایش آنحضرت صلا
 علیہ والہ وسلم جو جب اخبار کا ہنسان یہ ہو کہ تمکین ہزار ہا پہلی آپ کی ولادت باسعادت کا ایک ملوک جبار و سوقت ہو کہ موسوم ہو روح اور لقب بیعت تھا
 عالم جہان گردی میں وار و دار الملک مکہ ہو بحسب اتفاق سکنا یام القریٰ ہو کوئی آدمی واسطے استقبال اوس بادشاہ بجاہ و حلال دنیا
 اور اصلا رسم ولادت بجانہ لایارک سطوت شاہی اونکی ذاعتنا کی ہو حرکت میں آئی اور از روی غایت غضب منی ارادہ ویرانی اس ملک اہمسماری
 خانہ کعبہ کا کیا سفارن اس اندیشہ فاسدہ کو اسکو مرض جسمانی ملک ایسا لاحق حال ہو کہ قریب برگ ہو چنا اس حالت انظار میں کسی خدا سید
 فی اسکو مطلع کیا کہ نجات اس بیماری جان گزار سے بغیر از توبہ ارادہ بدخرابی اس مملکت کی امکان نہیں ہو چناچہ اوس وقت بادشاہ نائب ہو اور
 شفاخانہ شافی حقیقی ہو کہ خداوند اس پست الخرام کا نعمت صحت اسکو عطا ہوئی چناچہ نظموں کی کرامات غائبان کی تعظیم خانہ خلائین اوسنی مبالغہ
 کیا اور ساتھ عدد لباس قیمتی تکلف کی کعبہ کو مجلس کیا اور اس زمانہ سے لباس اسکا در بیان اشرف و ملوک مروج و مرسوم ہو ایس ارچند
 کہ بادشاہ مذکور نے حضرت بطرف غریب کی قریب چار ہزار صاحبان فضیلت و چار کس از علی ہی بادانش و حکمت کہ سر دار او نکاشا مول نام ہوئی
 تماخض مدینین ہو چنا کا بر علاوہ شریک فی بالاتفاق عرض کیا کہ از روی کتب معتبرہ معلوم ہو کہ یہ مقام دار الحجت خاتم النبیین و مدفن منبر
 اوس سرور و روان کا ہوگا جھکو اجازت دو کہ میں حل اقامت ذالمن تماشید عاری تسلسل میں ہو کوئی قسمت والاسعادت زیارت اوس
 خلاصہ سوجہ ذات ہی بردہ و سرور و برید عرض کر کے شامول معہ ہر ہون کو وہاں رہ گیا بادشاہ فیہی ایک ناز شمل بر کمال خراعت و نکسا
 واسطہ گذرانی خیریت مبارکت آنحضرت کو سپرد او کیا اور کہاد وصیت کرنا پڑی اولاد کو کہ بابتسیلا اسکو رکھیں اور بروقت شرف سعادت ملانست
 گذر زمین عرض کر کہ بطرح انکی نسل کی عمل میں آیا ہے کہ وہ نامہ تابا با یوب انصاری کہ انیسوان فرزند شامول ہو دی سے تھا ہو چنا اور یوما
 ابی سینی قبیلہ بنی سلم میں بلا حلقہ مقدس حضرت خاتم الانبیاء گذرا اور اوسوقت میں مرتبہ حضرت فی فرمایا مرحبا بالاخ الصلح یعنی آفرین بہ
 برادر زکا و کار نیک اندیش یعنی مع بر کیف قبل از وجود آنحضرت علی المد علیہ والہ وسلم کہبت آثار از روی اخبار ثابت ہیں کہ یہ مختصر لائق
 ذکر و مجموع اونکی کمین یہ لکنا بالاحوال انتقال نور محمدی صلب عبد اللہ شکم آمنہ میں لکنا جاتا ہو وقتہ الاحباب و در ارج النبوة اور دیگر کتب
 سیر میں لکنا ہے کہ تحویل لفظہ از کیم محمدی کی صلب عبد اللہ و صدف رحم آمنہ میں ایام حج میں در میان اوسط ایام تفسیر فی سب جمع کو ہو ہو
 اس سبب ہو امام احمد بن حنبل رح شب جمعہ کو فاختہ ایہ القدر سے کتنی میں کنزیرات اور برکات اور کرامات اور سعادت کہ اس رات میں اہل عالم پر
 فایض اور نازل ہوئی کسی اور رات میں تار و قیامت نازل اور فانی ہو گئے اور بعدین رح شب سیلا حضرت کی بہر شب قدر سے ہوئی اخبار

واقع ہوا اور اتفاق اہل سیر و تاریخ ثابت ہے کہ مدت حمل حضرت کی نو مہینے کی پوری تھی بلکہ وریاد اس حساب سے ماہ ہرمضان ہوتا ہے مگر صحیح لفظ یہ ہے صاحب روضۃ الاحباب نے ان دو قول مختلف میں تطبیق یوں دی ہے کہ گفار نویسنے تاخیر و تقدیم ہاہمائی حرام میں کر دیتے اور اس میں پیش و پس کو جو اوقات مختلف میں ہوتا تھا اور تفصیل اس اجہال کی یہ ہے کہ جب احکام شرعی ہمیشہ ایک برس یا دو برس کا ہوتا ہے پورا اور عینیت لبرائے میں ہر سال حرام۔ دینقعدہ۔ درینہ۔ و محرم۔ تقریبی اور ان مہینوں میں جنگ بدال منوع تھا واک واسطے حج و عمرہ کے دو روز نزدیک تو خوف و خطر آمد و رفت کرین الکفار نے یہ گمراہی اختیار کی تھی کہ اگر گزراؤ کو ان ماہ ہائی ممنوع میں منظر ہوتا تو حملہ کرنا انکی تبدیل میں یعنی کبھی مقدم کرنا و کبھی ہر اوکسی مومن کو کہ دینقعدہ کو و جبہ پر چنانچہ خدا تعالیٰ سورہ توبہ میں فرماتا ہے کہ آیت انما النسی فی زیادۃ فی الکفر یعنی سوا اسکا نہیں کہ اسکیجہ کر لینا زیادتی ہے کہ کفر کو یعنی یہ مہینہ بنا دینا و سو بڑی بات کہ کفر کے بعد میں پس نظر برین تقدیم و تاخیر ہاہمائی حرام احتمال ہے کہ سال ولادت حضرت میں حج ماہ حادی الاخری میں واقع ہوا ہو اس تقدیر پر بیع الاول میں نو مہینے پوری ہو تین اور تاریخ میں ہی اختلاف ہی بعضوں نے کہا بارہویں بیع الاول و بعضوں نے دوسری اور بعض نے تیسری اور بعض نے دسویں لیکن قول اول یعنی بارہویں شہر و اکثر ہے اور اہل مکہ بتک ای تاریخ پری چنانچہ بارہویں شہر کو زیارت موضع ولادت شریف کی کر تے ہیں اور ہی رات کو مولود پڑھتے ہیں اور سب مضاع و آداب مولد یحی اللہ میں یہ بات علاج انبوتہ میں مذکور ہے اور روضۃ الاحباب میں لکھا ہے کہ تولد پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کا مکہ میں اس مکان میں ہے کہ شہر و بیسویں محمد بن یوسف تراز ہو اس عمارت کی ابتک زیارت کر تے ہیں اور اس مقام کو تہک جانتے ہیں اور وہ ساری ایک کو پید میں واقع ہے کہ اسکو زقاق المولد کہتے ہیں اور وہ کو پید ایک شعبہ میں ہے کہ شہر و بیسویں شعبہ بنی ہاشم ہے تاریخ انبوتہ اور روضۃ الاحباب میں منقول ہے کہ عادت اہل مکہ ہے کہ زیارت اس مقام کی اور قبل آداب بیکر شل خواندن مولود وغیرہ پس جو کہ معمول اصاع و اکابر میں شریفین زاد ہا اہل شرفا و عظیمیہ جو صحیح و مستند ہے اور روضۃ الاحباب میں لکھا ہے کہ پیش از انکہ امیر عامل ہون غمیر صلی اللہ علیہ و آلہ سلم سے قریش بلای قحط و خشک سالی میں پہنچا چنانچہ درخت انکی باغوں کو خشک اور چارپائی لاغر ہو گئی جسوقت یہ حاملہ ہوئیں نہ مذکور ہو بسا اور نہ زین جاری اور درخت نہ سبز و شاواہ ہوی حق تعالیٰ نے برکت قدم پیغمبر اخرا زمان صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر بسیار قریش پر ازانی فرمائی چنانچہ وہ سال بسنت افصح مشہور ہوا اور آمنتہ روایت ہے کہ جسوقت یہ حاملہ ہوئیں تو کچھ قتل اور بوجہ کہ عورتوں کو مدت حمل میں ہوتا ہے انکو اصل محسوس نہ تھا اور کہ انار حمل معلوم نہ ہو اسکا جب ہمیشہ گذری در میان خواب و بیداری کی کوئی شخص مجھے کہتا تھا کہ کون تیری پٹ میں ہے اور کس سے تو حاملہ ہوئی ہے سننے کہا میں نہیں جانتی ہوں وہ شخص کوئی لگا کہ تو حاملہ ہوئی ہے سید او پیغمبر اس امت سے چنانچہ اس روز ہی محققین ہو اکہ میں حاملہ ہوں اور جب زمان ولادت نزدیک آیا وہی شخص بہر نظر آیا اور دیکھا مجھے کہ انکو کہہ عینی اعینہ بالصدق الواحد من شکر کل حاسد یعنی پناہ پکرتی ہوا اور سوچتی ہوں میں اسکو صد ادا کو شہرہ حاسد سے اور محمد نام

اور وہ اسب لہ نہ سے منقول ہے کہ مولد سب پیغمبروں کا یہی وقت ہی اور اب بقیہ سب ساعت ولادت حضرت کو اسد ساعات کہتے ہیں اور حق یہ ہے کہ حضرت مشرف بزمان نہیں ہیں بلکہ زمان کو شرف آپ کی ولادت کے ہے اور یہی سبب ہے کہ ولادت شریف حضرت کی اولن مینون میں کہ مشہور کہ است اور برکت میں جیت محمد اور حبیب اور رمضان واقع ہوئی اور ایام میں اگر جو جمعہ افضل ہے کہ پیدائش حضرت کو ملے گی اسی دن میں ہی اور اسدن میں بالاتفاق ایک ساعت ہی کہ جو کوئی اوسمین دعائے قبول ہو لیکن باین ہمہ کرامت یہ بھی برابر ہی ہویم ولادت حضرت کا کہ روز دوشنبہ تمانین کرتا چنانچہ بلاخط شرف اور کرامت ولادت شریف اس دن میں روزہ رکنا مستحب حدیث میں آیا ہے کہ حضرت دوشنبہ کو دن اکثر روزہ کرتے تھے اور اس کے سبب سے جو پوچھا تو فرمایا کہ میں پیدا ہوا ہوں اسدن اور نازل ہوئی وحی مجھ پر اسدن میں علمی کرام فی اس حدیث سے تعین مولد شریف اور بیان فضائل اور سائر ادب کو معمول ہل حرمین شریفین کا ہی استعناط کی ہے عبداللہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ قرب مکہ کے ایک موضع ہے کہ اوسکو وادی فاطمہ کہتے ہیں اوسمین ایک راہب تھا کہ نام اوسکا عیص تھا وہ کہتا تھا اہل مکہ سے کہ پیدا ہوا کا تم میں ایک مولود مسود کہ اطاعت کریں گے اور انکی تمام قبائل عربیہ سالک ہوگا وہ عجم کا بھی اور یہی زمانہ اوسکی پیدائش کا بھی اور اس وقت میں جو لوگ مکہ میں پیدا ہوا تھا اوسکا اول کو پوچھا تھا جعدن حضرت پیدا ہوئے عبدالمطلب دس راہب کو پاس گئے اور خبر انکی ولادت کی بیان کی عیص بولا کہ یہ وہ ہی لڑکا ہے جسکو میں کہتا تھا نام اوسکا کیا رکھا عبدالمطلب نے کہا محمد عیص بولا کہ قسم یہ خدا کی تحقیق جانتا تھا میں تمہاری درسیان وجود اس مولود کا تین فصلوں سے کریں اور انکی پہلی تہا ہوں ایک طلوع اوسکے ستارہ کرات میں - دوسری ولادت اوسکی دوشنبہ کو دن - تیسری نام اوسکا محمد ہے - ابو نعیم فرماتا ہے بن ثابت سے روایت ہے کہ میں وقت ولادت حضرت کو ساٹھ یا اٹھ برس کا مدینہ میں تھا سنہ نبوی کے صبح کو ایک یہودی بچہ کرتا تھا اپنی قوم کو قوم مذکور کہ کیا ہوا ہے بچہ کو کہ فریاد کرنا ہی اور بھوکا بلاتا ہی بولا کہ طلع اللہ ائیل ثم ائیل یعنی طلع کیا اللہ فی آج رات ستارہ احمد کا جب حضرت مدینہ میں تشریف لائے اوسکو یاد کیا یہ حساب لگایا تو وہی رات انکی ولادت کی تھی کہ اوس یہودی نے خبری تھی مداح النبوة میں مسطور ہے کہ احادیث صحیحہ میں آئندہ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے شب و نفع محل میں ایک نور کہ روشن ہو اوس سے تصور شام کی اور عبد الرحمن بن عوف اپنی ماں سے کہ شفا اوسکا نام ہو روایت کرتا ہے کہ جسوقت حضرت پیدا ہوئے یہی ہاتھ میں آئی سنہ کے کہ گونڈو کہتا تھا یہ مکہ اند یعنی رستہ کے ہی بچہ کو خدا اور روشن ہو شرف سے مغرب تک کہ دیکھا میں نے قصور شام کو اوس روشنی میں اور آئندہ سے روایت ہے کہ جب بچہ کو دروزہ پیدا ہوا امین کہلی کہ میں تھی اور عبدالمطلب ملے اف خانہ امین ایک آواز بلند یہی کان میں آئی کہ اوسکی سن سے بچہ کو خوف معلوم ہوا یہ دیکھا میں نے کہ مرغ سفید انہی بازو میری دلیر ہوتا ہے مگر وہ خوف و ترس جاتا ہوا یہ دیکھا میں نے نور بلند اور دیکھ میں اپنی پاس عورتین بلند قامت مانند درخت خرمائی کو یا بنیان عبد مناف کی میں تعجب کیا میں نے کہ یہ کون سے پیدا ہوئیں ایک بولی میں آئندہ سے نور و فرعون کی ہوں دوسری نے کہا میں مریم بی عمران کی ہوں اور یہ عورتین نور بنتی ہیں اور

آئمہ سے روایت ہو کہ جب حضرت پیدا ہوئے چاروں زمین آسمان ہوا و زمین میں او کو دیکھ کر زہری اور کھائے کہ کون ہو تم کہ مکی ہی ہو زمین نہیں ہو
 افسوس نہ کہ اسی آئمہ تم ڈرو اور خوف نہ کرو۔ ایک بولی کہ میں خواہم ابیشہ ہوں۔ دوسری کہ میں سارا والدہ احمق ہوں۔ تیسری کہ جو
 کہ میں ہجرہ ماوراء السمائل ہوں۔ چوتھی کہ میں آسمانیت خرام ہوں جو کہ پاس طبع سونکا تھا اور اس کی پاس ابرق نفرو اور اوس میں آب کوثر
 اور ہاجرہ کو پاس عطرتا بہشت کا اور اسٹیکر کو پاس مندیل سبزی حضرت کو غسل دیکر آئندگی کو دین دیا سپر حضرت نے سجدہ کیا اور کھایا اس جلی سہی
 اسی پر درگاہ خیش تو واسطے میری است میری کو اور آرائی حق تعالیٰ کی طرف سے جہنگ اسٹیک باطنی جہنگ بخشائے تیری امت کو سبب بڑی امت تیر
 اور پر فرمایا حق تعالیٰ نے اشمہ و یا ملاکتی ان جیبی لائینی اسٹیک عند الولادة تکلیف عینما یوم قیمۃ کو اہر ہوی و شستہ میری کہ دوست میری نہ ہوا
 اپنی امت کو وقت ولادت کہ پہنچ کر نہ ہو بلا اپنی امت کو دن قیامت کہ کتب سیر من آئمہ وایت یہ کہ جب حضرت پیدا ہوئے سجدہ کیا اور اس
 تسبیح آسمان کی طرف اٹھائی جیسے کوئی عاجزی کرتا ہی ہر آئمہ کہی میں کہ سنئے دیکھا کہ ایک چارہ ابر سفیدہ سمجھئے و ترا اور حضرت کو لپیٹ کر وٹھا لگیا
 اور میری سامنے سے غائب ہو گیا سنتی ہوں کہ ساوی نڈا کہ تاہو کہ او کو بطرف مشرق اور مغرب میں کہ ہرا اور زوالیہ انبیاء میں کہ کوٹا او کا حق
 میں دعای برکت کریں اور جبار ملت خفیا کا پناؤ اور حضرت ابراہیم پر عرض کرو اور دریا و صحرا پر گذر اتوتا و نگانام و صفت پہچانیں اور تحقیق
 نام او کا مامی ہی انجیم ٹھانوا لے کفر کا اور شرک اور بدعت کہ اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ آئمہ کہی میں کہ جب حضرت پیدا ہوئے دیکھا سنئے کہ ایک ابر
 بزرگ نورانی ہے کہ سنی جاتی ہوا سین آواز گونڈو وٹکی او کا پناہ از و کا اور باتیں آدمیوں کی پہ پہچان لیا اوس ابر فی حضرت کو اور غائب ہوئے
 میری و ہر دسے پیر سنائے کہ گونیدہ کتا تھامیر کہ او ٹھک کو تمام زمین کی اور عرض کرو او کو روئیات پر اور انس اور جن و ملائک پر اور عرض
 کر دھو روحش پر اور درود او کو کلیہ نبوت اور نصرت کی اور کلیہ خزائنہ عالم کی اور دو او کو خلافت اور صفوت اور خلق آدم اور معرفت شہد
 اور شجاعت اور شکر نوح اور خلعت ابراہیم اور رسان اسمعیل اور رضای احمق اور فصاحت صالح اور خلعت نوح اور ریشارت یعقوب
 اور جمال یوسف اور کلام اور توت موسیٰ اور نخل ہارون اور سیر یوب اور رعبوت داؤد اور عبادت یونس اور عباد یونس
 اور عصمت عیسیٰ اور خلعت لقمان اور رب دانیال اور وقار الیاس اور زہد و کرم عیسیٰ اور غوطہ و او کو دیای انلاق سب
 پیو زمین الخضر جو کمال اور خوبی ہر زمین میں نہی سوسب آئیں ذات بابرکات میں جمع ہوئیں رباعی خط سبز و لب لعل و رخ زیبا واری و
 سن یوسف دم عیسیٰ یذبیض واری و خوبی شکل و شمائل حرکات و سکناات و انجہ خوبان جہ دارند تو تھاداری و ہر آئمہ کہی میں کہ ہر کرکٹ دم ہوا
 وہ ابر او کو حضرت کو پارہ در ہر زمین اوس حریر ہو مانند باقی شہمہ کہ سینا نکلتا تھا اور ایک وایت میں میری کہ آئمہ کہی میں کہ بعد ایک ساعت
 کہ حضرت کو پہلا ایک جابر سفید صوف میں لپی ہوئے تھے او گونیدہ کتا ندا کیا خوبت نہ غیر مجر تمام دنیا پر بہا تنک کہ باقی نہ ہو کوئی مخلوق اہل

نیا سے مایہ کوڑا اور اپ سے بندہ میں اور مطلع اور نقاد اپ کا ہو پھر آمنہ بنتی ہیں کہ دیکھائیے حضرت کو کیا ماہ متب چار دہم ہیں اور بڑھک
 اذفر کی اپ کے بدن سے آتی ہے اور دیکھائیے تین آذین کو ایک کے ہاتھ میں ابرق چاندیکا۔ دوسرے کے ہاتھ میں طشت زرد کا
 تیسرے کے پاس حرز نفی تھا پھر خالی ایک انگشت تری کہ اس کے نظارہ صفائین البصار ناظرین کے خیر و حیران ہو دین پھر دہویا حضرت کو
 سات بلور اور مہر کی دریاں شانہ کے اوس انگوٹھی سے اور پٹیا انگوٹھی سے حیرین اور لاسے اپنی بازو میں اور کا ایک ساعت پھر جگہ
 سوپا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اوس طشت زرد کی چار گوشہ تہی ہر گوشہ میں موتی ابدار لگے تو اوس حال میں گویندہ نے کہا میں نے
 ہی شرق اور مغرب اور بروج اور سکا دوست خدا کی ہر گوشہ سے اس کے جو پاسیے سولہ حضرت نے ہاتھ پر طشت کو رکھا غیب سے آواز آئی کہ بچہ
 کعبہ اپنے کعبہ کو اختیار کیا کہ حق تعالیٰ نے اس کو قبل نماز اور مولد مبارک و سکا مقرر کیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ وہ شخص رضوان اور
 دار و عزمیست تھا اور آمنہ سومری ہے کہ ایک ساعت کے بعد جب انگوٹھی پر دین کی تلے ہی نکالا اور انگوٹھا میں چند باتیں کہیں کہ میں کچھ بھیجی پھر
 دریاں دونوں انگوٹھوں کے پسند دیکھا بشارت ہو چکی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ علم سب پیغمبر کا تھا جو دیا اور علم او شجاعت اور
 سخاوت اور سب اخلاق تیری سب سے زیادہ ہیں اور کنجیان خزانہ مدد کی تیری ہاتھ میں ہیں اور زینت اور عظمت تیری آدمیوں کے
 دل میں اس قدر ڈالی ہے کہ کوئی شخص ذکر تیرا نہ سنے گا مگر وہ مغلوب خوف و ترس ہو گا اگرچہ تجھ کو نہ دیکھے گا پھر آمنہ کنی ہیں بعد اسکے اوس
 شخص کو سینے دیکھا کہ اوستے منہ اپنا حضرت کے منہ پر رکھا جیسے کبوتر اپنے بچہ کو بہاتا ہے اور میں دیکھتی تھی کہ حضرت اپنی اونچلی سے اشارہ
 کرتے تھے اور طلب یافت فرماتے تھے اور عبدالمطلب بنی منقول ہے کہ میں شب لاوت حضرت کی خانہ کعبہ میں تھا وقت نیم شب کیا دیکھا
 ہوں کہ چاروں گوشہ دیوار خانہ کعبہ کے بمقام ابراہیم ماکل ہوئے اور سجدہ کیا اور آواز نکلیے اوستے بلند ہوئی کہ اے ابراہیم اے ابراہیم
 رب محمد بن ابراہیم الان قد طہر فی ربی من الخجاس الاصنام وارجاس المشرکین یعنی اے ابراہیم اے ابراہیم پروردگار محمد مصطفیٰ کا تحقیق
 پاک کیا مجھ پر سے رب نے ناپاکی بتوں سے اور پلیدی مشرکوں سے اور رب کہ پر امون خانہ کعبہ سے پیارہ پارہ ہوئے اور
 کلاں تر سب بتوں کا کہ نام اوس کا اہل تمام منہ کے بل گر پڑا اور آواز آئی آمنہ سے محمد پیدا ہوئے اور صحابہ جنت اور طشت
 فردوس بخاک اور انگوٹھوں میں عبدالمطلب کہتے ہیں یہ جو سینے دیکھا اپنی آنکھوں کو ملنے لگا کہ یہ خواب ہی یا باری جب تامل کیا معلوم ہوا
 کہ میں جاگتا ہوں اور جو کچھ دیکھا سویداری میں دیکھا۔ بعد اسکے میں خانہ کعبہ سے متوجہ خانہ آمنہ ہوئی دروازہ بند پایا پکارا کہ امی آمنہ
 دروازہ کھولو۔ انہوں نے کھولا۔ عبدالمطلب کہتے ہیں کہ جب دروازہ کھولا پہلا نگاہ میری وضع نور محمدی کی آئے کہ منہ پر شری اثر اوس نور کا انکی چہرہ
 میں دیکھا بظاہر تھا ہوا اور کہا و غوثا ای آمنہ وہ نور کیا ہوا اللہ بولی کہ میری فرزند پیدا ہوا ہے میں نے کہا میرے پاس لاؤ کہ اس کو دیکھوں

اور اس کے جمال بالکمال سے ہندو بہون۔ آئندہ فی جواب دیا کہ اہی آپ اوسکو بند کیسے کریں گے، انہوں نے کہا کیا سب آئندہ فی حقہ نما کہ جسوقت
 حضرت پیدا ہوئے ایک شخص سیری پاس آیا کہتے ہو کہ کمانند درخت خرمی کو تنکا کہ گیا ہو کہ اس لڑکے کو گھستے باہر نہ نکالنا اور تین دن تک کسی آدمی کو
 کہنا نہ جاوے سنا کہ غصہ آیا اور تلو اور ٹپکے لگا کر اوس فرزند ولست کو جلد کہما و نمنین تو نکلو یا آپ کو ہلاک کرتا ہوں۔ جب آئندہ فی حقہ نما کہ سیری کیا
 لہر لگا کہ فلاں مکان میں ہے جا کر دیکھو مگر قصداً اوس مکان کا کیا اندر ہو ایک شخص نہایت با عظمت و ہیبت ظاہر ہوا کہ اس طرح کا شخص سیری کیسے نہیں دیکھا
 تھا شہر بہرہ او سکے ہاتھ میں مجھ پر حملہ کیا اور کہا نکلتا نکلتا کہ بی بی رو دو تجھ کو تیری ماں کمان آماہی۔ سیری جواب دیا کہ گھبریں آتا ہوں اپنی فرزند کے
 دیکھنے کو وہ شخص بولا اوٹھی پاؤں پر جا کہ جب تک خرمی نہ قریب با گاہ صدی اوسکی زیارت سے مشرف نہ ہو میں گر کوئی نبی آدم اوسکو نہ کیسے گا۔
 عبدالمطلب کہتے ہیں کہ اوس وقت لڑکھ میری بدن پر طاری ہوا اور ہاتھ میری سر پر تلو اگر گریں اور میں باہر یا کہ قریش کو اس حال سے گاہ کروں
 ولیکن ہر چند چاہا کہ اس حال کی تقریر کروں ہرگز طاقت گویا ئی نہ پائی کہ اس بات کو بیان کروں۔ القصہ بعد تین دن کی حسیب حضرت کو دیکھا
 نہایت خوش ہوا اور اٹھا کہ خانہ کعبہ میں لگیسا اور حق تعالیٰ کی پناہ میں سونپا اور محمد نام رکھا اور دروازہ کعبہ پر کھڑی ہو کر شکر خدا تعالیٰ کا پکایا
 پھر انکو وہاں سے لاکر آئندہ کو سپرد کیا اور اب محافل میں نہایت تاکید کی اور کہا سیری اس فرزند کی بڑی شان ہوگی منقول ہے
 کہ جسوقت حضرت پیدا ہوئے اثر نماست مثل خون وغیرہ حضرت کے بدن پر تھا اور ستور لباس نور تو سبکی نظر آپ کے ستور بہت بڑی اور جب
 ماں کے پیٹ سے زمین پر آئی مجھو کیا اور با واربہ کہما اشہدان لا الہ الا اللہ انما محمد رسول اللہ اور جب الیٰ ذوقہ نہلا نکلیا کیا حضرت نے کما غسل
 دیا گیا ہوں میں آب رحمت سے تمہیں بل پر ل کہ ظاہر اور پید ہوا ہوں میں ظاہر اور صفیہ حضرت کی پوچی سے روایت ہے کہ حضرت کو تولد کے
 بعد ایسا نہ پیدا ہوا کہ وہ کسی مدحی میں کی چیزیں عجیب وغریب میں دیکھیں پہلے حضرت نے سجد کیا اور اسی اسی کما دوسرے جسوقت پیدا ہوئے حضرت کا نور
 چہرہ پر کے نور پر غالب تھا تیسری چیز یہ کہ انکو کھلا دین عجیب ہو آواز آئی کہ سنی سا کوششہ اور پاک میجا ہے اور محمود راہل سے متفق ہیں اس بات پر
 کہ حضرت مفتون اور مقطوع المشید پیدا ہوئے فی حقہ نما کہ سیری کی ہوئی اور انول نال کی ہوئی اور انش سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کو سونپ دیا
 کہ پیدا ہوا میں مفتون اور نہ دیکھا کہ سیری سے مستعورت کو اور کہما ہو کہ کلمت سہین یہی تھی کہ کوئی مخلوق اس محبوب خدا کی زیب و زینت و جہین
 ترکیب نہ ہو۔ بالکل جس قدر آیات اور آثار کہ وقت و مدت حضرت کے ظاہر ہوئی زیادہ اوس میں کہ حیطہ شمایں کی کمین بعضے انہیں سے یہ تھی کہ کہ جن
 بیان آئی اور انہ انجملہ شہرتا سیری کی کہ تو کہ کے وقت محل نوشیر وان کی بل گئی اور چوہہ کنگو کہ کچھری یہ اشارہ اس امر کا تھا کہ اوسکی
 اولاد میں چوہہ آدمیوں کی بادشاہی ہوگی سو وہی ہو کہ دشل برس تک سلسلہ سلطنت اوسکے خاندان میں رہا باقی مازان خلافت امیر المومنین
 حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوسکی اولاد کی بادشاہی رہی اور چوہہ تخت نشین سے اوسکی اولاد میں زیادہ نمود یہ مہراج النبوت میں

ولیکن ان سب کلیفوں پر صبر و شکر کرتے اور نوبت افلاس کی یہاں تک پہنچی تھی کہ باوجود عمل محکومین دن فاقہ رہنا انکے پناہ ہوا اور جو شرت کر سکی
 سوا بتور ذرہ سی ایسی ہوشی طاری ہوئی کہ نین و آسمان میں تفرقہ و شوارتا تو کو کثرت کیہ لطف اور شدت کر سکی نہ تھی ایک رات کمال نصیحت
 اورستی ہو اٹھ کر یہ لگ گئی تو خواب میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک آدمی نے مجھ کو دیکھا اور کہا کہ بانی اور سکادو وہ ہر سفید تر تیرا غوطہ دیا اور مجھے کہا کہ اسکو
 پی کہ دو وہ تیرا زیادہ اور تیرے بکت تجھ کو حاصل ہو اور وہ شخص ترغیب و ترہیب کرتا تھا کہ اور پی چھدا می غر و جبل کہ اوس بانی کا ذایہ شہد تو تیرے تر
 اور خوشگوار تھا اوس وقت اوس شخص نے کہا کہ مجھ کو پہنچاتی ہے سینے کے انہیں وہ بولاس تیرے شکر کی شکل جسم ہوں کہ حالت مشقت میں کرتی تھی۔
 اسی طریقہ اب جانب بطحا لکھ کر وہاں ہو کر تیری سوزی ہاں کشادہ تر ہوگی اور ایک نور روشن وہاں سے اونچے ساتھ ملاوگی گلاس راز کو سب سے مخفی رکھنا ہر
 اونچی اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھ کر کہنا کہ کاشا کہ کیا حق تعالیٰ تیرا راز اور جاری کیگا شیریں جس میں پیدا ہوئی اپنا حال اور ہی دیکھنا وہ کر سکی باقی
 رہی اور خشکی بہت انون میں کہ تیرے تاریک غا ہر و باطن میں پیدا ہوئی اور تیرے اہل قبیلہ کی جو سختی اور پریشانی میں اوقات گذرتی تھی بعضے
 عورت میرے واسطی احوال کو دفعتاً دیکھ کر از روی تعجب استفسار کرنے لگیں اور میں جو مامور بکھان راز میں جو سکوت کسی سے کہنے نہ تھا انقصہ میں
 انجو قبیلہ کی عورتوں نے ہم کو کور و اندھونی اور جب حوالی بطحا میں پہنچی سنائی کہ بافت غیب داکر آیا کہ تیرا اور آگاہ ہو کہ خدا کی غر و جبل ذہ بکت
 مولود و قریش کو کہ وہ آفتاب و زوار ہا ہتلب شب یاس برس کو تیرا ہاں و مومہ سے فرات کیا ہے نہ خوش وقت اون چہا تیرا نکال و سکود و وہ ملاوگی
 ای عورت نبی سعد کی دور و اور شہابی کہ تھا اوس دولت و سعادت کو پہنچو جس وقت عورتوں نے میرے شہدہ سے اتفاق فری شو ر و کشت بہ ستور ہم کہ
 ہو میں لیکن میری مادہ خربہ بہت ضعیف اور لاغری آہستہ سیکے پہنچتی تھی اور ساتھ کی عورتیں آگاہ جاتی تھیں اور میں اپنی مرکب کو بسبب نگید شو ہر چند
 ہا کہتی تھی کہ طواف نہ کرتا تھا کہ فاسد کی جاو اور انکی ساتھ طحاس حالت میں چہ راست ہو گیا و از غیب میری زبان میں آئی کہ گوئیدہ کہما ہنسنا لک یا علیمہ
 خورشید حال تیرا اسی طریقہ لگا کہ تکاف میانہ دو ہزار سی ہوا ایک شخص مجھے نظر ہوا کہ ای او کما متد نخل باس تھا اور اسکی ہاتھ میں ایک عربہ نو کا تھا میرے
 مرکب کو پٹ پھرا اور کہا اسی طریقہ حق تعالیٰ نے تجھ کو بشارت دی ہے اور مجھ کو حکم ہوا کہ شیطان اور کٹر شو کو جسے دور کروں چنانچہ اوس وقت میں انجو شوہر
 کہما کہ تم سنئے ہو یہ میں سنٹی ہوں شوہر نے کہا نہیں مگر میں تجھ کو ہونا کہمیتا ہوں کیا ہے یہ سچو تھو حال کہا پھر میری مرکب نے طہن شہابی کی جیکہ و و رنگ
 لکھ رہا وہاں مقام کیا شب کہ اوس نزل میں چہ میری خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ بہت ہی شاخون والے سے میرے پایا کیا اور ایک فرشتہ کہا کہ اللہ تعالیٰ
 رطبہ و سمین لگاتے اور عورتیں نبی سعد کی گردی میرے جمع ہیں اور کتنی ہیں اسی طریقہ تو ہماری لکھ رہا اور اوس فرشتہ ایک خرابی میری گود میں گر پڑا ہوا تھا کہ
 کہا لیا زیادہ تر شہدہ شوہر میں تھا اور اسکی والدہ کی ملاوت میری منہ سونگئی جب تک حضرت میری پاس رہی لیکن میں اس واقعہ کو کسی سے نہ ظاہر کیا اور
 انجو دل میں کہما کہ حق تعالیٰ نے جو چاہا ہی یقین ظاہر ہو گا کہ یہ جہ میں کہ میں داخل ہوئی دیکھا کہ عورتیں میری قبیلہ کی کہ میرے پلو وہاں پہنچی تھیں انھوں نے

اوشی پھر شیردار ہو گئی ہے کل تک ایک قطرہ شیر کا اوسکو پستانوں میں نہ تھا اب دودھ سے بھر گئیں چنانچہ اوسکو ہنسی دوا
اور دودھ پیا اور سیراب ہو کر اور نیند بھر سوتے اور چہلوپ کئے آئندہ زمین کی وں متوقف رہی ایک شب کیا دیکھتی ہوں کہ
آس پاس آپ کے تمام نور محیط ہے اور ایک مرد سبز پوش حضرت کے سر لئے کڑا ہے پٹے اپنے شوہر کے چپکے سے بیدار کر کر کہا کہ
اوتھ اور دیکھ جو میں دیکھتی ہوں شوہر میرا جاگا اور کئے لگا کہ اے حلیمہ خاموش رہ اور اپنے راز کو نہ مان رکھ کہ جس روز میری بھکا
پیدا ہو ہی ہمارا بیوہ کو کمانا پینا گوارا اور آرام و قرار نہیں ہے اور ہم اس غفل کے بغل سے امید و ارفضل و کرم حق تعالیٰ کے ہیں القصد
میں تین دن یا سات دن کمین رہی اور ہر روز عجائب کرشمے اور غرائب سانچے دیکھا کی اور اوسکو بی بی آمنہ سے اکر کہا کی اور وہ بھی
کئے حکایات عجیب و غریب مدت محل اور وقت تولد کے بیان فرماتیں اور اون اسرار کے پوشیدہ رکھنے کو نہایت تاکید فرمیں
آخر آمنہ نے حضرت کو میرے ساتھ رخصت کیا اور خدا کو سوچنا میں آپکو لیکر سب عورتوں کے ساتھ اپنے وطن کو چلی اور حضرت کو
اپنے مرکب کے آگے گود میں بٹھا کر روانہ ہوئی اور وہ مرکب جو ضعیف و لاغر تھا کمال مستی و چالاکی چلتا تھا بان تک کسب
ساتھ والوں کے مرکبوں سے آگے رہتا اس چالاکی مرکب سے سب عورتیں قبیلہ کی تعجب کر کے پوچھتی تھیں کہ یہ وہی
مرکب ہے کہ آئینکے وقت ملافت رقرار امین نہ تھی کہ ان وہی ہے۔ ایک دن اپنے سنا کہ وہ مرکب کٹا تھا نجد اکبر کی شان
عظیم ہے اور یہی سنا کہ وہ کٹا تھا زندہ کیا مگر یہ پروردگار میری نے اور فری اور توانائی یہ پھر ایسی عورت تو تم فاضل ہو نہیں جانتی ہو کہ
جیسے خاتم النبیین سید المرسلین حبیب رب العالمین سوار ہے اور سوار اسکے آٹھ راہ میں دائیں اور بائیں طرف سے آواز میں آتی تھیں
کہ اے حلیمہ تیری قوم میں بسبب اس لڑکی کے تیری قدر بزرگ ہوئی۔ ایک دن اسی سفر میں جو گلو کو سپند پر میر لکڑ ہوا کہ بیان
میرے پاس آئیں اور کہیں گئیں کہ اے حلیمہ تو جانتی ہے کہ یہ ریشہ کون ہے یہ مگر رسول پروردگار زمین آسمان بہترین فرزندان آدم اور فاضلین
انسان جان ہے اور ایک زمانہ گاہ راہ میں ایک پیر ضعیف کھڑا تھا حضرت کو دیکھ کر کہنے لگا کہ بیشک یہ لڑکا تم المرسلین ہے اور جب وادی سدہ پہنچی
اور مقام میں چند علماء جو پیش قدمی فرما رہے تھے انہوں نے حضرت کو دیکھ کر کہا یہ لڑکا بلاشبہ نبی ہے کہ ان زمانہ ہے اور جس وقت وادی سواران میں داخل ہوئی
ایک اور پیر ضعیف حضرت کو دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ لڑکا خاتم الانبیاء ہے اور اسکے پیدا ہونے کی خبر حضرت عیسیٰ زدی ہے اور میں جس منزل میں اوتھی اور کہا کہ
حق تعالیٰ نے اسے سب سے پہلے اپنے قبیلہ میں پہنچی حق تعالیٰ نے حضرت کو قدم کی سعادت سے میری بکریوں اور جانوروں اور مال میں برکت بخش دی جو قبیلہ
پر حال دیکھا سب اپنی بکریوں کو میری بکریوں کے ساتھ لڑا کر اور میری گھر اگر حضرت کو باہر مبارک دہر کر اپنے جانور و گھوڑے کو حوض میں پانی ڈالتے۔
پھر انکی بکریوں نے بھی بچے دئے اور موٹی تازی ہو کر دودھ بہت دینے لگیں حلیمہ کہتی ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت کی محبت اس قدر میری دلین ڈالی

ایک سب کاموں سے غافل ہو کر اپنی خدمت نہر جان کر کڑی لگی اور رات دن سوائے پرورش حضرت کا اور وہ بیان نہ کرتی تھی اور یہ بات عجیب شائد ہوئی
 کہ حضرت بقیع خاوندات اطفال کی کڑوں میں بول و غایط نہیں کرتے بستر اور لباس آپ کا تمامی مدت رفاعت میں کبھی بجاست آلودہ نہواہر روز ایک
 وقت میں ببول و غایط سے ذرا غصت کرتے مگر گریہ اور بچائی نہیں کرتے اور بچہ پر دودھ کو جب میں ارادہ کرتی کہ دھن مبارک کے پاک کرو یا بچہ کو
 دھوؤں غیب سے کفالت اس کام کی ہوتی اور اتفاقاً اگر تیر حضرت کا کبھی غائب ہو جاتا تو آپ غصہ فرماتی اور ڈانپ پڑا اور صحن وایت میں آتا ہر
 کہ غیب سے ڈانپاتا اور سرعت نہو کا حال یہ تھا کہ لکھن میں اس قدر بڑھے کہ لاؤر کے ایک بی بی میں ایسی بی بی اس قدر بالیدگی ہوتی کہ اور لڑکوں کو ایک بی بی میں
 چنانچہ دوسری بی بی حضرت ایسا تھون کو زور سے زمین پر چڑنگے اور تیر سے بیٹے اپنی پاؤں کی کڑی ہو گئی اور چوتھی بی بی ایک بار تہہ دیوار پر رکھ کر چلے اور
 پانچویں بی بی بقوت نامہ پر فیض لگے اور پہلا کام جو حضرت نے فرمایا یہ تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ نیکو عمل کیا ہے تو میں اس کی تعریف کروں اور یہی بی بی ہوتا
 کہ حضرت نصف شب کو کھنٹے لگا کر اللہ تعالیٰ کو شکر ادا کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اللہ تعالیٰ کے واسطے سے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اللہ تعالیٰ کے واسطے سے دعا کی
 اور یہی فراموش جانب کو کہ آپ اشارہ کرتے اور بلا ناخوشگوار آپ کے ہمد کو اور نظم بوقت تولد معراج شہورہ یام ولادت سے آپ اور حضرت نو بیٹے کو بول کر
 کہ بقیع صحت تمام کام بلاغت نظام کرتی تو اور جب چنانچہ اطفال کو کو کھینٹے اور بولوب میں مشغول دیکھتے اور دوسری دور ہو کر اور لڑکوں کو کھینٹے کرتے اور جو لڑکے
 ایک کو کھینٹے کو کھنٹے تو آپ فرماتے کہ مجھ کو کھینٹے کے واسطے نہیں پیدا کیا ہوا اور عادت شریف سے لڑکپن میں تھا کہ جو بی بی تیر سیدہ ہاتھ میں لیتے اور جب بولنے کی گنج
 بی بی تیر لسم ہند کہہ کے دانت ہاتھ سے لیتی اور لکھن اتفاق محب ہو کہ حضرت میری گو دین بی بی کی کہ کتنی بکریاں اور دوسرے گدین ایک بکری فر آپ کے
 پاس لکھ کر زمین پر رکھا اور حضرت کو یہ کہہ دیا اور چل گئی اور غریب تیر یہ کہ ایک دن حضرت نے مجھے بوجھا کہ ایامادہ رہاں کیا سبب یہ کہ بھائی
 ہمارے کو لکھ میں نہیں رہتے ہیں میں نے کہا کہ بھائی جہر انکو جاتی ہیں حضرت نے فرمایا ہم یہی بھائیوں کے ساتھ شبانی کر فرموا کو جاویں گے تو لکھا اس کے
 کو غلام شکنی نہوا سنا کہ قبول کیا وقت صبح کو حضرت کا منہ نہ دھلایا اور بالوں میں لکھنی کی اور سر پر شیم خدا میں لکھایا اور کپڑے سفید بنا کر اور ہاتھ نہوا لکھ
 واسطے محافظت اور دفع چشم زخم کے حضرت کو لکھ میں ڈالے اور حضرت نے فی الفور اس بار کو نکال کر بیٹھ گیا اور فرمایا جو میرا حافظہ نگہبان ہو وہ میرے
 ساتھ رہے ہر حضرت عصا ہاتھ میں لیکر بھائیوں کے ساتھ منوجہ صحرا ہو کر اور غریب آبادی کے لوگ کے چرائیں مشغول ہوئے دو پہر کے وقت
 زمرہ بی بی میرا دوڑا کرتا پڑتا بدعواس رونا ہوا کہ میں آیا اور گریہ زاری کہنے لگا کہ ایامادہ رہاں محمد مجازی کی خبر ہے کہ فریب ہو تو اس کو چھینا پانچ
 اور کام اس کا تمام ہو جائیگا میں یہ بات سن کر گریہ لگی اور اسے حال نفس پوچھا وہ کہہ کہ ہمارے ساتھ چہ گاہ میں تھے کہ ناگاہ
 دو شخص اوتنے پاس آکر اٹھو اٹھ کر لکھ اور پہاڑ پہاڑ لکھایا اور اٹھاپٹ چیرا ہر آگے مجھ کو معلوم نہیں کہ حال کیا گذرا یہ سن کر میں میر
 میرا شوہر سخت سرا سیمہ ہوسے اور ترسان اور لڑان حضرت کی طرف دھڑکی جب اتفاقاً حضرت کو پاس پہونچے حضرت کو زندہ پایا اور لکھ

کہ حضرت پہاڑ پر چڑھ فرما اور طرف آسمان کو نگاہ کر زمین اور چہرہ مبارک متغیر ہو جھک دیکھ کر منبر کیا اس وقت میں دوڑ کر آپ کو پھٹ گئی اور نہایت پیار سے حضرت کے سر پر چوم کر بوسہ دیا اور سب ماجرا بوجھا آپ نے فرمایا اے مادر مہربان بایں کے ساتھ میں کتر اتنا کہ نگاہ دو شخص اور بروایت تین شخص ظاہر ہوئے بہت ناگ اور سناٹے کہ نام اور نکاح جبریل اور میکائیل تھا ایک کہ ہاتھ میں ابرق نقود اور دوسرے کے پاس طشت زعفران برف برف و تھامہ مجھو بایں کو درمیان سے اٹھا کر پہاڑ پر لگیو اور ایک نے بطن زمینی تکیہ دیا اور میرا سینہ تاناف شوق کیا اور پھر میں سب اپنی آنکھ سے دیکھا مگر کچھ درد و الم میں نہیں پایا پھر ہاتھ میری پیٹ میں داخل کر کے رو دو کو نکالا اور شوق پانی کو ہمو کر صاف کر کے بجای خود رکھ دیا پھر دوسرا شخص اٹھا اور اپنے ساتھی کو کہنے لگا کہ ہٹ جاؤ جو کچھ مجھ کو بھجلاؤں اس سے ہاتھ میری پیٹ میں ڈالو اور میری دلو اپنے مقام سے نکالا اور شوق کیا ایک نکتہ سیاہ خون آلودہ اس سے نکال کر پھینکا اور کہا ہذا حظ الشیطان منک ایضاً یعنی یہ حصہ شیطان کا ہے تجسسی دوست خدا کو لعنہ دے میری دلو معرفت حق اور یقین صادق اور نور ایمان بکبر کر اوس مقام میں رکھ دیا اور خاتم نور سے مہر کی کادو کی خوشی اور سرور منہوزا ہے عروق اور مفاصل میں پاتا ہوں پھر ہاتھ میری سینہ کو شکاف پر پیرا وہ روزن فی الثور بہر کیا اور سینہ میرا جیسا تادیابی ہو گیا اور خط باریک سینہ کو زخات تک باقی رہا چنانچہ انس بن مالک سے کہ حضرت کو فرمایا تھے روایت ہو کہ بیٹے اثر سوزن کا سینہ مبارک پر دیکھا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پہلے شکم مبارک کو آب برف سے دھوا بعد اسکو آب ثلث سے حضرت کے دل نور منزل کو دھو کر سکینہ سے بہرا اور وہ سکینہ لکھتی تھی مانند زبرہ کلاب کہ اسکو حضرت کو دل پر چھو لگا اسکے حضرت کو دل شوق شخص امت کو ساتھ تو لاشحضرت وزن اور مقدار میں اون دس پر غالب آئی اسطرح تو تو تو تو لاکھ آدمیوں کو ساتھ تو لا اور پھر یہی تھا آؤ پہر کہ کما کہ چوڑ و اگر انکو تمام امت کے آدمیوں کے ساتھ تو لوگے سب پر غالب ہوں گے پھر اون سبوں نے حضرت کی دونوں کھموں کو پھینکا اور کہنے لگے اے نبی اللہ لا شفق یعنی اسی دوست تو نہ ڈرا اور کہا کہ اگر سلو کم کر سکتا کیا کیا غریبان تیرے واسطے آمادہ ہیں ہر آئینہ آنکھ تیری کھل جاوے پھر اون سب نے مجھ کو چڑ کر آسمان کی طرف پرواز کی اور میں اونکو دیکھتا تھا اور اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ یہ شوق صدر حضرت کا چاہا کہ کی عمر میں اور ایک بار قریب بعثت کے اور ایک مرتبہ شب معراج میں واقع ہو تو تفصیل اسکی کتب سیر اور نفاہ میں مرقوم ہے انقصہ حبیبہ حضرت کو پہاڑ پر سے لیکر آئین اور زبانی اور شبانوں کے حال حضرت کا اور لوگوں کو معلوم ہوا انکو شوہر اور قوم کو آدمیوں نے لکھا کہ انکو کاہن کو کہاں بیچلو تا حال دریافت ہو حضرت نے لکھا کہ یہ اندیشہ نہیں الحمد للہ میں ابکو صیغ اور سالم پاتا ہوں پھر آدمیوں نے سایہ میں ٹھہر کر طیر کو چھو کر لیا لیٹا ہو کر حضرت کو کاہن پاس لگے میں اور تمام ماجرا بیان کیا اوسے لکھا کہ یہ لکھا اپنا حال آپ بیان کرے حضرت نے تمام قصہ بیان کیا وہ کاہن اپنے مقام سے کود کر اٹھا اور حضرت کو زبردستی اپنے سینہ سے لٹایا اور آواز دینا پکارا کہ اے قوم یہ اس کی گویا رہا اور انکی گویا اس کے ساتھ شوق کو کہ اگر اسکو چوڑ دوگا اور یہ عجیب و غریب

پھر چڑھا تو غلغلہ وں کو بخش کر دیا اور تمہاری دین کو باطل کر دیا اور تمہاری طرف ہلاک کر دیا تم اس کے شناسا ہو گے اور ایسے دین کی عورت کر گیا کہ تم اس دین کے
 سنکر ہرگز علیحدہ ہو رہے یا نہیں سینہ حضرت کو اس کاہن سے کیا کہنے لگیں کہ تو دیوانہ ہو جاؤ یا بائیں کرنا ہو اگر میں نہ اچھا دل و خیال جانتی تو تیرے دین سے ہرگز لڑتی اور
 قبولیت نہ لاتی کہ تجھ کو فی قتل کرے پھر حضرت کو وہ بڑے گنہگار لائیں اور کہیں ایسا کیا خدا کیا وقت شب عیب و آوارائی کہ مضر خیر و برکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
 اسی علمدار کو خوشوقت ہو کہ فیروزیت نہیں پڑا یا یہ قصہ میرے حضرت کو بچا کر دیا کہ کی طرف روانہ ہوئیں جب حرم کو مستقل ہو چھین حضرت کو دروازہ حرم پر آج
 جہانگوشا عیادت کو گئیں فراغت کر کے جو تائیں حضرت کو وہاں نہ کیا جماعت آدمیوں کی وہاں بھی نہ تھی انوں سے پوچھا کہ میرا لڑکا کیا ہوا وہاں
 آدمیوں نے کہا کہ اس لڑکے کا کیا نام ہے یہ بولیں محمد بن عبداللہ اور میں۔ اس واسطے بیان اس کو الٹی ہوئی کہ اس کی زبان اور دوا کو سوچ دوں اور صبر
 امانت و فاسخ ہوں اب میں کیا کروں۔ سجدہ ابرہہ سجدہ اگر اس کو نہ لائی تو آپ کو ہلاک کر دینی ہر چند علیلہ نے پیچ دراست چھوڑنا اور تلاش کیا
 اور ہر ایک سے پوچھا ہر گز انہر حضرت کا پانا یا آخرنا امید ہو کر روئے نگین اور دوا دوا والا دھمکے چاروں طرف پکاری تھیں یہاں تک کہ جماعت
 مردوں اور عورتوں کی اس کے پاس جمع ہوئی تا گاگا کیا دیکھتی ہیں کہ ایک پیر مرد عساو کے ہاتھ میں اس کے پاس آیا اور کہنے لگا اے زین محمدیگو
 کیا ہوا ہے کہ ایسا روتی ہے اور خراج اور فزع کرتی ہے علیلہ نے کہا کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب کو اس کو سینے دودھ پلایا تھا یہاں تک کہ وہ اس کا
 سٹوم میں ہوتا وہ پیر مرد بولا کہ اے علیلہ غم نہ کما میں تجھ کو تا ماہوں اس شخص کو کہ جانتا ہے کہ وہ لڑکا جس تمام میں ہے اس کے بغیر سے تیرا لڑکا
 گم ہوا تجھ کو بیگا علیلہ نے کہا کہ میں تیرے قریب وہ کون شخص ہے اس کا نام و نشان مجھ کو بتا اور مجھ کو اس کے پاس لے لیں اس پیر مرد نے کہا کہ وہ ہل ہے
 کہ سب بتوں کا سردار ہے گم ہو گیا سراغ نہ آیا چنانچہ وہ پیر مرد علیلہ کا ہاتھ پکڑ کے ہل کے پاس لے گیا اور اس نے سات بار طواف اس کے کیا کیا اور
 بہت سے شناسا اور منت اس کی بیان کی بعد اس کے کہا کہ اے بزرگ تیری احسان قوم قریش پر بہت ہیں یہ مورث قبیلہ بنی سعد تیرے پاس آئی ہے
 اس کا لڑکا محمد بن عبداللہ گم ہوا ہے اس کا سراغ ملے تو بہت تمہاری تنظیم چکر بجالائے بھرنے نام مبارک حضرت کے میل اور تمام بت کہ کہہ میں تھے
 سرنگون کر چکے اور اس کے اندر سے بہر آوارائی کہ اے پیر مرد ہو جا رہے پاس سے اور محمد کا نام یہاں تلے یہ وہ شخص ہے کہ ہم بتوں کو نوڑے گا اور
 عت کفر اور شرک کو باطل کرے گا اور بت پرستوں کو قتل کرے گا یہ سنکر وہ پیر مرد وہاں سے باہر آیا اس حال میں کہ لڑکا وہاں کے
 بدن میں تھا اور دانت اس کے کاپتے تھے اور عساو کے ہاتھ سے گڑبڑا جب ہوش میں آیا کہنے لگا کہ اے علیلہ تیرے لڑکا
 حافظ خدا ہے اس کو ضائع نہ کرے گا تو خاطر جمع کر کہہ تجھ کو تیرا لڑکا بیگا جب علیلہ نے یہ ماجرا سنا اپنے ولی میں اندیشہ کیا
 اور سوچا کہ اب اللہ تعالیٰ اس حال کی عبدالمطلب کو ضرور ہے ان سے اس راز کا چھپانا نصیحت نہیں علیلہ
 عبدالمطلب کے پاس گئی انہوں نے کہ علیلہ کو نہایت سرسید اور پریشان حال دیکھا کہ گھبرائی ہوئی تھی ہے اور محمد کو

کھایا اور تباہ و برباد کیا کہ اسی قوم عرب اس کے لیکو بار دوا اور محکوبی اسکے ساتھ قتل کروا کر اسکو چھوڑ دیا اور یہ جابلو غیو چنے کلاتو غلند و کوا محض
 کیلک اور تمار یو دین کو باطل کر لگا اور تھکوا ایسے خدا کی طرف بلا لگا کہ تم اس کے شاہنامو کی او ایسے دین کی دعوت کر لگا کہ تم اس دین کے منکر ہو گے۔
 حلیم نے جو یہ باتیں سنیں حضرت کو اس کا ہنس لیا کہ تم کہتے ہو کہ تو دیوانہ ہو جیسی باتیں کہنا ہو اگر میں تیرا یہ حال و خیال جانتی تو تیرے پاس ہرگز خلافی
 اور تو اب تھاس لائق ہے کہ تجھ کو قتل کر دو ہر حضرت کو وہاں سو گھر میں لائیں اور کہیں بیجی کا قصد کیا وقت شب غیب تو آواز آئی کہ غلطہ خود کت
 بنی سعد بنی جابا ہی اور ای لعل لکنا خوشوقت ہو کہ نور زینت تجھیں پہناتا ہی القصہ حلیم حضرت کو اپنی گری لیکر لکھن پور روانہ ہوئے جب حرم کو متصل پہنچے
 حضرت کو دروازہ حرم کے پاس بٹھا کر قضای حامت کو گھنٹیں فراغت کر کے جو امین حضرت کو وہاں ندیکہ جماعت آدمیوں کی وہاں ٹہنی تھی اونٹے پوچھا
 کہ میرا کیا کیا ہوا اون آدمیوں کو کہا کہ اس لڑکے کا کیا نام ہے یہ بولیں محمد بن عبداللہ اور میں اسوا سے یہاں اسکو لائی تھی کہ اسکی ماں کو
 دادا کو سوئے دن اور عمدہ امانت و فرائض ہوں اب میں کیا کروں۔ بخدا ہی ابراہیم اگر اسکو نہ پاؤنگی تو آپکو ہلاک کر دینگی ہر چند حلیم نے چپ ورسٹ
 دہوٹھا اور تلاش کیا اور ہر ایک سے پوچھا مگر اثر نہ ہوا حضرت کا نپا یا آخر نامیہ ہو کر وہ لکھن اور د احمد اور واو لداہ مکہ چاروں طرف پکارا چھین یہاں تک
 کہ جماعت مردوں اور عورتوں کی اونکے پاس جمع ہوئی ناگاہ کیا دیکھتی ہیں کہ ایک پیر و عصا اسکے ہاتھ میں اونکی پاس آیا اور کہنے لگا اسی سعدیہ
 تجھ کو کیا ہوا ہے کہ ایسا روتی ہو اور رنج و فرغ کرتی ہو حلیم نے کہا کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب کہ اسکو سنئے دودہ پلایا تھا یہاں سے گم ہوا اور
 سراغ اسکا معلوم نہیں ہوتا وہ پیر مرد بولا کہ اسی حلیم غم نہا میں تجھ کو بتاتا ہوں اس شخص کو کہ جانتا ہو کہ وہ لڑکا میں مقام میں ہی اسکی طعیل سے
 تیرا لڑکا گم ہوا تجھ کو لکھا حلیم نے کہا کہ میں تیری قربان دہ کون شخص سے اسکا نام و نشان مجھ کو بتا اور مجھ کو اسکے پاس لیجی اس پیر مرد نے کہا وہ
 پہلے کہ سب بتو گا سردار ہی گم ہو گا سراغ بتاتا ہی خیال نہ پیر مرد حلیم کا ہاتھ پکڑ کے پہلے کی پاس لینگیا اور اسے سات بار طواف اس بت کا کیا اور
 بہت سی ثنا اور صفت اسکی بیان کی بعد اسکے کہا کہ اسی بزرگ تیرے احسان قوم قریش پرست ہیں یہ عورت قبیلہ بنی سعد سے تیری پاس آئی ہے
 اسکا لڑکا محمد بن عبداللہ گم ہوا ہے اسکا سراغ اگر ملے تو بت تمہاری تعظیم و تکریم بجالاؤ مجھ سے نام مبارک حضرت کو پہلے اور تمام بت کہ گو میں نے
 سترگوں کر پڑے اور اونکے اندر سے یہ آواز آئی کہ اسی پیر مرد وہو ہما سے پاس ہی اور محمد کا نام یہاں نے یہ وہ شخص ہی کہ تم بتو کو نوٹ لگا اور
 ملت کفر اور شرک کو باطل کر لگا اور بت پرستوں کو قتل کر لگا یہ سکر وہ پیر مرد وہاں سے باہر آیا اس حال میں کہ لڑکہ اس کے بدن میں تھا اور دانت
 اس کے کانپتے تھے اور عصا اسکے ہاتھ میں گر پڑا جب ہوشمیں آیا کہنے لگا کہ اسی حلیم تیرے لڑکے کا حافظہ ہے اسکو ضائع نہ کر لگا تو خاطر جمع رکھو
 تیرا لڑکا لکھا جب حلیم نے یہ ماجرا سنا اپنی دلیمن اندیشہ کیا اور سوچا کہ اب اطلاع اس حال کی عبدالمطلب کو ضروری ہے اس نے اس راز کا چھپانا
 مصلحت نہیں حلیم عبدالمطلب کے پاس گئی اونہوں نے کہ حلیم کو نہایت سرسیمہ اور پریشان حال دیکھا کہ گہرائی ہوئی آتی ہے اور محمد اسکے

پاس نہیں ہے مگر یہ کہ اگر کیا ہی اور محمد کمان ہی کو سننے کہا کہ اسی ابو الحارث میں اور نکو تمہاری پاس لاتی تھی مگر دروازہ حرم کی پاس بٹھا کر
 قضای جانت کو گئی تھی وہاں ہی جو آئی اور نکو نہ کیا اور جو کہ بعد ہونڈہ نیلے ہر گرجہ نہ ملا لاچار ہو گیا کی خدمت میں بنا بر اطلع حاضر ہوئی ہون عبدالمطلب
 اس خبر و شہادت اشہر کو سن کر کوہ صفا پر چڑھے اور قریش کو بھاری کہ کیا ال غالب تمام قریش ذرا کی مذاک اباحت کی اور او کی پاس جمع ہو کر گفتگو لگے کہ اسی سید
 کیا حال ملک و پیش آیا عبدالمطلب نے کہا کہ فرزند میرا محمد کہموا ہے پر سہ سرداران قریش سوا یہو کر اعلیٰ سے تا سفلی مکہ و ہونڈہ لگ کر مین بنایا تب غصہ ہو کر
 اندرون مسجد حرم گئے اور سات بار طواف خانہ کعبہ کیا اور آواز سنی کہ ہاتھ غصی کہ تا ہی کہ اسی گروہ آدمیوں کے غم کہما کہ لکھنا کا نہی کہ او سکونچو زیگا
 عبدالمطلب بولی کہ اسی مذکر میواسے محمد کمان ہی ہاتھ تو کہا کہ وادی تمام مین درخت کیلے کٹے بیٹے مین یہی سندر او س جانب کور و اتہ ہوئی اتنا سے
 اہ مین و رقرین نوفل ہی ہمراہ ہوئے وادی تمام مین پونچے ویکما کہ حضرت کیلے کہ درخت کے نیچے بیٹھے تھے او سکے جن رہے مین عبدالمطلب
 تو کہ تا م کون ہونریا مین محمد بن عبدالمطلب ہون انہون نے کہا کہ میری جان تیفرافوہون مین عبدالمطلب تمہارا دادا ہون پر یہ حق
 کو انہو کے سوا کر کے روانہ ہوئے اور کیا مین ملے اور بہت خوشی سے سونا اور انہو بہت سے نقد دیکے اور طیمہ کے ساتھ کمال احسان
 و انعام پیش آئے پر اوسی وطن کو نصبت کیا اکثر اویان معتبر نے قصہ کو اس طرح یہ کہما ہے و لیکن کسی نے کشف اسرار گمشدگی نہیں کیا
 عالم الغیوب ہی کو خوب معلوم ہے کہ انہیں کیا سہ تھا۔ رونقۃ الاحباب مین کہما ہے کہ شہادت حارث بن عبدالغزی بنی مدین اہل صحاب
 تو انہو کے ساتھ بے اعتنائی کی شہادت کیا کہ مین خواہر نہ شاعی تمہارے نبی کی ہون کسی نے باور نہ کیا جب حضرت کے پاس انہیں آپ نے اونے
 احوال پر تھا و بعض علامات سے پہچانیا پھر اونی تعظیم کی اور چشم پر آب ہو کر فرمایا کہ اپنے مات باپ کا حال بیان کرو شہادت بعض کی کہ علید اور ان کے
 شوہر نے وفات پائی بعد و ریافت حال حضرت تو انکو بخوبی نصبت کیا اور مین غلام اور ایک کنیز اور دو اونٹ اور چنبرہ بکریاں غنایہ کین اور اونکا خاتم
 ارشاد کیا اور لقب شہادت باقی رہا لیکن صحیح یہ روایت ہے کہ طیمہ سعیدہ بعد غزوہ طائف کے اپنے شوہر اور بیٹے کے ساتھ حضرت کی خدمت میں شہر
 ہون مین حضرت نے اونکی نہایت تعظیم و تکریم کی اور اپنی روای مبارک بچا کر او سپرد او نکو بٹھایا اور وہ سب مشرف باسلام ہوئے و اصحیح ہو
 کہ رونقۃ الاحباب اور مدایع النبوت مین جو قصو یہ علیہ مبارک کی تفصیل مرقوم تھی او کا خلاصہ بعبارت سلیس رسالہ معنی خلاصہ المتعین اور
 سلا المتورعین شاہ سلامت اللہ صاحب مین مسطور تھا حرف بحرف نظر اختصار اس مقام مین لکھا جاتا ہے اول قد مبارک مین اتنا بہت
 بلند و دراز و نہ قصیر و کوتاہ و باوجود اسکے ایک قامت رفعا کا یہ بخوبی تھا کہ جب کھڑے ہوتے یا چلتے تھے آدمیوں مین آہکا کہ بلند نظر آہو کیا
 قد حضرت کے قامت نہایت کے برابر نہ تھا اور جب سندا رشتہ او وہایت پر جلوہ ویاہر تو تمام جماعت مین سربارک بلند او اونچی معلوم ہوتا سیطر
 عبرت اسی نے لکھا ہے یہ دیکھا تھا یہاں تک کہ اگر کسیا یہ بھی نہ تھا تا شامہ ہمسری اور برابری کا او س سے ظاہر ہو اور ہونا سایہ کا دلیل واضح ہے

اس بات پر کسی خیر کو خدا نے اپنا شل پیدا کیا و دوسرے سر مبارک بزرگ تھا اور بزرگی دلیل زیادتی عقل اور تیزی فکر کی ہے بسبب قوت و باغ کی کہ حامل جو عقل ہے اور مراد بزرگی سر سے کہ عادت میں وارد ہے نفی صغور و حقارت ہے یعنی سر اچھا چھوٹا اور حقیر متنازید معنی کہ بہت بیرون خارج حد اعتدال سے ہو اور یہ قاعدہ کلیہ تمام اشخاص میں شریف میں محفوظ رہا کہ کمال اعتدال خلقت میں ہے سر سے موی مبارک آپ کے سر کے گونگوا سے نہ نرم و فروستہ یعنی سید ہے تے کہ اس طرح نہ کرتے ہوں اور نہ بہت پچرا اور سخت جیسے جیشیوئے ہوتے ہیں یا کہ در میان ہیں نہ بالکل کلمے ہوتے نہ بہت آستیم ہوتے اور آپ کے بال ہمیشہ نو انگین اور پختے تھے اور پٹین خوشبو میو کی اونٹے آتی تھیں اور آپ کے بال کا ہمہ بخیر تھا کہ جیسا و نکود ہو کر کیا کہ پلاست فی الفور شفا ہوتی اور نہ رازی موی سر یا بزرگیان گوش اور دوش کی تے اور گام موی شریف کو سدل کرتے یعنی اطراف سر چھوڑ دیتے اور گاہی فوق و اساتے بھی بعضے بالوں کو بوضوالت جدا کرتے اسلئے کہ در میان میں ایک خط باریک پیدا ہوتا کہ سکوزبان عربی میں مفرق اور مبینہ بین مانگتے ہیں اور یہ مفرق سنت حضرت ابراہیم کی ہوا و دونو جانب گیسو و رنگی و دونو طرف چاک گیسو چھوڑتے تھے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ جب حضرت مدین شریف آئے آپ کو چاک گیسو چھوڑتے اور سر کو بال لینا سنت اور عادت قدیم تھی کہ بالین چاک کر چھری بالوں کی کو یعنی روغن ڈالو اور شانہ کرے اور حضرت بہت کرتے تھے اور جسکے لیدہ و پریشان دیکھتے ناموش ہوتا اور بسکود دیکھتے کہ روز و شب اپنے بالوں کو نہاتا ہے اور خوشبو ڈالتا ہے اور شانہ کرتا ہے یعنی بالوں کے بنانے سنوارنے میں ہمیشہ مشغول رہتا ہے اوس سے بیزر ہو تو اسطابق کو پسند تھا اور طاق مبارک کا سوا اسے حج اور عمرہ کے ثابت نہیں ہو چھو تھا رومی شریف حضرت کا مزارت جمال الہی اور ائمہ انوار انستہای تمنا صحیحین میں براہین عازب سے روایت ہے کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوب رواد و خوش تو ترین مردم اور حدیث ابی ہریرہ میں آیا ہے نہیں دیکھتے کسی خیر کو بقرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث میں اشارہ ہے کہ حسن و خوبی حضرت کے جمال کی غالب اور فائق سب شایہ تھی کہ کوئی خیر دنیا میں ایسی نہیں کہ جیسا حسن و خوبی برابر حسن و خوبی حضرت کے ہوا اور کہا ابو ہریرہ نے کہ ایسا چہرہ اچھا روشن اور تابان تھا کہ گویا آفتاب اوسمیں سیر کرتا ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب تو دیکھے آپ کے چہرہ کو دیکھو تو کہ گویا آفتاب طلوع کرتا ہے مقصود اس تشبیہ سے بیان روشنی اور شرف و لمعان رو سے مبارک کا ہے اور حدیث بخاری میں وارد ہے کہ کو چہا برابر اس عازب سے کہ تھاروی حضرت کا مانند شمس کے کمانہیں بلکہ تامل فرم کے نگاہ ہے کہ تشبیہ شمس میں معنی تدویر ہوتی تھی اور قمر جامع لسان و تدویر و نو کا ہے اسوا سے تشبیہ سے طرف قمر کے عدول کیا ہے خلاصہ احادیث صحیح میں تشبیہ چہرہ مبارک کی یا شمس متعددہ واقع سے یعنی آفتاب و مہتاب شمس و آئینہ شمس چہا و ہم پارہ قمرالماہ اور مقصود ان تشبیہوں برکت اور لمعان و صفا و تدویر چہرہ مبارک ہی جانا چاہیے کہ تدویر چہرہ مبارک کی نہایت تھی کہ گول مانند دائرہ کے ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ چہرہ مبارک فی الجملہ گول تھا اور بہت دراز نہ تھا معلوم ہوا کہ غرض اثبات تدویر سے نفی زیادت طول ہے اور تشبیہوں میں غور دیکھا ہے کہ وجہ شہر باریک

چشمین ملکہ ہے اور فائدہ اعتبار ایشیہ خلیفہ میں یہ ہے کہ روی مبارک حضرت کا جامع جمیع صفات حسن و جمال تھا اور یہ نہ کہ میں و فائق سے اور اسی کو تطبیق اور بیان احادیث مختلفہ کی کثرت سے یہ روی شریف میں وارد ہیں حاصل ہوتی ہے اور ایک بات اور اس مقام میں قابل تفسیر اور یاد کرنے کی ہو کہ یہ سب تشبیہات و تشبیہات و موافق عود و عادت کہ ہیں و الاحقیقہ میں کوئی چیز نہ یا میں مماثل صفات خلقیہ حضرت کی نہیں ہے کہ واقع میں جو تشبیہ اور جامع پیدا کر کے تشبیہ میں یا لفظ چہرہ مبارک نسبت پر گوشت اور نہ بہت گول تھا بلکہ مائل بتدویر تھا اور رنگ چہرہ شریف کا سفید مائل برنی تھا اور ایسی چمک نورانی آپ کے چہرہ میں تھی کہ نگاہ کسی طاقت کشادہ نہ کرتی تھی اور چہرہ آپ کا مثل آئینہ صاف اور روشن تھا کہ عکس ہر چیز کا اس میں معلوم ہوتا بلکہ معنای اس آئینہ خدا کی دیدار میں ہونے کی صورت نور خدا کی صفات و نعمین نظر آتی تھی۔ چنانچہ حدیث میں آئے ہے فقد رای الحق یعنی جس شخص نے دیکھا مجھ کو حق تحقیق شہادہ کیا تو کہ کاشف اس رمز کی ہے یا چھوین حسین نور انکسین کہ نور خدا سے مالا مال مانند حوصلہ دل عشاق واضح اور کثادہ تھی اور کعب بن مالک سے روایت ہے کہ جب میں آپ کی پیشانی میں پرتی ایسا دکھائی دیتا کہ کوئی نگر جاندا کا ہے اور خوشبو آپ کی پیشانی نور نشان کی مشک و عنبر عفران طاب عطر سے زیادہ تھی چنانچہ پھر تین بجای خوشبو اور عطر و عطریات کی آپ کی پیشانی کے پسینہ کو نہیں اور بالون میں ملی تھیں منقول ہے کہ ایک عورت ہمقدورتھی اور مسکوبروز کلاخ اپنی دفتر کے خوشبو میسر نہ تھی حضرت کی خدمت میں آئی اور ایک طرف میں آپ کے جبین نور انکسین سے چند قطرہ عرق کے بجا کر اس عروس کے بدن میں ملے کئی پشت تک اس کی اولاد میں ویسی ہی خوشبو آتی تھی اور آپ کے قریب بیوستگی مثل کمان گویا محراب سجود عارفوں اور عاشقوں کے تھے اور عبارات احادیث کی اس مقام میں مختلف واقع ہیں بعض احادیث میں ملے ہوئے ہیں اور بعض میں غیر ملے ہوئے ہیں و تطبیق ان دونوں روایتوں میں اس طرح ہے کہ اگر دفنی نزدیک اور غایت بیوستگی سے یعنی نہ بہت دُور تھے اور نہ بہت جلد تھے ان دونوں اعتبار سے مقرون اور غیر مقرون کہ حدیثوں میں وارد ہے صحیح ہوا ہے اور اسیدو اسلئے قریب بیوستگی کہا گیا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ہو جاوے خلاصہ یہ کہ ابرو آپ کے پتلے پتلے ظاہر ہیں بلکہ ہر طرف نظر آتی اور حقیقت میں جلد تھے اور دو بیان دونوں ابرو کے ایک گت تھی کہ حالت غضب میں نمود ہوتی اور صورت خدا کے قمر کی اور اس سے نظر آتی تھی چنانچہ انکسین حضرت کی کہ تہوارہ نظارہ حق میں مشغول تھیں سیاہی اور سپیدی اون کی کمال اعتدال تھی اور ڈورے سرخ اور نہیں خوشبو کے ساتھ نمودار تھے اور روایات حدیث اس باب میں بھی بہت مختلف وارد ہیں۔ بعض روایات میں عظیم الغنیمین آیا ہے یعنی بزرگ چشم اور بزرگ بزرگی چشم و نفی خوروی ہے نہ کہ نہایت بڑی کہ باہر دق کے ہونے سے بقی گذر اکھبہ اعضا جسم شریف میں اعتدال اور توسل ہی اور ایک حدیث میں وارد ہے شکل الغنیمین شکلہ بنعم شہین معجمہ برنی کہ سفیدی میں آنکھ کی ہوا اور بعض روایات میں شامل الغنیمین آیا ہے شملہ کہ برنی سیاہی میں ہو۔ شاعر و ن فی معشوقہ کی آنکھ کی تقریف میں نگر گیس شملہ باندہ ہوا اور مشہور

باب ۱۰ فصل ۱۰ ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم

OK

عمائم القصص الطرود

باب فصل ہذا کے مدخل علیہ السلام علیہ السلام
 شکل العین میں ہی شکل وہ چہ ہے کہ وہ میں نے اور سید ہی مکتط ہو یا وہ چہ کہ سفیدی اس کی مائل ہستی ہو اور بعض روایات میں اور بعض میں
 واروی اور اوچ بہت سیاہ چشم کو کہتے ہیں اور قاسوس میں معنی فوج پیشہ ہی اعتبار کیا ہے اور اکل العین میں ہی آیا یعنی کہ میں نے حضرت کی عین
 تہیں کہ گویا میرے لگا ہوا ہے اور میرے گین چشم مشوق کی آنکھ کی تعریف میں مشورے یا مجملہ جو جو صفات چشم محبوبوں میں باندھے ہیں وہ سب
 بلا تفسیر حضرت کی آنکھوں میں جمع تہیں اور وہ تطبیق ان روایات میں باعتبار جامعیت حضرت کی آنکھوں کے سب اوصاف کو ظاہر ہے اور یہ سب
 بیان حدیث اور شکل اور بیات حضرت کی آنکھوں کا تہا۔ صفت البصار میں بخاری نے ابن عباس سے اور یقیناً حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت
 کی ہے کہ حضرت تاریکی میں ایسا دیکھتے تھے جیسا روشنی میں یعنی انہیں ہرے اور اجالے میں برابر نظر آتا تھا اور لکھا ہے کہ حضرت کی نظر پیش روے
 اور پس پشت سے برابر تھی یعنی اگر اوپر چہ سے برابر دیکھتے تھے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت تقدیر سے فیلے کہ بخت نکر و مجھے رکوع اور وجود
 میں کہ میں نکلا اگے اور پیچھے سے یکساں دیکھتا ہوں اور حق یہ ہے کہ حضرت کا دل احاطہ اور وسعت دارک میں اسطرح پر تھا کہ شش بہت
 کو حکم ایک بہت کا تھا اور برہادیت صحیح ثابت ہے کہ حضرت ثریا کی تارے گیارہ یا بارہ دیکھتے تھے اور بوقت بنائ مسجید مدینہ میں قبلہ کو چشم خود
 دیکھ کر سمت قبیلہ درست فرمائی اور نظر حضرت کی بسوی زمین زیادہ تر نظر سے بسوی آسمان تھی اور جو حدیث میں آیا ہے کہ نگاہ اہل کی جانب آسمان
 رہتی تھی مراد اس سے انتظار وحی ہے اور نجی نگاہ رکنا حالت روزمرہ تھی اور موجب اس کا کیا اور حضور ہے اور اگر حضرت کی ملاحظہ تہا یعنی
 گوشہ چشم سے دیکھنا اور باعتبار کمال نہایت حیا اور رعایت وقار ہے الحاصل حضرت کا جو فعل تھا محمود اور محبوب تھا سب اس میں پلکین
 انکی دراز مثل سائبان کمال آرایش اور زیبائش تہیں اور کمال ادب و لاشعاف یعنی دراز ترنگان حضرت کی پلکوں کی تعریف میں وارد ہے۔
 انھوں میں گوش مبارک نہایت مناسب اور خوبصورت تھی اور خاصہ یہ تھا کہ دور نزدیک سے برابر سنتے تھے حدیث میں آیا ہے کہ میں دیکھتا ہوں
 اس خبر کو کہ تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں نہیں اس خبر کو کہ تم نہیں سنتے اور حدیث میں وارد ہے کہ ایک دن حضرت جمع صحابہ کرام میں بیٹھے تھے
 ناگاہ طرف آسمان کے گاہ کر کے فرمایا کہ اسوقت تو آسمان کو دروازی کھلنے کی آواز سنی اور یہ دروازہ انہیں کھلتا تھا اور اس دروازے
 سے ترزا فرشتے واسطے متابعین نزول سورہ انفاس کی اور تری اس مقام حضرت کی قوت شنوائی اور بینائی دونوں معلوم کیا چاہی۔ واقعی ہے
 کہ جو قوت شنوائی اور بینائی کہ حق تعالیٰ نے حضرت کو عنایت کی دوسری شخص انصیب نہیں ہوئی اور بیداری اور خواب میں برابر
 سنتے تھے۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا انکسین میری موتی ہرین اور دل میرا جگتا ہے اسی سبب حضرت کا خواب ناقص و مشوہ تھا تو میں
 یعنی مبارک بلند تھی اور اوپر دور کا اور ہمارا جو کوئی بڑا نمل دیکھتا جانتا کہ بہت بلندی حالانکہ بہت تہی وہ بلندی نور کی تھی جو بلند نظر اتنی
 تھی و سوچ میں رخسار حضرت کو نرم و نازک کمال نظارت و لطافت اور نہایت آب و تاب سے رنگ کھماہی بہشت تھے اور ایسے خوشان

اور درخشان نورانی می گشتی و خوشی چنانکی روشنی بر غالب می گیاروین و این مبارک کشاوه نماینی نهایت ملک کید نما بود و کتاب حدیث جابر
 میں آیا ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلیع انعم فی خلقہ و ان نکتہ شگاہی جن شریفین میں یہ ہے کہ دعوت و جن نزدیک عرب کو مدون میں صحت
 ہی اور رنگی و جن خوبی عورتوں کی پیاور رنگینی کو کہ شعر مشقوتون کی تعریف میں عقبا کہتے ہیں گویا ہم او ان کے نزدیک مورتوں کے حکم میں داخل ہیں
 یاروین لب جن شریف شقای بیمار اور دوا می درود عاشق دار تمام نسل او رنوع معجزات او سکون کتے ہیں چنانچہ روزیہ حضرت عمر رضی علی کرم
 اللہ وجہہ کی انگلیں و کتے تین حضرت ذی براق و جن مبارک سیوانکی ہانگوئیں ڈالانی انور می ہو گئیں اور ایک طفلان شیرخوار کو حضرت کی محبت
 میں لای حضرت و اپنا آب و جن او کو تسمین ڈالا و سدر سیراب ہو کہ تمام و زود و نہ مانگا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پیاسی تھے حضرت ذی براق شریف
 او کو و جن بن لکی او منوں کو او سکون چوسا پیاس جانی رہی اور تمام روز سیراب ہی اور روزیہ ایک کنوان تھا کہ گھڑ پانی ہر ذستہ خالی ہو گیا اور
 پانی او میں باقی نہ رہا جب یہ حال حضرت کو دریافت ہوا اس کنوین پر تشویش لای پانی طلب کر کے کافی پانی مبارک ہو اس کنوین میں ڈالی
 او نفعیایا یک ساعت توقف کرو پھر وہ کنوان جویش میں آیا سبب ایسوں او و جانو و ن پانی پیامب تک وہاں مقام پانی کی نہوا اور حضرت کو پاس
 ایک کنوین میں پانی کا ڈول بر کلا و آپ کو اس ڈول ہی پانی پیا اور آب و جن شریف ہو او میں ڈالا پھر اس ڈول کو پانی کو اس کنوین میں ڈالا و
 کنوین کو پانی کی بوی مشک لگی اور انس بن مالک کہ کہ میں کنوان تھا کہ او کا پانی کماری تھا او میں ایک قطرو آب و جن حضرت کا ڈالا وہ کماری
 پانی ایسا میما ہو گیا کہ اس پانی کو کسی کنوین کا پانی مدین میں نہایت تھا اور اس طرح کی خبریست کو کتب سیرین مرقوم میں تیروین دندان و افشان
 کشاوه اور نہایت روشن او چکتے تھے بوقت کلام گویا نور چلتا تھا چنانچہ غلج الاستان او ر غلج الشیاب حدیث میں وارد ہی یعنی لگے دانت آپ کے چہرے
 او کشاوه و حرکت ہمیں یہی تھی کہ شعاع تجلیات کہ دل نور رتل میں جلوہ کرتی راو کشاوهی دندان مبارک ہی چہر شریف پر نور افشان ہی اور
 حدیث ابن عباس میں وارد ہی کہ جب حضرت ہونٹوں کو لکبات کرتے دیکھا جاتا کہ کشاوهی دو نو دانتوں لگے سو نور چلتا ہی اور طبرانی نے اس میں
 روایت کی ہی کہ ہونٹ حضرت کو کہ وہاں شریف و احسن و ا لطف سبب ایسوں کی ہونٹوں ہی تھے چہر و وین عادات شریف ہی اکثر اوقات میں
 تبسم تھا تبسم سبای خمک و ہے اور خمک کی یہی کہ دانت خوش ہو فی میں ظاہر ہوں اور آواز بلند نہوا و اگر کو از حالت میں گوش زرد سو
 او سکون قہقہہ کہیں ہو اگر کو از اصلا پیدا نو و تبسم ہی سبکو ہندی زبان میں مسکرا نا بولوی میں یا لحملہ خندہ حضرت کا اکثر اوقات اور احوال میں زیادہ تبسم
 ہی نہ تھا و اگر خمک کو پوچھا ہو لیکن قہقہہ ہرگز ثابت نہیں حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ میں کہ میں نہیں دیکھا حضرت کو کہ تبسمے اس طرح کہ دیکھیں باطن
 لموات آپ کو کہ اوقات نفحات جمیع لمات نفقہ لام ہی یعنی اوسے پارہ گوشت کو اعلیٰ خیمہ میں اقصای میں ہی ہے اور مراد اس حارث ہی نفی قہقہہ کی
 از او ہمیشہ تو حضرت کشاوه رو و خندہ پیشانی ہی بیعتی ذی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہی کہ جب حضرت نہتے تھے دیوار میں روشن ہو جاتین

باب: حاصل ۲۰ ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور نور اور کلاویہ اور نوریہ پانچ کتب کے آفتاب پندرہ روین کریم حضرت لاجنس محکم تیمانی روین اور ازبندونی خطا انہوں نے
حالت کریمین گرفتہ اور سیرت شریف ایک آواز مانند جو شش دیک سی کی سمیع ہوتا اور سب کریم حضرت کشفقت اور رحمت امت پرستی اور اللہ علی
قوانی اور احیاء شاربین و حوٹو کو لکھتے صورت شریف اسنصواتی کان حسن الناس صواتا و احلام یعنی تھے صفت ترین مردماندوی
آواز اور شیرین تر از ہون کی از وی کلام کو کوئی آدمی مانند حضرت کدوش آواز اور خوش کلام نہ تھا اور اصدق الناس لکھت کتاب کو دھن میں وقوع
مرداوس یو یہی کہ زبان شریف راست تر اور درست تر زبانوں کی نظم فاج حروف میں تھے اور اصدق لکھت یعنی فصاحت کتابی۔ انس بن مالک سے
روایت ہے کہ نین میا حق تعالیٰ نے کسی غمیکہ کو خوش رو اور خوش آواز کرنا بھی تمنا ہی غمیکہ کو خوش رو اور خوش آواز زیادہ تر سب سے اور ازبند
و کلف پختی ہی اوس مقام تک کہ وہاں کسی کی آواز پختی تھی خاص کر غلبہ پختی میں جو غلط و صحت فرما تو اس قدر آواز بلند ہوتا کہ وہ تین ایک کو بھی تھمت
اور غلبہ پختی ہستی میں ایام جمین سب آدمیوں نے حضرت کی آواز میں اپنی مثال میں اور دونوں ایک کو کوئی شخص نہ تھا کہ جیسے کا نین ابی ادا
نہ پختی ہوا اور وہ جو حدیث میں آیا ہے کہ حضرت علی بن غلبہ پختے تھے اور جناب امیر علیہ السلام و سکوا تغیر کرتے تھے مرداس سے تغیر اور توضیح کلام
شریف ہے نہ سنو آواز کا استروین فصاحت لسان اور جوامع کلام اور بلاغ بیان اور عزائب حکم حضرت کی بالاتر اوس سے ہے کہ اتہ
فکر و اندیشگی طلیق و ذلیق کا واسعہ و احصای او سکونک پونجی تفریق اور توصیف ایک فصاحت و بلاغت کی حیطہ عقل و تخمین قیاس سے خارج ہے
حق تعالیٰ نے کسیکو فصیح و بلیغ تر آپ سے پیدا نہیں کیا۔ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہماری دھان
میں سے باہر نہیں گئے اور کوئی فصیح و بلیغ ہماری طرح نہیں آیا اس قدر فصاحت آپ کو کمان سے حاصل ہوئی فرمایا کہ زبان سخیل محمود و مستند و پختی
تھی لای حرج علیہ السلام میری پاس اوس زبان کو اور ذہنی او سکوا کر لیا اور فرمایا ادب ہی فاحسن تاویذ یعنی ادب سکنا یا عجب میری زبان اور نیک کیا
میرے ادب کو۔ علم سمیت کہ متعلق علم فصاحت و بلاغت ہو او سکوا ادب کہتے ہیں اور فرمایا پوش پائی یعنی بی سدن کہ میں کہ قوم حضرت کی خدمت
علیہ سعادت کی تھی یہ قسیدہ فصیح عرب مشہور تھا اور کلام شریف ہیا و فصیح مفصل میں ہوتا تھا کہ اگر سماع چاہتا یا بجا ادب کو کلمات کو شمار کرنا و
مقام احتیاط میں ایک ایک کلمہ تین بار فرمائی تا سماع خوب سمجھ لے اور طرز بیان ہمیشہ نہ تھا وقت ضرورت باقتضای فہم سماع کلام کو بشکل ارشاد
کرتے تھے اور نہ صاف کلام شریف سے کہ حدیث میں آیا وقت جوامع الکلم فیہ دیے گئے ہیں کلمات جاسمہ و جوامع الکلم یہ ہے کہ فقط انور
اور معنی بہت ہوں علمای حدیث نے حضرت کو جوامع الکلم میں سے جمع کر کے کتب اور دفاتر شریعہ اور فرین کیے ہیں انھار وین ریش مبارک
انبوہ تھی یعنی طول و عرض میں سبقت میری ہوئی اور خوب گمن کی کمال زیائش تھی سعید بن ابی الہیہ واری کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کث الخیر یعنی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کث الخیر۔ مردا کث الخیر سے سیاری انبوہ سوی مبارک اور نور عام ہوا

اور شغای قاضی عیاض سے منقول ہے کہ انہو ریش مبارک کی سنیہ شریف کو بہر لیا تھا اور درازی ریش مبارک میں قدر زمین ثابت ہیں۔
 مگر بعضی کہتے ہیں کہ ریش مبارک بقدر چار انگشت از روی طبیعت یعنی از روی خلقت کو قیاس قورسہ کم و زیادہ نہیں ہوتی تھی اور شیعہ بلوچ
 محدث دہلوی کہتے ہیں کہ اس روایت کی سند پائی نہیں جاتی اور ارسال لمحیہ موجب حسن و جمال ہے خصوصاً اوس صورت میں کہ انہو ہوا و پیدائش
 سنانی او کو ہر شغای قاضی عیاض سے منقول ہوا اور سنانی روایت ترمذی کی ہے کہ کتاب مذکور میں مذکور ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کو بڑے طول و عرض سے مکر کے ہول
 و فزائی تھے اونیہ میں قفس شارب یعنی سبک تر تھے اور زمانہ تھے کہ جو کوئی نہ کاڑھی نہ ہو چھو نکو وہ جسے نہیں اور صحیحین میں لیا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام
 کو دس ہون کی اور ایک روایت میں جو جس کی دراز کرد و ڈاڑھ کو نکو او پست کرد و چھو نکو او ربانہ کرد پست کرد و سو ہون میں اور یونس علیہ السلام کو دس ہون
 کی ہے کہ یونس علیہ السلام خدا سے دعا کی کہ وہ اسے نکو کرے اور پست کرد و سو ہون میں اور چھو نکو او ڈاڑھ کو نکو او پست کرد و سو ہون میں اور یونس علیہ السلام کو دس ہون
 کہتا ہے کہ قورسہ اور ارسال لمحیہ میں اختلاف روایات ہے لیکن معمول اکثر شیعہ اور اسلاف کا ارسال معلوم ہوتا ہے اور شیعہ بلوچ کہتے ہیں کہ ریش مبارک
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کہ سنیہ کو پر کیا تھا اور اسطرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسطرح عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ریش مبارک
 تھی اور حضرت محبوب سبحانی کی بھی ریش مبارک طویل و عریض تھی یہ سب مدارج انبوت میں مذکور ہے اور حضرت کی خضاب کرنے میں اقوال
 علماء مختلف ہیں تحقیق یہ ہے کہ آپ کی خضاب نہیں فرمایا کہ سنیہ کو سفیدی حضرت کی سوز مبارک سر اور ریش مبارک کی خضاب کو نہیں فرمایا ہے
 تمام سر اور ریش مبارک میں چڑھ یا سترہ یا اٹھارہ بال سفید ہوئے تھے بہ تقدیر میں ہی کہ نہ تھے جب وہاں فزائی سفیدی بالوں کی پوشیدہ ہو جاتی ہے
 حاجت خضاب کی نہ تھی اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ خلیفہ شریف میں چند بال سفید تھے اگرچہ ہتھامیں گن لیتا اور اسے حیرت راک کہ سر مبارک میں اور
 خضاب نہیں کیا حضرت نے یہ قائلین خضاب ہو گئے ہیں کہ کمال انس فرمایا وہاں شریف کو کہ او کی پاس تھو وہ مخضوب ہو چکا ہے اسباب یہ ہے کہ وہ مخضوب
 دیتی بلکہ فروج و مغلو طریط تو بسبب امتلاطوش ہو گیا ہے کہ کمالی دیتے تھے کہ گویا مخضوب ہیں اور احتمال ہے کہ او کو مخضوب کیا ہوا انس فرمایا کہ مخضوب
 ہو رہے ہیں اور اسطرح بعض احادیث کہ ولالت خضاب پر کرتی ہیں ماول ہیں تحقیق تحقیق یہ ہے کہ آپ کی خضاب نہیں فرمایا اور سوز مبارک
 ریش و سر کا مقدار سفیدی تھی کہ لایع خضاب ہو تو اور حضرت قص شوارب اور انظار روز مجبوزمانی تھے اور بعض روایات میں خشنایا ہے اور کیفیت
 ناخن تراشی میں کچھ ثابت نہیں لیکن مقدار کہ ابتدا سبب یعنی سے کرتی و رقم نہ انگشت پر اوس ہاتھ کہ فرمائی اور سوزاک اور شاد حضرت سے جدا نہیں
 ہوتا تھا اور جدا ہونے کے ریش مبارک میں شانہ فرمائی اور انہی میں جمال شریف کہ مطلع انوار الہی اور منظر اسرار متناہی تھا دیکھتے تھے علیہ السلام
 علیہ وآلہ و سلم و جمال طیبہ میں گردن شریف رنگ مینای بہشت کمال خوبی حد اعتدال پر خشان اور درخشان تھی اور اس قدر صفائی کو
 آب و تاب کہتی تھی کہ انہی جیسی صفائی کو درود و شرمندہ تھا گویا چاند کا گر تھویر کا عالم تھا اور حدیث ابن ابی ہاشم کی ہے کہ ان عتقہ حیدر

فی صفوا العفتہ یعنی شی گردن آپ کی گردن و مسکی صفائی چاندی میں۔ دوسرے فہم دل بت کو کہتے ہیں کہ بنایا ہو علاج کی کذا فی النہایہ اور صاحب
 قاموس کہتا ہے کہ رخام یعنی سنگ سفیدی اور مقصود تشبیہی فقط سالفہی صفت میں اور تحسین میں۔ اور حاشیہ شامیل وغیرہ میں کہ دوسرے معنی قرآن آیا ہے
 کہ گھاسی سند و سکی کتبفت میں نہیں ملتی اکیسویں شانہ مبارک اونچا اونچا اور دونوں میں کچھ جدائی تھی چنانچہ اس کے بیان میں بعد میں ملے ہیں
 و اردو تینے در بیان دونو شانوں کے بعد اور ساقف تھی اور بعضوں نے تعبیر تصغیر فرمایا ہے اور بعضوں نے اسکو بعض اصد تفسیر کیا ہے
 عرض صدر اگرچہ وصف جدا گانہ ہیں لیکن ان دونو وصفوں میں تلامذہ یعنی ایک دوسرے کو لازم ہے یا اکیسویں نفل شریف کمال سفیدی سے ہم رنگ بن
 گئی اور یہ ازجملہ عجائبات اور خواص حضرت سے ہے کہ نفل سبب میوں کی بالیل سفیدی ہوتی ہے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ بال اکیسویں میں نہ تھے
 لیکن اس روایت میں کلام ہے۔ اور بعض احادیث میں آیا ہے جی ہفتا بطریق کتدہ کرتے تھے اپنی بخلوت کے بالوں کو اور حضرت کی بخلوں سے خوشبو مشک
 کی آتی تھی چنانچہ بعض صحابہ سے روایت ہے کہ آپ نے مجھ کو اپنے ساتھ بلایا حضرت کی نفل کا پسینا میں نے سونگیا یہی مشک اس سے آتی تھی اکیسویں
 سینہ مبارک عرض و چوڑا اور فی الجملہ اوہ اہو تھا اور فائدہ اس ترکیب میں یہ ہے کہ سینہ مبارک مجمع علوم و معارف اور منبع تجلیات اور معدن
 اسرار ذات مطلق تھا اس سبب سے وسعت اور کشادگی مناسب ہوئی کہ وسعت ظرف بقدر وسعت منظور چاہیے چوہمیسویں شکم مبارک نہایت
 ہموار اور صاف برابرسینہ کے تھا چنانچہ حدیث میں وارد ہے سوا البطن والصدر برابر شکم اور سینہ فراس سے ہوا ہے۔ حدیث ام ہانی میں آیا ہے
 کہ دیکھنا میں نے شکم مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گویا قرطاس بالائی دیکھ کر کہ کہو کی کوہین یہ کنایہ کمال نرمی اور صفائی ہے یعنی
 شکم مبارک کمال نرم اور صاف تھا اور حدیث ابن ہالین آیا ہے قہیں المسرہ مسرہ بفتح میم و سکون سین مہلور لا وضموم ذنقہ وبارحمہ
 وہ بال ہیں کہ اوپر سینہ کی تاناف ہوں یعنی بالوں کا ایک خط باریک لینا ابتدای سینہ سے تاناف و سکاری نقاش ازل سے کچھ تانافا میں سینہ مبارک
 صاف تھا نہ حدیث شریف میں آیا ہے عاری النہدین والبطن سوئی ذلک یعنی سوا اس خط باریک بالوں کے چاقی اور پیٹ پر کوئی بال نہ تھا
 چچیسویں پشت مبارک آپ کی گویا تھر گداختہ تھی یعنی نہایت سفید اور صاف اور ہموار تھی اور استخوان شانہ مضبوط اور ہر گوشہ تھو اور
 دونو شانوں میں مہر نبوت چنانچہ حدیث میں آیا ہے و میں کفیعہ خاتم النبوتہ و ہو خاتم النبیین یعنی در بیان دونو شانوں کے نبوت تھی اور
 آپ خاتم الانبیاء ہیں اور وہ ایک پیڑاوی ہوئی تھی اجڑی بدن شریف و رنگ اور صفائی میں مانند بدن کے تھی اسکو خاتم نبوت کہتے تھے اور یہ
 مہر نبوت ایک آیت الہی سے تھی۔ حاکم نے مستدرک میں وہب سے روایت کی ہے کہ مبعوث ہوا کوئی پیغمبر اگر اسکی علامت نبوت کی دست رست
 میں تھی الا تباری پیغمبر علامت نبوت اونکی در بیان دونو شانوں کے تھی اور بعض روایات میں عند کفہ العیسر اور بعض میں عند کفہ الیمنی وارد ہے
 اور یہ دونو روایتیں منافی روایت میں اللقتین کہ شہر روایات ہیں نہیں میں کسواسطے کہ در میان دونو شانوں کے ہونا مستلزم یکساں نہیں

کہ میانہ او بچین دونوں کے ہوا کہ اہل بائیں طرف یا اہل بائیں طرف شاہ کے ہوتے ہی اور میان دونوں نشانوں کے ہونا اور سپر صادق ہے اور تشبیہ نبوت میں
 اور اہل مختلف ہیں بعضوں نے ماتمکہ و جملہ عروس اور بعضوں میں شل سفیدہ کو تریا کہ کیا ہے اور ہرگز بدن شریف صفائی اور نورانیت میں تھے
 اور اوپر خدیجہ خال اور کی بال اسطرح سے تھی تھے کہ صورت حرفون کی نمودارتی جیسے کہا جاتا ہے کہ اوپر لکھا ہوا تھا لا الہ الا محمد رسول اللہ اور
 بعضوں نے لکھا اوپر لکھا تھا اللہ وحدہ لا شریک لہ حیثا قوت بہت فائز منہ یعنی جس طرف تو متوجہ ہو پس تو قیام ہی محمد میں نے لکھا ہے کہ نبوت
 علامت حضرت کی معرفت اور تصدیق کی ہے کہ یہ وہی پیغمبر ہے جس کی بشارت الہی کتابوں میں ہے اور صفات اور حفاظت قریح اور طعن و تحار
 سے ہے جیسے کسی چیز پر کہ بن تامل و فساد و ہمین راہ نیا ویا و ارتق یہ ہے کہ نبوت ایک سر عظیم مخصوص حضرت کی تھی حقیقت حال او کی حق تعالیٰ
 کو معلوم ہے چھپیسویں دونوں ماتہ آپ کو دراز تھے اور درازی ہاتھ کی کی کمال بود و عطا اور قوت اور غلبہ پر دلیل صحیح ہے۔ کلامیان چوڑی
 اور دراز تین تہیں ان پر گوشت اور نرم اور نازک پیل پیل اور خوشبو دار تین چنانچہ صحیحین میں انس بن مالک کی روایت ہے ماسست جیتہ
 ولا حرمین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انت مت سکاو غیر الطیبین راحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہاتھ میں لکھائیے وینا
 اور حریر کو کہ نہ مزید ہو تو نبی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ سونگھائیے شک اور زغیر کہ خوشبو دار زیادہ خوشبو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 مروی ہے کہ جب تیم کے سر پر ہاتھ پیرتے شفقت ہو اور سکائے خوشبو دار ہو جاتا اور صحیح مسلم میں روایت ہے کہ سح کیا حضرت نے زسارہ جابر بن
 سہ کہ جابر کہتا ہے کہ نبی نے دست مبارک کی مروی اور خوشبو کہ لکھیا بار لے میں اور سکائے طبع عطارتے اور نزدیک طبرانی اور بیہقی لکھیا
 وائل بن جر سے کہ مصافحہ کرتا ہوں میں حضرت کی اور اس کو تباہی میرا بدن حضرت نے یہ سونگھتا ہوں اپنی ہاتھ کو اوس سے پاتا ہوں خوشبو خوشتر
 مشک سے اور سعد بن قیس سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت میری عیادت کو تشریف لائے اور کہا دست مبارک میری
 پیشانی پر پہنچ گیا میرے منہ کو اور سینہ کو پس ہمیشہ پاتا ہوں میں سردی دست مبارک کی اپنے بچہ میں اس صحت
 تک۔ سو ربن شاید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں آیا حضرت کے پاس اور اس کی اس نے دست مبارک کو
 تماثرم زیادہ ابریشم سے اور سرد زیادہ ہرف سے اور مروی ہے کہ ایک دن حضرت نے قتادہ بن لحان کے منہ کو ہاتھ
 لکھایا تھا اور سکا چہرہ مقدس و شریف کیا کہ عکس ہر چیز کا اوس میں نظر آنے لگا **ستائیسویں** اور لکھیاں دست مبارک کی
 دراز اور باریک نہایت خوشنما تین چنانچہ اوسکی تعریف میں مروی ہے سائل الاطراف یعنی کنارے اعنفا کے کھار
 اور ٹھکیوں سے ہے دراز اور روان تھی اور بعض روایت میں طویل الاصابع وارد ہے یہ بیغہ و غفرانی اور ٹھکیوں کا مشہور ہے کہ چاند کو شرف کیا
 اور سنگ نیرون نے اپنی اور ٹھکیوں میں تسبیح کی اور گھائیوں سے پانی اور بلا چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ ابوبکر میں ایک مضمون کے مقدار پانی تھا

اور زمین سوادی اوسوقت حاضر ہو گیا جو حاجت و ضلوعی ہوئی حضرت ذوالفقار پانی پین ہاتھ رکھا اوسوقت اپنی گھاٹیوں سے پانی نکلتا تھا ایمان ٹلک کہ اوان
سہون ذرا غمت تمام سے وضو کیا اور جابر سے روایت کی کہ ایک بار عجباکو روز جمعہ میں تشنگی ہوئی اور آپکی ایک ہما گل تھی اوہمین توڑا سا پانی تھا
حضرت فو دست مبارک و ہمین رکمانی انفور پانی نے کثرت تمام انگلیوں سے مانند شہچہ کے جوش مارا سہمون نے بیجا اور وضو کیا جابر کہتے ہیں اگر ایک
لاکھ آدمی ہو تو پانی کفایت کرتا اور ہم سب پندرہ سو آدمی تھے اٹھائیسویں ساق مبارک کی تعریف میں آیا ہے کان فی ساقینہ و شہتہ جوشہ
بجای حطی باریکی ساق یعنی دونو ساق حضرت میں باریکی تھی اور مروی ہے کہ انہما جمارہ ہمارہ کفریم و تشدیدیم میانہ دخت خراما کہ اوسکو ششم
انخل عربی میں اور گا بجا کجور کا ہندی بدین کہتے ہیں بالجمہ دونو ساق کمال لطیف اور باریک اور کم گوشت تین نورانہ یعنی اس سب سے
رفقارین سرعت تھی اور چنے میں قدم کہتے قوت سی خوب جما کر کہ جیکے ہو گویا بلندی سیستی کی طرف اوترتے ہیں باوجود اسکے تیز رفتار سبک ہانک تھے
نیم چال تھے اوستیسویں قدم مبارک اور اسکے وصف میں روایات مختلف ہیں خلاصہ یہ کہ قدم شریف دونو دراز اور پر گوشت اور اوٹھکیان
پانوںکی دراز اور باریک تھیں اور انگشت سببایہ سب انگلیوں سے دراز تھی اور خضر پر گوشت اوپر سے پانوں ہلکتی ہوئے کہ اوان پر پانی ٹھہرا ایشیان
چھوٹی کم گوشت تھیں۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میری بپاشنگ ایسین فہمید ہو تو قرصہ ایو دیون کے تھے ایک باغ خضر کا پتہ ملک میں
چوڑا جب وہ باغ بیلا دیو دیون نے چاہا کہ سارا باغ قرض میں لگالیں نیکی کا کرنہ سال کی بہار میں قرض اٹھارہ کرلین ہو دیون نے مانا آخر فیصہ
حضرت کو تسو میں آیا آپ نے فرمایا کہ خرنے کاٹ کر خرن کرو۔ پھر حضرت اوس باغ میں تشریف لای اور انبار کھان خرمی کے گرد پر کر قدم شریف اوپر رکھا
اور فرمایا کہ قرض خواہوں کو بلا کر خرنے اس خرن کے اونکو قرض میں لگا دو۔ جابر کہتے ہیں کہ میں ناپ ناپ کر دینے لگا تو تعالیٰ کی قدرت سے سب
قرض واکا اوس انباری ادا ہو گیا اور میں دیکھتا تھا اوس انبار کی طرف گویا اوس میں سے ایک خرما بھی خرچ نہیں ہوا۔ اسی مسلمانوں دیکھو
یہ ایک شہد اثر برکت قائم شریف کا ہی اور اس طرح کے معجزے بہت سی کتب میں مرقوم ہیں اور حضرت نہایت باوقار و باتمکین تھے اور اسی
انداز سے خرامان ہوتے اور جب راہ میں چلتے تھے بکرام کو اپنی آگے روانہ کرتے اور آپ سب سے پیچھے چلے اور رحیت میں واردے کہ حضرت
فرمان کی بھیامیر فرشتوں کے لیے چوڑی یعنی آپ کی پس رو فرشتے ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو آگے چلنے کا حکم تھا اور رحیت ابو ہریرہ میں آیا
ہے کہ نیکو ماننے کیسیکوشتاب تر راہی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گویا نوریدہ ہوتی تھی زمین آپ کے واسطے اور ہم سب شقت میں
ذائقہ تھے اپنی جان کو وارد ورنے کہ حضرت کو ساتھ چلیں اور آپ بڑے تکلف بطور خود چلتے تھے اور اضطراب رفتار میں نہیں کرتے تھے یعنی آپ باوصف
سرعت رفتار باریج اور بدون شقت چلتے تھے اور تمام بدن حضرت کا پر گوشت اور دھرا اور کھچا تھا کناروں کی گوشت لکھنا تھا تیسویں چشم شریف
پر اتقاق رکھتے ہیں چنانچہ وارد ہے کان ابیغیل طبعی یعنی رنگ مبارک حضرت کا سفید چمکین تھا۔ ملاحظہ ایک وصف ہی کہ بیان اسکا حیطہ تحریر یہ ناچ ہے

اوسکی کیفیت وجدانی ہے نہ بیانی۔ یا بعد رنگ شریف حضرت کاسفیدی خالص نشی کہ بودگی نہ کہتے ہو بلکہ سفیدی طبعی تھی کہ اوسکو تفسیر کیا ہے ساتھ اسکیل
بسنخی کے چنانچہ مردی ہے کہ سفیدی رنگ شریف مشرب ہجرت یعنی مختلط بسنی تھی اور نظر اس اختلاص کی وصف رنگ شریف میں واقع ہے یعنی گندم
گون ظاہر ہے کہ اختلاص سفیدی اور سرنخی سے گندمی رنگ پیدا ہو سکتا ہے اور اسے واسطے بعضوں نے کہا ہے کہ اودت و حمرت ہی کہ مختلط بیاض
ہو اور سرنخی اس بیان سے رفع تعرض میان احادیث خلاصہ رنگ شریف سفید مختلط بسنی تھا کہ اسیکو گندم گون ہی کہا ہے اور حتی یہ ہے کہ
رنگ بدن میں اس رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہیں ہے اور نورانیت لون شریف نور ملہ شیب چہار دم پر غالب تھی۔ بر این عازب کہتے ہیں
کہ تینہ حضرت کو شیب ماہ میں جلہ رخ یعنی وہاری واپس نہ کیا یہ دیکھتا تھا میں حضرت کو ایک نظر اوچانہ کو ایک نظر قسم خدا کی کہ جسم شریف حضرت کا چاند
سی زیادہ روشن نظر آتا تھا الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ صلاۃ و رستور یہ ہے کہ جو کوئی حاکم یا نایب و کار اندیکو سوزا کرتا ہے تو ایسا معاملہ
نہ مافی خاص کا او سکے ساتھ عمل میں لاتا ہے کہ سب آدمی معلوم کریں کہ یہ شخص مخصوص اور صاحب خاص مالک ہے اسکا ساتھ پر واختہ
بالکلیہ مالک کو منظور و مقبول ہے اور اسکی محبت یا عداوت مالک کی محبت یا عداوت ہے۔ اسے طبع پاک پر درگارنے کہ مالک اور حاکم ساند
جہان کا ہے اپنی غیر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مخلوقات ہی برسات منتخب اور برگزیدہ کر کے اپنی خاص مہربانیوں کے ساتھ
مخصوص کیا تا سب معلوم کریں کہ یہ پیغمبر محبوب اور مخصوص خالق کون و مکان اور مالک زمین و آسمان کا ہی میان ملک کہ اسکی رضاسندی خدا کی
رضاسندی اور اسکی نانوشتی خدا کی نانوشتی ہے اور فضیلتیں حضرت کو جو حق تعالیٰ نے بخشیں ہیں دو قسم ہیں ایک قسم وہ کہ اور انبیاء ہی آئین
شریک ہیں لیکن انکو اور انبیاء سے زیادتی اوسی وصف اور صفات میں ہے علاوہ جو کمال ایک ایک پیغمبر کی ذات میں جدا جراتے وہ سب حضرت
کی اعلیٰ ذات جمع صفات میں مجتمع اور یکجا ہونے فضیلت اس اجتماع کی انفرادہ پر جو ہے ظاہر ہے مثلاً میں چہ اربع میں مکانوں میں جدا جدار روشن
ہوں اور انہیں بیستون کو ایک مکان میں روشن کریں فضیلت اوس مکان کی کہ جس میں چہ اربع روشن ہیں روشن میں اون مکانوں پر
کہ وہ ان ایک ایک چہ اربع الکیار روشن ہو معلوم۔ اور ترقین سنہ اسطرح حضرت کی ذات باصفات نسبت ذات سارہ انبیاء کی قیاس کیا جاوے چنانچہ
خلافت اور ملک اور حسن اور خلعت اور کلام اور عبادت اور شکر جو آدم علیہ السلام اور داؤد اور سلیمان اور یونس اور ابراہیم اور موسیٰ اور نوح علیہم السلام
کو جدا جدا ایک ایک یہ سب کمال ذات سرور کائنات میں کیا فراہم ہو اور دوسری قسم وہ کہ جسے جس حضرت کے ساتھ ہے اور کسی نبی کو اور حسین شکر
نہیں جسے انواع و اقسام محبوبیت مطلق اور اعتقاد اور رویت اور قرب اتم اور شفاعت غنمی اور جہاد اور سوا انکے اور کمالات کی بجائی
خود صریح میں اور تفصیل بعضوں کی انہیں سے رسالہ تحریر الشہادتین میں مسطور ہے مخصوص حضرت کے ساتھ ہیں اور صفات خلقیہ میں جسے لگی
وہیچے ہی اور اندر میری او جملہ میں برابر دیکھنا اور نزل شریف کاسفید ہر رنگ بدن عاف ہونا اور جمالی کا تمام میں نہ آنا اور احتلام کانٹونا

اور زمین سے غبار و مشک کی خوشبو کا انا اور زمین کا بوقت قضا حاجت شکافتم ہونا اور بول و خالط کا غائب ہونا اور اس مکان کو بوی مشک کا انا اور رائے قضا کا زمین پر نہ کیمنہ اور نہ کر کہ اسے زنا فہرہ پیدا ہونا اور وقت تولد سجدہ کرنا اور انکشت شہادت بطرف آسمان اونا ہونا اور کلمہ نہ پنا اور کلام کرنا اور زوشو غنا ہر حضرت کو ہلانا اور چاند کا آپ کے ساتھ باقی کرنا اور بوقت اشارہ آپ کی طرف نائل ہونا اور گہواری میں کلام کرنا اور پارہ ابر کا وقت گرمی آفتاب کی عیشہ آپ کے سر پر سایہ کرنا اور سایہ درخت کا آپ کی طرف متوجہ ہونا اور حضرت کی بدن اور کپڑوں پر کلمی کا نہ مینہنا اور زبیر جانور پر سوار ہونا اور جانور کا آمدت سوار ی بول و براز نکلا اور صاف مشہور سے ہیں اور رب و آیات صحیحہ بات ہی حضرت قبر میں زندہ ہیں اور قبر میں نماز پڑھتے ہیں اور حضرت کو نماز بارگ پر ایک فرشتہ متعین ہے کہ جو کوئی درود اور سلام آپ پر بختا ہے وہ اسکو آپ کا مقصور میں پونچھاتا ہے اور حضرت کی پاس عرض کیے جاتی ہیں اعمال امت کو اور آپ اونکے واسطے استغفار کرتی ہیں اور رنقاب جلیلہ اور فضا مل جمیلہ حضرت سلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں آپ کی حیات اور بقا کی قسم کھائی آیت لک انعم فی سائر الیمینون قسم حیات تیری کی تحقیق وہ اپنی ہستی میں بنکے ہوئی ہیں رجھو راہل تفسیر متفق ہیں اس بات پر کہ یہ قسم تو پروردگار و جبریل و جبرائیل اور بقا حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور یہ غایت تعظیم اور نہایت تکریم ہے جیسے عاشق اپنی معشوق کی قسم کھاتا اور کہے تیری جان کی قسم۔ اسی مسلمانوں قدر و کثرت اس قسم کی محران اسرار کو کہ اس راز و نیاز سے واقف ہیں معلوم ہے کہ اس قسم سے کیا تراش کرنا ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ پیدا کیا حق تعالیٰ نے کسی ذات کو گرامی تر نزدیک اپنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اوکلی حیات کی قسم کھائی نہ خیر اوکلی اور ابو الجوزا کہ جلد تابعین سے ہیں کہتی ہیں کہ سو گند کھائی حق تعالیٰ نے کسی حیات کی سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سوا سطلے کہ حضرت گرامی تر از زبرگترین خلق ہیں نزدیک حق جل و علی کے اور قرطبی نے کہا کہ قسم کھانا حق تعالیٰ کا بحیات حضرت سلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مرجع ہے کہ ہمارے واسطے کہ قسم کھائیں ہم آپ کی حیات کی اور امام احمد کہتے ہیں کہ اگر کوئی قسم حضرت کی حیات کی میں منعقد ہوتی ہے اور اگر کھائی ہو تو کفارہ واجب ہوتا ہے سبب ہوا حضرت کے ایک دو رکعتوں شہادت کا اور عمل اہل مدینہ ہے کہ حضرت کی قسم کھائی ہیں اور کہتے ہیں حق اوکلی کہ پوشیدہ کیا جسکو حق قرآن و حق سائر قرآن کریم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انوار سے روایت لاقسم ہذا البلوانت علی ہذا البلوانت قسم کھانا بنیں اس شہر کی دو ملال ہونا لاہجج اس شہر کی حیات ہر ہے زیادہ تر اس سے تشریف اور تعلیم تصونین کہ فقید کیا حق تعالیٰ نے قسم کو بلکہ بلکہ حرام اور بلدا میں جسکا نام ہے بوقت حلول اور نزول حضرت کو انوں شہر میں اس جاسو کہتے ہیں کہ شرف المکان بالملکین اور مواہب لدنیہ میں حضرت عمر سے روایت ہے کہ وہ انہوں نے عرض کی حضرت کی خدمت میں کہ بای انت وامی بو نہی فضیلت آپ کی نزدیک خدا کے اس مرتبہ کہ قسم کھائی خدا نے آپ کی حیات کی نہ حیات سائر انبیا کی اور پونہی فضیلت آپ کی پاس خدا کی اس حد کو کہ سو گند کھائی آپ کی خاک پاک کی اور کمالیت لاقسم ہذا البلوانت قسم کھانا بلکہ کی کہ عبادت زمین سے ہے کہ اوپر طہرین

قسم کما خاک پاکی اور یہ سہا یک سر کنون اور رانگتوم کی نظر کوتاہیوں کی اوکی اور اک سو قاضی جو صاف ہیں اور پاک و عارف انداز رائے و نیاز عاشق و مشوق ہیں وہی ان باتوں کی کیفیت اور لذت پاتی ہیں میر جو کچھ مذکور ہوا مدارج النبوت میں مسطور ہے اور منجملہ خصائص حضرت کہ یہی کہ عالم ارواح میں دل آپ پیدا ہوا اور پہلی است بر یکم کیا نہیں میں پروردگار تبارک و تعالیٰ کی جوائے پن بیان آپ نہ کیا اور سیر معراج مخصوص آپ کی سادگی اور سوار ی براق ہی مخصوص آپ کی تھی اور او پر آسمانوں کو جانا اور در قباب قوسین اوادنی کو پہنچنا اور دیدار آسمانی شرف ہونا خلاصہ آپ کا ہے اور در شستو کا فوج چشم ہونا اور آپ کے ساتھ ہو کر افراسیہ لڑنا مخصوص حضرت ہی اور شرق و غرب اور اسیہ سحر عجیب و غریب جو آپ سے ظاہر ہوا میں کسی پیغمبر سے ظاہر نہیں ہوئے اور پہلے قبر سے سر اٹھانا اور پہلے قیامت میں بیہوشی سے افاقہ پانا اور سوار ی براق اور ستر ہزار فرشتہ تو کجا جلوس میں ہونا اور جانب راست عرض کر ہی پریشنا اور مقام محمودی شرف ہونا اور لو الحمد کا ہاتھ میں دینا اور حضرت آدم اور تمام ان کی ذریت کا اوس لو کہ سایہ میں ہونا اور سب ان کا ساتھ اپنی استوئے آپ کی سر ہونا اور پہلے دیا خدا آپ سے شروع ہونا اور شفاعت خطی مخصوص ہونا اور پہلے بل عراضے گذرنا اور حضرت فاطمہ کی صاحبزادی کا صراط پڑنا اور سب خلق کو علم تکمیل نہ کر لینا ہونا اور پہلے دروازہ بہشت کو آپ کا کھولنا اور دن قیامت کی مرتبہ وسیلہ شرف ہونا یہ سب مخصوص حضرت کی ساتھ ہی اور مرتبہ وسیلہ کمال نہایت بلند ہے کہ سوا آپ کی اور کسی پیغمبر کو یہ نہ ہوا اور حقیقت اجمالی اس مرتبہ کی ہم ہی حضرت قیامت کو دن حق تعالیٰ کی طرف سے منبر لہ وزیر کے بادشاہ کی طرف سے ہونگے اور بالکل اپنے دل کی سب مخلوقات سے افضل اور اشرف اور اکمل اور اکرم ہمارے حضرت علیہ السلام علیہ وآلہ وسلم ہیں اور مناقب اور مدارج اور کلمات اور معجزات اور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور شمائل ستورہ اور شمائل محمودہ حضرت علیہ السلام کی زیادہ از حد اور بیشمار ہیں بقدر و لبتہ نہیں ہی کہ سب کو احاطہ کرنے اور معجزات حضرت کی کتب کا حدیث و روایت قلم بند ہیں چنانچہ ہزارین مسلمانوں کو لازم ہے کہ موافق ارشاد حضرت علیہ السلام علیہ وآلہ وسلم کے عمل میں لاکھ عیشہ ذکر تیر آپ کا کیا کریں اور مدام رد و سلام میں مشغول رہیں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ فتمتلع قیسمی الخلاق عظیمہ اور صفات کریمہ حضرت علیہ السلام علیہ وآلہ وسلم کے بیان میں جمانا چاہیے کہ خلق بضم غاسیت باطن کو کہتے ہیں جیسا کہ خلق خلق لفتح ماصورت ظاہر کو اور قاموس میں ساتھ دونویشوان اور غم کہ معنی سنجیدہ اور طبع کی گماہی اور خلق کی کشتہ عقلانی و یک ایک ملکہ ہر نسبت اوسکے افعال بسہولت اور آسانی صاہر ہوں اور اسکا بیان کتب معقولات میں کیا گیا ہے اور اختلاف اقوال میں ہے کہ خلق غیری ہی کہ حق تعالیٰ نے ہر شخص کو اوپر پیدا کیا ہی بالکسب ہر آدمی کی کسب و ریاضت حاصل کر سکے قول بعض حکام یہ ہے کہ غیری ہی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی حدیث مرویہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جناب حضرت علیہ السلام علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسمت کی حق تعالیٰ نے دو میان تمہاری اخلاق جیسے قسمت کی اوراق اور فرمایا کہ اگر کوئی کہے کہ ہمارا ہی جگہ ہے بل کی تقین کرو و س خبر کو اور اگر بیان کری کہ فلاں شخص نے تو اپنی جہوری باور نہ کریدہ وایت بخاری میں ہی ہر کمر ارسال رسول سے ہی ہے کہ تہذیب اخلاق

حاصل ہوا وہی نتیجہ محبت علی اور فخر سبب سنت سید النوری سے اور اعتقاد کرنا چاہیے کہ مکارم اخلاق و محامد صفات صورت اور سیرت اور جمیع کمالات و فضائل و محاسن حاصل ہیں تمام انبیاء و رسل کو لیکن بعض کو بعض پر تفصیل و تفوق ہے فقال ابو عبد اللہ انہما انما تکمل انفسہما بعضہ علی بعض یعنی سب سے پیغمبر بڑی دی سہنے ایک کو اوپر دوسرے کی + اور یہ بات ہی عقیدے میں داخل ہو کہ کوئی ولی درجہ اور مرتبہ کسی بھی کو نہیں نیچا اور شرفانی قاضی عیاض مالکی میں مسطور ہے کہ اخلاق انبیاء علیہم السلام کی سب سے منظور و مجبول ہیں مکتسب و معمول نہیں اور محال ہیں اول فطرت اور اصل خلقت میں ہی مذہبیت و ریاضت کی بسبب فضل نامتناہی جل جلالہ اور برگزیدگی کے اور سبب کثرت و قوت و عظمت اور اجتماع مکارم اخلاق و محامد صفات کی ثنائی ذات باری غواہ نے اپنی حبیب کو خرقان مجید میں اور فرمایا ایت انک لعلی خلق عظیم یعنی تحقیق تو ہر ائمہ نطق بڑا کرتا ہے : اور فرمایا ایت : وکان فضل اللہ علیک عظیما یعنی اور ہی فضل خدا کا تم پر بڑا اور خود دنیا بخت سے اللہ علیہ وسلم فرائض میں بخت اتنا مکارم اخلاق یعنی ادا کیا گیا میں تاکہ پورا کروں مکارم اخلاق کو + اور جس ذات ستودہ صفات کا معلم رب کریم اور مودب قرآن عظیم ہو کہ یہ مکارم اخلاق و محاسن افعال و امین جمع نمونہ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خلق حضرت رسول کی کمین جواب دیا کان خلق القرآن یعنی تمنا خلق او سکا قرون قرون وصف خلق کسی کے قرون است و خلق را وصف او چہ امکان است بحقیقت وہ ہو کہ کوئی نعم اور کوئی قیاس علوم مقام اور کنہ حال عظیم سے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسا کہ چاہی اور ہی سو اذات باری تعالیٰ میں جاتا اور پہچانتا تاویل آیات تشابہات قرآنی سو ای خدا کی اور کو معلوم نہیں پس باعتبار وسعت و عظمت اخلاق کی نسبت و مافی حضرت کی طرف کا فہم اس بلکہ ملاکہ اور جن و انس کی تمام ایسا ہی آیات قرآنی سے ثابت ہوتا ہے ایت یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم بعبادۃ یعنی ای لوگو تحقیق میں بھیجا ہوا خدا کا ہوں تم سب کی طرف + اور ایت لعلین نذیر یعنی تاکہ ہوں عالم کی لوگو لوگو ورائیہ الہیہ اور ایت و ما ارسلناک الا کافہ للناس یعنی اور نہیں بھیجا غنہ تجھی مگر کوئی والا سب کو + اور سو ای اسکے الکیات و احادیث و ہدایہ میں عقل کامل و علم شامل حضرت کا معلوم و ظاہر ہوا اخلاق شریف ہی اس واسطے کہ منع اور منشا اخلاق کا عقل ہو کہ وہی علم و معرفت اور رتبہ راسخ اور وجود فطرت اور اصابت فکر اور نظر عواقب امور میں اور مصالح نفس اور مجاہدہ شہوت اور حسن سیاست اور تدبیر اور رفتاری فضایل اور رتبہ زایل سے حاصل ہوتا ہے اور اختلاف کیا ہے لوگو بحقیقت عقل میں اور کلام و معین حدیث کو پونچھائی اور قاسوس میں کہا ہے کہ علم صفات شہا کا حسن و قبح او کمال و نقصان اور کثرت اور تنوع عقل سے اور عقل نام ایک قوت کا ہے کہ مباد اور منشا اس کا علم ہے اور کا ہی عقل ہیات محمودہ انسانی کو حرکات و سکنات میں کہتے ہیں اور یہی خواص و اثار عقل سے ہی سے غرض کہ قول محقق یہ کہ عقل نور روحانی ہے کہ بواسطہ اسکے معلوم اور دریافت ہوتی ہیں علوم ضروریہ و

نظریہ اور ابتدا و جو عقل کا نزدیک امتحان و لد سے ہی فقہ رفتہ بہ رفتہ جاتی ہے یہاں تک کہ کامل ہوتی ہے حسن بلوغ میں پس کمال علم و عقل حضرت کا ہوا
مرتبہ تھا کہ انہیں پوچھا اوس مرتبہ کو کوئی بشر سوا سے حضرت کی او عقل میں اور نکالے کسناد اوس افاضہ میں حیران ہیں اور جو کوئی متبع کرسے
مجاری احوال اور حمید صفات اور محاسن افعال اور مطلع کرسے جو اس کلام اور سن شمال اور سید ایچ سیر اور سیاست نام اور تقریر
شرائع اور تامل ادا ب جلیلہ اور تقریر شیم حمیدہ اور علم حضرت کا کتب سماویہ اور بحث فہرہ اور سیر نام نالیہ اور احوال ایام ہاضیہ اور
تدبیر حضرت کی عرب کی تیق میں کہ مثل و جوش شہار دہ صاحب طبع و تنافرہ متباعدہ تھے اور مرتبہ جہل و نادانی و جنابین کی تاس کس قدر تحمل و نکی
جفا اور صبر و ایثار فرمایا کہ رام و منقاد ہو کر طریق سلوک راہ خلا اور احرار سعادت عقبی اختیار کیا وہ شخص جاسنے کہ بغیر تعلم و داریت و مہارت و
ملازمت کتاب اور سب مطالعہ کتب متقدمین اور حلوس علماء اہل کتاب کی پاس کس درجہ و مرتبہ علم شامل و عقل کامل کسے تھے اللہ علی علی
نعمہ والہ بقدر حسن و جمالہ اور صبر سید انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کلام لاؤ انداز پرست و بہت زیادہ اور سخت تر تھا جیسے کہ فرمایا ہے ماؤ و بی نبی
مثل ماؤ ویت یعنی نہیں ستایا گیا کوئی نبی سے برابر اور حدیث مرویہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بہن آیا ہے کہ جناب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم قضیہ مال و منال اور اس کے مثل میں کسی سے انتقام فرماتے تھے واسطے اپنے نفس کی ناکار اوس صورت میں کہ کوئی شخص حلال کو
حرام اور حرام کو حلال سمجھے اوس ہی انتقام فرماتی واسطے خدا کی اور سب مہربانے بابت اور صعب تر صبر حضرت کا غزوہ اُح میں تھا کہ کافر ہمارے
و مقابلہ کرتے تھے اور طرح طرح کا آزار و تکلیف دیتے تھے باوجود اس کے عوض میں اوسکی شفقت و رحم کی راہ ہی مندور رکھ کر اوسکی حق میں دعا فرماتی اللہم اھد
قومی فائز لا تقلمون یعنی بار خدا یاد اہدایت کر میری قوم کو کہ وہ نہیں جانتی اور توریت میں لکھا ہے کہ مقابلہ جہل میں جہلم آپ کا زیادہ ہوتا تھا
بس قدر کوئی جہل کرتا آپ علم زیادہ فرماتی تھے چنانچہ ایک یهودی فی بوعہ ہمیں آپ سے فرما کر میری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلیم فرما سوا اور اباؤ تہمت
دن پل و عدیہ واسطے اپنے خون کی اور قضا شدید کیا اور اس میں ہمیں مہارک و ردا پکڑی اور نظریہ و تفسیر دیکھ کر کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم تم حق میر انہیں دیتی اور تم اسی اولاد عبدالمطلب جیلہ گریہ وادی غریق میں پس حضرت محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے دشمن خدا میرے
سامنے بغیر خدا کو حق میں ایسے کلمات گستاخانہ و بدیادبانہ کہتا ہے قسم خدا کی اگر مجھے خوف بفرمائی حضرت کا نہ تو تاجدار کو تیا ستر اپنی تلوار سے اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہارام و ہستگی دیکھتے تھے اور ازراہ قسم فرماتے تھے کہ اے محمد تمہیں لایق تھا کہ مجھ کو حسین ادا اور اس مرد کو بحسن
تفاضلہ ام کر دے پس جاؤ اور ادا کرو حق اسکا اور پیش عجاج زیادہ حق سے اسی دو سبب ڈرائی اور تندیہ کے کہ تمہاری جانب سے واقع ہوئی ہے پس
حضرت محمد رضی اللہ عنہ موافق حکم بغیر خدا کے عمل کیا اور کہامیودوی فیکہ سب علامات نبوت نبی اخر الزمان کی توریت میں بیان جاتا تھا مگر یہ وہ فصلتین کہ
اولکاب امتحان کیا تھے اور محمد رضی اللہ عنہ کو گواہ گردانے کے شہادت زبان پر جاری کیا اور اسلام لایا اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی

اوتے اور ہم ہی حضرت کو ساتھ اوتے دیکھا کہ ایک عربی نے اگر دای مبارک حضرت کی گنچی اور سبب مشنوت چادر کے گردن شریف میں خراشید کی ظاہر ہوئی اس وقت حضرت نے طرف عربی کے متوجہ ہو کر پوچھا کہ کیا غرض ہے تیری کہ یہ دونوں اونٹ میرے باردار کو آپ نے فرمایا جب تک تو بچہ وہیں حالت کشش سے دھاک لگا کر عربی نے کہا مجھ میں نہیں چھوڑنے کا تا وقتیکہ یہ دونوں اونٹ میری باردار ہوں گے کہ میں حضرت کو ایک آدمی کو بلا کر حکم دیا کہ ایک بن خراور دوسرے میں جو بردار اور نخبہ عقود صنف حضرت سے ہے درگزر کرنا بعید بن الاعصم یہودی سے کہ آپ کو جادو کیا تھا اور ایک یہودی خبیث یہ کہ جسے کہ اند حضرت کو زہر دیا تھا اور روایت ہے کہ ایک بار حضرت قیلو لہی سیدار ہو کر گیا دیکھتے ہیں کہ ایک عربی تلوار کینچہ سرباز پر کھڑا اور یہ بات کہتا ہے کہ اب کون روک اور بچا سکتا ہے آپ کو مجھ سے فرمایا اللہ پس لڑی تلوار اس کے ہاتھ سے اور پکڑ لیا حضرت نے اس کا ہاتھ اور اشارہ کیا کہ اب کون شخص مانع اور بچائیو الہ تجھ کو میرے ہاتھ سے پس ڈراؤ شخص اور کانپا اس وقت پیغمبر نے ازراہ اتساع خلق کے اسے عفو فرمایا اور ہر چند آپ عباد و منافقین پر جانب حق تعالیٰ سے مجاز و مامور تھے **ایمانیا لکھنی حاجا لکفار و المنافقین و اعطاکم** اسی جی جہاد کر ساتھ کفار کے اور منافقین کے اور سختی کرو پراو گئے۔ لیکن سبب محبوبیت ذات شریف کی اخلاق محمودہ پر درگزر فرمائی اور شیوہ منافقین کا حضرت کو ساتھ یہ تھا کہ غیبت میں ساحر و کاہن و مجنون کہتے اور جب رو بروی تھے تعریف کرتے و درویشی انسان میں ایسی بے نیلوت ہی کہ اکثر نفوس اس کو متغیر ہوتے ہیں اور مکافات اس کے میں بدی کو ساتھ پیش آتے ہیں کہ خواہ ایشیہ شیعہ شلماسیہ بعد لبرانی کا برائی دہی ہی مگر حضرت اس کی غرض میں عفو رحمت و استغفار فرمائی **ملیت** بمی را بدی اسهل باشند خیرا بدی اگر دوی اسن لی اسن آسانہ حدیث بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آئے کہ ایک مرد نے اذن چاہا آپ پائیں کیا آپ نے اذن دیا جب وہ سامنے آیا اور نظر مبارک اس پر پڑی فرمایا یہ مرد ہے اپنے قبیلہ میں جیسا کہ بیٹا۔ باسلط و مناسط و اس کے ساتھ فرمائی جب چلا گیا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس راز پر لگا ہی چامی حضرت نے اشارہ کیا کہ میں نجاش اور زشت خونیں کے لوگ مجھے اقتنایا و پرہیز کریں غرض آپ کی تالیف قلوب تھی تاکہ تھکان تیرے غلات مستغیرت بابت ہو کر بھلا ہلا اور بجلی با ایمان ہو دیں و تیشہ و نرسش ہی امت مہم کو سرکشی اور تحیر و تکرر سے اور امہی مارا و تطفن پر لیکن فرق ہے مہارات اور مداہنت میں باعتبار دنیا اور دین کو کہ مہارات امور دنیاوی ہیں مجموعہ و اور مداہنت امور دینی ہیں مذہب و بیان تو اضع فی الصلح تو اضع و تونی نمودن و نرم گردنی کردن اور قاموس میں معنی تلال اور ایضاً جھکانا و نٹ کا پیٹ کو تو پاؤں اس کے گردن پر کہیں اور شقاق اس کا وضع کر لیا ہے کہ معنی فروغ و ناد و مستقل ہے اور ضد اس کی کہ ہے و صنعت کہ مانا ہے ساتھ تو اضع کے لیکن تو اضع وسطا ہی کہ اور صنعت میں اور نخبہ تو اضع اچکی ہی ایک یہی کہ جب خبر کیا حق تعالیٰ نے ان کو درمیان نبوت ملا کہ اور نبوت عباد کی حضرت نے نبوت عباد اختیار فرمائی اور کہیں آپ نے کسی خادم پر غصہ نہیں کیا اور نہ مارا واسطے انتقام نفس اپنی کے مگر واسطے دین خدائے۔ لوگوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حال خلوت سرائی عالمقام

پہنچا جواب دیکھنا تھی نہ تم ترین بام و خفا کہ اور کبھی آپ فی اسے مبارک دراز میں فرما کی مجلس انہی اصحاب کی میں اور جب کسی
 اصحاب وہاں نے آپ کو کار جواب میں اوی لیک فرمایا اور کہ آپ تالیف کرتے تھے اور اکرام کرتے کریم ہر قوم کو اور اوی واسے کرتے اس قوم پر اور سب
 ہمنشین کو انرا راہ عنایت و التفات فقہ فرماتے اور نصیب حصہ و حکایت ہر کوئی کی ان نکتہ فاضلیت اور فضولیت ایک گار و سب پر اور ہر وقت کوئی شخص
 آپ پس حاضر ہوتا تھا سب برت فرماتے جب تک وہ نہیں رہتا آپ بیٹھے رہتے اور جب کوئی سرگوشی چاہتا آپ سے مبارک حکایت جب تک وہ عرض حال نہ
 خارج ہوتا تھا مبارک بلند فرماتے اور سب سے تیار و رومی اور کشادہ پیشانی پیش آتے اور زانوئی مبارک اپنا کیسے انوسے مبارک بیٹھے اور راس
 بن مالک کہتے ہیں کہ میں دسل برس خدمت کی میں مشغول رہا کہ آپ زاف کما اور فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور وہ کیوں کیا اور اکرام کرتے ہو کوئی آپ پس
 اتنا اور بچاوتے کہ اپنا واسطے اس کے اکثر اوقات دیکھ سزا مبارک ازرا و کمیت مرحمت فرماتے اور کبھی واسطے خاطر توبہ لیکے نماز کو تخفیف کرتے اور استفسار
 اس کی حاجت کا فرماتے اور جب فراموش ہوتے اس حاجت سے بیزار نماز کو تشریف لیا تے اور عبادت کرتے مساکین کی اور مجاہد فرماتے ساتھ فقر کے
 اور راجات کرتے دعوت غلام کی اور بیٹھے اصحاب بن بکرا اور بیٹھے اخیر مجلس میں اور سوار ہوتے حمار پر اور ردین و خلف اپنی دوہر کو سوار کرتے
 اور روایت ہے قیس بن سعد انصاری سے کہ اکابر انصار میں تھا کہ ایک دن حضرت میرے کہ تشریف لائے تھے بوقت مراجعت سعد بن ابی ہاشم واسطے سواری
 آپ کے حمار لایا آپ اس پر سوار ہوئے سعد نے مجھے کہا کہ اسی قیس آپ کے ساتھ با حضرت زمرہ فرمایا کہ سوار ہو لینے انکار کیا لہذا وہ آپ نے فرمایا سوار ہو
 یا اولیاء پر چلا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ یوں فرمایا سوار ہو میرے آگے کہ تو مالک اس دابہ کا ہے اور صاحب ابی ہاشم ہے اگر شیعہ میں اور اسطرح
 ایک سوار جاتا تھا آپ کو دیکھ کر کہنے اور تو اب آپ سوار ہو اور اس صحابی کو آگاہ نہ کیا اور عجیب و غریب ترواوس سے یہ کہ محب طبری نے مختصر تاریخ میں
 نقل کی ہے کہ ایک دن حضرت حمار سے پالان پر سوار طرف مسجد قبا کی تشریف لیا تے تھے اور ابو ہریرہ پیادہ پا حضرت کی رکاب میں ساتھ تھے فرمایا تجھے اپنے
 ساتھ سوار کر لوں میں عرض کیا جو خوشی آپ کی فرمایا سوار ہو پس ارادہ کیا ابو ہریرہ فرمایا سوار ہوئی کا سوار ہو گا آپ کو لٹ گیا وہ نو زمین پر گر پڑے۔
 اسطرح دوسری مرتبہ اتفاق ہوا تیسری مرتبہ پر آپ نے فرمایا کہ سوار ہو میں نے قسم کھائی خدا کی کہ میں نے رسالت مشرف کیا تھی میں تیسری مرتبہ مجھے آپ کو
 گرا منتظر زمین اور رطری میں یہی مذکور ہے کہ جناب رسالت مآب علیہ السلام سفر میں تھے امر کیا یاروں کو واسطے اصلاح ایک
 بکری کی پس اٹھا ایک اصحاب میں سے اور کہا اسی میں بیج کرو گا دوسرے نے کہا میں پاک کرو گا تیسرے نے کہا پکانا اسکا جھل لازم ہے آپ نے کہا لکھنا
 لانا دوسرے میرا ہے صحابہ نے عرض کی کیا ہم اس کام کو کفایت نہیں کرتے آپ نے فرمایا البتہ تم کفایت کرتے ہو لیکن مجھے خوش نہیں تھا کہ میں ممتاز ہو کر
 تم سب سے جدا ہوں اور اس کام میں ساتھ تمہارے شریک نہ ہوں ایسے بندے سے خدا ہی ناخوش ہوتا ہے اتفاقاً ایک مرتبہ تمہارے پاس مبارک
 کاٹوٹ گیا تھا ایک صحابی نے عرض کی کہ میں اسے درست کروں گا مجھے عنایت کیجیے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات مجھے ناگوار ہے کہ انرا راہ امتیاز

میں ایک بیویوں اور کسی سے کام نہ کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ علیؑ نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف سے آئے تھے آپ بذات خود واسطے خدمت کے مستعد ہوئے صحابہ نے خواہش کی کہ ہمیں اجازت ہو حضرت نے جواب میں فرمایا کہ ان لوگوں نے خدمت و تکریم ہمارے یاروں کی بہت سی کی تھی میں چاہتا ہوں کہ مکافات و سبکی بذات خود دیا لاؤں غرض کہ اگر کام آپ بذات خود کرتے تھے تو وہ دو بچے بکریوں اور سینے کپڑوں اور دینے گمانس اور اپنے کو اور اس سے پانچ کرنا اور خادم کے ساتھ کہنا پکانا اور خمیر کرنا اور سکے ساتھ اور بد و کرنا خدمات میں اور سودا اپنا آپ خریدنا بازار سے اور سوائے اس کے بہت سی کام بھی ذات خود اور کسی بغیر خود اور کسی بے مشارکت غیر کیا کرتے تھے اور موصوفہ میں لکھا ہے کہ صد و ایسے کام کا حضرت نے کسی بھی ظہور میں آنا تھا غلام و خادم آپ کا اکثر یہ کام سر انجام دیتے تھے **پوشیدین** سر اوہل کہ جسے تنبان کہتے ہیں اور میں اختلاف ہے ابن قیم جوزی کہ کتابک میں لکھتے ہیں کہ خرید کرنا سر اوہل کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شاید اپنی ہو گیا یہ روایت ضعیف ہے اور ابو ہریرہؓ نے آپ سے مقدمہ سر اوہل میں سوال کیا کہ رات دن اور سفر و حضر میں عادت شریف استعمال سر اوہل کی ہے یا نہیں جواب کیا کہ نعم یعنی ہاں اور ابن حبان و طبرانی و عقیلی ہی اس حدیث کو یا سانیہ ضعیفہ لائے ہیں لیکن ہمارا اس حدیث کا اوپر یوسف بن زیاد و اسلمی کو ہے اور وہ راوی بہت ضعیف ہے اور کہا ہے امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کو جس دن شہید کیا یا نہیں اس کے سر اوہل تھے اور تحقیق اس کلام کی شرح سفر السعادت میں بہت کی گئی ہے جسے منظور ہو وہاں دیکھ لو اور **سہمیت** آپ کے جمال بالکال میں بدرجہ غایت تھی کہ بڑے بڑے ستور و دلیر و نگار وقت حضوری زہرہ اب ہوتا تھا لیکن ابو جود اسکے تواضع اور خلوق اس مرتبہ تھا کہ بجز ملاحظہ آثار عرب نہ اس حضرت کمال التفات و تسکین و مفاہمت سے چنانچہ لکھا ہے کہ ایک روز ایک شخص آپس آیا بجز نظر جمال بالکال کی اسے دُر کو کانچنے لگا آپ نے دلاسا دیا اور کہا کانپا اور درست میں بادشاہ نہیں ایک عورت قریش کا بیٹا ہون اور حضرت کی پاس ایک عورت کو اس کی عقل میں فتور تھا آئی اور کہا مجھے جسے ایک حاجت ہے حضرت نے فرمایا بیٹے جس کو چاہے میں نہیں کہ چاہی تو بیٹھو اور تیری قضای حاجت کروں پس بیٹھے رہے حضرت اس عورت پس جب تک کہ وہ اپنی عرض حاجت سے فایز ہوئی اور روایت بخاری میں آیا ہے کہ کنیزان مدینہ اتنی تھیں حضرت کی پاس اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر واسطے عرض حاجت اپنی کی جہاں چاہتیں لیجاتیں آپ کا ہاتھ فرماتی اور آپ بسبب کمال تواضع کو ہر وہ مسکین اور آزاد لونڈی کے ساتھ جس جگہ کہ وہ لیجاتی گو باہر مدینہ کے چوچل جاتے اور ناخوش اور ناراضا نہ جاتے سند و نکتہ فرماتی اور عادت تھی کہ اکثر اسکان اہل مدینہ انہی طرف و آدنیا پانی سے بہ کر واسطے بیاروں کی ایک حدیث میں لایا کہ اگر حضرت بیاس خاطر عین موسم سرما میں ہر ایک طرف پانی میں جدا جدا ہاتھ ڈالے تا دل شکنی کسی ننو کو کہ اگر اس سردی سے گزند دست مبارک کو پہنچے اور حسن معاشرت انہی طرح اس کے ساتھ بہت رعایت فرماتی تھیں اگر لیان انصار کی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اگر سہیلہ کترین تھیں اور لقیہ استخوان گوشت ہاتھ عایشہ صدیقہ سے اور تاول و فواق جس طرف و نظر میں عایشہ کما تین اسی طرف ہی اسی طرف میں آپ نوش فرماتے

حالانکہ عائشہ حالت حیض میں ہوتی تھیں اور سب اوقات مسواک اپنے ہاتھ سے دیتی تھیں عائشہ اپنے عجب دہن ہی سے نرم کوئین پس ناستہ دہن مبارک میں لیکر مسواک فرماتے یہ نہایت محبت اور تواضع پر دلالت ہے اور تکیہ فرماتے کنار عائشہ میں اور بوسہ دیتے انکا حال صوم پینین اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خسار اپنے دو شہدای مبارک حضرت پر رکھتے تین اور پس پشت حضرت کو اوٹ میں تماشا بازی حبشہ کا دیکھتے تین اتفاقاً ایک مرتبہ عائشہ نے غرابس تین حضرت فی الزاہرہ ملاعبت او کو ساتھ مسابقت فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا اگلی نکل گئیں اور بار دیگر کلاس زمانہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا اندکی فربہ و تنوع دار ہو گئی تھیں دوبارہ مسابقت فرمائی حضرت اگلی نکل گئے اور فرمایا اب تم ہم برابر ہو اور ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السلام رونق اور زلفانہ عائشہ ہوئے تھے کام سلنے کے لیے طعام بھی سہاٹتے تھے اور کھانا بھانا کھا کر کھانا بھی سہاٹتے تھے اور کلاسہ دوسرا گھر سے سہاٹتے لیکر اور ایک وایت میں آیا ہی کہ کھانا بھی اولیٰ نہ لیا اور بعض کہتے ہیں اوی بیالہ کہ کلاسے جمع کیا اور کھانا تین سے اوٹ لیا اور خادم کو دیا اور فرمایا حاضران مجلس سے زراہ اعتذار کہ کام المؤمنین فی غیرت و بیانی کی طور اس حدیث میں دلیل ہے اور یہ عجول و غمخوار ہو عورتوں کی سیدانسی پر مردوں کو چاہیے کہ بوقت ثارت انکی غیظ و غیرت کی صبر کریں اور خواہہ ہی در گذرین اس واسطے کہ تم شخص بوقت غلبہ غمہ کہ محبوب قتل اور مغلوب انعم ہو جاتا ہے حدیث میں آیا ہی کہ ایک مرتبہ سودہ رضی اللہ عنہا فی شوریہ حضرت کیواسطے بیجا تمانا عائشہ صدیقہ نے تکرار سودہ کی کہ اول تم کمال سودہ فی زمانہ عائشہ نے کھانا تین سے کھانا اس شوریہ سے الودہ کر دوں گی غرض کہ عائشہ نے او کو منہ پر شور باداں کر تھام منہ سودہ کا آلودہ کر دیا حضرت دیکھ کر کہنے اور فرمایا تم ہی عائشہ کا منہ شور سے الودہ کر دو یہی تم معاملہ حضرت کے رواج مملکت کے ساتھ کہیں خواہہ اور معائنہ فقہانہ غیرت و مزاج پر آپسین اور سیرت حضرت کی کساندہل و عیال و اصحاب و فقر و سائین و ایام و اہل و احب و زوار کو اس غایت کمال کو پہنچی تھی کہ فوق اسکی مقدور کسی لشکر کا نہ تھا اور تمام اخلاق و اعمال حضرت کے دال اور پیچڑات اور علامات نبوت کے تھے اور معاملہ باسلط و مملکت و مملکت و میراث و مزاج کا کہ اصحاب کے ساتھ وقوع میں آتا تھا محض مقصود و دوجوئی اور خوش خوئی تھی۔ در بیان مزاج و ملاعبہ حضرت کے ہزار و ہشت و آثار و صفات ایک بار آپ غسل خانی میں تھے کہ زینب بنت ام سلمہ کہ یہ حضرت کی تین امین بطریق فرج حضرت نے نہ پرانے ہانی چڑھاؤ کی برکت سے آب و گئے جوانی اور رونق بڑا ہنگ قائم ہوئی اور متغیر ہوئی اور اور محمودین بیع کہ صغار صحابہ سے تھے پانچ برس کلاس انکا تھا کہ آپ انکی گھر میں تشریف لائے اور محمود کی گھر میں لیکر کھانا تناول میں او کو کچھ بانی باقی تھا حضرت نے دہن مبارک میں لیکر زوی خوش طبع کی کہ نہ چرمود کو ڈال دیا او کی برکت سے ایسا حافلہ حاصل ہوا کہ وہ قصہ یاد رکھا اسی سبب سے وہ صحابہ میں گنی جاتی ہیں اور انکی حدیث بخاری میں مذکور ہے اور ایک بات تواضع حضرت کی یہ تھی کہ کسی طعام کو عیب فقہانی کہ شور ہی یا تیش یا کھنگ ہی یا غلیظ یا رقیق اگر خوش آتا تناول فرماتے اور نہ چرمود دیتے اس مقام میں ثابت ہوئے کہ تمام کلاسہ و برادر کھانا و عیب کھانا طعام میں غلط اور خلاف سنت ہی اگر نہ نسبت پکانی والے عیب کر کے کیا برا پکایا ہی نہفت مسیا ضایع اور برباد کیا

کمنار و اولیٰکین ائین خاطر سکنی پکائیو الکی ہونکی ہادی سیدہ کنو اور غایت تواضع حضرت سیدہ کی کہ کسی دنیا کو زبان مبارک سے برکتے ہر چیز کا ہانت و تحقیر و نہت و کی زبان فلق ہی سبسا اوقات سیاحتہ زبان پر آجاتی ہوا و ارشاد کرتے تھے کہ دنیا کو سب و دشنام نہ دکنوش مکتب ہی واسطے موسن کے بونچاقتی ہوا و سکوستادخیر کا اور نجات دیتی ہوتے اور ایسا ہی منع فرماتی سب ہی کہ حدیث قدسی اور سپرد الہی لست قبول اللہ ہر فائدہ ہر معنی و دشنام اور ہر برا نکتہ ہر کو کہ خالق و ہر کائن ہون و ہر ہی حکم سیر کی کہ نہیں سکتا اور در دولت سرای عالی پر کوئی حاجب و دربان نہیں نہ تمنا جیسے کہ ملک و اختیار کے در و ازون پر مقرر ہوتے ہیں الا اناد و تخاصم الیٰ میں موقوف ذن و اجازت حضرت پر تمنا اسباب اہل و عیال اکو اسکے آئے اپنی شغل سے باز ترن اور سیدی قول حضرت کا داخل تواضع میں ہی کہ فرمایا لا تفضلونی علی یونس ابن ماتی و لا تخرونی علی سوی یعنی بزرگی نہ دمجھے اوپر یونس بن ماتی کے اور نہ بزرگی نہ دمجھے موسیٰ پر اور قول حضرت اناسید ولد آدم یعنی میں ہمدار اولاد آدم کا ہوں اور امتداد و سکی و ارا قوال دالات کے فضل پر کرتے ہیں سب انبیاء اور رسل پر اور تحقیق اس بحث کی او سکے مقام پر آو کی انشا اللہ تعالیٰ اور تواضع سے تمنا سبادت و مسابقت کرنا آپ کا سلام و تحلیہ پر سائنہ ہر وار د کی آباد و ہر تقدیم سلام پر کرئیے اور دسلام ہر شخص کا فوائد غرض ذات شریف حضرت مراد رحمت ہی اپنی امت کی حق میں نشانی میں محمود و سخا و نو کو ایک منی میں یعنی جو آمدی اور کما ہی کہ سخا صفت غزیری ہوا و مقابل او سکے شیخ یحییٰ غل و درص کہ وہ ہی تہی ہی ہوا و از م نفس انسانی سوا و اطلاق ہی کا حق تعالیٰ پر جائز نہیں مگر جو ادا کا کہ معنی او سکے دنیا بے غرض و بے عوض ہی یہ صفات حق تعالیٰ سے ہی کہ تمام نعم ہر ہر و باطنہ اور کالائستی عقلی خلائق پر فائزہ دیا ہی بعد از تعالیٰ کو اجواد الابدودین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او سکے ہیں اور بعد آپ کی علی۔ حدیث میں آیا ہی اللہ وجود وجود انما وجود نبی آدم و ابوہم سن بعدی جبل علم علمی فشرع یعنی او سجانہ جبل شانہ یعنی تری از روی بخشش کی پس میں نبی ترین پسران آدم ہوں اور بعد سیدی وہ مرد کہ سیکما علم میرا پس بیلا یا او تو یعنی لوگوں کو تعلیم کیا اور سکمایا اور بخاری و مسلم میں انس و رعدا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کان حسن الناس و اجود الناس و اشجع الناس یعنی تنہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سب لوگوں کی نیکو تر و نیمی تر اور دلاور تر اور سب میں یہی کہ نفس آپ کا شریف ترین نفس و نواز او ر فراج آپ کا عادل ترین مزاجون کا تھا اور جو شخص ایسا ہو فعل و کمال بہتہ ترین افعال اور شکل او کی بہترین اشکال اور خلق او سکا بہترین اخلاق ہوا و کیون نہ ایسا ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات ہی دروچی اور حادی خوبی صورت و سیرت تو اور مستغنی فانیات ہی ساتھ باقیات صالحات کو اور کفنی بامداد وجود ماسوی اللہ سے اور احادیث صحیحہ میں آیا ہی کہ آپ رسول کسی سائل کا نفرما تو او را و سکی جواب میں لفظ لا زبان حق ترجمان پر جاری ہوتا ہی صفت کابیان ہی کہ کسی شاعر فی منظوم کیا ہی صفت نرفہ لا زبان مبارکش ہر گز نہ گدرا شمدان لا الہ الا اللہ اور اگر فرضاً و سو وقت کہچہ حاضر نہ تو سا سکوت فرماتی اور قبول ہر دلیجوئی خود فرما تو صاف نکار نکرتی اور بعضوں نے یہی کہا ہی کہ کلم بلفظ لا سبب منع کو عطا نہ تھا اور اس سے یہی لازم نہیں آتا کہ بقصد اعتذار

یہی زبان سے نکلا ہو اور اس واسطے معذرت ایک گروہ میں کہ طلب سواری کو خدمت شریف میں حاضر ہو کر عرض کیا تھا وہاں کفار میں شریک ہو کر جو دن دنیا
 لا اجد ما احکم علیہ یعنی نہیں پاتا میں کوئی سواری کہ سواری کروں تمہیں اوس پر اور یہاں وجود اسکے اہل تحقیق نے کہا ہے کہ لا اجد ما احکم اور ولا احکم
 میں فرق ظاہری کہ قول اول تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کچھ سواری موجود ہوتی تھیں تو میں دریغ نہ کرتا اور قول دوم اس پر رد و انکار پر دلالت
 کرتا ہے اگرچہ مقدمہ اشعر میں ہے کہ آپ ص سواری چاہتے تھے لا احکم اور جواب میں ارشاد کیا تھا اور بعض روایات میں بقید قسم آیا ہے کہ و انما لا احکم
 فرمایا معمول اس تو یہ ہے کہ باوجود علم سالمین کہ اس باب میں کہ حضرت پاس سواری بالفعل موجود نہیں گستاخانہ طلب سواری میں ببال کیا اس واسطے
 تاکہ بقسم فرمائی تا طمع سالمین کی قطع ہو جاوے پس یہ صورت عموم حدیث نبوی متفقہ و مخصوص ہوا یہاں ہی موابہلہ نہ میں مذکور ہے شیخ عبدالحق
 قدس سرہ تحقیق اس حدیث میں یہ بیان کرتے ہیں صواب یہ ہے کہ جریان کلمہ لاکار زبان شریف پر نفی نخل و خست ہی میدان غرت حال حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے جیسے تجلّا و ضعف کیا کرتے ہیں اور یہ جو آیا ہے شخص جو خیرا نکلتا دیا کہتے مراد اثبات جو دہی یعنی دنیا و خیر کا وہ شخص لایق اس کا ہو
 اور رہا اوقات حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوات وقت یا صلوات سالمین نہ فرماتے دیکھتے تھے جیسے طالب عمل و حکومت کو تا انتظام مسلمانوں
 اور رعایا اوس شخص میں خلل راہ نہ پائی اور کسی منع کرتا وہ شخص دریای طبع اور گرداب حرص میں ڈوب نہ جاوے جیسے حکیم بن خزام کہ قبول نگاہ
 او ہمیشہ راہ و عذیبہ کہی تو کچھ مانجھا دیا اور فرمایا دیتا ہوں لیکن اوس کے ساتھ کہ ورت و کراہت ہوگی ابوذر کہ زہاد و کیر صحابہ تو طالب عمل ہوئے آپ
 نے فرمایا کہ تم مروضعیف ہو طالب عمل نہ ہو اور کسی سے کچھ نہ مانجھا کرو لیکن تک کہ اگر تمہارا تازیا نہ میں پر گر پڑے آپ و تمہا لو۔ دوسری حدیث میں آئی ہے
 کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی چیز کسی جماعت پر بخش فرما رہے تھے کہ عربی الخطاب رضی اللہ عنہ نے کسیکے واسطے کہ اوس کے افلاس پر گاہ تھے
 طالب ہو کر عرض کیا ہو مومن نبیا علیہم السلام یعنی وہ شخص میری دانست میں مومن ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میں مرتبہ
 عدا کی آپ نے فرمایا کہ بہت شخص ایسے ہیں کہ میں اومنین دوست رکھتا ہوں اور میں دینا صلاح حال اوس کے دینی میں ہی دوبار بارہا بقول حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ کہ مومن کہانہ دو آدمی کو یا اس مقام میں خلق حضرت کا باخلاق اسی معلوم ہوا حق تعالیٰ اپنی بزرگوں دوست رکھتا ہے اور میں
 دیتا ہوا جو دشمنی او جو دیکھتا ہوں نبوی ص۔ اور بہت کچھ نہیں و متعوض رکھتا ہے اور ایتا نعم فانیہ اس قدر فرماتا ہے کہ محسود و انجائی روزگار ہوتے ہیں
 جس طرح طبیب مر فیض کو روکتا ہے اور منع کرتا ہے استعمال شہابی خنارہ تو اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکیم اپنی امت کے میں منع و عین
 میں اندازہ حکمت رعایت فرماتے تھے۔ بخاری میں یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرتبہ بہت سماں بحرین حضرت کو پاس حاضر کیا گیا بعد از
 حکم فرمایا کہ اسی مسجد میں ڈالو بعد نماز وہاں تشریف فرما ہو کر بیٹھے جو سنانی آیا اوس مال سواوی دیا اور مردوم نکلیا۔ اثنائی اس حال میں عبد
 بن عبدالمطلب نے یہی اوس مال نہ مانجھا حضرت نے اونی کو کپڑے میں بہت سا ڈال دیا کہ اوٹنا نہ سکے عرض کیا یا رسول اللہ کیجو اجازت دو کہ میرا مال

میری ساری ایک چٹاپ ڈال دیا یہ نہیں ہو سکتا جس قدر تم اوٹا سکو لیا وید ارشاد واسطے قطع طبع عباسی اور تہذیب و ادب اوٹا دیا جسے تہذیب
عباسی نے اپنی دوش پر اور دلچسپی حضرت اُنکی طرف دیکھتے تھے اور تعجب فرماتے تھے اُنکی حرص پر غرض کہ سب مال متعلقین اور سائلین کو دیدیا یہاں
کہ ایک مہم باقی رہا اور روایت ابن ابی شیبہ میں آیا ہے کہ وہ لاکھ دو سو تھم تھمے ہوئے غلام بن خنصری کے خارج بحرین سے اور وہ اول مال تھا کہ لایا
گیا تھا حضرت کی پاس اور ظہور اثر جو دفع باب کہ حضرت کا روزِ زمین زیادہ مدد و جہد قیاس سے تھا شخص کو اعراب سے سو اونٹ اور نہرا ہزار
بکریاں دین اور مولفہ اقلوب کہ ضیف الایمان تھا و انکو واسطہ تالیف ہدایت کہ کہ سب مدد دنیا کی انکا دین ثابت و قائم رہے سب سے زیادہ دیا
چنانچہ صفوان بن امیہ کہ زفرہ ضعیف الایمانوں سے تھا او سے سو بکریاں ایک مرتبہ دین اور سو دہ بارہ اور مغازی و اقدی سے منقول ہر کلا و سب
صفوان کو ایک وادی پر اترے و گو سپنہ عطا فرمایا واسطے ازلا در و مرض کفر کہ اوس لائق تھا اور ابو سفیان اور بنیہ او سکری ہی قبل سے
تھے۔ لیکن ابو سفیان آیا اور کہا یا رسول اللہ کجے دن تم قبیلہ قریش میں سب سے زیادہ مالدار ہو اس مال سے میں ہی بہرہ مند کروا یہ سکر حضرت علیہ السلام
مستبم و اور بلال کو فرمایا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ اسود و ابو سفیان نے عرض کیا کہ نیرید میرا بیٹا ہی وہ ہی اسید عطا رکھتا ہی فرمایا سو اونٹ اور
چالیس اوقیہ نقرہ اور دو ہر عرض کی کہ دوسرا بیٹا میرا معاویہ ہی وہ ہی اسید اپنی حصہ کی رکھتا ہی حکم دیا چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ او سے ہی دو
اس وقت ابو سفیان بیہوش ہو لاکھ میری مان باب تمہر قبان ہوں خدا کی قسم آپ کریم و رحیم ہیں زمان جنگ اور زمان صلح میں خدا تعالیٰ تمہیں خیرا خیر دے
اور یہ دنیا حضرت کا اہل ہوا زن پر او کو قیدی کہ ہمہ نر تھے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ نقرہ اور ظہور اقلوب
فتح خنصرین یا چ لاکھ دینار و ماہب لہ نہ تھی ثابت ہوتا ہی غرض کہ بخدا و کرم حضرت کا ایک طرح پر نہ تھا انواع شستہ اور انجیا متنوعہ سے سائلین کو مال مال
استغنا فرما کر و فی طریق مہب و گا ہی بطور صدقہ اور کبھی برسیل قرض و گا ہی بطریق ہدیہ چنانچہ اتفاق ایک و کوئی عورت ایک طبق خرمای ترکہ مرغوب
اطیع حضرت کا تھا حضور میں لائی آپ نے عرض ہر یہ زریو کہ فتح خنصرین سے آیا تھا دست مبارک پر کر او سے دیا غرض کہ ہر حال میں ذات شریف پاکلیف
و رنج اوٹا کر اور غیر کو راحت و آرام پہنچاتی اکل اور اشرف اور ارفع و اعلیٰ اولاد آدم کی صفات و اخلاق میں ذات مقبول حضرت تمام الما نصیب
نستہ اللہ علیہ والہ وسلم تو بیان شجاعت و قوت فی الصرح شجاعت پر دلی و دلیری نمودن و درخا و ف۔ و فی الشفا فضل قوت
غضب و النقا و اوامر عقل را۔ و فی القاموس شجاع یفتح شین سخت دل تزدرد و مان۔ زور شجاعت و قوت و دلاوری و مردانگی حضرت کا اندازہ
تحریر اور ضبط تقریر سے باہر ہے کہ مقام سون دشوار و سخت میں دلاوری و دلیری ہر سیمہ و مضطر ہو کر و گوان و غما ہو تو اور حضرت بذات خود مثل کوہ البرز
استقلال و استقامت فرماتی اور استقامت و استمداد حق تعالیٰ سے جا بجا بیک مشت خاک انگین امدادی دین اور دشمنان اہل کین خیرہ و تیرہ کرتے
کہ وہ تاب نہا و دست ناکر و از میدان جنگ سے غنیمت جانتی حکایت ہے کہ ایک رات مدینہ میں شور ہوا دستبرد کسی چور یا دشمن سے حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم تنہا سب سے زیادہ راگڑا اور شیر گردن مبارک میں جمیل زمانی اور گھوڑا ابوطی کا کہ طبعی اسیر و تنگ گام تھا اور سپر سواری فرما کر جانب اوائل
 قصد و ارادہ کیا اور شریف لیکے اور بوقت مراجعت لوگ اہلین بلاؤں سے ارشاد کیا کہ اب کچھ قصہ نہیں اور ٹیپاؤں کے ہیں وہ گھوڑا ابی طحہ کا کہبت کم قدم
 اور سست رہتا بہت سواری حضرت کی ایسا سبک گام اور تیز رو ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس کی جلد رفتاری اور سبک فرامی کی برابری نہ کر سکتا تھا اور یہ کم عمر حضرت
 حضرت تھنا اور حقیقت میں جسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوت بخشین اور مدد فرمائیں ہر چند وہ شخص کیسا ہی ضعیف و سست و ناتوان و ناتوان و ناتوان ہو بہت
 زبان حق ترجمان حضرت ایسا قوی اور توانا اور کامران و کامگار ہو جاوے کہ کوئی ہمسری و برابری اس کی نہ کر سکے میت تو مراد دل دہ و دلیری ہیں نہ
 رو بہ نوش خوان و شیریں مین نہ اور حضرت زور بازو اور قوت میں ایسے کہتا و نہمتا کہ کشتی گیران عالم اور پہلوانان بنی آدم آپ کے زور و قوت کی سانسے
 پشم و گس و سورسے کم معلوم ہوتے تھے اور محمد بن اسحاق اپنی کتاب میں لایا ہے کہ مکہ معظمہ میں رکنا نام ایک شخص تھا کہ صنعت مصارعت و کشتی گیری میں عظیم
 و سیم اپنا نہ کہتا تھا کہ لوگ بلاد و امصار سے واسطے کشتی اور زور آزمائی کو آتے سبکو پست و زیر کرتا تھا مگر ایک دن شعب بن شعبہ مکی مدینہ شخص حضرت کے
 سامنے آیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای رکنا تو خدا سے نہیں ڈرتا اور دعوت اسلام قبول نہیں کرتا کہ نہ گستاخانہ و نہ اذیانہ یہ کلمہ زبان سے کہا
 کہ اپنی صدق دعوت نبوت پر اگر کوئی گواہ رکھتے ہو تو لاؤ حضرت نے فرمایا کہ تیرے واسطے یہی کافی ہے کہ میں اور تو کشتی اور آویزش باہم کریں اگر مصارعت
 میں تو مغلوب و میں غالب ہوں اس وقت تو ایمان لاؤ گا کہ انعم فیہاں پس فرمایا آپ نے واسطے کشتی کی طیار و آمادہ ہو رکنا نہ مستعد تھی ہوا
 باوجودیکہ حضرت لباس مبارک بدن شریف پر رکھتے تھے واسطے برابری رکنا نہ کر کہ بہت سطوت رسالت پر گریز میں پر گریا کہ وہ بے عا نہ اس حال نہرت
 اشغال کی حیران و متعجب ہو گیا اور رہائی اپنی آپ کے دست مبارک سے چاہی چنانچہ حضرت نے چوڑیا اور پیراؤں کے اعتقاد استقلال کے واسطے کر دیا کہ
 مصارعت باہم کی و لیکن ہر مرتبہ حضرت اوس پر غالب آکر الامر و سنے عشا ہر زور بازو کی نبوت تیر و غطر ہو کر کہا۔ عجب شان حضرت کی ہی کہ کوئی بشتر
 برابری سامنے آپ کے کسی امین نہیں کر سکتا اور حال اسلام رکنا نہ معلوم نہیں کیا بعد مشاہدہ ایسے اعجاز کی شرف باسلام ہوا یا نہوا حدیث میں ہی
 قدر بیان ہی ہو گیا کہ اور اہل تحقیق سے مروی ہے کہ سوا رکنا نہ کی اور زور آرون اور پہلوانوں سے ہی آویزش کشتی حضرت کی واقع ہوئی یہ چنانچہ
 ابو الاسود مجی ایک مرتبہ زور و مدد ہر زمانہ ہی تھا کہ بوقت استراحت کی اس کے پوست کا ویراگردس مرد قوی چٹائی اس پوست کو اس کے زیر پاے لے کر
 اسے حرکت و جنبش دیوں ممکن نہ تھا کہ ان اوسنے حضرت کو بلا کر کہا اگر آپ مجھ پر زمین لاویں ایمان لاتا ہوں نہیں حضرت نے اوس وقت زور قوت ہاشمی اوی
 زمین پر ڈالا مگر وہ بخت باوجود اسکے ہی بولت ایمان ہی نہ نصیب ہا اور یہ قصہ ابو الاسد کا طوالت رکھتا ہے برسبیل اجمال اس مقام پر کہنا گیا ہی
 ذکر حیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیا بدشرم کی معنوں میں ستمل ہے اور مادہ اسکا حیات ہی اور اسی جاسے استعمال حیا کا لفظ
 کی جگہ آتا ہے کہ سب میات ہی لیکن وہ مقصود ہی اور یہ محدود۔ اور حیا لغت میں بھی تغیر و انکسار استعمال کی جاتے ہیں کہ عارض ہوتی ہی آدمی کو عین

واقعہ اپنی سے اشیاء معیوبہ و مقبوضہ اور یہاں ہر حیات قلب کا جس کا دل زندہ و خلق و حیا و حیات میں زیادہ ہے اور شرع میں حیا نام ایک خلق کا ہے کہ بابت
 اس کے آدمی فعل زبوں اور تقصیر حق ہر ذی حق سے باز رہے ذات شرف میں دونوں طرح کی حیا علی وجہ امکان موجود تھی حیات قلب اور اقتضاب کو با
 سبب اسی صفت کی آدمی کو حاصل ہوتا ہے الحیا و س الایمان یعنی یا ہر سہ ایمان کا اور بخاری میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حیا و س العذر اے فی خدر ہائے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سخت تر از روی حیا زن و دشمنہ سے پردہ پائی میں اور
 ذکر فی خدر ہا کا حدیث شریف میں بحسب عرف و عادت کی ہے اور قیاد اتفاق ذکر اس شکیبائی سعید سے نسبت حضرت خالی بشاعت سے نہیں اور زائد اقلہ
 ار باب اب و تعظیم پر جو شش نہیں آتا شاید بقصد بیان مقصود میں تمبیہ واقع ہوئی ہو اور شاہ طہا طہ و اتفاق حقیقت قدس اندر و احمد کی
 تفسیر حیا میں بہت کلمات منقول ہیں بعض ان میں توجہ تحریر میں پائے جاتے ہیں۔ ذوالنون مصری قدس سرہ ذکر کیا ہے کہ حیا وجود خوف و مہبت ہر دل انسان
 میں یا وحشت و زدامت سبب پیش ہو پانچ امور ناشایستہ بجناب باری غرامہ کی اور کہا ہے الحب بخلق و الحیا بسلک و الخوف بخلق یعنی محبت کو بیا
 کرتی ہے عیب کو بشتاد و مع محبوب کو اور سیاہ فاموش کرتی ہے شہو و تقصیر ادا کی حقوق محبوب میں اور خوف بفسط و زدام رکھتا ہے عتاب و عقاب
 محبوب کو سبب بن خدا کرتے ہیں جو کوئی شرم رکھتا ہے خدا اسی طاعت و عبادت میں حیا رکھتا ہے اوس سے خدا معصیت و تغذیب میں اور حدود
 حیا کی بیاعت کر م ہوتا ہے حیا کہ میا آپ کی ایک قوم پر طعام و لیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا میں کہ وہ لوگ حاضر تھے اور سبب ازری تعود او کی حضرت
 بت متادی ہوئے لیکن بوقت نماز حیا کہ مجبول ذات شریف تھی کہ نہ فرمایا حق تعالیٰ فی اذی حضرت ہی اوس قوم کو متنبہ فرما کر کہ آیت فاذا طعمتم
 فانتم روا لا متانسنین حدیث ان ذالک کان یودی انہی غصتے سنگم و اللہ الاستیعے من الحق یعنی پس کھانا کھا چکے پس منتشر و پرکندہ ہوا اور
 نہ میثو رام و صین ہی باہم باتیں کر نیکو یہ فعل تہمارا ایدا و تبا سے پیغمبر کو پس وہ حیا کرتا ہے تم سے اور خدا نہیں شرماتا ہے۔ آدمی کو لازم ہے کہ ہر دم
 عیوب نفس اپنی سے آگاہ و مطلع رہے اور جو بات کہ انسان کو اپنے حق میں بری معلوم ہو دو سر کے حق میں روا و پسند نہ کرے اور ہمیشہ معاف خلق
 سے چشم پوشی و تغافل کرتا رہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت پاس آیا کہ اثر حضرت درودی او کی کہ چون پر اس قدر نکلتا رہتا
 کہ عفرانی ہو کر تھے آپ نے فرمایا کہ یہ کچھ نیکو فرمایا جب وہ چلا گیا ارشاد کیا کہ اس شخص کو کدو کہ یہ کپڑو ہوا دلو اور ایک روایت میں یہ آیا ہے کہ او تار و الیے
 بات نہ کرے کی مجلس میں فقہان کہ چشم چوں میں محل و شرمندہ ہو دو اور روایت معشرہ نے لکھا ہے کہ حیا حضرت کی ذات میں بجز تہہ کمال تھی گا ہی کی سبب
 و معین ہر اگر نہی و نصیحت نفراتی و نام لیکر منع نہ کرئی ملک کلام حاملہ عبارت شاملہ نابریع ارتحاب نامی بعضی اوقات اس طرح فرماتا کہ وہی برجال اوان
 تو ہون اور گد ہون کہ اسطوت غضب لکھی سے نہیں دڑتی اور مرکب لفعالی نہیہ کی ہوتی ہیں اور غرض اس ارشاد و کنایہ یہی تھی کہ کوئی مر تکب
 ملاہی اپنی چشم چوں میں شرمندہ و مجمل نموی چنانچہ صحیح بخاری میں عائشہ صدیقہ کی روایت ہے کہ حضرت فاحش یعنی کلام ناشروع اور الفاظ

مکروہ بالطبع اور تشفی سے مختلف ایسے الفاظ زبان مبارک پر نلاؤ تھے اور اسواق و بازار و نمین اور بلند فواقی اور نسبت ذات مبارک اگر کوئی سببی و بدگلی و بدزبانی پیش آتا غفور و درگذر فرماتے ایسے ہی کلام حکایت کیونگے ہیں تو ریت میں روایت عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص ہی۔ قلم پر یہ زبان کو کیا طاقت کہ احاطہ علم و حیاضت کا قوط اس ست ساس پر لکھ سکے کہ کاتب تقدیر پہلی لوح محفوظ میں ملک قدرت کو لکھ چکا ہے اب کیا کسی سے بیان اور سکا ہو سکے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان شفقت و اذیت و رحمت ہزاران مضامین رافت و رحمت اور ممدان تمہیدات شفقت ذات السلیک شفیع المنین کی آیت و ما ارسلناک الا رحمتہ للعالمین یعنی نہیں بھیجا تھے تجھے مگر رحمت واسطے تمام عالم کے اور وہ قہار و کرم رسول من - انفسکم غیر علیہ ما عنتم رحمہم علیکم بالیہ نہیں روف رحیم یعنی آیا تمہاری پاس بغیر تمہاری جس سے بہت دشوار ہے اور سپرد و چکر کونج میں ڈالے تمہیں اور نہایت حرص رکھتا ہے بدلت مومنین پر اور کمال مہربانی اور رحمت رکھتا ہے تم پر ایسا کہتے ہیں کہ معنی رحمت کی بخشش و دین مہربانی کیا ہی اور معنی رافت بہت بخشنا اور مہربان ہونا۔ امور مسلمہ و مختلفہ حضرت کی اپنی است کو حق میں جو احصا سے باہر ہیں منجملہ اونکے احکام و شرائع میں اور ترک فرمانا آپ کا بعض افعال شریف کو دوام و التزام سے کہ با و امیری امت پر فرض نہ ہو جاوے جیسے ترک امر بمسواک واسطے ہر نماز کی اور ترک اترتا خیر ناز عشا اور منع صوم وصال سے اور مانند اسکے اور درخواست کہ ناطق تعالیٰ سے کہ سب و لمن اور زبون کہ نہا کیا آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا عث رحمت الہی اور موجب قرب و ناستناہی جناب قدس کہ بانی مین ہو و ی اچک یا نہا تک قیق القلب تھے اگر سنی و اگر کسی لڑکے کی کہ مان او سکی نائین شریک جماعت ہوتی سبک و فاتی قرات حال تصنع آپ کا اس مرتبہ تھا کہ جب قریش حاکم دین ہو گئے کہ انڈا دینے جبرئیل علیہ السلام بام ملک العلم آکر اور کہا کہ روشتمہ سولک جبال کو امر از دستعال پونچا ہے کہ خدمت سید الکونین حاضر ہو اور کہہ اگر تم آپ کا ہر جبل الانشین کو کہ کہہ سقظہ اون و فو پہاڑ و نمین آباد و اس قوم پر ذوال دیون تاسب ہلاک ہو جاوین۔ حضرت نے فرمایا مین نہیں چاہتا ہلاکت انکی بلکہ حق تعالیٰ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ پیدا کرے اصلا بآبائکے سی ایسی اولاد کہ عبادت کریں خدا کی اور ساتھ اسکے سیکو شریک نہ کریں اور یہ قصد راز ہے سال دوم پشت میں بلکہ تفصیل بیان ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور روایت میں آیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اگر کہا کہ ام لہی آسمان و زمین اور پہاڑ و ن کو صدا رہو اسے کہ سب انقیاد و امر سامی کریں اور جو ارشاد ہو جائے لائیں اور اے ای حضرت کو ہلاک کریں۔ حضرت نے فرمایا جبکہ حق تعالیٰ فی صبر و حلم مجھے عطا کیا ہے چاہیے کہ طلب غایب انکی میں تاخیر کروں بلکہ درگذرون شاید کہ اوسجائے توفیق توبہ اونکو بخشے اور رجوع بہ رحمت کرے اور پھر اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جس دوام میں خدا کی طرف میں مجبور ہو آسان تر کو اختیار کیا یعنی اپنی امت کو حق میں اور مقتضای شفقت و رحمت میں یہی بدخل ہی کہ حضرت کہی کہی لوگوں کو ناپسند و نصیحت فرمایا کرتے تھے نہ ہونہ بوجہ خوف ملائت و کسالت سامعین کو یہ روایت کی ہے ابن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان خلق و عہد و وفاد و صلہ رحمہ ناسر

منہم عیسیٰ وخلق و عمر و وفا و زکراں تباشر صلہ رحم و اہل سید الوری نے ایسی روایت کی ہے کہ جب حضرت پاس کچھ خبر بطریق ہدیہ آئی تو اسے لیجاو
یہ دوست خدیجہ رضی اللہ عنہا پاس چنانچہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے بہ نسبت کسی ازواج مطہرات حضرت کی ایسا شکر آتا تھا جیسا
خدیجہ الکبریٰ سے رضی اللہ عنہا پھر بخت زیادہ دیا کہنے حضرت کو انکو اور اگر کوئی بکری بیچے گوشت اوسکا اون عورتوں کو کہ جو دوست و اخلاص
خدیجہ رضی اللہ عنہا تین اتفاقاً آئی ایک عورت حضرت پاس کہ آپ اوسکے آؤ سے نہایت شادان و فرحان ہوئے اور بہت مستفسر حال اوس عورت کے
ہوئے جب دوپہلی گئی فرمایا یہ عورت ہمارے پاس آئی تھی زمانہ خدیجہ رضی اللہ عنہا میں اور تکلم بکلام بریت و سوغات انجام حسن العملین الایمان یعنی
خوبی و فاء و عمدہ خیر ایمان ہی ہوئی اور حال حضرت کی شفقت و رافت کا اولاد امجاد سے جیٹے تحریر سے باہر ہے اکثر اوقات حضرت مشغول بناتے تھے
کہ امامت زینب و دوش مبارک پر سوار ہوتیں جب حضرت سجد و میں جاتے تپسل جاتیں پھر سوار ہوتیں یہ حال محبت و رافت کچھ اتنا اولاد امجاد
کی ساتھ اور ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ بنیان ہوا زن میں شیما بنت علیہ کہ بہن رضاعی حضرت کی تھی کہ آپ کو بہت کیا تھا چنانچہ ابن اشیر نے
اوسے صحابیات میں ذکر کیا ہے اور اپنی ما کے ساتھ شرف اسلام شرف ہوئی تھی آئی اور اپنے کو بتایا حضرت فی ردای مبارک اپنی اوسکے واسطے پہنچا
اور ارشاد کیا اگر خوش دی میان رہ کر موم و محبوب باہر مسند کرو نہیں تجھے بال یا اپنی قوم میں ملی جا اوسنے جانا قوم میں اعتبار کیا حضرت کچھ متعرض مانع
نہوئے اور ابو الطفیل نے کہا دیکھنا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اوس زمانہ میں لڑکا تھا آپ کی پاس ایک عورت آئی آپ نے اوسکو واسطے
رد اپنی بچا دی وہ اوس پر بیٹھی سینے حضرت سے پوچھا یہ کون ہے فرمایا میری ماشرہ ابو البر نے استیجاب میں کہا ہے کہ وہ عظیمہ تھی اور یغفون نے
کہا ہے کہ شیرہ بنی نعیر علیہ السلام کی ائمہ عورتیں تھیں یہ کہ کوئی ایک و نہیں میں سے تھی اور عمر بن التائب سے بوقت آنی پدرو ماور و برادر رضاعی
کو در باب بسطردا اور انہما محبت یہی روایت آئی ہے اور بھی کرتے تھے حضرت واسطے ثوبہ مولاء ابولہب کی کہ شیرہ حضرت کی تھی قسم خور کہ پوچھا
سے جب مر گئی پوچھا کوئی اوسکا قرابتی باقی ہے کہا کوئی نہیں اور حدیث خدیجہ رضی اللہ عنہا میں آیا ہے کہ حضرت کو کہا بشرف اللہ لایحیک ابدا
انک لتصل الرحم و تحمل الکمل و تکسب المعدوم و تقرئ الضیف و تعین علی نوائل الحق یعنی خوش ہوا ہے نعیر علیہ السلام کو کہ اوسکے پس قسم خور
کہ زہرا کرے تجھے خدایتعالیٰ ہمیشہ تحقیق تو ملاتا ہے رحم کو یعنی حقوق رشتہ داروں کو ادا کرتا ہے اور اونٹنا ہے گرائی و بیچ لوگوں کو ناتوان کا
اور پیدا کرتا ہے ناپید کو اعنی معیشت و زمحانی کرتا ہے مہمان کی اور مدد کرتا ہے اور پختیون اور عادتوں حق کے مانند ادا ہی حق قرض و مال اور
تقویت ضعیف اور مثل اوسکے بیان عدل و امانت و عفت و صدق و اعلان اقبال اخبار اور ناقان علامات و آثار حال
عدل و امانت و عفت و صدق شفیق کنہ کاران آشفہ روزگار واسطہ آفرینش نہیں باتکین و گنبدہ دار سے یون خبر دیتے ہیں کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام بہت امانت دار اور بڑے عادل اور نہایت پارسا اور بختہ راست گو مردم تھے کہ دشمن بیکجاہ سب مقرر تھے کہ صفات ستودہ ہیں حضرت

انصاعیل نے کہتے تھے اور پیش از نبوت آپ کو موسوم بہ محمد لائین کر دیتے یعنی امانت دار بن اسحاق وجہ سے یابین یہ بیان کرتا ہی کہ جمع کی گنت حضرت مین
اخلاق پسندیدہ اور عادات ہرگز بدہ اور بیان قبیحہ قبول سبحانہ تعالیٰ علیہم السلام میں یعنی فرمان برداری کی گئے ملکوت آسمانوں میں امانت دار۔ اکثر تفسیرین
یہ کہتے ہیں کہ امجدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چنانچہ قصہ اوٹھانہ انجیر اسود کا اسپر دال سہلہ قریش باہم چار قبیلہ تھے ہر ایک بوقت بنای کہ قبہ معظمہ رکھتے تھے ہر
میں باہم تنازع و اختلاف کرتے تھے آخر الامم سب فی اس بات پر اتفاق کیا کہ اول شخص آدو اور اس باب میں حکم کرے ہم راضی ہیں ناگاہ جناب سرور انبیا تشریف
لائی سب فی کامیہ محمد میں جو کچھ بدینہ فرماویں ہم سب متاود تابع ہیں حضرت فی ایک چار طلب کی اور عجز اسود انو مین رکھا اور چاروں کو شہ چادر کے ہر ایک
تیس قبیلہ قریش کے ہاتھ میں دیے اور عجز اسود آپ و ٹما کر جہان مقام رکھے تاکہ اتار کر واقعہ اس واقعہ کا پیش از نبوت سال تولد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا میں ہوا تھا۔ اکثر وقائع پیش از زمان اسلام سے قریش حضرت کو اپنا حکم کرتے تھے چنانچہ یہی قول حضرت کا و اما فی اللین فی السماء امین فی الارض
یعنی قسم بخدا کہ تحقیق میں ہرگز نہ امانت دار ہوں آسمان میں اور امانت دار ہوں زمین میں اسپر دال ہے اور روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
کہ ابو جہل ملعون نے اہل اوقات یہ سخن زیادہ و ماسعقول و نامذہبون آپ کی شان میں کہا کرتا تھا کہ ہم لوگ تمہاری تکذیب نہیں کرتے اور تمہیں جو مائین
جانتے بلکہ راست گو ہو الا دین کہ تم لائی ہو وہ نامرضی و ناپسندیدہ ہمارا ہے حق سبحانہ جل شانہ فی اس میں تشفی و دل اسادل سرور انبیا کو فرمایا اور
کہا کہ تم مگلیں و ملول نہو آیت فانه لم یکنذہبوا و لکن الظلمین بآیت اللہ یحیدون یعنی وہ کفار تحقیق تجھے نہیں جھٹلاتے لیکن یہیہ سنگار بنشانیا تھا و خدا
انکار کرتے مین چنانچہ مثل مشہور ہے فربا الغلام ابانت المولی یعنی مارنا غلام کا اہانت مولی کی ہے۔ سر اس تکذیب آیات کی جو کرتا ہے مجھے چھوڑ دے
آیت ذر فی ذنوبک یذہب الذیات قیامت میں حال تکذیب معلوم ہو جاو گیا۔ لائی میں کہ انفس بن شریق نے ابو جہل علیہ اللعنة والغدا بل اللہم
سے روز بروز ملاقات کی اور بعد ملاقات کہا کہ ایاہا حکم اس وقت یہاں میرے اور تیرے سوا اور کوئی نہیں ہے کہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوی
رسالت میں راست گو ہیں یا نہیں۔ ابو جہل نے کہا و اما مدعای و راست گو ہیں اور رسول کیا ہر قل نے ابوسفیان سے اس حدیث میں
کہ پوچھا ہے احوال داود عمان حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور دلیل پکڑی ہے اس کے ساتھ نبوت حضرت پر کہ یہ حال بیاں کہ تم لوگوں کو گناہات کا
دعویٰ نبوت و ابلاغ رسالت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا یا جانتے اور تم بدروغ و فیروغ کہتے تھے ابوسفیان نے کہا و اما وعدہ پچھو ہر قل نے کہا
کہ یہ کہہ سکتا ہے کہ ساتھ خالق کے راست گو اور خالق پر دروغ و بہتان جدا و یہ حدیث ہر قل بت مفید و سودمند ہے شناخت نشیون نبوت
حضرت میں کہ اول بخاری کو نہ گورہے اور شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کو کتاب الجہاد میں لکھا ہے اور باب لکھا بتالی الکفار میں اور اس جلد میں
بیان اس کتابا رسال رسلیں فصل کہا جاو گیا انشاء اللہ تعالیٰ اور روضہ بن الحارث نے کہ ایک کاوتر تھا اور غشا و کفر بنی دل پر رکھتا تھا لیکن نسبت
اور کفار کے احوال منصف تھا کہ وہ علی غلا و شہید تھے کہ وقت پوشی میں قریش کو کہا کہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور رسالی اور جوانی سے پہلی تک پہنچے

بیستم تا فتح غزوہ دال معانی یعنی کتنا ہے نعمت نجات صراط خاوش شدن مر و موت یعنی مردے و انسانیت ہار می بھگت یا وسکون وال سیرت
 و اور در پیش ایسات دل اسین غم کر گار بند کر دشتہ دنیا و کون استوار بہ وجودش جہان را گلیہ آہرہ بہ جہان از پی او پدید آمدہ و
 بلع کمالش معانی فزون بہ معنی روح من از ان کائنات و فون بہ ہمستی عاشق زبردست نہ کہ ہست از پی او شدہ ہر چہ ہست بہ چراغ جہان ذات
 پر نور او بہ خط شرع طواری مشہور او بہ حدیث میں آیا ہے کہ وقار حضرت کاسب ہی زیادہ تھا مجلس میں کئی ہاتھ ملنا پاؤں و راز کرنا عادت تشریف تھی
 اور شست حضرت کی اکثر اوجہ عتیباتی یعنی سر پر بنیاد افواؤں و نما کر اور شیت و ساقین ملا کر گاہ بہ گاہ شیل فوطہ در او گاہ بہ ہرست اور کبھی نشست
 چاندن انوی فوالبی سبے اور جو بیغ و فضا ہی نشست حضرت کا اتفاق ہوا ہے کہ فضا انہم قات و سکون را و ضم قاصو و صلا و مملہ عدد و دو مقصود کی تفسیر
 کی ہے کہ بطور اجتماع تھی کہ اندازہ سکا گذرا و رید جلسہ از اب غیا گاہے اور حدیث قسیلہ فستخفاف و سکون تحتانیت فخر میں آیا ہے کہ رسول خدا
 علیہ السلام کو سب سے زیادہ قنصا خشع مینا و یکسا کہ خوف و ترس سے میں بقیاب و ملاقت ہو کر کانیٹے لگاؤ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کثیر
 السکوت توبہ حاجت کا رقم مانتے اور ماننے اور بیوہ و گوت اعراض سے اور کلام حضرت میں عمل تمانیے رشتہ درارینہ کم نہ زیادہ اور عایشہ صدیقہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ آپ ایسا کلام و غیرہ فخر فرماتے کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ گویا اجاں لیتا اور بیش ابن ابی الدین آیا ہے کہ حضرت کا سکوت
 شخصہ چار چیز پر متاعلم و عذر و تقدیر و تفکر اور خشک حضرت تبسم تھا وطنی ہذا نقیاس نمک اصحاب سبب توبہ و تعظیم و اقتدار و اتباع حضرت کو اور
 مجلس میں ہمیشہ راستہ مجاہد و حیوانیہ و امانت تھی کوئی آواز نہ نکالتا اور نہ اگر کلمات سے بے اقتباب کرنا و جب حضرت در ریزہ اعطاء و نفع دینے
 سماعین ایستے سر اٹھانے و نہ گون ہوتے گویا اون کے سرواں پر جانور پر نہ سٹے ہیں اگر بلین کرین ابی او لبیا وین اور قاتی عیاض صاحب
 شفا نے یہ حال صحابہ فقید و محسن و بقت حکم حضرت کیا ہے اور اور وین سے اپنی کتابوں میں مطلق اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ابو بکر
 صدیق رضی اللہ عنہ حضرت کو رو بر و ستر گزہ نہ ملین و اگر شیت تادم نہ مار سکیں اور زقار شریف باوقار سے نہ خطاب و کسل ملا تھی اور سینی و
 دہت ہو کر اپنے کیتے تھے یعنی پوچھنے کی چیز کو پوچھنے کی اور حکم کرتے کہ کیا ہو اسے کہ تمام اگ سے کہا وہی دین بائین او پر سے نکلا وہ
 او بیسواں و پاک کرنے اور پاک کرنے پر اجماع یعنی بندہ ہی انما شتان حکم فرماتے اور سیرت و حصلت حضرت کی بہترین سیرتوں اور حصلتوں کی تھی
 اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں آیا ہے خیر الحیث کلام اللہ و غیر اللہ ہی محمد یعنی بہترین سخن کلام اللہ ہے اور بہترین سیرت سیرت محمد
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب حضرت ختم الانبیاء دوست رکھتے تھے خوش بو اور اس کے استعمال کو اور ترغیب فرماتے اور وگو اور یہ کلام
 منہجہم ارشاد کرتے حبیبی من و نباکم النساء و الطیب و جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ یعنی دوست کی گئی ہے میری طرف تمہاری دنیا و دین
 اور خوش بو کہ تعالیٰ نے محبوب و مرغوب کر دی ہیں زمین باختر و خود و انہیں محبوب و دوست رکھتا ہوں اور کیا گیا ہے قرارہ آرام و

جنگی سیری انگلی کی غنائین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم شادی و مسرت و خوشحالی و رونق و شہنشاہی چشم کشا غنائین پاؤں کے کسی اور عبادت میں کسی وقت ایسا
 ذوق و شہود نہ پاتے اور حدیث میں فی الصلوٰۃ فرمایا بالصلوٰۃ اسوا سے کہ سرور آرام و ذوق و شہود صلے کا غنائین فقط بشاہد حضرت حق جل و علی
 حاصل ہے کائنات راہ یعنی گویا صلے ہی سجدہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے نفیس نماز یا بموصول ثواب و خیرای ثواب ہر چند غائبی بجمہل نعم جلیلہ حق تعالیٰ
 سے ہے لیکن بوقت مشاہدہ جمال محبوب آرام و التفات بغیب نہیں ہوتا پس نماز اور پیڑھے اور مشاہدہ حق اور بیان نہ ہر راوی حدیث افزہ و خصال
 تعبیہ و احاد و خلال پسندیدہ زہد اوس فصیح لسان فصیح خیال و رستادہ خدا و اسطہ افزائش عرض و سماع سے فن سیرین نظم تحقیق او پر صحت و توفیق
 یوں لکھا ہے کہ یہ بیانیہ غیبی دنیا سے حضرت کو اس حالتی کی بکرات و مراتب زبان حق ترجمان سے دعای اللہ جعل رزق ال محمد و آلہ
 بارئہ یا گردان اور مقرر کرد رزق ال محمد کا قوت اعمیٰ اندک کہ سبب اس کے علاوہ جان قائم رہے نکلے سے اور یہ وجود و کفایت بقوت و قناعت کفایت
 لامیت بجاہت قوتہ عیال زرہ مبارک کہ جمہل اسلحہ جنگ و دفاعی ایک بیودی پاس گرد کردی تھی کہ سبب زہد و سخا و ایشاء اتفاق انفکاک کا وقت
 وفات تک سیر فرما اور رعایتہ صدیقہ نبی اللہ عنما کنتی میں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک اس سبخی سرای بیو فائین رہے کسی میں نہ
 متواتر و نیکیوں کی سیر ہو کرتا دل فقرا کی اور بعض روایات میں نان جو بھی آیا ہے اور روایت دوسری میں آیا ہے کہ ایک بار جبرئیل
 علیہ السلام نے بغیر مال ملک العلم نازل ہو کر آپ کی خدمت میں جانب یہ ورود کا عالم سے بعد ابلغ سلام و مسرت و بجاہت التیام میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ
 و رضا نبی میرے حبیب کی ہوا تو ان پناہوں کا گونہ کیا کردون جہان آپ قبول و نقل فرما وین خدمت میں حاضر میں یہ پیام آزمائش و فحاش حضرت شکر
 ساکت و خاموش و سرنگون ایک سماعت تک ہے بعد از ان لسان راست بیان سے یہ کلمہ فرمایا کہ دنیا اگر اوس شخص کا ہے کہ جسے گنہگارین اور
 مال اوس کا کیسے مال نہیں جمع کرتا ہے دنیا کو وہ کہ اوسے عقل و احتیاج نہیں پس کما جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سے کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ثابت رکھتے تھیں خدا قول ثابت پراور حضرت عائشہ صدیقہ سے آیا ہے کہ ہم آل محمد کسی ایسا اتفاق ہوتا کہ بات ایک مینہ تک لگ و یکدلان میں نہ
 ڈالتے فقط خود اک ہماری غمخوار پانی تھا اور عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ خوان بڑا بڑا ہوا کہانے کا عبد الرحمن پس
 لائے یہ اوسے و یکلمہ بہت روئے اور کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت او کے کیا بات فاقون سے جان بلب ہو کر روٹی جو کی بھی
 سیر نہ تھی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت اور آپ کی اہل اکثر اتین برابر ہو سکے سو رہتے تھے اور طعام شایا ہا سیر نہ ہوتا تھا
 اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنما کہتی ہیں کہ حضرت فاطمہ کو بہت دوست رکھتے تھے کہ کسی کیلے و بر و شکایت فرماتے فاطمہ و کرسکی سے کہ تمام شب
 بوارام تھے اور صبح اوس شب کی روزہ رکھتے کوئی مانع نہ ہوتا اگر آپ جناب الہی سے طلب و خواست فرماتے غنیمت کرتا تمام حرفے زمین اور
 سیوے او کو اور فواح و کشادہ کہ از ننگانی حضرت کی لیکن میں نہ شفقت و مہربانی بد حال مسرت مال و یکسر ویا کرتے اور کہتے رومی خداک

یا رسول اللہ فی میری جان تم پر جان ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شک بقد رتوت دنیائی دینہ سے اختیار فرماتے تھے و جواب زبان صدق بیان سے ارشاد کرتے کہ مجھے نہ زحاف دنیائی فانیہ سے کچھ قطع و رغبت نہیں اور میرے بھائی پیغمبر اللہ الغم دنیا سے کیسوی و بی رغبتی کرتے رہے میں نظر با فونی ثواب و عظمت و بزرگی نزدیک حق قبل علی کہ پس مجھے شرم آتی ہے کہ تن آسانی دنیا میں کروں اور نعم باقیہ سے محروم اور اپنی بھائیوں سے تنہا و جدا رہوں میرے نزدیک کوئی خیر فائق و متبرکس سے نہیں کہ اپنے بھائیوں سے ملوں۔ ایک معینہ اس بات پر گذرانا کہ حضرت زکوات پائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تو تنگ زیر انگلندی حضرت کہ جبہ بوقت شب استراحت فرمائی ایک خیرین خراسا گندہ تھی اور رخصتہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ دروش خانہ رسول خدا پلاس تھا بوقت خواب ہم اوسے دوتہ حضرت کہ نیچے بچھا دیا کرتے تھے ایک ات ایسا اتفاق ہو کر کہ نیچے اوسی جا کر بچھا جب صبح ہوئی آپ نے پوچھا کہ آج میری نیچے کیا بچھا یا تمنا عرض کی گئی کہ وہی دروش قدیم کہ بچھا یا کرتی تھی فرمایا کہ اوسے بحال نخست چھوڑ دو اور کہہ دو میں تکلف نہ کرو کہ نرمی اوسکی نے نماز شب کی مجھے باز رکھا اور رگاہ گاہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر پر کہ باقیہ برگ خراسا سے تھے خواب استراحت فرمایا ہے نقش و نشان اوسکا پہلو شریف میں تاثر کرتے تھے غرض کہ حال زہد و بی رغبتی حضرت کا دنیا و مافیہا سے کتب مطولہ میں ملو و مشحون ہے یہ مختصر کجائش بیان اوسکا نہیں رکھتا صلی اللہ علیہ وآلہ بحسنہ و جمالہ بیان خوف و خشیت و سختی طاعت و شدت عبادت ارباب سیر باخبر نہفت خوف و خشیت و وصف طاعت و عبادت اوس خیر البشر کو مسلک تفریر میں یوں منتظم کیا ہے ابیات ای تو بہ مرتبہ عالی مقام : مرتبہ ہائی ہمہ تست از تو دوام ہے صبح باو را تو نشان شدہ بد کفر بارشاد تو ایمان شدہ : طاعت تو بہرہ ہا فرض عین : پیروی امر تو بہرہ دین : مادر معرفت از خوان تست : آیت این مرتبہ در شان تست : نہ فلک از قدر تو آراستہ : ماہ شب قدر تو نا کاستہ : خوف و خشیت و طاعت و عبادت حضرت کی بقدر علم و معرفت آپ کی ساتھ پروردگار تعالی و تقدس کی تمہی فی الحقیقت جو کوئی داناتر اور شناسا تر نہ ہی غرض اہل ہوتا ہی بزرگداشت و سعید ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے آیت انما یخشئ اللہ من عبادہ العلما یعنی سو اسی اسکا نہیں کہ خوف و خشیت اللہ کی اوسکا بن و زمین سے علی کو حاصل ہے حدیث بخاری میں آیا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت فرماتے تھے اگر تمہیں عرفان و علم و ترس و خوف جب قدر کہ مجھے ہر آن و ہر نظر موجود رہتا ہے حاصل ہو تو کبھی شحک و خندہ سے واقف نہ ہو اور ہمیشہ حالت گریہ و بکا میں گرفتار رہا کرو اور حدیث ترمذی میں آیا ہے کہ دیکھتا ہوں میں جو تم نہیں دیکھتے اور سننا ہوں میں جو تم نہیں سنتے اور فرمایا اللہ السموات و الارض و انما یطیعہ او انکرنا تہ آسمان اور سزاوار ہے اوس سے کہ او انکرے۔ اسیطی او انرا پلان و نالین شکر کو کہتے ہیں اور او انکرنا آسمان کا بحیث کثرت و افزونی اوس خیر کہ کہ اوس میں ہے ملائکہ اور گرامی و عقل و انکی سے اور یہ کنایہ و اشارہ بیان کثرت سے ہے اگرچہ وہ ان آواز نہوا و فرمایا ہے میں ہے آسمان میں جای چار انگشت کہ جبہ ملائکہ سے خالی ہو کر خدا تعالی کو سجدہ کر رہے ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے سوال کیا کہ کس چیز کا معاینہ حضرت کو ہوتا تھا

فرمایا بشت و دروخ کا کہ علم یقین اور عین یقین دو نوجو کر دیں حق تعالیٰ نے میری واسطے سرائے خشیت قلبیہ و اختصار عظمت الہیہ کے لئے فرمایا اور کیسکو سوای میرے۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات حضرت کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ خواب میں پیدا ہوئے اور سوک و ضوکیا اور واسطے غار کے قیام فرمایا پس میں بھی باتمذآپ کی گڑھا ہوا آپ کی قوت سورۃ بقرہ شروع فرمائی جہاں آیت رحمت آتی دہان حق تعالیٰ سے طلب و درخواست رحمت فرماتے اور یہ آیت وعید عذاب پر گزرتی نفوذ و پناہ حضرت باری عزائم سے مانگو عذاب و عقوبت سے پس حدنگ رکوع میں مثل قیام فرماتے اور بعد از فرائض رکوع قیام مثل رکوع عمل میں لاتے بعد از ان سجدہ اوزشت میں السجدتین مانند اوسکے اور یہی حال رکعت ثانی کا کہ کبھی سورۃ آل عمران اور کبھی سورۃ نسا اور وقتی سورۃ مائدہ تلاوت فرماتے اور کبھی بجز ایک آیت تمام شب قیام کرتے اور رمزی ہے کہ وہ آیت یہ تھی آیت ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت الغفور الکریم یعنی عذاب کریتو انکو پس یہ بندے تیرے ہیں اور اگر بخش دے تو خاص انکو پس تو غالب استوار کار ملک والاسے۔ اور مقصود ہذا کہ اس آیت سے عرض حال امت و طلب و درخواست حضرت اور آفرین تھا اور آیات کما یرین شکر مبارک ہو کبھی آواز جوش و یک سی اور گاہے آواز سیاکی سی آیا کرتی تھی اور حدیث ابن ابی ہالین آیا ہے کہ حضرت پر طریان و درد و غم پانی ہوتا تھا اور زرد دام اندودہ الم ستواتر اور آرام و آسائش کم اور آپ نے فرمایا ہے کہ میں دن میں ستر مرتبہ اور ایک روایت میں ہے کہ سو بار واسطے امت کی حق تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں جو ضلک میری ہی خالی غم و محنت و اندوہ سے نہیں اور رسالہ مع البحرین میں وجوہ اور یہی بیان کیے گئے ہیں اور حضرت علی کریم اللہ وجہ سے روایت ہے کہ میں نے طریقہ و حال حضرت سے سوال و استفسار کیا تو آیا المعرفة راس مالی و العقل اصل دینی و الحب اساسی و الشوق مہمی و ذکر الہ اساسی و التعلق کبریٰ و الخزن رفیقی و العلم سلامی و الصبر دائمی و الرضا غنیتی و الفقر غری و الزہد رفقی و الیقین قوتی و الصدق شفیع و الطاعت مہنی و الجہاد خلقی و قہ غنیتی فی الصلوۃ و ثمرۃ فواد فی الذکر و غمی لاجل امتی و شوقی الی ربی یعنی معرفت خدا متعالی اصل و مہربانہ مال میرے کا ہمی

۱۔ عقل جو میرے دین کی اور دوستی خدا نبیہ میری اور شوق بقای خدا سواری میری اور ذکر خدا دوست و ہمد میرا اور اعتماد و توکل خدا پران میرا اور اندوہ رفیق و مصاحب میرا اور علم تہجد و حریر میرا اور صبر چادر میری خوشنودی خدا مال غنیمت میری کا اور احتیاج خدا جزر کی میری اور بری رغبتی و ترک دنیا پیشہ اور کاریگری میری اور یقین قوت میرا اور راستی شفاعت کرنیوالی میری اور بندگی خوبی و جمال پر اور جہاد راہ خدا میں سیرت و خمیری اور فکلی اور آرام میری چشم کا نماز میں ہے اور حاصل و میوہ دل میری کا یادگاری خدا میں ہے اور غم و اندوہ میرا واسطے است اپنی کی ہے اور شوق میرا طرف پروردگار اپنی کی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان صفات حضرت کہ قرآن شریف میں مذکور ہیں مخرن طوایر صفات اوس صد صفحہ راستی و صفات سیر رفیق و حیافظہ و کرامتہ و کرامتہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ قرآن صدق بیان اور خالق انس و جان نبی و مجرب و کاسے یون و یمنہ تحریر میں لائے ہیں کہ ایک حدیث میں روایت ہے کہ جامع القرآن و قرآن حضرت کو ہے
 صحیح ہماری میں لایا ہے اور کہا کہ وصف کیونکہ حضرت بعض صفات کہ قرآن میں مذکور ہے آیت یا ایہا النبی انما ارسلک شہاداً و مبشراً و نذیراً
 مرزا لایمیں بیٹے آگاہ ہوا ہی پیغمبر و رستگاریاں بنے جگو گواہ اور بشارت و نذرانہ اور زانیہ والا اور پناہ واسطے ناخواندوں و جب کے : انت یوحی
 و رسولی عینک المتوکل لیس غبطاً ولا غلیظاً ولا سحاب فی الاسواق لا یدفع السیئۃ و لکن یعفو و یغفر و یدفع بالقی ہی احسن السیئۃ و لا یقبضہ العبد حتی یقیم
 یہ المذنب العوجا و بان یقول لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ و یستجیرہ عنہما عیماً و آوآنا صماً و قلوباً غفلتاً یعنی توبہ میرا اور فرستادہ میرا ہے اور نام کہنا
 یعنی تیرا متوکل کہ نہیں درشت خو اور سخت گوار نہ آواز بند کر نیوالا بازار دن میں نہیں دور کرتا بدی ساتھ بدی کے و لیکن درگزر تاسے
 اور نہ تاسے دفع کرتا حسن سیرت کے کہ وہ پسندیدہ تر ہے بدی کو اور نہیں مارنا و دوسے خدا تائیکہ است کرتا ہے ساتھ اس کے امت کی کچی کو
 مانگے کہ گنہگار و کلمہ توحید اور اقرار رسالت اور کلمات ہے اور روشن کرتا ہے سبب اس کے انگین انہی اور کان ہرے اور دل غافل و یوسخیدہ
 اور بعض طرق اس حدیث میں یہ زیادہ آیا ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اسد و کل میل و اہب لکل خلق کریم و اجعل لاسکینۃ لبائسہ و البشر عارہ
 و التقویٰ نصیرہ و اکتفوا مقولہ الصدق و الوفا و طبیعتہ و العفو و المعروف خلقتہ العدل سیرتہ و الحق شریعتہ و الہدی امامہ و الاسلام ملتہ
 و احمد اسمہ ہدی بہ بعد الفضلۃ و اعلم بہ بعد الجلالۃ و ارفع بہ بعد الخلاۃ و اسی بہ بعد النکرة و اکثرہ القلۃ و اخی بہ بعد العیلة و اولف بہ میں قلوب
 محتلفہ و اہوا و تشبہ و امم متفرقہ و اجعل استغیر امتہ اخوت لئلا یسراست کفرا و درست کردار کرتا ہوں میں اسے ساتھ ہر خوبی کے
 اور خیر ہر میں اسے اس کے ہر نیکی و گونا گونا گویاں میں آرام دہاں کی کو خوش اس کی اور نیکی کو عبادت اس کی اور گونا گونا گویاں میں ہر نیکی کو دہانی دل کے
 ہو کر داتا ہوں میں حکمت کو مقول اس کا اور گونا گونا گویاں میں استی اور فادہ و کلمہ کہ نسبت اس کی اور گونا گونا گویاں میں غفور و کرم کی خوبصورت اس کی اور گونا گونا گویاں میں عدل
 و انصاف سیرت و خصلت اس کی اور حق شریعت اس کی اور ہدایت اور رہنمائی پیشوا اور اسلام دین اس کا اور اہم مقام اس کا ہے راہ راست
 دگماتا ہوں ساتھ اس کے پیچھے گمراہی کے اور دانا کرتا ہوں نہیں ساتھ اس کے بعد نادانی کے اور بلند کرتا ہوں ساتھ اس کے بعد نیچے کرنے کے
 اور بلند و بالا لیا کرتا ہوں اور شمس اس کرتا ہوں سبب اس کے جماعت ناشناس کو اور بت کرتا ہوں نہیں اس کو بعد کی کے اور غنی و بی نیاز کرتا ہوں
 بسبب اس کے بعد فقر و احتیاج کے اور تالیف کرتا ہوں نہیں ساتھ اس کے دونوں مختلفین اور خواہشوں اور عقولوں پر آگاہ میں اور گروہوں
 متفرقین اور گونا گونا گویاں میں اس کی امت کو تہن اس امت کہ کمالی گئی ہیں واسطے لوگوں کے عیسیٰ اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ اتباعہ
 و امتہ اجمعین فضل و شرف حضرت کہ آیات قرآنی ثابت ہے موسسان تو امد ہدیہ فروع و اصول
 اور شیدان معاند مقول و مقول رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فضل و شرف جناب رسالت سلطان مسند قربت کا کہ آیات نبیات

قرآنی نسبت بابت ہو ایسے اس طرح قرطاس سست اساس کے ادب پر تعریف لکھنے میں نظم پائے این کار بخت ارستہ کا کرنی
 نیت ہمیں کارستہ حلالیوں میں کار تداویدہ اندہ زانکہ زاول بوجہ شیدائیدہ ہر کہ عطا بخش و کہم خوبو و ہر کہم خوش سبب جو بود
 تو سبب رحمت چون شد سے چون غم است نخوری چون شد سے سفہ المواہب و اذا اتی ما تو بہ من انصال المہمدہ
 فقہا جمع فیہ ما کان سقرفا فہم فیکون افضل منہ و بان دعوتہ علیہ السلام فی التوحید و العبادۃ و صلت الی اکثر بلاد العالم بخلاف سائر الانبیاء
 فظہر ان انتفاع اہل الدنیا بدعوتہ صلوات اللہ علیہ واکہ وسلم اکمل من انتفاع سائر الامم بدعوتہ سائر الانبیاء و فوجہاں کیوں افضل من سائر
 الانبیاء اتنی یعنی جس وقت لائے حضرت تمام وہ چیز کہ لائے او سے یعنی سارے انبیاء فصلتوں ستودہ سے پس تحقیق معنی ہوئی حضرت
 میں وہ چیز کہ تہی جہاں میں پس ہوے حضرت افضل اون سب سے اور دوسرے سبب فضیلت یہ کہ دعوت حضرت کی توحید
 و عبادت میں پونہی اکثر شہروں عالم تک برعکس سادے نبیوں کے پس ظاہر ہوا یہ کہ فائدہ دنیا و الون کا ساتھ دعوت حضرت کو نہ بیکال
 تھا فائدہ ساری امتوں سے ساتھ تمام انبیاء کے پس واجب ہوا ہونا آپ کا افضل سب انبیاء سے آخر ہوا قول صاحب مواہب کا اول
 اون آیات سے کہ حضرت کی رحمت و شفقت بحال امت خبر و بشارت دیتی ہیں یہ آیت ہے آیت تقدیر کہ رسول من انفسکم عزیز علیہ
 ما عظم علیکم علیکم بالمؤمنین رکوف رحیم یعنی تحقیق آیات ہمارے پاس ایک پیغمبر میں سے کہ بچانے ہو تم مکان و محل و صدق
 امانت او سکی کہ کسی تم میں متم کذب و دروغ نہیں ہوا اور پچاتے ہو یا بگو امانت او سے کہ سب ارفع و اشرف و افضل قوم عرب میں اور ظاہر
 و مہر ہوے ہیں کہ ان میں نہ نا و نقصان اور زربونی جاہلیت نہ تھی جیسے کہ فرمایا حضرت من اصحاب الطاہرۃ الی الارحام الطاہرات یعنی باپا بیا
 میں پشتوں پاک سے طرف رحمن پاک کہ۔ اسی جگہ سے شرف ذات و عبادہ صفات و عظام اخلاق و محاسن افعال حضرت کے ظاہر و باہر
 ہوئے ہیں اور جای دوسری فرمایا آیت لقد علی المؤمنین اذ بعثت فیہم رسولاً من انفسکم یعنی ہر ایک نے تحقیق منت و احسان
 رکھا حق تعالیٰ نے مومنوں پر سبب برائے گنہگار کرنے رسول کے ان میں کی جنس سے پس بھیجا رسول مقبول کا اون کی جنس و قوم سے
 افضل و اقرب ہے تائیس و تصدیق و ایمان و اتباع و امتنان میں اور فرمایا آیت ہو الذی بعثت فی الایمین رسولاً منہم یعنی وہ
 ایسا خدا حکمت والا ہے کہ بعثت و برا گنہگار کیا تاخدا نہ گمان عرب میں پیغمبر اون کی جنس سے اور فرمایا آیت کہ ارسلنا فیکم رسولاً منکم
 یعنی جیسے کہ بھیجائے تم میں پیغمبر تماری جنس سے۔ امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ وعلیٰ آلہ السلام کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ بعلم غیبی اپنی خبر و
 قصور مخلوقات کا معرفت و طاعت میں جانا اور چاہا کہ تعلیم معرفت اپنی سے ان میں خبر و ارکری پس پیدا و بھیج کر کیا ان میں کی جنس سے
 آپ پیغمبر خلق خلعت صفت رحمت و رافت کیا اپنی صفات میں سے۔ اور فرمایا حق تعالیٰ کہ او سکی اطاعت و فرمان برداری اپنی

اطاعت و خوشنودی فرمائی کہ آیت میں بطور الرسول فقد اطاع العذیب فی جنس شخص سے فرمان برداری رسول مقبول کی اختیار کی پس محض اطاعت حکم نہ دیا لایا آیت و ما ارسلناک الا رحمة للعالمین یعنی نہیں بھیجا تھے تجھے مگر رحمت واسطے عالموں کے تمام ہوا انھیں و محصل کلام امام علیہ السلام کا پس ذات ہدایت و ارشاد سماعت مظهر و مصدر رحمت شامل و رافت کاملہ ہے عموماً اگر کوئی از راہ انکار و عناد و استکبار گرفتار و پابند شد تعاقبات و محلات و حرمان و خدلان رہا اور ظلم و جفا اپنی جان پر گوار کیا اپکا ارسال کہ واسطے رحمت کے ہے اوہمیں کہ پختہ نفعان و زیان نہیں راہ پائیا جسکی آفتاب واسطے انارت و اضافت و روشنائی عالم کی مخلوق ہے اگر کوئی شخص پردہ ظلمت و غشاوہ حیرت اپنے منہ پر کھینچ لیا اور اس نور سر پہاٹھو سے بسبب علت کوری و ضعف بینائی ستیز و شتر شدن ذات آفتاب میں کہ چھتھو و فتور نہیں آقا و گزینہ بند و زرشپر چشم چشم آفتاب را چہ گناہ اور تو حیثیت مقدم سے تقریر آیت چاہیے سمجھنا آیت و ما طقت الجن و الانس الا ليعبدون یعنی نہیں پیدا کیے جن جن و انس مگر واسطے عرفان و شناخت اپنی کے پس ترکیب ہوا علی افراد فریقین سے اوپر صورت مستقیم و مستعد للعبادة و العرفان فرمائی اور عقل کامل اور ادراک شامل کہ مانع علیہ شہوت و ثوران غضب سے ہو عطا کیا گو بوسہ شیطانی و ہوا ای نفسانی مورد عذاب و عقاب رحمانی ہو جائی پس ذات نفع الدرجات حضرت رحمت ہی واسطے مومنوں کے بالفعل اور سائر الناس کے بالقوة یا واسطے مومنوں کے رحمت ہدایت اور نافعون لکم کافرون کے امان قتل و نسیب اور تعجیل عذاب دنیوی سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بقیث و رسالت حضرت رحمت ہی واسطے مومنوں اور کافرون کے و درود و قیام عذاب سے کہ اہم کذب انما بسبب عیاد و فی ہلاک ہو گئے ہیں اور بعض علماء بحصول رحمت جو ذات سید المرسلین سائر افراد ابغاض عالم میں کہتے ہیں چنانچہ خاک طاہر و مطہر ہوئی اور پانی طوفان سے باز رکھا گیا اور ہوا ہلاک کفار سے اور آتش جلانے صدقات سے باز رہی اور آسمان معبود شیاطین اور استراق سمع سے حال اہم سابقہ کا یہ تھا کہ قربانیان اور صدقات اپنے زیر آسمان رکھتے ایک آگ آسمان سے آتی اور جلادیتی کہ یہ علامت و نشان قبول صدقہ و قربانی تھا پس اس واسطے کہ ذات حضرت رافت و رحمت ہے اپنی امت کے حق میں نور تام و سراج نیل فرمایا کہ اس واسطے حضرت وصول الی اللہ حاصل ہوا اور یہ تصویر جمال بالکمال اوکے البصار و بصائر نور و روشن اور فرمایا آیت قد جاءکم من اللہ نور و کتب ہمین یعنی تحقیق تمہارے پاس خدا کی طرف سے آیا نور اور کتاب روشن اور فرمایا آیت یا ایہا النبی انما ارسلناک شاہداً و بشیراً و نذیراً و ادعیاء الی العباد و نہ و سراج انیر یعنی اے پیغمبر ہر شے کی بھیجا تجھ گواہ اور شہرہ پونچا نیوالا اور ڈرائیو الا اور پکار نیوالا اخلا کی طرف حکم خدا اور چراغ روشن اور اگر کوئی کہے کہ تشبیہ ذات شریف بہ سراج فرمائی یا آفتاب و منتاب کیون نہ ارشاد کی کہا جاوے کہ دو سبب سے ایک یہ کہ وجود غفری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی ہے ہمدانی نہیں اور دوسرے یہ کہ ایک چراغ سے چراغ نمائے میثار روشن ہو سکتے ہیں بخلاف شمس

نور کے طبعیت ایک چراغ است و دین فائدہ کہ از پر تو ان بدہر کجائے نگری انجمنے ساختہ اند و اور اگر سراج سے مراد آفتاب کیون تو ہی اہمید میں کہ حق
 قعالے نے سراج فرمایا ہے آیت و جعل فیما سراجا و قمرین ایٹے اور گرد و اناحق قعالے نے آسمان میں آفتاب و ماہ کو روشن میں پس جیسک آفتاب عالم
 اجسام میں نور بخشا ہے اور اقد نور میں محتاج نہیں اس میں اسی ذات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسطرح کہ تشبیہ ذات شریف باہر دیا جوے راست
 آتی ہے کہ ماہیخ آفتاب محتاج اقد نور میں و دریک کائنات مانند اسکے انسر و انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استفادہ نور ذات باریتعالے سے حاصل کرتے
 ہیں اور نفوس ان نیز پرانید فرماتے ہیں اور تشبیہ ذات مقدس نبوی میں ساتھ نور کے عجب تلح ہے کہ حق جل و علی فرماتا ہے آیت اللہ
 نور السموات و الارض گویا آسمان و زمین کو ان وادار میں بخیر نور الکی ساری و طاری نہیں کہ وہی ہے سر وجود و حیات و جمال و کمال
 اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام ظہر اتم اور واسطہ ظہور اوس نور کے ہیں اور تفسیر مثل نورہ الایمین میں یمن یون بیان فرماتے ہیں کہ مثل
 ایمان قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانند شکوہ ہے کہ اوس میں ہر صبح ہے شکوہ صدر شریف حضرت ہے اور زجاجہ شمال قلب آنحضرت و صبا
 نور معرفت و ایمان کہ آپ کے قلب شریف میں ہے اسطرح مواہب میں ہے ساتھ زیادتی تحقیق بیان کے اور آیت المشرق لک صدر کہ
 یعنی کیا نہ کہول دیا بنے تیرے واسطے سینہ تیرا کہ شرح صدر رفعت عظیم اور استنان جیم ہے اور مراد شرح صدر سے توسیع و تسبیح
 تسبیح صدر مبارک ہے واسطے جمع میان مناجات حق و دعوت خلق بابرار انوار معارف و علوم و توحید و معرفت و ابدیہ اسرار و انوار ضیعی
 جمل و کثرت و اعراض حق سے اور لگاؤ دل کا غیر کے ساتھ اور آسانی وی اور اوٹمانا اعتبار رسالت و ابلاغ اور فرمایا آیت و وضعنا عنک
 و زرک الذی انقض ظہرک یعنی اور دور کر دیا ہے تجھے بوجہ تیرا وہ شکستہ و گران کرتا ہے پشت تیری۔ اعظم و انفع اسباب انشراح صدر ایک نور
 بند سے کہ دل میں کہ تابندہ و درخشان کرتا ہے اوسکو جیسے کہ فرمایا ہے و اذا دخل النور القلب الفتح و انشراح یعنی اور جبکہ نور داخل ہوتا ہے دل میں
 کہول دیتا ہے دل کو اور عمدہ سبب تقیاح و انشراح صدر کا پاک ہونا دل کا صفات ذمیمہ و زلیہ سے پس اتم و اکمل و اعلیٰ اس صفت میں
 حضرت سید الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور ستایگان و پیڑان حضرت ہی اس سے نصیب و بہرہ رکھتے ہیں بقدر محبت و متابعت اور بیان
 شکر و اس سخن کا کتاب سفر السعاده اور بعض رسائل فارسیہ میں شرح کیا گیا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیت و فضا لک ذکر کرد
 بلند کیا ہے نام اور اوڑھ تیرا دنیا و آخرت میں ساتھ نبوت و شفاعت کے اور مقرون و متصل کیا ہے اپنے نام کے ساتھ نام تیرا کلمہ اسلام و
 اوان و نماز میں اب کوئی نمازی و شہد دی و خطیب نہیں کہ اشہدان لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ کہے اور حدیث ابی سعید خدری
 میں آیت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام نے میرے پاس آکر کہا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد بندہ اپنے نام کی تکوین معلوم ہے
 سینے لکھا اللہ اعلم یعنی اللہ خوب جانتا ہے۔ لکھا اس سبب سے اذاکرت ذکر کرتی یعنی جیسو قوت کہ میں یاد کیا جاتا ہوں یاد کیا جاتا ہوں تو میرے

ساتھ پس گویا کہ حضرت کا ذکر خدا اور اطاعت حضرت کی اطاعت خدا ہے آیت ومن طیع الرسول فقد طاع اللہ یعنی جس شخص نے اطاعت
 واقفیا و حکم رسول مقبول کیا پس تحقیق فرمان برداری اور بجا آوری امر الہی عمل میں لایا پس اتباع و پیروی سنت سید المرسلین کی باعث ہے
 محبت رب العالمین باسماں نظر و توفیق فکر و کینا چاہیے کہ کس قدر اغار و تکریم الہی دربارہ حضرت رسالت مبدول و مقرون ہے کہ بجا بوقت خدا
 تنم لایا کہ ساتھ وصت آیت یا ایہا النبی یا ایہا الرسول موصوف فرمایا ہے اور اور انبیاء ساتھ نام کے یا آدم یا نوح یا موسیٰ یا عیسیٰ خدا کیے گئے اور
 تمام آیت یا ایہا المرسل یا ایہا المشرین ثناء محبت و ملاطفت و مہربانی ارباب ذوق پر ظاہر و باہر ہے۔ حدیث میں ابو نعیم نے روایت کی ہے ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ سے کہ جب حضرت علیہ السلام نے ارض ہند میں نزول فرمایا تو شش و شغل ہوئے حضرت خیریل علیہ السلام بتلقین و تعلیم اذان نازل
 ہوئے اور کہا اللہ اکبر و بار اور اشہدان لا الہ الا اللہ و یار اور اشہدان محمد رسول اللہ و بار کو الحدیث پس یہ کت اس نام کے خوش
 کو نظر آدم علیہ السلام کا نازل و دور ہو گیا اور اسم سامی حضرت کا عرش اور آسمان پر مکتوب و مرقوم ہے اور بہشت میں کوئی حور و
 قصور اور شجر و برگ و بار ترنیں کا طیب سے خالی نہیں اور ریزار ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ زبانی حضرت کی سنانے کو فرماتے تھے
 جب مجھے شب معراج عروج آسمانی اور تقرب نزدانی حاصل ہوا کسی آسمان پر نگذرا میں مگر اوسپر نام اپنا محمد رسول اللہ لکھا دیکھا مینے
 اور اشتقاق کیا حق سبحانہ اسم کریم حضرت کا اپنے نامون میں سے جیسا کہ مسکن بن ثابت قصیدہ مدحیہ اپنے بیان میں بیان کرتا ہے مصحح
 قدوالعرش محمود و ہذا محمد فیہ فیہ صاحب عرش اسنے حق سبحانہ کا نام محمود ہے اور یہ ہمارا صاحب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
 حق سبحانہ نے اسما دینی اپنے سے حضرت کو نیکتر نامون کے ساتھ یاد فرمایا ہے کہ ذکر اسکا بیان اسماء شریف میں آویگا انشاء اللہ تعالیٰ
 جانچا ہے کہ باری غواہ نے نام اپنے حبیب کے ساتھ قسم بانواع شتی قرآن مجید و فرقان حمید میں یاد فرمائی ہیں از انجملہ ایک آیت
 یس و القرآن الحکیم ہے مہربان دین میں کہ کتاب بہت معتبر کتب سیر حضرت خیر البشر سے ہے یون لکھا ہے کہ ذکر و توحی کا و اہل
 سورقانی میں خالی فائدہ و حکمت سے نہیں لیکن علم و ادراک انسان اوسکی کنہ و باریکی کو نہیں پاتا مگر سیر کولہ لے اللہ تعالیٰ اوکھائیہ
 اور مفسرین سے معانی یس میں چند اقوال منقول ہیں ایک انہیں سے یہ کہ یس یعنی یا ان ہے لغت بنی طمی میں اور یہ قول
 ابن عباس و حسن و عکرمہ و ضحاک و سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم کا ہے اور بعض کہتے ہیں لغت حبشہ میں اور بعض لغت کلب میں اور
 ابن الخفیہ اور ضحاک نے معنی یس کے یا محمد کہ ہیں اور ابو الغالب نے یارجل اور قتادہ نے کما وہ اسم ہے اسماء قرآن
 سے اور ابی برداق سے منقول ہے یا سیدن البشیر اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حق تعالیٰ نے نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کو یا سید کر خطاب فرمایا کہ اسمین تعظیم و تہجد بہت ہے اور طلحہ بن عباس سے روایت ہے کہ یس قسم ہے کہ قسم یاد کیجیے

فرمائی حق تعالیٰ نے اوسے ساتھ آپ کے اسم کی اور کعب بنی الدعنے سے منقول ہے کہ وہ ہزار برس پہلے خلق آسمانوں اور زمین کو خلق کیا تو قسم یاد فرمائی ہے یا محمد انک لمن المرسلین پر فرمایا و القرآن الحکیم انک لمن المرسلین اور یہ روایت پر کفار کے کہ وہ کوئے لست مرسلین نہیں تو فرستادہ خدا پس قسم کھائی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں انہ لمن المرسلین یعنی بدستی وہ ہر ائمہ مغیرون فرستادہ سے ہے علیٰ صراط مستقیم یعنی اوپر راہ سید ہی کے کہ اوس میں کجی اور عدل حق سے نہیں غفلت اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں رسالت کسی نبی کی اپنے انبیاء سے قسم یاد نہیں فرمائی مگر ساتھ اسم مبارک حضرت کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر ہوا کلام صاحب مواہب کا اور کہیں ساتھ مدت نبوت و عمر و بلد کے جیسے کہ لوگ انہ لم یسکرتم یعمون یعنی سو گند زندگانی تیری کی ای محمد بدستی وہ کفار مگر ابی اپنی میں سرگردان و پریشان ہوتے ہیں۔ جمہور اہل تفسیر کے نزدیک یہ نہایت تعظیم و تشریف ہے جیسکہ عجب سرویات محبوب کی سو گند کھاتا ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ پروردگار نے پیدا نہیں کی کوئی ذات کرامی تر نزدیک اپنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سو گند کھائی اوسکی حیات کی ساتھ نہ ساتھ غراوے کے اور آیت لا اقسم بهذا البلد انت حل بهذا البلد یعنی سو گند کھاتا ہوں میں اس شہر کی کہ تو ملول کر نیا لاسے اس شہر کا زیادہ شرف تبت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مقید کیا قسم کو ساتھ بلد کے کہ طہ حرام و بلد امین نام و سکا ہے اور مغز و دہم سے خدا کے نزدیک بوقت ترول و حلول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اوس میں آیت و والد و والد یعنی سو گند کھاتا ہوں میں باب او بیٹے کی۔ بعضوں کے نزدیک مراد والد سے حضرت آدم علیہ السلام اور والد سے زیت آدم کہ اوس میں حضرت بھی داخل ہیں اور بعض کے نزدیک والد سے مقصود حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام ہیں اور والد سے مطلوب حضرت سید المرسلین۔ مواہب لدنیہ میں حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھابا ابی انت وامی یا رسول اللہ فیہ پدر و مادرین فدای تو باد یا رسول اللہ تحقیق پوچھنی ہے نفیست آپ کی اس مرتبہ کمال کو کہ حق تعالیٰ ساتھ آیت لا اقسم بهذا البلد کی سو گند یاد فرماتا ہی تمام ہوا قول صاحب مواہب کا اور کہ اللہ تعالیٰ نے آیت و العصر ان الانسان لئی خسریٰ یعنی سو گند عمر کی بد رستیکہ انسان ہرگز نہ زبان کاری میں ہے اختلاف اقوال ہے تفسیر طبرین بقول بعض عصر سے مراد ہر ہے۔ فی المراح عصر روزگار عصران شب و روز اور وہی شمول ان معانی پر رکھتا ہے کہ اوس میں اعلا جب حوادث و وقائع کہ زبان بیان و حصہ اوس کے سے قاصر ہے اور رزبرگی و یگیا ہے ساتھ نرنگی کے لا تسبوا کدہر فانما لہ ہر طیف سب و دشنام ندو دہر کو کہ میں خالق دہر ہوں اور دہر میں واقع ہوتے ہیں منافع و مضار و صحت و قحط و وفات و مخادیف و حاصل ہوتے ہیں برکات و کمالات امین اور ضائع ہوتا عمر و بیکار نشینی و کامی کسب کمال میں اور اصلاح حال تصدیق و ایمان رسول رب متعالی ساتھ اور تکریب و اگر دیدگی رسول مقبول کی موجب زیاں کاریوں اور رسوا یوں کا سیواسیہ اسطے فرمایا آیت ان الانسان لئی خسرا لانیین آمنو و عملوا الصلوات یعنی بد رستیکہ ان البتہ زیاں کاری میں ہے مگر جو کہ یقین و باد و لا دے خدا و رسول پر اور کام کی نیک و ستودہ۔

پس جو گنہگار کی حق تعالیٰ نے نذران خیر بشیر و لعنہ میں اور بیکان لاقسم میں اور بحیات خیر البرات لوگ میں اور الم الف اشارہ ساکنہ اسم اللہ کے ہی اور لام اشارہ حیرل علیہ السلام کے اور میم ساکنہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ق میں ساکنہ قوت طلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور علی ہذا القیامہ و انجم اذ ہوئے کہ ہوئی یعنی مستطاب کیلئے آیا ہے اور الم نشرح اور الفجر اور آیم و ما ادرک و ما الطارق الفجسم الشاقب ہر ایک میں جا بجا قسم بنجوم وغیرہ یاد فرمائی اور برات و تیرہ حضرت صلوٰۃ اللہ علیہ کی قول اعداسے اور آیت سورہ ن والقلم و ما یسطرون میں قسم کھائی ہے حق تعالیٰ نے اوپر قلمی جنون حضرت کے اور ثبوت اجر غیر ممنون یعنی غیر مطلق کا قاسم حضرت کو اوپر بخاون مشتقون اور صابر بلاؤن اور جفاؤن اور ابلاغ رسالت کے اور باوجود وقوع ایسے امور مولہ و موفیہ کے اثبات و استقرار اوپر غلق عظیم کے یہ خصائص ذات شریف سے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مراد ساتن کے دوات ہے لکھنے کی قسم یاد کی ساتھ دوات قلم کے اور جو کچھ کہ وہ کتابت و تطبیح دوات کرتی ہے اور بقول بعض نون ایک لوح ہے نور سے کہ ملکہ امر الہی کو اوپر پہنکتے ہیں مقدرات کوئی سے اور یہ قلم نمونہ اوس قلم کا ہے اور نشان ہے نشانیوں الہی کی سبب اوس کے احکام شریع و دین و ملت معلوم عالیہ و رومی الہی اور بندگان و راجبہ شہنشاہ اور او کی باتیں اور کتابتیں اور صحیفہ سماوی مرقوم ہوتی ہیں اور امور دین و دنیا کے متعلق بعباد و معاش میں بزیوہ اسی قلم کے استقامت و استقرار پذیر ہوتے ہیں اور صاحب کشف نے بیچ تفسیر سورہ اقرأ بیان علم بالقلم میں لکھا ہے کہ قائل حکمت الہی اور لطف تدبیرات غیر متناہی اور نعت رسالت پناہی اور تفسیر کتاب اللہ شرح احادیث رسول اللہ اور مقالات اولیا اور مواعد دین میں اور نصاب شرح شمس اور تبارج مات یگاہ کہتا اور ثبت کرنا کام اسی قلم راستی رقم کا ہے تا مذہب یقین و تقویہ و تکمیل ایمان اور رواج و نفارت گلشن دین ہووے اور لوگ کلام فضول اور عنایات نفس لعمقول اور فضائل و اہام مقبول کہ اپنی نعم فاسد میں اوفین تعاقب و معارف کتے ہیں اور موجب ہدایت انام اور باعث تقویت اسلام سمجھتے ہیں اقتنا کین الغرض کہ اکثر سورہ و آیات و آئی آپ کی فطیم و تکریم کے اوپر وال و شاہد میں چنانچہ بزرگترین خیرون اور بلند ترین نعمتون غیر متناہی حق تعالیٰ سے آیت و الصودہ دلیل اذ ایسے ہے یعنی مگوگنہ ساتھ وقت چاشت اور ہنگام شب کی جب ٹہانپ لے ساتھ تاریکی و سیاہی اپنی کے قسم کھائی حق سبحانہ نے ساتھ دن اور رات کے کہ دو نوح لظہور آیات و نعمات کے باوقات خود میں اور خبر دی احوال رفعت و محبت اشتمال اپنی حبیب کے ساتھ دنیا و آخرت میں اور فرمایا ما و ملک ملک و ما علی یعنی نہیں چھوڑا تجھے رب تیرے نے اور نہ دشمن رکھا تجھے بعد پر گریہ کی اپنی کے سوا ہر میں لکھا ہے کہ سو گنہگار کی حق تعالیٰ نے ساتھ روائتوں غلیظہ کے کہ دلالت کرتے ہیں اوپر ربوبیت و عزت و حکمت رحمت کے اور وہ دونوں رات و دن ہیں اور تفسیر کیا ہے بعض نے و انفعی ساتھ رومی شریف و دلیل کو ساتھ موی منیف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہمیں کچھ استبعاد و دوری نہیں پڑا تنگ کہ کئی مہینوں حضرت کو نے کہ محمد علیہ السلام کو اس کے رب فرمادے کہ آپس میں نہ ملو اور فرما دی
 صورت ہمارا کہ ساتھ عدالت و مائیکہ میل کے اور پھر وہ روشنی وحی کی بعد ہزاروں رک جانے وحی کے ساتھ کسی سبب کی سبب سے یا کسی مصلحت کو مصلحت سے
 کہنا ہی اسے خوب جانتا ہے۔ عبارت مواہب تمام ہوئی آیت و لاخرت خیر ملک من الائی یعنی ہر آئندہ وحی اخفرت کے اور ممتن دہانگی شفاعت و
 مقام محمود ہے ہر ملکہ تہذیب ممتون دنیا سے کہ دنیا جائی تنگ ہے گنجائی اور سمائی اور ممتون غلیہ کی نہیں کہتی اور نہایت امر تہذیبی ہر آیت سے
 بت اور ہر ترسے واسطے ہونے تہذیب کے ہر ساعت ترقی مراتب کمال دنیا و آخرت میں اور مواہب میں منقول ہے کہ آیت و لسوف یطییک بابک
 فرمائی ہر آئندہ غفر قریب تجھے دیکھا کہ تیرا ایمان تنگ کر رہی ہو و سے تو سید آید دلالت کرتی ہے اسباب پر کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کو جو مرضی محبوب
 اور حکما ہے عطا کرے گا اور بالآخر کہ جمال انقرہ بہتان کرتے ہیں کہ خدا و خوشنودی حضرت کی دخول امتی اسے دو زمین نہیں یا نہیں رضی ہونیکے
 حضرت کو کوئی میری امت میں سے دو زمین جاوے پس یہ بات خود روز باری نہیں پس سوسہ اس واسطے کہ خوشنودی و رضامندی حضرت کی ہر
 خوشنودی حق تعالیٰ کے ہے اور سبحانہ تعالیٰ کفار و عصا جو کہ مستحق ناہمین اور ہمیں داخل کر لیا کہ میرے کہ مراد عدم خوشنودی و رضامندی میں
 یہ ہے کہ بعد اذن شفاعت حضرت امتی کو دو زمین نہیں ہر پورے کئے پس یہ روزگار تبارک تعالیٰ اذن دیکھا حضرت کو پس آپ شفاعت فرما دیں گے
 جسکی شفاعت شہیت انبوی تبارک تعالیٰ اور جسکی حق میں مرضی و اذن خدا کا بناوینگے شفاعت فرمائینگے امتی اور پوشیدہ نہ رہے کہ حاج میں ہونا
 لکھنے کہ پیش شفاعت میں آیا ہے کہ اخفرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت مصداق تہذیب فرمائینگے جسکی لکھنا ایمنہ لایون اور گرد و سار قون اور
 جامعہ شاربون کے کشا پس اسے لوگ جاوینگے کہ انکی ذات میں خیر و نیکی خیر و ایمان باہم باقیان نہیں پس یہ روزگار جل و علی فرما دیکھا کہ یہ
 لوگ میرے خاصونے ہیں میں انکی شفاعت و بخشش کرونگا پس نکالے جاوینگے آتش و دوزخ سے ساتھ آمدن شرب پر روزگار و شفاعت
 سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہ بات معلوم ہے کہ دون اذن و رضامندی خدا شفاعت نمودگی مگر یہ کہ حق تعالیٰ نے وعدہ
 رضائی حبیب فرمایا ہے اور خدا اپنے وعدہ کو خلاف نہ کرے گا آیت ان اللہ لا یخلف المیعاۃ اور مراد اوس قایل کے آئیے ہمش دو زمین دوام
 و ہمیشگی اور ہر تقریر بات ہے گناہ کا ہمیشہ دو زمین نہ رہینگے جسکی قول خواجہ حافظ شیرازی سے ظاہر ہوتا ہے ہدایت نصیب ہر امت ہر امت
 خدا شمس بروہ کہ مستحق کراست گناہ گار اندر ہر روز اور اوس روایت میں و وعباتین آئی ہیں ایک کہ حضرت رضی و خوشنودی نمودنے کے لیے تہذیب
 دو زمین اپنی امت میں سے دوسرے یہ کہ نہیں ہونگے حضرت کی میری امت ہمیشہ دو زمین رہے پس سمجھو تو ساتھ ہر ایک کی نظر اس نکتہ کو۔
 ابتمہ و تہذیب اس سورہ میں دو زمین کے ابتدائی حال حضرت میں تربیت کنایہ عنایت پانی میں بعد اتم ہوجانیکے بعد اول میں بیان کیا اور
 ہفتہ کتہ ہیں کہ مراد و تہذیب ہے۔ یعنی پایا ذات شریف کو بظہر و صیل و رطل و صلاحت سے کہ اہل کفر و سہر قایم و مستقر تہذیب کا لکھنا تمام

رہنمائی پونچایا اور ساتھ بخشش مال و گنج قناعت و غنائی دلی کے غنم کیا اور فرمایا **آیت** **التم یحکم فیما فادعی و دبرک ثلثا لعمدی و دبرک ثلثا لفاطمی** یعنی کیا ناپایتھے بے پردہ پس جگہ جی تھے اور پایا تھے راہ بولانا اور پایا تھے فلس تنگدست پس غنی و مالدار کیا تھے معلوم و مفہوم ہووے کہ درحالتیں جو کسی محروم و مایوس نہیڈو البتہ قصاص برترتہ نبوت و رسالت کیو نکو عاقل و بیکار چوڑا **آیت** **فاما الیتیم فلا تقهر و اما المسائل فلا تمس** و اما نعمت ربک محدث یعنی پس جو تیرم ہو او سکوندار اور جو مانگتا ہو پس او سکون نہ بکر اور جو احسان ہے ترے رب کا سو بیان کر۔ اس واسطے کہ انعام نعمت اور احکام بار بار زبان پہ لانا موجب تنگداری منعم کا ہے اور پونچانا احکام شرع اور تعلیم و ہدایت نطق منجملہ حدیث نعمت سے ہے اور جو فضل و شرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کآیات سورہ و النجم سے ثابت و یقین ہوتا ہے ممکن نہیں حد و احصا اسکا اور بتدریس و معمول کہ نہ حقیقت اسکی۔ اول کما قسم کا ساتھ و النجم کے کہ اداوس سے جس نجوم ہے یا ثریا کا اطلاق اسنجم او سپر غالب ہے یا نباتات انش یا قرآن کریم یا غما غما یعنی توڑا توڑا نازل ہو اسے یا محمد مصطفیٰ کہ شب چراغ آسمان سے نیچے آئے اور او ترے یا قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ شریعہ بانوار اور منقطع از دنیا رہے کہ او ترے آسمان قدس سے او پر زمین انہں کے بنا بر ثبات و قیام حضرت کے او پر طہرہ راہ نمانی کے اور پاک ہونا آپ کا اگر ہی اور ہوا رفتاری سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مراد ساتھ **آیت** **و ما یطیع من العوی ان ہو الا وحی یوحی فی نعین بات کتاخویش** نفس سے مکرومی کا نازل اور بھی جاتی ہے او سکیرن قرآن ہے اور اگر ب کلام وحی حضرت کی کو وحی غفی ہے مراد کہیں سوامی و قرین موضع کے کہ انوسین شش کہیں کہ تنفیذ ساری بدر او و قضیہ مار ی قلیہ اور تا بچل انوسین بن سے ہے درست ہی اور سو اب لہ نہین کما ہے کہ بہتر ہے مراد کہنی قرآن سے اسواسطے کہ قرآن و حدیث دونوں میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے **آیت** **وانزل ملک الکتاب الحکمت** یعنی اتاری او پر ترے کتاب حکمت و کتاب سے قرآن اور احکمت سے سنت ہے جیسکا اوزامی نے حسان بن عطیہ سے نقل کی ہے کہ نبول جبریل علیہ السلام کا حضرت کی و پر واسطے تعلیم سنت کے دیسا ہی تمام سے واسطے تعلیم قرآن کے اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ نطق و گوئی حضرت مخصوص ہوا قرآن نہیں بلکہ اجتہاد و کجاسی داخل وحی غفی ہے اور نہ شریعت تعلیم و تکریم الہی اور اعلیٰ شان و اظہار فضل و کرامت و رفع قدر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ **آیت** **ان اللہ و ملکنت یصلون علی انبی یا ایہا الذین آمنوا صلو علیہ وسلموا تسلیا** یعنی بدرستی و راستی خدا تعالیٰ و تمام دوستان حق تعالیٰ درو و بیعتیہ میں پیغمبر علیہ السلام کے او پر ای گروہ جو شان درو و سلام بھیجو او سپر اور درو و تماری اور خوشنوی ہی ہے کہ دعا کرو اور پجا ہو پروردگار سے کہ درو و بھیجے اور رحمت کرے او کے او پر تین اتنی قوت و قدرت کماں کہ حضرت کی رفعت شان و نفعت مکان کے ہوائی درو و بھیج سکوک اندازہ ارسال درو و بقدر شناخت قدر مرتبہ آپ کے ہی اور اس مرتبہ کو حق تعالیٰ فوب جانتا ہے اور پوجا ہے اللہ صلی علی محمد کا تحب و ترضی ان تعالیٰ علیہ و علیہ جمل علیہ کما یغنی ان تعالیٰ علیہ صلی علی محمد صلی علی محمد صلو

[illegible]

اور اوت مندیان اپنا سبب غلبہ شوکت و ایدائی کفاس پوشیدہ رکھتے تھے طلق العنان ہوئے اور مشرکوں کے ساتھ رہا تھا اور ستارہ کمالیہ اگر آیات بنیاد و غیر
پڑنے لگے اور اس سبب سے ایک جماعت کثیر گشتوں باویہ خطرات و غوایت سے ساتھ راہ سلوک و ہدایت کے خائز ہوئے اور انہیں دنوں میں فسخ فیہر
کہ معصمت فتوح اسلام سے غافل ہوئی اور غریبین سے فتوح میں عبارت فتح مکہ سے رکھی ہے واللہ سبحانہ و تعالیٰ علم آخر ہونی عبارت صاحب وقتہ الصفا
کی اور آرمش گناہوں نفرت کی کہ آری سابقین نہ کہ رہے بہت قول ہیں۔ بعضہ کہتے ہیں مرا گناہوں ایک پیرے کہ ایام جاہلیت میں پیش از نبوت
واقع ہوئی۔ امام سبکی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ قول مردود ہے اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاہلیت میں او پیش از نبوت و بعد از نبوت معصوم و
پاک ہیں اور مجاہد نے کہا مرا و ما تقدم سے غصبہ باریہ قطبہ و ما خرسہ ارادہ قضیہ یثبث مجس ہے کہ اول جبالہ لخاص زید بن عارض میں ہی پس از ان
بشرف و فراش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرف ہوئی اور سبکی نے کہا یہ قول ہی باطل ہے اس واسطے قضیہ باریہ اور وزن میں اصلا و طلقا گناہ نہ تھا
اوجہی اعتقاد گناہ کی غلطی جاریہ آنحضرتی نے کشف میں لکھا ہے اور قاضی بیضاوی ہی اس کے تابع ہوئے کہ ما تقدم سے مراد جمیع فتوح تھائے
گشتہ میں کہ محل عتاب کیا اور امام سبکی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ قول ہی مردود ہے بحجت ثبوت عظمت انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین کے اور تحقیق
اجماع امت دال ہے اور عصمت انبیاء کے تبلیغ امر حق میں اور اس کے سوا کبارہ و صفایہ زدیکہ کا ذکر سے اتحاد تہاد و جمہورگی سے اور یہ صفایہ کے بعد جبارون قسم
عصمت مجمع علیہ ہیں۔ اور جو صفایہ کہ طہر تہانیا نہیں کرتے اوہیں اختلاف کیا ہے مثلاً زار و غیرہ تر سے بہت طرف جو از گئی گئے ہیں اور بعض کے
تزدیک مختار منع ہے اس واسطے کہ ہم لوگ نامہ رسالت اقتدا دیکھتے ہیں جو کہ اسے قول فعل صادر ہو پس کیونکر واقع ہو اسے وہ ذکر ناشائستہ و ناباستہ
ہو اور ہم ساتھ اقتدا دیکھتے امر کے جاوین اور مشوہ کو تہو و تجاہر ہے اور حضرت انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین کے جو از صبر و رگناہ میں مطلقاً انہیں
اس قول کے اوکلیط و معصیت ہے پس وہ جو بچنے ذکر کیا ہے اجماع سے ساتھ اس کے صحیح ہیں۔ اور مجوزین صفایہ اور سپر کوئی دلیل نہیں رکھتے بخلاف
ما تقدم یا مثل اس کے اور تحقیق ظاہر ہوا جواب اسکا اور جس جماعت نے کہ صبر و صفایہ غیر ذلک تجوز کیا ہے ان طلبہ نے اوہیں اختلاف کیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا وقوع ہوئے یا نہیں قول صحیح ہی ہے کہ وقوع نہیں ہوا اور سبکی رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بلا شک شبہ و وقوع
نہیں ہوا اور خلاف اس قول کے کیونکر خیال کیا جاوے والا لکھ **آیت** و ما یطیق عن العوی ان ہو الا وحی وحی صفت اسکی ہے یعنی نہیں
کہتا خواہش اپنی سے نہیں قول اسکا مگر وحی اور فعل اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے قطعا اور یقیناً اتباع و اقتدا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ہو پڑی اور بہت اور چوٹی اور بری میں معلوم ہوتا ہے اور جو کوئی احوال صحابہ رضی اللہ عنہم کا حضرت کے ساتھ تامل کرے اور وہ جو پہانتے
اور دیکھتے تھے حال شریف حضرت کا اول سے آخر تک شرم کی خدای غریب سے کہ ایسی بات زبان سے نکالے یا خطرہ کرے مثل ان خطرات ہمیکہ
اور یہ کلام مجمل ہے بیان اسکا یہ ہے کہ سلاطین و خواقین کا قاعدہ ہے کہ بوقت مکرم و مشرفیت محض بندہ باری فاعل نبی کے کہتے ہیں کہ بچنے

پہنچے پہنچے تیرے گناہ بخشے اور اوتسے ہمیں ہوا فخر نہیں یا وجود کی گاہ ہے اوس بندہ سے نہ درو نہ ظناؤ نہ اوس کے پیچھے نہیں ہوا لیکن ازراہ محبت و کرم بجال اپنے بندوں
یہ کلام کہا کرتے ہیں فافہم بالمد والتمون فی نفسی سجدہ تو اور اس کے ہاتھ تو نہیں ہے۔ اور قول بعض متعقید کا یہ ہے کہ کفر کنا یہ ہے عصمت سے سب پر مبنی کہ
نیز کلام اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر یعنی اللہ فیما تقدم من عرک و فیما تأخر یعنی چاہیے کہ عباد سے بھی خدا تعالیٰ اول عمر اور آخر عمر میں اور انہیں نجات
حسن و قبول ہے اس لیے بلغانے اسالیب بلاغت قرآن سے گناہی اور اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ اپنے حبیب کو کتنا سب کہ تو
مغفور ہے ماخوذ بکنا نہیں کو بغرض محال گناہ ہوا اور بعضوں نے کہا ارادہ کیا بخشا گناہ واقع اور غیر واقع کا اور قبول بعضہ وہ گناہ کہ بسو و غفلت
و تاویل ہوں اسی حکایت کیا ہے طبری نے اور اس قول کو اختیار کیا ہے قشیری نے اور اور کہا گیا ہے پہلے گناہ تیرے باپ آدم علیہ السلام کے
اور اور پہلی تیری امت کے گناہ ہوتے اسی حکایت کیا ہے ترمذی نے ابن عباس اور قبول بعض است مراد ہے اور بعض کے نزدیک گناہ سے
مراد ترک اولی ہے اور ترک اولی گناہ نہیں ہے اس واسطے کہ اولی اور اولیٰ ناقابل ترک ہیں اباحت فعل میں قول ابن عباس سے یہاں تک عبارت
مواہب ہے اور کہنا کیا گیا ہے ساتھ لفظ مغفرت و توبہ وغیرہ کے تحقیقات غراب سے یہ کہ علم ان تین حصہ و کتاب علیہ کہ فاقروا تمسیر منہ میں یعنی
جاننا انے کہ ہر قوم طاعت قیام تمام شب نہیں کہہ سکو گے پس تم یہ بیعت بجزت کیا پس پڑھو بقدر آسان و سیر ہو قرآن سے اور یہی نفس میں نے کہا
ہے کہ جس جگہ پر ذکر کرنے قرآن میں ذکر توبہ وغیرہ ان انبیاء فرمایا ہے ذکر توبہ و خطا کہ اوتسے صادر واقع ہوئی ہیں بیان کی ہے عیسٰی کہ نقض آدم
ع علیہ السلام میں فرمایا عیسیٰ آدم بہ پیغمبر فرما کی آدم نے اپنے رب کی اور شان نبی علیہ السلام میں آیہ انی اظنک ان تکون من جالہین یعنی بدستی
میں تجھے نصیحت کرتا ہوں یہ کہ ہوئے تو انون سے۔ اور قصہ یونس علیہ السلام میں ظن ان لن نقدر علیہ یعنی گمان کیا یونس نے یہ کہ ہرگز نہ نجات
ہو گئے ہم اور اور او علیہ السلام کو کما ولا تمنع المو سے یعنی پیروی اور فرمان برداری سے کہ تو تو اہل نفس کی اور قصہ موسیٰ علیہ السلام
میں فرمایا تو کہہ موسیٰ نے نہیں کہا ارادے موسیٰ نے اور شان سمو المکان سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فتح کو مقدم
رکھا اور بعد ان ذکر فرما ان ذنوب گذشتہ آئینہ فرمایا اور ذنب یعنی گناہ کو ستور و مخفی رکھا اور شیخ اغراہ بن عبد السلام نے اپنی کتاب
میں کہ نہایت مستول فیما ختم فیض الرسول کہا ہے کہ تفصیل دی ہے خدای غرور بل نے اپنے حبیب حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے
انبیاء علیہم السلام کے اوپر بیوج و کثیرہ اور انخاص عدیدہ کے ایک اونہین سے یہ ہے کہ بعضو و امر بخش گناہوں کے کچھلے حضرت کے خبر دی ہے اور
منقول و محکم نہیں کہ ازہر و متعال نے خبر دی ہو ایک کہ کیا و انبیاء علیہم السلام سے ماتدا سے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ غیر نہیں دی اور اسی جا سے معلوم
ہوتا ہے کہ صیوقت اوتسے شفاعت طلب کیا و گئی ذکر اپنی خطا و گناہ کی گئی اور اوسکے بڑے سے اقدام شفاعت پر نہ سنگین کے اور صیوقت غلامی مضطرب
و مضطرب حضرت شفیع المذنبین سے استشفاع چاہیں گے آپ فرما و نیکے کہ یہ کام میرا ہے اور بیان اوسکا یہ ہے کہ تو سب جانہ تعالیٰ فی پہلے نجات کیا ہے

حضرت کے تلمیذین بعد اسکے ذکر کیا حضرت ذنوب کا پس از ان تمام نعمت و اثبات ہدایت مراد استقیم و بشارت بنصر غفر میسر ان سب سے یہ معلوم و معلوم نہیں ہوا کہ مقصود اثبات ذنوب نہیں بلکہ نفی ذنوب ہے یہ سب ہلال اللہ سیوطی نے لکھا ہے **آیت** و تيمم نعمه عليك نيفه تمام و کمال گردانا اپنی نعمت و توبہ پر اہل تحقیق پر پوشیدہ نہ رہے کہ تمامی فضائل و کمالات و برکات اس کلمہ میں داخل و شامل ہیں اور جو کچھ کہ ذکر فی ال کیا جاوے نصوصیات و عموماً نعم سے محاسبانہ و تھائیں فکر عدد او سکے احتصاصے عاجز و قاصر ہے اور زبان قال و قال ذکر بیان سے گنگ و لال یعنی اجمال ممکن و تفصیل مستبعد قال الشاعر شعروا فان فضل رسول الله ليس له حفيظ عنه نالقه تقسم بفضل رسول الله عليه وآله وسلم كنونين ہے حد کہ فصاحت کرے اوس سے کوئی بولنے والا ساتھ نہ دے کہ **آیت** قل لو كان الجوراء والكلبت ربى لفسد البحر قبل ان تنفخ الكلمات ربى ولو حينا بشكلا مدواۃ یعنی کہ امی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہو دے پانی دریا کا سیاہی واسطے لکھنے کلمات میرے رب کے ہر آئینہ آخر و تمام ہو دے پانی دریا کا آگے اس سے کہ آخر ہو دین باقیں میرے رب کی اگرچہ لادین ہم مانند اوس آب دریا کے دریا و دریا واسطے اوس کے مدد کے **آیت** و لو ان مافی الارض من شجرة اقلام والجمید ہر من بعدہ سبقت بحر ما قدرت کلمت اللہ یعنی اور جو درخت کہ زمین میں تلم ہو دین اور پانی دریا کا و کئی سیاہی اور بعد از ان مدد کریں اوس کلمات دریا نہ تمام ہو دین باقیں خدا کی مراد ان کلمات سے نزدیک اہل تحقیق کے فضائل و کمالات و مناقب و معارف ہیں کہ حضرت ذی الجلال والا کرام نے او پر خاصان درگاہ اپنی کے انبیاء و مفسدین سید انبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر افانہ کئے ہیں والاصفات حق اور شیون ذات مطلق تمثیل و نظیر سے کہ نبی نفی سے اور مشہور محمد بن منور و قدس ہے اور بعد از شمول و عیم نعمت کے سب نعمتوں و نبوی و اخروی کو تفصیل نعمت ہدایت مراد استقیم کہ اصل اصول نعم و شرف و فلاح انام اور نتیجہ صلاح عالم و انتظام کارخانہ وجود ہے اور علت غائی بعثت و ارسال کی ذکر فرمائی اور کہ **آیت** و میدیک مراد استقیم و منفرد اللہ فرما دینے ہدایت کہ گناہ جو خدا راہ سیاہی اور نفرت و باری و گناہ جیسے باری دنیا غالب و بزرگ ابن عطاء رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ جمع کی گئیں حضرت کیواسطے اس سورہ میں تین متین متعددہ کہ تین متین نشانہ ان اجابت سے ہیں اور منفعت علامتوں محبت سے اور تمام نعمت انما اختصاص سے اور ہدایت مقدمات و لایب سے ہیں مغفرت جمیع تعاقب و عیوب سے تخریج نفرت کی ہے اور تمام نعمت بلاغ آپ کا ہے بدرجہ کاملہ اور ہدایت دعوت ہے بمنشاہدہ اور بلند کی شان حضرت کی ایسی چیز کے ساتھ کہ مرتبہ قرب میں فوق او سکے کوئی مرتبہ و مقام نہیں اور فرمایا **آیت** ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله يد الله فوق ايديهم یعنی تحقیق و دلوگ کہ بیعت کرتے ہیں میرے ساتھ اسکے سوا نہیں کہ بیعت کرتے ہیں ساتھ خدا کا ہاتھ او سکے ہاتھ پر ہے اور فرمایا **آیت** ومن طبع الرسول فقد طبع الله یعنی جس نے اطاعت و فرمان برداری اور پیروی رسول مقبول کی حاصل کی پس تحقیق انقیاد و حکم خدا تعالیٰ بجالایا اگرچہ باصطلاح اہل عربیت تمہیل مجاز سے ہے بلکہ لیکن اہل حقیقت جانیں کہ یہ کیا مراد ہے واللہ اعلم از ان بعد منت کریں حضرت اور مومنوں کے اور پر ساتھ انزال

اور اوتارنے سکین و طمانیت و آرام و تسکین کے کہ غلامتہ و خکاسے اور بیخ و بن اہل انصاف و خیرانی ساتھ نصیلت و محبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ قبضہ محبت کا ہے اور آپس میں اطمینان و اتفاق و اور شدت و سختی کفار و کفار پر بردار کے اور پر کہ نظام کا نظام دین و ملت ساتھ اس کے منوط و مہم جو ہے اور ساتھ ہی صفت کے ماصدق مجید و مجبور کے ہوئے یعنی دوست کرتا ہے انہیں خدا اور دوست رکھتے ہیں وہ خدا کو اور شہادت آیت اولت علی المؤمنین اغرت علی الکفرین کے موصوف یعنی فروتنی کرنیوالے مومنوں کے اور پر اور غلبہ و سختی کرنیوالے کافروں پر اور وعدہ کیا ان کے ساتھ مغفرت و اجر و عظیم کا دنیا و آخرت میں اور یہ سب جو بجا تھا ان فضل و شرف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جانا چاہیے کہ تمام فضائل و کمالات و برکات کہ حضرت کے اوپر درگاہ خالق اکبر سے فائض ہوئے ہیں اس کلمہ میں کہ جوامع الکلم سے ہے داخل ہیں آیت انا علیک الکوثر یعنی عطا کیا ہے تجھے ای محمد کوثر کہ مراد ساتھ اس کے خیر کثیر ہے دنیا و آخرت میں اور یہ کلمہ ساتھ اس اختصار و ایجاد کے کہ تفسیر ائمہ راہبر اس راز کا ہے کہ اگر تمام عالم و عارف عالم شریح و بیان اس کلمہ کا کرین استفادہ و استقصا و بحکا کر سکین۔ انا علیک الکوثر یعنی تجھے دے دیے تجھ کو مناجات و تہنیت کا اثر کہ ہر ایک انہیں سے عظم و اکبر ہے تمام ملک و نبی سے اور جو دین ہے تجھے نیعتیں پس شتول طاعت و عبادت ہماری کا ہو اور کئے بدگو یوں اور حاسد و ہنسے بلکہ ہر اس منت رکھ اور عبادت و قسم ہوتی ہے ایک مالی دوسری بدنی بدنی اٹھا ہوا فصل ایک بلکہ بلطف و انحرک اور ذکر انا علیک ساتھ لفظ ماضی نہ بلفظ مستقبل کہ مستطیع ہے دلالت رکھتا ہے کہ عطا حاصل ہوئی ہے پیش از وجود و غیری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسے کہ کہا آپ نے کثرت نبی و آدم میں الرفع و الجسد یعنی میں نبی تھا حالانکہ آدم و بیان روح و بدن کے تباہ گویا کہ ای محمد علیہ السلام تجھے عطا کیے تیرے واسطے سارے اسباب خیر و سعادت پیش از وجود تیرے اور وجود میں پس کوہ کمر و سلسل چوڑی گئے تم تجھے بعد از وجود اور یہ فضل عظیم اور عطا کے عظیم جنت بندگی و فرمان برداری کے انہیں دی بلکہ مجید احسان و امتنان جو یہ سب کے اور یہی معنی جتنا یعنی برگزیدگی کے ہیں اگر کہیں کہ سب انبیا اور لوگ جو یہ کہتے ہیں پہلے وجود و غیری سے انہیں دیا اور بخشا ہے انہیں کیا فضل حضرت کا یا کیا گیا۔ جواب اس کا یہ ہے کہ نبوت و کمالات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم ارواح میں ظاہر کیے گئے کہ ارواح انبیا و اوس سے استفادہ و استفادہ کرتی تھے جیسے کہ حدیث سابقہ سے معلوم ہوتا ہے اور نبوت انبیا و دیگر کی علم الہی میں تھی وجود و غیری میں شفقی و غیری میں نے لکھا ہے کہ مراد کوثر سے ایک نہر ہے جنت میں کہ وصف و حکا احادیث میں آیا ہے اور سب کثرت و اردو کے و نہر و موم کوثر ہوئی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اناسی سیر بہشت ایک نہر میں کہی کہ ہر طرف اس کے گند میں درجوف سے اور گل و سبکی مشک و زعفران و غیرہ جہنم علیہ السلام سے سوال کیا کیا کیا ہے کہ ایہ کوثر ہے کہ پروردگار تعالیٰ شانہ نے تمہیں عنایت کی ہے۔ مراد انجاری اور شہور سلف میں ہی تفسیر ہے اور حدیث میں ہی یہی تفسیر واقع ہوئی ہے اور بعض مفسرون نے کوثر سے مراد اولاد و اولاد کے واسطے کہ یہ سورہ کہ رسول اور شخص میں نازل ہوا ہے کہ حضرت کو طعن کرتا تھا بعد مراد اولاد اور اگر کہتا تھا حق تعالیٰ نے کہا کہ تجھے ایسی اولاد و امجاد عطا فرمائی

کہنا قیامت باقی دو ایم رہے اور بعض مفسرین کا یہ قول ہے کہ قصود کو ٹھوسے نیز ٹھیرے اور کوثر نعمت میں من مصدر ہے بعض کثرت اور عین المعانی میں کہا ہے کہ کوثر اوپر وزن فعل کو ہے کثرت سے یہ کیلئے نفل نفل سے کہ مقابلہ رد قول مدعی واقع ہوا ہے آیت ان شانک ہوا لا تبرئہ جو کوئی تجھے عیب کرتا ہے اور میں نسل کرتا ہے انجام کار تیرہی ہے اور ابرو سے کہتے ہیں جبلی نسل ہوا اور کشتان میں کہا ہے کوثر فعل ہے کثرت و مبالغہ پر دلالت کرتا ہے یعنی بہت بہت نقل ہے کہ ایک لعابی کا بیٹا سفر سے آیا تھا لوگوں نے پوچھا کس حال میں پر آیا کہا جا رہا کوثر یعنی آیا ساتھ خیر کر کے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ تفسیر کوثر کو خیر کر کے ساتھ کرتے تھے معین بن ہیر نے اونٹنے پوچھا کہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ کوثر ایک ندی ہے بہشت میں کہا وہ بھی منجملہ خیر کر کے معنی وہ میں کہہ تھے تھے دی امی محمد علیؓ والدہ وسلم بھی دو نو سرائی بنے غایت و نہایت کہ کوئی انبیاء و ائمہ مثل اس کے نہیں دیا گیا سو اتیرے اور دینے والا اوکھاس میں ہوں کہ پروردگار جہانیاں اور وہاں بے امتنان ہوں فصل اربک یعنی بیس عبادت و سیرت اس پر دروگاہ کی بیلا کفر و نیکیتجو ساتھ اپنی عطاؤں کے اور نوازا اور نگاہ رکھا سنت خلق سے جلست تیری قوم کے کہ عبادت غیر خدا کرتے ہیں و انحر یعنی او بوجہ کر واسطے اس کے اور بنام اس کے برخلاف اس قوم کے کہ بنام بتوں کے بوجہ کرتے ہیں ان شانک یعنی بد رستی و راستی تیرا دشمن کہ تجھے دشمن رکھے تیری قوم سے ہوا لا تبرئہ وہی ہے بے نسل و بربرت قیامت تک جو کوئی پیدا ہوا گا مومنو نشے سب اولاد معنوی و اعتقاد تیرے میں تیرا ذکر موع و بلند ہے او پر منابر و زبان ہر عالم ذکر کے انقرض و نہ تک ابتدا بنام خدا کرتے ہیں ثنی و دوبارہ تیرے نام کے ساتھ اور آخرت میں ایسی نعمتوں کے ساتھ سرفراز و سر بلند کریں کہ اعلا وصف و بیان سے باہر ہے مجھے جیسے کہ انہر کننا لایق نہیں ابر تیرا عیب کرنیوالا ہے دنیا و آخرت میں کہ کوئی نام او کا نہیں لیتا مگر ساتھ نعمت و نفع میں کے ابو بکر بن عباس نے کہا کہ مراد کوثر سے کثرت ہے اور حسن بصری نے قرآن مراد رکھا ہے اور عکرمہ نے نبوت اور انبیاء نے اسلام اور حسین بن فضیل نے تفسیر و آسانی قرآن و تخفیف شرائع مراد رکھا ہے اور بعض نے شفاعت اور بعض نے معجزات اور بعض نے نبوت و قرآن و ذکر عظیم و فخر برای ارادہ کیا ہے اور بعض نے علماء امت کہ العلماء و ورثہ الانبیاء یعنی عالم دارت پیغمبر و کے میں روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور بقول بعض کوثر سے مراد علم ہے بقرینہ ذکر فصل اربک پیچھے اس کے کہ نتیجہ و ثمر علم کا عبادت ہے اور کوئی خیر کثرت و بسط و صفت علم کو نہیں پہنچ سکتی اور بعضوں کے نزدیک کوثر حسن خلق ہے ثواب وہ ہی کہ کوثر مخصوص کسی چیز کے ساتھ نہیں بلکہ شامل تمام صفات و کمالات کو ہے و فصل بیان میں اوں میزوں کے کہ دلالت رکھتی ہیں اوپر غایت فضل و کرامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہونے آپ کے نبی الانبیاء و ہونا بیاصلوٰۃ اللہ علیہم معین کا حضرت کی اتونے بربا کریم ہے آیت واذنوا اللہ یشاق النبیین لما اتینکم من کتب و حکمت ثم جاکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ و لتقررن قال اقررتم

واخذتم علی ذلکم امری قالوا اقرارنا قال فاشہدوا اور انا مسلم بن الشہید بن من قول بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون یعنی یا کرای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو وقت کہ کیا اللہ تعالیٰ نے محمد و پیغمبر کو کفر کا پرانہ جو چیز میں دی تھیں کتاب و حکمت سے پہلے اسے تمام پاس ایسا رسول کہ تقدیر بق کر نبی الہی ہو اس چیز کو کہ تمام سے پاس ہے ہرگز ایمان لاؤاؤسکے ساتھ اور ہرگز نہ دیاری و دواؤسکو کفر یا ایمان نے کیا اقرار کیا تھے اور کیا تمیز اوپر اؤسکے محمد و پیغمبر کی انہوں نے اقرار کیا تھے کہ حق تعالیٰ نے ہمیں گواہ و جوہر و زمین ہی تمہارے ساتھ گواہ بنے ہوں ہر جو کوئی اولئک ہے اس سے پیچھے ہیں وہ لوگ فاسق تھے ہیں۔ مجبور مفسرین اتفاق رکھتے ہیں کہ مراد ساتھ رسول کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہر سال ہر ایک نبی اور انکی استون سے عہد و میثاق لے لیا تاکہ جب زمانہ پیغمبر آخر الزمان ادراک پاسے چاہیے کہ انکی تصدیق و اتباع عیال اؤسے اور اؤس دین و پیغمبر کو سچا بانو اور نصرت و مدد اؤسکی کر دے اور آیت من قول بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون بہ نسبت باہم ہے نہیں لینا میثاق کا انبیاء اور تاکید و تشدید اوپر اقوی و اذلل ہے مقصود دین۔ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس آیت میں اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقدیر حیات انبیاء کے اؤسکے زمانہ میں رسول میں طرف اؤسکے پس رسالت و نبوت حضرت کی عام و شامل ہے تمام خلق کو از زمان او عظماء و زعماء امت اور انبیاء اور انکی اتھین ساری امت حضرت کی ہیں اور ای جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخرت میں آدم اور اؤسکے سوا ساری بیچے تیرہ حضرت کے ہو نیکی جیسے کہ آدم و من دونہ تحت لوائی یعنی حضرت آدم اور اؤسکے سوا انبیاء عموما سب بیچے جنت سے میرے کیے ہونگے اور اگر خدا انبیاء علیہم السلام آپ کے زمانے میں ہوتے یا حضرت اؤسکے وقت میں جب حضرت پر ایمان لاتے اور انکی نصرت و یاری کرتے اور اسی واسطے فرمایا لو کان موسیٰ حیاً ما وسعت الانبیاء یعنی اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ نگنجا میش نبی اؤسے مگر میری پیروی نہایت لینا میثاق کے اور اسی واسطے عیسیٰ علی نبینا و علیہم السلام آپ ہی کی شریعت کے اوپر آخر زمان میں نزول فرماؤنگے باوجودیکہ وہ نبی کریم ہیں اور اپنی نبوت پر باقی ہیں اؤس سے کچھ نقصان نہیں ہوا اور اس طرح تمام انبیاء فرض جوداؤنکی زمانہ حضرت میں با فرض جود با جود آپ کا اؤسکے زمانہ میں ثابت و ستر ہیں اوپر رسالت و نبوت اپنی کے استون اپنی پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں اؤسکے اوپر اور رسول ہیں طرف اون سب کے پس نبوت حضرت کی اعم و شمل و اعظم ہے یہ مقام تامل و فکر ہے تاکوئی یہ گمان نہ لیجاوے کہ اس جگہ نفی نبوت سائر نبیاء علیہم السلام کی ہے ایسا ہی کہ اے صاحب مواہب لدینے نے ساتھ زیادہ تحقیق و تفصیل کے اور شیخ عبدالحق قدس سرہ صاحب راج النبوت نے کہا ہے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ظاہر یہ اخذ میثاق ہے انبیاء سے بقدر ظاہر قول حق تعالیٰ آیت ۱۱ اتیکم من کتب و حکمت کی اور تصریح حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہے کہ مراد اخذ میثاق سے یہی موافقت و توثیق عیال قصد نصرت ہووے کہ سب سے وجود دین آیا اور سبب شخص پیش از وجود و عمری یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان لائے ہیں بلکہ تمام خلق سالف کہ سماع خبر نبوت و فضائل

وَمَا لَآتِ حُجْرَتِ صَاحِبِ الدُّعَاءِ مِنْ سَابِقِ مِثْرِ شَرَفٍ هُوَ كَسْتِهِ وَأَسْقَدَ رُكَافِي هُوَ أَتَى سَبِيحَ حُسْنِ دُنْيَا وَأَوَّلِي أَتْمُوْنِ كَلَمٍ مِّنْ أَمْتِ حُجْرَتِ عَلِيٍّ
 اِسْلَامِ كِي اُو رُو نَا كِي كَارِ سُولِ بِنَبْتِ اُو كُنْ اُو رُو نَا عَلِيْمِ اِسْلَامِ خُوْشْبُ سُرِي مَجْدِ قُصِي مِّنْ حُجْرَتِ صَاحِبِ الدُّعَاءِ اِسْلَامِ كَسَا تَبِيعِ هُوْسَ اُو رَا پ
 نَ اَمَاتِ كِي مَسْبِي اَقْدَامِ اِسْ اُو مَوْ قَتِ مِيْنِ اِيْمَانِ لَا كُنْ اُو رَا تَفَاقِ اَمْتِ هَ اِسْ پَر كِحَا يَاتِ وَتَقَا ئِي اَنْبِيَا بِحَا يَاتِ دُنْيَا دِي هَ اُو رَا كِرِ چَرِ دِي رِيَانِ
 مِثَاقِ لِيْنَا نَبِيَا عَلِيْمِ اِسْلَامِ كَلَمُنِي اَمْتُوْنِسَ اِيْمَانِ حُجْرَتِ كَسَبِي فَضْلِ وَثَرْتِ كِي كَابَ اُو رُو كُوْنُو تَقَا لِيْكِيْنِ دُرِيَانِ مِثَاقِ لِيْنِ مَقِ تَقَا لِيْ كَسَا اَنْبِيَا
 سَ اُو سِ پَر اَعُوْذُ اَعُوْذُ اَكْبَرُ هَ اِسْ سَ حُجُو تُو اُو رَا مَدَ كَسَا اَمْتُوْنِيْقِ هَ وَصَلِ قَالِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ
 تَقْضِيْلِ دِي مَسْبِي مَعْنِي كُو اُو پَرِ بَعْضِ كَسَا قَالِ وَفَعَلْنَا بَعْضِ اَنْبِيَا عَلِيٍّ مَعْنِي اُو رَا كَسَا اَمْتُوْنِيْقِ تَقْضِيْلِ دِي مَسْبِي مَعْنِي اُو رَا كَسَا اَمْتُوْنِيْقِ تَقْضِيْلِ دِي مَسْبِي
 اُو پَرِ مِيْهَ دُو تُو اَمْتِيْنِ نَضْ قَا طِعِ اُو رُو دِلِيْلِ سَا طِعِ مِيْنِ اُو پَرِ تَفَاوُ تِ مَرَاتِبِ وَدَرَجَاتِ اَنْبِيَا وَرِسَالِ كَسَا اُو رُو دَسَا اُو پَرِ قَوْلِ مَتَزَلِ كَسَا كَقَدِ لِيْلِ بِنَفْضِ
 نَسِيْنِ اُو رُو سَبْ كُو مَتَسَا وِي وَبَرَا بَر جَا تَتَ هِيْنِ رِ سِ اِيْ كِ تُوْمِ يَكِيْمِيْ هَ اُو رُو دَمِ مَقِيْرَ اَبُوْتِ اَمْتُوْنِيْقِ مِيْنِ اُو رُو مِيْهَ قَوْلِ فَا سَدَ هَ اَسُو اَسْلَ كِي اِيْمَانِ سَمْعِنِ
 فَضْلِيْلِ مِيْنِ حِيْثِ اَلْبُغُوْتِ مِيْنِ هَ اَمْتُوْنِيْقِ اَبُوْتِ مِيْنِ لِسَا اَوْ قَا تِ مِيْثَا بَا پَرِ فَضْلِيْلِ وَفَعَلْنَا رَكْنَا هَ اَمْتُوْنِيْقِ اَمْتُوْنِيْقِ اَبُوْتِ
 مِيْنِ پَرِ تَقْوِ هَ اُو رَا اِيْ كِ تُوْمِ يَكِيْمِيْ هَ اُو رُو دَمِ مَقِيْرَ اَبُوْتِ اَمْتُوْنِيْقِ مِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ اَبُوْتِ اَمْتُوْنِيْقِ اَبُوْتِ اَمْتُوْنِيْقِ اَبُوْتِ اَمْتُوْنِيْقِ اَبُوْتِ
 كَسَا اُو رُو رَا جَا ئِيْ صَمْتِ وَسَكُوْتِ تَحْمِيْنِ وَنَحْوِ نَسِيْنِ اُو رُو نَا اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ
 مَفْسُوْرِيْنِ نَ كَسَا هَ اُو رُو دَسَا اَسُو يَكِيْمِيْ عَلِيٍّ اِسْلَامِ مِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ سَ جَا اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ
 كِي كَلَامِ كِي تَقِيْ سَ جَا نَ اُو كُنْ سَا تَهِيْ اَسْلَ اُو رُو اَلَا كُنْ ثَابِتِ اُو رُو تَقْضِيْلِ هُو اَسْ كَلَامِ سَيَا اَلْمُسْلِمِيْنِ صَاحِبِ الدُّعَاءِ وَالدُّعَاءِ اَبُوْتِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ
 بِيُو اَسْلَ مَكُو كَلَامِ مَوْ سِيْ عَلِيٍّ اِسْلَامِ اَبُو جَبْرِ فَخَا صِ هُو دَسَا اُو سَبْ اَبُوْتِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ
 سَنَا اُو رُو مَسْبُوْتِ اَمْتُوْنِيْقِ فَوْقِ اَمْتُوْنِيْقِ مَلُوْدِ اَفُوْرَ هُو دَسَا اُو رُو اَسْ مَكُو مَسْبُوْتِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ
 اُو رُو رَا سَ كَلَامِ دَرَجَاتِ وَكَلَامَاتِ سَ جُو كَلَمُ اُو رُو اَسْ مَكُو مَسْبُوْتِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ
 سَا تَهِيْ اَسْ قَوْلِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ
 مِيْنِ كَسَا اَسْ اَبْهَامِ مِيْنِ نَهَا يَتِ تَقْضِيْلِ فَضْلِ وَبَلَدِ قَدَرِ اُو كُنْ هَ كَعَارِفِ دَمَاهِرِ اَسَالِيْبِ كَلَامِ عَرَبِيْهِ اُو سِيْ خُوب جَا تَتَ هِيْنِ اُو رُو مَلَا نَ كَسَا هَ كَقْضِيْلِ
 اَنْبِيَا صَلَوَاتِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ
 اُو رَا مَاتِ اَكْمَلِيْ اَزْ كِي وَاعْلَمُ اَكْثَرُ اُو رُو اَتِ شَرِيْفِيْنِ مَوْعُودِ مَرَاتِبِ عَلِيٍّ وَنَا تَبِ سَنِيْهَ كَلَامِ ظَلَمِ وَرُو يَتِ اُو رُو اَسْ كَسَا اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ اَمْتُوْنِيْقِ لِيْنِ
 فَتَا كِ نَسِيْنِ كَرِ خَا بَ سَالَتِ مَابِ اَعْتَبَارِ مَرَاتِبِ مَنَاعِبِ سَ كَا دَ كَسَا اَنْبِيَا رَسَالَتِهِ سَ مَرِيْتِ وَثَرْتِ رَكْتَتِيْنِ - حَا يِثِ شَفَاعَتِ مِيْنِ وَكِيْمَا حَا يِيْ كَسَا

محاکمہ میں تمام خلائق استعاضی شفاعت کی واسطے آدمؑ نوحؑ ابراہیمؑ موسیٰؑ عیسیٰ علیہم السلام کے پاس جا کر التماس شفاعت کر سکیں اور ہر ایک مجبور و ناخواندی اپنی کتب تحمل اس باریعظیم سے اعز و اقرب قرار کر سکیں اور کہیں گے یہ کام ہمارا نہیں ہے ہر ایک لوگ غلط و غلط آپس کے پاس مایوس ہو کر حاضر ہو گئے حضرت مسیحؑ اہل سلسلین شفیع المذنبین فرما دینگے کہ البتہ بوعده الی آیت و مسوفہ بطیک ربکہ قرضی کے یہ کام میرا ہے میں بارگاہِ عزت میں جا دینگے اے انرا کشت اور نہ فرمایا انا سید ولد آدمؑ یعنی میں ہمارا اولاد آدم کا ہوں و انا کا کرم و کرامت یعنی میں ہر برگزین ہوں اولاد آدم کا و انا سید الناس یوم القیامت یعنی اور میں ہوں سرور بنی نوع انسان کا و ان قیامت کے اور اولی استدلال ساتھ حدیث و من و نہ تحت لوائی کی ہے کہ ترجمہ اوسکا اوپر کندہ ۱۰۱ اور بعض نے استدلال ساتھ آیہ کریمہ کے کیا ہے آیت کثرتم فی امت اخربت للناس یعنی تم بہترین امت علم الہی میں کہ باہر لائے گئے واسطہ ہدایت لوگوں کو کشک نہیں ہے کہ خیریت امت بحسب کمال اونکے ہے دین میں اور یہ تابع کمال پیغمبر کے ہے کہ اوسکے تابع و پیرو ہیں اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیہ کے ساتھ استدلال کیا ہے کہ حق تعالیٰ نے وصفت کیا انبیاء علیہم السلام کو باوصاف حمیدہ کے کہ اس ازان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کما آیت اولئک الذین ہی الصبیحہ لم یفتدہ یعنی انبیاء را تقدیم ایسے ہیں کہ ہدایت کی انہیں اللہ نے پس پیروی اونکی ہدایت کی کر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باقتدای تمام انبیاء سالفہ امر کیا اور بجاوری امر خدا واجب اور جب بجا لائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیروی جمیع اون چیزوں کے کہ انبیاء دوسرے گئے ہیں خصایل و کمالات سے پس تحقیق جمیع ہوں حضرت میں وہ چیزیں کہ ہر ایک نبی میں متفرق تھیں پس بالاولیٰ فضیلت حضرت کی اور انبیاء کے اوپر ثابت و متحقق ہوئی اور یہ استدلال لطیف ہے اول نظر میں ایسا آتا ہے کہ آنحضرت باقتدای انبیاء امر کی گئی پس مفضول ہوئے لیکن مراد اس جگہ اقتداء سے موافقت ہے سبب اسکے کہ انبیاء پہلے حضرت سے تھے اسی سبب سے لفظ اقتداء الملاح کیا گیا جیسکے باتباع ملت ابراہیمؑ امر کی گئے اور ایک وجہ اور افضلیت حضرت کی یہ ہے کہ دعوت اکی اکثر بلاد و امصار عالم میں نسبت سائر انبیاء زیادہ ساری و جاری ہے پس انتفاع اہل دنیا کا دعوت حضرت علیہ السلام اکثر و اکمل و شامل ہوا انتفاع ساری اہم سے دعوت ساری انبیاء و انکے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے انبیاء و انفسہ افضل و اکرم ہوئے ساتھ دلیل خیر الناس من یفزع الناس یعنی بہترین آدمیوں کا وہ ہے کہ نفع پہنچا دے لوگوں کو لیکن وہ جو قرآن مجید میں واقع ہو ہے آیت لا تفرق بین احدہم یعنی تفریق و جدائی نہیں کرتے ہم درمیان کسی ایک کے جماعت انبیاء سے اور حدیث صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے لا تفضلونی علی الانبیاء یعنی نہ فضیلت دو مجھے اوپر انبیاء کے۔ اور ایک روایت میں ہے لا تفضلوا بین الانبیاء یعنی نہ تفصیل نہ دو درمیان انبیاء کے کہ ایک کو دوسرے بہتر کہو اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے لا تخیرو بین الانبیاء روایت کی ہے یعنی فیما بین انبیاء ایک کو دوسرے بہتر نہ کرنا اور بیچ حدیث ابن عباس کے کہ اس مسلم نے روایت کی ہے آیہ کنین للیق نبیہ کہ کہے میں نبی بنو نسل بن تہی سے ہوں اور حدیث ابو ہریرہ میں بروایت شعیب یعنی بخاری و مسلم کے آیہ ہے کہ جو کوئی کہے میں بھستہ

یونس بن قتی سے ہوں نہیں تحقیق وہ جو نہا ہے جواب دیا ہے علمائے کرام اور قبول غرض ایت لا تفرق بین احدنہم ففرق بایمان میں ہے کہ بعض پر ایمان لاؤ اور بعض پر نلاؤ میں جیسکے فرمایا ایت ان الذین یفرقون بامد ورسلم ویریدون ان یفرقوا بین امد ورسلم ویقولون تو من بعض وکفر بعض یعنی بدستی و راستی جو لوگ کہہ کر تے ہیں ساتھ خدا کے اور اوسکے رسول کے اور چاہتے ہیں یہ کہ تفریق کریں امد اور پیغمبروں اوسکے میں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض پر نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان لانا بعض انبیاء کے اوپر اور انکار کرنا بعض کے ساتھ حقیقت میں بلکہ سب انبیاء کی ہے ازبیت اتحاد کلمہ اسلام کے اور اسی جمل کیا ہے بعض علمائے قول حق تعالیٰ کو ایت وان یکذبوا فکذب رسول من قبلک یعنی اور اگر جھٹلاتے ہیں تجھے کافر نہیں تحقیق جھٹلائے گئے بغیر ہوتے اور تسوید و برای پیغمبر نہیں بیچ ایمان کے منافات نہیں رکھتے ہیں کہ بعض بعض ہوا فضل ہو دین اور جواب دیا گیا ہے احادیث سے جو جو متعددہ بعضوں نے کہا ہے کہ تمہی تفصیل و تخریج پیش از آنہ وحی کے حضرت پر کرم سید انبیاء اور افضل مشر و سید ولد آدم ہو لیکن قایل کو واجب ہے کہ اثبات کرے تقدیم کو تاخیر اور بعضوں نے کہا ہے کہ تفصیل اس وجہ سے کرے جس سے تفصیل و ابانت فضول پر فاضل ولازم آوے و امد علم اور بعض نے کہا ہے کہ تفصیل اہل نبوت میں مدوا حدیث میں و رسالت میں ہے اس واسطے کہ انبیاء اہل نبوت تفاضل نہیں در میان اونسکے بلکہ تفاضل مامور زائد ہے جیسکے بعضے رسول میں اور بعضے اولوالعزم اور یہ بات خالی فضا سے نہیں تفصیل اولیٰ وہ ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ تفصیل کرتے ہیں ہم جسکا بلند کیا ہے رب العزت نے ورجہ خصائص قرب اور بعض نے کہا ہے کہ ہم متقاد کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے تفصیل دی ہے بعض انبیاء کو بعض کے اوپر علی الاحمال اور باز کہتے ہیں اسے تلمین تفصیل بار او عتول سے بلکہ حکم کتاب امد اور احادیث رسول امد کرتے ہیں ہم جیسکے مذکور ہوا دلائل سے قند بر کلمہ فضل بشیر کا ملک پر کہیمو راہل سنت و جماعت اوسپر میں مشہور و معروف ہے باین تفصیل کہ نواس بشیر کا انبیاء علیہم السلام میں افضل ہیں نواس ملائکہ سے کہیریل و میکائیل و اسرافیل و غزرائیل و حملہ و ش و مقربان و کردیان و روحانیان میں ایسا ہی تفسیر کیا ہے موہب لدین میں اور عبارت عقاید یہ ہے و سل البشیر افضل من سل الملائکہ یعنی پیغمبر کہیر میں افضل ہیں اون پیغمبروں سے کہ ملائکہ میں اور شعب الایمان میں اتپر تفصیل کی ہے اور جو قول کہ متقدمین و متاخرین نے نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ سل بشیر افضل ہیں سل ملائکہ سے اور اولیاء بشیر افضل ہیں اولیاء ملائکہ سے انتہی انتہی تمام ہوا قول شعب الایمان والیکما اور قید جمود اہل سنت و جماعت کی اسواسطے لکائی ہے کہ بعضے شاعرہ طرف تفصیل ملائکہ کی گئی ہیں اور قول مختار قاضی ابوبکر بطلانی کہ عمدہ اہل مذہب اشاعرہ اور شاعر گروشیخ ابوالحسن اشعری کا ہے یہی ہے اور ابوعبید اللہ علیہم ہی اسیرت گیا ہے اور کلام امام غزالی سے بعض مواضع میں ایسا ہی سمجھا جاتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ ملائکہ جس حیث التجرد و التقرب افضل ہیں اور بشیرت کثرت ثواب افضل ہیں اور مرد اہل سنت کے ساتھ فضیلت کی کثرت ثواب ہے جیسکے پیغمبر کے یار زمین اور شیخ تاج الدین سبکی نے کہ اعظم علماء مذہب شافعیہ کا ہے اور علم میں پایہ بلند رکستا جو یون

کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو مدت عمر اتنی ہیں مسئلہ فضیلت و مظلوم و معلوم نو و سہ لافغیا و لا اثباتا امیہ و اسہوین کہ قیامت میں مسکول نو و سہ لافغیا و لا اثباتا امیہ بات مسئلہ فضیلت ملک و بشیرین معلوم ہوتی ہے اور دلیلیں طرفین کی کتابوں کلاسیہ میں مذکور ہیں اور ملائکہ بھی باہم تفاضل رکھتے ہیں سب میں نفس پُرین علیہ السلام ہیں کہ ان میں روح الامین و مظهر علم و عامل وحی کہتے ہیں اور اولین و آخرین و سہ لافغیا و لا اثباتا امیہ و اسہوین کہ قیامت میں مسکول نو و سہ لافغیا و لا اثباتا امیہ بات میں اور ورائی ان کے کہ وہ ملائکہ ہیں فاضل و مظلوم ہیں۔ جانا چاہیے کہ رسل انبیاء سے افضل ہیں اور رسل میں بھی باہم تفاضل حاصل ہے لیکن سب میں ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہیں کہ وہ سید المرسلین خاتم النبیین افضل العالمین جمیعین ہیں اور ان کی آل و صحاب و اتباع کہ اہل نمایان رافق اور زندہ کرنیوالے معلوم دین کے ہیں اور عدد انبیاء میں بھی اختلاف ہے اور شمول اس باب میں حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ ہے تزئیک ابن مردودہ کہ چنانچہ سوال کئے گئے رسول خدا عدد انبیاء سے فرمایا جو بیش ہزار ہر عدد مرسلین سے فرمایا تین سو تیرہ اور انبیاء کثرت ان میں مذکور ہیں نام ان کے یہ ہیں آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام۔ اور صالح علیہ السلام۔ اور ہود علیہ السلام۔ اور ابراہیم علیہ السلام۔ لوط علیہ السلام۔ اسمعیل علیہ السلام۔ اسحاق علیہ السلام۔ یعقوب علیہ السلام۔ یوسف علیہ السلام۔ ایوب علیہ السلام شعیب علیہ السلام۔ موسیٰ علیہ السلام۔ ہارون علیہ السلام۔ یونس علیہ السلام۔ داؤد علیہ السلام۔ سلیمان علیہ السلام۔ الیاس علیہ السلام۔ یسع علیہ السلام۔ زکریا علیہ السلام۔ یحییٰ علیہ السلام۔ عیسیٰ علیہ السلام۔ اور زود الکفل علیہ السلام نزدیک اکثر نفسہ میں کے اور قرآن مجید میں آیا ہے کہ قصہ بعض انبیاء حضرت پر ظاہر کیا ہے اور بعض کا نہیں جیسا کہ اس آیت سے مفہوم ہوتا ہے **آیت** منہم من فضلنا علیک لایہ اس جاسے معلوم ہوتا ہے کہ سارے انبیاء علیہم السلام کا قصہ حضرت کے اوپر ظاہر نہیں کیا **وصل** اعظم واعلیٰ اوس چیز کا کہ اظہار کیا ہے حق سبحانہ تعالیٰ کرامت و کائنات حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب مجیدہ اور فہمیدین فضلہ سری ہے سبحان الذی امری اور وانہم میں کہ منطوی و شتمل ہے اوپر عظم قدر و منزلت اور علو درجہ و قرب و شادہ آیات و عجائب قدرت حق جل و علی سے **قسط** احمد مرسل کہ شہدہ قلم محمد بنام وی و حاتم ہم نہ۔ البقیہ ایام ہم آؤر گمش نہ غاشیہ فقر و تفاؤر گمش نہ تیغ کشیدہ قلم انداختہ فقر و تعیش علم انداختہ گوی زین برودہ بچکان خود مدعوتہ سیدانش ازل تا ابد نہ فلک از نام محمد مقیم نہ ہر دو جہان در جہانناش دومیم نہ ای بخش گنج خداداد اکلید گویا گویا گنج تو کردی پردہ غرہ ماہ از خم ابروی نشست نہ طو شام از شکن سوی نشست نہ پرتو تو شعل راہ ہم نہ خلل لواہی تو پناہ ہم نہ از عمل خویش ندام امید بصر کرم نشست ہزار اعتدیل نہ این ہمہ گستاخی با مگنہ نہ نہ زان سبب آمد کہ تو کی عذر خواہ نہ صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و سلم و عظم کرم سے حفاظ و صحت آپ کی ہے اعداسے خصوصاً مشرکان مکہ و مدینہ حبشیہ کہ فرمایا ہے **آیت** و انہم فیضیک من الناس اور اللہ مافضلت وہا سبانی کرتا ہے تیری شر لوگوں کے جسے جبروت بیدار یا نازل ہوئی فلان ہوئے کہ اعداسے **آیت** و اذ یذکر الذین کفروا یستکبرون و یقولون انہم لایستکبرون و انہم لایستکبرون

سبح و تحمید اور زبلیا حق تعالیٰ نے آیت النبی اولى بالمؤمنین من انفسهم و اولوا حبا اما تم فی صریح علیہ السلام و اکو سلم بیت ترمک میں ہونو کے ساتھ و انون اوکی سے اور ازواج حضرت اوکی مائین ہیں یعنی حکم حضرت کا ناقہ و ہماری ہے جسے کہ نوا جکا اپنے ظلم پر اور بمغنون ذکا ہے کہ اتباع حضرت کے حکم کا اولیٰ ہے اتباع راہی اپنی نفس پر اور یہ معنی باب وجوب اتباع محبت حضرت میں تفصیل و نفع و روشن ہو میں انتہا تعالیٰ اور ازواج مطہرات حضرت کما میں ہوسکتا ہیں عزت کمال میں بعد حضرت کی بکثرت خصوصیت حضرت کو اور سب دسکے کہ یہ ازواج حضرت کی ہیں آخرت میں اور قرآن شانہ میں آیا ہے و ہوا کہ ہم نے حضرت باب میں خاص ہونو کے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیت و انزل اللہ علیک الکتاب و حکمت و ملک ما لم تکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیما یعنی اتاری اللہ نے اوپر تیرے کتاب و حکمت اور سکھایا تجھے جو چیز کو تو جانتا تھا اور ہے فضل خدا کا تم پر بڑا کہ دریافت کسی شخص کی اوکی کہ کو نہیں پہنچی اور آیات قرآنی کہ تقضی فضل و کرامت حضرت کے اور پر دل میں بہت میں ماحاطہ تحریر میں نہیں آسکتی اور حقیقت میں سارا قرآن بعد و شانہ الہی میں اوصاف و کمالات حضرت رسالت نیما ہے او سکے بیان میں درازی کلام بہت ہوتی ہے اسواسطے چند آیات بطور اختصار لکھی گئیں و محل بیچ بیان دور کرنے شہادت کے بعض آیات ہجرات و ہجرات قرآنی سے کہ بادی انظر من ریع و نادانی مشورہ تفصیل و خطا و درجہ اوس حبیب بانی کے ہیں اور حقیقت میں قبول تشابہات سے کہ علما و معانی لایقہ و تاویلات رائفہ کہ ساتھ رابع بحث کیا ہے او میں سے ایک یہ قول حق تعالیٰ ہے آیت و وجہ خدا لایقہ کی کہ نسبت منالات سابقہ حضرت کی طرف اور رفع اور دور کرنا و سکھ ساتھ ہدایت کے کہ تارے جانا چاہیے کہ سارے علما اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت علیؓ علیہ السلام پہلے نبوت سے اور یہی نبوت کہ متصف و موسوم بصفات و گمراہی ہوئے ہیں اور نشارت و پیدایش حضرت کی توحید و ایمان و عصمت کو اوپر واقع ہوئی کہ اور اسبطر تمام انبیاء و مرسلین معلوات اللہ و سلام علیہم اجمعین اوسے منظور و محمول ہیں اور کسی اہل اجناد نے نقل نہیں کیا کہ کوئی انبیاء و مرسلین سے کہ ساتھ مفت نبوت و رسالت کے اہل و اعتبار پایا ہے پہلے اس منصب جلیلہ سے ساتھ کفر و شرک و فسق و ضلالت و موصوف و معروف ہوا اور مستند اس بات میں نقل ہے البتہ اختلاف ہمیں ہے کہ آیا - عقلا جائز ہے یا نہیں - فرقہ متزلزلہ اس طرف گئے ہیں کہ عقلا جائز نہیں کہ یہ بات موجب تعبد و باعث تعفر ہے اور نزدیک اہل سنت و جماعت کو جائز ہے کہ حق تعالیٰ ایک شخص کو جاہ و ضلالت و گمراہی سے نکال کر اور بزرگ و ہدایت پونچا کر تہ نبوت و رسالت پونچا دے لیکن نقل و دلیل سمعی اس پر پائی نہیں گئی اسواسطے کہ سب انبیاء پیش از نبوت قبل و کفر و تشکیک و نسبت باری اور فسق و محاصی سے کہ موجب نفرت و نقص کا ہے معلوم و مبرا ہے میں اور بعد از نبوت کبار سے مطلقا اور صغیر سے عموما و نسبا و اور استقامت و استقامت و غلط و غفلت پر یہ حالت نہ تھا و غضب و وجد و ہزل اوس پر نہیں کہ تعلق پیش بیعت ملت و تبلیغ امت رکھی معصون و محروس میں سیماسید انبیاء و افضل رسل معلوات اللہ و سلام علیہم اجمعین کہ عصمت الہی سب سے اتم و کمال اور رتبہ اعلیٰ و ارفع ہے اور جو کوئی نسبت حضرت کے ساتھ چیز یا شدیدہ اور سورہ اوکے دم مارے کوئی ضلالت و گمراہی میں پڑے اسواسطے کہ ذات حمیدہ صفات حضرت کی اول سے پاک و راستہ و پرستہ مخلوق ہوئی ہے اسکی عیب و نقصان کو بدایان خیر و جلال حضرت کے

مجال و معمول نمبر بہت تعلیم و ادب اور اچھے حاجت رکھنے والا تھا کہ وہ خود زانو ٹکڑے کر کے بیٹھ کر کھانا کھا کر دیکھتا کہ کیا اب وہ بھلا چاہیے کہ بیان ادب و قیام دے کہ بعضے انصافی اہل تحقیق نے فرمایا ہے کہ شناخت و رعایت اوکل موجب اہل اشکال اور سبب سلامت حال ہے اور وہ یہی کہ اگر حیات ربوبیت سے کوئی خطاب و خطاب و سطوت و سلطنت و استعنا و استغلا واقع ہوا نسبت نہرت کے ایک لاتحدی اور رنجہ طبع ملک اور رئیس ملک من الامری اور ترید زینۃ النبیۃ الدنیا یا مانند اسکے بیٹے بدستی تو ابی محمد اختیار ہدایت نہیں رکھتا اور نہ آئینہ جلا و ضایع ہو جائیگا علی تیرے اور نسین واسطے تیرے کوئی چیز اسے اور چاہتا ہے تو ہاشم ذبیحائش زندگانی دنیا کی یا جناب نبوت سے عبودیت و انکسار اور افتقار و مجر و مسکنت و جود میں الیٰی ہے مثل انما انبشہ شکم و انقب کما انقب العبد ولا اعلم ما وراہذا الجوار و ما دری ما فی فعل فی ولا کم یمنیہ سو اسکے نمین کہ میں آدمی ہوں مانند تمہارے اور غصہ کرتا ہوں میں جیسے کہ بندہ غصہ کرتا ہوں اور نسین جانتا میں کہ بیچے دیوار کے کیا ہے اور نسین جانتا میں قیامت کو کیا معاملہ کیا جاوے میرے ساتھ اور نہ کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آوے اور مانند اسکے ہمین نمین لازم کہ آدمین دخل کریں بکلا و پرچہ ادب و سرکوت و شمائے کے توقف کریں خواجہ کو اختیار ہے کہ اپنے بندے کے ساتھ جو کچھ چاہے سو کرے اور کہے اور استغلا و استیلا ظاہر کرے اور بنا بہ نسبت اپنے خواجہ کے بندگی و فروتنی و مجر و انکسار و کمائے غیر کو کیا مجال و طاقت و ولادہ اس مقام را و نیز ازین دخل کرے اور حد و سبب پر آوے کہ یہ مقام پاک و پوسلنے اکثر ضعیف الایمان اور جاہلون اور نقصان و کمیکائے اور اسے ہے امیہ تو فی حق عصمت و مذکک جانتا چاہیے کہ نفس میں نیچے تغیر و تاویل اس آیت و وجہ کمالا فدیہ کے وجود کثیر و بیان کی کہ میں اول یہ کہ یا حضرت کو مثال اور نادان معاملہ نبوت اور احکام شریعت سے پس ہدایت تعلیم و یقین فرمائی اور یہ قول ابن عباس اور حسن و ضحاک اور ترمذی و حنفی سے مروی ہے اور موبداس قول کا یہ قول ہے آیت مائتہ تدری ما لکتاب ولا الایمان یعنی پہلے وحی سے طرہ دعوت خلق الی الایمان اور روشن قرات قرآن نے حاصل و معلوم نہ تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد ساتھ ایمان کے ذرائع و احکام میں والا حضرت علی علیہ السلام پہلے ترول وحی سے ہی ہو جاتے ساتھ توحید حق تعالیٰ کے اس سے بیچے ذرائع نازل ہوئی کہ علم اس کا آپ کو نہ حاصل تھا یا مراد ایمان تفصیلی ہے بشیاع یا مراد ایمان سے صلوة و نیچے کیجیج اس قول سبحانہ و تعالیٰ کے آیت ماکان اللہ یضیع ایمانکم مراد صلوة ہے طرف بیت المقدس کے اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت خیر البریہؑ نے فرمایا کرتے تھے اور توبہ کو برا جانتے تھے اور حج و عمرہ ادا کرتے تھے زمانہ جاہلیت میں ثانی یہ کہ روایت کی گئی ہے منو کا اتفاقا حضرت علی علیہ السلام ایک مرتبہ اپنے جد امجد عبدالمطلب کو پاس سے گم ہوئے تھے چھپن میں حضرت فرماتے ہیں کہ میرے بھوک کہ تیرے بھلاکت ہو گیا تھا کہ راہ دکھائی مجھے میری پروردگار نے ایسا ہی ذکر کیا ہے امام فرخ الدین نے اور سیطرح ہے مواہب میں اور شمریون ہے کہ علیمہ شیردہ لکھی اپنے گھر سے نفرت کو کہ میں لانی تین تاہل و عشایر میں لاکر سو پدے راہ میں سے حضرت کموی گئے اور نظارہ مراد امام کی ہی یہی ہے ثالث یہ کہ ضلال اس جگہ فیصل المادنی اللہ سے یہ ہے یک بولتی میں جبکہ پانی مغلوب و مغرور ہو جاوے دودھ میں مراد یہ کہ تمنا تو مغلوب کفار میں پس قوت و غلبہ عطا کیا تا ظاہر کیا تو نے دین خدا کا رابع وہ

کجو وقت جنگ میں کیا اور اکیلا ہوا اسے قتال کا اور عرب میں ہونے میں کو باقی سب جان فرمائے کہ تو ای محمد مجاہد کیا ہے جتنا تھا تو ان شہر و زمین مثل اسی
دعوت کے کہ حدید و فرید ہے جنگ میں اور ایمان و توحید تیرا میوہ ہے کہ ہدایت کیا حق تعالیٰ نے خلق کو تیری طرف تابہر ہووے ساتھ تیرے۔ خاص کر
یہ کہ بسا اوقات سردار و مگر وہ کو غنا طرب کرتے ہیں اور مراد او سے قوم ہوتی ہے سینے پہننے تیری قوم کو مگر وہ پایا پس ہدایت کیا سبب تیرے اور
شرح تیرے کہ سادش یہ کہ مراد ضلال سے محبت ہے جسے پایا ہننے تجھے مستغرق محبت اور طالب معرفت اپنی کا اور وجہ تسمیہ محبت کا ضلال کے ساتھ
بست کم آیا ہے کہ کم ہوتا ہے ہستی و قرار و اختیار اپنے سے لغائی محبوب و معشوق میں جیسی کہ دو فوآتین اپنے دال میں آیت انانہ پیا نے
ضلال ہمیں سینے بدرستی کہ ہم دیکھتے ہیں اوس لٹا کو گمراہی ظاہر میں آیت وانک لفی ضلالک القدیم یعنی تحقیق کہ تو ای یعقوب گمراہی
پہلے میں واقع ہے تو اعمی محبت قدیم بہ نسبت یوسف علیہ السلام اور یہی وجہ خاص مروی ہے عطاسے کہ دو تابعین میں سے ہے۔ شایع وہ کہ
پایا تجھے فراموش کنندہ پس یاد دلایا تجھے اور اس توجہ کہ کو حالت لیلیٰ المواجہ پر حمل کرتے ہیں کہ فہشت و وحشت و ہیبت اوس مقام سے آپ
سب بھول گئی تھے کہ کیا کہیں اور کیا چاہیں اور کس طریق پر حمد و ثنائی الہی بجا لادیں پس ہدایت کیا ان میں حق تعالیٰ نے کیفیت ثنائے لوکھا
لا اعمی ثناء علیک کی انفیت علی نفسک یعنی ثنائیں کر سکتا میں ثنا و تعریف کا تیری او پر تو ویسا ہی ہے کہ ثنا کی تو نے اپنی ذات کو
اور شاید کہ بعض کسی اور وقت میں ہی حضرت سے سموندسیاں وقوع میں آیا ہوجیسی کہ فطرا جمہادی میں بعض نے کہا ہے ہر اکاد کو با حق تعالیٰ
نے حضرت کو او سپر اور ثابت کر با حق و ثواب کے او پر کہ یہ کیا کہیہ اس کے امتحان و احسان میں نازل ہوئی۔ ثنائیں مراد وہ ہی کہ پایا تجھے
درسیان اہل ضلال کے کہ نظرد وقوع ظلال اور پڑنا و درط جمل و اختلاف میں اوس سے متصور رہتا پس معصوم و محفوظ رہا کہ اوس سے اور بدایت
کیو اسطے ایمان ابدار شناد و علی جیسی کہ اشارہ کیا طرف اوس کے ان دو فوآتوں سے آیت وان کا و لیفتونک سینے ہر آئینہ قریب تھا کہ فتنہ
میں ڈالیں تجھے اور تقدیر ترکن الہیم یعنی ہر آئینہ قریب تھا کہ میل کرے تو طرف اوس کے یا مثل اسکے اور آیات کہ دلائل اسی مطلب پر کہتی
ہیں۔ تائشع کہ پایا تجھے تحیر بیان لطایف سے مرسل یعنی قرآن میں طرف تیرے پس ہدایت و رہنمائی اور تشفی اور دل اسخوایا ساتھ
ان آیات کے آیت ثم ان علینا بآئینہ میں تحقیق ہم پر ہے بیان اوسکا اور فرمایا وانزلنا علیک الذکر یعنی اوتار دیا ہننے تجھ پر ذکر اور
یہ وجہ مروی ہے جنید رضی اللہ عنہ سے عائشہ مروی ہے حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ میں نے کسی وقت و حال میں قصد و ارادہ عمل اہل جاہلیت کا نہیں کیا الا وہ مرتبہ کہ ہر مرتبہ باز کہ کما حق تعالیٰ نے اپنے حوال و قوت
و فضل سے میرے تئیں اوس سے اور عاقل اور سائر ہوئی محصمت و ہدایت اوسکی مجھے میں اور اوس عمل میں تارہ کا با اوس عمل سے
باز رہا میں ہر کرم و شرف کیا مجھے حق تعالیٰ نے ساتھ رسالت اپنی کے اور زندہ اعمال جاہلیت کا کہ حضرت بجاہت الہی اوس کے ارتکاب

یازر سے اور پر با تفصیل بیان ہو چکا ہے اس واسطے بیان تکرار لایا گیا ہے **وصل** اور آیات مجموعہ میں سے ایک یہ آیت ہے **ووضعنا عرشک**
وزرک الٰہی انقضٰ نمرک یعنی اور اتارا اور اگستہ کر کے تجھے جو میرے کربا عرش شکستگی پہنچے تیر کا تھا۔ کہ ظاہر میں جو قوم اثبات بارگناہ کو
سبب شکست پشت لیاقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے معلوم ہوتا ہے اسکے ازالہ میں علماء و مفسرین نے بہت سے وجوہ و اقوال لکھے اور
بیان کیے ہیں کہ ان کے لکھنے سے بسط کلام ہوتا ہے ایک انہیں سے لکھی جاتی ہے کہ مراد وزر سے گناہ است ہیں کہ ایما دل رُوف و رحم حضرت
شفیع المذنبین مغموم مخزون رہا کرتا تھا پس ممکن و مستحال فرمایا خاطر رفت نظر حضرت کو دنیا و آخرت میں آید سابقہ اور آیات لائقہ کے ساتھ اور
فرمایا آیت و ماکان اللہ لیزیم وانت معیم یعنی نہیں تنہا رہا کرتا تھا تو اسی کے عذاب کرے اور گناہ دنیا میں باوجود ہونے تیر کے انہیں اور فرمایا بعد قبول
شفاعت آخرت میں آیت و مسون ببطیک ربک قرضی یعنی قریب ہے کہ دیوے تجھے پروردگار تیرا پس راضی و خوشنود ہو گیا تو اور قول سبحانہ
تعالیٰ لیسفک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تخری یعنی چاہئے کہ بخشے اللہ تیرے واسطے اگلے گناہ تیرے سے وہ بچلے یہ آیت عمدہ اور شہر ہے اس مطلب
میں لیکن تاملین اسکی علمائے ذکر کریں میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مراد ذنوب سے بہت بڑی و قبیحہ اور فرض امکان عقل میں
نازروی وجود فعل اور معنوں نے کہا ہے کہ مراد وقوع و صدور ذنوب بہ غفلت اور یہی تاویل طبری نے حکایت کی اور تشریری نے اختیار
کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مراد ما تقدم سے خطیہ آدم علیہ السلام اور ما تخری سے ذنوب است یہی حکایت کیا ہے ترمذی نے۔ اور قول
بعض کا یہ ہے کہ مراد سائر ذنوب کے ایک دلی ہے اور ترک اولیٰ تحقیق میں گناہ میں ہے اس واسطے کہ اولیٰ اور اسکا مقابلہ و دونوں شریک ہیں
لجانت میں قول محقق اور سلم اس باب میں یہ ہے کہ یہ کلمہ تشریف و ذکر ہم کا ہے ہے اس کے کہ اس جگہ کوئی گناہ ہو وے اور تمام تحقیق
اس کلام کی ذکر تفصیل حضرت کہ میں آیات قرآنی گذری ہے فلیطالع ثمرہ و بان دیکھو اور آیت یا ایہا النبی اتق اللہ ولا تطلع الکفرین
و المنفقرین یعنی انہی نبی پر ہیز کر اور ڈرنے اسے اور اطاعت و فرمان برداری کفار و منافقین کی مت کر کہ مومہ امکان عدم تقویٰ اور
وجود و اطاعت بقدر تنہا صیغہ امر و فی ظاہر یہ ہے کہ مراد استقامت اور تقویٰ کے اور عدم اطاعت کے ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ظاہر میں
خطاب ساتھ نبی کے ہے اور مراد است ہے اس واسطے فرمایا آیت ان اللہ کان باقلمون مجرب یعنی برستی اللہ تمہارے علموں پر
خبردار ہے اور تمہارا تحمل عیب نادان اور نا فہموں سے کہ اس آیت کو ظاہر عمل کرتے ہیں اور نسبت تو ہم نقص اور صدور ذنوب بعلو جناب
رسالت مآب عافونا اللہ منہما ہم سبکو خدا اس سے مامون و محفوظ رکھے اور اس قول حق سبحانہ تعالیٰ میں کہ آیت فان کنتم
شک مما انزلنا الیک فاسئل الذین یقرؤن الکتاب من قبلک لعلہما لعل ھما لعل من ربک فلا یکنون من الممتزین ولا ھما من الذین یکنون
بآیات اللہ فکنون من الخسیرین یعنی اگر تم کو شک میں اوس چیز سے کہ اوہارا بت تیری طرف سے پس جو چہ اوہا لوگوں سے کہ پڑھتے ہیں

مگر جب جسے پہلی البتہ تحقیق کیے تھے پاس راست اور ٹھیک تھے۔ مگر کچھ پاس سے بغیر قرآن پس نمودی تو ہر آئینہ شک کر یہ والو سنسے اور ہر آئینہ نمودے تو
 ہوں لوگو نہیں کہ جیسا لایا اونہوں نے ہماری نشانہ لوگوں میں ہو گا تو زیان کا دوسرے مفسدوں نے اختلاف کیا ہے کہ کئی طلب اس کلام کے ساتھ کون
 ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اونکے سوا کوئی اور جو کہ مخالف آنحضرت علیہ السلام مراد لیتے ہیں اونہوں نے تین وجہ کے اوپر اختلاف کیا ہے
 اول یہ کہ خطاب اگرچہ طرف حضرت کے ہے لیکن مراد توفیق بغیر ہے جیسا کہ اس آیت میں آیت لکن اکثر کلمہ محض ملک یعنی ہر آئینہ اگر شریک کر دے
 تو ہر آئینہ ضائع و نابود ہو جائیگی مثل تیرے اور یہ جیسا کہ قول حق سبحانہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے باب میں آیت انت قلت لکن
 انخذونی وامی لخصین سن دون اللہ یعنی کیا تو ہی نے کہا ہے لوگوں کو کہ پکڑو مجھے اور میری مالکوں کو جو خدا کے سوا غمگین اس روش کے کلام
 بہت مستعمل ہیں جیسا کہ بادشاہ کسی امیر کو ایک قوم کے اوپر سلطہ کرے اور کسی ایسا ایسا کر اگر ایسا اور ایسا کرے تو تیرے حق میں ایسا کرنا ظاہر
 میں خطا ہے اور یہ کہ یہ ہوتا ہے اور مراد رعیت رعایتی یہ ہے کہ خدا خوب جانتا ہے کہ اس کا رسول مقبول شاہک یعنی شک کر یہوالا نہیں ہے لیکن بسا
 اوقات راہ محبت اور پیار سے باپ اپنے بیٹے کو اور مولیٰ اپنے غلام کو کہتا ہے کہ اگر تو میرا بیٹا اور میرا غلام ہے تو میرا حکم بجالا اور اطاعت میری کر
 باوجودیکہ یقیناً جانتا ہے کہ یہ میرا بیٹا اور وہ میرا غلام ہے لیکن تشدد اور تاکید آیت بات کہتا ہے اس طرح حق تعالیٰ تو یقیناً و کثرتاً فرماتا ہے۔ ثالث کہ مراد
 اس جگہ غنیق صدر اور تنگی ہے ایذا و عداوت کفار سے یعنی اونکی ایذا رسانی اور دشمنی پر صبر کر اور پوچھ اس حال کو پہلی کتاب میں پڑھنے والوں سے
 اور احوال انبیاء ما تقدم سے کہ کیونکر اونہوں نے صبر کیا اور استقلال رکھا اپنی قوم کی ایذا رسانی اور عداوت رانی کے اوپر پس انجام کار تائید
 سبحانی و نصرت نیردانی نے اونکی دستگیری فرمائی اور معاندین انبیاء کو بخندوں و شکوہ کر دیا چنانچہ قرآن صدق و محقق ان قصص کا ہر سبب اسطے
 بوقت نزول اس آیت کے حضرت نے فرمایا لا اٹک و لا اسئل یعنی زمین شک کرتا ہوں اور زمین پوچھتا ہوں۔ ابن عباس کہتے ہیں ہو گئے بعد از
 آپ نے نہ شک کیا اور نہ پوچھا شیخ عبدالحق بن سیف لدین قصہ اللہ عز و جل الصدق و یقین و عصہ عن المشک و یقین کہتے ہیں کہ بیان مراد شک سے
 وہ معنی ظاہری نہیں ہیں کہ منافق و مباین تصدیق کی ہو دین بلکہ ایک حالت ہے کہ پیش از معاندہ و ثابہ کہ موجب الطمینان قلب ہو دے حاصل
 ہوتی ہے اور یہ جو عمل خطاب بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قول حق تعالیٰ کا ہے آیت قل یا ایہا الناس ان کنتم فی شک من دینی
 الایہ یعنی کہ ای معامی لوگو اگر تم شک میں دین میرے۔ لیکن قول خدا تعالیٰ کا آیت و لو شاکوا من بعد علی المدی فلا تلو منہن من الجہلین
 یعنی اگر چاہتا تھا کہ ہر آپس جمع کرنا سب آدمیوں کو ہدایت کا اور پس نمود تو نادانوں سے قاضی عیاض نے کہا ہے مراد یہ نہیں کہ غمگین نادان باوجودیکہ
 اگر شکی تھی تو انہا کے جمع کرے سب لوگوں کو اور ہدایت کے اس واسطے کہ ثبات جمل ہے ساتھ ایک صفت کے صفات حق تعالیٰ سے اور
 جمل بصفات الہی جائز نہیں اور پر انبیاء کے سیماء پر سید الوری میں مقصود بیان و عطف و پند حضرت کی ہے کہ اسنے امور میں تشبہات اعمال

نکیرین یہ دلیل اس آیت میں کثرت میں صفت جمل ہے کہ اس سے منہ کیا ہے بلکہ امر کیا ہے اور پھر انصار کے مخالفت اور طعن و انقضائے قوم سے کہ باہر اناثبات و صبر سے عادت و فہمت حاصل ہوئی ہے اور معصوموں نے کہا ہے کہ ظالموں کو سب کا تم جاہلوں سے جو جیسا کہ اوپر واقع میں کہا ہے اور مثل اسکے تو ان میں بہت ہے اور ایسا ہی قول حق تعالیٰ میں آیت وان تطلع اکثر النبی فی الارض یصلوکم عن سبیل اللہ یعنی اور اگر اعلیٰ امت کہے تو اکثر ان کی کہ زمین میں ہیں یعنی کفار کہہ کر ان کے لئے راہ خدا کی سے کہ مراد حضرت نبین بلکہ غیر حضرت اولیایاں آیت وان یطیعوا الذین کفرو ولا لای نفعی اور اگر اعلیٰ امت کہہ تم ان کی جو کافر ہوئی اور ایت فان یشاء اللہ یمصل علی قلبک پس اگر چاہے اللہ مراد سے اور پر دل تیرے ساتھ صبر کر نیکی اور پراہیت کفار کے اور مثل اسکے اور آیتیں کہ مراد سب جگہ غیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جیسے کہ گذرا اور اللہ تعالیٰ امر فرمائی ہے اپنے پیغمبر کو ساتھ جس چیز کے کیا تھا ہے حالانکہ حضرت سے کہیں وہ بیوقوف میں نہیں آئی جیسا کہ آیت ولا تطروا الذین یمشون ربهم الا یہ یعنی اور در دست کرا و دست ہانک لو کہ لو کہ چارے میں اپنے پروردگار کو صحیح اور شام حالانکہ حضرت نے کہو اور نہیں طرد نہیں فرمایا اپنے پاس سے اور قول حق سبحانہ آیت وان کنتم من قبل لمن الغفلین یعنی اگرچہ تم تو پہلے اسکے خالفہ تھے مراد غفلت یا ات حق سے ہے بلکہ مقصود غفلت تھے یوسف علیہ السلام سے کہیں غفلتوں میں مبارک و وسیع گوش شریف نمونہ ملکہ جو بی امی اور سوائے اسکے بہت آیات فرقانی اور اقوال سبحانی اسے بخیر میں سوچہ کے اور پر مال میں کہ دن سب کے بیان میں طوالت کلام حاصل ہوتی ہے اس لیے بعض پر اختیار کیا گیا وصل بیان میں ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتب سابقہ میں اور خط و تصویر اور انکی اور اخبار اور انکی رسالت و کلمات کا تو ریت و انجیل میں اور اقوال اہل کتاب کا اور اسکے ساتھ قال اللہ تعالیٰ آیت الذین یعلمون الرسول انما ینزلنا تو باعندہم فی التورۃ والا انجیل یا مریم بطور وحی و ہم ہم امن کر کے کہ خدا باریک و برتر ہے جو لوگ کہہ دی کرتے ہیں یہ سب کچھ کہنے خود دینے والا یا خدا نہ کی ایسا ناخواندہ کہہ پاتے ہیں تو ان اور انکی کلمی ہر لہ اپنے پاس تو ریت و انجیل میں حکم کرتا ہے ان میں ساتھ امور شرعیہ کے اور روکتا ہے ان میں اشیاء نامشرعہ سے اور یہ بڑی دلیل ہے اور پر صدق آنحضرت کے کہ خبر دیتی ہے ساتھ ان کے احوال و صفات اور انکی کتابت و وفاداری میں اور انکرم اور انکا اسکے ساتھ کہ اگر مطابق واقع ہو تو ماہیتہ موجب نفرت و تکذیب اور انکی فائزہ انھاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حالانکہ وہ حقیقت میں خوب جانتے اور پہچانتے تھے احوال صدق نبوت حضرت کا اور ایسا کہ انکی سیو و نہ تھا کہ وہ صفا کجا تو ریت و انجیل میں نہ پڑا تھا اور مدنی طیبہ میں ہوا ہے دریافت سعادت ملازمت حضرت اور دیکھنے علامات ظہور اسکے میں شہتے تھے اور ہمیشہ منظر طلوع کو کعبہ دولت میں بغیر ان الزمان رستے تھے اور نصاریٰ کہ معادوات و مخالفت رکھتے تھے ساتھ یہ بیت نمبر ان الزمان کے استقامت و استفسار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ نزدیک پونچھے دو وقت کہ سائے و ولایت بنی ان الزمان میں و مار و زکار تم نماغین و معاندین و مکذبین کا غالمین ہم اور انکے باپ دادا بوقت ارتحال

سعایت کو تھے ہیں آفتاب کی نما زمین اور جب پونچھے وقت نماز ادا کرتے ہیں اگر چہ خاک رو میں ہو زمین ازار بلند زمین نصف ساقون اپنی کے اوپر اور دشواریں
 اوپر اطراف اعضا اپنی کے موزوں اور نماز کرتا ہے جو آسمان میں نیچے جابی بلند چر صفین او کی قتال و نماز زمین کیساں ہو زمین اور انہیں رات میں نہ
 ہووے مثل زفر زنبور مراد اس سے اور اوشب ہیں اور روایت ابو ہریرہؓ میں آیا ہے کہ سنائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا
 جب اوتری موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے اوپر توریت اور پڑھا اوسے پایا وہ زمین ذکر است حضرت کا کہ خداوند پاتا ہوں زمین الواح میں ذکر اس است کا
 کہ وہ آخر و سالیہ میں نیچے آخو وجود میں اور سابق فضل میں شفاعت کی جاتی ہے او کی واسطے برسات ہے نیز او کی دعا سے او کی تین غنائم اور
 یغویں اس است سے ہے کہ آسمان کیا گیا کام او کی اوپر و در حلال ہوں غنائم او کی واسطے اور صدقات بخلاف امم سابقہ کے اور جب اوروں کو تہ
 ایک انہیں سے بد کیا وہ زمین کو تہا بدی مخطورہ لکھی نہیں جاتی بوقت عمل البتہ لکھی جاتی ہے ایک اور جب کرتا ہے ایک نیک لکھی جاتی ہیں بڑا اور
 دیا گیا ہے انہیں علم اول و آخر اور مانگے مسجد حلال کو اور بعض روایت میں آیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے الواح توریت سے تیرے عشرت کی اس
 است کو کہ آخرین آویگا کہ زمین اور کما ہی خداوند اس است کو میری است گردان فرماں آئی آیا کیا موسیٰ اوس است کو تیری است کیونکہ گردون کو وہ
 است میرے چھب کی ہوگی پر دعا کی موسیٰ نے کیا رب مجھے اوس امت میں گردان پس دینے گئے موسیٰ تو دیکھ اس کلام کے دفع صلت کہ آیت موسیٰ اتی
 مصطفیٰ علی الناس برسالاتی و بکلامی فخذ ما یتیک و کن من الشکرین یعنی موسیٰ تحقیق میںے بزرگ ویدہ اختیار کیا مجھے سب لوگوں کے اور
 ساتھ رسالت و کلام اپنی کے پس لے اور پڑ جو پڑکدی ہی یعنی تجھے اور ہر شکر گزار زمین سے پس کیا موسیٰ خداوند زمین رضی ہوا ساتھ اس کے اور
 ابو نعیم سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتا ہے کہ ایک مرد کو کعب جبار سے کہا کہ میںے دیکھا خواب میں کہ گویا لوگ واسطے حساب کر جمع کیے گئے
 ہیں پس پکاری گئے لکھی انبیا اور اسی ہر نبی کو ساتھ است او کی اور دیکھی گئے ہر نبی کو واسطے دونوں اور او کے متابعون اور ہر نبی کے لیے ایک نور کا جھانکا
 او کو ساتھ پس پکارے گئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تمہا ہر موسیٰ شریف کو او کی مدین مبارک میں تھے اوس سے ایک نور اور ہر ایک کو او کی متابعین تھا
 سے دونوں پس کعب فرما اور وہ نہ جانتا تھا کہ یہ مرد اپنے خواب کی خبر دیتا ہے اسی مرد تھے اس حدیث سے کہنے خبری ہے اوس مرد نے خدا کی قسم یاد کی اور
 کہ میںے اپنے خواب میں یہ معاملہ دیکھا ہے پس کعب فرما کہ سونہ بخدا کہ جان کعب کی اوس کے دست قدرت میں ہے یہ صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور او کی
 است کی ہوا و وہ صفت انبیا اور او کی استو کی کتاب خدا میں کیا تو زیت میں پڑھا ہر غمناک کتب سابقہ و صحائف مسالہ سب کی فصیلت و بخت لکھی اور پھر زمین
 وصل انبیا و شیعہ سابقہ و ہمیں ساتھ صدق و نبوت حضرت سید ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عناد و کارا و ان اثرات و کار کا بعد از انہوں اس
 دولت پایدار کہ گویا وہ لوگ کہ توفیق و ہدایت قرین حال او کی ہوئی اکثرین کہ ہمیشہ ذکر آنحضرت توریت میں درس کھرتے اور تکرار کرتے اور اپنی اولاد کو
 تعلیم و تلقین کرتے تھے اور طریقہ ترین بیان کرتے تھے اور وقت خروج و بخت حضرت تمین کر تے تھے اور کتے تھے کہ خروج او نما کہ سے او ہجرت طرین مدینہ کے

ہوئی اور جب حضرت سبوح ہوئی ازماہ حسد و عناد یہ بات لگنے لگی کہ یہ شخص موعود نہیں ہے کہ جسکے حال ہی ہم خبر دیتے تھے بلکہ از روی اہرام غفوف
تخریف لگ کر گئے لیکن باوجود تحریف و تغیر جنگ لائل و شواہد اسکے تورات میں لائحہ و واضح ہیں۔ ابو عامر صاحب ایک شخص تھا قبل اس سے
اور کوئی شخص اس و خراج میں سے زیادہ تر صفات راہب کا خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیتا تھا۔ حال او کا یہ تھا کہ پوچھنے والے کو ساتھ لے کر
و صاحبیت رکھتا تھا اور چوپا کرتا تھا اونسے باتیں دین کی اور یہود اوسے صفات رسول رب العالمین سے آگاہ و خبردار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ
دیندار سچا ہے ازاں بعد یہودیوں کا پاس گیا انہوں نے بھی مثل اوسکے خبر دی اور پلٹتے شام گیا اور انصاری سے سوال کیا انہوں نے بھی
یہی گفت و وصف حضرت خبر دی پس باہر آیا اور نکلا وہاں سے ابو عامر و ترہب اختیار کیا اور پاس پہنچا اور کہا کہ میں ادھر ملت منفیہ اور دین ابراہیم
علیہ السلام کے ہوں اور شہر خراج بنیہ کرازاں کا اور بسا اوقات اسی ابو عامر مقدول نے جیون سے بھی صفات و مشخصات حضرت کو کہے تھے
لیکن بوقت ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہو حال کعبت مال پر رہا اور فحاشی اور کلامی امیر صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کے
اوپر توجہ ہوئے آپ نے فرمایا اور پلٹتے منفیہ کے کہ انہیں بلکہ غلط دامیش کر دیا تو فرما و اسکو اسکے غیر کے ساتھ حضرت نے جواب دیا اور فرمایا بلکہ لایا
میں اوس دین کو بیضا و نقی پاک و صاف تھے کیا ہوا اسی ابو عامر وہ احبار کہ تھے خبر دیتی تھے احبار یہودی صفت سے کہا تو وہ نہیں ہو کہ جسکی
توصیف و تعریف یہودیوں میں کر دیتے آپ نے فرمایا تو جہوٹا ہی اسی ابو عامر کہا میں دروغ گو نہیں ہوں تمہارا دعویٰ دروغ ہے حضرت نے فرمایا خدا دروغ گو نہیں
و طرہ و غریب مارے بعد ازاں رجوع کی ابو عامر نے مکہ میں اور تابعیت اختیار کی دین تو پیش کی اور دین و ترہب کہ پہلے کہتے تھا چھوڑ دیا پس
ازان ملحق بنشام ہوا اور وہاں جا کر غریب طرہ و حدیث و ابھاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکے حق میں کی تھی اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم و دانش
کچھ کام نہیں آتی بغیر توفیق و ہدایت و کرامت و امید ہی منیثا الی صراط مستقیم یعنی اور حق تعالیٰ ہدایت کرتا ہے جسے چاہے طرف راہ سیدی و کرامت
این سعادت بزر واز نیست نہ تاز بخشد خدای بخشنده۔ اور بیٹا ابن ابی عامر منظر کہ اوسے غیبی غیبی اللہ کہتے ہیں بلا امت خدمت باکر حضرت
میں حاضر ہوا ایمان لایا اور سعادت صحابہ سے ہوا اور قصداً اسکے شہید کا بغیبیل مشہور و معروف ہے۔ ابن مبان اپنی صحیح میں اور حاکم سند کہ
میں لائی ہیں کہ وہ نوک خدا تھا بلکہ اوسیدین تہریر کیا تھا اور اپنی زوجہ سے مضاجعت کنا لاہ و از شدت عریب جنگ کفار روزہ میں جنی جہاقت ہوا
اور وقت غسل جنابت نہائی باہر نکلا اور شریک جنگ ہو کر شہید ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر کشتوں ہو کر فرشتے اوسے غسل دیتے
میں فرمایا حقیقت حال منظر کہ کیا ہے اور کس سبب و شہداء میں سے مخصوص غیب کیا ہے اور روایات میں یوں آیا ہے کہ جنب تھا جاؤاد سکے
نزد جسے پوچھو جو در حقیقت حال عوض و میان کردی اور اسی جگہ سے ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ شہید جنی کو حکم غسل فرما تھے اور امام شافعی
اور صاحبہ امام صاحب کے ساتھ خلاف کہتے ہیں ان کو کہتے ہیں وہ غسل کر جنابت اہلکامو جب تہی بختہ خروج دائرہ تکلیف سے ساقط ہوا اور غسل کر

بسبب موت تمام مسلمانوں کی شہادت ہوئی پس ابو عیسیٰ و امیہ بن نوہل اور امام صاحب سیقی نے خط کو دلیل و سند لائے ہیں اپنے قول کی اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ وہ جب نماز اور قوی دلیل ہے اس پر لایا گیا تھا کہ وہ ہزار جلد تو ان کو شہادت دینا جائے صنفید مع و ثنائی نو بدہر طرف کہ عقل کفر مشرق سمع مذکور میں پیشہ و از برای تو کہ در میان عالم علوی نمی بردہ از سینہ ہای اہل قول و دعای تو نہ عنوان بر سر سرگش و دسترس بودہ درویدہ ہای خویش کہ خدا کی پستی تو نہ نظم و در صفت و ثنائی سید و سر این نظم سیدہ انی علوم و من لدنی اقتباس خاطر ادنی ریر رب ذی القہار مسمی و فی اویستہ پر کہ شرک از تو بدولہ امر فی اوندادہ حضرت لاساس دراز او و نہا اتفاقہ لی مع اللہ شمارہ نازاد و بارگاہ تباری اللہ یقیاس بدلیل فضل و دستش و از آسمانمانیز دندہ و در تواضع و زمین اوشت جو میکرد اس گفت حق ای گنج رحمت پنج تو از بزرگیت گفت یار از برای عاصیان یقیاس مذکورانی درج الدرد و انما النبوۃ و درج النبوۃ یون ہی ہے درج الدرد و انما النبوۃ اور درج النبوۃ میں۔ اب وہ اخبار کہ تورات و انجیل اور زبور و صحیفہ ابراہیم و آدم و غیر ہا سے صفت و مع حضرت بن آئی ہن نقل کرتے ہیں و مصل و دانشوران عقل بلند اور طالبان سیرا جند پر محقق و پوشیدہ نہ رہے کہ بعد از اخبار قرآن صحیح البیان کہ صفات و احوال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نا ملحق ہے اثبات اس دعا میں حاجت کسی کتاب سالہ و دلیل قاطعہ کی نہیں ہے لیکن واسطے الزام و انتقام ان کفار معاند شمار کی و اگر کرنا و سکادر کار ہے تا مؤمنین مؤمنین کو بھی زیادہ موجب التحیانی و مزید نورانیت ایمان و ایتقان ہووے۔ جانا چاہیے کہ تورات میں بعد انصاف و تحریف و تبدیل و خیانت کیا جانب او ان اشقیائے وقع میں آئی یون لکھا ہے کہ تجلی کی خدا تعالیٰ نے سینا سی اور چکا وہ تو رسا عیرے اور آشکارا ہوا فاران سے معلوم کرنا چاہیے کہ سینا نام ایک پہاڑ تھا کہ اسے طور سینا اور طور سینن کہتے ہیں تجلی کی حق سبحانہ فرماؤں اس کو کہ پر او کلام کیا اس کے اوپر عیسیٰ علیہ السلام سے اور ظاہر ہوئی نبوت اور نازل ہوئی انجیل موسیٰ اور فاران نام عبرانی ہے خیال بن ہاشم سے کہ میں کہ ایک میں او میں سے حضرت تعبد فرماتے تھے اور بدو وحی دہین ہوا ہے اور وہ تین پہاڑ ہیں۔ ابن ابی قتیبہ کہ عسکری امت سے ہیں اور پیغمبرے والا کتب سابقہ اور ترجمہ انکا اعلام النبوۃ میں لکھتا ہے کہ آمین کو غموض و غماض میں کی اور پر کتا مل و تدبیر کری او میں ثابت ہوا ہے کہ مراد تجلی خود سینا سے انزال تورات ہے او پر موسیٰ علیہ السلام کے طور سینا میں اور مقصود اشراق حق سبحانہ ساحیر سے انزال انجیل عیسیٰ علیہ السلام کے اوپر ہے کہ وہ دہان سکونت کہتے تھے سامعین میں بیچ ارض خلیل کے ایک گاؤں میں کہ اسے نافرہ کہتے ہیں اور وجہ تسمیاس قوم کی یہ نصاریٰ ہی ہے اور ایسا ہی ثابت ہے کہ استعلا ان و سبحان میل قالان سے با انزال قرآن ہووے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تورات کی سفر فاس میں آیا ہے کہ خطا کیا یہ درمحا ظالم و موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کہ تیرا پروردگار پیدا کرنا ہو اور برپا کرتا ہے واسطے بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر ترے بھائیوں سے اور ایک روایت میں اس کے بھائیوں سے۔ پس اس کلام سے دلالت وضع ہے اوپر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ اس راہ اس نبی موعود کے یوشع بن نون ہے یہ قول باطل ہے اسوا لئے کہ

اور حضرت مسیح علیہ السلام کی قیامت ہوا وہ ہی کہ خداوند احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیچ تا کو کو گونا گونا گویا اور کالہا کہ یکو کسج بشیرے نہ راہ او دلو کی یہ ہی کہ کوک
باب سیمین دعوی الوصیت کر نیکی اور ذکر او علیہ السلام ہی آیا یہ کہ آنحضرت کو حق تعالیٰ نے برگزیدہ کیا ہو ساتھ راستی و درستی کردار و تقصیر کا اور دنیا
سے او کی ظفر و قضا و پر اعدا کو اور او کی امت کو برگزیدہ کیا ساتھ کرامت کو تسبیح کر تہنیت حق تعالیٰ کو اپنی خواب گاہ میں اور تکبیر کتب میں ساتھ اذان و اذان
ظہر کو او کی باتوین ششیرین تیرمین واسطے انتقام شمنون خدا کی امتون سے کعبادت نمین کر تو او کی او قید و بند کر تہنیت یا شاہا و ان استون کو ساتھ مقید
اور او کی شرافتو نکو ساتھ طوقی اور زبور میں آیا ہو کہ خدا تعالیٰ نے صیغون سے کمر او اس سو کہ ہی ظاہر کیا بتاج مرصع محمود کہ مقصود بتاج سے
ریاست و امامت رکھی ہو اور محمودی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسری زبور میں آیا ہو کہ وہ مالک ہوتا ہو اور وجود و بخشش کرتا ہو دریا ہو دریا تک
اور اندازہ انقطاع ارض بیکتلتی تین اہل بزرگوار کو اسکے بزانوی ادب کے اور چنانچہ تین دشمن او کی خاک کو ساتھ نیلان کر آتین ملوک ساتھ ششیرین
اور نحو اصول اپنی کو اور سجدہ کر تہنیت اور سرزمین پر کتے تین اور فرو تہی ظاہر کر تہنیت او سکے و بر ساتھ فرمان برداری و گردن نی کو خلاص کرتے
تین اندوہ و ستم دیدہ کو او شخص سو کہ قوی و زبردست ہو اس ہو اور رہائی دیتی ہو ایسی ضعیف کو کہ او اس کا کوئی نصیر و یاری نہ نہیں ہو اور مہربانی
کرتی ہو ضعیفون اور سکینون پر اور در و تہنیت جاتی ہو اور پر او سکے و در مہربانی تہنیت ہو وقت او ہمیشہ رہتا ہو ذکر او کا ادب تک و حاصل میری کتب ثلاثہ
توریت و انجیل و زبور میں وصف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مذکور ہو غلبہ ہو یہی وصف اور انبیاء میں یہی مسطور و مرقوم ہو حتیٰ کہ ایچ صغیدہ حضرت آدم
ابو الانبیاء کو نقل کیا ہو کہ پروردگار تعالیٰ و تقدس نے دمی بھی طرف آدم علیہ السلام کر کہ میں ہوں خدا ہی مکر او اہل مکہ کہ میری مہربانی ہو اور
زبیر اور جانیو الی کعبہ کہ میری مہمان اور کتف عنایت و حمایت اور سایہ تحفظ و رعایت میری میں تین محمود و آباد کرو تہنیت و مہمانہ ساتھ اہل آسمان
و زمین کو آدین وہاں گوہر پریشان بال غبار الودہ و از کالہ والیہ یک کپڑا والے اور اشک آنکھون سے گرا نیو الی اور جو کوئی زیارت اوں گم کر او سے
اور مقصود او کا پنج زیارت خانہ کعبہ اور رضا و خوشنودی میری کی کہ صاحب خانہ ہوں نہ ہو و کیا ہوا ہو کہ گویا میری زیارت کی او میری مہمان ہو اور غزل
و لایق میری زکرم کہ وہ ہو کہ او کی تکریم کردن میں اور محمود و محبوب و اعلیٰ اور کام اوں گم کا ایک پیچہ کو سوچ دون تیری فرزندون سے کہ او میری مہمان ہو اور صف
ابراہیم میں آیا ہو کہ امی ابراہیم تیری دعا شان اہمیل تیری فرزند میں سینے قبول کی او سپر او اس کی نسل پر برکات فایض کرو تہنیت اور اس سے
ایک فرزند پیدا کرو نہ بہت معظم و مکرم کہ نام او کا محمد ہو و اور بلند قدر اور برگزیدہ ہو و او کی امت او کی بترب امتون سے اور کتاب حقوق میں کہ ایک
پیشہ تیرے معاصرانیاں پیغمبر مقول ہو کہ کمالا ہو اللہ تعالیٰ حیاں کہ منظر سے احمد کو کہ ہوتی ہو زمین او کی تعریف و توصیف ہو اور مالک ہوتا ہو سب زمین
و گردن کلا و کتاب میں یہی آیا ہو کہ ابراہیم پیغمبر روشن ہوتا ہو آسمان بمائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او اس کی روشنی ہو اور نہایت کو پنجپا ہی کام
دین و ملت کلا اسکے زمانہ نبوت میں جسیکہ قرآن شریف میں آیا ہو اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی پس پورا کیا میرے تمام دین تمہارا و تمام

کین تہاوی تمہیں وہ بہشتیہ نبی قول کہ سید کتب قدیمین پر ہا کہ بعد ایتعالی و تقدس اپنی غوث و جلال کی سونگندیا و گلابی کہ بخون میں جہاں عرب پر ایک
نور کہ ہر دسے ماہین مشرق و مغرب کو اور پیدا کردن میں اولاد اسماعیل بن عمیر عربی امی کہ یان لاوین او سپر سب ستار و آسمان کو اور در زمین گمان زمین کو اور یزید
بہتیت و اور اسکی رسالت پر بلبلان لاوین اور اپنی دین آبادی کی زیر ہون اور باگین اور موسی علیہ السلام کو کہ پاک کی تجرید اور تیرہ نانو کو تحقیق گراہی
کہ تا تو نفس بنیہ کو کہ انتقام نچ کامین اس کے دشمنوں سے دنیا و آخرت میں ظاہر و خالب کو لگا و سکی دعوت ہر دعوت کو اور پروانوار و دلیل کو لگا و سکی سخاغبین
شہنہ کو اور ویدول تربیت کیا سینہ و اور اسطے عدل و داد کی برائے نیک کی بے قسم غفلت اپنی کہ کہ خلاص کردن میں سبب و سکی ہتھوکتوش دفع و غار کیا مینی
دنیا کو ساتھ ابراہیم کو اور خرم کیا مینہ ساتھ محمد مصلی علیہ السلام کہ علم کس پس جو کوئی پاوی اور و اور پان ملاوی اور سپر اور اسکی شریعت میں تا و پس وہ خدا ہی ہر پڑا
و فعل اور حجت شعیبا بنیہ علیہ السلام میں آنحضرت کا مذکور ہر کہ حق تعالیٰ فرمایا ہر کہ وہ بندہ محبوب میرا کہ شاد و نور ہو میرا تا و سکول میں اسیر اندر فتح نامیر اسخو سندی
سیر نفس کی افاضہ کرنا ہون اور سپر روح اپنی اور بیجا ہون وحی پس ظاہر ہوتا ہر اور پر استو سکی عدل ایسا بندہ کہ خدا زمین کرنا مینی جانی تا و انا و سکی
بازار زمین بغیرا کرنا ہر اکمین ازہو کی مشکو اکثر ہر کان ہر ہو کی زندہ کرنا ہر دلون مرد و کور۔ دومین و کی جو سکی زمین دیا الحمد کہ کتا ہر میری حد تازہ و تو ضعیف
و مغلوب زمین کیا با ایسا میل و رغبت زمین کرنا ہوا ہی نفس خواہ زمین رکنا صاعین کو اور سوا کی اسکے بہت تعریف و توصیف کی مذکور ہر اور یہی آیا
ای محمد میں خدا ہون کہ عظیم و وسیع و قوی کیا مینی تجرید کی اور کیا مینی نور استو لگا تا و اگر اکمین کو روئی اور خلاصی بخشے تو اسیر ان نفس اور تقیان ہوا و ہوس کو
تا بلکہ ہون جمل یونان نور بیان کر اور سبی اوی مصطفیٰ شعیبا میں آیا ہر کہ کما مجھے پروردگار از و میا و رکیمہ اور خبر دی جو کہ دیکتا ہر تو پس اور ما میں اور دیکھا
میر و سیرا سامی سے آئین ایک سوار حمار اور دوسرا سوار جمل کتا ہر ایک و سر کو گرا بل اور وہاں کتب کہ ترا شوی تھے۔ بہن تفتہ کہ علمای شیعہ اور فاضل و متصف
کتب تا و یکا کتا ہر کہ مراد بصاحب حبہ تاجیح بن مریم میں با اتفاق ہمارے اور نصاری کہ پس کیون نہ مراد بصاحب جمل محمد مصلی علیہ السلام ہو دیں ہوا
کہ سقو طابیل اور نہ ہا کی تو لگا و پر ہا ہر ہمیر کہ نہ او پر ہا ہر سہ کی اور کما ابن قسبہ کہ کتاب شعیبا میں فرما کہ بیت و عمار سو کا جیسے بوسر تہ ہیں اور
کہا پر وہاں کہ کو کزوش ہوا عاقر و نطق کہ تبسح کہ تیرا بل مہت ہو دیں میری اہل مراد اپنا بل ہوا بل بیت المقدس کہ مینی بنی اسرائیل دماج سے
کہ ہا رکے بیت ہو دیں اور مین ہوا و رشیکہ بن حار و اسوا سکی کہ نہ تھا او مین پہلے کما سماعیل کہ او سپر کتاب نہیں نازل ہوئی بخلاف بیت المقدس کہ انبیا
و ہاں بیت اور مضبوطی تھی۔ حاصل کلام صفات مغفرت و احوال شریف کتبہ قدر میں بہت ہر کہ او مین کہہ تھا و اشتباہ نہیں یہ نہ ہو جزو حاصل اسکا
نہیں ہو سکتا ہر خدا بدانی دین و شیعہ شعیبا میں نے نام شریعت مصطفوی اپنی کتا ہون سے تغیر و تحریف کر دیا ہے باوجود اس کے دلائل و شواہد و سکی ظاہر و
باطن میں آیت بریہ و یونان سقو نور اسد با فواہم و اسد تم نور و کو کہ الکفر و نینے چاہی ہیں کہ عیا وین اپنے مہو ہون کو ہر ہوگ سے خدا کو نور کو
حالانکہ خدا تمام کرنا ہوا اپنے نور کا ہے اگر نہ کو کہ کین کا فر صلی علیہ السلام و الاخرین خاتم الانبیاء و المرسلین و علی الو اصحابہ و التابعین

موصول مہملہ معلوم ہوا کہ ذکرِ شریف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتبِ سالفہ میں مذکور ہو مسطور ہی اور اہل کتاب کو اسکا علم قطعی حاصل تھا لیکن براہِ رسد و مناد و غلبہٴ تفاوت و خسارت جانکار استعمار و استبعاد کرتے اور تحریف و تغیر دیتے تھے پس اگر اس جگہ بعض حکایات و روایات کہ متضمنِ اوپر قبضین و تحصیلِ اسکی ہولائی جاوین مناسب اگرچہ غلط کلام ہوتا ہو لیکن ذکرِ اسکا وجہِ غرض علمِ یقین اور ذوق و نشاطِ معیان سید المرسلین ہوتا ہی ہو گا اور اسکی گنجائش کے لئے صریح کتب پر بگذر دین و دستِ مؤثر است۔ ابو سعید خدری اپنے باپ مالک بن سنان کہ شہداءِ احد سے ہر نفل میں اگر کیا یا میں نبی عبدالاشمل پاس ایک دن واسطے بیٹھنے کو تاحدث کروں میں اور تھے ہم اوس ایام میں کھڑے کرنا اور یہودیوں کو سنانے پوچھنے بیودے کو کہ کتنا تاتر دیکھو پوچھا ہی زمانہ خروج اوس مغرب کا نام اسکا محمد بن حرم سے اور ہجرت کا واسطی مدینہ میں آیا میں اپنی قوم کو طوطی متعجب قول پوچھ سے پس سنان نے ایک رو کو اپنی قوم سے کہ کتنا تاتر دیکھو پوچھ قایل اس قول کا میں بلکہ تمام یہودی شیعہ ہی کہتے ہیں وہاں سے باہر نکلا میں تاجی قرظیل پاس جاؤں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ساری بڑا ذکرِ آنحضرت کر رہی ہیں اور زیرِ باطنی کہ سوساکی بیودے کی کہ سارہ سبز نہیں طلوع کرنا کمرِ خروج و طلوع اوس مغرب کے کہ نام اسکا محمد ہے اور اب زمانہ خروج اسکا معتبر آیا ہی اور یہ شہر مدینہ جایِ ہجرت اسکا ہے۔ ابو سعید خدری کہتا ہے کہ بوقتِ قدوم رسول خدا کو مدینہ منورہ میں قول زیرِ بیودے سے خبردار کیا میں نے فرمایا کیا خوب ہوتا اگر یہ مشرفِ اسلام مشرف ہوتا کہ تمام رومای بیودے اور ساری اوس کے تابع اسلام لاتی اور قنادے روایت ہے کہ کما کر تے بیودے خداوندِ انجمنی کو کہ ذکرِ اسکا تو ریت میں ہم پاتری میں بیوٹ فرمایا عذاب کری کفار عرب کو اور قتل کری آرزو انکی یہ تھی کہ وہ بنی او کو نہیں ہو بنی اسرائیل میں جو بیوٹ ہوئی انکی غیر سے سلگیے اور کفر و انکار کیا روایت ہے سعد بن زید سے کہ نکلا اسکا باپ یزید بن محمد طلب و جستجو دیں میں پس آیا ایک اہل کسپاس کہ موصول میں تھا اور زید کو کہ کہ کہ نہ سے آتا ہی تو کما میں اب ہم کی کس بیوٹا تو طوطی نے کہا کہ میں کما رہے ہوں اور اب چارویں کے کسکا تو طوطی تری ہی زمین میں ظاہر ہووے اور یہ زید بن عمرو بن نفیل و حذافان جالبیت سے ہے کہ جو پیشہ کو کما نکمات اسکا ذکرِ صحیح بخاری میں ہے اور ابنِ سعد و رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فی امتیالی فیہ انکبختہ کیا اپنی غیرہ کو واسطے بھٹنی کرنے ایک شخص نے اور قصہ اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن کنیسہ میں تشریف لائی ایک بیودے کو دیکھا کہ تو ریت اپنی قوم پر پڑ رہا ہے جب لوہ پر مقام صفت بغیر ان الزمان کہ پوچھا غاموش ہوا پوچھے ہی اتفاقاً گوئہ کنیسہ میں ایک بیار پڑا تھا اسنے پوچھا کسو واسطے باز ہا پڑ پڑے ہے پس رویا شل و سنے لڑکیے اور آیا بیودے پاس اور لایا بیوٹ تو ریت اور پڑی صفت آنحضرت اور کما یہی صفت تری اللہ ان لا الہ الا اللہ وانک لرسول اللہ امی کلوم جان دی پس فرمایا حضرت نے اپنے یاد کو کتیری تمیز کر اپنی باؤ کی اور تے بیودے کو نظیر و نظیر و نظیر کہ بات ہے صفت آنحضرت اپنی پاس پیش رہا ہونیکے اور کہتے تھے کہ مدینہ اسکا دارِ ہجرت ہے جب حضرت متولد ہوئی کما اعلیٰ رات طلوع کو کب اقبال و لاوت بسعادت پکا ہوا ہی اور بیوٹ بیوٹ ہوے کافر ہو کے اور سب اور باز نہ کرنا میں ایمان ہو گیا میں خود و عناد نہ اور شہام بن عروہ نے اپنی پاس و اسنے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی روایت

کی کہ مکہ میں ایک یہودی کہتا تھا جب شب ولادت تھی وہ یہودی ایک مجلس میں مجالس قریش سے بیٹھا تھا کیا آیا ایک رات تمہاری بی بی میں کوئی لڑکا وجود میں آیا جو کہ ہم نہیں جانتے کہ کیا دیکھو اور دریافت کرو ای سمشر قریش اور تحقیق کرو میری اس خبر کو کہ پیدا ہوا آج رات پیغمبر مسامت کا آمد درمیان دو شانہوں کے ایک لڑکے علامت ہے کہ اوس میں مال ہیں لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر رات کو ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور مکان نام محمد رکھا گیا پس اگر یہودی کو کوئی اوسے لکھا مجھے اچھا پس لکھئے اوسے آتے پاس دیکھا یہودی نے علامت کو پشت مبارک میں اور بیوی کو گریبا جب ہوشیں آیا پوچھا سبب ہوشی لاکھا اب نبوت جی اچھا میں سے اور کتا بونے ہاتھ کو گئی نیسیا نو لودے کہ اوس میں مارا کھا اور ہلاک کر گیا اب نبوت عرب میں آئی تو تم شہسوی سمشر قریش اور خبردار ہونے کی قسم تمہارا تطبیہ و سطوتہ ہو گا مشرق و مغرب تک اور اسطرح ابوہریرہ اور طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایتیں مولیٰ بن یزید اور دعوٰی نبوت نبانی یہود و راہبوں کے باخاشتی ثابت ہوتے ہیں اور جبریل علیہ السلام سے روایت ہے کہ بوقت پہنچنے حق تعالیٰ کی ان پر مغیرہ اور ظاہر ہو یا ہونا اوس کے امر کا مکین اتفاقا چاہا نبی شام میں ہی جاتا تھا جب بعد میں چونچا میری پاس ایک جماعت لغصائی آئی اور کہنا تو مکان حرم سے نکلو کہ ماہان پوچھا پہچا تمہاری تو صورت اس پیغمبر کی جیسے دعویٰ نبوت کیا ہے تمہیں کوئی غیبی جواب دیا کہ چھانا نہیں پس میرا ہاتھ پکڑا اپنی دیر میں لکھئے اور کہنا نظر آیا ان صورت و تاشیل میں سے اوس مرد مردی نبوت کی کہ تمہیں پیدا ہوا ہو کون سی صورت ہو پس لکھا کہ سنئے اور صورت حضرت کی اور ان صورتوں میں نہ کیوں بجا از ان لاکھ مجھے ایک اور دیر بری میں کہو ہاں بھی تصاویر کثیرہ و نسبت دیراوی تھیں پس کہ دیکھنا یا تا ہو تو صورت اوس کی اس جگہ میں نہا کی سنئے دیکھی صورت و صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں آنحضرت کو کپڑے ہو کہ میں کہ صفت حضرت پہچانی سنئے کہ البتہ یہ کہ یہ شخص کہ دونوں کو کپڑے سے اسے ہی پہچان لکھا ان دونوں کے یہ بار و وظیفہ اسکا ہی ہے اور اسکے سنئے کہ مجھے یہ خوف ہو کہ باوجود قریش اسے مار دے العین کہ ان کی قسم سے نہ مار سکیں گے وہ پیغمبر از ان ہوں غالب کرے گا اور خدا تعالیٰ سے کہ اوپر سفیر نبوت جس بنی انطرب یہودی سے کہ امرات المؤمنین میں روایت ہے کہ بوقت قدوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ترول اوس کے قبائلیں گیا یہ اباب جسے بنی انطرب نے کو راویر اچھا ابویاسر بن انطرب کجا تاریکی شب میں حضرت پس اور نہ ای بیانیہ کہ کنگاہ شام ہو گیا جسوقت کہ میں ثقیل و کسل و غم و اندوہ اگر کہ میں پڑے ہاں میں محبوب ترین اولاد تھی نزدیک اوس کے پس عبادت و عوف و ان پاس گئی بیانیہ کہ یہ با غم و اندوہ شکستہ و مغزون تھے کہ اصلا و طلاقا میری اہل بیت و ملت نبوی انشای اس حال میں چچا زبیری باپ سے پوچھا آھو آھو آیا یہ مردی ہے پیغمبر از ان ہو کہ نہت اوس کی نوریت میں سنئے پڑی ہے یہاں پہنچا ہے کما نعم و اللہ ہو ہوا ان سو گنہگار ہو وہی ہے کما تجھے یقین ہے کہ وہ سچا کہ قسم بخدا یقیناً وہ سچا ہو چکا کہ نسبت اوس کے تو انہوں میں کیا یا تا بہریت یا عبادت و عبادت مبارک میں زندہ ہوں عبادت کے بانسین سے کھائیں روئے شوقی ازلی عبادت آنحضرت کے رفتار و مال و کمال ابدی سے نفع دیا مسکن و ملک اور بعضے ان انقیاد و تعظیم و ادائیگی و وفادار کو وسیلہ مع و اخذ عظام دنیاوی اور سیادت احیاء فانی سمجھ کر ہر کہ اسفل اس فلک کے اور بعض ممد و عباد یہود و کراہت از امت زلی زنا سے اقبال اوس کے پیرت سعادت لکھا تا طوف دیرین

اسلام کی مبادرت کی اور اور از دولت سعادت حاصل کیا جس کی وجہ سے بن سلام اور مثال و سکی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور غریب کہ مبراہ عالم وغالب فی الحال
 تھا ہمیشہ نظر تھا جب وہ جنگ لڑا اور اس کی شہادت دی اور بن سلام علیہ السلام کی تمہید پر واجب حق ہو پس حاصل کرو
 اس سعادت کو کہ آج یوم السبت ہی یعنی روز شنبہ پر غریب کی کہ ایک باغ میں بن سلام ہو کر آپ غلام اور ایمان لایا اور شہید ہوا اور وصیت کیا کہ اگر میں مارا
 جاؤں اس جنگ میں سارا مال میرا واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہے جو کچھ چاہے کرے جسے چاہے دیکھیں یا لایا وہ رضی اللہ عنہ پس وہ مال حضرت کی تقبہ
 میں آیا اکثر صدقات اس مال سے فرماتے تھے اور قصہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا حضرت کی طلب میں سائرہ تھے غریب تھے بن سو برس تک اور ایک دایہ چین
 زیادہ اچھا اور دیکھنا منہ مقصود کا مشورہ پر غلام بعت انبار اس میں مشہور میں الاموال المقدار و کیفی و حاصل ذکر فضائل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
 کہ شہرہ میں در بیان حضرت اور راجی حضرت اور انبیاء میں اور فضائل و کمالات مخصوصہ کہ اس میں کوئی سیم و شریک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا و
 آخرت میں نہیں جانا چاہیے کہ حق جل و علی جو ہر نفوس مختلف پیدا کیے ہیں بعضے نہایت مرتبہ صفا اور غایت جودت و ہما میں اور بعضے ننوٹا اور بعضے
 غایت کدورت و نہایت رذالت میں اور ہر قسم میں مراتب درجات متفاوت نفوس انبیاء علیہم السلام ساری صفات ترویجیہ تیرا و بدن ان کے ہی پاکتر
 نقصان اور سلیم تر عیب نسبت بسیار نفوس بشر کیے اور باوجودیکہ سب انہوں میں داخل اور اپنی غیر سے فاضل و کامل ہیں لیکن ان میں بھی
 تفاضل و تفاوت حاصل ہے اور سیدنا و شہیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب مع و اعدل نراج میں اور تمام اسلام بدن میں۔ اور اصفیٰ ہوا کی
 روح میں اور اکمل و اعلیٰ خلق میں اور لطف و اثر و نور میں اور کچھ خلاف میں کہ حضرت افضل المبتدیان و سید ولد آدم اور افضل الناس منزلات میں
 اور اعلیٰ الناس درجہ میں اور جو کچھ اور انبیاء کو حاصل تھا ان کو بھی مثل اس کے یا زیادہ اس سے حاصل اور وہ جو آخرت کو حاصل ان میں بھی حاصل۔ آدم
 علیہ السلام کو دئی گئی فیضیت کہ حق تعالیٰ نے پیدا کیا ان میں سائرہ قدرت اپنی کہ اور نفع روح ان میں کیا اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام دی گئے یہ کہ ال
 کہ تنولی شرح صدر ان کا ہوا خود ذات باری عز و سداور کہ ان میں ایمان و حکمت پس تنولی ہوا آدم سے خلق و جود کا اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام نے خلق بنو کیا
 اور سجدہ ملائکہ آدم کو کہ حقیقت میں وہ سجدہ ابداء نور محمدی کو تھا جو ہر روح میں اور نظر ہر کائنات اور کابینہ شریف میں اور تشریف و تکریم حضرت
 نسبت آیت ان اللہ و ملائکۃ یصلون علی النبی یعنی بدست خدا اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور پیر بنی کہ۔ اتم و جمع ہے حضرت آدم سے سجدہ
 ملائکہ اس واسطے کہ حق تعالیٰ ساتھ ملائکہ کو شریک سجدہ نہ تاکہ یہ حق تعالیٰ پر جان نہ نہیں اور رسول و سلام میں شریک بلکہ قدم فرشتوں پر اور سجدہ
 ملائکہ میں تعظیم و تکریم ایک مرتبہ اور صلوة و سلام میں افاضہ انوار رحمت و اسرار قدس و ایم و استمرار و تہجد و ہر جمیع ائمہ میں اور یوم میں ہی اہل شریک
 میں مامور ہیں اور فضیلت معلیم سارا آدم کو اس کا بیان دینی فی سند افراد دوس میں حدیث البرافع سے یوں کیا ہے کہ حضرت کی امت مامورین
 میں آپ پر مثل کی گئی ہے اور سب کے نام تعلیم کر دیئے ہیں جس کی آدم کو تعلیم اس کا فرمایا ایسی ہی حضرت کو ساتھ زیادتی ذوات و سمیات کے

اور شک نہیں کہ تہذیبیات تہذیب کا زیادہ بیان دونوں موجود اور اویس علیہ السلام کو حق میں فرمایا ایت و رعتہ تکھا علیا یعنی اٹھایا اور دیا ہے اسے مکان جدا اور حضرت کو شرف و مقرب معراج فرمایا کہ یہ مرتب کسی باور کو حضرت کا نہیں عطا فرمایا اور نوح علیہ السلام اور جوشن کے اوسکے اور پرمان لائے تھے طوفان غرق سے نجات بخشی اور حضرت کی امت کو عذاب نازل کئی گئے آسمان سے قال اللہ تعالیٰ و ما کان اللہینہم و انت فیہم یعنی انہیں اللہ عذاب کر دیا انہیں حالانکہ ہونا انہیں موجود۔ امام غزالی نے اپنی تفسیر میں لکھی ہیں کہ اکرام حق تعالیٰ کا نوح کو یہ تہذیب کا گوارہ سفینہ اور عطا پانی پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سات اویس عظیم تر جہاں نوح روایت کی گئی ہے کہ تھے حضرت ایک دن کہ آداب پر اور بیٹا تھا عکرم بن ابی جبل اویس بلکہ پس کہا عکرمہ ذاکر تو دعویٰ نبوت میں پچا ہو تو کہا اس تہذیب کو کہ دو سر کناری پر پیا نیکیے تھانے تھانے اور خود بڑی اور طرف جلا دی پس اشارہ فرمایا آنحضرتؐ کو تہذیب منع ہو اجماعی مکان سوار سباحت و شناوری کی اور اسی حضرتؐ کی اگر کہہ دو اور شہادت ہی آپ کی رسالت و نبوت کو اور پس فرمایا حضرتؐ آیا نا طبع ہوئی تیری امی حکمر کہا اس چیز کو کو تاج جمع کرے جہاں سے آیا پس شہادت کی سنگسار دیکھا جس جگہ کہ تہذیب شہادت کرنا سنگ کا اور نہ دنیا و سکایا میں عظیم تر وغیرہ تہذیب قائم جسے کشمیری پانی کو اور نہ دنیا و سکایا کا کفایت چوبہ اور برد و سلام ہونا نادرودی کا ابراہیم معلوۃ اللہ و سلامہ کو اور پس سے عجیب غیر نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوپر تار رب کفار کا اظہار خاموش ہونا قال اللہ تعالیٰ کلما اوقضار الحرب لطفنا ابیہ جسے کہ فرمایا خدا تعالیٰ فی مصیقت اور فتنہ کرتے کرتے کشش واسطے جنگ کے سر دیکھا وہی پروردگار اور ہر چند چاہتے کہ سر دکرین نور دین سمانہ ناکر کہ پس ابا و انکار لایا اللہ حیار و قمار گرید کہ تمام کر اپنا نور اور سر دکر کرنا ضرور اور لیوی واسطے محمد کے سرور و تہذیب ایت دیا بی اللہ الا ان یتیم نونہ ولو کرہ الکفر ون یضاد انکار کرنا پورا خدا گمراہ کہ پورا کرے اپنا نور اور اگرچہ مکروہ جانین کا فرار نہ کرے کہ شب معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیا بی امتش پر گزرتے کہ کہا اوستہ کرو مار کہتے ہیں اور سلامت محفوظ ظاہر اوستہ اور روایت کیا یوسفؑ کی ذمہ محمد بن حاطب نے کہا کہ ایا تم ظنویت میں ہیں اور پر دیگ جو نشان آن پڑی تھی اور تمام پوست میری بدن کا سوختہ ہو گیا پس لیکھا مجھے یہ اب حضرتؐ کی پاس اور ڈال آپؐ زیری بدن پر کہ جل گیا تمام آب میں مبارک اور کہا اذہب لباس ربنا ناس یغنی لہی اور در کریماری کو امی پروردگار اور چونکہ پس شہادت کی سیٹھ لویا کوئی آفت مجھے نہ پہنچی تھی اور وہ کہ ابراہیم علیہ السلام کو سمانہ ملت ملت مناز کیا حضرتؐ کو سمانہ مقام محبوبیت کہ مقام محبت بالاتر مقام غلت ہے اور اختصاص سمانہ شفاعت عام ہو کر یہ کیا اور بعض کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ جامع مقام غلت محبت میں اور غلت حضرتؐ کی ارفع و اکمل و افضل و اعلیٰ غلت ابراہیم ہے اور تحقیق اس کلام کو اتھو بیان تخصیص آنحضرتؐ بفضائل آخرت میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ اور ابراہیم صلی علیہ وسلم اللہ علیہ السلام کہ کسٹر صنام موصوفین کہ سمانہ تہذیب کے جو تھوڑا سیدنا و مولانا مولیٰ الثقلینؑ و صنام مضبوط دیوار ہای کعبہ کو اشارہ ایک چوک۔ اور یہ نہیں مگر سمانہ قوت ربانہ اور قدرت الہیہ کو اور کہ ایت جبار الحق ذوق الباطل یعنی ایا حق اور گیا باطل اور یہ ابراہیم علیہ السلام کو سمانہ بنا بیت الوام شرف حاصل ہوا

حضرت کو ساتھ میں لے کر اس کو اپنے مقام پر جیسے کہ تفسیر بنا کر پیش میں منکوسہ اور جو ہر علیہ السلام کو عطا کیا گیا کہ وہ سنانے بن جانا تھا لیکن یہی وہ خلق نہ تھا ہمارے حضرت کی جدائی میں وہ جو فریاد کرنا چاہتے تھے کہ اس سجدہ میں تمنا زیادہ فضل و بزرگی رکھتا ہے کہ تھکے سکا باب عزت میں آج کا اور نام خود لکھی اپنی تفسیر میں بیان کیا یہ کہ الیٰکن ابو جہل لعین نے چاہا کہ حضرت کو گنہگار بنادے کہ جس نے یہ تفسیر سن کر کہ وہ سنانے بن جانا تھا لیکن یہی وہ خلق نہ تھا ہمارے حضرت کی جدائی میں وہ جو فریاد کرنا چاہتے تھے کہ اس سجدہ میں تمنا زیادہ فضل و بزرگی رکھتا ہے کہ تھکے سکا باب عزت میں آج کا اور نام خود لکھی اپنی تفسیر میں بیان کیا یہ کہ الیٰکن ابو جہل لعین نے چاہا کہ حضرت کو گنہگار بنادے کہ جس نے یہ تفسیر سن کر کہ وہ سنانے بن جانا تھا لیکن یہی وہ خلق نہ تھا ہمارے حضرت کی جدائی میں وہ جو فریاد کرنا چاہتے تھے کہ اس سجدہ میں تمنا زیادہ فضل و بزرگی رکھتا ہے کہ تھکے سکا باب عزت میں آج کا اور نام خود لکھی

یہاں سے جس کیلئے نہ تو تادم و شکوہ کا ساتھ نہ ہو گا اور نہ بیعتوں کے لیے ہر یک عام پر یہ نبی علیہ السلام کو اور جس کیلئے بابت سلوئے بعد العطو اور جو از نماز و تراویح
 راحل کو یا جو دو جو ب و تراویح نماز جنازہ اور چاہے کہ نزدیک غنیہ کو اور شافعی کو نزدیک عام پر ساری است کو اور صوم الوصال کے تحقیق کو اس کی باب انبیاء
 میں آدمی انشاء اللہ تعالیٰ اور بابت نظر با حیات اور جو از نفوت با حسیہ و اس جگہ کلام پر کہ او کو محل میں نہ کرے ہو گا اور نکاح زیادہ چاروں رکن
 اور اس طرح اور انبیاء کو اور نہ سے زیادہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمیں خلافت ہی اور جو از نکاح بلقضا بہ جانب زن سے نکستہ ایک عورت پر نفوس کو
 اور مرد طلب کرے وغیرہ کی نسبت با حضرت نہ او کی خبر کرے اور حضرت کو بابت نکاح کے ترویج کر دین کسی عورت کو ساتھ کسی مرد کو بدون اون اسکے اور
 اسکے اولیا کے اور نکاح میں برضا کی زن اور غیبت فرما کر حضرت طرف نکاح ایک کو کہ نہ ہو نہیں کہ حق لازم ہوتا تھا اس عورت کو اور پر اجابت او کی اور
 حرام ہوتی تھی دوسرے پر خواہش گاہی او میں زن کی اور اگر شوہر دار ہونی واجب ہوتا شوہر پر طلاق دینا اسے اور اس جگہ امتحان ایمان اس شخص کا تھا
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یومن احدکم حتی الیون احب الیہ من نفسه واولہ وولده والناس یحسین فیہ یومن نہیں ہوتا ایک تم میں سے
 یہاں تک کہ ہو نہیں محبوب تر طرف اس کے او کی ذات اور اہل اور اولاد او کی اور سب کو ہو سکے اور اس واسطے واجب تھا اور اس مرد کے کہ
 احتیاج رکھتا ہو طرف طعام و شراب کے مرنے کے اسی صورت امتیاج میں حضرت کو اور پر اور نہ اگر بنا پیغمبر کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 خانہ گاہی اولیٰ بالمؤمنین میں انقسم میں تحقیق ہی متبرہ ہو نہیں کو او کی ذاتوں سے اور مصداق اس کا قصہ زید و زینب کا اور حاصل اس قصہ کا یہ
 ہے کہ حق تعالیٰ نے ترویج کیا زینب کو پیش خود حضرت کے ساتھ اور ذوالی کراہیت اسکے دل زید میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذوق سے او کی خاطر
 تا ضعیف الایمان و رطلہ پاک میں نہ پڑیں پس وحی نازل ہوئی جانب حق تعالیٰ سے کہ تو خدا سے دروڈ و ظان اسکے امر کو نہ کر لو گون سے خوف و شرم
 بغیرہ ہی پس ترویج فرمایا حضرت اور اپنے گھر میں لائے اور مجھے مفسدون اور رباب سیر کو اس مقام میں کلام پر کہ کنین لایق بمنصب نبوت اور
 اہل تحقیق نے اسی زلات مفسرین پر شمار کیا ہے اور قصہ یوسف علیہ السلام کا ساتھ زن خریز یعنی زلیخا کو اور قصہ داؤد علیہ السلام کا ساتھ زن ابوریا
 کو اور مقرر کرنا محشوق کا یا بایں میری کہ مقدمہ صغیر میں واقع ہوا اور وجوب نفقہ از وجبات میں حضرت کو اور پر اختلاف ہے۔ نووی نے کہا اصح وجوب
 اور واجب نہ تھا حضرت پر رعایت قسم در میان زنان نزدیک اکثر علماء اور خفیہ ہی اسطرگ کو میں اور دو جو حضرت بہ نسبت از دلج رعایت فرما کر
 بطریق تفصیل تھا بسبب وجوب اور ملال ہوتا حضرت پر جمع در میان زن و مرد و خالہ کو دو دو میں نہ ششیرہ و مادر و دختر میں کہ بہ درست نسب اور
 اہل تحقیق نے کہا کہ جمع ان سبب فصائص کا اس طرف پر نکاح آپ کے حق میں حکم کر رکھا تھا۔ یعنی کنیز کی اس واسطے کہ سب مرد و عورت حکم دام
 و غلام حضرت میں تھا اور رباع تھا حضرت کو کہ لین مال ضمیمت سے پیش از قسمت جو چاہیں نوڈی و ششیرہ وغیرہ سے اور رباع تھا حضرت کو قتال
 مکین اور دخول مکین بل اہرام کے تحقیق اور تفصیل اسکے باب فتح میں آدمی انشاء اللہ تعالیٰ اور فصائص حضرت سے تھا کہ حکم کرین ساتھ مسلم

اپنے کے اور حکم کریں اپنے واسطے اور اولاد اپنی کے اور گواہی دیوں واسطے انفس اپنے کے اور ولد اپنی کے اور شتم و لعن اور کما قربت و رحمت اور
 مباح و تنافس حضرت کو قسمت کریں اور انہی پیش از پنج کہ مالک الملک مالک کر دیا تھا حضرت کو تھارہ ارضی و سما لک کا کما امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے
 جیل حضرت کو اختیار قسمت ارض و قسمت ارض دنیا بطریق اولیٰ مصلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم و مصلیٰ اور نصائب حضرت مصلیٰ اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کہ قبیل احکام سے نہیں بلکہ قبیل صفات و احوال سے ہیں لاف و لا تخصی میں خصوصاً صفات و احوال باطن کہ حکم کسی خود انسانی کا تو کسی
 کند کو نہیں پہنچتا اور مذکور اوں بعض صفات کا ظاہر ہے کہ علمائے اولیاء و نماشاں کیا ہی او معجزات ساری اسی قبیل سے ہیں کہ کسی ایک انبیاء علیہم السلام سے
 ظاہر نہیں ہو سکتا لیکن اوں کے واسطے جاباب منع کیا گیا از قبعت عظمت و کثرت اوں کی اور فضیلت اعلیٰ و اکمل حضرت کی وہ ہر کہ پروردگار تعالیٰ نے اوں کی
 روح پیشتر از روح خلقت سے پیا کی اور ارواح سالکین و عابدین کی اوں کی روح مبارک سے شیعہ کین اور سب کا آپکے نور سے پیا کیا اور حضرت مصلیٰ اللہ علیہ وآلہ
 وسلم اپنے اپنے اور آدم بنو زواریان روح و جسم جسید کردایت کیا ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور عالم ارواح میں بھی فیض بارواح انبیاء
 روح سید الوری سے پوچھا تھا اور جب تک کہ آفتاب و ج حضرت پر نور و خیمہ میں تھا کہ اکب ثواب حضرت انبیا کستور نور حضرت میں سے منور کیا اور
 جب آفتاب عالم تاب نبوت حضرت نے ظهور کیا سب محو و محض ہوئے یعنی جیسے رات میں یا وقت طلوع آفتاب کے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے
 کہ حضرت نے فرمایا میں اول انبیاء پیدا ہوں اور آخر اوں عالم تاب میں اور فضائل غلیظہ حضرت کے سے وہ ہر کہ جو جامع الکمل عطا کر گئے کہ مراد
 اوں سے کلمات مختلفہ شامل و معادی معانی کی تھو کہ اوں اور حضرت مصلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم اولیٰ وں شخص کہ میں کہ لیا گیا اوں سے عیشاق روز المسبب میں اور
 کہنے قول بل میں اوں روزیہ کیا حدیث میں اور عالم و آدم سب واسطے اوں کے پیدا کیا گیا کہ مقصود اصلی پیدا ایش عالم سے وجود حضرت سے
 اور لکھا گیا اسم مبارک حضرت کا اوپر عرض اور ابواب محبت و مایہ کا اور لیا حق تعالیٰ نے و محمد انبیاء سے آپکے باب میں کہ بوقت بعثت حضرت کے
 اوپر ایمان لاوین اور حضرت و تائید اوں کی کریں جیسا کہ سابق گذرا اور واقع ہو کر اخبار و بشیرہ وجود شریف حضرت کتب سائنہ میں اور منصب شریف
 میں تازمان آدم علیہ السلام سفاح یعنی زنا جیہ کہ ہم جاہلیت میں خداوت تھی جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ برگزیدہ کیا حق تعالیٰ نے لکھنا کہ اولاد اسمعیل
 سے اور برگزیدہ کیا قریش سے اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے حضرت کو پس برگزیدہ اور بقرہ و متر سبک حضرت ہو دین مصلیٰ اللہ علیہ
 وآلہ وسلم اور بوقت ولادت شریف ساریت سرنگون پڑے اور جنون نے اشعار پڑھے اور پیدا ہوئے سب شکم آہستہ سے متحول و تکلیف پذیر کہ
 وفات بریدہ ولادت کے وقت اور رافع نظر طرف آسمان اور رافع انگشت شہادت اور دیکھا مانے اسے کہ ایک نور اوں سے خارج ہوا
 کہ سبب اوس نور کے کہ شام کے روشن ہوئے اور متحرک تمام مبارک تنہا بک ملا لک کے اور سلام کیا مہد میں اور رکھا ہے غن کرنا
 فرما کا ساتھ حضرت کو اور سبیل کرنا جیہ حضرت کہ حضرت اشارہ کرتے تھے اور سایہ کرنا حضرت کے اوپر ابر کا تمازت آفتاب میں اور یہاں ہمیشہ نہ تھا بلکہ

اوقات متعدد میں واقع ہوا ہے۔ اول زمانہ میں کہ ہر اچھے علم والے کو طالب کسوف میں ملے تھے اور پھر اہل بیت کو چھوٹا اور بھونڈا اور سب سے
 ساریہ نہ کہنے اور جو بعد انھیں میں ذکر کیا ہے اور شوق صدر شریف ہے کہ صبح میں کیا ہے اور وقوع اور کچا بار اتفاق ہوا۔ اول اور موقت کہ
 صفیر الحسن تھے بنی سعد میں۔ دوسرے دس برس کی عمر میں۔ تیسرے و قریب بخت کہ چوتھے شب علاج میں اور رفتادون بیکل کا حضرت کو ابتدائی
 وحی میں اور حضرت کرنا جو مبارک میں اسے ہی خاص انھیں سے شمار کیا ہے اور کہا ہر کسی ایک کو انبیاء سے نہیں ہوا اور تفصیل ان معانی کی
 اونکے مواضع و مواقع میں آئیگی اور حق تعالیٰ نے ہر عضو حضرت کو قرآن میں ذکر کیا ہے قلب کو اس آیت میں آیت نزل بہ الروح الامین
 صل قلبک یعنی نازل کیا ہر نزل میں نے قرآن کو تیرے دل پر اور لسان کو آیت فاما لیسرنا بلساک یعنی پس ہوا اسکے کہنیں کہ اسان کیا ہوتی
 قرآن کو تیری زبان پر آیت و مناطق من الحوس یعنی او نہیں لفظ کو اپنی خواہش نفس سے اور بعد ساتھ آیت مازنا البصر و ما لطفی یعنی
 کجی و میل کیا بصر نے اور نہ تجا و زور و دی مبارک کو ساتھ آیت قدری قلب وجہ فی السماع کے تحقیق دیکھتے ہیں ہم و گردانی تیری
 طرف آسمان کے۔ واسطے انتظار وحی کہ اور شوق کہ ساتھ آیت ولا تجعل یدک مغلولۃ لی غفلک کے یعنی اور نہ بند کرنا پڑا تہ کو اتفاق سے اور صدر
 و ظہر مبارک کو ساتھ آیت الم نشرک لک صدک و وضعنا عنک ذرک الذی انقض ظہرک کے یعنی کیا نہ کہ لا تہ سین تیرا و اوتا ہا ہر تجھے
 بوجہ تیرا و کہ تو نبی اوستے پشت تیری۔ اور یہ دلالت رکھتا ہے کہ الی محبت و عنایت حق جل و علی پر حضرت کو اور کالاتی تعالیٰ نے اپنا اسم کہ
 محمود ہے احمد و محمد سے کہ پہلے اس اسم کو ساتھ کوئی تسمیہ نہیں کیا گیا اور کہلاتا پلاتا تھا آپ کو حق تعالیٰ طعام و شراب بخت سے کہ ذکر اس کا
 صوم وصال میں آجگاہ انشاء اللہ تعالیٰ اور دیکھتے تھے حضرت پیچھے سے میرے دیکھتے تھے آگے سے اور شب و تاریکی میں میں سیکھوں اور روشنی میں یاد
 ذکر اور کا طہ شریف میں گذرنا ہے اور جسوقت حضرت سنگ پر چلے نشان دو فوہامی مبارک کا اوس میں بیٹھا تاجیکہ مقام پر اہم میں متواتر ہے
 اور راتر نفس شریفین کا سنگ لکھیں مشہور ہے اور راترنا فزید شریفین کا سبب بنی معافہ میں مدینہ واقع ہے اور اب دہن مبارک
 شیرین کر دیتا تھا آب شور کو اور کفایت کرتا تھا طلع شیر خوار کو ہیا کہ باب علیہ میں گذرا اور بغلیں حضرت کی سفید تین بال نہ کہتی تین
 بعضوں نے کہا ہے یہ اعتقاد کہ باپا ہے کہ اہلین شریفین میں راتر نہ تھی بلکہ لطیف و طیب الراحہ کی ثابت ہوا ہے صحیح میں اور راتر نہ تھی
 دور رس تھی کہ وہاں کیلکی آواز نہ پونجی تھی اور رگس بدن مبارک پر نہ بیٹھی تھی اور سببش یعنی چون لباس مبارک میں نہ پڑتی تھی اور
 حضرت کو اتفاق احتلام نہیں ہوا ہرگز و لاسی ہی اور انبیا کو روایت کیا ہے اسے طہرانی نے اور بعض علماء نے انزال تجویز کیا ہے کہ شاید
 بختہ علیہ ما کے ہوتا جو نہ خواب شیطانی کسا و رتماع شریف خوشی و راز زیادہ شک سے اور سایہ حضرت کا زمین پر نہ پڑتا تھا محل کثافت
 و نجاست ہی اور زمین دیکھا گیا سایہ حضرت کا آفتاب و ماہتاب میں۔ الہامی میان ہے علماء سے لیکن مقام استعجاب استغواب ہے کہ کسی نے

تبدیل کر کے ہر قسم کی بہت سی اصلاح و غلطی و تراشی و تغیر و تبدیل اور کسی میں ایک اور ایک اور کلمات اور قوائد و اصول کے الفاظ کو پر اور
تغیر ایک کلمہ کلیہ کے کلمات سے تو کیا ایک ایک متنی میں اور سبک حروف سے اور باوجود وہی ملا و اور یہود و نصاریٰ کے کوئی نہیں و تبدیل و فساد
و ابطال اور سکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیات لایثربہ الباطل من بین یدیرہ ولا من خلفہ تری من حکیم حیدرینے نہیں انا قرآن میں باطل رو بردار کے سے
اور نہ پیچھے اور سکے سے نازل کیا گیا ہے حکمت والی سے دور سے یہ کتاب غیر متزلزل ہے اور نہ پر کہ متزلزل ہیں اور جمع کتب اور جامع ہوا اخبار و قرون
سابقہ اور احوال اہم خاصہ پر اور ان شرائع و احکام کو کہ نشان اور کلمات پر ویا نہیں اور نہیں جانتا اور نہ مگر ایک اخبار اہل کتاب کے قطع کر کے غیر
یعنی ہو کسی تعلیم میں باوجود تمام ایمان و اختصار کے اور سارا کلام صفات اس کتاب عزیز میں مجتہدین اور کلمات اللہ تعالیٰ اور آسمان کی حفاظت کا
جو کوئی چاہے بظلمات اور استوگرانہ وینے ایک کوئی یہ نبی علیہ السلام کہ کتاب پانی یا دینی کیا گیا ہے غیبی کی باوجود مرد و قرون و سب کے اور قرآن میرے آسمان
سبب انکشاف و ظہور کی بات قریب قلیل میں اور نازل کیا گیا ہے اور ہر سات حرف کو دو سے تیس تیرے و ترجمہ و تفہیم کے اور تحقیق مسجع اترنے کی
شرح مشکوٰۃ میں کی گئی ہے اور پروردگار تعالیٰ خود منکشف ہوا ہے اور کسی حراست و حفاظت کا اور یہی سبب اس کی سلامت تحریف و تبدیل و زیادت
و نقصان سے جیسے کہ فرمایا ہے آیات انھن نزلنا الذکر و انما نلخظنہن یعنی برستی ہمیں تو نازل کیا قرآن کو اور تحقیق ہم اس کے واسطے اہم نگاہاں
ہیں اور حفظ قویت و انجیل کا انبیاء و اہل بار پر چھوڑا اس واسطے راہ پائی اور میں تحریف و تبدیل نہ اور بعضے شافعی نے کہا ہے کہ اس جگہ دلیل
قوی براہ پر ہونے سمجھا کر ہر روز کا سورہ قرآن سے بجز اثبات اور سکے قرآن میں اور نہیں تو لازم آوے زیادتی پس جب زیادتی متحقق ہوے
گمان نقصان ہی متصور ہو جاوے اور کیا ہے لکن اس مسئلہ کا اوپر سر ہر سورہ کی اجمالی صحابہ ثابت ہے اور سبب نزل واسطے فصل و عباراتی کے در بیان
مور کے ہے اور یہ داخل تغیر نہیں کہ وجہ شبہ کا مورے اور مخصوص کیا حق تعالیٰ نے انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ فاتحہ کتاب
اور آیات الکری کے اور اس رسول خدا ان تحت العرش کے سے کہ نہیں دیا کوئی ایک غیر درک مثل اسکے اور حدیث ابن مسعود میں
آیا ہے کہ فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں سے کوئی کلمہ کہ کوئی کیا گیا ہے ساتھ اس کے قرین اور کلمات میں سے اور فرین و کلمات
ملا کر سے کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے واسطے ہی فرمایا البتہ لیکن اعانت و یاری دی مجھے میرے پروردگار نے اور پس اسلام لایا
اور ہم زمین کرنا مجھے مکر ساتھ فیر کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسلام ملائے انقیاد و اطاعت اور زعفران کرنا انحضرت کی بایں میں اور قول کو
یہ ہے کہ امر و حقیقت اسلام اور یہ میرت نہیں خصوصیات انحضرت ہے اور یہ کہ بائیں زمین انحضرت پر ذکر کیا ہے اسے باوردی اور مجازی و مختصر میں
اور ایک قوم نے یہ کہا کہ انبیاء ہی جائیں حکایت کیا ہے یہ قول نووی نے شرح مسلم میں اور اسطرح ذکر کیا ہے صاحب مہذب لدینہ نے تفہیم
اور ذکر اختلاف و تفہیم یہ ہے کہ اجماع کیا ہے اور پھر نمونے انبیاء کے اقوال و اخبار میں کہ متعلق تبلیغ شرائع اور وحی کے ہیں اور بعضوں نے

انجبار میں اختلاف کیا ہے اور نسیان جائز رکھا ہے یہ قول یومین ہے اس واسطے کہ اخبار خلاف واقع کذب ہے اور نقصت کہ واجب ہے تہذیب ساحت عزت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسے اور نہ بہت محمود حکامی ہے لیکن نسیان افعال میں جائز ہے اور توہین اور سکا خانہ میں ساتھ محبت کے کہ چوچا ہی پس چار غنیم قابل ہونے سے ساتھ سکھا وجود کی فراموشی اس مقام میں متضمن حکمت تفریک شریعت اور شتم اور پر فائدہ بیان سکھا واسطے امت کے اور اور اک امت کا سعادت اقتدا آنحضرت کو اس امر میں اور با بقا صفت بشریت اور احکام شریعت کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ساتھ احتمال حصول شہود خاص اور استنواؤ یومین کہ موجب نسیان اس عالم جاسوئی حق ہوتا ہو اور افعال اعضا اور حرکات جوارح اسی عالم سے ہیں واسطہ احکام حقیقہ الی الہ اور خطا اگر مرد ساتھ اس کے خطائی الاجتہاد ہے بعض ہوا منع میں واقع ہوئی ہے جیسے کبھی لیتا اسیران بدر سے لیکن آنحضرت کو خطا پر نہ کرتے تھے بلکہ آگاہ و خبردار کرتے تھے اولیسا ہی نسیان میں لیکن شک حضرت سے ہرگز واقع نہیں ہوا کہ مرد و دہوین کہ دو رکعت اور اکین میں یا تین اور نو رکعت شیطاں سے ہے اور یہ ہی کسبت سوال کیا جاتا ہے آنحضرت سے قبر میں اور کہا جاتا ہے کہ کیا کتا تھا تو حق میں اس مرد کے کہ درسیان تمہارے مسبوت ہوا الحدیث میں کہ کہا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اتین اور انبیا کی مسؤل نہیں ہوتیں اور انبیا سے قبر میں اور حرام کی گنہگار ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حضرت سے قال اللہ تعالیٰ وازواجہ اما حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور زنان حضرت تمہاری مائیں بیخبر موت میں حکم ماؤ نکار کتنی ہیں بہت تکریم و تعظیم آنحضرت کے اور فرمایا آیت واما لکم ان توذوا رسول اللہ ولان تنکمو ازواجہن بعدہ ابراہیم نے اور نین تنکمو کا ذیت دو رسول خدا کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو زنان حضرت کہ ساتھ بعد حضرت کی کسی۔ روضۃ الاحباب میں کہا کہ کتنے ہیں کہ طلحہ بن عبد اللہ کو کہا کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے رحلت فرما دیں میں عایشہ صدیقہ کو ساتھ نکاح کروں پس یہ آیت نازل ہوئی اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ زید بن ابی طح کی درباب عائشہ رضی اللہ عنہا کی پس پھر یہ آیت اس کے سامنے پس منع ہوا اس ارادہ سے اور یہ حکم سب ازواج طہرات کا نہیں غیر محجرات کا ہے جنہوں نے ذکر دنیا و زینت اس کی چاہی یا بنا اور رسول کو چاہا پس جن ازواج نے ذکر دنیا چاہی اور آنحضرت سے جدا ہوئیں ان کی محل میں خلاف ہے۔ امام الحرمین اور ذوالی فرجیم کیا ہے ساتھ صل اوٹے لیکن وہ ازواج کو وقت وفات تک حضرت کو ساتھ تھیں علم میں غیر حضرت پر اور جواز نظر میں دو وجہ ہیں اشہر منع ہے اور حکم الموت احترام و اطاعت تحریم نکاح میں یہ جو اظہار و نقد و میراث میں اور نقد یہ و تجاؤ زمین کرتا یہ حکم غراز واج سے جیسا کہ کہیں نبات حضرت انوات یومین میں اور پر قول صبح کے اسطرح لکھا ہے میں ہے اور حقیقت میں سب حرمت ازواج کا یہ ہی کہ آنحضرت فجر شریف میں ہی اور زندہ ہیں اس واسطے کہ اسے کعبہ کعبت وفات دینے واجب نہیں وصل اور اولاد نبات نسبت کی جاتی ہے حضرت کی طرف جسے کہ اپنے فرمایا ہے ہر پیغمبر کی اولاد اسکی صلب سے ہوئی اور اولاد میری صلب حضرت صلی کریم اللہ وجہ سے اور حدیث شان حسنین رضی اللہ عنہما میں لکھی ہے انبای و انبا ربی الصم فی ابہما فاجبوا واجب من جہما

لے نیے دو نو دو بیٹے میرے ہیں اور دوسرے میری بیٹی کا بھائی ہر تنیکہ میں دوست رکھتا ہوں ان دو نو کو کہیں دوست رکھ نہ تو ان دو نو کو اور دوست رکھ نہ جو ان دو نو کو دوست رکھے اور دوسری حدیث میں آیا ہے ان بنی ہدین ریکانان بن الدنیا نے بدستی یہ دونوں فرزند بیکے درمیان کیے کہ دنیا سے اور سب حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما کو دنیا تو تے بلا کو میرے پاس میرے دونوں فرزند کو کہیں رکھے گا تو اور پیار کر تو ان میں اور نشان امام حسن میں فرمایا ان بنی ہاشمیہ کو تحقیق یہ بیٹا میرا سید ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضرت امام حسن جنتا نام حسین رضی اللہ عنہما ایک ان دونوں صاحبزادہ شوخ سجدہ میں حضرت کی پشت مبارک پر سوار ہوا آپ سر مبارک سجدہ سے نہ اٹھایا اور سجدہ دراز کیا پس مجاہد نے سبب رازی سجدہ سے سوال کیا اور کہا مگر جو نعمت سے پہنا نزل ہوئی یا رسول اللہ فرمایا میرا بیٹا سوار ہوا میرے پس ناگوش باندہ شتاب کو جب تک وہ اپنی فضای حاجت کہے اور راز انجملہ یہ ہو کہ ہر سبب و سبب و قیامت منقطع ہو غنی ہو و مستندین الانسب و سبب حضرت اور مراد بنسب اولاد ہے اور مقصد و سبب واج اور اسو استی قروج کیا امیر المؤمنین عمر نے زینب فاطمہ زہرا کو بائیداری اتصال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ایک یہ ہو کہ ترویج نکاح و اوپر جنات حضرت کی غنی اگر کوئی دختر و تران حضرت سے نکاح میں کسی مرد کو ہو و غنیمین منور اور اس مرد کو کہ اوپر دوسری زن خواستگاری کرے اور اصل اس باب میں قصہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہے کہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ دختر ابو جہل کو کہ مسلمان ہو کر مدینہ میں آئی تھی خواستگاری فرمائی جب یہ خبر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں پس آنحضرت اٹھے اور اوپر پتھر کے تشریف لے گئے اور خطبہ پڑھا اور کہہ کہ فاطمہ جا کر شوخی ہے اور میں روانہ ہیں کہ نسا اور خوش نہیں آتا بھیجے کہ ستادین اور غنیمین ڈالیں اس سے اور مجھ ادا دیتا ہو جو کوئی ستا ہا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اور مجھ سناسے کہ علی خواستگاری کرتا ہے دختر ابی جہل کو سو گنہگار کی جمع و فراہم نہیں ہوتی دختر رسول خدا اور دختر دشمن خدا ایک مرد کو نکاح میں چاہیے کہ علی طلاق دیوے فاطمہ کو بعد ازان نکاح کرے دختر ابی جہل کو پس علی مرتضیٰ آئے اور غار چاہا اور ترک کیا خواستگاری دختر ابی جہل کو پس آنحضرت فرما کر کیا حضرت علی پر نکاح اوپر حضرت فاطمہ کی تاملت حیات فاطمہ تک اور فرمایا اسی علی میں تجھ کو دوست رکھتا ہوں اور دوتا ہوں کہ آزاد دیوے سے تو فاطمہ کو کہ لازم آوے اس آزاد میرا اور شطوط اس حدیث کا ختم و سبب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کہ سبب لیکن جو نکاحات ایسا ہی جاری کی جاتی تھے سبب بنات میں فخر و برتری کے بعد و شریک کے واسطے کہ بنات میں ہر چیز و سبب و راست اور روایات میں آیا ہے کہ وہ کہ گیا گلاب کو در میان نہا پس دیکھا حضرت کو کہہ کہ اور بنایا محراب ساست عین کعبہ کو اور نیم خاصا یص حضرت سے ایک یہ ہو کہ جس نے دیکھا حضرت کو خواب میں دیکھا اس نے حق و راست بوشک و شبہ اس واسطے کہ شیطان بصورت شریف تمثیل نہیں ہوتا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا میں رانی نقد رانی الحق نے جس نے دیکھا مجھ میں تحقیق دیکھا حق و راست مراد یہی دیکھا خواب میں اور روایت جابر میں آیا ہے من رانی فی المنام

فخر آئی یعنی جسے دیکھا مجھے خواب میں پس تحقیق محی کو دیکھا اگرچہ حق تعالیٰ نے شیطان کو قدرت بخشی ہے بہر صورت کہ پاسہ متحمل ہو و سالیکن
 قادر نہیں کیا اور کو کہ بصورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہو و سالیکن اس کے کہ آنحضرت مظهرِ ہدایت ہیں اور شیطان مظہرِ ضلالت اور ہدایت
 و ضلالت میں تضاد ہے اور مصنفوں کو کہ ہے کہ فیصلیت شامل ساری انبیاء کو ہے کہ شیطان منسل نہیں ہو سکتا بصورت کسی پیغمبر کے لیکن مراد
 مواہب لدنیہ اسی فصاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لایا ہے اور دیکھئے حضرت رسول مقبول میں یہ شرائط نہیں کہ بصورت خاص حضرت شریف
 بنیارت ہو بلکہ جس صورت میں دیکھا حضرت ہی کو دیکھا مصنفوں کو تعریف مراد کی ہے اور بعض نے تنکیر اور کہتے ہیں کہ جو کوئی ابنِ سیرین پاس
 کہ معبرین خواب سے تھا آتا اور کہتا کہ میں خواب میں حضرت کو دیکھا ہے پوچھتا کہ صورت پر میرے سامنے ظاہر کر اگر ایسی صورت بیان کرنا کہ حضرت
 اوس صورت پر نہی ابنِ سیرین کہتے کہ تو نے حضرت کو نہیں دیکھا اور سننا اس حدیث کی صحیح ہے و اللہ اعلم اور کسی روایت حضرت عباس کے
 کہ کہ میں حضرت کو خواب میں دیکھا ہے پوچھا کہ صورت پر عرض کیا بصورت حسن بن علی کا صحیح دیکھا تو فرمایا کہ بصورت خشن یہ ہے بہر صورت کہ کوئی
 کو یا حضرت ہی کو دیکھا لیکن دیکھنا بصورت خاص اتم و اکمل ہے اور تفاوت حال و پایا ہے جسکا کفہ خیال صاف تر اور نور اسلام نور تر
 رویت اوسکی درست تر اور کامل تر عرض کہ تحقیق اس مقام کی بہت ہے تمام و کمال شیخ فرخ شاہدہ میں لکھی ہے وہاں دیکھنا چاہیے اور بعض
 روایات میں آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت پاس اگر عرض کیا کہ میرا باپ بوزہا ہے ملازمت شریف میں حاضر نہیں ہو سکتا لیکن خواب میں مشرف بنیارت
 ہوا ہو فرمایا سن رانی فی المناقم سیرانی فی البیضات یعنی جس نے دیکھا مجھے خواب میں عقوبت ہو کہ دیکھے مجھے سیرانی میں علما کو رویت آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم میں حالت بیاری میں بعد از وفات شریف اختلاف ہی صاحب مواہب لدنیہ نے اپنے شیخ سے نقل کیا ہے کہ گمان میں ہو چکا ہیں
 کسی ایک صحابہ و من بعد ہم سے یہ قول محبت کو باوجود دیگر رنج و اندوہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اور بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ شہید ہو
 سخت ہوا اتنا ہی کہ وفات پائی اوسے اندوہ منانی میں بعد از حضرت چہ سینے پیچھے چلا لنگر فاطمہ زہرا کا قریب قبر شریف تھا نقل نہیں کیا اونسے
 رویت حضرت اس مدت فراق میں لیکن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حکایتیں اس باب میں - توثیق عمری المازنی اور حجت النفوس بن ابی حمزہ - اور وقتہ الریاض
 عفیف یافعی - اور سادہ شیخ صفی الدین بن ابی منصور اور سوادیکہ اور قصائد نفیس میں اور سہی مواہب میں عبارت ابن ابی حمزہ سے نقل کیا ہے
 کہ کہ تحقیق ذکر کیا گیا ہے چھادھلف و سلف سے کہ تقدیر کی سادہ اس حدیث میں رانی فی المناقم سیرانی فی البیضات کہ دیکھا اونسے نے
 حضرت کو خواب میں پس از ان دیکھا بیاری میں اور حضرت سے پوچھیں وہ فرمیں کہ اوس میں شوش و شوش نہیں ہر وی و نہیں کہ بشود کار و زوہر کہیں
 راہ میں کہ اونسے کشود حاصل ہوا اور دیسا ہی وقع میں آیا ہے زیادت و نقصان اور کہ ہے کہ مکرر رویت آیا کہ کلمات اولیٰ تقدیر میں لکھا ہے
 یا نہیں اگر نہیں لکھا اوسے بحث نہیں چاہیے کہ نابوہریم اثبات کریں وہ تکذیب کریں اور اگر تقدیر کی لکھا چاہیے کہ یہ اوس میں سے ہے

اس واسطے کہ کشف کیا جاتا ہے اولیاء کو جو حق عادات اشیای غریب عالم علوی و غلی میں کہ سائر الناس کو اور سطران راہ زمین و آوری صاحب و اہر ہے
 کما کہ شیخ ابو المنصور نے اپنے رسالہ میں کہا ہے کہ میں شیخ ابو العباس سطلانی ایک مرتبہ اسے حضرت پاس میں فرمایا حضرت فرمایا میں اقدس ایک
 یا احمد یعنی و سگری کری خدایتعالی تجھے ای احمد اور کما شیخ ابو العباس روانہ فرمایا میں نزدیک غیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ایک بار دیکھا میں کہ آنحضرت
 مناشیر اولیاء و لایون کو لکھتے ہیں اور لکھا آنحضرت فرمایا اسطے میری بھائی کے کہ محمد نام کہ کتابت ایک فرمان کیا میں یا رسول اللہ میری واسطے زمین
 لکھتے جیسا میرے بھائی کے لیے لکھا آپ نے فرمایا کہ او سکوا ایک مقام پر سوئی اسکے اور امام حجة الاسلام کتاب المنقذ من الضلال میں لکھتے ہیں کہ
 ارباب قلوب شاہد کہ زمین بیداری میں ملا کہ اور روارواح انبیاء کو اور سنتے ہیں اونسے آوازیں اور اقتباس کر دین اونسے انوار اور استفادہ کرتے ہیں
 حکایت کیا گیا ہے سید نور الدین بنی ولد سید فی الدین اور سید عقیف الدین سے کہ سنا بعض نیات میں جواب سلام علیک السلام یا ولدی داخل قبر
 شریف سے اور رسوا ہب لدین میں ہی قبیل سے حکایات لکھا ہے اور حکایت کرتے ہیں شیخ ابو العباس مرثی سے کہ کما اگر پوشیدہ ہو مجال مبارک آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک طفقہ العین میں اپنی کو مسلمانوں سے زمین شمار کرتا اور یہ معمول اوپر دوام شاہدہ اور حضور اور رعایت سنن و ادب
 سلوک مناہج حضرت اوپر دقیق قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ فرمایا ہے الاحسان ان تغیب اللہ کما لک نراہ یعنی احسان وہ ہو کہ عبادت
 کرے تو فیہ لکی کو یا کہ تو اسے دیکھتا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ دیکھنا آنحضرت کا بعد از وفات بشال ہی صیاء کہ خواب میں دیکھا جاتا ہے بیداری میں ہی
 اور وہ شخص شریف کہ مدینہ منورہ میں قبر قدس میں آسودہ و زندہ ہیں وہی شخص بصورت شمال بیک نامین ساتھ صورتوں بہت کہ تصور ہوتا ہے تو اہم کو
 خواب میں اور خواص کو بیداری میں اور رسوا ہب میں کہ اسے جو کوئی تصدیق بکرامات اولیاء کہتا ہے قابل ہی اس بات کا کہ کشف ہوتا ہے و ان پر
 اموال اشیاء عالم علوی و غلی میں شکل و شبہ نہیں ہوتی اوپر کوئی چیز اس باب میں اور امام غزالی فرمایا ہے کہ جو چیز خواہم خواب میں دیکھیں جو میں
 بیداری میں پاؤں اور چونکہ وہ کہ سب حاصل کریں خواہم ہو بہت اور حیلہ نصایح حضرت سے وہ ہو کہ نام کہ کتابت نام شریف کی میون مبارک
 و نافع ہے دنیا و آخرت میں روایت کیا گیا ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے کہ ایستادہ کیے جاویں گے دو بندے
 و گاہ حق میں اور حکم ہوگا کہ انبیا بہشت میں لیجاوین وہ دونوں عرض کریں کہ ہم سب مستحق و نرا و بہشت کی ہو و لا لک ہم سے کوئی عمل استحقاق
 بہشت کا تو حق میں نہیں آیا رب لغت بل جلالہ فرما و یجانہین بہشت میں لیجاو گئی سو گئی نفس خود یا فرمائی ہے کہ آتش میں نہ آو جیسا کہ نام احمد
 و محمد ہے او علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ کما کوئی مادہ زمین کہ حاضر ہو وے اوپر وہ شخص کہ نام او کا محمد یا محمد ہے مگر یہ
 کہ پا ل کہ خدایتعالی اوس منزل کو کہ کما گیا ہے دہانہ و زمین ہر روز و بار روایت کیا اسے ابو المنصور دہلی فرمایا ہے کہ اگر جمع ہو ایک
 قوم واسطے مشیت کر اور او زمین نام یکا محمد ہے البتہ برکت ہو وے اوس مشورت میں اور آیا ہے جسکا نام محمد ہو آنحضرت و سکی شفاعت

فراموشی اور بے پشتی میں لاویں۔ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ میری حضرت غوث الثقلین کا ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ اگر کوئی شخص بنا پر تعظیم کے کمرہ پر گیا یا عراق مجلس شریف میں عرض کیا کہ محمد عبدالحق سلام کرے پس حضرت غوث پاک کمرے پر گئے اور حلقہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ دو دفعہ تیرے حرام پر ظاہر یہ شہادت تھی اس تمہید بابت کہ اسے پڑھ کر علماء کو جو از تشیع اس کے بارے میں اخفیت اتفاق ہے اور کثرت میں اختلاف ہے کہ وہ ابوالقاسم ہے خواہ محمد نام و سکنا ہو یا نامہ معصوم و جمع کر کے درمیان نام کو نیت کر کے کیا ہے اور تمنا نام بکنیت کجا کر کے کیا ہے اور یہ قول صحیح ہے یا اور نووی نے کہا کہ اس مسئلہ میں چند مذہب ہیں۔ مذہب شافعی منع مطلق ہے۔ اور مالک نے مطلق بجز حکم کیا ہے۔ اور مذہب ثالث یہ کہ جائز ہے اسے کہ جس کا نام محمد بن عبد اللہ و ربو کوئی کو قابل بجز غیر مطلق ہے مخصوص کر کے منع کو بحیثیت اخفیت علیہ السلام کو اور یہ قول نزدیک تر ہے اباب ہے انتہی اور زائد اجماع ہے بلکہ مستحب ہے مسلم و شیعہ واسطے قرائت حدیث اخفیت اور چاہیے کہ نزدیک پڑے حدیث کو اور نسبت کیا اسے جیسے کہ حالت حیات میں جب آپ حکم فرماتے تھے قولہ قلنا اے لے یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی امی ایمان والوں بلند کر دو تم اپنی آوازوں کو اور آواز پیغمبر کے۔ اس واسطے کہ کلام حضرت کرمی و ماثور ہے بعد حضرت و فوت میں مثل کلام آپ کے ہے کہ سنا جاتا ہے لفظ شریف حضرت سے اور چاہیے کہ پڑھا جاوے اور پھر کان عالی مرتفع کے۔ رسول صلوٰۃ سے کہ جب لوگ مالک رحمۃ اللہ علیہ پاس آتی یا پہنچتے تھے کہ ان کو اور کمال سے کہ تم کیا چاہتے ہو حدیثیں سناؤں اگر کہتے سائل جلدیابراؤ اگر سے اور تعلیم کرنا اور غیر اس روایت میں آیا ہے کہ کہہ دیجئے کہ میں جواب سائل کا اور اگر کہتے کہ تم خواہاں و طالب حدیث ہیں غسل خانہ میں جانی میں غسل کرتے اور جام غیث پینتے اور عمار سفید سر پہرے کرتے اور طیلسان پینتے اور طیب کرنے اور رکھی جاتی کرسی پس باہر آؤ اور بیٹھیں اور پورا تیرے پیوہ و کرتے اور حدیث کرتے بخش و وقار اور نہ بیٹھنے کرسی پر بگرفت تحدیث میں اور کہتے ہیں کہ امام مالک نے یہ روایت سعید بن المسیب نے اخذ کی تھی اور تحقیق مکرر دیکھا ہوا ہے اور مالک اور جامع حدیث اور غیر علماء کے اور تمام اشخاص کہ جب بیرون ہو تا یم کرنا اور تنگ نہیں کہ احترام و تعظیم و توقیر حضرت بعد از وفات نزدیک ذکر حضرت و سماع حدیث و سماع اسم مبارک سیرت حضرت لازم میں لازم تھا اور چاہیے کہ وقت قرائت حدیث واسطے ان کے تعظیم کر کے کہ اس میں قلت ادب اور قلت احترام اور قطع حدیث حضرت کا ہے واسطے غیر کے معصوما واسطے فاسقون رکھا اور بدعینوں کے اور تم سے کہ قطع حدیث نہ کرتے تھے اور نہ حرکت اگر کہ کوئی ضرورت لائق ابدان مانگے ہوتی مگر کہتے اور یہ محبت احترام حدیث پیغمبر علیہ السلام کے سنا ہے کہ ایک مرتبہ شریف نے یہ عرض فرمایا کہ میں نے کوئی حدیث میں لکھا ان دونوں نے غیث میں لکھی اور میرے قتل کیا اور میرا قطع کیا حدیث نبوی کو ان مرتبہ تعظیم و توقیر حدیث پیغمبر کے اگر کہ ایسی حالت میں نہ ہو تو یہی پس حرکت و قیام کی ضرورت کیا گنجائش رکھی سمجھا کہ فساد ہو سکتا ہے کلام یہود و ذکر کیا اسے ابن الحجاج نے منقول میں اور قوت معلوم میں لکھا ہے کہ عیروہی ظفر کی اور جمال ہایت شمال حضرت کو و کشائش کار و شوار حاصل ہوتی ہے کہ اور ونگہ از عینات میں نہیں حاصل ہوتی۔ اور یہ عزت و معنائیں سیانہ سے ہو سکتا اور انہی میں تھا اور اسے خصائص حضرت سے لکھا ہے قال شاعر

قطعاً سنت خدا میرا کماؤں دی و برود و نور بہاریت تو ظلام فساد راہ بودی کہ اس حق کو نہ تمیز از زنت نہ بر خوش تن مجتہد و فتنہ و غلامی کے تصور کی تمیز
و سعادت یا ہم۔ قبل ان کہ رز شود و بندہ کہ گرد و مقبول بہ دارم سید کہ نامید کہ مذرت بہ چون نہم سائل و شل و کو کی سائل بہ اور نہ خاص اعلیٰ حضرت میں
مقوم ہے کہ صحابہ حضرت سب عدول سے باعتبار انہو کہ کتاب سنت کی کدج و تعدیل و کلمی میں و حق ہو میں پس بحث و ذکر کی جادے و اللہ کی کلم
کی او میں ہے جس کی کماؤں و احادیث می او حدیث کو با تفرا و صحابی ذر و غیر میں کہتے کہ انہو کے کلمہ میں و من بعد ہم سے او راہل سنت و جماعت
و اجماع کیا ہے او پر تعدیل صحابہ کی اگرچہ بعضے اون سے ملا میں فتنہ ہوئی ہیں او بحسن ظن کہتے ہیں کہ بلاست فتنہ اون سے او رتوج او میں بخطا
در اجتماع او رتا و دلیل میں تھا او نظر کہ تو میں فضا ل و ماثرو کے میں پیچ امثال و انما او امر فواہی آنحضرت کو او حضور او نمائے کے ساتھ غزوہ جہاد
و فتح اقام و بلاد میں او تبلیغ احکام و ہدایت ناس ساتھ و اظہاف عادت کو او پر ناز و روزہ و زکوٰۃ او انوی قرات و صفات کمال کی شجاعت
و براعت و کرم و اخلاق حمیدہ کہ نہ تھا کسی امت میں امم سالفہ سے او رہو علی اس بات پر میں کہ صحابہ جبار امت او و افاضل کہتے ہیں او و جو کوئی
ان سے پیچے یا اگر تیرہ کو نہیں پہنچا او رتو ل بعض محدثین کا یہ کہ غیرت و افضلیت مخصوص او ن صحابہ کے ساتھ ہے کہ محدث و درازتی صحبت او کی او
بست تھا استفاضہ و استفادہ او کا حضرت سے لیکن مختار او ل سے او رتو یہ ہے کہ فضل ویت حضرت بحصول بیان عیانی او در یقین کو مخصوص
بھی ہے کہ او کوئی نہیں کہتا او را حدیث کہ فضل از امت میں دارد و حیثیت دوسری سے میں کہ ایمان بالنبیؐ ہے جس کی یہ دونوں باریب میں ساتھ
اس وجہ کو تفسیر کیا ہے و ادا علم او زہد اعلیٰ آنحضرت ایک یہ کہ نازی خطابت آنحضرت کو اسلام علی اللہ اسلام علی جریل اسلام علیک
اسلام علی فلان پس آنحضرت ناز سے پری منہ ہماری طرف کیا او زہد پایا اسلام علی اللہ کہو ہوا اسطے کہ خدا خود اسلام ہو یعنی مسلم تھا اعلیٰ و تحاوت
سے او رسلا منی بخشے و لاند و نجایس سلام دوسر کہ وہ ہم خوف و احتیاج ہی کی جاسیے او کہ نہ منی نہیں کہتا و در جب تمام خاد میں شیکو التعمیات مد
و الصلوات و الطیبات اسلام علیک ایما لہی و رحمتہ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ المصلحین جسوقت سفلے نے یہ کہا: ایجا ہر عبد صالح
کو کما آسمان و زمین میں ہے اللہ میت ہمیں اس جگہ تخصیص واقع ہوئی ساتھ سلام کی آنحضرت پر علی مخصوص او زہد و ن علی الموم او کہ باقی
شرح صحیح بخاری میں کہتا ہے کہ صحابہ بعد از قوت حضرت اسلام علی انہی کہتے تھے نہ بعینہ خطاب و اللہ اعلم او را از انکہ یہ ہے کہ حضرت پکار میں
اجت کر کے اگرچہ خاد میں ہوا اور شاہد اس حدیث کا سیدین اعلیٰ ہے کہ او در حالت نامہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پکارا میں جواب دیا آپ
فرمایا کیا نہیں کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں بعد از رسول افواہا کہ لیا جس کی ہمیں جواب دہدا اور رسول کو جسوقت پکار میں تمہیں ہوا اسطے کہ نہ مذکر نہ
تینیں پس اجابت دعوت نفس سے نہ گناہ گناہ تھے مگر کہو کہتا مل امین ہی کہ آیا ناز باطل ہوتی ہے یا نہیں قول صاحب ہوا ہے کہ جو کسی کی
ایک جانت فرشادہ وغیرہ سے کہ باطل نہیں ہوتی او قبول نفس باطل ہوتی ہے لیکن حدیث سے کوئی چیز معلوم نہیں ہوتی و ادا علم او

قیاس صحابہ پر ہے اور اگر کہیں کہہ دوں کہ علیٰ انساب اولیٰ ہو واسطے تکلیفیں دے استغفار آنحضرت کو بقدر جسے جواب دیکھا ہے کہ کوئی بہشت بہتر و شرف تر نہیں ہے
 نہیں اگر حضرت اوس مجاہد ہو میں۔ امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے اگر اس بقعہ کو کفر و کفر منہضی شریفہ عزت کیا ہے تمام ممالک و موانع پر تفصیل
 و ترمیم دیوں حتیٰ کہ بجز غلہ اور کھجور و حبیبہ نہیں جانتا میں کسی ہون کو کہ توقف کرے اوس میں اور حدیث شب مولج کہ آنحضرت نے فرمایا دیکھا میں نبوی کو کھانا
 ادا کرتا تھا اپنی قبر میں ہو یہ اس قول کا ہوا اور حدیث دیکھنا انبیاء کا شب مولج میں آسمان پر اور حدیث دوسری کہ دیکھا میں نبوی کو کہ ساتھ ستر چزار
 بنی اسرائیل کو حج میں آتے اور بلیہ کئی تھے ناظر طلاق مکان میں ہے اور اگر کہیں قرآن مجید ناظر ہے یوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قال
اللہ تعالیٰ انک میت و انم یتون یعنی بدستیکہ تو مرنو اللہ ہے اور یہ سب مرنو اے اھ فرمایا آنحضرت نے انی بزل مقبوض یعنی بدستی کہ میں ایک
 مرد مقبوض ہوں اور صدیق اکبر نے فرمایا فان محمد اقامات یعنی پس بدستی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق فوت ہوئی اور اجماع امت اسی ہے
 جواب دیکھا کہ حضرت نے در موت چکنا بعد از آن زندہ کیا ان میں حق تعالیٰ نے جیسے حدیث میں آیا ہے کہ میں گرامی تر ہوں خدا کو نزدیک کہ چھوڑے مجھے قبر میں
 زیادہ اور چھوڑے اس دن اھ یہی حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حرام کیا ہے جسدا دنیا کو زمین پر پس آنحضرت زندہ ہیں بحیات مسمانی دنیاوی کے
 ساتھ اوس بدن کو کہ حیات شریف میں رکھتے تھے اور یہ اکمل بحیات شہداء کے روحانی و اخروی ہو اور حق تعالیٰ قادر ہے کہ بخدا کرے ارواح کو بے
 ابدان و لیکن نقل وارد ہوئی ہے جو بودار و ارواح ابدان میں جیسا کہ ہونا موسیٰ علیہ السلام کا غار گذرندہ قبر میں اور اس کے لازم نہیں آتا کہ جسے دنیا میں
 حاجت بطعام و شراب و غیر ذلک صفات مہمہام سے مشابہہ و محسوس تھا وہاں معاملہ ہی مقبوس علیہ سی پر ہو جو بلکہ زمین عالم برزخ میں و احکام ہو و زیادہ
 احتیاج بطعام و شراب و مانند اہل دوسکے امر عادی ہو اور وہاں حال بر خلاف عادت ہو و زیادہ ہو سکتا ہے کہ بروج و فیم اور مانند او گوارا تر روحانی سے
 ہو و جیسا کہ شان شہداء میں واقع ہوا ہے نیز بقول فرعون فمن ینفخ فی نفثی یعنی روزی دے جاؤ میں اس حال میں کہ خوش و غم ہوں میں اور لفظ عام بہشت سے
 مراد ہو تو وہی محبوب نہیں جیسے حدیث میں آیا ہے الطبیعی و السیغینی یعنی مجھے کھانا اور پلانا ہی۔ لیکن علم و ادراک و سماع انبیاء میں شک نہیں بلکہ سائر موت
 میں تصریح کیا ہے اسے علم و انبیاء پایا جاتا ہے مواہب مولج میں اور احادیث میں آیا ہے کہ حج ادا کرتی ہوں اور بلیہ کہتے ہیں اور نہ کہ تیسرے کہ تہن
 اور اگر کوئی معترض کہے کہ آخرت و اعلیٰ نہیں اور وہاں تکلیف نہیں یہ اعمال کسوا سطلے کرتی ہیں جواب معترض ہے کہ یہ عالم برزخ پر احکام
 دنیا جاری ہیں استکسار اعمال و زیادت امور سے اور گاہی حاصل ہوتا ہے عمل بخیل و پوراہ تہذوق و شوق کی جیسے کہ نوافل و تطوعات کا
 حال ہوا و اسو اسطے بہشت میں تسبیح پڑھتے ہیں اور قرآن خوانی اور حلقہ خصائص حضرت سے یہ ہے کہ صحن و مقرر رونق مبارک حضرت پر ایک
 خوشنہ ہو کہ چو پختا ہے صلوٰۃ و سلام طرف زائر سے روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد اور سنائی اور حاکم سے اور تصحیح کیا ہے اوسے حاکم نے ساتھ اس
 لفظ کو ان اللہ ملکہ تبارک فی الارض مبلغی من امتی اسلام یعنی بدستی واسطے خدا کو فرشتے میں کہہ رہے ہیں زمین میں ہو پختا ہوں مجھے مری

ہست کی طرف سے سلام اور رازِ بخل وہی عرض کیو جاتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعمال است کو اور استغفار فرماتی ہیں خاص اس کے لیے اور عبادت کیا ابن المبارک نے سید بن ابی سبک کو کوئی دن نہیں مگر یہ عرض کیو جاتی ہیں حضرت پر اعمال است کہ صبح و شام پس پہونچا تھیں ونگو حضرت ساتھ نشاٹون ونگو کے اور اعمال ونگو اور بعض عبادت میں بیون آیا ہو کہ عرض کیو جاتی ہیں حضرت پر اعمال است کہ جو ان میں بدین ونگو میں متروچشش کرتا ہوں اور جو نیک میں منض کرتا ہوں بد رگاہ ربانفت اور مراد مست سے عرض نکالنا ہونگا ہوا گویا است الہی جاری ہوا کہ اعمال بعد از عرض ثبت ہوتی ہیں اور جو عرض نہیں کیے جاتے محو و ساقط ہوتی ہیں درجہ اعتبار سے فاقم و بامد التوفیق اور مدراجہ میں کہ حدیث کعب اللعاب میں آیا ہے کچھ گاہ و گاہ ستر ہزار خوشے قبر شریف پر نازل ہوتی ہیں اور طواف کرتا ہیں اور مارتی ہیں بازو اپنا و جب پر سبوت ہوتی ہیں قبر سے باہر تا ہے در میان ان قبر شریف ونگو اور کیا تھیں آنحضرت کو بد رگاہ ربانفت اور رازِ بخل وہی کہ سب آنحضرت کے سجدہ شریف میں کمالا حوضِ نضر کے پہا و ر ایک گردہ اس طرف گئی ہیں کہ یہ اخبار ہوا اس منبر سے کہ او صدن واسطے قدرت کو بنا کرین نہ یہ کہ سجدہ شریف میں ہوا و یہ قول نہایت بعید سیاق لفظ حدیث سے کہ فرمایا ہو مابین مجھ و میری اور منبر میرے ایک بلع ہے بانوں جنت کو سے اور منبر میرا اور جو عرض میرے کیے ہے ظاہر و متبادر اس کلام سے وہی منبر ہے کہ واسطے تجدید و روضہ مقدسہ کو مذکور ہو رہا ہے مذکور ہے تاریخ میں ہوں اور صاحب موابہت لکھا ہے کہ اختلاف شریف کیا کسی ایک علمائے سنی کے کہ یہ محمول او پہ ظاہر کہ ہے اور یہ حق ہو اور محسوس و موجود اور قدرت شامل ہر سب چیز کو اور جس چیز کی جزوی و جزو ہاقت فی او و فیہ ہے ایمان او سپر واجب ہے اور رازِ بخل وہی در میان منبر اور قبر شریف قدرت کو ایک وضمہ ہی ریاضِ جنت سؤا کرایت کیا اسی بخاری نے ساتھ لفظ مابین میں نے و منبر کے یعنی در میان میری و گردہ منبر کے اس جگہ حکم کیا ہو بعض لکھا ہے کہ روضہ شریف بقعہ شریف ہی ہر روضہ جنت نزول رحمت اور حصول سعادت اور بعض نے لکھا ہے کہ طاعت و عبادت اس مقام میں حاصل الی الجنت ہو اور یہ دونوں قول ضعیف میں اور بعد اس واسطے کہ تفسیر ریاضِ جنت و نزول رحمت و ایصال فیہ ہر روضہ جنت اور ترتیب ثواب و پسر شامل تمام ساجد اور کل بیاع غیر کو ہو اور بعض میں ساتھ اس مسجد شریف و منصف کو نہیں اور اگر حمل او پر رحمت خاص اور روضہ مخصوص جس جنت سے کرین یہی خالی عبادت سے نہیں اور تکلیف سے اور رازِ حق وہی کہ کلام محمول او حقیقت ظاہر ہو اپنی کہ ہے کہ مابین جردہ شریف و منبر شریف ایک روضہ ہی ریاضِ جنت سے باعتبار اس معنی کہ فرمایا قیامت ہی ہشت برین میں نقل کرین اور ماتر سائر قبعا ارض فانی و دستملک لکریں جیسا کہ ابن فرعون اور ابن جوزی نے امام مالک سے نقل کیا ہو اور اتفاق جامع علی کو اس کے ساتھ منضم کیا ہو اور شیخ ابن حجر عسقلانی اور اکثر علماء حدیث نے اس قول کو ترجیح دیا ہے اور ابن ابی جرہ کہ لکھا کہ لکھا مالکیہ سے فرمایا ہو کہ احتمال رکھے کہ میں یہ بقعہ شریف روضہ ہی ریاضِ جنت ہے ہو و کہ اس جگہ سے وارد دنیا میں پہونچا ہو گیا کہ شانِ مجر اسود اور مقامِ ابراہیم میں واقع ہے اور بعد از قیامت قیامت ہی بمقام صلی اور کو لجا وین ۱۱ نزول رحمت و استحقاقِ جنت لازم نہیں فضل و علوم مرتب اس مقام کو ہے اور حدیث میں آیا ہو کہ آنحضرت نے فرمایا کہ انہوں نے جنت کے کتنی دن قیامت کو اور استغفار کرتا ہوں نہیں پس کہتا ہو خازنِ جنت بکلامت ان لافتح لہ قبلک یعنی ساتھ میرے امر کیا گیا میں لکھو لو نہیں روضہ

واسطے کسی ایک کے پہنچنے اور جانے پر کہ ایک میں واسطے کسی کے ہونے اور یہ معنی حسن الذہن اور راز انجودہ ہی کے معنی ہو ورنہ حضرت سواہ
اور بر براق کی اور کسوت و خلعت دیا جاویں اور انفس ملحت سے۔ حدیث میں آیا ہے کہ شریکے جادین لوگ قیامت کو دن پس ہونین اور میری
است مقام بلند پر اور پناہ دی مجھے میرا پروردگار ملہ سزاور استادہ ہون غفرت اور پرستان کری کو سنیں کہ ہوتا وہاں کوئی ایسے مقام میں کہ شریکے جادین ایچہ
اولین و آخرین اور راز انجملہ یہ کہ دیا جاویں اور انفس ملحت سے۔ مجاہد نے کہ انہ تفسیر کے نام اور مقام محمود کے عبادس غفرت کا پر اور پر عرش کے اور
عبداللہ بن سلام سے منقول ہے جلوس اور پکری کی اور تفسیر فیادی میں کہا ہے کہ ایسا مقام کہ تعزین و سکی کرین جو کوئی وہاں نہ لڑا اور جو کوئی
اوسے پہنچا اور یہ مطلق ہے ہر تمام میں کہ تقسم ہے کہ است کو اور شہور یہ کہ وہ مقام شفاعت ہے کہ فی الموہب اور راز انجملہ یہ کہ دیا جاوے
غفرت کو لو احمد قیامت کو دن اور غفرت کو دن علیہ السلام اور اسوای اور انگر نیچے اوس لو اور ہو وین اور عطا کیا جاوے وسیلہ کا علیہ و علیہ پرشت میں

وہی مخصوص بخیرت ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ فرمایا انا سید ولد آدم یوم القیامت وانا اکرم الاولین والاخرین ویدی لوار الحمد ولا توما
من نبی یومئذ آدم من سواہ الا ہو تحت لوا کی نیچے میں ہون سید ولد آدم قیامت کو دن اور میں ہون کریم ترین پہلوں اور چھٹو کلا اور سیکہ ترین ہے
نشان ممد و نسیں خزا و نسیں کوئی نبی اور سید آدم اور غیر اسکے مگر دینیہ نشان سیر ہے اور راز انجودہ کہ مخصوص کیا آخرت کو حق تعالیٰ نے
ساتھ کو شریک کہ سلطان کرتے ہیں اور ہمیں دروہا قوت اور پانی اور کاہت شیرت شہد اور بہت سفید ہے و وہ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ سب
مستغیبر بن سے اور کوئی اور اسکے ستارہ سے زیادہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہر پیر کے لیے آخرت میں ایک عوض ہو و دی اور پیر کا فضل و حریت
اوسکے اور کوثر آخرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عظیم تر اور شریف تر ہے اور راز انجملہ وہی کہ جو خیر نیامیا مسبق کو نبی زوال عطا فرمائی حضرت علیہ السلام
والسلام کو بزوال ارنی کہا۔ ابراہیم خلیل السلام کو لا آخرتی یوم یبعثون یعنی رسوا کر مجھے دن بعثت کا اور حضرت کی شان اور اون کی
استحقاق میں فرمایا یوم لا ینجزی اللہ النبی والذین امنوا اللہ ینفی دن ہے کہ انہیں رسوا کرنا اللہ بنی کو اور جو کہ ایمان لائے اوسکے ساتھ آخر
تیک اور رسولی علی نبینا علیہ السلام کو مابشر علی صدری یعنی اب میرے کول میرے لیے سینہ پیر اور شامین غیر صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی فرمایا ہے الم بشرک لک صدرک یعنی کیا نہیں کہولا یعنی تیری لیے سینہ پیر اور ان میں سے یہ کہ حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کو بتمام محبت برگزیدہ کیا اور ابراہیم علیہ السلام کو بتمام خلعت اور بتمام محبت بالآخر تمام خلعت سے ہے کہ اول ذکر اور کا گذار اور آخر میں ہی
کلام اسکے بیان میں آویگا اور بعضے عارفین و علماء سے فرقی میں درمیان خلیل جو جب کہ یک کلام لطیف کہا ہے کہ خلیل خلعت سے ہے یعنی حق
اور ابراہیم علیہ السلام محتاج و مقہر تھا طرف خدا کی جہت سے اوسے خلیل پکارا اور حبیب فعل ہے یعنی فاعل یا مفعول پس حضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم من و حبیب میں اور من و حبیب کے بواسطہ غرض کیا اور بعض نے کہا ہے کہ خلیل کا فعل برضای حق ہوتا ہے اور فعل حبیب خدا کو شہودی

محبیب اور خلیل ماہر شہابی نہیں کہ ادا اسطے لقای محبوب کی جیسے کہ بوقت آن ملک الموت کو ابراہیم علیہ السلام پاس قبض روح کیلئے توفیق کیا ابراہیم علیہ السلام نے اور کسا پروردگار سے پوچھا جو اسکا حکم ہو بلا توفیق بجالا اور حضرت زفر یا اخترت الرفیق الاعلیٰ یعنی امتیا کیا مبنی رفیق اعلیٰ کو اور از محمد وہی کہ نماز نافلہ حضرت کے بیشک ادا فرما تو ثواب و سکابر ثواب سینا وہ نماز کی تمام اختلاف اور وکن کہ فرمایا میں صلی قاعہ افلا غفرت اجرا لقائم یعنی جو کوئی منیکد نماز پڑھے اوسکے لیے ثواب دیا بہ نسبت قائم کہ ہے اگرچہ ظاہر اس حدیث کا عام ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے ساتھ مخصوص ہیں اور سجدہ فصایں کے پیکر جیسا حضرت روبرو سے دیکھتے ویسا ہی پچھپے سے اور جیسا تاریکی میں دیکھتے ویسا ہی روشنی میں اور کلام اسکی تحقیق میں ذکر بفرشتہ ترین میں پہلے گذرا ہی یونہی ہے ہوا سب واثار النبوت میں اور راور از محمد یہی کہ جو کہ دنیا میں ہے زمانہ آدم تا نوح اولیٰ تک سب حضرت پر شکستہ ہو گیا کہ دیا تا سب اول تو آخر تک معلوم ہو دی اور حضرت نے ہی یاروں اپنی کو بعض احوال سے مطلع واکاہ فرمایا اور بعض صلحاء اہل فضل سے سنایا کہ بعض عارفوں نے ایک کتاب لکھی ہے اور اوس میں اثبات کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام علوم الہی تعلیم و معلوم کروا دیے تو ایک ہی مرتبہ اور یہ بات بظاہر مخالف بہت دلیلوں کی ہے تا قائل اوسکے نے کیا تصدیق کیا ہو واداعلم واصل فضائل وخصایں امت محمور محمدیہ ہی مشیما ہیں اور یہی رابع طرف فضائل آنحضرت کہ ہے کہ ایسی امت اور ایسی پیروں کہتے ہیں جیسے فضائل آنحضرت داخل امت میں ہیں کہ ایسا پیغمبر کہتے ہیں اور متبع اور مقتدی ساتھ ایسی ذات کاملہ صفات کو ہیں جانا چاہیے کہ جب پیدا کیا پروردگار تعالیٰ و تقدس نے اور ابرار و اطہار کیا عنقرطفین نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم عیان میں نہایت احکام وایقان کو ساتھ متوجہ وذا حہم ہوئی عنایت ربانہ ساتھ امت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لگے چہن و انس ساری امت حضرت کی ہیں بجمت خصوصیت و قابلیت کہ انکو علم ہو گیا اور دوسری جامی ظہور نکلیا اور فرمایا آیت کثرتم فی امت اخبرتم للناس یعنی تم سے تم بہترین امت نکالا گئے واسطے لوگوں کو اور یہ خطاب ہوا اسطے ساتھ اوائل اس امت کی ہو کہ اھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سابقان اور قربان و رگادہین اور ان صفات میں کہ امت تمام و ان المعروف و مشہور عن المنکر یعنی امر کرنے ہو تم ساتھ معروف کی اور منع کرنے ہو منکر سے و حقیقت سبب اور شرافت میں تمام و اکل و اسبق ہیں اور ساتھ فضل صحبت رسول مقبول اور شہادہ و جمال جہان اراہی حضرت اور اقتباس و استفادہ انوار واثار و انکے ہوا اسطے مخصوص ہیں واری طبع سے معلوم ہوا کہ اول اس امت کا فضل ہے مابعد اپنی سے کہ اس باب میں شائع سے ترتیب ہی واقع ہوئی ہے کہ فرمایا فی القرون قرنی الذین انانیم ثم الذین یلوئم ثم الذین یلوئم یعنی بہترین اہل زمانہ ہم زمانہ میرے ہیں کہ میں انہیں ہوں پیر و کردہ کہ متصل ہیں انکی ساتھ پیر و کردہ کہ پیر و کردہ ہیں ساتھ انکے مشہور ترین مرتبہ ہیں صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور ایک حدیث صحیح بخاری سے مرتبہ چوتھا ہی معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اتباع تبع کہتے ہیں ثم فی مشہور الکذب یعنی نیز ظاہر و آشکارا ہو گا جوٹ و دو مضبوط و بدین اور صدق و تقویٰ و یقین کہ اوائل میں تسانہا اور ایک

جماعت صحابہ سے ویکالیک لفظ پر بشارت حضرت شرف ہوئی اور ایمان لائے اور چلے گئے اور ساتھ کار و بار اپنے کی مشغول ہو کر اور ساتھ استعداد صحبت اور طول خدمت کی استفادہ اور استفادہ حاصل کیا جو لوگ ساتھ تفصیل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مطلق قائل ہیں کہ میں نے کسی کو ایسی کمال حاصل کر کے جو جب فضیلت ہیں بعد پیسے اور معلوم نہیں ہوتا کہ مقصود اس طائفہ کا کیا ہو اگرچہ اسے ہیں کہ بکثرت رویت و شہادت حضرت تمام کمالات حاصل ہوئی ہیں جیسا کہ تاخرین کہتے ہیں یہ محل توقف ہوا و مستلزم عدم تضاد و تفاوت کو ہے و بیان صحابہ کا اور خلاف واقع ہے۔ یا چاہتے ہیں کہ وہی رویت و شہادت حضرت فضیلت ہو کہ مکمل و تمام ہر سب فضائل و کمالات ہو کر کوئی فضیلت اس کے ساتھ برابری نہیں کرتی اور حاصل کلام صحابہ من حیث الصحبہ اگرچہ بدت قلیل اس کی ہوا فضل ہیں من و لای اپنے سے اور جماعہ اصحابین اطلاق اہم صحبت کا یہی مخصوص کرتے ہیں ساتھ جماعہ اولی کا اور یہ خلاف مذہب محمدین کہ ہے کہ صحبت میں ساتھ رویت و ملاقات کیا کہ انکار کرتے ہیں اور پہلے ہی تو لایا اس باب میں مذکور ہوا ہے اور چاہیے کہ بعد ہی تقریب مذکور ہوا اور فضائل و خصائص اس کے علی الاطلاق بشمار ہیں اور اخبار و آثار و امین بہت وارد ہے بڑا دن سب فضائل میں ہونی امت محمدین جیسے کہ حضرت علی علیہ السلام خاتم الانبیاء اور جامع فضائل و کمالات جیسے انبیاء کین اور کارم خلق و حامد صفات حضرت پر منتہی ہوئی امت انبیاء خاتم الامم ہے اور خصوصاً اس کے ساتھ کمال دین اور تمام نعمت کے کہ بیوم کملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی سیفے آج کے دن کامل کیا میں نے تمہاری لیے دین تمہارا اور تمام کمین تمہارے میں امت کی کتب سابقہ میں مذکور ہیں جیسے ذکر ان کے پیغمبر اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کر آیا حضرت علی علیہ السلام و آلہ وسلم کہ ما موی علیہ السلام فرمایا کہ ایک کوئی ہے استون میں گرامی تراست میری سے کہہ دے کیا تو را و پر ساتھ تمام کمالات و نازل کیا اور پھر من و سلوی پس فرمایا خدا تعالیٰ فرمایا جو میں نہیں جانتا تو کہ کہ فضل ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سبب تون پر ساتھ فضل میرے سبب مخلوقات پر کہ ما موی فرمایا کہ کما مجھے وہ است کہ نہ کہیں کا تو نہ بین لیکن سنو تا ہوں تجھے کلام اور نگاہ پس نہ کی حق تعالیٰ انہیں پس جواب دیا سبب سبب آواز لبیک اللہ لبیک اور حالانکہ وہ معلاب آیا اور اہام اسات میں سے ہیں فرمایا انہی سبب انہی صلواتی علیا و مجھے سبقت غفقی غفوی سبق عذاب یعنی درود حجت میری تم پر اور حجت میری فی سبقت کی میرے غضب پر اور غفوی میرے فی پیش کی میرے عذاب پر اور جو کوئی پاؤں مجھے اس حالت میں کہ گوہی دیتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بخشا ہوں میں گناہ اس کے فرمایا حضرت پس چاہتی شجاعت نے کہ منت رکھو مجھ پر اس نعمت کی ساتھ کہ ما واکنت بجانب الطور اذ نادینہ یعنی نہ ندا تو امی محمد یعنی نہ ندا عنہری میں وقتے کہ نہ کیا ہوتی ہر امت کو تا سنو امین ہم موی کو کلام و نگار وایت کیا اس حدیث کو قنادہ فی اور زیادہ کہ یہ کہ ما موی علیہ السلام فرمایا کہ کیا عجیب نیک ہو اذانت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے دوبارہ سنو اور ابو نعیم فرماتے ہیں اس سے روایت کیا اور کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہی نازل کی حق تعالیٰ فرمایا پیغمبر اس پر کہ جو کوئی مجھے پادے اس حال میں کہ منکر ہے ساتھ محمد کے لا انہیں اس سے آتش دوزخ میں

کہا سوئی زیار بامحمد کون ہے خدا تعالیٰ نے کہا اُمّہ و شخص ہم کہ پیدا نہیں کیا مگر کسی پیدا نہیں کو کوئی تیرا پختہ ہو گیا اس سے کہا ہوتی نام و کما اپنی نام کے ساتھ عرض پر پہلے اس کے پیدا کر دینے آسمان و زمین اور جنت حرام ہے تمام خلق پر جب تک آدین حضرت اور انکی امت پس اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امت حضرت کو بہریت حضرت پہلے اور انبیاء سے بہشت میں لا دین اور کیا محجب کہ جو عمان غزیر ہے ایک طغیانی ہی عزیہ ہویں۔ مگر وہ کہ امر او خلق سے غیور نہ ہو وین اگر کہ کہا ہے جمیع خلق ہی پر یہ کہ امت فاضلہ انبیاء سے ہو و یہ برابر ساتھ او کو پس عا شا و کلا اس واسطے کہ کوئی ولی مرتبہ نبی کو نہیں پہنچتا کہ اسوسی ذرا و کون لوگوں میں امت محمد اور کیا ہمین صفات او کی پس ذکر کیا حق تعالیٰ نے صفات او کی کالپس کہ مائوسی ذرا و خداوند مجھے نبی او اس امت کا گردان فرمایا خدا تعالیٰ نے نبی او اس امت کا و انہیں کی جنس سے ہو گا پس کہ مائوسی ذرا و خداوند اگر ان مجھے امت او س نبی کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ وضو ہی خاصا اہل امت ہے نسبت بام سالفہ اگر چہ او کے پیغمبر کو یہ صفت حاصل تھی اور استدلال کیا اس پر ساتھ اس حدیث کو ان امتی بدینوں یوم تعمیر غیر جمعیں میں آثار الوضوء یعنی امت میری بکاری جاوگی دن قیامت کے سفید و سفید دست و پانشتانیوں و نمو سے کہ بیخرا وضو مخصوص ساتھ او کے ہوا و رفسع الباری میں قصہ سارا میں ساتھ اس قمار کے کہ کپڑا او سے نظم و تعدی کہا ہو کہ جب چاہا اس کا ذرا قربت بسا۔ سارا او مٹی اور وضو کیا اور غانا و اکی اور ایک روایت مسلم میں ابو ہریرہ سے آیا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سچا ہی کہ انہیں غیر تمہارے کو اور زناہر حدیث احمد سے بھی کہ مشکوٰۃ میں سچ کتاب الطہارت کی لایا ہے۔ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور مجموعہ صلوٰۃ و جمیع خصوصیات اس امت سے ہے کہ امت سابقہ میں چار نمازین تھیں سو اعدائے ان کے پیغمبر ہمارے اول گذارندہ عشا سے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا تاخیر کرو نماز عشا کی اس واسطے کہ تمہیں تفصیل عطا ہوئی ہے ساتھ اس نماز کو ستر نم پر او زمین ادا کیا اس نماز کو کہیں پہلے سے اور اذان و اقامت ہی خصوصیات اس امت سے ہے اور سبیلہ ہی کسی امت پر نازل نہیں ہوئی پہلے اس سے مگر سلیمان علیہ السلام پر او زمین کو خصوصیات امت محمدیہ رکھا ہے اور حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا یہود و مسیح و نصاریٰ و مجوسیٰ و کفار و منافقین نے اپنی امت پر جو رکوع نماز میں لیا تو او پر ہمارے کسی غیر چچا کہ مسیح لیا تو میں او پر مجوس کے اور پائین کیا مگر خدا تعالیٰ نے او پر کئے امین کہ پیچھے امام کر او رخصائیں اس امت سے ہر رکوع نماز میں۔ روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا پہلے وہ نماز رکوع کیا بنے و میں نماز عصر تھی پس کہا بنے یا رسول اللہ کیا یہ رکوع کہہ رکھیں کیا تم نے اور رکعے دن کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ساتھ اس کے امر کیا میں اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ او اکل ہمارے دین میں ہی رکوع نہ تاجیہ ان نماز یہود و نصاریٰ میں تاجیہ اوس مکہ ہوا اور واقع میں انتقال قیام سے ہر رکوع اور رکوع سے سجود اور تدرج او میں داخل ہے حدوٹ حضور اور وجود شیعہ میں ولیکن اس جگہ اشکال لانہم آتا ہے کہ قول حق سبحانہ تعالیٰ یا مریم اقمی لربک احمدی و اقمی لربک عین یعنی امی مریم توفیق کہ اپنے رب کہے اور سمجھ کر اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنیو الوکے ولالت رکھتا ہے او پر وجود رکوع کے اہم سابقہ میں اور کہتے ہیں کہ امر و توفیق و امت طاعت ہے اور

یعنی طاعت و قیام و شایع ہی متعلی ہے اور نہ خاص ہی امت سے وہ جو کہ معصوم و مکی نماز و قاتلین میں امتہ معصومہ طاکر کی ہیں قدر و منزلت اور توبہ و رگاہ میں اور نہ خاص ہی امت سے تفتیہ سلام اور جود اور ساعت جمعہ کی جو چیز اس ساعت میں حق تعالیٰ سے پامین حاصل ہووے۔ اور اس مقام میں اتوال میں توبہ جیسا کہ شرح سفر سعادت میں وہ اتوال باطنی مستقول میں اور صحیح ترین و نہیں سے دو قول میں کہ وہ ساعت بعد از خروج امام بنے خطبہ کے لیے دفع نماز تک اور قول دوسرا اس ساعت میں روز جمعہ سے اور زانچہ لیرے کہ اول شب رمضان سے کہ ہوتی ہے نظر کیا ہی نہیں جانے طوفان کوئے تفرعنایت اور جو شخص کہ نظر کوئے خدا تعالیٰ طرف اس کے نظر عنایت عذاب مکرے اس کے کہی اور زینت دیتا ہے اور آراستہ کرتا ہے بہشت کو اس میں زمین اور کرتا ہے بوی غم صائم خوشبو اپنے تئریک بوی مشک سے اور استفاد کرتے ہیں واسطے سائین کہ لاکہ شب بوقت فطار اور میہ شب رمضان سے ہوتی ہے بختا ہی سب وزہ دار و نکو اور دی گین اس امت کو شہ رمضان میں یا غیغ غلغلین کہ نہیں ہی گین امت کسی بھیجو اور بند و زندان میں کی جاتے ہیں مرد و مشا طین اور زانچہ استجاب محورا و تعبیل افکار و اربابت اکل و شرب جماعت میں کہ ماجا کر و حرام تمام اون لوگوں پر کہ پہلے سے تہ بعد از خواب اور ایسا ہی پیری ابتدا اسلام میں بعد از ان نسخ ہوا اور زانچہ شب قدر ہی اور روایات میں آیا ہے کہ نبی اسراکیل میں ایک مرد تھا کہ ہر مہینہ راہ خدا میں لڑا تھا اور سلاح بدن سے نکھوڑتے۔ صحابہ و کما کسے طاقت ہی ہم میں سے کہ ایسا کرکے پس نازل ہوئی سورہ تھ کہ شرب بہتر از راہ ہے کہ اور قیام اس ایک لک میں خاص کر صا د سے ہی راہ خدا میں ہزار بیٹے باقی کلام تحقیق اس مقام میں اپنے محل میں آویجا اور اعتقاد کیا ہے کہ عصیام رمضان تھا اقصیٰ امت سے ہی امام سابقہ ہی شریک اس خطاب میں ہیں اور آیت کریمہ کتب علیکم الصیام لاکتب علی الذین من قبکم یعنی فرض کیا گیا تمبر و زہ جبکہ فرض کیا گیا اور اون لوگوں کے کہ پہلے تم سے تھے کہ کم اور عصیام ماہ رمضان میں ظاہر یہ ہے کہ امام القیر ہی مکتوب نبی اور ابن ابی حاتم زان عمر سے مروی روایت کیا ہے کہ عصیام رمضان امام سابقہ پر مکتوب تھے جبکہ پیر اور اسناد ابن حنیث میں ایک مروی ہے اور اگر گین ہم کہم و مطلق صیام میں نہ قرار و وقت اونجا میں تشبیہ واقع اور مطلق صوم کہ ہے اور قول مجبوری ہے اور نہ خاص اس امت سے استرجاع اوکا ہے وقت مصیبت کہ مستوجب و مستجاب معلوہ و رحمت ہی پروردگار تعالیٰ سے اور سیب امتداد کا ہے خاص اوکو اور سعید بن حیر سے روایت ہے کہ لاکہ تحقیق و یاکا ہے اس امت کو نزدیک مصیبت کو کہ کنین و یاکا انبیا کو ماندا اسکے اور وہ قول آیت انا وانا لیسیرنا جوں یعنی نزدیک مصیبت کہ اور اگر و یاکا انبیا کو دیا جاتا بقیوب علیہ السلام کو وقتی کہ لاکہ یا اس علی علی یوسف اور بدرستی کہ یعقوب و یوسف و یوسف و یوسف استعان اور یہ معنی استرجاع ہے اور قول یعقوب یا علی یوسف نانی اوکا نہیں اور زانچہ وہ ہی کہ خدا تعالیٰ فرما دیا اس امت سے اس وقت و انتظار کہ امام بقیر اور پرتما مثل تعین نصاب محمد و خطا میں اور قطعہ اعضا خا طیر و قطعہ موضع نجاست اور مار ناقص کا توبہ میں اور توبہ ہی اسرا لاکہ کرتے تیرہ رات میں اور کما پانی تھے صبح کو پوگر کہ درخانہ پر لکھا ہے اس گماہ کا یہ کہ کمالی تود و لو گین ہی پس کمال ڈالتے اور مردی

عجائب القصص جلد دوم

عجائب القصص جلد دوم

عجائب القصص جلد دوم

ابن عباس سے کہنا جو کچھ کہتا اور پیغمبر اسرائیل کے مشن اور حکارہ کے اوتار اتنی اعلیٰ اس امت سے اور انہماک
یہ ہے کہ خدا تینا نے رفع کیا ہے اس امت سے موافقہ و خطا و نسیان اور جس چیز پر اگرہ کیا جاوے اور حدیث نفس کے
غماور و سو سو کہیں اور تہنہ بنی اسرائیل کو نہ یا نیا خطا نہ کب کسی چیز کو تو اس وقت عقوبت اس گناہ کی اون پر ہوتی اور پانچا دہ اس گناہ کے
طعام و شراب اور تحقیق مزیایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ تعالیٰ رفع عن امتی الخطا و النسیان و ما استکبروا علیہ یعنی بدستیکار و گناہ
اللہ تعالیٰ امت میرے خطا اور غراموشی اور وہ چیز پر اگرہ کیا جاوے اس پر روایت کیا اسے احمداور ابن عباس اور حاکم اور ابن ماجہ و اور
نصائک کا دل اس امت سے وہ ہر شریعت انکی اکمل ہے جمیع شرائع مقدسہ سے اور یہ ظاہر و واضح ہے محتاج بیان نہیں اور چونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوچت ہیں واسطے پورا کرنے حکام و محافل و فعال کو لازم دین اور شریعت کو مکی تمام اکمل ادیان و شرائع ہو سے اور
یہ شریعت غرض جامع ہے میان جلال و جمال و قہر و لطف غایت درتوسط و اعتدال میں نظر بشریت موسیٰ علیہ السلام کرنا چاہیے کہ کیا مخالفین شرافت
اور عین توفیق نفوس و تحریک طیبات و تحسین عقوبات و تحسین اغلال و بارگناہان اور انہماک آثار قہر و جلال اور نئے موسیٰ علیہ السلام اعظم و بلند
خلق اللہ بیت و غضب و لطیف میں کفایت اللہ و کبریٰ و دیکہ دے سکتی تھی۔ لائی میں کہ جس نے موسیٰ علیہ السلام شرف و تکلم و تجلی مخصوص
ہوئی بقرع روی مبارک پر رکھتے تھے تا اب قہر و جلال انکے سے لوگ تیار بنوں اور نفوس انکی امت کی یہ شدید و غلیظ و معوج کسوا
تخالف غلیظ اور احکام شدیدہ اصلاح و استقامت نہیں قبول کرتے جس کی توفیق تعالیٰ فرماتا ہے **آیت** ثم قسمت قلوبکم من بعد ذلك فی کما جاز
اور شدت قسوت یعنی سخت ہو گئے دل تمہاری اس سے پیچھے ہیں وہ دل مانند سنگ کی ہیں یا سخت تر سختی میں اور تھے علیہ السلام منظر صرف
جمال و لطف و احسان جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام منظر جمال و قہر و سطوت لیکن ہماری پیچیدگیاں اللہ علیہ منظر کمال اور جامع میان جلال
و جمال تھے قوت عدل و شدت ولین و رافت و رحمت میں اور شریعت انکی اکمل شرائع اور امت انکی اکمل امت اور احوال انکی اکمل
احوال اور مقامات انکے ارفع مقامات اور اسیر اسے آیا ہے کہ شریعت حضرت غایت درتوسط و اعتدال اور نہایت جامعیت و کمال میں
کبھی وارد ہوا الزام و ایجاب اور کبھی غلبہ و استحباب موضع شدت میں شدید اور جای نسبت میں نرم کسی جگہ شمشیر و زور کہیں عطا کرتے
کبھی عدل کرتے اور کبھی فضل اور کی وقت **آیت** جزا الیہ سید شامی نے بلا بیکاری ہے مثل اس کے کرتے اور یہ عدل ہے اور گاہے
آیت فمن عفی واصلح فاجز اللہ یعنی پس جسے بخشا اور اصلاح کیا پس اور اسکا اوپر خدا کو ہے اور یہ فضل ہے **آیت** انہ لا یحب
الظالمین یعنی بدستی حق تعالیٰ نہیں بخش ظالم کو تحریم ظلم ہے **آیت** وان جانتهم فاعقبوا ثقلی ما هو قہر ہم یعنی اور اگر عذاب کرو تم پس
عذاب کرو مانند اس کے کہ عذاب کیے گئے تم ساتھ اس کے یہی ایجاب عدل اور یہی تحریم ظلم ہے **آیت** ولئن لم یفزعنا لہ فیہ من یفزعنا

ہر ایک کو صبر کرنا ہوتا ہے واسطے صبر کرنے والوں کے قیاس ہے اور فضل کے اور خصائص اس امت سے وہ ہیں کہ مجتمع نہیں ہوتی اور یہ خصال اللہ کی اور یہ حدیث مشہور ہے ہر ایک کو صبر کرنا ہوتا ہے واسطے اس کے میں شواہد عذیبہ اور حدیث میں آیا ہے کہ سوال کیا گیا نبی پر وہ درکار اپنے سے کہ جمع نہ ہو سکے میری امت کو چھوڑ کر ہی کہ پس سوال میرا مجھے دیا اور یہ دلیل ہے اور حجت اجماع اور اجماع محبت ہی اور اختلاف اور محبت اور اختلاف اور سابقہ کا عذاب تھا اور حدیث میں آیا ہے اختلاف اصحابی کلمہ معنی اختلاف میرے اصحاب کا تمہاری لیے رحمت ہوا اور شمول اس لفظ کے ساتھ ہے کہ اختلاف امتی رحمت اور بعض اس حدیث سے اختلاف امت صرف و صناعات میں مراد کہا ہے کہ موجب تہمید و تسبیح اور دنیا اور نظام کارخانہ مصیبت کا جو صیقل اختلاف علی کا مسائل فقہیہ میں سبب تفریق و تفرق اور میں مراد کہ ہے اور خصائص اس امت مزہور سے وہی کہ طامون شہادت و رحمت ہوا اس امت کے لیے اور اور اہم چر عذاب تھا جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے الطامون شہادت لامتی و رحمت و رحمت علی الطامون یعنی وابستہ موت ہو واسطے امت میرے اور رحمت ہی ان کے لیے اور عذاب ہو اور کافر کے اور فرار اس کے بیچ حکم قرار کر دینا جس کی حدیث ما بشرفہ اور جابر بن ابی ہریرہ شکیک مصیبت اور گناہ کبیرہ ہی اور خصائص اس امت سے ہے کہ نزدیک گواہی و شخص کو انہیں سے کسی بندہ کیے حق میں تعبیر واجب ہوتی ہو واسطے اس بندہ کیے جنت اور انہم سابقہ میں فقہیہ گواہی دینے میں موافقی اور حدیث میں آیا ہے میں نے انہیں علیہ بخیر و محبت لہ انجنتہ و میں انہیں علیہ شرف و محبت لہ انار یعنی جس کو ثنا کر و تم ساتھ خیر کے واجب ہوئی اور اسکے لیے جنت اور جس کو ثنا کر و تم ساتھ بد کے واجب ہوئی اور اسکے لیے آتش و دوزخ اور کہا گیا ہے کہ ستر شہادت اہل عدالت و صدق کی ہے کہ تو امیرش غرض اور کذب کہ ہو دے اور خصائص اس امت سے ہے کہ عین الکی اقرار و اعمال ان کے اقل نسبت باہم سابقہ کو اور اجماع اکثر اور وافر میا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت فرمایا کہ دوستان تمہاری اور دوستان اوٹلی کہ پہلے تم سے میوہ و نصاریٰ سے مانند دوستان اوٹلی شخص کے ہے کہ لیے تین ایک صبح سے چشین تک اور ایک چشین سے عورت تک اور ایک عصر سے شام تک اور واسطے ہر ایک کا ایک درہم جنت مقرر کی جب وقت دینی ضروری کا ہو اور دور کر ہی ہوے کہ کوئی نہ لہو او ہو دے کہ کام ہماری شہادت اور ضروری ہر ایک اس شخص کو کہ انہیں جو شرط اور دنیا تمہیں کیا تھا اور باقی میرا فضل ہو جسے چاہوں دوں اول مثال میوہ و دوستانی مثال نصاریٰ اور ثالث مثال اس امت مرحومہ کی ہے اور جملہ خصائص اس امت سے وہ ہے کہ دیو گئے ہیں یہ استثناء کہ ساتھ اس کے سلسلہ عادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باقی ہے اور دور قیامت تک ایسا ہی باقی رہیگا اور یہ خصوصیت خاصہ اور کثرت سینہ کہ اگر اہم کیا حق تعالیٰ نو اس کے ساتھ اس امت کو اور شرف و تفضیل دی انہیں اس کے ساتھ کسی ایک کو اہم سابقہ سے نہیں دیا اور تنہی صغیری انبیاء کو اس کے ہاتھ نہیں اور غلط کیا اس کے ساتھ اپنی اخبار کو کہ لیا ہے اس سے تفرقات سے انہیں اس کے پاس تہن و تفرقہ درمیان تواریت و انجیل کے اور درمیان اس خیر کے کہ لائق کیا اخبار سے اور اس امت خاصہ شرفیہ و اخلاقیہ احادیث کو ثقات سے کہ معروف

و شہسود تھے انچیز مانعین ساتھ صدق و امانت کی اور اونہوں کی اور ونسے نامتی ہوا سلسلہ حضرت تک اور بحث و تفتیش حاصل کی تا پہچانا نقطہ و
اضبط کو مرتبہ میں اور تیز و تفرقہ کیا انہیں کہ طول تھے مصاحبت و محاسن او کی ساتھ شیخ انچہ کے اوس شخص سے کہ تصدیق و قلیل ہی صحبت
او کی اور لکھا احادیث کو بطریق متعارفہ و ضبط کیے حروف و کلمات او کے غلط و خطا و زلل و خلل سے اور تہذیب و تنقیح کیا خصوصاً اصحاب
صحاح کی عمرہ انہیں سے بخاری اور مسلم میں کہ نیز بن کمان جلالت و عدالت کہ میں۔ ابو حاتم رازی کو کہا ہے کہ نہ تھا کسی امت میں اہم سابقہ سے
نظام پیدائش آدم علیہ السلام سے علی اور امتیں کہ لکھا کہ میں آثار رسولوں انچہ کو مگر اس امت مرحومہ میں اور معرفت تو تاریخ و انساب ہی نہ انصر
اس امت سے ہر کتہ میں کہ احادیث ترین صحابہ عظمیٰ انساب بوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لای میں کہ بہت
کہ تھے ساتھ التزام و زحمت و اوین شعور و لغات عرب کی واسطے معرفت و جوہر نفیر قرآن اور اس کے اعلا و اور جملہ فصایں سے یہ ہے

کہ امت مخصوص و فوق ہوئی ساتھ تصنیف کتابوں کے اور ایس کام میں مصداق حدیث کہ میں لایزال طائفہ شہر ظاہر علی الحق متی یا بی امر
العد و مجاہدین فی سبیل اللہ و تمسکین بسنت رسول اللہ یعنی ہمیشہ انہیں سے ہوگی ایک جماعت مدد کار و درحق کہ کیا سنگ کہ اوی حکم خدا کا اور
لڑنیو اور راہ خدایں اور جنگل ماریو اساتہ سنت رسول خدا کی اور قرن اول اور مبادی قرن ثانی تک قاعدہ تصنیف و میان نہایت اگر چہ کتابت
علم و جمع احادیث نہ او پر و در تصنیف و ترتیب کو موجود تھا لیکن یہ نہ حاجت و تہذیب و تنقیح اور وضع و اصطلاح اور تدوین معلوم اور تعیین موضوع
اور مسائل مسلوک نہ تھا بعد از ان اس قدر ہوا کہ حدود و محصر سے باہر آیا کہ جو علم علام انہیو کے احاطہ او مکانہ میں کر سکتا اور نہ فصائل امت محمدیہ
وجود و مطالب و اوتاد و غیبا و ابدال کا ہے انہیں بہ حدیث مرفوعہ میں انس سے آیا ہو کہ ابدال چالیس مرد و زن ہیں جب مرتا ہے ایک دن مرد
یا زن سے پیدا کرتا ہے حق تعالیٰ بدل او کا مرد یا زن و دوسرا اور مرد و عورت کیا ہے طرانی نہ ساتھ اس نقطہ کی کہ خالی نہیں ہوتی زمین چالیس مرد
مانند طیل الرحمن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ ساتھ او کے قائم ہے زمین اور ساتھ برکت او کی سیلاب ہو تو زمین لوگ نہیں مرنے ایک کوئی او میں
مگر وہ کہ بدل کرتا ہے اللہ تعالیٰ او کی جگہ دوسرے کو اور تسمیہ بابدال اسی جہت سے ہوا اور بعض شایخ نظام کو کہا ہے کہ اس کیو ابدال کتب میں
کہ صفات ذمیرہ او کی سبیل بعض صفات حمیدہ گئی ہیں اور شیعہ ہوئی ہیں صفات بشریت سے اور مرد ہونی انکے سے مانند طیل الرحمن کے
ہونا او کا ہے ہر ایک صفت کو صفات کمال سے کہ جن صفات ہی شریک ساتھ اس علیہ السلام کے اور یہی معنی ہیں قول او اس قوم کے
کہ کہتے ہیں کہ ہر ولی او پر قدم نبی کے ہے نیشن نبی کے جمیع صفات میں حاشا اور ابن عدی نے کامل میں بیان کیا ہے کہ بائیں ان
چالیس شام میں ہوتے ہیں اور اٹھارہ عراق میں اور جب مرالی ہو گا کہ سب مقبوض ہو دیں قائم ہو وے قیامت اور اسیر موی نیز
انہم کے سند میں اور ابو نعیم حلیہ بن عمر سے مرفوعا گایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اخبار میری امت کے

پس فتویٰ دیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ کو کہ جاوے اوہ کی طرف سے اور تفسیرین سے بعض نے کہا ہے کہ اگر انسان سے وان کیس
 لافان الامام سی بین ابو جہل ہے اور بعض نے کہا اور ایمان اس جگہ می ہے نہایت اور بعض نے کہا ہے کہ عقبہ بن ابی عقیل اور بعض نے
 کہا ولید بن خیرہ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ اخبار ہے شریعین قبلہ سے اور دلائل کیا ہے ہماری شریعت کو کہ ان کو سعی اوہ کی اور اسکے
 غیر کی دونوں ہیں اور صاحب کشف نے کہا ہے کہ سعی غیر کی نہ نافع نہیں یعنی نفس اپنی کے ساتھ ہو نہ اسکے مومن صدق پس ساتھ
 میں اعتبار کے ہووے سعی غیر کی بیج حکم سعی نفس کے واسطے ہو نہ اسکے تابع اور قائم مقام۔ اور یہی سعی غیر نافع نہیں ہے تنہا وہ عمل کرے واسطے
 نفس اپنے کے ویکس جویت کی غیر کے لیے موافق شریعت کے وکیل اور قائم مقام اور قائم مقام ہو انتہی۔ اس طرح سے مواہب و دلائل و آثار انبوت
 اور تحقیق اختلاف کیا ہے علماء نے بیج ثواب قرات قرآن کے کیا ہو چننا ہے میت کو یا نہیں اگر اس پر میں کہ نہیں اور مشہور مذہب
 شافعی اور مالک اور جامع حنفیہ سے یہ ہے اور اکثر شافعیہ اور حنفیہ کہ پوچھا ہے اور ساتھ اس کے قائل ہیں امام محمد بن حنبل بلکہ قول امام احمد
 وہ ہے کہ میت کو ثواب پہنچا صدقہ اور نماز اور حج و عمرات و قرات قرآن و ذکر وغیرہ لکھ پوچھا ہے لیکن کہا ہے کہ قرات قرآن قبر کا اوپر برکت ہے
 اور نہ کر کیا ہے شیخ شمس الدین قسطلانی نے کہ صحیح وصول ثواب قرات ہے قریب و اجنبی و ارث و غیر ارث سے جیسک نافع ہے صدقہ اور دعا و استغفار
 باجماع اور امام عبد اللہ یا فی رحمۃ اللہ علیہ نے متکلمہ دفعۃ لریاحین میں ذکر کیا ہے کہ شیخ غزالدین ابن عبد السلام کو خواب میں دیکھا کہ کہتے ہیں کہ ہم حکم
 کرتے تھے دنیا میں ثواب قرات میت کو نہیں پہنچتا اب معلوم ہوا کہ پوچھا ہے پڑھو اور ثواب لکھا پوچھا و اور فتویٰ دیا ہے قاضی حسین کہ استیجاز اسطے
 قرات قرآن کو قبری جائز ہے جیسک استیجاز قرآن و تعلیم قرآن کریم۔ اور چاہیے کہ دعا کرے میت کو لیے بعد از قرات اسوا سطلے کہ لاحق ہونی ہو پوچھا
 بعد از قرات بلجاہت اور اگر ہے از روی برکت کر اور ذکر کرنا ہے شیخ عبد اللہ رحمہ اللہ نے اگر نیت کرے قاری ساتھ قرات اپنی کہ گوہر و ثواب لکھا
 واسطے میت کو نہیں پہنچتا اسوا سطلے اگر نیت کرنا پیش از تلاوت قرآن عبادت بدن پس غیر سے نافع نہیں ہوتی لیکن اول پڑھا بعد ازاں کہاد جو
 اسے حاصل ہوا ہے اگر سے واسطے میت کو اور یہ دعا ہے حصول اوس جس کے فاعل میت کو نفع کرنا ہے میت کو اور رکنا ہے کہ موضع قرآن موضع
 برکت ہے اور نزول رحمت ہے اور میت بیج حکم زندہ حاضر کے ہے پس امید رکھا جاتا ہے اس کے لیے نزول رحمت اور حصول برکت وقتی کہ بیجہ قاری
 ثواب اس کے لیے اور ذکر کیا ہے صاحب عدہ ذرا بابرہ لایا چشمہ یا کوہ اکنون یا اللہ یا دعوت یا وقف کیا مصحف حال حیات پانی میں یا کہیں یہ باتیں
 غیر اس کے بعد از موت اوہ کی پوچھا ہے ثواب و سکامیت کو جیسا کہ وارد ہوا ہے خبر میں اور مخصوص نہیں حکم وقف مصحف کا بلکہ طبع ساتھ اس کے
 ہر وقت اور یہ قیاس تقاضا کرتا ہے جواز اضطرر میت سے اسوا سطلے کہ وہ ایک نفع صدقہ سے ہے لیکن نہایت میں کہ اس کے کہ جائز نہیں
 اضطرر سے بدون اذن و امر اس کے اور لیسای میت سے مگر اس حال میں کہ وصیت کیا ہو ساتھ اس کے اور تحقیق روایت کیا گیا ہے

اور سور علیٰ رماہ قنابین و ابتلاع دین بعد از تشریف و قتل و کھلین اس پر تفریق میں اور ستوار دین اور سکے ساتھ احادیث صحیحہ اور اخبار مرکیہ اور بعض
یہ کہتے ہیں کہ بروح تمام نام میں اور ایک مباحثہ اور سپر ہے کہ قضیہ تعدد تھا ایک وقت میں بیداری میں عید اور اوقات دیگر میں بنام و بروح بعض
کلمین تھا اور بعض مدینہ میں اور یہ باوجود اس کے سب اتفاق رکھتے ہیں کہ روایاتی انبیاء میں ہے کہ ان میں شبہ کو ان میں اور بیداری ہے دل اور ان کا
ان میں اور پوسیدہ پر چشم اوکلی مجبیا کہ پوشیدہ ہوتی ہے چشم وقت حضور و مراقبہ میں تا شاغل ہووے کوئی چیز محسوسات سے اور قاضی ابوکریم نے
کہا کہ وقوع اس کا نام میں واسطے طویلہ و تریسہ کہ تھامیجے کہ ابتدائی نبوت میں روایاتی صادقہ دیکھتے تھے تا سمل و آسان ہوا و پیر و طمان آفل ہی کا
کہ ایک اثر غلبہ ہے اور حاجز میں اسے قویٰ بشیرہ اسبواسطے مراح اول منام میں واقع ہوئی تا قوت و استعداد معمول و سکھائیاری میں حاصل ہووے
بلکہ بعض قائلین اس قول کو کہ ہے کہ وقوع اس کا نام میں پیش از نبوت تھا و اللہ اعلم اور بعض حاضریں نے کہا ہے کہ انحضرت کی اسرار و حاجیہ بدست
اور بعضوں نے فرمایا کہ میں ایک انیس سے عیسٰی تھا و نقطہ میں اور باقی روح منام میں اور ایک قوم کہتی ہے کہ سری مسیحا میں سے مسیح
اقصی تک عیسٰی بیداری میں تھا اور مراح وہاں سے سموات تک بروح منام اور تحقیق شیخ عبدالحق محدث دہلوی تجاری کی مراح النبوت میں یہ ہے
کہ انشاء حق تعالیٰ سبحانہ لہرہ سن آئینا مراح ہے یعنی مسیح اقصیٰ کیلئے پھر وہاں سے سموات لیا کر آیات و کما کی اس واسطے کہ ارادت آیات و ظہور نبوت
کر آیات و معجزات سموات میں تھا و مفسور مسیح اقصیٰ میں اور لیجانا مسیح اقصیٰ میں سدا و کا ہے اس واسطے ذکر کیا مسیح اقصیٰ کو اور واقع میں اگر مراح
منام میں ہوتی استبعاد کرتے اسے کھار اور فتنہ میں نہ پڑتی معنفا اور روئین اور ربی وقوع ان سب وقایع اور تضحایا کا خارج حصہ اور احصاء غیر تجارت
ہے نوم میں اور ربی اسری نوم میں الملاق نہیں کرتے اور جب اسری نقطہ میں ہوا مراح کہ چھپاؤس واقع ہوئی ہی بیداری میں ہووے اور کوئی دلیل
نہیں ہے بنام پر چھپاؤس سے اور شبہ قائلین کا بوقوع مراح منام میں کی خبر میں ایک قول حق سبحانہ تعالیٰ آیت و ما جعلنا الروی استے
اورینا کہ لا فتنۃ للناس شیئا و رنگ و نا بخنے خواب وہ خواب کہ کھلایا بخنے نخبہ گرا زمالیش کو گوئے جیسے کہ بعض مفسرین نے اس کو مکمل اوہ قضیہ
مراح کے کیا ہے اور رویا نام رویت کا نام میں ہے اور خواب و سکادہ ہے کہ یہ رویا معمول اور رویا قضیہ عیسٰی بارویا واقعہ بارہے
اور کہہ سہ کر دیا یعنی رویت بصر ہے آیا ہے اور استشمار و استہین ساتھ قول حق کے کہ اس ہے مراح و رویا کہ اعلیٰ فی العیون من الغصص
یعنی اور رویت اور دیکھنا تیرا شیریں تر ہے کہوں میں چشم پوشی سے بعضوں نے کہا ہے کہ تنصیب برویا مجتہد وقوع اس کے رات میں ہے اور وہ
کہ حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا فاستیقظت اس جگہ ہی دلیل اوپر ہونے اسری و مراح کے منام میں نہیں ہے صبیحہ وقوع ہوا ہے ثم استیقظت
و انافی المسیٰ احرام منی ہو گیا میں بیدار حالانکہ میں مسیح و ام میں تھا اور محققین نے کہا ہے کہ مراد باستیقظا فاقوہ شیری اور بحال خود
انما ہے اوس حالت سے کہ سخت پر کیا تھا حضرت کو مطلقا عجائب و غرائب ملکوت سموات و ارض اور شاہدہ ملا علی نے اور جودہ دیکھا آیات کی

کئی اور انوار اسرار آسمانی سے ولیکن نظم کرنا اور زبان تاویل اور اثبات اور سکھان کا ساتھ دلاں کلامیہ کے گون اور گرفتار عقل اور حسیای عقلیہ کا ہونا مقام ایمان و عبودیت سے بعید ہے اور ہم مومنین کو کوئی دلیل و رای قول خدا اور رسول خدا کے انہیں جو کچھ کہنا و سننے سے ایمان لائے ہم اور جیشک و شبہ دل میں نگہ کیا اور فرقہ اسی تقلید کہتے ہیں اور اس بات کو نہیں سمجھتے کہ یہ تقلید کس شخص کی ہے یہ تقلید ایسے شخص کی ہے کہ ثابت ہے تحقیق اسکی بعورت باہرہ اور تقلید محقق معین تحقیق ہے اور حقیقت میں یہ تقلید نہیں یہ اتباع مراستقیم ہے تم لوگ قلمہ کو تقلید عقل کی کرتے ہو اور عقل کے کہے پر ثابت نہیں ہوئی تحقیق اسکی باور کرتے ہو کہ تمام شکوک و شبہات اسکی رائے میں ہیں فلاسفہ خود در مسئلہ منکر انیہ کے ہیں اور سننے کیا کام اور ناپائیدار عقل ہے ان متکلمان فاضل خراب کو کیا ہو اگر باوجود راست راہ کو گم کیا اور راہ گفتگو اور شبہ و جہل پڑی اگر زمین میں اوکی مخالفت فلاسفہ اور دانے قول پر تمنا لیکن شکوک راہ عقل میں پر اور موافق اوکے ہوئے اور گمراہ ہوئے اور اور و نکو بی گمراہ کیا فاضلہ

وا فضلہ و امداد الہامی سینہ پسینکے اور بکایا اور امداد ہایت کرینو لایہ **نظم** شاہ معراج نبی و افرات جہانکدیر نیست مقرر کا فرات ۔ و سنگی امانت این وصال نیست پامردی خیال خیال ۔ طبع عاقلہ و معراج فرج ۔ لیس علی الاعوج فیہا حج ۔ خلق چہ دانکہ علم است این بوش نشنا سدا کہ چہ دام آستان جام کشان ساغیر جہی کشند فاک خوران در شکم بخورند و قعدہ قوسین کجا و کمکان نیست بازوی گمان این گمان **نظم** ہی رفته شبے بکام اسری ۔ از جوہر مکاتباتشے ۔ از شوق ہوا ی پای بوست ۔ رفته دل سنگ بخورند از جام پیر بام پیرانہ از شام چون صبح براق سدر و پیا جریل زمرت رکابت ۔ و امانہ نشست پای برجا ۔ تو باج قدر آری نمادہ ۔ بہ تبارک لاسکان ز بطحا ۔ از جام او خوردہ ہر دم ۔ در بزم دینی ملام ادھی ویدہ ہمدراز ہای چمنان ۔ در جام حیان غامی بیا **نظم** ای بردقمت بوش محل ۔ اور ہنوز گرم منزل ۔ نیم شبان کان مرگدون غلام کرد بدولت سوی گردون خرام ۔ و لولہ و دلا بالافقا و غلف و گنب بدینا فتادہ و متفق و ہفت خیمہ فاستادہ ہفت و زو خویش بیار استند شتابت و سیارہ دوان انتظار ۔ ماندہ زیر پون و درون بغیر ۔ روضہ براوردہ غبار بخور ۔ ساختہ باروب رنگیںوی جوہر جوہر براہ داشتہ چشم سیاہ کردہ ویدہ درم آستان راہ ۔ سدرہ طوبی سوی بد چنان ۔ سجده کن در شب قدر چنان ۔ و **مصل** جان کہ حدیث معراج کو جمع کرتے صحابہ رضوان الہ علیہم جمعین سے روایت کیا ہے بہتر تہ تو امیر معنوی اگرچہ بعض خصوصیات میں روایات مختلف آئی ہیں اور بشعور اس سے حدیث ملوکی کہ بخاری اور مسلم اپنی صحیح میں فتادہ سے اور فتادہ انس بن مالک سے اور انس بن مالک اور مالک بن معصوم سے لائے ہیں اور اس حدیث میں ذکر شوق قلب نبوی اور دہونا و اسکا باب زمرہ طشت و ہب بین اور پر کر بکجکت و ایمان اور رکنا او سکا سینہ شریف میں اور التیام او سکا واقع ہوا ہے اور شوق صدر شریف چار مرتبہ ہوا ۔ اول عند غفلت میں کہ پاس علیہ سعیدہ کے تھے ۔ دوسرا دوش برس کی عمر میں کہ قریب بوقت بلوغ پہنچے تھے ۔ تیسرے نزدیک یوش کے ۔ چوتھے اس وقت میں کہ وقت اسری تھا ۔ تا کمال لمہارت و صفات

مستعد و متوجہ دریافت عالم ملکوت کے ہوئے اور پرقیاس و تقویر کے کپیش ازما کر گین کہ نحو و معراج کا ہے اور یہی ایک موانع و قیود ہے کہ حکماء و طبعیین اس آئینہ کار کو نہیں دیکھ سکتے کہ شوق و قلب موت ہے کہ کلمات کے ساتھ جمع نہیں ہوتی اور رباب عقل تاویل کریں اور کہیں کہ مراد و تقویر و طیف باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے لوث حدوث و امکان سے اور اہل ایمان تصدیق کریں بے تاویل و مرفہ ظاہر سے اور کہیں یہ سب اسباب عادی ہیں اور غریب کیونکہ خیر محال نہیں اور لانا طشت و سب کا اور دھونا و زمین ایک نوع مکریم ہے بحسب عورت و عادت کے اور اشارہ ہے کہ حضرت کرم و معتمد ہیں سب عوالم میں اور وہ کہ استعمال و سب شریعت محمدیہ میں حرام ہے اور دائر آخرت میں و منون کے واسطے ظاہر ہو دے بشارت قول حق تعالیٰ کے آیت قل ہی لندین آمنونی الحیوۃ الدنیا فالصلاۃ یوم القیمۃ یعنی کما وہ اون لوگون سے جو ایمان الہی زندگی دنیا میں خالص میں قیامت کے اور قضیہ سب تحقیق میں عالم آخرت سے ہے یا یہ کہ استعمال و اجتماع و سب بذاتہ حضرت کے حاصل نہیں ہوا بلکہ ملائکہ سے کہ خیر کلمات میں ساتھ اس کے یا یہ کہ استعمال ہے کہ یہ واقعہ پہلے حکم تحریم سے ہوئے اور فی الحقیقت یہی ہوا اس واسطے کہ تحریم اس کے بعد نہیں ہوتا ہے بعد قضیہ اس کے اور نہ کہتے ہوئے تنہا اس میں آئے اندر وہ کہتا ہے کہ آج نذر تم تقویت کرتا ہوں کہ تم قیام کو پس دھو یا غلبہ کریں گے کو تاویلوں اور پرستارہ عالم ملکوت کے اور بعض علماء سے استدلال کیا ہے اور سیکر آج نذر تم افضل ہو اب و شریکے کہ دھو یا گناہ قلب مکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گناہ افضل میاہ کے اور قول بعض کہ آج نذر تم قریب و ما فخرنا اور آج کو شریعہ و غائب نہایت مضبوط ہے اس واسطے کہ قرب و غنیمت یہاں بقول نہیں سب برابر ہے اسد علم بعد از ان اسے جبرئیل علیہ السلام آپ کے واسطے دایم فیکر نام اور سکا بلاق ہے نیچو سے اور اونچا حرام سے کہ کتنا تھا قدم کو باندازہ نظر اسیات اسی از با و سبکیا ہی تیرہ آتش از آب تن اس کے تیرہ مرتفع و دس چار گاہ اور ایک چور خور و ماہ و داخل تصور شدہ ماوی خواب و حور زچاہ و قشش و اداب و بال و دم و فویش و چو بی فویش بر شرب و غیر تری فشانندہ کہ و شرم و دواع حرم و دیدہ نذر شدہ دزان میں نم و اندر فویش و شرب و شک و بیز و استرہ و سان شدہ جو مکریم و بر حرم کہ چو دامن فشانندہ تا حرم قدس مقدس بلند و منادی عنایت گوش جان میں بی لطیفہ عبیدہ پوچھا ہے پس گفتنی حال و زمان اور محاسبہ عمر و گوان یہ ہے کہ وظیفہ خریفہ اس روز کا و صف و شب و معراج میں پڑا جاوے اور بیچ عرض جو ہر یان مجامع فضل و فصاحت اور بصیران اقاہم فہم و بلاغت کے پوچھا جاوے اگر انام و قراش میں حاصل ہے ب سبجت افکار شب میں ہے ہفت تخلیلات آنا شب میں ہفت ثواب ہزار شاہ شب میں حج جو دعا شقان بختیار کے شب میں ح طاعت طاعت ابراہیم میں ح خزائن عبادت اختیار شب میں و دیر تہیج سحان عالی مقدار شب میں و فوق قرات و قربان شیرین گفتار کا شب میں لہ راحت متعطشان و دیدار شب میں و زینت تمکین و و ہار شب میں کل سودا و خواہی و خلوت و خفا و ہون طالبان انوار کے شب میں شش شرف و نزل قرآن گوہر بارش میں ہون جلیت

و محبت طویل اسرار شب میں جن فیاض بواطن بندہ ای فائز کذا از شب میں طوطی راکمان و ساجدان شب بیدار شب میں خط مہر و خوشنمای آستان
 بلا اعتبار شب میں ریح عشرت و مہمان روزہ و از شب میں رخ غبطہ مواعدت شقائق جمال پروردگار شب میں فتح و ظفر جانا زبان
 وفادار شب میں قوت و غلہ نافذ مخدوم مہاجر و انصار شب ستار ک کفایت کار لو بلا بغیر بزرگوار شب میں ہوا ہے لذت سیر و سلوک اختیار
 شب میں ہم معرفت و تعلق و مرگ بمعنوی پوشیدہ و آشکار شب میں ان نور و رقیامت اثر بیداری شب میں او پر خسار ہر بار کے ہو و بگا
 و وسیعہ قسم سلطان مبارک کے شب میں ہدایت و لہامی اشعار شب بظلمت شب سے لاتی تیر و تفرک صنایع کردگار شب سے ہی عین سفر
 احمد مختار بجا لم افتخار شب میں نظم شب حبیبیت چراغ جاودانی - از شعلا شمع آن جہانے - شب برقع مجلس سیما ہست - ہر جسدہ
 شہد عاں سے - و زل شب است موسی جان - سرست مدام لہن ترانے - با عاشق اشک ریز شب خیز شب راست کرتا نہانے
 ای دولت میں سر جانت بکر لذت شین شب بدانے او رحمت میں آیا ہے پس سوار کیا گیا میں اور لیگیا مجھے جبریل آسمان پر اور
 ظاہر اس حدیث میں معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت تا آسمان براق پر سوار تھے اور ہوا میں جاتے تھے جیسے کہ زمین پر طین اور یہ بھی غارق عادت
 ہے کہ شب ہو یا نہیں جاتا اور خصوصاً بوقت سواری چارپایہ پر چڑھ کر سب دست قدرت الہی میں سے اور قدرت مقیدین بحیران عادت اور
 بعض روایات میں آیا ہے کہ اس براق کے دو بازو تھے کہ اونکے ساندہ اوڑتا تھا اور رکعت بیچ بیچنے براق کے تعظیم و تکریم حضرت محبوب
 رب العالمین کی تھی جیسا کہ محب محبوب کے لیے گھوڑا بیچے اور اخفص خواص کہ محرم و انیس مجلس خاص کا ہے واسطے بلا نیکی بیچے اور
 رات میں کہ زمان خلوت خاص ہے پوشیدہ چشم انوار سے بلاوے اور رکعت ہونے براق میں سمیت ترنبل سے اور بلند تر ہمارے انور
 شکل نورس کے اشارہ ہے کہ بلانا مسلم و من میں تمانہ حریب و خوف میں اور واسطے انکشاف معجزہ کے ساندہ وقوع اسرار شہید کے ساندہ
 دایہ کے کہ موصوف نہیں ہے اس کے ساندہ عرف و عادت میں اور بعض روایات میں آیا ہے کہ جب حضرت فی پای مبارک کتاب میں کہا
 براق تے کمرشی کی پس جبریل علیہ السلام نے براق کو کہا کہ کیا ہوا تجھے کہ کمرشی کرتا ہے تو سوا ان میں ہوا تجھ کو کی گرامی تر محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے پس عرف کیا براق نے اونہ میں پر ٹھیا اور رام ہوا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی پیٹھ پر بیٹھے اور یہ سخن دلالت
 کرتا ہے اس پر کہ براق آمادہ تھا واسطے سواری انبیاء علیہم السلام کے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر نبی کو براق تھا اور پلانہ قدر و متبر او سکے
 جیسا کہ روایات میں آیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام آتے تھے سوار او پر براق کے بیت المقدس سے مکہ میں واسطے زیارت اسمعیل علیہ السلام کے
 اور کہ یا انشار و جبریل کا بیچت براق کے ہے و اللہ اعلم اور وہ استعجاب براق یا اس محبت سے تھی کہ ہرگز کوئی اس پر سوار نہ ہوتا
 یا جنت بہر محمد سے اور رخصتوں سے کہ یہ استعجاب براق محبت ناز و طرب و افتخار تمانہ بطریق استبعاد و کمرشی اور رکعت میں

کہ رکاب براق کی جبریل کے ہاتھ میں تھی اور زہرہؓ پیکار کے ہاتھ میں اور رضی روایات میں آیا ہے کہ جبریلؑ روایت تھے اور اور شاید کہ
 اول رکاب میں ہو وین بعد اذان ثانی ماہ میں محبت و عنایت حضرت نے یہ اقتضا کیا ہو کہ انہیں روایت اپنا کر لیا یا پہلے روایت ہوں
 انان بعد برصایت طریقہ ادب و تکریم آنحضرتؐ اتر لیں ہوں و اللہ اعلم اور روایت میں آیا ہے کہ گزشتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسیٰ
 علیہ السلام پر کہ نماز ادا کر رہے تھے اپنی قبر میں پس کہا ائمہ انک لرسول اللہ یعنی گواہی دیتا ہوں میں بدستیکہ تو البتہ رسول اللہ ہے اور جو
 انبیاء مذہب میں اپنی قبر میں خدا کے نزدیک تعبیر کرتے ہیں جیسکے ذکر کرتے ہیں اہل جنت جنت میں ہی انک تکلف ہوں ساتھ اس کے بعد انان
 گزشتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ میں اور پر قوام و طوائف نام کے نیکون اور بدون سے کہ عالم برزخ و مثال میں ساتھ آثار
 و ثمرات و افعال احوال اپنے کے مشغول و گرفتار ہیں اور ذکر و سکھا طول رکھتا ہے۔ بعد انان چوہے بیت المقدس میں اور باندہ براق کو
 ساتھ ملحقہ باب مسجد کے رکاب اس سے باب محمد کہتے ہیں پس اسی مسجد میں اولد اکین دو کویت کا ظاہر ایسی دو کویت تختہ لمبی ہوں اور حاضر ہوئے
 ملائکہ اور تمثال کی گئیں ارواح انبیاء آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک اور بتنا کی خدا کے لیے اور درویشی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
 اور اعتراف و اقرا کیا سب نے ساتھ فضل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اذان کی اور تکبیر اسٹے نماز کے اور مقدم کیا محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کو پس آنحضرتؐ فراموش فرمائی اور سب انبیاء اور ملائکہ نے اچھا افتد کیا اور امتلاک کیا ہے عملانے کہ یہ نماز نفل تھی یا فرض
 اور اگر فرض تھی نماز عشا تھی یا صبح اور ظہر اسباق حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انابت المقدس میں پیش از عروج باسمان ہووے
 پس نماز عشا تھی اور اوپر قول اس شخص کے کہ کہتا ہے یہ قضیہ بعد از نزول ہے نماز صبح ہووے شیخ کبیر عماد الدین بن کثیرؒ کا عالم
 علماء حدیث و تفسیر سے ہیں کہا ہے کہ نماز ادا کرنا آنحضرتؐ کا انبیاء کے ساتھ پیش از عروج و بعد اذان دونو حال میں تھا اور رب ہاڑے آئے
 حضرت مسجد سے لای جبریل ایک طرف خمر اور ایک طرف لبن اور خیر کیا کہ ان دونو میں سے جسے چاہو اختیار کر و پس اختیار کیا آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے لبن کو۔ کہا جبریل نے اختیار فرمایا آپ نے فطرت کو اور مرد فطرت سے اس جگہ دین و اسلام ہے اور استقامت
 اس پر اسوا اسٹے کہ شیر اسمل و لبیب و طاہر و سائے ہے پیئے والو کو جو کوئی خواب میں دیکھے کہ شیر پتا ہے تعبیر و مکی وہ ہے کہ علم دین پاوے
 بخلاف عمر کہ ام الخبائث اور جالب انواع شر ہے حال و مال میں اگر چہ و وقت میں مباح تھی اسوا اسٹے کہ قضیہ اسری مگر میں تھا اور مخیر
 محمدؐ نہ میں لیکن انجام کار حکم و حکا حمت تھا اور حدیث ابن عباس میں دو قح آسی میں ایک لبن سے اور دوسرے غسل سے اور
 ایک روایت میں نہیں انانی لبن و خمر اور ذکر غسل نہیں کیا۔ ایتیان ان ادانی کا متصل و موصول اب رۃ الشنتی ہی آیا ہے تصریح کیا
 اسے حافظ عسادی بن کثیرؒ اور تحقیق ظاہر ہوا اثر شفقت موسیٰ علیہ السلام کا اسل مت مرحومہ پتھیں صلوة میں پچاس کے ساتھ پانچ کو

اور کہ ہے کہ یہ رحمت و شفقت موسیٰ علیہ السلام سے اس امت مجرور کے اور بکثرت اور سکنتی کہ موسیٰ علیہ السلام نے توریت میں صفات امت کی پونہ تین اور از رو کی کہ انہیں میری امت گردان حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو گی اس از رو کو قطع کر پس کہا مجھے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گردان وصل بازان بعد برداشتہ ہوئے آنحضرت طہر سدرۃ المنتہی کے کہ اسی طرف منتہی ہوتے ہیں اعمال و علوم و خلق کے اور اسی جگہ سے اوترتا ہے امر اور ایسے جاتے ہیں احکام اور اویسکے نزدیک وقوف کرتے ہیں ملائکہ اور کہ کو مجال تجاوز و عروج اور سر زمین اور اوسیطر منتہی ہوتا ہے جو کہ صعود کرتا ہے عالم سفلی سے اور نزول کرتا ہے عالم علوی سے اور تجاوز زمین کیا اوس مقام سے کہیںے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور بار بار سے اور عباد ہوئے حضرت سے جبرئیل علیہ السلام حضرت نے فرمایا ای جبرئیل یہ کیا جگہ باز رہنے اور عباد ہونے کی ہے یہ وہ جگہ زمین کہ دوست دوست کو تنہا چھوڑے جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر مقدار مرگشت نزدیک ہونہیں سوختہ ہونہیں اعیان بقفا فراتر مجال نہ اندہ باندہ کہ نہ وس بالم نہ اندہ اگر یک رموی بہر ہرم فروغ تجلی بسوزد پیر بعض روایات میں آیا ہے کہ آنحضرت نے کجا جبرئیل علیہ السلام کو اگر تمہیں کچھ حاجت ہو کہ تمہارا حضرت رب العزت عرض کر دہیں جبرئیل کی کسا حاجت میری وہ ہے کہ درخواست و خواہش کرو در گماہ حق سے کہ فراخ کرو زمین باز و اپنی بویہ راہ کے عیادت کے دن تا او سپر امت تمہاری گذرے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سدرۃ المنتہی آسمان ششم میں اور دوسری ہوائت میں ساتویں آسمان میں ہے اور زمین میں اراہتین یہ ہے بیخ او سکے آسمان ششم میں ہے اور شاخیں آسمان ہفتم میں اور روتہ تسمیہ سدرۃ کہ معنی کنار ہے غرض و مقوساد پر علم شاع کے ہے اور کہتے ہیں کہ اس درخت میں تین طرح کی منفعت ہے نخل مدید و طلع لذیذ و راہ طیب و غیرہ ایمان کے ہے کہ جمع کرنا ہے قول و نیت و عمل نخل بزم اعلیٰ ہے اور طلع بشارت ہے اور ایمان بشارت کہ اقا لوالا و رہو سکتا ہے کہ یہ درخت لگایا گیا ہو آسمان میں جسکے لکای جاتے ہیں زمین میں اور قدرت شامل ہے جیسے کہ اور درخت زمین میں لکای جاتے ہیں یہ درخت ہوا میں ہو جیسے کہ سیر فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہوا میں اور رہو سکتا ہے کہ غروب ہونے میں جیسے کہ درخت جنت کے اور درخت کا بھی احتمال ہے کہ غروب نہون اور آمد خوب جانتا ہے حقیقت حال کو۔ جانا چاہیے کہ سدرۃ المنتہی سے چار نہرین نخلی ہیں دو باطن میں اور دو ظاہر میں دو باطن کی بہشت میں باقی ہیں اور ظاہر نخل و فوات ہیں اور حدیث ابی ہریرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چار نہرین جنت سے ہیں نخل ذات و سیمان و میحان پس بعضے کہتے ہیں کہ ہونا نجانا جنت سے باہمی ہے کہ منافع و ثمرات اسکے دائم و بنیاد میں واد علم اور احوال نخل میں جو کہ عجائب و غرائب کہیںے میں عقل اور بین حیران ہے اور نہرین ما و لبس غسل و خمر چاہیں کہ بہشت میں جاری ہیں جیسا کہ موقوف قرآن عظیم کا ہے اور روایت کی ہے بن ابی حاتم نے حدیث انس سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان ششم پر تشریف لیگئے ایک

نہر میں اور پھر گزریں یاقوت و زمرد کے جاری ہے اور ادنیٰ اور اعلیٰ کو پہنچانے والا ہے اور لوگوں کو جو اسے پہنچا دے اور کاشفین، یاد دہشیر سے
 اور شیرین زیادہ شہ سے اور حدیث ابی حمید میں آیا ہے کہ بہشت میں جاری ہوتا ہے ایک چشمہ کہ اس سے سببیل کتنے ہیں کہ کھلتی ہیں اور اس کو زمین
 ایک کو کوثر کہتے ہیں دوسرے کو نر جنت اور یہ وہ نہر ہے کہ جس کو تمام عقبات و دفع سے سیاہ و سوختہ ہو کر نکلیں جب وہ زمین پرین کو شستو تیز ہو جائے
 اور سرد رقمانتی کو انوار میں پوشیدہ مانند بلخ و پروادہ کے طلا سے اوپر ہر ایک کے ایک فرشتہ ہے اور وصف اس مقام کا باہر حد فاس عقل سے
 اور اس جگہ بھی آیا ہے کہ واسطے آنحضرت کے ادنیٰ میں عمرو بن واصل سے پس اختیار فرمایا لین کو مسیحا کہ بیت المقدس میں معلوم ہوا اور ریان ہی
 نماز پڑھنا گیا کے ساتھ اور امامت کی جیسی کہ بیت المقدس میں۔ بعد ازاں دیکھا گیا جنت کو بیت المعمور اور اوٹھایا گیا اوس سے پردہ میر کو لیے
 یہی ہے فقط حدیث کا ثمر نفع انی البیت المعمور اور تفسیر کیا اوسے ان منون کے ساتھ گوریان اوس کے اور بیت المعمور کے عوالم تہ کہ قدرت
 اوپر اور اک اونکی منتی پس اوٹھایا گیا محراب اور بلند کیا گیا اور لایا گیا پھر بعد بیت معرفت کے تاکہ اوس سے اور بیت المعمور ایک مسجد ہے
 محاذی کعبہ کے تاکہ اگر فرض کیا جاوے گزرا اور سکازین پر گرسے اور کعبہ کے اور کہتے ہیں یہ وہ گھر ہے کہ یہی گیارہ واسطے آدم علیہ السلام کے بعد
 از ہبوط اوٹھایا گیا ازاں بعد اوپر آسمان کے اور قدر و منزلت اوسکی اوپر آسمان کے مانند فاذ کعبہ کے ہے زمین میں اور طواف کرتے ہیں اس کو
 اور نماز پڑھتے ہیں وہاں ملائکہ صبر کی طواف کرتے ہیں کعبہ کو آدمی اور آتے ہیں میت معمور میں ہر روز تیر ہزار فرشتے کہ زمین آقا و مطہر ہر دوسری
 مرتبہ اور دوسرے دن ہر تیر ہزار آتے ہیں کہ زمین اسی اسکے پہلے اور یہی حال ہے جس روز سے کہ پیدا کیا ہے اب تک اور یہ دلیل ہے اور عظمت
 قدرت پروردگار تعالیٰ و تقدس کے اور کوئی خلق عظیم تر اور بیشتر ملائکہ سے نہیں اور روایت ہے کہ زمین آسمانوں اور زمینوں میں جگہ ایک
 باشت کی لگوں در کس ہے فرشتوں نے پیشانی اپنی واسطے سجود کے اور زمین کوئی قطرہ دریا سے مگر وہ کموکل ہے اور سپر فرشتہ اور آیت
 کہ آسمان میں ایک نہر ہے کہ اوسے نہر الحیو کہتے ہیں آذین جبریل علیہ السلام وہاں ہر روز نازل ہوتا ہے زمین پر باہر آتے ہیں اور جبرائیل
 پر وبال اپنے اور جدا ہوتے ہیں اوس سے شہر ہزار قطرے اور پیدا کرتا ہے پروردگار تعالیٰ ہر قطرے سے فرشتہ تیس ہی فرشتہ ہیں کہ نماز پڑھتے ہیں
 بیت المعمور میں اور پردہ بارود و مطہر نہیں آتے۔ اس طرح ہے سواہب اور آثار النبوت میں اور نقل کیا ہے امام محمد بن حنفیہ نے تفسیر
 قول حق تعالیٰ میں وخلق ملائکون یعنی پیدا کرتا ہے وہ چیز کہ زمین جانتے عطا و مقابل و فحاک کہ کتب تفسیر میں روایت کیا ہے ابن عباس سے
 کہ کہا وہی سرش کی ایک نہر ہے نور سے با اندازہ ہفت آسمان و ہفت زمین و ہفت دریا کے اوس میں جبریل علیہ السلام ہر صبح غسل کرتے ہیں اور زیادہ
 کرتے ہیں نور ہر نور اور جمال بر جمال اپنا اور جانتے ہیں پروردگار پیدا کرتا ہے حق تعالیٰ ہر طرح سے کرتا ہے اوس کے پسے کئی ہزار فرشتے قیامت تک
 اور روایت کیا گیا ہے کہ اوس جگہ فرشتے ہیں کہ تیس فرشتے ہیں خدا تعالیٰ کی اور پیدا کرتا ہے حق تعالیٰ ساتھ تیس کے فرشتہ واسطے کل

شیخی تقدیر میں آتی تھی اور ہر چیز پر قادر ہے، صاحب موابہد نے لکھا ہے کہ یہ ماعدادون فرشتوں کے ہیں کہ واسطے نقاب کے ہیں اور ماسوا
 اولن ملائک کے کہ وہ کل اور پر نباتات اور اوراق اور عطا اور مکل اور یہ تصویب نبی آدم اور ملائک کا نازل ہوتے ہیں صحاب میں اور فرشتے کہ کتب میں
 حسنت لوگوں کے مجاہد کے دن اور خیرہ بہت اور فرشتے کہ ان میں بتیاقب لیں و نماز تا ضبط کریں اعمال بندوں کے رات دن میں اور عتقہ فرشتے
 کہ اوپر فرشتہ علی انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقامت میں اور محفوظ کرتے ہیں اسے اور وہ کہ امین کہیں اور پر قرات فعلی کے اور وہ کہ امین
 رہنا و ملک الحمد اور وہ کہ دعا کرتے ہیں منتظران ناز کو اور وہ کہ لعنت کرتے ہیں مورتون مجوران جامہ خواب مرد و نکو اور اوپر ہر ایک کے ساتھ
 فرشتے ہیں کہ ہر ایک کو تسبیح پڑا ہے اور کیا ہے کہ ہر فرشتے کو مکرعش سے نمونہ ہیں جس میں کہ کشتہ نہیں ہوتے بعض بعض کے ساتھ اور
 اگر ایک فرشتہ پیدا ہوے بازو اناؤں تک ایسے دنیا کو پرو بازو اپنے سے اور ہر مکرعش اس فرشتے میں ساتھ اس عظمت و بزرگی کے
 کہ مسافت نہ گزیرے گوش سے دوش تک اون کی دوسو برس کی راہ اور ایک روایت سے سات سو برس اور کتاب الغلہ میں کہ ابی اسحاق کی ہے
 وہ چیزیں ذکر کی ہیں کہ عجیب العجائب سے ہیں اور انی تکہ سے عظمت و کبرائی خالق تعالیٰ کی بقدر کرنا چاہیے اور کیا ہے کہ فیلیا تحفہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب صود کیا ہے اور پر اسان ہفتہ کے ابراہیم خلیل کو دیکھا ہے کہ نگہ راستہ بین العوہ کے کیے بیٹے میں اور پیر
 اون کے ایک قوم ہے جو شرو میں سلام کیا ہے اور پیر اور سلام کیا اونوں نے مجبور اپنی امت کو دو قسم پایا ہے ایک جماعت لباس سفید
 رکھتی ہیں مثل قرابیس اور ایک گروہ لباس چرمین پس اسے میرے ساتھ وہ کہ لباس سفید رکھتے تھے بیت المومنین اور محبوب رہے وہ
 کہ لباس چرمین رکھتے تھے پس نماز پڑھتے بیٹے بین المومنین اون کے ساتھ کہ لباس سفید رکھتے تھے اور سفیدی جاہر کنایہ حسن افعال سے ہے
 اور کیا ہے کہ فیلیا کہ نزدیکی ابراہیم علیہ السلام کے ایک قوم دیکھی ہے سفید رویش رنگ مانند توہلیس کے اور دوسری کہ اون کے رنگونین تیرگی تھی
 پس فیلیا کہ وہ قوم ایک نہ میں غلبہ کیا پس اون کے رنگون سے کہ فاعل ہو اپہ دوسری نہ میں ای اور فاعل ہو سے اون کے رنگ تمام مثل اس
 قوم کے کہ سفید رو خوش رنگ تھے پس پوچھا انحضرت نے وہ سفید رو کون لوگ ہیں اور یہ تیرہ رنگ کون اور یہ مرد کہ بیٹھا ہے کون ہے اور
 یہ نرین کہ میں نمای کیا میں سفرت جبریل نے لکھا کہ یہ مرد باپ نما ہے ابراہیم علیہ السلام اور یہ سفید رنگ ایک جماعت ہے کہ نہ ملایا
 ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے اور یہ تیرہ رنگ وہ لوگ ہیں کہ غلط کیا اعمال صالح کو ساتھ اعمال بد کے پس توبہ کی اور رحمت فرمائی حق تعالیٰ نے
 اوپر یہ نرین اول نہ رحمت اور ثانی نہ نعمت اور ثالث نہ شراب مسور بعد از ان بالاتر گئے اور اس جگہ پہنچے کہ کسی جاتی تھی آواز اقامت کہ
 کتابت کرتے تھے ساتھ اس کے فرشتے اقدار الہی کو اگرچہ قضا و تقدیر الہی قدیم ہے ولیکن کتابت اس کی حادث اور کتابت لوح محفوظ
 کہ کائنات و زمین و آسمان و زمین کے ہے وجہ القلم یا ہوا کا لکھنا یہ جہت شک ہو اقل ساتھ اس خبر کے کہ ہوا جو لکھی ہے

مشافہہ ساتھ اس کے ولیکن یہ کتابت محض ملاکہ میں مثل وقوع منتہی کے سبب اصل سے جیسا کہ شبہ نصف شعبان میں اور دیگر ایام و اعیان میں
لکھتے ہیں اور نحو اثبات اس میں جاری ہو تا ہے و مجھو اللہ ما یشار و شہادت یعنی نابود کرتا ہے خدا جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے۔ عبارت
اوس سے ہے جیسا کہ انار میں آیا ہے اور عاصب ہوا ہب لذیہ نے ابن قیم سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اقسام بارہ ہیں اور متفاوت
ہیں دہم اور تہمین اعلیٰ و اعلیٰ قلم قدر ہے کہ لکھا ہے پروردگار جل و علی نے ابدان مقادیر خلق کو جیسے کہ سنن ابی داؤد میں عبادہ السلام
سے آیا ہے کہ لکھا سنائیے رسول علیٰ السلام کو کہ فرما تو تھے اول ما خلق اللہ القلم یعنی اول چیز کہ پیدا کی خدا تعالیٰ نے قلم ہے۔ کہ
قلم کو کہ لکھنے کا کیا لکھوں کہا لکھتے مقادیر خلق قیامت تک پس یہ قلم اول اقسام ہے اور اہل اوسکا اور تحقیق کیا ہے بہتوں نے علما و فقیہ
کہ یہ قلم ہے کہ سو گن کسی حق تعالیٰ نے ساتھ اس کے ثنائی قلم و حق سے ثنائی قلم تو قیامت میں اللہ و رسول۔ رابع قلم لب زبان کہ حفظ ابدان
ساتھ اس کے متعلق ہے۔ خامس قلم تو قیامت ملک اور اوس کے نابون کا کہ اس کے ساتھ اصلاح کے جاتے ہیں اسو علی الگ۔ سادس قلم
حساب ہے کہ ضبط کیا جاتا ہے ساتھ اس کے مال سنج و معروف اور مقادیر اوسکی اور یہ قلم رزاق ہے۔ سابع قلم حکم کتابت کہ جاتی ہیں
ساتھ اس کے حقوق اور جاری کیے جاتے ہیں اس کے ساتھ تشنایا۔ ثامن قلم شہادت کہ نگاہ رکھی جاتی ہیں اس کے ساتھ حقوق۔ تسامع
قلم بجز اور وہ کاغذ و وحی منام اور تفسیر و تعبیر اوسکی کا ہے۔ عاشتر قلم تو بیچ عالم اور مزیل عالم۔ حادی عشر قلم خدمت اور اوسکی تفصیل کا
ثانی عشر قلم جامع اور وہ قلم رد او پڑھتے اور دفع شہادت مخوفین کے بعد از ان دکائی گئی حضرت علی علیہ السلام کو بہشت اور روز جزا جیسے
مذکور ہیں کتاب بہشت میں پس دیکھا بہشت کو کہ نظر محبت الہی ہے اور دفع محل غضب حق تعالیٰ و رکھو لایا بہشت اور بنا کیا گیا دوزخ
پس غسل فرمایا چشمہ سلسبیل میں اور دھوئی گئیں آلائشیں کون و حدوث کی ظاہر و باطن حضرت سے اور بعض روایات میں آیا ہے کہ لکھ لایا
اپ کو اور پراک درخت کے درختوں بہشت سے کہ تمام بہشت میں کوئی درخت حسن و لطیف اوس سے کیا یا میوہ اوسکا ہو اظہر منہ حضرت مر
اور جب بیچے اسے زمین پر ہوا وقت فرما فی ساتھ خیرجہ کے پس بار و اہل یمن ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور اس جگہ اشکال صحیح
کہ ولادت حضرت فاطمہ پیش از نبوت سات برس کچھ اوپر ہے اور ائمہ بعد از نبوت مگر وہ کہ الزم کریں کہ بخیرت کو پیش از نبوت ہی ائمہ میں
میں ہو وے اور یہ حکایت اوس منام کی ہے انحضرت کو پیش از نبوت بہشت میں لای گئی ہوں بل اس سے اور یہ واقعہ ناخوابہ و لیکن ذکر اسکا
بیچہ فیہ اس سے کہ درست ہو وے واللہ اعلم و معلوم اور جب رویت آیات الہی اور نبوت انیک شہد قریب حضور میں نہ پہنچی اور سب سے
انقطاع قبول کیا اور نہ رہا اور کوئی فرشتہ اور انیس آپ کے ساتھ نہ رہا اور نہ ہونہ حجاب ہای نورانی کہ شہرت تھے اور ہم حجاب پانچ سو برس
کی راہ تہاد پریش رہے اور سب حجاب باہر ادا و احانت حق جل و علی قطع کیے میرت و بہشت جلال و عزت کبریا سے پیش اسے اور نہادی نے

یہ سنت الہی بکر ہند اوی گرفت یا محمد خان ربک یصل یعنی ٹھہری محمد پس بدعتی پروردگار تیرا نازا داکرتا ہے حضرت تفکر میں لگے کہ یہ آواز ابی بکر کی کمان سے آئی اور انس کہ ساتھ اس آواز کے پایا باہر آئے وحشت و قہر سے کہ حاصل ہوا تھا پس حضرت پروردگار سے نرا کی ادن یا خیر لیرا دن یا احمد ادن یا محمد یعنی پاس آئی بہترین خلایق پاس آئی احمد پاس آئی محمد پس نزدیک کیا مجھے اپنے ساتھ میرے پروردگار فری اور ایسا ہوا میں کہ فرمایا ہے تم دونی قتلی کمان قاب تو حسین او ادنی یعنی نزدیک ہوا پس نیچے آیا پس ملکہ فاندہ و کمان کایا کتر اور پوچھا مجھے خبر پروردگار کچھ پس میں جواب ندی سکاپس رکما دست قدرت اینا در میان دو شانوں میرے کی تکلیف و توجہ دیر پس پائی تینے خشکی او سکی انجی نہیں پس دیا مجھے علم اولین و آخرین۔ اور جمع انواع علم تعلیم فرمائے۔ ایک علم ناکار او سکے کتمان کا مجھے عہد لیا کہ کسی سے نکمون میں اور کوئی شخص طاقت برداشت او سکی نہ کرے میرے سوا اور ایک علم دوسرا کہ مخبر کیا افسار و کتمان او سکے میں اور ایک علم تہا کہ امر کیا مجھ ساتھ تبلیغ او سکے خاص و عام میری امت سے پس کما حضرت فی اس پروردگار میرے متوحش ہوا میں پہلے قدم اپنے سے تیری پاس ناکار ہوا سنی تینے ساتھ لغت کہ کتاب لغت الہی بکر ہے کہ کتابت و قن فان ربک یصل پس تعجب کیا تینے اس کہ ابوبکر بیان کما تھے پوچھا اور پروردگار فرمایا ہے نماز اور اگر دے حکم ہوا کہ میں بنی ناز ہوں نماز پڑھنے سے واسطے دوسرے اور میں کتا ہوں بقت رمتی علی غنسی یعنی پیشی لگائی رحمت میں غضب پیرے۔ پڑا ہی محمد یہ آید ہوا الذی یصلی علیکم و ملک تیرے حکم من الطلعت الی انور و کان بالمونین رحمانین وہ خدا ایسا ہے کہ رحمت نازل کرتا ہے تیرا فرشتے او سکی تاکہ خالین تمہیں تاریکو تھے طرف روشنی کر اور ہے او پر موند کے رحم کرے خواہ اسے پس صدوات میری رحمت ہے تجھ پر اور تیرے امت پر اور رسوا نامیرا تجھ آواز یا تیر کی کہ ابی بکر ہے اس واسطے ہوا انس کہے تو اب بحال خود آوے تو اس مقام پہنچتے سے اسی محمد اور جب چاہا تھا مجھے کہ کلام کر میں ہم تیرے بسا کی سوئی کہ ساتھ پس پڑا اسے ہیبت عظیم نے پس پوچھا مجھے اس سے و مانگ یمنیک یا موسیٰ یعنی اور کیا ہے یہ دہنہ ہاتھ میں تیرے اسی موسیٰ پس حاصل ہوا موسیٰ کو انس ساتھ ذکر عباد اور بحال ہوا۔ ایسے ہی تو امی محمد چاہئے کہ انس کہے ساتھ آواز یا را پوچھے کہ وہ انس تیرا ہے دنیا و آخرت میں پس پیدا کیا مجھے وحشت کو او پر صورت الہی بکر کے کہ کذا اگر ہے تعجب لغت او سکے تازا بل ہووے استیجاش تجھے اور لاتی تنو و ہیبت سے کہ کہ باز رکے تجھے سمجھنی اس چیز کے سے کہ چاہا ہے مجھے تجھے۔ بعد ازان پوچھا حق تعالیٰ نے کیا ہوئی وہ حاجت حیرت کی کہ تجھے چاہی تھی کما تھے اسی خداوند تو غوب بانٹا ہوا سے۔ فرمایا قبول کی تینے حاجت او سکی لیکن اس شخص کی حق میں کہ تجھے دوست رکھو پس بھی گیا میری واسطے رفعت بزرگ غالب تھا اور اسکا او پر نور آفتاب کہ پس چکی اس نور سے میری آنکھ اور کیا گیا میں او پر اس رفعت کو اور اوٹایا گیا میں تا پوچھا میں او پر عرض کے پس دیکھا تینے ایک امر عظیم کہ بانیں ما و سکا وصف مکر سکین پس نزدیک ہوا میرے ساتھ ایک قطرہ وحش

افر پڑا سیری زبان پر پس چلکناستے وہ کہ نہ چلکنا کسی چلنے والے نے شیریں زیادہ اوس سے اور عامل ہوئی مجھے خبر اولین اور آخرین کی اور روشن کیا دل میرا سو رڈ ہائے نور عوش فی خبر میری پس دیکھا میں نے سب چیز کو اپنے دل میں۔ اور دیکھا میں نے نیچے سے جیسا کہ دیکھتا ہوں میں اس کے سے اور رون بسا کو کمین اور اہل میں اوس بسا کو کمین کہ قریب ہو دیا سے اور اوس کے سوا اور جانا چاہیے کہ یہ دونو تدلی کہ مذکور ہو اور تعمیر کیا گیا اوس سے ساتھ قاب قوسین اودنی کے اور مذکور ہے احادیث معراج میں غیر دونو تدلی کہ مذکور ہو و انجم میں ہے کہ نسبت ساتھ رویت اور تردیک ہیڑل کے ہے ساتھ قول برگزیدہ کی اور سیاق و سباق آید کہ یہ ظاہر ہے اوس میں اور بعضے اوپر رویت و قرب حق تعالیٰ کے ہی محل کرتے ہیں جیسے کہ کتابون نفس میں مذکور ہے اور تمام ترین کمال ادب و بزرگداشت جناب ربوبیت اور نگاہداشت حیدرنگی اور نہایت سکون دل اور الہیسان باطن اور بلندی ہمت اور موافقت بنیائی اور بصیرت کا وہ لکھ جو دظاہر ہونی ان کرامات و آیات کے ساتھ کسی ایک کے اوتسے فوج اور انتفات نفر مایا اور دیدہ خواہش و رغبت نکو لاجبیا کہ حق سبحانہ فرمایا ما زاغ البصر و ما طلی یعنی نہ کچھ ہو حق چشم اور نہ حد سے گذری جیسے کہ بارگاہ اساطانی میں نگاہداشت آداب کرتے ہیں اور یہ کمال ہے کہ سوانی کا مقرر بن اشرار رسید و سرور انبیا عموالات الہیہ علیم جمیعین کے کسی اور کو میسر نہیں عادت نفوس اوپر ہے کہ جب بمقام عالی اقامت کریں مقام اعلیٰ کو مستطاع و مستشرف ہوتی ہیں جیسے کہ لایم جب بمقام مناجات و تکلم ہو نیچے طالب رویت ہوئے اور یہ ایک نوع مکروہ انبساط سے ہے کہ مقام قرب میں رعایت ادب سے دور پڑتا ہے اور رسید و سرور ہمارے صلی علیہ وآلہ وسلم جسوقت مقام قرب میں مقیم کی گئے او کا حق و فاکیا اور باوجود قربت انتفات نکلیا بصر نے مجزا اوس چیز کے کہ اقامت ہوئی اوس میں اور ارادہ و خواہش ووری اوسکی نفر مایا اسو اسطے جمیع مرادات و مراتب و درجات کہ قصے اور اعلیٰ اوسکار رویت حق ہے اور اقامت فیما اقام الہی مقامات اہل معہ اور باب تکمیل کا ہے فاکر ہوئی اور فرمایا

ما کذب الفواد مارای یعنی در حق بخانا دل فی وہ جو دیکھا انکھ نے بصر و بصیرت دونوں متواہی و متصادق ہوئی جو کہ کہ چشم دیکھا دل نے اوسکی تصدیق میں اذنیاب نکلیا سب حق و تصحیح نہا پس ہو نیچے آنحضرت کمال کہ سبقت لیگے اولین و آخرین کو اوپر او رہی مغیلا انبیا و مرسلین کے اور مقیم ہوئے ضراط مستقیم پر دنیا و آخرت میں آیت ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم یعنی یہ فضل خدا کا ہے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ صاحب فضل بزرگ کا ہے۔ اور فرمایا آیت فاوی الی عبدہ ما وادی یعنی وہی بھی طرف بندی اپنی کے جو وہی بھی تمام علوم و معارف و حقوق و منارات و اشارات اور اخبار و آثار و کرکرات و کالات حیلہ اس ابہام میں داخل ہیں اور کثرت و عظمت و انکی ہے کہ ہم لایا اور بیان نکلیا اشارہ اسو اسطے کہ علم کیا بجز علم سلام انبیو باور رسول محبوب کہ او پر محیط نہیں ہوتا مگر وہ جو آنحضرت نے بیان فرمایا یا وہ جو مقابلہ و محاذات روح اقدس حضرت سے اوپر بوالہن بعضے اکمل اولیا کہ کہ فخر بابتاع حضرت کے مستند اور فخر میں چکا و اللہ اعلم

وصل باور جب چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر کر اجت ذما بین طرف اس عالم کہ کما خداوند ہر قلم کو سفر سے تھکے ہوئے تھے ہریری امت کا تحفہ اس سفر سے کیا ہے فرمایا تبارک و تعالیٰ نے زمین اوکے واسطے کافی ہون مدت حیات ممات اور قبور و مشوین سب حال میں مدد و معین اور نجات ہون پس خوشحال تھا راہی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بشارت تمہارے لیے وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد و آلہ و صحبہ مجبین۔ اور جب رجوع فرمایا آنحضرت فی اسری سے اور صبح ہوئی بیان کیا گیا کہ کون کر و چھوڑ۔ مقرر ہوئی ایک جماعت غنیعین ایمانوں سے اور دوڑے بعضے شکر طوف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کما کہ تمہیں خبر ہے اپنے یار کی کہ کیا کہتا ہے مجھے آج رات طرف بیت المقدس کے لیے گئے کہا ابو بکر نے کیا تحقیق کہتا ہے وہ یہ بات کہا البتہ اور بنگار کہتا ہے کہا پس جو کچھ وہ کہتا ہے سچ کہتا ہے ایمان لایا میں ساتھ اس کے کہ تصدیق کرتا ہے تو اسکو کہ شب بیت المقدس کی طرف گیا اور پیش از صبح بیان آیا کہ البتہ تصدیق کرتا ہوں میں اس سے دور ترین اوس سے اور اگر کہے کہ آسمان پر گیا میں اور یہ آیین باور کروں میں کیا جای بیت المقدس پس اوسیدین سے اسکا لقب صدیق ہو ا پس آئی ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور کما حدیث آتے ہو تم یا رسول اللہ ساتھ اس کے خبر بیت المقدس سے فرمایا البتہ کہا وصف بیت المقدس میرے سامنے بیان کرو کہ میں وہاں گیا ہوں پس وصف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور کما ابو بکر صدیق فرمیں گواہی دیتا ہوں کہ تم رسول اللہ ہو اور حدیث ام ہانی میں آیا ہے کہ آنحضرت سے پوچھا بیت المقدس کی در کہتا ہے فرمایا آپ نے کہ میں نے نہیں گناہا اب کہم فوج و مکشوف ہو ا میرا و پر گناہیں اور خبر دی تھے اور لائی ہیں کہ آنحضرت فی حیو ق رجوع کیا سفر اسری سے گذری ایک قافلہ پر تشریف سے کہ غلامیائے تھاک اور اس میں دو غلامی تھے ایک سیاہ اور دوسرا سفید اور سیاہ و سفید اثنی عشرین مقابل شتر کے لاتے ڈرتا اور بگالتا پس گرد لایا اوسے ایک زمین سے کما آنحضرت پس سلام کیا میں نے اس کے اوپر کہا کہ یا و انحمد کی ہے پس آگے تھو قیل صبح اور خبر دی قوم کو وہ جو دیکھا تھا اور گناہا نہ اوسکا وہاں سے گذر امین اوپر شتر و غلامی کے کہ غلامی مجلہ میں آتی تھے اور گم کیا ایک شتر کو اور لایا اوسے ایک غلام اور آگے آتا تھا قافلہ کے شتر سیاہ سفید رنگ اوپر اوس کے پلاس سیاہ ہے اور دو غلامی غلام نے روزیمان پہنچتے ہیں جب وہ دن ہوا نہ آئے قوم نے انتظار کیا اور دروازہ گفتگو کا کھولا تو جب نصف نماز تھا کہ قافلہ پہنچا جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصف کیا تھا اور نہ میں دشمنوں اور منکر و ن کے خاک ٹپڑی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر فرمایا شنبہ قافلہ آگیا آفتاب نزدیک جوب پہنچا اور بنو ز قافلہ آیا آنحضرت و عافو بائی اور جس کی کیا آفتاب کہ قافلہ آگیا و متصل اختلاف کیا ہے آگے پچھلے صحابہ و تابعین و من بعدہم فی یہ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پروردگار کو شب و روز میں اور رات شبہ مدنیہ اور ایک جماعت صحابہ و سلف سے جانب نفی میں ہیں اور بخاری حدیث مسروق سے لایا ہے کہ کما مسروق فی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو امی مادی میری آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی انہ پروردگار کو

اور اقصی آداب و مدار کے شرف کیا اور آپ اس بات پر راضی ہوئے اگر چہ کمال بندگی اور ادب سلطوت کی پائی ہو اسکو تعاضاً کیا ہے کہ سوال نہ کر سکے اور ذوق کلام سے مست ہو کر انسا مانہ ظاہر کیا اور دیدار نہ طلب کیا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے کیا لیکن کمال محبت و محبوبیت کہ حضرت جناب قدس سے رکھتے ہیں کلام چھوڑے اور دھار کے کہ حجابِ ریاں بجز یہ دولت بطلب ہاتھ نہیں آتی اور رکھتے ہیں کہ مانع دیدار موسیٰ کو طلب سوال و انسا مانہ ہو گا ہی ناخواستہ دیتے ہیں کہ مانع دیدار موسیٰ کو طلب سوال و انسا مانہ ہوا اور اگر عاقلین خواستہ نہیں مذہب و قول مغرب وہ ہے کہ ایک قوم تھی ہے کہ حب موسیٰ علیہ السلام طلب بکا رہے اور بیوش چھو دیکھا و جو دیکھا اور بن ترائی جزا شتابی اور دینیائی کی تھی اور تحقیق وہ ہے کہ سب عالمی موسیٰ علیہ السلام کا وہ تھا کہ ہنوز سید الموحیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ دولت دیدار کے شہ نہیں ہوئے دیکھی کیا طاقت کلام وین ہو گا اور دیکھے اور علم بالتحقیق متفق ہیں اور ایمان رویت کے دنیا میں اور بجا امکان کو مانع ہوا اور خود مقام معراج و حقیقت عالم آخرت سے ہے اور جو کچھ عالم آخرت میں دیکھنا اور حاصل کرنا چاہیے دیکھا اور پایا موت خلق بکرم عین یقین کرے جیسا کہ اسے صریح اندیدہ موسیٰ فوق بودا بنشیندہ و اولیٰ علم و حاصل معجزات آنحضرت علیہ السلام کہ دلائل و آیات صحت نبوت اور صدق رسالت حضرت کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معجزہ ام حراق عادت ہے کہ ظاہر ہوئے اوپر ہاتھ دمی رسالت کے کہ قرون ہوئے ساتھ تخیلی اور معنی تخیلی کو برابر کرنا کسی کام میں اور اگے بلانا خصم کو اور غلبہ ہونا نہ تھا اور تحقیق یہ ہے کہ معجزہ میں تخیلی شراعتیں ہے ہاتھ معجزات حضرت رسالت سے ظاہر ہوتے تھے کہ تخیلی اوس جگہ نئی مکر وہ کہ کہیں مراد وہ ہے کہ نشان اوسکی سے تخیلی ہوئے اور اوپر تقدیر اس قید کے وقوع ہاتھ ملکی رسالت سے کافی ہے اور سخن مشہور وہ ہے کہ وہ جو ملکی رسالت سے واقع ہوا وہ سے معجزہ کہیں اور وہ جو غیر نبی سے واقع ہوگا اگر قرون کمال ایمان و تقویٰ اور معرفت و استقامت ہووے کہ ولایت عبارت اوس سے ہے کہ امت ہے اور وہ جو وہاں زمین ہل اصلاح وقوع پاوے اور سے موت کہیں اور وہ جو کافرون اور فاسقون سے صادر ہووے استدراج کہیں مگر وہ کہ باعث اوپر تو باور اسلام کے ہووے اور سخن تحقیق معجزی میں علم کلام میں بہت ہے اگر ساتھ اوسکے انتفاکین ہم اور جو غرض کہ اس جگہ رکھتے ہیں ہم آدین ہم بہتر ہے اور تمام انبیاء اور رسل صلوات اللہ علیہم اجمعین کو معجزات ہیں اور کوئی پیغمبر نے معجزہ نہیں اور معجزات ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر اور ذوق اتوی اور ابجد ہر اشرع معجزات ہیں اور تفسیر معجزات سے کلام انہ میں بدلائل و آیات بہت واقع ہوئی ہیں اور دلائل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انباء ہیں کہ واقع ہوئی ہیں تو بیت و انجیل اور سار کتب منزل میں ذکر و لغت اور فروع اور غار حرا جیسا کہ تھوڑا اوس کے گذرا اور وہ جو ظاہر ہوا ہے یا مولا و محبت میں اور غیر یہ عجیبہ کہ حاجی آثار کفر اور یوں ایمان شریک میں جیسا کہ ذکر و نکاح اوسکے محل میں تفصیل آویں گا جیسے کہ قصہ مصاب فیل اور نمودار فارس اور سقوط شرافت ایوان کسری اور شک ہونا آب دیا چہ سادہ ان خواب و بان اور سماع ہوا اکت

صانع ربوت و صفات آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم اور وجود قتل کیا گیا ہے اخبار میں مشہور ہے ظہور عجائب دلاوت شریف میں اور ایام خصائص میں اور پچھے
اوس سے زمان بخت تک اور ظہور غلہ و تصرف بعد از بخت اوصاف نگاہ تہا آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم کو مال کہ استمال کرین و قلوب کو او طمع میں
لوگ اوس مال کی اور زکوٰۃ کھا لیتے قاتل ہویں ساتھ اوس کے لوگوں پر اور نہ عوامان و انصار کہ ساتھ مال و قتل کو ظاہر کرین اور چونکہ کفار ہر یک
اور بلایا لوگوں کو طرف اوس کے حالانکہ سب مجتمع تھے اور عبادت انعام اور الزام ازلام ممکن اور عبادت جاہلیت بیچ عصیت و حبسیت اور قادی و تیا منف
اور فسق و فساد و سرنگ مار اور لغت و غلو اور انکارین جاہلیت میں اور عدم اتفاق امیر میں اور باز نہ کرتا تھا او کو مودا و انحال سے نظر طرف عافیت
اور نہ خوف عقوبت اور ملاحظہ ملامت پس اصلاح کیا آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم نے احوال و افعال اوس کے اور تالیف کیے دل اوس کے اور جمع کیے
کلمہ اوس کے تاکہ متفق ہو جائے اسے اور مجتمع ہو سکے دل اور سب متفق و مسخو و یکدل و یک رو ہوئے نصرت حضرت میں اور عاشق ہوئی اور طاعت حضرت کے
اور چوڑ دیسے بلاد و اوطان و خاندان اور قوم و عشائر اپنی محبت و مودت حضرت میں اور خدا کیا جان و مال اپنا نصرت حضرت میں اور قائم کیا اپنی
ذات کو تھوڑا بل سیوف میں بیچ اعزاز کھڑی کے اور دلائل نبوت حضرت سے وہ ہے کہ تھے اتنی ناخواندہ کہ اصلاح و کتابت نہ جانتے تھے و جاہل
و ناخواندہ مولود ہوئے اوس قوم میں کہ سب امی و جاہل و ناخواندہ تھے اور ناشی ہوئے در میان اوس کے ایسے بلرین کہ نہ تھا اوسین کو لگی کہ جاتے
اخبار انصیہ اور غفر کیا شہر دوسرے میں کہ وہاں کوئی عالم ہوئے تا ملازمت اوس کی کرین اور پڑھیں اوس کے لوگوں و جاہلین اخبار تو ریت اور احوال امیر انصیہ
اور جاتی رہتے تھے عالم ان کتب کو کلیل و نادیدین محبت و دلیل آپ کے سامنے نہ آ سکے اور عاجز و سکت ہوئی صلی علیہ وآلہ وسلم کیا اچھا کھا
شریح سعدی رحمۃ اللہ علیہ فی بیعت تیمی کہ اگر اہل قرآن درست و کتب خانہ چند ملت نشست و وصل اور اوسین سے قرآن ہے کہ اعظم ترین معجزات ہے
تا انکھ عاجز ہوئی ہیں فصحا و سمار خدا و سکے سے اور قاصر رہے ہیں بلغا و سکے شل لانی سے پس نہ لاسکے کو تاہ ترین سورہ ماندا و سکے اگرچہ بعض اوس کے
بعض کو معاون و مددگار ہوئے اور قرآن شتمل ہے اور پیریت و جوہ اعجاز کے تاکہ تقریباً سا لٹھ ہزار ہر جیسے اوسین شمار کیے ہیں اور متعرض ہو اسے
قاضی ابو الفضل عیاض مالکی شافعیں جبہ ضبط انواع و اقسام اوس کے بلذاتی شراہ اور رواج میں مذکور ہے کہ معجزہ و مودت شفاق قمر ہے
جیسا کہ روایت کیا امیر المؤمنین علی بن طالبؑ اور ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور انس بن مالکؓ اور خذیفہ الیمانؓ اور جبریلؓ علیہ السلام فرمیں انص
عنہم اجمعین کہ ایک جماعت مشرکین کو الیہ میں رسول صلی علیہ وآلہ وسلم کو پاس جمع ہوئے اور کہا اگر دعوی نبوت میں تم صادق ہو چاند کو آسمان میں
دونیم کرو اور وہ شب چہار دہم تہی ماہ مہربہ کمال کو پہونچا تھا حضرت صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ایسا کروں ایمان لائو تو کہ آسے ایک روایت
میں ہے کہ آنسرور فی دو گشت نماز او فرائی اور بعد از ان ہاتھ با دعا بلند کیا اور حق تعالیٰ سے درخواست کر کہ ساتھ انگشت مسجد اپنی کے اشارہ طرف
ماہ کو گیا ماہ دو گشت نماز او فرائی پر رہا اور آدھاپس کو نہان ہوا اور آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم یکا یک کو بلاتی تھے اور فرماتے تھے اے غلام

وفلان گواہ رہو اور ایک روایت میں وہ کہ اہل ماہ اور پیرا رقیقان اور آوہا و سہرا اور پیرا زوقیہ کے ظاہر ہوا اور ایک روایت وہ کہ دونوں شہر
 آپس سے ایسے جدا ہو سکے کہ وہ مرا کو در میان اون و شوق کے دیکھا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی بیحوت او کو دکھائی گیا محمد نے ماہر بھر کیا ہے
 اور ابو جہل لعین فریاد بر لایا آنحضرت میں نے یہ کہ سب کو پہنچا اور مرا دستار سے معلوم ہے نہ استمر کہ حسب دوام او بعضوں نے کہا اگر اگر نسبت ہمارے
 بیکر کیا لوگوں پر نکر کے لاجرم جو سدا کرتے پوچھتے تھے وہ کہتے تھے کہ البتہ فلاں رات میں انتفاق قمر ہوا اور یہ یہاں سے ایک جانب گیا انکو
 کہا محمد نے بھر بھر کیا ہے یہ آیت نازل ہوئی آیت اقرب الساعۃ و انت شق القمر و ان یہ و آت یوضو و یقولوا بھر بھر یعنی نزدیک ہوئی قیامت اور
 شکاف ہو اتم اور اگر کہتے تھے کوئی نشانہ روگردانی کرتے اور کہتے تھے جادو بسکو پہنچا نظم و چرخ را ما فضل زراست بکلیدی انگشت پیمبر
 بکلیدی زان چو زشت و است مہما ز اعدا و ان انگشت اوست ہم از نور آن پیر نور کف بصف بدرنگست روز صاف ۱۰ و صاحب مواب
 لایا ہے کہ علامہ ابن سبکی شرح مختصر ابن حاجب میں کہتے ہیں کہ صحیح میرے نزدیک وہ ہے کہ انتفاق قمر تو آیت ہے مخصوص علیہ و آلہ میں اور وہی ہے
 صحیحین وغیرہ میں بطریق کثیر و صحیح کہ مشک نہیں کیا جاتا تو اترا و صحت او مسلکی میں اور نگار کیا ہے اس معجز کو بعض متبدع نے کہو انقی بین مخالفان ملت کے
 ساندہ قبول کرنے ابراہم علیہ کے خرق و التام کو اور علی اور عثمان کہتے ہیں کہ نقل کو انھار نہیں اوس میں اوٹرس و قمر مخلوق خدا میں کرتا ہے
 اوس میں جو کچھ چاہتا ہے صیاد کو ال قیامت میں مخصوص میں مذکور ہے تفسیر موابہ لہ زمین کہتا ہے کہ وہ جو بعض قصاص ذکر کرتے ہیں کہ قمر
 جب نبی میں در آیا اور بار بار استنہ شریف سے کچھ اصل نہ کر کے جیسا کہ شیخ بدر الدین زکری نے اپنی شیخ عماد بن کثیر سے نقل کیا و اللہ اعلم اور شمس
 یعنی پیر ہوا و حکماء بعد از غروب ہی معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہے اسما بنت عمیس ذکر وہی نازل ہوئی حضرت پیر اور ہر بار کہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ میں تمنا پس اتفاق اداسی نماز عصر علی بن ابیطالب کو نہوانا انکا افتاب وغروب کیا پس آنحضرت نے
 پوچھا ایا نماز عصر میری تو نے یا علی کہا نہیں پس کہ آنحضرت فخر و اندام بندہ تیرا تیری طاعت اور تیری رسول کی طاعت میں تمنا پس اولنا پیرا اور پیرا
 کو کہا اسمار نے دیکھا میں نے افتاب کو بعد از غروب طلوع کیا اور پڑی شعاع او مسکی جبال و ارض پر اور یہ واقعہ مصباح میں تمنا خیر سے اور تمام کلام
 اس حدیث کا غر و خیر میں آیا و علی انشا اللہ تعالیٰ و مصل اور ایک معجزہ مشہورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مکر واقع ہوا ہے ہواطن عبدہ
 اور مشاہدہ طحیر میں اور روایت کیا گیا ہے طرق کثیرہ سے او بنین سنا گیا ہے کسی ایک انبیاء علیہم السلام سے اگر چہ باہر آتی تھی سنگ سے او پر
 باتہ موسیٰ علیہ السلام کے اور مشک نہیں کہ باہر ناپانی کا اصابع سے ابلغ ہے اور اعجاز میں روان ہوئی پانی کے جسے کہ باہر ناپانی کا اوس سے
 معبود و معبود ہے بخلاف باہر انیکہ گوشت و پوست و استخوان سے۔ اور تحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو جامع صحابہ سے اور مشہور اوس سے
 حدیث انس و جابر و ابن مسعود رضی اللہ عنہم ہے لیکن حدیث انس صحیحین میں واقع ہوئی کہ کہا دیکھنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وقت

نماز کو قریب آگیا اور لوگ طالب آب ہوئے اور نہ پایا آخر لا ملا گیا حضرت پاس آب وضو اور رکنا آپ نے دست مبارک اپنا طرف آب میں اور امر کیا لوگوں کو کہ وضو کریں اوس سے پس دیکھا سینہ پانی کو کہ باہر آتا تھا تہہ پتھر کے میان انگشتان مبارک حضرت سے پس وضو کیا تو منہ تا افرصت کھاتے اس کے تم کہتے لوگ تمہے کما تین سو اور حدیث ابن شہاب بن انس روایت ہے لگیا تھا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوہ تبوک میں پس کما مسلمانوں نے یا رسول اللہ ہم اور وفات اوچر دے ہمارے بیٹا سے میں نہ پایا آئے کچھ بچا ہوا پانی سے تمہارے پاس میں لانا ایک مزدور اسپانی بچا ہوا ایک شہک کمز میں پس فرمایا لا ولک کما سوا ذلک پانی اوس کما میں اور کما کف دست مبارک اپنا پانی میں کما اس کو دیکھا سینہ پانی بچا ہوا میان انگشتان حضرت سے پس سیراب کیا تھنے اپنے شتر دن اوچر دے ہوا نکو اور اٹھا رکھا باقی پانی او ر حدیث جابر صحیح میں بتائی ہی کما جابر سینے سے ہم ور حدیث جابر کے حضرت کے رکھو دینا کہ وضو کرتے تھے اوس سے اور کدائے لوگ آپ کے پاس بوجہ حضرت کیا حال رکھتے ہوا کہ سواٹے اسی جو عرض کیا یا رسول اللہ پانی عینے اور وضو کو نہیں کھتے ہم گری پانی کا پل پس دہرا ہے پس کما حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اپنا رکھو میں پس جوش مارا پانی نے مانتہ پتھر کو پس بیٹا سینہ پانی اور وضو کیا کما جابر سے تم کہتے اسی تھک لگا لگا کر دی ہوئی کفایت کرنا کما و تہی ہندہ مولا ہی او ر روایت کیا ہے حدیث جابر کو امام احمد و ترمذی اور ابن شہاب نے لیکن حدیث ابن مسعود صحیح میں روایت ملتی ہے کہ کما ابن مسعود نے اٹھا اور اوس حال میں کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہ تھا ہمارے پاس پانی میں فرمایا کما حضرت ذر ملک کر کسی پاس کچھ تو اسپانی پس لائے پانی اور ڈالا حضرت نے پانی کو ایک طرف میں اور کما دست مبارک اپنا پانی میں اور اون احادیث کو اگرچہ ایک صحابہ سے روایت کیا ہوا مثل انس یا جابر کے شلفیت میں گویا وہ جب جماعہ کا حاضر تھے راوی وعاکی میں اور اگر انکار کرتے نہ کرتے جسکی جبلت ان فی باور عادت صحابی تھی اور ساتھ اس نکتہ کے خبر واحد اگر کے جماعہ صحابہ کے مشہور روایت کریں اور وہ سکوت کریں حکم و حکار کے لگو یا سب دی میں خود بر صحیح مسلم میں عاونہ جبل سے غزوہ تبوک میں لایا کہ کما فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہ برستی تم وقت روشن ہونے کے کشیت الہی چشمہ تبوک پر آئے تبو پس جو کوئی وہاں اوسے چائے کہ ہاتھ نہ لائے اور اس نکر سے پانی او کا جب تک میں آون کما معاذ نے پس اسی ہم اوس چشمہ پر اور حال انکے سے پہلے دو مرد وہاں پہنچے تھے اور چشمہ نکل نہ تھا تھکے تھکے تھے اور کما وہاں ٹپکتا اوس سے پانی پس بوجہ حضرت ذر وون دونوں مرد سے ایسا ساس کیا تھنے اور ڈالا اپنا ہاتھ پانی میں کما ہم پس زبون کیا اون میں اور کما وہ بوجہ ہاتھ خدا ہی غور میں نے پس کما وہ صحابہ نے اپنے ہاتھوں سے چشمہ کو جامع کیا ایک کچھ پانی اور جابہو کی پانی سے ایک ہوا کہ اوس سے آواز میں مثل آواز صاعقہ پس وہ بوجہ حضرت نے منہ اور دونوں ہاتھ اپنے پر ڈالا اوس پانی کو چشمہ میں پس روان ہوا پانی بہت کچھ لوگوں نے بعد ازان فرمایا حضرت نے اسی معاذ تو دیک ہے اگر ذر ہو تیری حیات دیکھتے تو اس جگہ بسا میں و عمارات پس ایسی ہی واقع ہوا اور یہ خبر دنیا میں معجزات حضرت سے ہے اور ان خبر زمینت ایک قسم افنی وافر ہے معجزات سے اور تصر حدیث میں آیا کہ چودہ سو

حدیث جابر
صحیح مسلم
حدیث جابر
صحیح مسلم
حدیث جابر
صحیح مسلم

اوی سے اور چاہا اور کھایا سیراب کر لیا تا بچاس کر یوں کو پس نکال لیا پانی اوس کا اور چھوڑا اوس میں ایک قطرہ پس بیٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر ایک جانب چاہ کے اور کشیدہ کیا اوس سے ایک ٹول پانی اور دھو کیا اور ڈالا اوس میں لعاب بن مبارک لپٹا اور دعا کی پس جوش مارا پانی سے اور پلٹ ہوا پس سیراب ہوئے لوگ اور سیراب ہوئے اونٹ اونٹ کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ نکالا ایک تیرا بنی تیکش سے اور ڈالا چاہ میں پس جوش مارا پانی سے تاکہ سیراب ہوئے اور حدیث جابر بن جسیا کہ گذرا حدیث میں نکلن چشتہ و خماسیان اسماعی سے بیٹے آیا ہے اور درمیان ان دونوں تفسیر سے مخالفت ہے اور کہ تو فقیہ ہے میان تفسیرین یہ کہ کہ ایک تیرا بنی تیکش پس حدیث جابر نزدیک حضور وقت نماز تھی جب حضرت وضو کر چکا اور باقی پانی رکھ دیا پس زیادہ پانی چاہ میں اور حدیث عمر رضی اللہ عنہ میں درباب میں عسرت آیا ہے کہ لوگوں کو عطش سے میان تک لپٹا ہوا بچی کہ نحر کرتے تھے پوچھتا ہوں کہ تیرے اونٹ کے اونٹ کے شکنجے اور پیچھے پس چاہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت دعا فرماوین پس اوٹھائی حضرت نے دونوں ہاتھ اور ہنوز بان لای تھے ہاتھ کو کہ برساندہ ہوئے لوگوں نے وہ جو اونٹ کے پاس غروف واؤند تھے اور تجاؤ نکلیا اوس منہ نے لشکر کو لائی میں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین بی طالب تھے ذی الخضر میں پس کہا ابو طالب ذی من تھنہ ہوں یا بن النبی او نہیں میرے پاس پانی پس آنحضرت بیچے اسے اور مارا قدم اپنا اوپر زمین کے پس باہر لیا پانی اور کہا بی ائی عمر اور صحیحین بن عمران بن الحسین لایا ہے کہ تھے ہم ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر میں پس نکاحیت کی لوگوں نے نزدیک حضرت کے عطش سے پس اوٹھ حضرت اور بلایا و شخص کو صحابہ سے کہ ایک انہیں سے علی بن ابیطالب تھے کہ ماؤ اور طالب کر دیا پانی اور کلا کر دیا اونکو کہ پاتے ہو تم ایک عورت کو سوار اوپر اونٹ کے کراؤ کے ساتھ دو افراد ہیں پس روان ہوئے وہ دونوں و راسنا لکھ اون کے ایک عورت کو و مرندہ یاد و طویجہ کہتی تھی پانی سے پس لاسے اوس عورت کو حضرت کے پاس اور اتارا اوسے او سکے اونٹ سے اور طلب کیا حضرت نے ایک آؤند اور ڈالا اوس میں پانی اور پکارا لوگوں کو کلاؤ اوپر اور پلاؤ پانی اور وہ عورت کمری دیکھتی تھی کہ کیا ہوتا ہے۔ راوی کہتا ہے قسم خدا کی ہر چہ پوچھا دیا او سکوا اور حالانکہ خیال کرتے تھے کہ زیادہ ہے پانی اوس سے کہ پہلے تھا پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کرو اوس عورت کے واسطے چرس طعام سے کہ ہوئے پس جمع کیا صحابہ نے او سکے لیے توفیق و یوقی سے اور گردانا اون سکوا ایک کپڑے میں اور سوار کیا او سکوا او سکے شتر پر اور کہا بارگے او سکے اور کہا آنحضرت نے جا رہا تھی ہے تو کہنے کہ نہیں کیا پانی تیرے سے کچھ لیکن خواہے پانی عنایت کیا ہلکوانی قدرت سے پس آئی عورت اپنے لوگوں کو پاس اور کہا ابو العجب پیش آیا مجھے دو مرد لگے پاس ایک مرد کہ لکھا جاتا ہے اوسے صحابی پس ابابہ کہہ اور تمام قصہ بیان کیا اور کہا بخدا سو گند یہ مرد یا را و تیرین مردم ہے یا رسول خدا ہے اور کہا اپنی قوم کو آیا ہے تمہیں رغبت طرون اسلام کے الحدیث ایسا ہی ہے خواہ بکدنیہ میں اور بعض روایات میں آیا ہے کہ اطاعت کی اوس عورت نے اور آئی اسلام میں اور عادت

اور حدیث جابر بن جسیا کہ گذرا حدیث میں نکلن چشتہ و خماسیان اسماعی سے بیٹے آیا ہے اور درمیان ان دونوں تفسیر سے مخالفت ہے اور کہ تو فقیہ ہے میان تفسیرین یہ کہ کہ ایک تیرا بنی تیکش پس حدیث جابر نزدیک حضور وقت نماز تھی جب حضرت وضو کر چکا اور باقی پانی رکھ دیا پس زیادہ پانی چاہ میں اور حدیث عمر رضی اللہ عنہ میں درباب میں عسرت آیا ہے کہ لوگوں کو عطش سے میان تک لپٹا ہوا بچی کہ نحر کرتے تھے پوچھتا ہوں کہ تیرے اونٹ کے اونٹ کے شکنجے اور پیچھے پس چاہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت دعا فرماوین پس اوٹھائی حضرت نے دونوں ہاتھ اور ہنوز بان لای تھے ہاتھ کو کہ برساندہ ہوئے لوگوں نے وہ جو اونٹ کے پاس غروف واؤند تھے اور تجاؤ نکلیا اوس منہ نے لشکر کو لائی میں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین بی طالب تھے ذی الخضر میں پس کہا ابو طالب ذی من تھنہ ہوں یا بن النبی او نہیں میرے پاس پانی پس آنحضرت بیچے اسے اور مارا قدم اپنا اوپر زمین کے پس باہر لیا پانی اور کہا بی ائی عمر اور صحیحین بن عمران بن الحسین لایا ہے کہ تھے ہم ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر میں پس نکاحیت کی لوگوں نے نزدیک حضرت کے عطش سے پس اوٹھ حضرت اور بلایا و شخص کو صحابہ سے کہ ایک انہیں سے علی بن ابیطالب تھے کہ ماؤ اور طالب کر دیا پانی اور کلا کر دیا اونکو کہ پاتے ہو تم ایک عورت کو سوار اوپر اونٹ کے کراؤ کے ساتھ دو افراد ہیں پس روان ہوئے وہ دونوں و راسنا لکھ اون کے ایک عورت کو و مرندہ یاد و طویجہ کہتی تھی پانی سے پس لاسے اوس عورت کو حضرت کے پاس اور اتارا اوسے او سکے اونٹ سے اور طلب کیا حضرت نے ایک آؤند اور ڈالا اوس میں پانی اور پکارا لوگوں کو کلاؤ اوپر اور پلاؤ پانی اور وہ عورت کمری دیکھتی تھی کہ کیا ہوتا ہے۔ راوی کہتا ہے قسم خدا کی ہر چہ پوچھا دیا او سکوا اور حالانکہ خیال کرتے تھے کہ زیادہ ہے پانی اوس سے کہ پہلے تھا پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کرو اوس عورت کے واسطے چرس طعام سے کہ ہوئے پس جمع کیا صحابہ نے او سکے لیے توفیق و یوقی سے اور گردانا اون سکوا ایک کپڑے میں اور سوار کیا او سکوا او سکے شتر پر اور کہا بارگے او سکے اور کہا آنحضرت نے جا رہا تھی ہے تو کہنے کہ نہیں کیا پانی تیرے سے کچھ لیکن خواہے پانی عنایت کیا ہلکوانی قدرت سے پس آئی عورت اپنے لوگوں کو پاس اور کہا ابو العجب پیش آیا مجھے دو مرد لگے پاس ایک مرد کہ لکھا جاتا ہے اوسے صحابی پس ابابہ کہہ اور تمام قصہ بیان کیا اور کہا بخدا سو گند یہ مرد یا را و تیرین مردم ہے یا رسول خدا ہے اور کہا اپنی قوم کو آیا ہے تمہیں رغبت طرون اسلام کے الحدیث ایسا ہی ہے خواہ بکدنیہ میں اور بعض روایات میں آیا ہے کہ اطاعت کی اوس عورت نے اور آئی اسلام میں اور عادت

اور حدیث جابر بن جسیا کہ گذرا حدیث میں نکلن چشتہ و خماسیان اسماعی سے بیٹے آیا ہے اور درمیان ان دونوں تفسیر سے مخالفت ہے اور کہ تو فقیہ ہے میان تفسیرین یہ کہ کہ ایک تیرا بنی تیکش پس حدیث جابر نزدیک حضور وقت نماز تھی جب حضرت وضو کر چکا اور باقی پانی رکھ دیا پس زیادہ پانی چاہ میں اور حدیث عمر رضی اللہ عنہ میں درباب میں عسرت آیا ہے کہ لوگوں کو عطش سے میان تک لپٹا ہوا بچی کہ نحر کرتے تھے پوچھتا ہوں کہ تیرے اونٹ کے اونٹ کے شکنجے اور پیچھے پس چاہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت دعا فرماوین پس اوٹھائی حضرت نے دونوں ہاتھ اور ہنوز بان لای تھے ہاتھ کو کہ برساندہ ہوئے لوگوں نے وہ جو اونٹ کے پاس غروف واؤند تھے اور تجاؤ نکلیا اوس منہ نے لشکر کو لائی میں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین بی طالب تھے ذی الخضر میں پس کہا ابو طالب ذی من تھنہ ہوں یا بن النبی او نہیں میرے پاس پانی پس آنحضرت بیچے اسے اور مارا قدم اپنا اوپر زمین کے پس باہر لیا پانی اور کہا بی ائی عمر اور صحیحین بن عمران بن الحسین لایا ہے کہ تھے ہم ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر میں پس نکاحیت کی لوگوں نے نزدیک حضرت کے عطش سے پس اوٹھ حضرت اور بلایا و شخص کو صحابہ سے کہ ایک انہیں سے علی بن ابیطالب تھے کہ ماؤ اور طالب کر دیا پانی اور کلا کر دیا اونکو کہ پاتے ہو تم ایک عورت کو سوار اوپر اونٹ کے کراؤ کے ساتھ دو افراد ہیں پس روان ہوئے وہ دونوں و راسنا لکھ اون کے ایک عورت کو و مرندہ یاد و طویجہ کہتی تھی پانی سے پس لاسے اوس عورت کو حضرت کے پاس اور اتارا اوسے او سکے اونٹ سے اور طلب کیا حضرت نے ایک آؤند اور ڈالا اوس میں پانی اور پکارا لوگوں کو کلاؤ اوپر اور پلاؤ پانی اور وہ عورت کمری دیکھتی تھی کہ کیا ہوتا ہے۔ راوی کہتا ہے قسم خدا کی ہر چہ پوچھا دیا او سکوا اور حالانکہ خیال کرتے تھے کہ زیادہ ہے پانی اوس سے کہ پہلے تھا پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کرو اوس عورت کے واسطے چرس طعام سے کہ ہوئے پس جمع کیا صحابہ نے او سکے لیے توفیق و یوقی سے اور گردانا اون سکوا ایک کپڑے میں اور سوار کیا او سکوا او سکے شتر پر اور کہا بارگے او سکے اور کہا آنحضرت نے جا رہا تھی ہے تو کہنے کہ نہیں کیا پانی تیرے سے کچھ لیکن خواہے پانی عنایت کیا ہلکوانی قدرت سے پس آئی عورت اپنے لوگوں کو پاس اور کہا ابو العجب پیش آیا مجھے دو مرد لگے پاس ایک مرد کہ لکھا جاتا ہے اوسے صحابی پس ابابہ کہہ اور تمام قصہ بیان کیا اور کہا بخدا سو گند یہ مرد یا را و تیرین مردم ہے یا رسول خدا ہے اور کہا اپنی قوم کو آیا ہے تمہیں رغبت طرون اسلام کے الحدیث ایسا ہی ہے خواہ بکدنیہ میں اور بعض روایات میں آیا ہے کہ اطاعت کی اوس عورت نے اور آئی اسلام میں اور عادت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسمین جو کچھ کھانے کا یا پینے کی دعا برکت بعد اذان کہا کہ بلا و دسل آدمی پس آئے اور کیا یا چٹ پھر کرا اور باہر نکلے
 پھر فرمایا لا کوا و دسل آدمی تانہی اور سب نے کہا یا اور سیر ہوئے شستریا ہی متشخص شنگ راوی ہے اور ایک روایت میں سلم سے
 انہی بیشک وارد ہوئے ہیں اور یہی آیا ہے کہ آپ نے تناول فرمایا اور اہل بیت ابو طلحہ نے اور باقی رہا پس خوردہ اور بعض روایات میں
 کہ آٹھ ہی آیا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ یہ دوسرے قضیہ میں ہے امواستے کہ اکثر روایات صحیحین میں دسل و دسل میں - کذا فی المواہب المدلل
 اور حکمت جماعت جماعت بلاغین نہ سکو ایک بارگی وہ کہا ہے کہ اگر سب یکبارگی آتے طعام و نکی نظرمین قلیل معلوم ہوتا اور کافی نکھائی
 دیتا اور یہ سواظن موجب ذہاب برکت ہوتا یا گناہ ننگ نئی گھایش سبکی اوسمین نہ تھی با کانسہ ایک تناول جماعت کثیر کا اوس سے شکار کا
 اور موجب اذہام ہوتا اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب پیچ خوردہ تو کہ کہ انخروا ت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے
 کرسنگی لوگوں پر ظالم ہوئی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ امر کر لوگوں کو نگو تا بقایا ہی تو تھی انہوں کی جمع لاوین اور دعا کر دے ساتھ
 برکت کے اوسمین فرمایا اے پس فرمایا ناطع بچا وین اور بقایا ہی ازواد لاوین ایک شست ارن لایا اور دوسرا روٹی کے کڑے اور اسے
 اوزکا وہ تھا کہ لایا ایک صاع تھر سے ناگرا دی نطع پر تھی اندک پس دعا فرمائی حضرت نے برکت اور فرمایا لا اے اپنے ظروف میں پس نہرھا
 لشکر میں کوئی ظرف مگر یہ کہ بھر گیا اور کہا یا سب نے اور سیر ہوئے اور ہنوز فقیراوس سے رہا تھا اور لشکر خوردہ تو کہ میں بروایت تھرزار
 مرد تھے اور جب شاہد کیا حضرت نے یہ عجزہ کہا شہیدان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ ملاقات کرے خدا تعالیٰ سے ساتھ ان دو تھما و نگو
 کوئی عجزہ کہ باز کر کہا جاوے بہشت سے اور ایک روایت میں ہے انس سے کہ انحضرت زیت کو عروسی میں لائی تھے پس بھیجا ام سلمہ نے
 واسطے حضرت کے ایک بڑے کانسہ میں طعام خرما اور روغن و قروت سے کہ تیار کرتے ہیں اور کبھی سجای قروت سو فیقی ہی ڈالتھیں
 اور کہا انس کو حضرت کے پاس لیا اور کہہ یا رسول اللہ اسکو میری مان نے آپ کے واسطے بھیجا ہے اور آپ کو سلام کہا ہے اور عذر
 قلت اس طعام کا عرض کیا ہے پس انس اسکو رو برو انحضرت کے لایا فرمایا کہہ اور جا فلان فلان جماعت کہ جنکا نام لیا بلا لا اور لے آ
 جو کوئی تجھے شامی راہ میں پیش آوے پس باہر گیا میں اور بلایا جسکا کہ حضرت نے نام لیا تھا اور جو کوئی میرے رو برو آیا جب پھر میں بلایا
 کہ کہ لوگوں سے پر ہے پوچھا انس سے کہ کس قدر آدمی میں کہا بقدر تین سو کے پس دیکھا میں کہ کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 دست مبارک اپنا اوس طعام پراور کچھ پٹھا اور طلب کیا دسل و دسل آدمی کو اور فرمایا کہا وسم امسکرا اپنے اپنے آگے سے پس کہا یا او
 سیر ہوئے اسطرح طائفہ طائفہ آتے تھے اور کہا تو نے مناسب نے کہا یا پس فرمایا ہی انس او تھما پس او تھما یا تے مجھے میں علوم کہ
 وہ طعام رکھتے وقت زیادہ تنایا او تھما تے وقت روایت کیا اسے بخاری اور سلم نے اور حدیث ابو ایوب میں آیا ہے کہ او سننے طیار کیا

حضرت کے واسطے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے طعام بعد کفایت ان دونوں صحابہ کو پس فرمایا حضرت نے طلب کر
تیشل آدمی (اشتراف انصار سے پس طلب کیا ابو ایوب بنہ او کو پس کیا یا انھوں نے اوپر چاہا پھر فرمایا طلب کر ساٹھ آدمی اور انھیں سے
کہا یا سب نے اوپر چاہا پھر فرمایا طلب کر شتر آدمی اور انھیں سے انھوں نے کہا یا اور باہر آیا انھیں سے کوئی مگر سلام لایا اور سمیت کی
کہا ابو ایوب نے کہا یا اس طعام میرے ایک سوانشی مرنے اور مروی عمر بن الجندب سے کہ کھاتے ہم بغیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ساٹھ
کونین نبوت ہم کھاتے تھے صبح سے رات تک دن اٹھتے رہتے تھے اور دس بیٹھے تھے اور کھاتے تھے کھاتے یہ برکت کھاتے تھے
پس اشارہ کیا عمر نے طرف مکان کے اور کہا ہمارے تھے روایت کیا اس حدیث کو دارمی اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور عالم اور قتی اور
ابو نعیم نے اور حدیث عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ تھے ہم حضرت کے ساتھ ایک سو قین جن اور خیر کیا گیا ایک صاع طعام سے
اور ذبح کی گئی ایک بکری پس بریان کی گئی جو کدو ل اور گروسے اور جو پیشین پھرتا ہے اور سونڈ بندانہ تھا کوئی ان ایک متوشق بن سے
مگروہ کاٹا آنحضرت نے اوسکے واسطے ایک پارہ اوس سے پس کیا اوس شاة سے دو کاسہ بزرگ مین اور طعام سے پس کیا یا ہم سے
اور باقی راہ وہ جو کاسہ مین تھا پس اونٹ پر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر کیا مجھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کطلب کرو مین اہل صفہ کو پس وہ ہونڈیا مینا و نکو او جمع لایا مین پس رکھا گیا ہمارے آگے ایک کاسہ طعام پس
کہا یا مجھے جس قدر چاہا اور فارغ ہوئے ہم اور کاسہ ویسا ہی پرتا کر رکھا گیا تاکہ اگر ناکہ او مین نشان اصابع تھا اور رہی ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ مین نہایت گرسنہ تھا ایک کاسہ شہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا فرمایا طلب کرو اہل صفہ کو پس مین پنے دل مین کہا
یہ شہر کیا مقدار ہے اگر مجھے دے مین تیار اور اسودہ ہوتا لیکن آپ کے فرمانے اور حکم سے چار مین پس حکم آنحضرت باہر کیا مین اور
یار و نکو بلایا مین پس سب سے اور کیا اور باقی برابر سے سوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی پس مجھے دیا بعد از ان آپ پہنچا
اور فرمایا ساقی القوم اخرم یعنی ساقی قوم کا آخر کا ہے اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ جمع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بنی عبد المطلب کو کہ چالیس شخص تھے کہ کھاتے تھے جدوہ اور پیتے تھے فرق پس تیار کیا حضرت نو ایک پیانہ طعام سے کہ کیا یا سب نے اور
سیراب ہوئے اور باقی رہا جیسا تھا اور طلب کیا ایک قلعہ پانی سے سنبھلے پیا اور سیراب ہوئے اور ویسا ہی باقی راہ وہ انی الشفا اور
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مالک انصار نے بھیجے تھے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ مین روغن پس آئے فرزند
اوسکے اور طلب کرتے تھے ان نویشن اور مین او سکے کہ نہ تو مین قصہ کرنے ام مالک طرف اوس مکہ کے کہ او مین روغن حضرت کو واسطے
بھیجے تھے ساقی او مین روغن پس ہمیشہ ہوتا اسکو روغن او مین مکہ مین تا ایک دن اوسے نہ چھوڑا پس ای ام مالک نزدیکی آنحضرت صلی اللہ علیہ

لے

از شہر ان

روایت شد

کہ شہر

تھا

سال

میں

میں

میں

میں

میں

والدوسلم کو اور بیان کی صورت حال فرمایا حضرت نے فرمایا تو نے اس حکم کو اور اگرچہ چھوڑتی اور چھوڑتی مجال نہ دیتی ہو تا میں تمہارے لیے
اوس حکم میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی خدمت کرے حضرت سید المرسلین کی اور
اتفاق کرے محبت و ملی میں کی چیز برکت دیوسے حق تعالیٰ رزق اور مال اوسکے میں اور سب چیزیں رزقنا اللہ مجتنبہ یعنی نصیب کرے ہم سب کو خدا
محبت و اتباع سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سب جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیا ایک مرد حضرت پاس اور طعام طلب کیا
پس دیا اوسکو نیم وقت تعمیر پس ہمیشہ کما تا وہ اندھو رواوسکی اور بہانہ اوسکے اوس شہیر سے تا وہ کہ چما دیا کیا اوسے پس آیا وہ آگے انحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عرض حال کیا فرمایا اگر پیمانہ نکرا تو قاجم رہتی برکت اوسکی تیرے پاس اور کہتا ہے اوس سے ہمیشہ اور
کہا ہے حکمت جات رہے برکت روضہ کی وقت افشردن حکم کے اور عدم ہونا شیوع کا وقت پیمانہ کے وہ ہی کہ شیوع کا اور پیمانہ کرنا منقاد
تسلیم و قبول اور پھر خدا کے سب اور دشمن تہریر و اخذ و قبول و قوت کی پس فرمادیا گیا فاعل اوس کا ستائندہ وال نعمت کے کہمانہ و سنے اور
مثل اسکی ہے نگاہ کرنا دیکھ اور تعمیرین در میان حدیث تکمیل طعام کو گذرا اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی در باب فتنہ رمنی اوسکے باب
عبدالغضاری کہ کہ نجاری زروایت کیا ہے اس باب میں مشہور ہے کہ چھوڑا تھا قرض او بڈل کیا واسطے فرمایا اپنے باپ کے اصل مال کو
او قبول کیا اور نہ تھا غنجل اوسکے میں گفتاؤنگے دین کا پس آیا جابر انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا تحقیق حضرت جابرین
کہا یہ پیر اور از غنم یہ ہوا اور چوہا دام مبت اور بین چاہتا ہوں کہ دیکھیں تمہیں فرمایا جابا اور زمین تم کو ایک گوشہ میں رکھ پس کیا فی سبط
حضرت فرمایا اور بڑا انحضرت کو تب فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا لپٹ گویا مجھ جب دیکھا انحضرت آیا و کو ہر سہ اگر زمین کے
کہ گناہ تیرے سب سے او بیٹھے اوپر اور کہا طلب کر اپنے غم کو کہیں کیل کیا اونکے واسطے تا وہ کیا حق تعالیٰ نے والدیر سے امانت اوسکی
اور میں اتنی تا امانت والدہ او کیجا دے اور کچھ واسطے خواہ دنگے نہ ہے اور جابر رضی اللہ عنہ کہ نو بین تمہیں کہ اوسکے باب فرمایا تھا
عصمہ غزنوی باقی والدہ اور قرض بھی ادا ہوا اور میں دیکھتا تھا اوس خرم کہ کہ اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے گویا ایک
فرمایا و سب کم نہیں ہے اب پس تعجب کیا فرمائیے اور روایت کیا ہے اب ہریرہ فرمایا لوگ ہو کہ سے سخت عاجز ہوئے پوچھا انحضرت نے مجھے
کچھ خبر کہتا ہے تو یا اب ہریرہ نے عرض کیا البتہ تمہاری خبر کہتا ہوں نہیں تو نہ دان میں لائی اور نکلا اوس سے انکشت فرمایا اور دعا برکت
فرمائی اور طلب کی دس دس آویں ملتا تمام مشکرا اوس سے سیر ہوا اور کہا مجھے لے جو کچھ لایا تھا تو تیرے والد الی تمہا پتا نوشتہ دان میں اور
کمال اوس سے ایک شہادت بوقت حاجت اور شمار دست کر اوس سے پس لیا شیخ نے زیادہ اوس سے کہ لایا تھا میں پس کہ آیا میں نے اور کہ لایا اوس
فرماتے مانت میات رتو خدا اور لای کلاؤ غنم تک تاکہ وہ تمہیں ہوئے سخاوت اور غارت کیا گیا میرا کہ لپٹا مجھے وہ فرمایا اور نوشتہ لایا تھا

وادی وادی
سین سدر
شصت شصت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک بیت منقول ہے مشہور الناس ہم دلی فی الیوم مکان ہم الجواب وہم شیخ عثمان یعنی گو گو نکو ایک ہم ہی اور مجھے آج وہ ہم
ہیں ہم تو شردان وہم شیخ عثمان ۴ واسطہ علم اور مروی ہے کہ آنحضرت فی مہربان خطاب کو امر فرمایا تا اندک نما سے چار سو شتر سوار کو زانو و قوس
نزدیک کیا اور وہ فرمایا بنی تمے کو یا ایک خیرا و ستر کھم نمواتا اور احادیث کثیرہ عام میں بہت وارد ہیں اور فائق سب میں حکایت غزوہ تبوک ہے
کہ بقایا می از واد کو باجو و قلت ایسی برکتیں بیشین کہ شتر ہزار آدمی آدس سے سیر ہوئے اور تمام لشکر نے فزون پر کیے میسا کہ گذر پروردگار تعالیٰ
ہم بسکو برکات سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات سے محروم نہ کرے اور غزوہ فاند کو نعمت ظاہر و باطن آنحضرت سے محبوب کرے حکما بہت
یاد رکھو نہیں کہ بازار مکہ معظمہ اور ہامہ تعلیم و تکریم میں ایک ترہ فرخیش اوپر تریحون اپنی سکے پانی چکر کرتا اور کہتا تھا یا کر تے اللہ تعالیٰ و اتزلی تزل
ثم لا ترغلی العلم صلی علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم ای برکت غیر اتز او اور تریحون کے زمین پر نہ کو چکر کر تو وصل کلام حیوانات اور طاعت و فی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسے آدمی طبع و سنو و ستفا و امر دین و شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تہجیک کا ترہ و سادات بنام و نیکے پڑا ہل ایمان
سے ہیں ایسی ہی ساری حیوانات کو کہ طبع و مفاد امر را دے الہی کے ہیں بطریق اعجاز و خرق عادات متفاو طبع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
کیا اسی جگہ سے ہے کہ بعضے را ب تحقیق و راہل باطن فی کما ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فانی حیوانات و نباتات و جمادات سے سموت
ہوئے ہیں جو دائر عقل اور تکلیف امر دنی سے باہر ہیں اور سب نجس طاعت و ایمان اور شہادت و بصدق رسالت را دے اور دوسوم بمعینیت دین
جیسے آدمی لیکن حیوانات ناخبرہ جو حمل و شکایت و اسکی سے طبع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسے انسان ہیں مالک فیضی اللہ عنہ فی روایت
کی سبہ کخاص ہر ایک کو الہمیت انصارت ایک شتر تھاپس آئی و پاس آنحضرت کو عرض کیا یا رسول اللہ تم ہمارے پاس کیا آؤں کہ کینچے ہیں اور اسکی
پانی ابغنی اور کرشمی کرتا ہے چروا سنے کر تھاپے ہماو شیت اپنی سے او نخل و زرع ہمارے باغ میں ہیں اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اصحاب
اور کے طرف اس شتر کے پس اسے باغ میں اور کر تھاپے اور شتر ایک گوشہ میں بیٹھا تھا کیا یا رسول اللہ شتر تانے میگ گذرہ ہوا ہے اور ہم
خوف کرتے ہیں کہ ذات شریف پر ہما و اگر نہ چوچے فرمایا میں اس سے کچھ و ن و خط نہیں پس حب و کیا شتر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منہ لایا
ایک لڑکھو و بچہ دین گیا آگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کپڑے حضرت فی موی ہنسیانی او سکے اور کام میں لائی صحابہ فوعض کیا یا رسول اللہ
اس حیوان لا عقل فی لکوسجہ کیا پس ہم شرا و از زمین ساندہ و سکے فرمایا نہیں شرا و اولفق اس کو کہ سب دکرے آدمی کو اور اگر ہونا اور تانہ میں
لن کو کہ سجدہ کرے اپنے شوہر کو محبت بزرگی حق مشوہرا و پر دن کے رواہ احمد و السنن اسی راہ و بعض روایات میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت فی اس مقام میں
نہیں ماہیں عمان و زمین کو فی جیر کبری رسالت کا اسے علم نہو مگر عصا جرن و اس اور دوسری خبر میں آیا ہے کہ دو چا تو تھوڑا و مکی ذبح کر میں پس
وہ حکایت لایا آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک شتر نے را لڑائی گوون آگے آنحضرت کو خاک پر کی اور فرمایا

در بیان تیرے اور اس کے گھر کی وجہ پہاڑ سے جانا ہے تو اس کے مضمومین اور ہوتا ہے تو جنو و خدا سے کہا راہی تے میں غم میں کو کون چلاوے
 گناؤں نے میں نے پتا ہون پس کیا نزدیک حضرت کے اور اسلام لایا اور کچھ کیا واسطے نب کے ایک شتا تو دین سے اور مثل اسکے حکایت
 ابی سفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ سے ہی لائے ہیں کہ ایک گرگ کو دیکھا کہ وہ کچا ہے جب آہو حرم میں آیا اور تعجب کیا پس کہا اگر گ نے
 عجب تر اس سے وہ سب کہ محمد بن عبد اللہ پکارتا ہے مکہ طرف جنت کے اور پکارتا ہے تو تم اور مکہ طرف آتش و دوزخ کے یہ کو الی الجنتہ و دوزخہ
 الی النار ہیں ابی سفیان نے صفوان سے کہا سو گندلات وغری کی گاؤں کرتا ہے تو یہ حکایت میں چوتھا تب تو زمان ملک کو بے مردوں کے اور ابو بل
 اور اصحاب اس کے سے ہی مثل اس کے روایت کیا ہے اور اسی باب سے ہے حدیث نصب یعنی سو سارا اور کلام کرنا اور حکایت حدیث ہی مشہور ہے
 اور روایت کیا ہے اسے یقینی نے ادا ویت کثرو دین اور ذکر کیا ہے فانی عیاض نے شفا میں حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ایک مغل میں اصحاب اپنے سے ناکا ہوا ایک اعرابی بنی سیلم سے کہہا کہ کیا تھا نصب کو اور کہتا تھا اسے اپنی ستین میں نابالجا و
 ترل گا اپنی میں اور بیان کرے اور کہا وہ میں جب دیکھا اعرابی نے ایک جماعت کو کہا کہ یہ کون ہے کہ ساتھ جماعت کو بٹھا ہے کہ رسول خدا
 ہیں پس باہر لایا اپنی ستین سے نصب کو اور کہا سو گندلات وغری کہ یہاں نہیں انیکا میں تہیہ تک بیان لاوے یہ نصب اور دلائل نصب کہ آگے
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس انرا فانی آنحضرت نے نصب کو اور کہا اسی نصب جو ابیہ نصب نے ساتھ ہی زبان ریش کو کہنا سب قوم
 تنہیک و حدیث کہ اور کہا اسی بخت تمام نئی پس فرمایا آنحضرت کہ نصب کو کہے بدت کہ اسے تو کہا خدا کو کہ آسمان میں سب سے بڑا اور
 زمین میں سب سے عظمت اس کی اور دریا میں سے راہ اس کی اور بخت میں سے رحمت اس کی اور آتش میں سے عقاب اس کا فرمایا آنحضرت نے میں
 کون ہوں کہ رسول رب العالمین خاتم النبیین قد طلع من صدق وخاب من کذب یعنی بدستی فیروزی واصل کی جسے تجھے مچا جانا اور بڑا بہرہ
 اور ناسید ہوا رحمت خدا تعالیٰ سے جسے تجھے ہٹلایا میں اسلام لایا اعرابی الحدیث بطول اور اشعار بھی نقل کیے ہیں کہ اس نصب نے آپ کی
 نصت دین پڑے اور انرا بجا حدیث قرآن ہے کہ روایت کیا اسے ائمہ نے بطریق متعدد کہ تعویذ کرتا ہے بعض اسکا بعض کو ذکر کیا ہے فانی
 عیاض نے شفا میں اور ابو نعیم نے دلائل میں اس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابین پر تو تھے ناکا ہونے اور ایک ہاتھ کی دین بار
 یا رسول اللہ میں اس طرف دیکھا آنحضرت فرمایا دیکھتے ہیں کہ آہو مادہ بستہ بند میں پڑی ہے اور اعرابی نے اس کی کپڑے میں لپیٹا ہے پس فرمایا
 آنحضرت فرما کہ کیا ہے حاجت تیری کہا صدق کیا ہے اس اعرابی نے مجھے اور میرے دو بیٹے ہیں اس پہاڑ میں رہا کہ مجھے تاجا و نعین اور دو دھپک
 پہاڑوں کی چلی آؤں میں فرمایا آنحضرت فرمایا ہی کہ گئی تو کہ اوٹی چلی آئیگی کہ عذاب کہے مجھے خدا تعالیٰ عذاب عشتاراک اوٹی آؤں میں پس کہ گیا
 اسے آنحضرت فرما دے گئی اور باہر آئی اور اسے آنحضرت نے پس میدا ہوا اعرابی اور کہا یا رسول اللہ کہ حاجت رکھتا ہے تو فرمایا حاجت یہاں

کہ ہا کہ قوس غلبتہ کو پس رہا کیا اعرابی نے اسے پس دور قی قی محرمین خوش خوش اور پائی کو بی کرتی تھی اور کتنی تھی اشہد ان لالہ الامہ و ان
 محمد رسول اللہ اور بی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر میں تھے اور سب لوگ پیاسے ہوئے باوجودیکہ پانی کے اوپر چڑھتے
 پس نبی و حضرت پاس آئی اور آنحضرت نے اس کا دودھ دھو کر سب کو سیراب کیا کہ باندہ زمین سوا آدمی کے تھے پس رانہ کو کہ کو حضرت کا تہا
 فرمایا کہ اسے نماز کرو پس رفع نے اسے باندہ ایک ساعت کے کیا دیکھتے ہیں کہ چلی گئی فرمایا ان الذی جاہل بہا ہو الذی نہیب بیا یعنی بدستی
 جو لایا تھا اسے دی اسے لیکھا اور از انجملہ وہی کلام ہماروایت کیا ہے ابن مساکر نے کہ جب فتح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 خیبر کو حکم کیا ایک ہمارے اور کہ آنحضرت نے نام تیرا کیا ہے کہ سیدہ انام فرید بن شہاب کہ پیدا کیے ہیں پروردگار تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے
 ساتھ ہمارا رسول انہیں ہوا اور ہر سوای پیغمبر کے اور میں اسید وارتما کہ حضرت محمد پر ہوا رہوں اور باقی نعین رہا نسل جب میرے سے سوا اور لایا
 ہر حضرت اور کہ کہ انما میں اس سے پہلے ایک یودی کے قبضہ میں اور زمانہ میں محمد کا پیدا ہوئی سواری میں اور تہا وہی وہی کہ مجھے شکم پر کا تہا
 پس فرمایا آنحضرت نے کہ نام تیرا پیغمبر ہووے اور تہا پیغمبر حضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور آنحضرت دروازے پر اسے پہنچے تھے
 کیسے نامبر کے اور بلا واسطہ اسے پس آیا پیغمبر اوپر دروازہ کے اور کو تہا در کو ساتھ مرا نے کے نبی ہا تہا صاحب دار انتشار و کرتا
 کہ اجابت کر دہول خدا کو تحفہ ہا تہا نبی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی پیغمبر اوپر رہا ابو القاسم بن ابیہ ان کے آیا اور پھر کو
 اس چاہو میں وہا کہ جبہ فرج اور فوج کے اوپر فراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور رہی اسی باب سے سہم شیر اسد اور تہا کو کا
 ساتھ غنیمت کے کہ صحابہ میں لشکر سے دور پڑا اور راہ ہول گیا اور کہنا اور سنا کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس راہ بتائی اور
 پہونچا یا اسے شیر نے لشکر میں اور یہ مجزہ آنحضرت تہا اور فی الحقیقہ کہ امانت اولیا معجزہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور ابن مسعود
 نے روایت کیا ہے کہ بوترون نے مکہ میں اوپر حضرت کے سایہ کیا روز فتح پس دعا سے فرمائی اس کے حق میں ساتھ
 برکت کے اور تسبیح ملکوت اوپر تہنض حمام اوپر در غار کے مشہور ہے اور کہتے ہیں کہ بوترم کے نسل اون کہ بوترم کے
 سے ہیں کہ غار میں سکن رکھتے ہیں اور روایت کیا گیا ہے کہ امر کیا آنحضرت نے شجر کو کہ بعد آدمی کہ روئیدہ ہوا اور پھیدہ
 کیا در غار کو کہہ فی الشفا اور قاضی بیاض نے کہا کہ اس حدیث و باب کلام صحیہ انات اور اطاعت او نکی خاص آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کو بہت ہیں وہ جو مشہور اور واقع کتب ائمہ میں تہمین بیان کہین تہا **صل** جیسا کہ تہ انات سب طبع و منقاد
 امر آنحضرت تہا تہا تہا ہی جیہ فرمان برداری اور اطاعت میں حاضر تھے اور اسی جگہ سے کلام و سلام شہوا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کو اور اطاعت و شہادت رسالت آپ کی روایت میں آیا ہر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کی طرف میرے

نہ گزرتا تھا میں کسی سنگ دخت پر نہ کہ وہ کہ سلام کرتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آیا ہوا کہ کھا تھا میں ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 مکہ میں پس باہر آئے ہم بعض نواحی اوکی میں انتشار براہ میں پیش نہ آیا کہ وہ اور دخت کہ کھا تھا السلام علیک یا رسول اللہ رواہ الترمذی ابو یوسف
 ابتدا و وحی میں تھا جیسا کہ حدیث سابق میں گذرایا اور ہی اور زمانوں میں واللہ اعلم اور حاکم مستدرک میں لایا ہے باسناد حید ابن عمر کہ کھا
 تھو ہم ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر میں پیش آیا اعرابی اور جب نزدیک حضرت معلم کے آیا کھا او سکون خاص حضرت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کھاں جاتا ہوا تو کھا جاتا ہوں طرف اہل اپنے کے فرمایا آیا تجھے رغبت ہو طلب خیر میں یعنی چاہتا ہے تو کہ نیکی اور سعادت حاصل کرے تو واسطے
 اہل کھا اور کیا ہے فرمایا شاد است ان لا اثم ولا الله ولا شرک لک لوانی محمد عبدہ ورسولہ ثم یعنی میں کوئی مہود بھی سوار اللہ کے
 واحد ہے وہ نہیں انہما واسطے اسکے اور بد رستی محمد بندہ او سکا اور فرستادہ او سکا ہے۔ اعرابی نے کھا آیا کوئی اسپر شاہد ہے
 جو کھتا ہی تو فرمایا یہ دخت میرا شاہد ہے پس بلایا انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس دخت کو اور وہ نہ کر نہ وادی پر تھا پس
 شگاف کرتا تھا زمین کو اور آتا تھا جسے کہ پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کھڑا ہوا پس شاد است جابی انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 اوس سیرت میں مرتبہ اور گواہی دی اوس دخت نے بعد ازاں بھی کیا اپنی جگہ احدث اور دارمی نے بھی روایت کیا مانند اسکے۔
 اور روز احد میں کہ کافرون نے زخاں مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خون آلود کیا اور زندان شریف میں آزار پہنچایا انحضرت
 ایک گوشہ میں بیٹھے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور حال پوچھا پس عزرون ونگین بایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھا آیا دست
 رکھتا ہی تو کہ دکھلاؤں تجھے ایک آئینہ کہ موجب تسلی و تسخنی خاطر تیری کا ہو وے پس دیکھا جبریل علیہ السلام نے طرف ایک دخت کے
 کہ پس وادی تھا کہ طلب کرای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دخت کو دخت نے منہ کی اور آیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس او کھڑا
 کھا جبریل علیہ السلام نے امر کر کہ بھر جاوے اپنی جگہ پس امر کیا اور بھر گیا وہ اپنی جگہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 حَسْبِيْ حَسْبِيْ یعنی کفایت ہے مجھے کفایت ہے مجھے + رواہ الدارمی من حدیث انس روایت کیا ہے دارمی نے حدیث انس سے
 ۱۹۰۔ بربہ واسطی سے آیا ہے کہ سوال کیا ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجھ سے پس کھا انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 ساتھ اعرابی کے کہ اس دخت کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے بلاتا ہی پس میل کیا اوس دخت نے رست و چپ اوپیشیں پس اپنے سے
 اوچھاموین گئیں اوکی پس آیا اوس حالت میں کہ بارہ کرتا تھا زمین کو او کھینچتا تھا گئیں اپنی او کھڑا ہوا آگے آنحضرت معلم کے او السلام علیک یا رسول اللہ
 کھا اعرابی نے امر کر اس دخت کو کہ جاوے اپنی جگہ پس گئیں اوکی اپنی جگہ و رہا وہاں پس اعرابی نے آنحضرت معلم کو کہ اذن دی مجھ کو تا جو کہ زمین
 اذن میں پائیں کھا اذن دی تو دست پائی بوسی کہ زمین کا اذن دیا۔ لاہور میں کہ آنحضرت معلم ایک سفر میں شب تاریک میں شتر پر سوار متصل دخت کے کہ

اور حدیث کیا کہ اس نے حدیث جابر بن عبد اللہ کہ انا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدستی میں پہچانتا ہوں اس سنگ کو کہ میں کہ سلام کرتا تھا پھر پہلے سمعوت ہوتا میرے نزدیک بدستی تحقیق میں اور پہچانتا ہوں اور لوگوں کو اختلاف ہوا جس میں کہ کوئی اسے بعضوں نے لکھا ہے کہ حجر اسود ہوا بعضوں نے نزدیک سوا اور اسکے کوچہ میں کہ اسے رفاق الحج کہتے ہیں یا میں خانہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے استوار کیا گیا ایک یواریں اور لوگ تبرک جاتے ہیں اسل و سکا اور کہتے ہیں یہ وہی سنگ ہے کہ سلام کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت گذرتی تھے اس کے شیخ ابن حجر مکی ہمیشی نے لکھا متواتر آیا ہے اہل کہ یہ حجر کہ رفاق الحج کہتے ہیں کہ سلام کرتا تھا اور پھر سوا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مقابلہ اسکے دوسری دیواریں اتر مرق شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور کہتے ہیں کہ سنگ آہن و اہل انبیاء کے نرم کیا جاتا ہے اور کہ منظر میں ایک جبل میں کہ آنحضرت ربی غنم کہی کہتے تھے اتر مرقین بیان کرتے ہیں واللہ اعلم اور صاحب مواہب لدنیہ ابو نعیم سیافنی سے لایا ہے کہ لکھا خبر دیتا تھا مجھے جو کوئی کہ ملاقات کرتا تھا میں ساتھ اس کے اہل مکہ کے کہ حجر مذکور وہی حجر ہے کہ سلام کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر اور رازخدا آئین کھنا آستانہ اور دیواروں کا جس وقت دعا فرماتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص عباس اور اوکو کو جو کوئی روایت کیا اسے یہی ہے وہ لائل میں اور ابن ماجہ سے منقصہ لکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص عباس بن عبد المطلب کو یا ابی الفضل بن ابی اسیر سے بیٹے کل جب تک کہ زمین تھارے پاس اس واسطے کہ مجھے کچھ کام ہے پس منتظر رہتا کہ شریف لای حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جا شئت اور کھا السلام علیکم جو اب دیا علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا کیونکر صبح کی تھنے کھا صبح کی ہنسنے بخیر و الحمد بتد فرمایا نزدیک ہو اس پسین اور ملحق ہو ایک دوسرے سے پس اوڑھائی او نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چادر اپنی اوڑھ لیا یہ بھ علم میرا ہی اور صنوید میرا کیا اور میرا اہلیت میرے ہیں پس مجھ پر لکھو آتش دوزخ سے صبا کہ مجھ پر کیا مینو او کو سا تھا اس چادر کے پس آئین کھا آستانہ اور دیواروں خانہ فی اوڑھ لیا آمین آمین آمین اور ایک مرتبہ قبل بن ابی ہاشم حضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تھے تشنہ ہو کر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین ایک کوہ پر کہ وہاں تھا بھیجا اوڑھ لکھا اس کوہ کو کہ حجر بانی دیوڑ کوہ تکلم ہوا اوڑھ لکھا پیغمبر خدا کی کہ جس دن کی یہ آیت نازل ہوئی فاتحہ التارائی و قودا التارائی و قودا التارائی و قودا التارائی پس درو اس آتش کو ہمیشہ اوڑھ لکھا میں استنار و یامین تر خدا کی پانی میری اجزا میں رہا اور مشہور اس باب میں میں جدم ہوا اور حدیث حنین جدم جمعہ کثیر صحابہ سے مروی ہے کہ مفید قطع او یقین ہوا کہ اس ساتھ مواہب میں تاج الدین سبکی لایا کہ شرف مختصر میں ابن ماجہ نے لکھا صحیح ہے نزدیک وہ کہ حدیث حنین جدم متواتر ہے روایت کیا ہے علماء حدیث کی بخاری و مسلم و غیرہ نے لایا کہ شرف مختصر وہ خارج جدم حضرت احمد اسرا و ہو کر متواتر ایک قوم کہ نزدیک غیر متواتر ہو دوسری قوم کہ نزدیک اور شیخ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا کہ کنین جدم او اشتقاق فقر نقل کیا گیا ہے

عائشہ العنصر جلد دوم
باب ہفصل سؤ کرکھنک
۱۸۳
عائشہ العنصر جلد دوم
باب ہفصل سؤ کرکھنک
۱۸۳
عائشہ العنصر جلد دوم
باب ہفصل سؤ کرکھنک
۱۸۳

ایا و کور پاس یک د اہل یامہ سیر لکیر لکیر کہ گویا اوسیدن پیدا ہوا پس کہا اوسکو رسول خدا نے من انا میں کون ہوں کہا انت محمد رسول اللہ
 کو محمد رسول اللہ فرمایا حضرت نے صدقت با کثرت فیک یعنی راست گوئی تو برکت و کرامت فرمائی خدا تعالیٰ تعجیل بعد از ان اوس
 لڑکی نے حکم کیا جو انی تک و نام رکھا ہنوز کا مبارک لیامہ اور فہدین عطیہ سے روایت کہ لای ہین حضرت پاس ایک لکے کو کہ جو ان
 ہوا اور ہرگز حکم کیا اپنے پوجا میں کون ہوں کہا رسول اللہ رواہ البیہقی **وصل** ابراہیم ذی العبادات اور احیا مولیٰ میں یعنی بندہ کرنا
 جبار و فکو اور زندہ کرنا و فکو۔ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ ایک عورت خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آئی اور چو
 بیٹے بچہ کو ہمراہ لائی اور کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کتا ہے اور غلبہ کرنا اسی جنون وقت طعام چاشت اور طعام شام کے اور کہہ
 کہ تازی ہر وقت کو پس مس فرمایا بچہ اوسکا سینہ پس نے کی اور باہر آئی اوسکے حکم دخل سب پر سیاہ کردے تھی روا الدارمی اور
 آنحضرت پاس ایک عورت خشم سزاوارہ سب ہر ایک لعل تھا کہ حکم کرتا تھا پس پانی طلب کیا حضرت نے او منفضہ فرمایا اور ہو و نو ہا نہ اپنے
 اور ہلا پانی دے کہ کو تندرست ہوئی انور اور قال کہ فاضل ہوئی اوسکی عقل لوگوں کی عقلوں پر اور پونچا روز احد ایک زخم قاتلہ الفغان
 کی آنکہ پیکر زخا پر پیر پڑی پیر با قاتلہ حضرت پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میری زو جو دوست رکھا ہو میں اور ذرا تو میں
 کہ دیکھو اور اوسکی آنکہ میں قبیح و زشت آؤں میں پس بڑا حضرت اوسکی آنکہ کو بدست مبارک انہ کے اور رکھا بغیر میں اور کہا
 خداوند اپنا اوسکی چشم کو صید پس ہی وہ آنکہ بہترین اور زیبا ترین اور بیانا میں اوسکی آنکہ کو در کمری تھی جو تھی کہ در کمری تھی
 آنکہ دوسری اور روایت کیا طرائفی نے اور ابو نعیم نے قاتلہ کہ کتا تھا میں گاہ کتا تیر و فکو بچہ موغہ پر کہ و مبارک پیچہ خدا سے
 یعنی بچہ کو سپر آنحضرت کیا تھانے آخر کو تیر بچہ پونچا کہ بغیر میری آنکہ کا نخل پڑا پس بڑا ہنوز اوسکو ہاتھ سے اور دیکھا منظرین رسول اللہ
 جب بچہ حضرت میری چشم کو میری زخم میں روئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کہا خدا خدا قاتلہ نے جیسا کہ گاہ رکھا موغہ پر بچہ
 بچہ موغہ کے ساتھ اور بچہ آفت اوسکی چشم کو پس کر دی یہ چشم اوسکی بہترین چشمان اور روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص گرفتار علت
 استقامت ہوا حضرت پاس کسیکو دیکھا کہ بچہ پاس لیا حضرت دست مبارک میں ایک کن خاک سزاوارہ والا اس میں پانی دین مبارک بچہ سے
 اور اوس مسل کو دیا وہ تعجب اور ایمان لگیا کہ حضرت استہزایا اوسکو ساتھ میں لایا اوسکو نزدیک دین مرغی کے کہ قریب لگ تھا اور ہلا پائیں
 شہا پائی اور ایک شخص و تہا کہ وہ آنکہ ل و سکی سفید ہو گئی تھیں یہاں تک کہ معلوم نہ ہوا تھا پس دم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو نو
 آنکو کو بٹھا ہوا اور تہی برکت کی تین دلی پر ولینا تھا اور امثال اسکی بہت ہیں اور غزوہ خیبر میں ہر جاکہ علی رضہ کمان عرض کیا کہ سبب
 درویش حاضر نہیں پس کسیکو بٹھا لیا اور کہا سزاوارہ بچہ بل میں و نقل فرمایا دو نو آنکو ل و انکی میں اور دعا کی بیش الحال در جہاں ہر جاکہ کہ بچہ تھا

عند حضرت

بچہ

رزدون

اور ہرگز در دنیا چشم علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اور دم فرمایا میں کرت اور حضرت ساقی سلم بن الاکوع کے روز خیر پس فی الحال اچھا ہو گیا
 اور ہرگز در دنیا اور باغی زمین بن سعادین شمشیر لگی تھی پاشنہ پاشنہ جبکہ مارا کعب بن الاشرف کو پس قتل کیا دجال اچھا ہو گیا اور صبح بخاری میں
 آیا کہ جب عبد اللہ بن عقیل ابورافع یہودی کو مارا شب متناہی جس وقت پانویں پر رسماً سجدا کر میں پس گرا اور ٹوٹ گئی ساقی او سکی
 پس آنحضرت پس آیا حضرت دست مبارک اپنا او سکی ساق پر لانی الحال شفا پائی اور اشال مان حکایات کی نہایت کثرت اور شہرت یہی کہ کو تب
 حدیث میں مذکور و مسطور۔ ولکن احیای موتی۔ روایت کیا ہے یہی سنے دلائل میں کہ آنحضرت فرمایا ایک مکہ کو باسلام پس کہا اس مرد میں
 ایمان نہیں لائے اور ترازو زندہ کر توئی میرے کو کہ مرے کہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ہے قبر او سکی پس دیکھا ہے قبر او سکی اور ایک حدیث
 میں آیا ہے کہ کہا دال آیا میں نبی کو وادی میں پس فرمایا آنحضرت کہ ما مجر وہ وادی پس نہا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دختر کو پس جابجا
 او سکی اور کہا لبیک سعدیک پس فرمایا آنحضرت کہ آیا تو دوست رکھتی ہے کہ رجوع کرے تو دنیا میں کہ انہیں یا رسول اللہ پائی تو آخر کو بہتر دنیا
 اور ایک روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ باپ و ماں پیر ایمان لائے ہیں مگر دوست رکھتی ہے رجوع کر نہیں تجر او پر او کے
 کہا حاجت نہیں مجر مان باپکی پیا خدا کو تیر اور مہربان زیادہ انہی یہ حدیث دلائل رکھتی ہے کہ اولاد مشرکین کو مذاب نہیں اور قصہ مذکور
 بیٹوں جابر کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے گھر مہمان آئے او سکی پر بسمل کیا اور سپر بزرگ اس کے ساتھ دکنہ حال کے جوئے بھائی بائو کو
 فرج کیا جس وقت مان او سکی بھی دوزی دہ کو ٹوٹی چڑھ گیا اور بائو کو زمین پر ڈالا اور مگر اس پس دونوں بھائی او سکی بد عمار حضرت زندہ ہوئے شواہد النبوت
 میں تفصیل مذکور ہے اور اچھا حضرت کا نبی ابوبکر کو اور ایمان لانا اور غاصبہا کہ احادیث میں آیا ہے اسی قبیل سے ہے ولکن محدثین کو صحت
 احادیث میں کلام ہے اور بعض متاخرین انہیں پیرائے اثبات دیکر مدبرجہ اعتبار ہو چکا اور اس سن رضی اللہ عنہ سے آگیا کہ ایک جوان انصاریں ہو مگر کہتا
 تھا اور او سکی مان تھی کہ یہاں انہی پس تجیز و کفین کیا ہنر اس مردہ کو اور تعزیت کی ہنر اس عورت کی کہا او سکی یا مگر میرا بیٹا کو گونگیا کہ البتہ مگر کیا کہا خدا نے
 تو جاننا کہ منیر بھرت کی ہنر تیر اور تیر و تیر کے باسیا کو کہ بانی اور فواد سی کرے تو میری ہر شرت و نعمت میں پس نہ کہ مجھ پر اس سمیت کا۔ پس ہم
 او بگمہ سے گنتی تھے تا دو کر کیا ہنر جامہ منور مردہ کو پس زندہ ہوا اور طعام کیا اپنی مان کہ ساتھ۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن عبد
 اور ابن ابی الدنیا اور یحییٰ اور ابو نعیم نے اور یہی ہرکت التجا اور ستم غناہ اس زن کے تھا ساتھ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 پس مجر حضرت کا ہو کہ او را سیاہی روایت کیا ہے ابوبکر بن الصماک نے سعید بن اسب کے کہ ایک مرد اس کا تھاجب کفین کر چکا اور لوگ
 اوٹھانے کو حکم کیا اور کہا محمد رسول اللہ او را سیاہی آگیا کہ زید بن خارجہ انصاری خزیجی کہ بدر اور سیرہ الرضوان میں حاضر ہوا تھا وفات پائی
 خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں اور حکم کیا بعد موت کے وہ کلام کہ محفوظ کیا گیا اس کا احمد بن حنبل نے لکھا لکن لفظ صدق ابو بکر بن الصماک نے

افشیت فی نفسہ النور فی آخر فی کتب الاول صدق محمد ابن الخطاب النورانی الامین فی الکتاب الاول صدق عثمان بن عفان بن عثمان
مفتش الیقین وکبیت سنن انبیا النور واکمل الشریعۃ الضعیف وقاتل الشاعریۃ احمد تعریف وانشاء لکلیا لوج محفوظین بہت رشت
ابو بکر صدیق ناقد ان نبی ذات من نور اور ہر اپنے امین لوج محفوظین بہت رشت عین الخطاب قوی اور امین لوج محفوظین بہت رشت
عثمان بن عفان اور طریق اور راہ اوکی کہ چکر دی بین چار سال اور باقی رہے دو مال دین فقرا و کھاؤ و رو کر و کر و بریا ہو و قیامت ہذا سہا
مذکور جامع الاصول میں۔ اور مہذب لدینہ میں یون بیان کیا ہے کہ عثمان بن بشیر نے کہا کہ تازیہ بن خارجہ سردار و انصار و رسیان شعی کے
راہ میں۔ ہوں مدینے بیان ظہر و عصر و صبح کے بل کر اور گر گیا پس آئین زمان انصار اور روئین اوپر اس کے اور مرد و فکریں باجمال خود ہا کرتا
باہن المغرب العشاء سی آواز کہ کشتا تھا خاموش ہو پس دیکھا لوگوں نے کہ گاہ آتی جزا و زبر جاہ اس گھن چوس کہو لا مومنین و سنیہ او سکا
کہنا شامیہ رسول اللہ النبی الامی خاتم النبیین لانی بعدہ وکان ذلک فی الکتاب الاول ثم صدق صدق بدار رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ
وخرج اللہ وبرا کاشیہ محمد رسول اللہ نبی ہر ناخاندہ خاتم الانبیاء میں کوئی نبی بعد او کہ اور یہ مسطور لوج محفوظین بہت رشت
رسول اللہ میں سلام اوپر کثیری رسول اللہ اور رحمت اللہ کی اور برکتیں و سکی۔ وایت کیا اور ابو بکر بن الدنیا کے کتاب میں عاشق بجدلیت میں
انتہی اور وایت کیا کیا ہر عبد اللہ بن عبد اللہ الضاحی کہا تھا میں اس جماعت میں کہ دفن کیا نا حسین قیس بن شماس کو اور اگلیا بناوہ یا
میں پس سنا ہر جوق داخل کیا تھے او کو قبر میں کہنا تھا محمد رسول اللہ ابو بکر بن القدریق عمر الشہید عثمان بن عفان ابوبکر بن محمد
محمد رسول اللہ ابو بکر صدیق عمر شہید عثمان بن عفان نکو کار میں رحیم بن نکا کیا تھے اور دیکھا کہ مردہ کذا فی الشفا اور التعلیک کہتے
او کہیں کہ شامہ زہر ہوا و جھنی واقع ہوئی ہوا و یہی حضرت کہ ہا تہہ واقع نہیں ہوا سنا معجزہ کو کہیں جواب و سکا وہ کہ موت ایسا امر نہیں
کہ پیمانہ۔ اور ذکر کثرت اور مدح او کی ناظر اس طرف کہ جو سب برکت و عزت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا اور اگر کہہ سکتے ہر تو یہی
معجزہ حضرت کہ ہر اور راہہ نعیم سے۔ وایت کیا کہ فرج کی تھی جاہ نے ایک شامہ اور کچائی اور نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لایا پس ہلایا
آنحضرت نے دم کو اور فرمایا کھاؤ و لیکن ہدی نہ توڑ و بعد ازاں جمع فرمایا بیون کو اور رکما دست مبارک پنا او پیر اور حکم فرمایا کلام گاہ اوٹھ
کھڑی ہوئی شاد کان ہر ہر کراہنے اور ہر بعضہ اکمل اولیاء کہ منظر قادری خدا جل شانہ کے تہو بشرف متابعت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ایک پروردگار سے خارجی عادت ہے چکر کہ ایک مرغ کیا اور ہاتھ اوپر بیون او سکی کہ رکما اور نام اللہ رسول کا لیا مرغ کو کٹر
ہوا اور کچا لکھ پس یہ عجائبات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ شامہ مسمومہ کہ نہیں میں ہوا بعض اور قبول ہوا
کہ جو میں او بعضہ کہتے ہیں وہ کچر کہ یہ کیا تھی سے لایا شامہ میت میں حبس کیا کہ شجر و حجر میں حروف ہا و ت پیدا کر اچر پروردگار تعالیٰ اور سنا آواز

اونے بی غیر اشکال اور نقل ہیات اون کے۔ اور مذہب شیخ ابو الحسن اور قاضی ابوبکر باقلائی کا یہی ہوا اور بعض کتب میں کہ بغیر قول ایاز
 حیات کہ ہے اولین اوّل اور تکم ثانیاً اور کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے پیدا کیا اولین حیات اور شگافتہ کیا واسطے او کو موعظ اور زبان اور قدرت دہی
 اور اوپر کلام کے اور ظہر قول اول ہو امتد علم وصل اور ایک النوع۔ عجزات اور اقسام اسکے اور اجابت دعائی آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ہے اور شغافین کہا کہ میرا باب عا و اسع ہر جہا اور اجابت دعائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص جماعت کو نفعاً و ضرراً
 متواتر المعنی اور معلوم ہر ضرورہ اور حدیث خدیغہ میں آیا کہ تہ رسول لحد کہ جب عاکر تہ کیسکے یے اور اک کرتی دعا حضرت کی اور سکین پشت
 نمک وراثتہ بخاری اس باب میں دعائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو انس بن مالک کہ کہ دس سال بعد مدت حضرت حاضر ہوا اور انعام
 نعم و کمات ظاہر و باطن خصوصاً جو اور لائی مان او کی حضرت پاس او کیا یا رسول اللہ دعا کرو واسطے انس شام و امیر کے پس نہا
 کی آنحضرت نے اور کہا خداوند از یاد و کرمال اور ولد اور برکت دعا خاص او سکوں جس چیز میں کہ عطا کیا ہو نعمت ہے۔ اور روایت کرتا
 عکرمہ کہ کہا انس فرموا کہ خدا مال میرا بہت ہو اور اولاد میری زیادہ ہوں ہوا اور ایک روایت میں آیا کہ کہانین جانتا کہ کسی شخص کو
 کہ پہنچا ستر خدا و فر فرخی عیش و خوش زندگانی کے جیساکہ میں پہنچا او کیا بتقیق دفن کیا نیز ساتھ ان دو ہاتھ اپنے کے سوتن اپنا و ان دو
 اور فقط اور دو دوا میں بیان کرتا میں اور ان کا کہ نقل او سکے دوبارہ فرماتے تھے اور ازاد بخود ہے دعا حضرت کی عبدالرحمن بن عوف کی حق میں
 ساتھ برکت کرو و رضی اللہ عنہ کہنا تھا اگر دیکھا تائیں بالفرض ہنگام کو امید دار ہوں کہ پانچے او سکے زرا او سکھول گئے او سکے واسطے
 دوسرا زرق کے اور حضرت کی تمی فخر میں کہ کچھ خیر نہ کہنا تھا اور صلح کی او سکے نہ وجاہت نہ چاہتیں ربح پر کہ حق او نچا میں ہر آئی ہوا پر
 ایک روایت میں لاکہ یہ اور ایک روایت میں آیا کہ صلح کیا گیا ساتھ اکیٹن کے اون میں کہ کہ او سب سے طلاق دہی تھی حالت مرض میں اور انہی
 اور چند ہزار کے اور وصیت کی ساتھ پچاس ہزار کے و انہ سے قات عظیمہ کے کہ اپنی حیات میں کہنا تھا اور ازاد کرتا تھا کہ وزیرین تہل غلام
 اور تصدق کیا ایک مرتبہ کاروان اپنا کہ کہ او میں سات سو شہر ہے اور ہم جس کامل ساتھ سامان او کو اور باعث او سکایہ تھا کہ عاکر تہ
 رضی اللہ عنہا نے خبر دی او کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا دیکھا میں عبدالرحمن بن عوف کو بہشت میں کہ داخل ہوا تھا انہ کہ کہ
 پس بشکرانہ اس نعمت کے تصدق کیا تمام کاروان اپنا اور دعا کی آنحضرت نے واسطے معاویہ بن ابی سفیان کے ساتھ ملکہ کے جہا میں پس پائی خلا
 و امارت اور دعا کی واسطے وہ بن ابی الجعد کے پس بیان کیا ہر عروہ تائیں کہ کثرتا تھا میں کناسمیں کہ نام ایک موضع کا ہے تاکہ فائدہ حاصل کرتا
 چائیس ہزار درہم ایک زمین اور بخاری اپنی حدیث میں کہا کہ اگر وہ خاک خرید کرتا او میں بھی فائدہ ہوتا اور بھاگے ایک مرتبہ ناقد آنحضرت میں دعا کی
 اور آواز دی ناقد کو میں آئی ایک ہو سکتا اور سونیا آنحضرت کو اور دعا کی واسطے اور ابو ہریرہ کہا سلام پس سلمان مٹی او سبوت باوجود کہ برا

کہا کرتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دعا فرمائی وہ اعلیٰ مرتبہ کی کرم اللہ وجہہ کے کنگارہ کی گئی گرمی و سردی کو پس تو حضرت علی
 کہ پہلے تو شتائین شیب صیف اوسیت میں شیب شتا اور سردی و گرمی ہفت نکرتی تھی اور دعا فرمائی فاطمہ زہرا کے حق میں کہ اگر سنہ
 نوین پس اگر سنہ نوین بعد از ان ہرگز اور دروغ ہے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عقیل بن عمرو بنی ایک نیت و کرامت و
 قوم اپنی کے پس دعا کی آنحضرت اوسکے لیے اور کہا خداوند انجش اوسے نور پس ساحل ہوا نور در میان ہر دو چشم اوسکے پس کیا یا رسول اللہ
 دوتا ہوں میں کہ لوگ برص خیالی نہ کریں پس پھر کیا اور کیا نور بجانب زیادہ اوسکے اور روشن ہوتا تھا تا زیادہ اوسکا شبت یک میں اور نام
 کیا گیا اوسکا ذوالنور اور دعا کی اوپر بڑے پس قحط پڑا اوپر پس نہ بانی طلب کی قریش کی حضرت سوا دعا کی دور ہوا قحط اٹھا اور دعا کی
 اوپر کسری کے جس وقت کہ بارہ کیا کتاب آنحضرت کو کہ بارہ ہو ملک و سکا پس باقی نہ اوسکے لیے کوئی ملک اور باقی نہ ہی فارس کو رستا
 اقطاع میں اور دعا کی ایک شخص پر کہ قطع کی اوپر حضرت کی نماز کہ قطع کر حق تعالیٰ اثر اوسکا پس جامانہ ہوا وہ شخص اور دیکھا ایک
 مرد کو کہ باین ہاتھ کھانا تھا فرمایا سید ہاتھ سے کھا کھا سید ہاتھ سے نہیں کھا سکتا اور دروغ کھا فرمایا کسی نہ کھا سکیگا پس
 ناکھٹا کھا پنا سید با اور کھا عتبر بن ابی لب کو خداوند مقرر و موکل کر اوپر اوسکے ایک سنگ پتھر سکون میں پس کھایا اوپر شریعت
 اور حدیث دعا کی آنحضرت اوپر قریش کے کہ کھا شکبہ اوپر کردن مبارک کر مشورہ اوپر شتہ ہو جو وہ لوگ غزوہ بدر میں اور
 کج کرنا حکم بن العاص کا پتھر مونہ کو اوپر شیدہ کرنا پتھر چشم کو نہ دیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقصد تکلم اور استہزا کے
 اور فرمایا اچکا ایسا ہی ہو تو پس ایسا ہی تھا جب تک ہوا اور دعا کی اوپر حکم بن غمار کے کہ قبول کرے اوسے زمین اور جب
 اوسے قبیلہ کہتے تھے باہر ڈالتی تھی زمین چند مرتبہ ایسا ہی اتفاق ہوا آخر الامر کھا اوسے دو طرف وادی میں اور اوٹھائی دیوار
 ساتھ پتھروں کے اور ایسی ہی دعا کی اوپر بن عامر کے بیٹے یثرب طرزا و چند اذیغے مروراندہ شدہ تھا اور ایسا ہی ہوا اور کتابت
 صاحب شفا کہ شمال اسکی بہت ہیں اندازہ حصہ و احاطہ وصل کر استون اور بہ کتون آنحضرت میں جس چیز کو کلس و مباشرت
 فرمائی۔ صحیح میں آیا کہ باہر لاتین اسامی ابی بکر بن جبلیا لہ اوکما یہ بغیرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنچا اور ہم اسے
 دیو فرمایا اسے بیارون کے اوپر طلب شفا کرتے ہیں اور توحید شعا شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلاہ میں خالد بن الولید کے
 جس بگ میں حاضر ہوا فتح اوپر فری پاتا اور ڈالا آنحضرت کی بقیہ آب وضو اپنے سیر قبا میں پس خشک و کم نہوایا بی اوسکا
 ہرگز آدہ آب و من مبارک الا میر میں کہ دارا میں تھا پس تھا مدین میں کوئی جاہ شیرین تر بانی اوسکے سوا اور گندہ آنحضرت
 اوپر ایک چشمہ یک کر اور پوچھا نام و سکا کیا ہے کہا نام اوسکا نیسان ہوا و ربانی اوسکا شور ہو فرمایا بلکہ نام اوسکا لغمان ہوا و آب و سکا

خوش ہیں خوش ہوا پانی اوسکا اور لایا گیا حضرت پاس ایک کو آب زم زم سے اور ڈالا آب ہن مبارک اپنا اوسین پس ہوا خوشبو زیادہ
مشک سے اور ڈالا آب دہن مبارک ایک دلوین چاہ سے اور ڈالا اوس چاہ میں فاج ہوئی اوس سے بوے مشک اور دیزبان
شریف اپنی حسین رضی اللہ عنہما کے دہن میں پس چوسی اونٹوں اور ساکت ہوئے حالانکہ روتی تھی قبل اوسکے عطش سے اور
ذاتی تھے آب دہن مبارک اپنا لڑکوں شیر خوارہ کے مونہ میں پس کفایت کرتا او کو تا بشب و گندہ ہی ذکر اوسکا باب علیہ شریف میں
اور از بخود ہر بکت دست مبارک شریف اولیں اوسکا و غرس نخل و بطوہود کے اور شہ دنیا اوسکا اسی سال قصہ سلام سلمان
فارسی میں کہ مکاتب کیا تھا اونہیں یہودی اور چالیس وقیعہ کے اور غرس نخل جب تک کہ بلند ہو کر اور اگے لگا ایک نخل کہ کسی اور
تقریب کیا تھا اور روایت کیا ہے ابن عبد اللہ نے کہ وہ غارس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھا و بخاری نے کہا کہ سلمان اور شاید دونوں
شریک ہوں اونہیں اور اوس ایک نخل کو بھی آنحضرت نے قلع فرمایا اور غرس کیا اون نے بھی خریدیا اسی سال میں اور دیا حضرت
شل بیفیدہ حاجہ کے ذہب بعد از ان کہ گذار اوس زبان مبارک اپنی برپس دیا اوسے چالیس وقیعہ اور باقی رہا اوس پاس شل اوس
چنبرے کے دیا تھا اور اوقیہ وزن اربعین کو کہیں اور غرس بن عقیل کہ ایک صحابی ہیں کہتے ہیں کہ دیا جمہ آنحضرت شہرت ہوئی
کہ بیا تھا اول اوس سے اپنے اور پلینے آخر اوس کو پس ہمیشہ بتائیں کہ بیا تھا سیرانی اوسکی جب تشنہ ہوتا میں اور سردی اوسکی جب
گرم ہوتا تھا میں اور بخبر بکت حضرت سے شہرت میں گو سپندون کے مثل قصہ شاة ام سعید اور شاة اش اور غم علیہ اپنی شہرت
اور اونٹوں اوسکی میں اور شاة عبداللہ بن مسعود کہ نہ متصل ہوا تھا اوسکی ساتھ ترا اور شاة مقداد اور سوای اوسکا اور
از بخود ہی توشہ دنیا حضرت کا اصحاب کو مشک آب سے بعد از کباب نہ دیا تھا مونہ اوسکا اور دعا فرمائی جب حاضر ہوا وقت نماز
نزول کیا اور کہولا اوسے ناگاہ دیکھا کہ اوس میں شیر خوش و شیرین ہوا و کت اوسکی مونہ پر اور ہاتھ پھیرے حضرت اوپر سر بن سکے
اور دعا بکت فرمائی پس اتنی برس عمر اوسکی ہوئی او ہوز جو ان تھا اور جو ان اس عالم گز گیا شفا میں کہتا ہے کہ مثل ان
قصص کے بہتوں سے روایت کی ہیں اور مسج کیا حضرت نے اوپر سر قیس بن زید خدای کے اور دعا کی اوس کو پس سو پس کا ہوا
اور تمام سرا و سکا سفید ہوا اتنا الاموضع کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بجان دست مبارک گذر اتنا اور پاک کیا تھا آنحضرت نے ہونہ
عابین عمر سے کہ مجروح ہوا تھا و زخین اور دعا فرمائی اوسکے حق میں پس تماغہ شل غرہ فرس و زنام کیا اوسے اغرا و مسج کیا مونہ
تھا وہ بن لمان کو پس تھا اوسکی مونہ کو بوقت ولعان یہاں تک کہ دکھائی دیتا تھا مونہ اوسکی مونہ کے اندر جیسا کہ معلوم ہوتا ہی
آئینہ میں اور مسج کیا اس عبدالرحمن بن زید بن الحارث بن الخطاب کا اور وہ حقیر تھا اور پرا و سکا طویل پس دعا کی اوسکو

ساتھ برکت کی پس سر آمد مرد و نکاح ہوا طول اور حسن و جمال میں اور برکت پاشیدگی آب کی اور پر مویخہ زینت ہونے کے
 پچھاننا پچھاننا مویخہ کسی عورت میں وہ جو پہچانا جاتا تھا اس کے مویخہ پر حسن جمال کی اور کھتے ہیں کہ وہ پاشیدگی آب کی اس کے
 مزاج اور منزل تھا تعالیٰ اللہ جو حال مزاج و منزل پر تھا عزم و جد کو کیا تاثیر ہوگی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عتبہ ابن فرقد
 ایک مرد تھا کہ زمان متعدد رکھتا تھا اور وہ متعصب یکدگر خوشنویس مٹی تھیں اور عتبہ طیب میں عتبہ غالب خاق ہوتا تھا اور
 سبب و نکادہ تھا کہ آنحضرت کی مسیح کیا تھا شکم اور شپٹ اسکا بھتہ عارضہ غلہ کے اور پیدا ہونا جودتہ و جلادت کا فرس
 ابی طلحہ میں ساتھ برکت سواری آنحضرت کی ازان بعد کہ بغایت تنگ کام تھا اور ایسا ہوا کہ کوئی فرس مامشات و عجالات و گد
 ساتھ نہ کر سکتا تھا اور پیدا ہونا سحرمت کیسی کاشترہ جابر میں بعد ارستی مانگی کے ساتھ برکت خلا نیدن چوبک کہ دست شتر
 میں مٹی ایسا تیز ہوا کہ کوئی زمام اسکی نہ روک سکتا تھا اور جبرین عبد اللہ علی رضی اللہ عنہ کہ پشت ہستہ و پیشہ کتاف
 اور آنحضرت نے اوپر سیدہ ابوسے کے مارا پس ہوا فاس ترین عرب و ثابت ترین اونکا اور از انجلدینا حضرت کا جو عکاشہ کو بیخ و زرت
 وقت شکستہ ہوئی اسکی شمشیر کے روز بدر اور ہو جانا اس کے ہاتھ میں اس بیخ کا تیغ بڑاں او قبال کرنا اسکا ساتھ اس
 شمشیر کے ہمیشہ ہوا تھن و مشاد میں تاؤنیکہ شمشیر و اقبال اہل ریت میں او نام اس یوسف کا عون تھا اور ایسا ہی دینا حضرت کا
 محمد الدین بخش کور و واحد شاخ خرما اور ہو جانا اسکا ہاتھ اس کے میں شمشیر اور شکایت کرنا ابو ہریرہ کانسان اسکا
 کو اور اسکرنا اسکو ساتھ بطردا کے اور رکھنا دست مبارک اپنا دوا اسکی میں اور امر کرنا ساتھ ضمہ داکر اور جان
 دینا جو کا ساتھ برکت دست شریف کے مشہور ہے اور انتقال میں عالم کو نظر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تافخ کیا
 حق تعالیٰ نے انہی و نیم و تجربن اور باقی جزیرہ عرب کو اور ارض میں تمامہ اور لیا جزیرہ کو جو جس جیتے اور بعض اطراف شام اور ہرم
 پیشکش بھی حضرت کو ہر قتل بادشاہ روم نے اور صاحب مصر و اسکندریہ کہ تقوش ہوو اور بلوک عمان اور نجاشی ملک حبشہ
 اور ایمان لایا بیت ملت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عالم کی اور اختیار کیا حق تعالیٰ نے اس کے واسطے جو کچھ
 حق تعالیٰ کے نزدیک تھا کہ بت و قیام کیا بامر بعد از حضرت خلیفہ رتین اسکی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پس صلح
 کیا اور جمع اور قوی وہ جو متفرق تھا اور پریشان او سست ہوا بعد از حضرت اور ایسی شجاعت بر روی کار لاکر کوئی
 ایک صاحب عظام سی مانع نہ ہو سکا انکو اس سے باوجود کہ سب اسی توکل ماری تھی خلیفہ اول نے کمر مت شجاعت باندھی اور
 ملی کیا جزیرہ عرب کو اور عدل گسری کی اور برانگیختہ کیا جوش اسلامیہ کو اور بلاد فارس کے بمعایت خالد بن الولید کہیں فتح کیا

اندک اوس سر اور لشکر و دوسرا الصحابہ الی عبید بن الجراح طرف شام کے اور حبشہ کیگیا صحابہ عمر بن العاص طرف مصر کے اور فتح کیا حبشہ شامی کو ایام خلافت اوسکی تین بھڑ اور شمش اور مخالفین اوسکو بلاد حوران اور توالج اوسکر سے۔ پس طلب اختیار کیا اوسکو ان پر یاس حق تعالیٰ نے برحمت و منت رکھی اسلام اور اہل اسلام پر ساتھ المام کرنے اور ستخلاف عمر فاروقؓ کے اور قیام کیا بام بعد از خلیفہ اول قیام تام فوت سیرت اور تمام و کمال عدل میں اور فتح کنو اوسے بلاد شامیہ بالتمام اور دیا مصر تا انتہا اور اکثر اقلیم فارس اوسکر سے کسر کر کو اور خوا کر کیا اوسر نہایت خوار اور لیانا اھو مملکت اوسکی اور قصر کیا دست قیصر بلاد شام سر اور ایجاز کیا تا قسطنطنیہ اور اتفاق کیا مال اوسکارا خدا میں در میان مسلمانوں کہ جیسا کہ خبر دی تھی اور وعدہ کیا تھا ساتھ اوسکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بعد ازان دولت عثمانیہ متبہ ہوئی مالک اسلامیہ پر اقصای مشارق ارض اور مغارب و سب تک پس مفتوح ہو کر بلاد مغرب تا اھم اندلس اور قیران اور ستیا و اس چیز کو کہ متضمن بحر میلتی اور ناحیہ مشرق سما اقصیٰ بلاد چین اور مارا کسر ہی کو اور مالک ہوا وہ اور زوال قبول کیا اوسکو ملکے بالتمام اور مفتوح ہو کر ایران خرق و خراسان و اہواز و قتال کی مسلمانوں کے ساتھ ترک کی قتال عظیم اور کیا خراج مشارق و مغارب اور یہ سب ببرکت تداوت و رہت اوسکی قرآن عظیم کو اور جمع کرنا امت کو اور حفظ قرآن عظیم کے کہ فتح اسلام ساتھ قرآن عظیم کے اور تہی ملازمت اور خدمت اوس رضی اللہ عنہ کی قرآن کو عظیم تر اور فتح ہو کر اوسہ بلاد اسلامیہ اکثر و افرغ بعد ازان خلیفہ مطلق اور امام برحق حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ ہو لیکن لوگوں نے قدر و منزلت اور مرتبت اونکا نہ پہچانا اور براہ خلاف و نزاع اوسکو چلے اور کمر اوپر مخالفت و کفر حکم باندی ہیں ہوا وہ جو ہونا تھا فائداً بقند و انا لکیر اجون ڈھ یعنی ہم سب و اہل خدا کے ہیں اور ہم اوسکی طرف رجوع کرے و اسے نہ تو رشتہ کی کہ علماء فقہ و حدیث اور حنفی المذہب کے کتاب عقائد میں لکھا ہے کہ مخالفان علی مرتضیٰ تین قسم ہیں۔ ایک جماعت نے اوسکو نہ پہچانا اور ایک قوم نے محبت دنیا اختیار کی اور ایک گروہ نے خطا در اجتہاد کی اور کہا ہے کہ حق عائشہ صدیقہ اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم میں اسکے سوا اور اعتقاد نہ کرنا چاہیے اور از انجمل قول حق سبحانہ ہے آیہ ہُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلًا بِالْحَدِیْ وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِنُظَرُّ عَلٰی الدِّیْنِ کَلِمَہ و کو گروہ انشیر کون ڈھ اور وہ ایسا خدا ہے کہ بھیجا اپنے رسول کو ساتھ ہدایت اور دین راستہ کے تاکہ غالب گردانی اوسر سب نبیوں پر اور اگرچہ ناخوش کریں مشرک اور یہ امر ظاہر و عیان ہے کہ دین اسلام جیسا کہ خبر دی ہے غالب فائق ہے اور پر سب ادیان کے اور از انجمل قول حق جل و علا ہے آیہ اَوْ اَنْبَاۃُ نَصْرَ اللّٰہِ وَاَنْفَعُ دَیْنًا لِّالنَّاسِ یَذِکُّوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ فَاَوْفُوا بِالْعَهْدِ حُبُّوْت اکی یاری اور فیہ وزی خدا کی اور دیکھا تو لوگوں کو کہ داخل ہو کر دین میں فوج فوج پس گوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور نر بالاجوب میں کوئی موضع کہ نہ آیا اوسمیں

حکم اسلام و شہداء اور قسم دوسری اخبار سے کہ واقع ہوئی ہیں احادیث میں از انجملہ و اس کے خلیفہ بن الیمان کہ کھا خطبہ پڑھا
حضرت علیؑ علیہ السلام نے ایک دن پیش چوڑی کوئی چیز کہ واقع ہوئی ہے قیامت مگر وہ کہ حدیث فرمایا اوسکو سنی یاد رکھا تھا اوسے
یاد رکھا اور جی فراموش کرنا تھا اونکو اوسکو فراموش کیا اور تحقیق جانا ہوا اوسکو یاد رون ہمارا ذرا کبھی ظاہر ہوتی ہے کوئی چیز اوس کے تین
سول گیا ہوں اوسکو پس دیکھتا ہوں میں اور اوپر بچتا ہوں اور یاد کرتا ہوں جیسے کہ یاد رکھو ایک مرد صورت و شکل مرد غائب کی اپنی سحر و جادو
دیجی بچہ کی اوسکو اور کھا خلیفہ از نہیں جانتا میں کہ فراموش ہوئی ہو یا رون ہمارا کوئی چیز یاد دیدہ و دانستہ اور بھلا یا بوجہ خدا گویا نہ ترک
نفرمایا کہ فتن آئندہ ہوا اوپر گریہ دیدہ ہو یا رون کے تمام گزشتہ دنیا تک کہ تین سو مرد اپنی سحر و جادو کہ ذکر فرمایا نام انکا اور باب و قبیلہ
انکے کا اور کھا ہوا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہ ترک نہیں کیا حضرت علیؑ علیہ السلام نے جسے اوس چیز سے کہ ہوتا ہے پور بندہ باز و اپنا آسمان پر
مگر وہ کہ بیان کر دیا ہے ہمارا دیو اور اوس علیؑ علیہ السلام نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات کرد جال کے بچین مسلمان و
سوار طبع او میں بھیجتا ہوں نام او کو یا پون کہ بچتا ہوں رنگ و نگر اور اس کہ اور وہ بہترین سوار دن کہ ہو وین رو و زمین پر اور
تحقیق ذکر کیا ہے انکے اخبار صحیحہ اوس چیز سے کہ بتایا ہے انکے زبانی اصحاب کو اور عدہ فرمایا اوسکو غلبہ ہوا پر عدہ کے اور فتح مگر اور
بیت المقدس و یمن اور شام و عراق اور نوادہ اس طریق ہر گز ایک صورت خاصہ ہر وطن کہ کہ نہیں خوف کرتی مگر خدا اسو جیسا کہ حدیث
میں آیا ہے اور نزول مریتین اور فتح خیبر اور پاتھ حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کے اور فتح کرنا خدا تعالیٰ کا اور پامت حضرت کر دینا
اور قسمت کرنا اوسکا کنوز کسری اور قریہ کو اور ذہاب کسری اور فارس کا یا تنک کہ نیون بعد از ان کسری اور قریہ لیکن کسری پس منقطع
ہوا تنک و سکا با کھیا اور بارہ بارہ ہوا جیسا کہ بارہ بارہ کیا تھا اپنی مشورہ انکے حضرت علیؑ علیہ السلام اور قریہ منہزم ہوا شام سے اور آیا ہے
بلاد اسلام میں اور فتح کی مسلمانوں بلاد او سکے اور تحامیم زمانہ خلافت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں جیسا کہ او کا اور نہ دار و
اگا و فرمایا انکے حضرت علیؑ علیہ السلام نے بعد از فتح و اختلاف ہوا اور سلوک سید شینیان یہود و نصاریٰ سے اور انفرق ہونے کا اور
تھمہ فرقوں کا اور نجات ایک فرقہ کی اور بچانا اہل نعم و اعراف کا امت سے فروش اور بنی حلون کا صباح و سائین اور رکنا سنی
کاسہ کا اور اوٹھانا اور نخلت و تمع طعامون میں اور پوشش دیوارن کی شل پوشش کعبہ کے اور زرش نیاز اور خدمت کرنا و حیران
فارس روم کا اور فرمایا جب لوگ یہاں نہ پیدا ہوئے خدا تعالیٰ غدا و جنگ در میان او کو اور موکل و معین کرے او کو کہ وہ کو اور پرانے
نیکو کرے اور جاوین نیک در میان پی دیلی اور گاہ و خبر دار کیا بتقریب ان اور جلد گزرا اوسکا نزدیکی بقیاس کے اور نہ و تہ جانا
علم کا اور موت نملکی اور زکوٰۃ و فتن اور سپاہ ہونا ہج و مہج کا زوال و سکا واقع عثمان رضی اللہ عنہ تھا واقعہ حرقہ کافقہ حرقہ

شیخ شمس لکھی کہ زمان یزید و مریدین واقع ہوا قد ذکر نانی تاریخ المدینہ یغور بدستی یاد کیا ہمہ تاریخ مدینہ میں اور خبر دی ساتھ
 واقعہ میلہ کذاب کے اور انداز فرمایا ساتھ مدت اوکرا اور فرمایا دایا اہل عرب کو اوس شرک کے نزدیک پہونچا ہوا اور فرمایا بیٹی گئی
 میری و سطر زمین اور دکھائی گئی مشرق و مغرب میں کہ اور نزدیک ہو کہ پہونچ ملک میری است کا وہاں تک کہ پیچیدہ ہوا ہر زمین سے
 اور ایسا ہی دراز ہوا ملک مشرق و مغرب میں مابین ارض ہند کی قہو مشرق کی تا بحر طنجہ تک کہ درای او سکے عمارت نہیں ہوا اور ملک نہیں
 ہوئی اور کوئی امت ہونے لگی اور متحد و دراز نہیں ہوا جو بل و شمال میں مانند او سکے اور فرمایا ہمیشہ ہوین اہل غرب قابل و پرستی
 تا آگہ برپا ہو و قیامت اور اہل عرب ہنصہ غرب کسے بن اسو طر کہ غرب لغین مجہد و سکون رہے خود لوہو اور عرب مخصوص ساتھ پانی
 دیک بدلو کہ بن کذا قبل بعض مراد اہل غرب بل دیا غرب کہ کو کہ غلبہ برحق او بن زیاد ہو کہ اور بعض روایات میں اہل مغرب واقع ہوا
 اور یہ روایت متوی اس خبر اخیر کی ہے اور حدیث دوسری میں روایت ابی امامہ سی آئی ہے کہ ہمیشہ ہو و طائفہ ہست میری
 غالب برحق اور قاہر بر اعدا دین تا آگہ آویز کو ام خدا یعنی قیامت اور حال آگہ وہ اسی حال پہونچے کھایا رسول اللہ کھان
 ہو وین وہ فرمایا بیت المقدس میں اور خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ ملک بنی امیہ و ولایت معاویہ کو اور فرمایا
 آگاہ ہو تو پیشہ کہ تو دالی ہوگا امر امت میر کا اور حبلیسا ہو و قبول کرے کہ کو کو اور عفو و درگزر کرے ہون کہا معاویہ اوس
 روز سزا دید و از ولین کہ مبتلا ہو گا ساتھ ملک اسی کے اور مواہب لدنیہ میں روایت ابن عساکر لایہ کہ آنحضرت فی
 فرمایا مغلوب نہیں ہوتا معاویہ ہرگز اور علی مرتضیٰ رض و زمین کہتی کہ اگر سنو ہم اس حدیث کو قتال نکرتے ہم ساتھ معاویہ کے
 اور رینیانی امیہ کا مال خدا کو دولت دینا اور فرمایا ساتھ مادر ابن عباس کے کہ تیرے شکم میں لڑکا ہے جب پیدا ہو گا اور میری پاس جب
 پیدا ہوا او سکے حضرت پاس لائی پس اذان کی گوش رہست او سکے میں اور اقامت گوش چپین او چکایا او سکے لعاب ہن اپنا اور نام
 رکھا عبد اللہ اور فرمایا یجا ابو خلفا کو اور خبر دی ساتھ غالب نے ترک کو عرب پیر اور خبر دی ساتھ خروج بنی عباس کے بعد ہجریا
 اور پہونچنا او سکے ملک زیادہ و سپر کہ مالک ہو گا اور وہ جو دیکھا اہلبیت آنحضرت نے او سکے ہاتھ قتل و سختی و پرانگی گئی اور خبر دی ساتھ
 علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اور یہ کہ بدخت ترین قوم وہ کوئی ہے کہ زمین کرے اس و لیا و سخا ساتھ خون کو اور با آگہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
 قاسم بنت زمارین لائی ہن دو تنون اپنی کو ہنست میں اور دشمنوں کو نا دین اور یہ خبر دہندہ اوس چیز پر کہ اور احادیث میں واقع ہوا
 کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ حکم تہب کہتی ہوں روز عشرہ در شیش حضرت رسالت پنا علی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ ساقی کو شرا و کباب میں واقع ہوا اور
 شغفان کھا ہوا کہ دشمن حضرت علی کے خراج اور ناجیہ اور ایک طائفہ کہ نسبت کی جاتی ہن طرف اوکے و نفھ سوا و تکفیر کی ہوا و کی اور

حدیث دوسری میں منبغبت حضرت علی رضی اللہ عنہ میں واقع ہوا کہ تھمین مشابہت بن علی بن میر کم کہ ساتھ کہ دشمن رکھا اور یہود نے تائبان کیا
 او سکی مان کو اور دوست رکھا نصاریٰ نے تافرود لای او کو اوس مرتبہ میں کہ نہیں حال او کو اور فرمایا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ملاک ہوئے ان
 میری سبب و مرد۔ محب مفرد کہ مع کر تہا میری وہ جو نہیں مجھ میں اور بعض کہ باعث ہوتا ہوا و سکوتان کر نامیری او پر عداوت کو اور
 خبر دی آنحضرتؐ نے بشادہ عثمان رضی اللہ عنہ در حالت تلاوت قرآن حمید اور فرمایا کہ پڑھو ان او سکا او پر آئیے فیسئلکم اللہ کہ او پر فرمایا
 کہ مارا جاؤ ظلو م اور خبر دی کہ خدا تعالیٰ پناہ دے عثمان کو پیرا ہن اور وہ چاہن کہ او یارن او سکا اور ایک وایت میں آیا کہ فرمایا
 عثمان کو پناہ تہا تجھے خدا تعالیٰ چاہے کہ نہ او تہا تو سے بدن پڑی اور خبر دی عثمان کو پشت او پر بلکہ کہ پہنچی او سکا اور فرمایا کہ احیات عمر
 ظہور فتن ہوگا اور خبر دی بمقتل عمر و کما وہ مارا جاؤ و گاشید اور خبر دی بحار بنہ میر ساتھ علیؑ کے او پر شیمان ہونا او سکا اور ساتھ
 کہ گرسون کر او بعض از وج آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جواب میں کہ نام ایک موضع کا ہر سیان سکدا و بصبر کر گشتہ ہوئے ان گرد او کے
 کشکان بہت او نظر ہونا اس حال کا او پر عاتشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہ بوقت غلغلی او کو طرف بصبر کر واقعہ حل میں اور خبر دی عمار اسکو
 کہ یارن او کو فیہ باغیہ پس مارا او سکا صاحب معاویہ نے اور خبر نزدیک بتواتر اور عبداللہ بن زبیر کو لکھا دے لوگوں کو تہا جو اور دے تجھ کو
 لوگوں کو پس تہا امرا و سکا ساتھ حاج کر وہ جو تہا اور رکھا ان عباس کو کہ کم کر تہا تو ابی بصبر کر اور پیر پیری جاتی جو طرف تیری روز وفات تیر کر
 ولہ قصہ اور خبر دی ساتھ شہادت زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب و عبداللہ بن رواحہ اور فتح کر ناخال کا قتال میں غزوہ موتہ میں
 کہ مسافت یکما تہی جیسا کہ بیان او کا محل و یکا اور قرآن کہ آنحضرتؐ نے خبر دی کہ وہ اہل ناریستی اور واقعہ خیرہ میں اتنا لڑا کہ لوگ حیران رہے
 او شاید کہ باطن بعض صحابہ میں خبر دی آنحضرتؐ میں شک نہ راہ پائی ہوا آخر سخت زخم کھائی او پوتا ب ہوا اور پختن انہو بات سو آپ مارا پس خبر
 حضرت کو پہنچائی فرمایا اللہ ان لا الہ الا اللہ و ابی رسول اللہؐ او فرمایا آنحضرتؐ نے در میان جماعت کر کہ انہیں ابو ہریرہ او ثمرہ بن
 جذبہ و رخصت تہو وہ کہ آخر جو کرم تم میں سے آتش میں چاہی مرنا یعنی آتش دنیا و رہا آخر او کا ثمرہ کہ پیر و حرف ہوا تہا آتش افزہ کئی تھی
 تا گرم ہو و پس جلا وین اور خبر دی آنحضرتؐ نے غزوہ بن کہ خطہ کو ملا کہ غسل دین فرمایا او سکر و جو پوچھو کہ حقیقت حال کیا ہے لکھا جنتا
 جب بنا لڑا کہ آنحضرتؐ پر سخت جو فرصت غسل کی پائی اور مارا گیا ابو سعید خدری کہتا ہوا یا منیر او سکا کہ او سکا پانی ٹپکتا تھا اور خبر دی
 کہ قبیلہ ثقیفہ کذاب نہاک ہوگا پس پائی گئی و شخص ان دو صفت کہ ساتھ کذاب۔ مختار بن عبیدہ کہ کین اور نہاک۔ حاج بن یوسف
 او رقعہ مختار کا شہوت اور فرمایا امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق میں کہ میری فرزند میرا سید و سردار تہا و قریب ہو کہ صلح دیوی خدا تعالیٰ بسبب
 در میان دو گروہ کہ مسلمانوں نے اور مصداق اسکا صلح کرنا حضرت امام برحق کا ساتھ معاویہ کی جیسا کہ مشہور تہا اور خبر دی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

[illegible]

اور باقی گئی وہ اسکی مشاعر میں اور اتفاقاً ایک مرتبہ نافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کم ہونے لگی تھی پس خبر دی کہ غلانی وادی میں ہے
 اور بیٹی کو مہار و اسکی شائع و نعت میں اور خبر دی بشارت کتاب کا طلب اہل مکہ کو لکھا تھا اور نشان دیا کہ ایک نالیسی اور بیسی غلانی وادی میں
 اس کتاب کو بیسی جانی ہے پس گو حضرت علی کرم اللہ وجہہ و راہیک و آدمی اور پیچھے اوسن کر اور با یا اوسی جگہ کہ نشان دیا تھا
 اور تھا و سکا مذکور و سطور کو کتب و حدیث و تفسیر میں اوسنے دل سورہ فتح کا یہی قصہ ہے اور فرمایا خاص بعد ابی دھام کو
 اوس وقت میں کہ اگر زوی موت کی اور شاید کہ تو بہت باقی ہے اور زور دہی تانفع پاوی ساتھ تیری ایک قوم یعنی مسلمان اور زبان پاوی دوی
 قوم یعنی کافرا و بشارت دی ہو کہ بطل عمر اور تباہی رضی اللہ عنہ آخر عشرہ مبشرہ کا موت میں اور روئے خمس و خمیس با شیع و خمیس میں اور
 بعضوں کی کہماخان و خمیس میں اور خبر دی کہ مارا با و ابی بن خلف و پیرا تھ میر کر اور کہا عتبہ بن ابی اسبجہ حق میں کہ کہا و
 اسکی کلب اللہ پس کھایا و ایک شہر نے اور خبر دی مواضع ہلاک ہل بدر اور تین کیا موضع پر ایک کو اور خبر دی بوقت بخاشی
 جسد کہ وہ موالدہ حبشہ میں تھا اور تشریف لای مصلے پر اور نماز ادا فرمائی اور اسکی ساتھ چار تکبیرے اور خبر دی فیروز علی کو
 جس وقت آیا برسات جانب کسریٰ کے ساتھ موت کسریٰ کو اوسیدن پس جب تحقیق کیا فیروز نے قصہ کو سلام لایا اور خبر دی
 اباز کو ساتھ نکال دینے کو گون کر اسکو مدینہ سے اور دیکھا اوسکی دین سوتا سمجھ میں کھا کیا ہو و حال تیرای ابانور و حیکہ نکالا
 جا و اس مسجد کو سکونت کروین مسجد حرام میں فرمایا جب ہانسی بھی نکالا جا و تو کیا کر ال حدیث اور خبر دی بزدگانی ابو ذر کے
 تنہا اور مرنا اسکا تنہا اور تھا ابو ذر اور جانا و سکا زبدہ میں کہ جگہ اوسکی تھی اور جانا و سکا عالم سر مشہور و مذکور ہو کہ کتب سہین
 انشاء اللہ تعالیٰ آخر کتاب میں آوگا ذکر ابو ذر میں اور فرمایا سراقہ کو کیا حال ہو و تیرا جس وقت کہ بچھو تو دوسو ار کسے کو
 پس جبکہ یا مال و اموال کسریٰ زبان خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں گنگن بھی اوسمیں تھی پس پھنای حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 سراقہ کو وہ سوار یعنی واسطے تصدیق خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھا شکر خدا کا کہ اوتا را اسکو ہاتھ کسریٰ سے اوچھٹا سراقہ کو
 اور خبر دی ساتھ بنا ہونے ایک شہر کے میان جلد و جبل کے کہ مراد ساتھ اوسکے بغداد ہے اور فرمایا پیدا ہوگا اس امت میں
 ایک شخص کہ اوسو دیکھیں گے اور وہ بدتر ہو اس امت میں فرعون اپنی قوم کے حق میں اور خبر دی کہ قیام قیامت نہیں ہوتا
 تا اگر قتال کریں دگر وہ کہ دعویٰ ہر دو کا ایک یعنی دونو مسلمان ہیں کہا ہے کہ مراد اس وقت صفین ہے اور قاضی ابو بکر بن عمر کی
 کہا کہ بھول امر کو نہ گاہ اسلام میں آیا اور قرطبی نے کہا اول حادثہ کہ پڑا اسلام میں بعد از وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 قتل عمر رضی اللہ عنہ ہوا اور ساتھ موت آنحضرت کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقطع ہوئی وحی اور ظاہر ہوا ازداد عرب غیر ذلک و رسالت

اور انسی باتیں کہیں اور گزری اور انہوں نے ان کو نہ دیکھا اور اگر دیکھتے نہ بچا تو خراؤ خاک اور کوسر پر ڈال کر کھلنا بھی اس باب سے ہے چنانچہ انہی محلین بیان و کما اویگانہ انشاء اللہ تعالیٰ اور نہ دیکھنا اور نہ بچنا غارِ جبریت میں ہی قریب سال کے ہوئے روایت ہے عرضی اللہ عنہ کہ کھلو عہد کھلو میں اور اتفاق ساتھ ابو جیم بن خلیفہ کے ایک است و بقتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے ہی ہم نزل آنحضرت میں پس مسنا ہمنو ان کو کہ افشاح کیا اور بڑا آسیرہ لیا تو انہی تو وہ و ما ادرکک ما لکما تو وہ تامل تر لکھن باقیہ ہ پس ابو جیم نے اوپر بازو غم کے مارا اور کہا نجات دی کہو پس فرار کیا دونوں اور بھاگ کر اوتھی یہ حکایت مقدمات اسلام غم و اقصہ اسلام عرضی اللہ عنہ عجب ثابت احاسن قصص جیسا کہ محل و ذکر میں مذکور ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور نہ سراقہ بن مالک بن جشم وقت ہجرت کہل کرنے اور کو طلب آنحضرت اور کھڑے ہو کر مقرر کیا تھا اور سو پوچھنا اور سکا آنحضرت پاس و رہنمائی جاننا پانوں اور کھوڑے کا زمین میں اور نکلنا بد عمار آنحضرت اور پھرنا اور سکا شہر اور خیر دیکھنے آیا کہ ایک ایسی بچا آنحضرت اور ان کو بکرواورد ورتا تھا وہی قریش کو جب کہ میں بچو بچا بھول گیا کہ کیا کرو اور کیا کرو اور بھلا دیا گیا اور کو جس را دی کھلا اور باہر آتا تھا پھر کیا اپنی جگہ ان اسحاق وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ابو جہل نے ایک سنگ لیا اور ملائین بکھرتے چاہا کہ حضرت پر ڈالے پس لپٹ گیا سنگ و کھڑا تھڑا اور شک ہو کر دونوں ہاتھ گردن تک و رہبر بطریق قعر اور حضرت کو دعا چاہی کہ غفور امین پس کھل گئے دونوں ہاتھ اور بار دیگر ابو جہل نے ایک شہر دیکھا بہت بڑا کہ ہرگز بزرگی میں مثل اس کے نہ دیکھا تھا پس قصد کیا اس شہر کو کہ ما جادی اور کو فرمایا آنحضرت نے کہ وہ جبریل علیہ السلام نر ساتھ اس صورت کے طائر ہو گا اگر نہ دیکھتا کھا جائے اور کو اور ایک مرتبہ آنحضرت نیچے دیوار کے بیٹھے تھے ایک نے انشتیا سے سنگ سیاہ اٹھایا اور جا بجا کہ بالائی سر مبارک کے پس اس نے آنحضرت اور بجانب مدینہ پھرا اور روایت کیا ابو ہریرہ کہ ابو جہل نے وعدہ کیا قریش سے اگر دیکھوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں پامال کروں میں اس کو پس بقصد نماز آنحضرت تشریف لایا اور اس شہر کو اکا دکھا اور جبہ نزدیک بچو بچا بھاگا دیا ہوا اور بچا تا ہوا پھر کو ساتھ دونوں ہاتھوں کے پس پوچھا کہما جب پاس گیا میں دیکھا بچو بچا خندق پر آتش کو کہ گرتا ہوں میں و تین اور دیکھا میں بھول غیظ اور آواز جھلکہ پر کیا غریب کو فرمایا آنحضرت نے وہ ملائکہ تھے ان کے ذریعہ تالیجاتی اعضا و کھڑا پارہ پارہ کرتے اور نازل ہوا کھلا ان انسان لطیف یعنی حقا برستی انسان ہر ائمہ سرکشی و نافرمانی کرتا ہی اس قتل تک آرائت الذی نبی عبدہ اذ صلی نما آخرینے آیا دیکھا تو نے منع کرتا ہو بندہ کو جب نماز ادا کرے اور روایت کیا ہے کہ شیبہ بن عثمان جمی کہ قوم و سکی دربان بیت اللہ تھا اور کھلی کھلی دیکھ کر ہاتھ تھپیوس کر پھر کہ شرف اسلام مشرف ہو کر و زمین میں حضرت پاس بھیجا اور حمزہ بن عبد المطلب نے باپ و چچا اور سکی کو حضرت نے مارا تھا کھا ایک دن کینہ اپنا محمد کر لیتا ہوں میں کہ باپ و چچا میرے کو مارا ہیں جب درہم ہو کر لوگ و مصحافی انہی شمشیر بارادہ مارنے حضرت کے

گستاخ جب نزدیک ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا کشت عظیم سے سر پہنچا و کتاب برق ہوئیں بھاگائیں اونکو کڑے اور حبیب بھاگو
 آنحضرت نے پکارا اور کھادست مبارک پنا میں سیدینہ پراور جالاک حضرت دشمن ترین مردم بھی میرے نزدیک پیش اوٹھایا ہاتھ کو گودہ کہ حضرت
 محبوب ترین خلق ہو محرف میرے فرمایا پاس قتال کر دشمنوں رسول خدا کو ساتھ پس یابین اگر آنحضرت کو دجالیکہ ماتا تھا میں شمشیر اور اگر
 بالفرض اس وقت میرے روبرو باپ میرا آتا مارتا میں اسے ساتھ شمشیر کے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فضالہ بن عمر
 روایت ہے کہ کھاجا میں قتل آنحضرت سال فتح میں اور آنحضرت طواف میں تھو جب پاس یابین حضرت کرکھا اسی فضالہ بن عمر دین میں کیا بن
 کر رہا ہے تو ارادہ کرتا ہے تو کہ ماری رسول کو بیٹھ کر لایے نہیں بلکہ رسول اللہ نے اپنے فرمایا آنحضرت نے اور استغفار کیا میرے روبرو اور کھاجا تھ
 اپنا میرے سینہ پر پس رام پایا سیر دل نہیں ہو گئے بعد کر نہ اوٹھایا ہاتھ پائید کیا خدا تعالیٰ نے کسی چیز کو محبوب تر میرے نزدیک حضرت ص
 ۱۰۰ مشاہیر اخبار سے اس باب میں خبر نام بن الطفیل اور رید بن قیس نے گامی کر کے کہ اوڑی لیکر پاس کرکھا عامر زاری کو میں شوال کھتا ہے
 جسے روی محمد پس مارا اوپر شمشیر بھی پس نیکھا عامر زاری کو تاکام کر پس کہا کیا ہوا تجھ کو کام کیا تو نے کہا بخدا گوئند کہ قصہ کیا ہے
 کہ ماروں اس کو مگر وہ کہ پایا میں تجھ کو درسیان انجرا و حضرت کو چاہتا ہے تو کہ ماروں میں تجھ اور عصمت حق عزوجل سے ہی کھا ہشت
 حبیب پھر کی کہ بہت یہود اور کانونہن نے آگاہ و خبر دیا کیا قریش کو اور ڈرایا اونکو ساتھ اسکو امیر عین کیا حضرت کو بعد سلطوت اوپر
 اونکو اور بھکایا اونکو اوپر قتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھکایا اور حق سجدہ تعالیٰ نے اپنی پچی امر باری تعالیٰ او کو باب میں آیم
 یٰٰرَبِّدُّوْنَ اِنَّ الْیٰطُفُوْرَ اَنُوْكَرَ اللّٰہِ فَاَوْفِیْہُمْ وَاٰتِیْ اللّٰہُ اِلَآ اِنَّ شَیْءَ فُوْرَہٗ وَاَوْفِیْہُمْ وَاٰتِیْ اللّٰہُ اِلَآ اِنَّ شَیْءَ فُوْرَہٗ وَاَوْفِیْہُمْ وَاٰتِیْ اللّٰہُ اِلَآ اِنَّ شَیْءَ فُوْرَہٗ
 نو خدا کو ساتھ ہاتھوں اپنے کے اونہیں چاہتا اللہ گر کہیہ کہ تمام کرے تو را بننا ہر چند کہ وہ کہیں اور کافر و صعل اور مخبرات باہرہ اور
 آیات بینہ علوم و معارف سے کہ جج کیا حق تعالیٰ نے ذات جامع الکمالات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اور مخصوص کیا اونکو او کو ساتھ
 کہ شتمل ہیں اور تمام صلح دنیا و دین کر اور معرفت اونکی ساتھ امور شرائع و قواعد دین اور سیاست عباد کی اور احوال و اخبار امر سابقہ
 اور قرون ماضی کا زمان آدم علیہ السلام سے انہی وقت تک و حفظ شریعہ و کتاب و سیر و انکھا و صفات اعیان و اختلاف آراء و مذہب
 اونکو اور معرفت مذکورہ احوال و انکھا و حکم حکما اونکو کا اور محبت کفار ہر امت کی اور معارضہ ہر فرقی کا اہل کتب سے ساتھ اوس چیز کے
 کہ اون کتابوں میں تھا اور اعلام باسرا اور خفیات علوم و اخبار ساتھ اوس چیز کے کہ پوشیدہ کہہ دے تھے اور تغیر و تبدل تھے اوس اور اقوال
 اور لغت عرب و غریب لغات فرق کر اور اساطیر ساتھ ضرب فصاحت و حفظ حکمتوں کا اور بیان امثال صحیحہ و حکمون میں کجا بجا اسکا
 فہم غرض کے اور بیان کرنا اونکو مشکلات کا باوجود اشتغال شریعت غای حضرت کر اور محاسن اخلاق اور مجاہد ادب اور قواعد

و اصول کو حفظ نفیض و افیض اموال میں کہ مستحسن جو نزدیک رہا بعد بقول کے حتیٰ کہ نزدیک کفار و جہال اور ملاحہ کے عقل سلیم اور
 انصاف رکھتی ہوں مگر معاند مخدول اور مخالف نامعقول اور تکبر جو مع کلمہ معوی اور صنوف علوم و فنون معارف کو کشل طب
 اور بغیر خواب و فرائض و حساب و رسوائی و کسب و معاش کی انہیں جانتا بعض اوسکو کہ گمراہی کے مارست کی دیرین تدبیر کو و رکھوں کیا
 اور پر کتب کا اور مجالست کی اوسکو اہل کہ ساتھ اور ریاضت کی اویہن اور آنحضرت (ﷺ) کہ اوز بہار اور نہ صحت رکھی ساتھ کسی لکھی
 پڑھنے کے اور نہ پیدا ہو قوم اہل علم میں اوز بہار اور پھر کیا اوسکی طلب میں اور غایت معارف علم انساب و اخبار اور اوائل اور حیران
 اور حصول اوسکا ہی موقوف نہ اور نہ سیکھنے اور نہ خندہ کہ نیکی اور نہ متعال ساتھ طلب حشہ اور تکرار کے اور مجالست ساتھ اہل و
 فن کہ اور یہ فن ایک قطرہ جو بحر علم اور ایک نقطہ کہ کتاب فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تراور دلائل نبوت اور علامات رسالت
 آنحضرت کی تراویق و تراخبار کار باہر میں اخبار اور علماء اہل کتاب کو اپنی صفت و اپنی اہمیت کی صفت میں اور اسما اور علامات
 اوسکی جیسا کہ حدیث شریف اور آثار نبوت اور اشال اوسکو اور وقوع اوسکا اشعار و حدیث تقدیم میں مثل تبع اود بن ساعدہ اور
 سین بن ذی بن وغیرہ کہ ابو یوسف کیا آنحضرت کو زمرین عمر بن قیل (ﷺ) کہ اوسکو موصوفہ باہمیت کہیں اور یوسف بن زید کہ آنحضرت کرتا تھا
 اور وقوع ذکر شریف حضرت کا کتب سابقین اور اختراٹ علامہ یوسف کا ساتھ و کبر و کبریاہ حسد و عناد کی اور بالتفصیل اور
 سابقین میں تفصیل بیان کی گئی اور وہ جو سنگیا ہو اہل جن کو اور ظاہر و اوپر السنہ اہتمام و ذیباچ اوثان و احواف طیور کے
 اور دیکھا گیا کہ بنی اسرائیل اور شامیت رسالت حضرت اجمار و قبوین بخط قدیم اور اسلام لانا بنے کہ مشاہد کیا اوسکو نہ کور و طویر
 اور رسوائی و کبر و آیات و علامات کہ وقت شریف و وفات میں اور سفار و غزوات میں ظاہر و ہویہ اہل مومن محل و مقام
 اوسکو میں فرما کر بودی انشاء اللہ تعالیٰ اور بعد خصائص کہ آیات و آیات آنحضرت کی جو اخبار فرشتوں اور جن کو اور مدد رب العزت کی اچھو
 ساتھ ملائکت و طاعت جن اور دیکھنا کہ صحابہ کا اوفو جیسا کہ غزوہ بدرین و رسو اور کھلا ہر مو اور ایک زمین کی دیکھنا نہ یون
 جب جبریل علیہ السلام کا ہر کہ واسطے بیان معنی اسلام و ایمان و احسان کر آمین اور یہی دیکھا ابن عباس و اسامہ (رضی اللہ عنہما) جبریل علیہ السلام
 کو حضرت پاس صورت و حیکلی بن اور دیکھا سمعہ اور عیینہ ایسا آنحضرت کی جبریل اور کھلا تیل عظیم السلام کو صورت و مزمین کہ اوپر
 اوفو لباس سفید را اور دیکھا بعضہ بنی امیین و کھلا ملائکت اور افراس کور و زبر اور بعضوں کہ کاسر کا فو و کھلا دیکھا اور ضارب
 نہ دیکھا اور دیکھا ابو سفیان بن الحارث زمرہ و ان سفید جامہ کو اور افراس اہل قریظ زمین آسمان کہ اور مصافحہ کر تے
 ملائکت عمران بن الحصین کو کہ مشاہیر صحابہ میں اور دیکھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ساتھ حمزہ کہ جبریل علیہ السلام کو کعبہ میں

مشاہیر صحابہ
 عون بن جبریل
 تدبیر بن جبریل
 و زیدی کا کتب
 اور بن جبریل
 جبریل علیہ السلام
 نام دیکھنا
 و بی بی زینب
 جبریل علیہ السلام
 جبریل علیہ السلام
 جبریل علیہ السلام

پس بیوش گریہ و جزہ رزا اور دیکھا عبدالقدیر بن سعود نے ایک جن کو ولایت ابن مین اور سنا کام اوکا اور یہ سب معجزات انحضرت کرست
اور روایت کیا گیا کہ جب بارگاہی منصب بن عمیر روز احد لیا رایت ایک فرشتہ نے کہ اوپر صورت اوکی کو تھا پس نہاکی انحضرت نے
اور فرمایا اے آدمی منصب کیا میں منصب نہیں ہوں پس بنانا انحضرت نے کہ وہ ایک ملک ہو ملائگی اور ذکر کیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کہ ہم ایدن انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھو تھے ناگاہ آیا ایک یہ کہ اسکو ہاتھ میں ایک عصا تھا اور سلام کیا اوپر حضرت کو اور چاہا
حضرت نے اسکو سلام کا اور فرمایا اچھا آواز سن ہو چنانکہ گویا کہ کھارن ہا میں الیہم من لاقین من الیہم من اور ملاقات کی نفی فوج کے
ساتھ اور جو پیغمبر کے بعد اوکی ہوا اور تعلیم کیا اوکو ایک سورہ قرآن اور دیکھا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ شیطان کو کہتے ہیں روز اگر طعام صدقہ فطر کی حوالہ
اوکی تھا چاہا اور تعلیم کیا ابوہریرہ کہ آیت اکلری اور ذکر کیا و واقعی نے کہ دیکھا خالد بن ولید کہ ایک روز سیاہ کو کہ کھلو اسکو
درمیان کی برہنہ پریشان ہو پس دوبارہ کیا اسکو ساتھ شمشیر اپنی کا اور فرمایا انحضرت نے کہ یہ عربی تھی اور حدیث ارادہ کرنے ایک
شیطان کی شیطاں کی قطع کرے نماز انحضرت اور چاہنا کچا کہ بازمین اوپر ساتھ ستون مسجد کہ اور یاد آتا دعای سلیمان علیہ السلام کا
کہ مقدمہ شیخ جن مین کی تھی اوپر چوہرہ بنا اس شیطان کو مشہور ہے **وصل** وہ جہ ظاہر ہوا معجزات اور آیات ہر وقت ولادت اور بعد
اوس ہر تین رضاع مین اوپر مغرس مین وقت بخت تک ورنہ روز نبوت اور تمام زمان عمر شریف غیاوس چیز کے کہ ذکر کیا گیا بوقت
وفات تک شایع حد و حصر اور احصا ہے جو ہستہ خدا کچا اوس محل اوکی مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ لکھا قاضی ابوالفضل علیہ
الکلی رحمت اللہ علیہ نے تحقیق لایا مین اس باب مین ایک چیز معجزات واضحا و جہد علامات متعینہ کے کہ ہم مین کنایات بی نیازی جزاوت کو
اور حقیقت معجزات ہمارے پیغمبر کے اللہ واضح معجزات دل اور اکثر او فراوکی مین لیکن اکثر اوس جہت کو کہ کوئی پیغمبر معجزات مین لایا نہیں لایا
یا بلخ اوس کر سید ہمارے سے ظاہر ہوا اور ایک ہوا اکثریت یہ کہ قرآن عظیم تمامہ معجزہ ہر ذرا قلم اوس چیز کا کہ واقع ہوتا ہو ساتھ اوکی
اعجاز بعضے آئیم کے نزدیک اثبات غلطیٹک الفوتہ ہو کوئی آیت کہ اندازہ اس کے ہر پھر اعجاز قرآن جیسا کہ سابقان اساتھ دو وجہ کہ ہے ایک
بطریق فصاحت بلاغت اور دوسرا طریق نظم و الیف پس ہر چیز مین ان دو معجزہ ہر پس مضاعف ہو عدد اسوجہ ہر ہر مین اور ہر
اعجاز ہر جزو دنیا ساتھ علوم غیبیہ کہ اور وضع معجزات انحضرت اوس جہت کہ اکثر معجزات نسل کہ بقدر ہم اہل زبان اوکی ہوتے تھے اور اوپر
اندازہ اوس فن کر کہ وہ قرن اوپر شش تھا اور جو زمانہ موسی علیہ السلام کا ساتھ یہی معجزہ کہ کہ شاہدہ اوس چیز کا تاکہ دعویٰ کر تھے
اہل اوس زمانہ کہ قدرت کو اوپر اسکو پس لاموسی علیہ السلام ایسی چیز کہ خارق اوکی عادت کی تھی اور تھی اوکی قدرت مین اور بطل کیا
سحر اوکا اور زمانہ عیسیٰ علیہ السلام مین صنعت طب بہت سادہ و مرتبہ کہ تھی اور اہل اوس زمانہ کے اوس مین تفاخر کرتے تھے

اور عظمت و وحشت کہ دل میں آجائے جس سے کراہی آتی ہے غصہ اور غصہ میں ہر ایک کی یہ عظمت و وسو اوپر ہونے کے سزاوت کراہی اور بھیجی
 فرما ایمان ہر اکوستی ثابت رہا ہے کہ ایمان سے ہر اکوستی سبب کو نای عمر ہے جیسا کہ طاعت سبب یادی او سکا اور بعض
 او سکومل او پر زوال بیکت کر گیت اور زو جب ذل و فساد و تل و زوال نعم اور محل نعم اور یہ سبب کو صحت بدن ساتھ حفظ قوت او جیہ
 اور استغفار و موافقہ اور خدا پر دیک کے ہر حال قلب کا بھی ایسا ہی ہے اور اصل او کی توبہ و جیہ او اجتناب نوای سزا اور
 حدیث میں برایت انش آیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دلالت کر دین تین او پر دو اور دو اتہاری کے دو تہا
 ذنوب میں او دو استغفار و توبہ پس ظاہر ہو کہ معرفت قلب قلوب و معالجا او سکا جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا وہ وہا
 وحی کے او طب اجساد غالباً راجع تجربہ او گاہی بوحی بھی ہوتا ہے جیسا کہ خصت افکار و مرض میں او شریعت تہم خون مرض او ارشاد
 او کی میں ظاہر ہوید ہو اور بھی و معالجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ظاہر ہو کہ بوحی ہو دین او لگو تجربہ اور
 قیاس ہوں مستقیمین او تجربہ علاج میں اثبات اسبابے اور وہ نافی توکل نہیں جیسا کہ دفع جوع و عطش اکل و شرب و دلیل او پر
 ہوا زماوی کے حال سید المتوکلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے او جو دیکہ السو توکل کے مداوی اور بشارت اسباب فرماتے تھی اور
 فرمایا میں ہیجا حق تعالیٰ نے کوئی درگزر ساتھ او سکے دوا او کی بھی بھی ہے اور ایک وایت میں لفظ شفا اور ہوا الاموت کہ وہ مرض
 متعلق ہو اور بعض احادیث امیر کوا و اشارہ کی کہ فرما ہا میں او حکم آتا و تقدیر کے کہ نجات او و او نہ شفا جیسا ہوا و او تلقین او پر
 برای وجوب نہیں اور ملاست سبب اعتماد و تقدیر الہی کے منافی او مضاد توکل نہیں آئے کہ کسی ترک اسباب کرتے ہیں و سبب توکل
 نفس او تحصیل تمام توکل کے او سیفون ہوا اشارہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یٰ ذل الجبنۃ یٰ ابن النبیٰ سنبتون انما من غیر حب
 نعم الذین لا یستقون ولا یطیعون و علی ربہم یتوکلون کہ یعنی داخل ہو تو بین میری امت ہر بہشت میں شرف را بغیر جیسا کہ وہ وہ لوگ بین
 کہ تعویذ و افسون نہیں کرتے او نہ قال برسم جہا و کفار او پر پر و و کارانی کے اعتماد و توکل کرتے ہیں اور یہ وایت دوسری میں
 لا یؤمنون ہی زیادہ کیا ہے یعنی او راغ نہیں کرتے او رکھا ہے کہ مراد وہ ہے کہ یہ افعال بطریق اعتقاد و اعتماد علیت نہیں کرتے
 او مراد جب کہ یہ میں حارث محاسنی فرمایا ہاں تیدا و التوکل میں نقل کیا ہے کہ کھانا فی توکل نہیں ازجت وجود او سکے
 سید المتوکلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے پس کھا گیا حارث رضی اللہ عنہ کو کہ جب وہ آیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے -

مَنْ اسْتَعَانَ بِاللَّهِ وَاسْتَوَكَّلَ بِهِ لَمْ يَكُنْ يَحْتَاجُ إِلَى شَيْءٍ سِوَا اللَّهِ وَاسْتَوَكَّلَ بِهِ لَمْ يَكُنْ يَحْتَاجُ إِلَى شَيْءٍ سِوَا اللَّهِ
 سابق میں یہ نقل انجمن الی آخر میں کہ و او رکھا ہے توکل اپنے نفس میں تمام ہوا کلام حارث کا او تمہید میں کھانا ہے کہ مراد

برأت توکل ہو اسوقت کہ قیہ کری برقامہ کرو بہتر عیاد اور مخالف او سکو اور اکثری کرے اس حال میں کہ رغبت او سکی متعلق ہو جو دشمنان کی
 میں ہو دوسے اویقین کری ساتھ او سکو اور معرض ہو فعل الہی ہو اور غافل ہو او اس سے کہ شفا او سکی طرف سے ہے دلیل جو از استقرای القرآن اور
 فاتحہ الکتاب کے جیسا کہ آئیگا بیان او سکا اور تحقیق اس باب میں وہاں کہ اسباب تین قسم ہیں ایک اسباب یقینیہ کہ رعایت او سکی حکم
 الہی اور تقدیر ربانی واجب ہو جیسا کہ مضغ لقمہ اور بلع او سکا اکل میں اور کہ کھنا کوزہ کا موثر میں اور مقل و سکا شرب میں بہت کم او سکا
 داخل توکل نہ ہو بلکہ موجب اثم ہے۔ دوسری اسباب ظنیہ کہ حکم جو صحیحہ مد ظلت او سکی ثابت و متحقق ہونی جو مثل استعمال ادویہ حارہ اور
 بارہ کر تسخین و تبرید مزاج میں اور ملاست اس قسم کی منافی توکل نہیں مگر وہ مطیع حال نفس کے اور تحصیل تمام توکل کہ بعض نے
 اس قوم کو سمجھا ہوا ہو اور داد کے فتویٰ شرعیہ میں محل عتاب ہوتی ہیں تیسری اسباب ہمہ کہ ایسی نہیں اور از کتاب ہر استعمال
 او کما منافی توکل ہے بالفاق اور علاج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اجساد کو تین طرح پر تھا۔ ایک ساتھ ادویہ طبیہ کہ عبارت
 ہو اجزاء حیوانی نباتی جمادی سے۔ دوسرا ادویہ الیمیہ و حانیہ کہ ادویہ اور ذکار اور آیات قرآنی ہیں۔ تیسرا ساتھ ادویہ کہ
 ان دو قسم کو اور طماننا ہو کہ کوئی شفا عام نہ افغ و اعظم قرآن سے نہیں اور تری جیسا کہ فرمایا آیۃ و نزل من القرآن ما ہو
 شفاء لک و کرمۃ لک المؤمنین یعنی اور اوتار تے ہیں ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا اور رحمت ہو واسطے ایمان والوں کے۔
 اور قرآن تمام شفا ہو امراض و حافی سے اس واسطے کہ امراض و حافی اعتقادات فاسدہ اور اخلاق ذمیہ و اعمال قبیحہ ہیں
 اور قرآن مشکل و آویز دلائل و ہتھیار طبع کے اوپر اسباب عقائد حقہ اور بیان اور ارشاد اخلاق فاضلہ اور اعمال محمودہ کے اور یہ ہتھیار
 شفا امراض جہانیہ سے محبت او سکے ہے کہ تبرک و تمین ساتھ قرأت او سکے نافع بہت بہت امراض عقل سے اور ذہل اور افغ ہے خاص انکو
 اور یہ ہتھیار اور ہتھیار کائنات انہ بنوں بھولہ کا کہ معافی او سکے مفہوم نہیں اور وہاں دین جانب اہل فسق و فجور کو کہ ثابت ہو کہ حسن بصر حجازت
 و کثافت او سکی جبکہ تار عجب طبع منافع اور دفع مفاسد میں انکو کہ تین پس قرآن عظیم سے کہ شکل ہو اور ذہل و کمال او کہ برای الہی اور
 ذات و صفات او اس تقدس و تعالیٰ کی اور ثابت ہوای جانب ایسی شخص ہو کہ ثابت ہوئی جو صفا و زینت او عظمت او کمال او سکا بیان
 او ہتھیار فاسدہ کہ کوثر نہ ہو اور فرمایا ہے فیہ نفا علی ان لا یزال یستہی کہ فی ثوبہ و شفا ساتھ قرآن کے اور خدا تعالیٰ شفا دیکھو
 ہو اگر اور کیا ہو کہ فاتحہ کتاب و از ہر دو کو اور قیہ لعل و زینون اور سہ و کائنات کہ کتب یکہ مثل است و ہر دو حدیث میں اور حدیث
 میں اللہ تعالیٰ علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ میں مرفوعا واقع ہو کہ خیر اللہ و اللہ تعالیٰ یعنی بہترین دو قرآن ہو اور بنیادی و تفسیری
 ہی جہانہ تعالیٰ آیۃ و نزل من القرآن ما ہو شفاء و کرمۃ میں آیات شفا کا ذکر کیا ہوا و یہی جو خواہش نہیں ہیں ان آیات کو نہیں

تین کیا ہے اور کتب معتبرہ میں مثل مواہب لدینہ وغیرہ کے ایک حکایت درباب ان آیات کے امام طریقت لبو القاسم قشیری سے
لا سے ہیں کہ ہمارا ہوا اتنا لڑکا اسکا بیماری سخت سے نامشروع ہوا اور شدید ہوا اور اسکا کما دیکھا میں نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں اور شکایت کی میں نے پاس آنحضرت کے حال و دل اپنے سے فرمایا آنحضرت نے اُن اُنشت
من آیات الشفاء یعنی کمان ہے تو غافل آیات شفا سے اور کیوں نہیں تمسک کرتا ہے تو سناہ اور اسکے اور شفا نہیں دہو رہتا
تو اس کے ساتھ پس بیدار ہوا میں اور فکر کیا میں نے اوس میں ناگاہ پایا میں نے اون آیات کو چہ جگہ کتاب خدای عزوجل میں اول آیت
ویشف صدور قوم مؤمنین یعنی اور شفا دیتا ہے سینوں مومنین کو دوسری آیت ویشفا لربا فی الصدور یعنی اور شفا ہو واسطے
اوس چیز کے کہ سینوں میں ہے تیسری آیت یخرج من بطوننا شراب خلیف الود فی شفا وکنا س یعنی نکلتا ہے شکون اولیٰ کمشبو
شراب رنگارنگ کہ اوسین شفا ہو واسطے لوگوں کے چوتھی آیت ونزل من القرآن ما ہو شفا وورثہ لکم یعنی ہوا نازل
کرتے ہیں ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا اور رحمت ہو مومنین کے لیو رہا پانچویں آیت واذ فرشتہ قمریہ شفیقین یعنی اور جب ہمارا ہوا میں
اپنے اور شفا دیتا ہے مجھے چھٹے آیت قل یومئذین آمنوا ہی ویشفا یعنی کہ اسی جگہ وہ ایمان و یوم کے لیے دیتا اور شفا ہو رہا پس کما
ان آیات کو اور کوئی اور کوئی باقی میں دیکھا پانچویں آیت ویشفا ہی اوس کو کہ یومئذین آمنوا ہی ویشفا یعنی کہ اسی جگہ وہ ایمان و یوم کے لیے دیتا اور شفا ہو رہا پس کما
علا شفا سے جو نعمت کیا ہو کہ کما پایا پانچویں آیت ویشفا ہی اوس کو کہ یومئذین آمنوا ہی ویشفا یعنی کہ اسی جگہ وہ ایمان و یوم کے لیے دیتا اور شفا ہو رہا پس کما
کون پانچویں آیت او اذ کا زور دیکھ کہ قیہ کیا ہوا ہمارے اس کے ساتھ اور استشفوا انفع ویشفا وکنا س یعنی ہوا نازل
و قبول اسکا اور یہ بہت فاضل و تاثیر اوسکی شرط ہے اوس میں اور جب تکلف کرتے شفا پس حاجت سمیت تاثیر فاضل کے ہو گیا ہے
مدم قبول محل یا کوئی یا بالغ قوی اور کہ باوجود قوت فاضل و جلاست محل کے حاجت عاجز و عمل اثر دیکھو تاثیر سے آیا اور
عی فی القیاس اور یہ حد میں ہی پیدا ہو دیکھا کہ عدم تاثیر اس کے کا حاجت عدم قبول طبیعت سے ہے اوس دو الفاظ کو بھی بہت
مہر و مانع کے و عمل اثر و سوا تھا و سکر بہت قبول کے ہو گیا ایسا ہی قلب یسوی تھا و تقاضا دیکھو قبول تمام اور قوت قوی کے نفس فاعل
تاثیر کرتا ہے اور نہ علت میں اور نہ حال ہر دو کا انرا کار و دفع دیا اور حصول شلو بہ میں لیکن گاہی تخلف اثر اوس دعا کا یا حاجت منع
اوس دعا کو اپنی مدد ذات میں جیسے کہ دعا ہو و کر کہ دوست نہیں کہتا اور نہ خدا تعالیٰ اس جہت سے کہ وہ میں خواہ جو حد حقانیت اور انشا
سے کہ حاجت منع ہے عی و عدم قبول اسکا اور چنانچہ تمام تعالیٰ و نفس کے یا عدم حصول و جمعیت قلب قوت دعا کے یا عدم قبول اس
اور مانع کے مثل اس تمام و دروس نسبت اسکا قلب اسی پر یہ قوت دعا کے باستیلا طاعت و سوا دعا کا اور یہ حد میں انرا کار و

قبل نہیں کرتا داکر تلب لاہی اور سیاہی غافل سے اور عامہ و طاہر مرفوع اور معالج کرتے ہیں اور کو اور دفع کرتے ہیں بعد از نزول اس وقت
 کرتے ہیں اور سین اور دعا سلیح مومن اگر باخصو قلیب و جمعیت طہیر ہو و اور بطوب کے اور مصاف ہو و اوقات اجابت کو ساتھ شروع
 اور خصوص اور انکسار و ذل اور تضرع و دھار و رافع و بدین اور ابتدا بجمہ و صلوة اور بعد ثوبہ و استغفار اور صدق و الحاح اور تعلق
 اور توسل بسماء اور صفات الہی کے اور توجہ صادق ساتھ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تمام شروط اور کو پہ
 اسکے اوپر مثال رہی کہ تیر بہت اور کمان درست اور زور بازو بحال اور یہت مقابل اور قابل اور صالح و اسکی ہو و واجب
 واقع وصول در بیان ستو و اور علم ساتھ صنعت تیر اندازی کے اور تمام شرائط اور داب و سکر سے حاصل ہونے۔ ولیکن استشفاء
 عودات وغیرہ کے اسما الہیہ سے ہی قسمت و عافی سے ہر اگر جاری ہو و اوپر لسان ابرار کے ساتھ توجہ نام اور وصیت تلم
 لیکن جو وجود اس نوع کا غریب و نادری لوگ ہند ساتھ طب جسانی کے مار کر اس سے غافل بیستے ہیں اور مراد ساتھ نمودنیک
 کہ حدیث بن و اور ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دم کرتے تھے نفس کریم اپنی کو ساتھ عودات کی اور مراد ساتھ اس کے
 تل عود برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہر اور رعبون سے قتل ہوا اللہ اعز و ارفع و اعلیٰ یا ائنا الکافرون ہی مراد کئی
 یا جس گجہ کہ قرآن میں متضمن استعاذہ واقع ہو چوین مثل **اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَٰذِهِ السَّيِّئَاتِ السَّيِّئَاتِ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّخْضَرُّوْنَ لَكَ**
 اور یہ سب قرآن سے ہیں اور اس باب میں کہ سخن کیستے ہیں ہم عام تر اس سے مراد ہی اور اذکار اور عیب باب استعاذہ میں بہت اور چنان
 و تحقیق اپنی کیا ہی عالمی اوپر جو از قیہ کے نزدیک اس آیت میں شرط ہے کہ وہ کہ بلام خدا اور اسما و صفات حق تعالیٰ کے ہو
 اور زبان عربی یا اور زبان ہر کہ چاہتا ہو معنی اسکے اور اعتقاد و سکا کہ موثر حقیقہ ندای عزاسمہ ہے اور تاثیر ربی کی ساتھ تقدیر
 و کہ یہ حدیث اگر حدیث میں آیا کہ چوچا لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ بھہ رقا اور حرا اور اسباب دیگر کہ ہم کرتے ہیں
 انہی کے ہیں تقدیر و رای چشاد کو فرمایا بھہ بھی تقدیر الہی سے ہوا اور حدیث مسلم بن عوف بن مالک سے آیا کہ رقیہ کرنے سے
 ہم زمان جاہلیت میں پس کھا منے بار رسول اللہ کیا فرماتے ہیں اس باب میں فرمایا عرض کرد رقیون اپنی کو میرے اوپر اگر او سین
 شرک ہو و کر کہ چہ کہ نہیں اور جابر سے روایت ہو کہ نبی کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رقا سے پس لکھی بعضے صحابہ
 اد کہ ایاز ول ہمارے پاس رقیہ تھا کہ و سطلیج عقب کہ تھے ہم اور عرض کیا اس رقیہ کو حضرت پر فرمایا کہ یکا نہیں کہ و فرمایا
 جو کوئی لغیر ہر چاہے کہ اپنی بانی کو ہر چاہے اور **و شرک کیا ہی ایک قوم نے ساتھ اس عموم کے اور توجہ نہ کیا ہی ہر رقیہ کو کہ حرم**
 اور نہ نفعت اسکی اگر یہ معلوم نہ ہوں معنی اسکی ولیکن احتیاط و مہین ہر کہ غیر معلوم لیکن مبارک متفلس شرک کہ ہو و اور یہی ہے

اور میں تو جو کہ ماٹور ہو ویسیسا کہ رقیہ جیمہ عقیقہ میں آیا ہے بنیم اللہ بنحو قرینہ کا لکھ بخر قضاۃ جائز ہو گا بے شبہ اور تحقیق معلوم ہوا
حدیث عوف بن مالک سے کہ ہر رقیہ کہ متضمن ہووے شرک کو جائز نہیں اور ایسی ہی دعوات و اسماء بران سریانی و عبرانی کہ معلوم نہیں
معانی انگریز پڑھا چاہیے اور حکایت مشایخ میں لای ہیں کہ ایک شخص نے باپ بڑھتا تھا شخص دوسرا اس جگہ حاضر تھا کہ کیا ہوا اس کو
کہ دشنام دیتا ہی خدا اور رسول کو اتفاقاً مضمون ان کلمات کا یہ تھا اور وہ شخص نادانستہ پڑھتا تھا یا مگر بعض کلمات ہو دین کہ ثقات
سے معلوم ہوا پڑھتا اور لکھا اور مشایخ سمع توارث آیا ہی جیسا کہ جزیریانی میں کہ اویسی سفی کہتے ہیں اور انند اس کو پڑھتے ہیں واللہ اعلم
اور حدیث ابی داؤد اور ابن ماجہ میں آیا ہے اور تصحیح کیا ہے اس کو حاکم نے ابن سعد سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
رقا اور تہائم اور نوکر شرک ہو تا ہم جمع تہیم ہے اور وہ حرز یا قلادہ ہے کہ گردن میں لٹکاویں اور اس کو جاہلیت میں وہ سٹے
دفعات کرتے تھے اور نوکر کبیر ثناتہ اور فتح واد و لام ایک چیز ہے کہ عورتیں وہ سٹے جلب محبت مردوں کی کریں اور یہ
ایک نئی ہی سحر ہے اور دعا و حزب اور رقیہ کپارہ پر لکھیں کہ اوسی تعونیکمین اور گردن اور بازو میں باندھیں بعض علماء اوسی بجا
منع کرتے ہیں ولیکن حدیث عبد اللہ بن عمر سے اس کی ایک سند ہے کہ آنحضرت نے اس کو واسطے دفع فزع اور جوش اور بیخوابی کی یہ کہتا
تھا کہ اے اللہ التائبین غصبہ و عقابہ و شتر عبادہ و ثن ہمزات الشیطین و ان یختر ذلک یعنی پناہ لیجا تا
ہوئیں ساتھ کلموں خدا کے کہ پورے ہیں غضب و سکوت اور عذاب و سکوت اور بدی بندوں اور سکوت اور یہ کہ سٹے
اور سوس شیطین ہو اور یہ کہ حاضر و دین میری پاس ۴ پس و در فی اللہ عن تلقین کرتے تھے اور ان کو کو ملو کہ عاقل تھے اولاد
اونکی اور وہ کہ عاقل نہ تھے لکھتے تھے پاد کا غزو غیرہ پر اور ذاتی تھے ان کے کلی میں اور لفظ تعونیک کہ احادیث میں واقع ہوا ہے
مشا تعونید الطفل اعوذ بکلمات اللہ التامۃ الحدیث اور تعونیدات النبی جیسا کہ ذکر اور نجا آدیکھا ہے استعاذہ اور طلب پناہ
ہیں شری ساتھ خدای عزوجل کے اور زینب زن عبد اللہ بن سعد بیان کرتی ہیں کہ دیجا عبد اللہ نے میری گردن میں رشتہ کو پوجھا
یہ کیا ہے کہ میں نے ایک خط ہی کہ افسوں کیا گیا ہے میری واسطے تو میں پس لیا اوسے عبد اللہ نے اور بارہ کیا اور کہا ای آل عبد اللہ تم نے نماز
شرکت اور محتاج نہیں اس کی سنا میں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ رقا اور تہائم اور نوکر شرک ہو گا میں نے کسٹھ پر ارشاد فرماتے ہو تم
تھی میری اگر کہ باہر نکلی بیٹی تھی غایت در در نکلتی تھی پیٹھ اور اٹھا پس گیا میں پاس ایک یو کے پس پڑھا اور یہ ہو دیکل فسون
اور درو جاتا رہا اور آرام پایا ہی کہ عبد اللہ نے وہ درو کہ تیری آنکھ میں تعامل شیطان تھا کہ تیری آنکھ میں تصرف کر تا تھا چپ پڑھی گئی
اور پافسون باز کر لیا اس کو اور لازم تھا وہ پڑھی کہ کہ تو جیسا کہ رسول خدا کہتے تھے انبیا رب الناس و انشعفت انت الشافی

ان شفاء اولی الشفاک شفاء لایغادر شفاء یعنی دور کرختی کو ای پروردگار آدمیوں کی اوشفا دی تو شفا دینو الی یمنین شفا کر
 تیرا ایسی شفا کہ چھوٹے باری کو روایت کیا ویرا بود او دے **اور** کہا کہ ان رقاع اور فسوف کو تو شفا کر سی اس وقت شمار کیا ہے
 کہ اہل جاہلیت اعتقاد موثریت اوسکا کرتے تھے اور نام غیر خدا کرتے تھے یمن ہنام خدا اور اوسکے کلام کے ہوسکا ووسکے حکم یمن ہوسکا
 اور کیونکہ داخل ہوسکا حال اگر دارہ ہوتی یمن یمن احادیث اور اخبار صحیحہ **اور** بعض نے کہا کہ تو ان رقاع سی کرتے
 یمن اہل ایمان ویرعیان تسخیرین اور ملتے ہیں ساتھ موثریت ہوسکا کہ جس دلیل سے اور صحیح کہ یمن ساتھ ذکر خدا اور اسماء وایضا
 کی اسما وشیاطین اور استساعت وپناہ طلب کرتے ہیں ساتھ اوسکے **اور** کہتے ہیں یمن ازبیت علاقہ عداوت کا کہ بالشیاطین عزائم
 کرتے ہیں ساتھ شیاطین کے دوست یمن اوسب پڑھی جاہلین غراحم باسما وشیاطین کی جانت کرتے ہیں اوسکا اور باہر یمن پڑھی جانت
اور بالجملا اجماع کرتے ہیں علماء امت اوسکا کہ یمن کتاب اللہ اور اسماء وایضا شیاطین کے **اور** رہا تاچنانچہ محال مقام ہے
 کہ قرطبی کہ شاہیر علماء فقہ اور حدیث تو کہے کہ کفار قاتلین قسم پڑھی ایک کہ رقیہ کیا جانا ساتھ اوسکا جاہلیت یمن اوسکا یمن
 سننے اور کہ واجبہ اجتنب اس قسم کی مبادا کہ اوسکا کہ کتاب ہوسکا یا مودی لشکر۔ دوسری اور کہ کتاب اللہ اور اسماء وایضا
 واقعہ میں درجہ جاہلی اور اگر کوئی چیز اوسکے انور ہوو مسخبت۔ قیس کے وہ کہ باسما وشیاطین کے ہوسکا فرشتہ یا نبی یا عظم
 نجات مثل عرش وکری اور یہ قسم واجبہ اجتنب ووسکا اولی ہی اور جتہ وجود اتجا بغیر خدا کے اور اگر تسفین
 تعظیم مرقی یہی لازم ہے اجتنب ووسکا جیسا کہ سلف بغیر خدا ہی عزوجل شیخ عبدالحی ہادی بخاری تفسیر سرور الغریہ مدارج النبو
 میں کہنے ہیں کہ توسل وشفاعت ساتھ دو شان خدا اور اوسکی اسماء کی کہ یمن نہ ساتھ استقلال اور تہید اوسکے اوسکا قیاس وچلعت
 بغیر اللہ کے نہ کیا جائی بلکہ اوسکا طریق توسل اور شفیع کے نہ طریق شفعہ کے جیسا کہ بال اور عوام الناس کہتے ہیں اس احکم صلیہ کار کے
 اللہ علی محمد وعلی آلہ ائمہ علیہ السلام سے نقل ہے کہ کہا پوچھا میں امام شافعی کو رقیہ کیا کہا کہ اس ان یقینی کتاب اللہ کا پڑھو
 یمن ذکر اللہ یعنی بالکین کہ افسون کیا جاو ساتھ کتاب اللہ کے ساتھ اوس جینے کے معروف وشفوع ذکر اللہ کو کھانی اور کہتے
 کہ رقیہ کرین اہل کتاب مسلمانو تو کہو کہ اللہ وفتیکہ رقیہ کرین ساتھ چیز معروف کی کتاب اللہ اور ذکر اللہ ہی انتہی **اور** نہ ہوسکا کہ
 اجتنب اللہ قرآن ہوو وگرنہ جو توریت وغیرہ متن تحریف و تغیر واقع ہوا اعتماد اوسپر نہ کیا جائی تاکہ معلوم ہوو مضمون اوسکا کہ موافق
 اور مطابق قرآن ہو امام مالک موطا میں لایمین کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کھا یودی کہ کہ رقیہ کرتی تھی عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رقیہ کرتی
 یمن اللہ اور نودی کہ کہا کہ اختلاف کیا گیا ہو قول مالک میں بیچ۔ رقیہ یودی اور نصرانی کے مسلم کو اور امام شافعی بجا اوسکا

قاضی اور روایت کیا جو اس وجہ سے کہ کثرت رقیہ بعد از ولع اور عقد کھینٹ کے اور وہ جو کہتے ہیں خاتم حلقہ ہوا کہ نہایت
 وہ عادت نہایت زیادہ قدیم میں لینے باعث ہو اور کثرت بتجربہ بیشتر پائی لغوی عوام الناس کی اوس سب سے کہ ان فسونوں کا بلکہ اور کثرت
 جانے کو تاثرات عجیبہ پاتے ہیں کہ حیران ہونے ہیں کہ کد قاضی مشہور کجائی ظاہر نہیں ہوتی اور ایسی جگہ ہرگز نہ نکار اور ورطہ حیرت میں
 پڑتے ہیں جیسا کہ قول زینبہ ام ابی اسعد و کثرت ظاہر ہوتا ہے کہ کہا میں کیا کروں کہ ابھی میری آنکھ درد سے کھلی پڑی تھی فلاں بیوی نے
 افسون کیا درد فی الفور ہٹا رہا اور میں جانتی کہ معنی فساد اور بطلان کے وہ ہیں کہ شارع نے اوس سے نفی کیا اور حکمت و فائدہ ہو گا نہ کہ
 شارع کے ہے لہذا ظاہر یہ ہے کہ مقصد و خارج و ربط کفر و شرک سے ہے پس وہ لوگ کہ قدم اور نکاح تمام صدق یہاں میں ثابت ہو کر حجابین
 کہتے ان امور یا مشہور و عام اگر چہ سبب تک و زوال حیات فانی کا ہو و اور جانتی ہیں کہ سعادت ابدی اور حیات باقی متثال شارع
 میں ہے اور جنوں کی عظم نظر نہ کر گاتی دنیا ہی مقام استقامت سے پسل جاتو ہیں اور ورطہ کفر و محصیت میں پڑتے ہیں ان کا ذکر اللہ
 میں ذلک ہم سب کو اللہ تعالیٰ بنا دے وی اس سے اور ہمارے زمین ایک فسون ہو کہ اوپر نسبت بشیخ اشرف الدین
 سنیری سے کہتے ہیں کہ لوگ اپنے فتنوں و شغوف میں اور چونکہ وہ سبب و شایع موصوف پاتو ہیں زیادہ تر فتنوں و دالہ ہوتے ہیں
 اور زمین ایسی آسمانین کہ تعارف زبان ہونے میں بتنا بلکہ اس کا لازم ہے واللہ اعلم بالصواب اور اللہ خوب جانتا ہے صحت یا کجی
وصل رقا آنحضرت سے بہ باب میں مروی ہیں غصہ صاعین اور حمد تاکہ حدیث میں واقع ہوا ہے کہ افسون کرے چشم زخم اور جو انور
 سے لینے وہ ریش کہ اوپر پہلو کے ظاہر ہوتے ہیں اور حدیث دوسری میں آیا ہے کہ لا رقیہ الا فی نفس و عمدہ لینے نہیں رقیہ
 مگر چشم زخم اور جرمین اور مراد نفس عین ہی لینے چشم زخم اور ایک دامت میں و کثرت زیادہ کہ کیا ہو اور ادب پر نشتر ہوا
 عقرب اور راندا و سکر اور لہذا ساتھ دانوں کا کمان جیسا کہ سانپ و زور سکر مانند اور مراد بھڑکنا لغوی ہے تخصیص قیہ ساتھ
 ان اشیا کے واسطے کہ قیہ تخصیص ساتھ ان چیزوں کے نہیں بلکہ جمیع امراض و آلام میں شروع اور مسنون ہے جیسا کہ تب اور سردی
 اور دردندان و امثال و کثرت میں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے العین یعنی ڈھ لینے چشم زخم اور کام کرنا و کما
 موجود ثابت جو نفس الامریں اور حق تعالیٰ نے یہ خاصیت بعض نفوس میں رکھی ہے کہ جب نظر کرے کسی چیز کی طرف اوپر وچر ہوتا
 کہ فرمایا وہ چیز جیسا کہ سخن اور فرمایا کو کمان یعنی سابق القدر لست بقدر العین ڈھ لینے اگر ہوتی کوئی چیز کہ نہیں دستی کرنی
 اور غلبہ فضا و قدر پر آئینہ صفت کرنی او کی عین یہ بالغہ ہو او کی عین میں اور حدیث دوسری میں آیا ہے کہ کثرت
 آدمی کو کجا بعد از قضا و قدر آئی ساتھ چشم زخم کے ہے اور اکثر علماء دین او سپر میں کہ عین حق ہے اور جماعہ متبعہ شکل اہل

زینبہ ام ابی اسعد
 و کثرت ظاہر ہوتا ہے
 کہ کہا میں کیا کروں
 کہ ابھی میری آنکھ
 درد سے کھلی پڑی
 تھی فلاں بیوی نے

اعتزال اور جو کوئی کہ اوپر طریق پر چلتا ہو مگر یہ سب عین اس کو اور جو مجب صادق سے ساتھ ہو کر خبر دہی اعتماد اور سکا و جب و رات
 اور سکا باطل اور وہ جو کہیں کہ سب تقدیر الہی جو چشم زخم کیا اعتبار رکھے جواب و سکا وہ کہ میر بھی تقدیر الہی ہے اور عین کو انقدر
 نہیں اور جو کوئی اوپر طریق پر اہل سنت کرتے تھنا ہر کہ وہ اسباب الہی سے جو ساتھ اور ان معنوں کے کہ عادت اللہ جاری ہوئی
 کہ احداث ضرر کرتا ہر نزدیک مقابلہ شخص ساتھ شخص کے اور نظر کرنا اس کا طرف اس کے اوپر وجہ تھنا کے و لیکن کہ ایک چیز
 چشم عین کی حکمتی ہے اور ساتھ معیون کے پونہ پتی ہر یقین ساتھ کسی جانب ثبات و نفی اس کی نہ تاپا ہے دونوں جانب ممکن
 اور بعض اہل طبائع نے لکھا ہے کہ جو ہر لطیفہ غیر مرئی منبث ہوتے ہیں عین اور متصل ہوتے ہیں ساتھ معیون کے اور تین
 مساوات چشم اس کے تین پس پیدا کرتا ہر باری تعالیٰ ہلاک کو نزدیک و سکر جیسا کہ پیدا کرتا ہر ہلاک نزدیک پتہ ہر کے اور یہ متصل ہے
 پس عیون اس کے یقین کا خطا ہے اور نقل کیا گیا ہے بعض لوگوں کو کہ منسوب ساتھ نظر لگاؤ کہ عیون میں کہتے تھو کہ جب ہم دیکھتے ہیں ایک
 چیز کو خوش آتی ہے یا ہکا پاتے ہیں ہم ایک حرارت کہ باہر آتی ہے انھوں سے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ منبث ہوتی ہے چشم عین سے
 فوت سمیہ کہ متصل ہوتی ہے ساتھ معیون کے کہ باعث ہلاک و فساد ہوتی ہے مثل زہر کہ فہم سے ساتھ لایع کے پونہ پتہ
 اور بعض افغانی سے بوساطت نظر ہر پونہ پتہ ہے اور بالکل اوپر مثال تیر کے ایک چیز جانب عین کی جانب معیون سوانہ ہوتی
 کہ کوئی مانع کہ حفظ اور وقایع اس کا یہ دریاں شو کو پونہ پتی ہے اور کارگر ہوتی ہے اور اگر مانع درمیان ہو کہ عبارت حرز و تعویذ اور
 دغا ہے اور مانند سپر کے ہر وصول اور نفوذ میں باقی اور اگر سپر سخت اور قوی ہو ہو سکتا ہے کہ یہی بجانب عین کے عود کرے اور مثال
 تیر کے اور علاج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خاص اس علت چشم زخم کے لیے تعویذات ہو وین یخبر آیات اور کلمات کہ وہ میں ہتھاف ہے
 شہر در مثل منوڈین اور فاعل کتاب و رایتہ الکمری اور کہتا ہے کہ ہر گتہ میں رقیون کا قرأت فاتحہ اور آیتہ الکمری اور معوذتین کا
 اور جملہ تعویذات نبوی سے کہ احادیث صحیحین ثابت ہو ایک یہ ہے اور خود بکلمات اللہ التائات النبی الاچا و من رب و لا فاجر و
 باسماء الحسنی ما علمت منہا کم اعلم من شتر ما خلق و ما بکاء و من شتر ما نزل من السماء و ما یخرج فیما و من شتر ما ذکر فی
 الارض و من شتر ما یخرج منہا و من شتر فتن القلیل النہار و من شتر کوارق القلیل القلندر الاطریق لیطرفی تجنی یا رب عنی یعنی
 پناہ لیجا تامون میں ساتھ کھلون خدا کے کہ پوری ہیں ایسی کہ میں بنجا و کرتے لیکو اور زبدہ کار سے اور ساتھ نامون نیک کہ جو جو جانتا
 ہو میں انہو اور وہ جو نہیں جانتا میں بدی اوس چیز کہ پیدا کیا اور وہ چیز کہ نظر ہر کیا اور بدی اوس چیز کہ اوترتی ہے آسمان سے
 اور وہ چیز کہ چڑھتی ہے زمین میں اور بدی اوس چیز کہ غلطی ہے اوس اور بدی اوس چیز کہ غلطی ہے اوس اور بدی اوس چیز کہ غلطی ہے اوس

کلمین اور گولمین اور بلوین اوسو اور وہ جو سالقانہ کورہوا حکایت شیخ ابوالقاسم قشیری کے آیات شفا میں میدان معنی کا ہی
حکایت ابو عبد اللہ نیاچی کی روایت ہے کہ کما سقیرین او پر شر خوش خوب فتاکے سوار تھیں اور دریاں ہمارا ہوں ہمارے
ایک شخص تھامسویا تھہ چشم زخم لگانیکے جس چیز پر نظر آتھان ڈالتا لکھت ہوتی۔ ابو عبد اللہ نیاچی کو کما سقیرین کو اوپر سے
بچا نیاچی کو کما او سکومیرے شر پر قدرت نہیں یہ خبر عین کو پوچھی منتظر با نیاچی انبی منزل کو کہیں گیا پس عین آیا او شر کو
نگاہ کی شر مضطرب ہوا اور گر پڑا مثل دشت کو کہ جڑو اکما میں۔ نیاچی کو خبر کی کہ عین سے تیرے شر کو نظر لگائی آیا اور جو عین کو کما
یہ رقیہ پڑا بسم اللہ عجائب عابیس و شہاب قابیس رد و دت عین العارین علیہ و علی آت الناس الیہ فایجمع البصر
ہل تری من فطوکی ثم ارجع البصر کر تین یقلب لیک البصر عابسا و مو حسیہ لہ یعنی ساتھ نام خد کے ہر بند کرنا بند کر نیوالے کا او شر
خشک و ستارے چکنو والے کار کیا مینی چشم زخم نظر لگا ڈوالے کا اوپر او سکورا و پر دست ترین مردوں کے طرف او سکرا پس ہر آنکھ کو
آیا دیکھتا ہے تو کچھ شکاف ہو پس ہر آنکھ دوبارہ اولی ہر طرف تیری آنکھوں میں حال میں کر ذلیل ہو اور وہ منقطع ہو دیکھنے خلل سے۔
جب نیاچی نے یہ دعا پڑی فی القور لکھ و س عین کی نخل پڑی انبی محل سے او شر تر تندرست ہو کر کما ہو گیا اور یہی رقیوں
چشم زخم سے ہے اور مواہب میں ابن قیم سے منقول ہے کہ کما او جلد علاج عین کے استرازا و اجتناب سے او اس سے او شر محاسن کے
شخص کو کہ ڈرایا جاتا ہو نظر او سکے سے ساتھ ایسی چیز کے کہ رو کر نظر کو حبس کرے بغوی فی شرح اسندہ میں لایا ہے کہ عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص کو حبس کر کے دیکھا کہ وہ نون او سکاتا اور چشم زخم نہ پونچھو اور مرد اساتھ نون کے گرا ہوا کہ نہ نخلان میں
ہوتا ہی رہے کہ او پر پوشیدہ نہ ہو کہ سیاہ کرنے نون میں کو کہ ستر حال او سکائیں جو او ظاہر نہ ہو کہ یہی ایک ستر کہ حاجت دیکھا
دفع ضرر میں کا ہی اور حکم تیکار کو والدہ علم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھوین ام سلمہ کے ایک کثیر کو دیکھا کہ او ستر لکھوین کا
اور صحیحین میں یوں آیا ہے کہ ایک جبار یہ دیکھی کہ رنگل و سک میں صفرت ہو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افسوں پڑ
او ستر کہ او نظر جن ہوئی ہے اس جگہ سے معلوم ہوا کہ جس طرح آدمی کی نظر دوتی جو جن کی ہی ہوتی ہے اور کما کہ نظر جان تیر ترسانا
سے ہو اور کما ہی کہ احباب عین بخت اعجاب و رہتھان کہ ہو تا ہی اگرچہ بغیر سد ہوا روئی محبت کے اور مرد صالح سے حبس کہ
عام بن ربیعہ سے نسبت ہسل بن حنیف کی وقوع میں آیا اور اختلاف کیا ہی علما نے جو یہ قصاں و ردیت میں سے قطعی نے
کہ ایک علما فقہ او حدیث سے ہے کما کہ اگر تین کرے عین کسی چیز کو ضامن ہوتا ہو او سکاتا اور اگر عین سے ماری قصاں او ستر
او ستر اور اگر مقرر واقع ہو کسی شخص سے کہ عادت او کی ہو کہ کلم سار کا کہ او روئی نے روئی میں کما ہی کہ عین ہو او ستر

دیتے اور نہ کفارت، سو پہلے کہ غلط اور عام نہیں یہ کام اور مخصوص بعض ناس جو بعض احوال میں اور وقوع اس فعل کا اوتار
 خواہستہ جہاں اسایت مکروہ اور ہی متیقن نہیں قتل اور ایسا کہ درہ وال حیات میں اور گاہی جہاں مکروہ ہی البتہ ہوتا ہے
 آتے۔ اور اقوال شایع حنفیہ اس جگہ معلوم نہیں ہوئی مگر منظرین سے کہ اگر معلوم کریں کہ دین واللہ اعلم اور انحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام اور دعا فرماتے تھے واسطے جمع امراض جسمانی کے مثل حمی اور صرع اور صداع اور تیرس اور
 اور بخوبی اور سموم اور مہوم اور آلام اور مصائب اور احزان و اندوہ اور غم و شدت اور اوجاع بدلی
 اور درد دندان اور جس بول اور خراج اور رُغاف اور عسولادت اور فقر اور نفاق اور تمام امراض اور آلام
 اور سائر مہن اور بلا یا اور شدائد میں اور وہ سب قاف اور ادعیہ اور تعاویذ کتب احادیث میں مذکور ہیں و ہائے چاہی طلب کرنا
 اور یہ ایسا ہی تعرض بجلل جسمانی ساتھ ہویہ سید کی ہی واقع ہوا ہے کتفاء اور انحصار علی المقصد اس درمیان سے
 کہ سحر اور جملہ سحرانہ اشتغال اور سکے اور تصدیق کے سحر انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور طول کلام و کین واقع ہوا ہے
 و فصل فی الصراح سحر فساد و جاد و جاد و کون اور سحر حرام ہی اور کبار سحر باجماع اور گاہی کفر و تباہی اور کون کوئی قول
 اور فعل ایسا ہو کہ وجہ کفر ہو اور تعلیم و تعلیم ہی اور سحر حرام ہی اور بعضوں نے کہا ہے تعلیم سحر اگر نہ بیت دفع سحر کے ہی سے
 ہو و حرام نہیں اور سحر اگر اس کے حرمین کفر نہ ہو تو تعلیم کیا جاد ہی اور اگر کفر و قتل اور درباب قبول توبہ سحر اختلاف
 جیسا کہ زندقہ اور زندقہ اور کین کہ نگاہ دین اور نبوت اور شرف و نشر و قیامت کا ہوسے اور حقیقت حرمین اختلاف
 ہے کتب میں کہ مجر و تخمیل اور باہام ہی کہ حقیقت نہیں کہ کتابی یعنی جو کہ کہ مسیحین احوال و افعال سے حاصل ہوا ہی مجر و تخمیل
 ہی حقیقت نفس اور اختیار ابو جعفر اشعری شافعی اور ابو بکر رازی حنفی اور جماعہ دیگر گاہی ہی اور نووی نے کہا کہ تعلیم
 وہی کہ اسکو حقیقت ہی اور جو علما اسی پر ہیں اور کتابت سنت مشہور وہی پر دلالت کہ کذا فی الموابت اور شیخ بن حجر
 عسقلانی نے کہا کہ محل نزاع وہی کہ آیا واقع ہوتا ہی ساتھ سحر کے انقلاب میں اور قلب حقیقت یا نہیں جو کوئی کتابت کہ جو بطل حرمین
 سنگ کر ہی اور سکو اور جو لوگ کفائل اسکی حقیقت کہ ہیں اختلاف کیا ہی اور دین کا یلہ فقط تاثیر ہی جیسا کہ تغیر دیا ہی مزاج کو
 پس ایک نوع امراض سے ہی یا سنتے ہوا ہی یا حال جیسا کہ جاد حیوان ہو جاد ہی یا حیوان جاد اور جو قبول اول پر ہیں اور
 بعض کہیں کہ سحر و قیام اور نبوت نہیں کہتا اور یہ سخن باطل اور کابرہ ہی کہ کتاب اسنت بخلاف اسکو مالمق ہی اور بعضے
 اور کہتے ہیں کہ زیادہ نہیں تاثیر اسکی اوپر کہ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ آیہ یفرقون بہ بین الذکر و النکر و فرجہ یعنی جدائی و الیہ

ساتھ اور کمردن میں اور اگر زیادہ ہو تو البتہ ذکر و سکا قرآن میں ہوتا اور صحیحہ منقل نقل سیدہ ہجو کہ واقع ہوا ہوا اکثر اوست
اور آیت دلالت میں رکعتی منعم زیادت پر غایت وہ کہ تھ باروت و باروت میں جو واقع تھایں تا پھر زیادہ ہی ہوا ہو لیکن اس کو ذکر کرنا
اور نہ تحریر مناصیہ سے ہجو کہ حامل ہوا ہوا سائر اعمال و اسباب بطریق الکتاب کو اور عدا و سکا اقسام غارق عادت مسامحہ ہے
باعتبار ظاہر کے اور اکثر وقوع اس کا اہل فسق و فساد سے ہوا شرط ہجو کہ جنب ہو و مردی حرام سی بلکہ ساتھ محرم کے ہوا و نخل ہے
ایسا ہی کہا گیا ہوا کہ تین کربال اور عمو کہ اوپر ہاتھ ساحرون فرعون کے حرکت کرتے تھے اور موسی علیہ السلام اس کو سعی خیال کرنا
عزیز تھا بلکہ بعضہا جو تھو اور جبال چرم سے معشو ساتھ ریتق کے اور نیچو اس کے اگل فروختہ کیا آفتاب میں چوڑا تھا کہ ریتق جو گرم
ہو و جوش میں آوے اور یہ سخن غریب ہوا و حق تعالیٰ نے اس کو چند مواضع میں بسجایا و فرمایا ہوا و بعض مواضع میں سحر عظیم اور
اس کے کرنا و الونکو سحر فرمایا پس حل اس کا اور پاد و سکو تویر اور تخیل کے بعید معلوم ہوا ہوا مگر وہ کہ اس کو سحر قرآن میں معنی لغوی میں سحر
عجیب و جمل اور حقیقت سحر کے داخل ہوا عجیب موسی علیہ السلام میں مگر وہ کہ بتقل صحیح ثابت ہوا ہو کہ واقع ایسا تھا و اللہ اعلم
اور نقل ثابت ہوا کہ یہ دو سحر کیا آنحضرت کو اور تاثیر و سکی ذات جلیل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ظاہر ہوا عروض ہستی
اور تخیل اور ضعف قوت عامہ اور امثال اس کے اور قوام اس سادہ کا بعد از رجوع حدیثیہ سحر تاذی الحجۃ آخرتہ سادس میں اور متبقا
اس عاصی کی ایک قول میں چالیس دن اور ایک وایت میں چہینے اور ایک میں ایک سال - حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ سحر وایت
صحیح و معتبر ہوا و غالباً قوت و زور اس کا چالیس دن تھا اور وجود آثار و بقایا اس کا اول سحر آختہ کا مدت مدید متدرج ہوا
رات پاس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تھو عافرائی بہت اور کیا یا عائشہ آگاہی رکعتی ہوا و سکی کہ فتویٰ دیا مجھے
خدا تعالیٰ نے جس چیز میں کہ اس سحر توئی طلب کیا یعنی اجابت کیا وہ جو خبر سوال کیا اس سحر فرمایا آخر میں یہ پاس دوم و او
ایک دن دو سو نزدیک سر میر کے اور دوسرا نزدیک پاؤں کے پس کہا ایک دن دو سو زمین سحر کیا کو کیا حال ہوا اس مرد کا اور
در داس کا کیا ہوا کا طبیعت لغو مسخو را و طب لغت میں یعنی سحر متعل ہجو کہ اس کا سحر کیا ہوا سحر لیدین عام ہودی نے کہا کس چیز میں
سحر کیا ہوا کہ مشط اور مشط میں اور مشط بضم شین شانہ اور مشط بضم میم وہ بال کہ کرتے تین سر اور ریش س ساتھ شانہ کر کے
اور عاری شگوفہ نخل ترین کہ کما کمان رکھا ہوا سکو کما ببر زمین اور وہ بزال معجمہ فتوح نام ایک چاہ کا ہجو کہ اس میں نہان
کیا تھا اور ایک وایت میں ہزار دان بالف اور کہا ہوا کہ یہ صحیح تر ہے پس آنحضرت ساتھ چند اصحاب کے اس چاہ پر تشریف لگے
اور فرمایا ہی چاہ ہجو کہ دیکھا اچھو اور باہنی اس کا سرخ تھا گویا جتا گولی تھو اور روس دسکو ٹھکان کے مثل روس شیاہین پس نکالا

اوس بجاہ سحر ایسی ہی آیا جو صحیحین میں۔ اور ایک روایت میں بخاری سے آیا ہے کہ کما عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
 کیون فاش بنین کرتے تھے اوسکو یا رسول اللہ اور سوانین کرتے انکو جنون نہ یہ کام کیا ہی فرمایا خوش نہیں کرتا میں کہ اگر گنہ
 کروں لوگوں پر شر خدا تعالیٰ سے بچے غدا ہی پر کیا کام کہ فاش کروں اور شر او خداؤں میں اور حدیث ابن عباس میں ہے کہ
 بیٹے کے دلائل النبوة میں ہستہ ضعیف لایا کہ کیا اوس میں ایک و شر کہ اوس میں گیارہ گروہ تھیں اور نازل ہوا سورہ فلق اور اس
 ہر آیت کے پڑھتے تھے ایک گروہ اوس کی کہلتی تھی اور ابن سعد ساتھ دوسری سند کے لایا کہ کیا اوس میں ایک و شر کہ اوس میں گیارہ گروہ تھیں اور نازل ہوا سورہ فلق اور اس
 رضی اللہ عنہا کو پس باطلہ نخل کو کہ اوس میں گیارہ گروہ باندھی تھیں اور ایک وایت فقہ الباری میں ذکر کیا ہے کہ کچھ اور ترا
 ایک مرد او پایا طلحہ نخل کو اوس میں تمثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موم سی بنا کر اوس میں سو بیان چسپا کر اور ڈورا اوس میں
 گیارہ گروہ لگائیں پس نزل ہو کر جبل ساتھ معوذتین کے جو آریہ کہ پڑھتے تھے ایک گروہ نزل جاتی تھی اور ہر سوزن کے کینچے
 دہشتکین پاتا تھا اور۔ راحت پیدا ہوتی تھی اور آیتین ان دونوں سوزن کی ہی گیارہ ہیں ہر ایک پر ایک گروہ کھلتی تھی
 اور بعضے تصوف نے کہا ہے کہ سدا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قضیہ میں مسلک تقویٰ و تسلیم میں تھا
 اہم چہ زکار کو اور صبر کیا طلب زمین اس ہلا پر اور جب تھادی کہ اس غرض نہ زور ضعف طاعت اور شہیت اور دعوت اور بلاغ
 اوس کے کہ مبادا قصور و رفور واقع ہو تو جب کی جیناب آئی اور دعا پس شاہ پایا ساتھ تداوی اور معالجہ کے ساتھ علاج جسمی اور روحانی
 روحانی خود یہ تھا کہ منزل ہو میں او سپر معوذتین اور حسی وہ تھا کہ حجامت سرفرایا اور صاحب سفر السعاده نے کہا ہے
 کہ جو کوئی دین اور ایمان سے خطر نہ کرے یہ بات کہی کہ حجامت ایک قسم ہی استفراغ سے ساتھ علاج سحر کے کیا مناسب تھی اور کچھ
 دفعہ کیونکر کرے اس علاج کا انکار کرتا ہے جواب دینا چاہیے کہ اگر کفار المباشل جالینوس و اسرطاطلیس نقل کرتے البتہ انکار
 نکرتے یعنی کہتے جو انہوں نے حکم کیا ہی لاہر بیوجہ اور حکمت نہو گاہ یہ بات فعل آنحضرت میں اولیٰ اور النسب بعد انان اشارہ کرتا ہے
 ساتھ معقولیت حکمت کو نفع حجامت میں چم دفع سحر کے اور کتنا ہی جو مادہ سحر کا بسر مبارک پونہ پاتا یعنی قوی دماغیہ میں تاثیر کی
 ایسا تخیل تھا کہ چیز کردہ کردہ اور چیز کردہ کہ وہ متخیل ہوتی تھی اور یہ تصدیق ہے ساحر سے طبیعت اورادہ و موسیٰ میں تھا اوس
 مادہ نے اوپر طبع مقدم دماغ کے غلبہ کیا اور مزاج اوسکا طبیعت اصلی سے پہرا اسواطرح کہ سحر کر کے تاثیر ارواح حبشہ جن و
 اور شیاطین سے اور خباثت نفوس بشری و انفعال قوی طبیعیہ مدینہ کا اون تاثیرات سے یعنی جو تاثیر سحر کی بدن اور دفع
 حیوانی میں ہے کہ مادہ اوسکا دموی ہو کہ بعد ہضم اوسکے بخولین قلب میں ایک نجا لطیف بطون دماغ میں ہضم ہوا

علاء اللہ علیہ وسلم کے درویشان کا پس رکھا دست مبارک پر حضرت

رخصا را و سکر بر جہنم در و تما اور کما سات بار اللہم اذہب عذہ منور کا پیکر فتنہ پر عذوہ بتیک الکلین المیا رکب
 عذہ رک دینے یا اللہ دور کر اوس سے یا اوس چیز کی کہ پانچ زشتی اوسکی ساتھ دعا اور کبار پڑھیں اپنے کے کہ صاحب
 منزلت اور مرتبت جو برکت دیا گیا نزدیک تیرے پہلے شفا دی اوس خدا تعالیٰ نے پہلے بلے حضرت سوا اور روایت لکھا
 سید ذکا فاطمہ زہرا علیہا السلام امین حضرت پاس اوس حال میں کہ شکایت کرتی تھیں درو کو کہ پانی تین اپنی دندان میں پس اس
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساربنی اپنی کواور رکھا اور پس موجود کے اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللہ اسلک بعزک
 و جلالت و قدرک علی کل شیء فان مریم لم تلد غیرہ یعنی امین تر و جک و کلینک ان تکشف کما تفضی فاطمہ بنت محمد
 من اللہ من کلمہ لیس کہ ام یا اوس درو کو کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام اور مواہب میں کہا ہے کہ نوار اعراسے کہ شکایت
 اور فتنے جو چار سے پڑھ کر طبری اور صاحب طبری نے لکھا ہے کہ میں دیکھا میں اوسکو کہ کیا بار بار اور رکھا اپنا نام اوپر اوس شخص
 کہ درو کرنا ملاوت اوسکا اور چاہا اوس کو نام اوسکا اولیٰ کی مان کا اور پوچھا چند مدت چاہتا ہے تو کہ دانت تیرا درو کرنا
 پانچ باسات یہ ذوال بعد وفاق پس اوٹا ناما تہ اپنا لکھو کہ ساکن ہونا درو اسکا اور کشت کرتا مدت مذکور بقدر تک
 کہ درو کرنا اور یہ امر شائع اور شہر ہوا اوس سے بدلیکن کوئی دعا معین ذکر نہیں کی ظاہر ای دعا ماثور مذکور ہوگی یا تو جو
 کرتا تھا اوپریش خود کوئی دعا پڑھتا تھا واللہ اعلم اور کہا صاحب مواہب نے وہ جو تجویز کیا گیا ہے وہ ہے کہ لکھ جسے ہر سار
 کی طرف درو ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ہو اللہ ہی ائمتکم و جعل لکم الشیع والابصار والافیہة فیلما تشکرون
 اور اور اگر چاہے لکھ ذکر ساکن فی اللیل والنهار و لا یستعین علیہم رقیۃ عسر الجول روایت کیا ہے
 مسانی نے ابی الدرداسے کہ لکھا اوسکے پاس ایک مرد اور کہا کہ سیر باب کا پتیا ب بند ہو گیا ہے اور پوچھا جو اوسکو عیادت البول
 پس تعلیم کیا اسے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے رقیہ کہنا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ربنا اللہ ہی فی السماء تقدس
 اسمک ائمتک فی السمار و الارض کما تئمتک فی السموات فاعمل رحمک فی الارض و اغفر لنا و ذنوبنا و عافانا انک انت
 رب المتقین فانزل شفاء من شفاءک و رقیۃ من رحمک علی بنا الودیع قبری ثم اور امر کیا اوسکو کہ رقیہ کہہ
 ساتھ اس دعا کے پس قیہ کیا اوسکے آئینہ دست ہوا اور پھر رقیہ شکایت عام میں کہ ہر مرض کہے کہ میں بھی آیا ہے حدیث
 ابی الدرداسے رقیہ النجمی روایت کیا ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ لکھا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عافیتہ

کے ساتھ دعا اور رکھا
 سکر جہنم میں
 عذوہ بتیک الکلین المیا رکب
 عذہ رک دینے یا اللہ دور کر اوس سے
 پانچ زشتی اوسکی ساتھ دعا اور کبار پڑھیں اپنے کے کہ صاحب
 منزلت اور مرتبت جو برکت دیا گیا نزدیک تیرے پہلے شفا دی اوس خدا تعالیٰ نے پہلے بلے حضرت سوا اور روایت لکھا
 سید ذکا فاطمہ زہرا علیہا السلام امین حضرت پاس اوس حال میں کہ شکایت کرتی تھیں درو کو کہ پانی تین اپنی دندان میں پس اس
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساربنی اپنی کواور رکھا اور پس موجود کے اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللہ اسلک بعزک
 و جلالت و قدرک علی کل شیء فان مریم لم تلد غیرہ یعنی امین تر و جک و کلینک ان تکشف کما تفضی فاطمہ بنت محمد
 من اللہ من کلمہ لیس کہ ام یا اوس درو کو کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام اور مواہب میں کہا ہے کہ نوار اعراسے کہ شکایت
 اور فتنے جو چار سے پڑھ کر طبری اور صاحب طبری نے لکھا ہے کہ میں دیکھا میں اوسکو کہ کیا بار بار اور رکھا اپنا نام اوپر اوس شخص
 کہ درو کرنا ملاوت اوسکا اور چاہا اوس کو نام اوسکا اولیٰ کی مان کا اور پوچھا چند مدت چاہتا ہے تو کہ دانت تیرا درو کرنا
 پانچ باسات یہ ذوال بعد وفاق پس اوٹا ناما تہ اپنا لکھو کہ ساکن ہونا درو اسکا اور کشت کرتا مدت مذکور بقدر تک
 کہ درو کرنا اور یہ امر شائع اور شہر ہوا اوس سے بدلیکن کوئی دعا معین ذکر نہیں کی ظاہر ای دعا ماثور مذکور ہوگی یا تو جو
 کرتا تھا اوپریش خود کوئی دعا پڑھتا تھا واللہ اعلم اور کہا صاحب مواہب نے وہ جو تجویز کیا گیا ہے وہ ہے کہ لکھ جسے ہر سار
 کی طرف درو ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ہو اللہ ہی ائمتکم و جعل لکم الشیع والابصار والافیہة فیلما تشکرون
 اور اور اگر چاہے لکھ ذکر ساکن فی اللیل والنهار و لا یستعین علیہم رقیۃ عسر الجول روایت کیا ہے
 مسانی نے ابی الدرداسے کہ لکھا اوسکے پاس ایک مرد اور کہا کہ سیر باب کا پتیا ب بند ہو گیا ہے اور پوچھا جو اوسکو عیادت البول
 پس تعلیم کیا اسے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے رقیہ کہنا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ربنا اللہ ہی فی السماء تقدس
 اسمک ائمتک فی السمار و الارض کما تئمتک فی السموات فاعمل رحمک فی الارض و اغفر لنا و ذنوبنا و عافانا انک انت
 رب المتقین فانزل شفاء من شفاءک و رقیۃ من رحمک علی بنا الودیع قبری ثم اور امر کیا اوسکو کہ رقیہ کہہ
 ساتھ اس دعا کے پس قیہ کیا اوسکے آئینہ دست ہوا اور پھر رقیہ شکایت عام میں کہ ہر مرض کہے کہ میں بھی آیا ہے حدیث
 ابی الدرداسے رقیہ النجمی روایت کیا ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ لکھا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عافیتہ

عثمان نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ولین کن جس حالت میں کہ میں گرفتار ہوں بسبب حبشیان کی کفر اسوئی کیا
میں پرہیزنا اوسکا۔ روایت کیا اوسے ابو داؤد اور ترمذی نے اور کما یحییٰ حدیث حسن صحیح ہے رقیہ
کہ حاصل ہو دی بسبب اوسکے مسافات ستر بلا سی روایت ہوا اس بن مالک سے کہ کما آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جو کوئی کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم وَلَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ دس مرتبہ پاک کیا جاوے گا ہونے
گو یا کہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور مافیت دیا جاوے ستر بلاؤں دنیا سے کہ جنوں اور بنام اور برس اور بخ
اونکے سے ہے اور ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بہت کمول لاول وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اسو اسے کہ کفر جنت سے کہ کما کول نے جو کوئی کہے لَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا
لِجَاوَرِہِ مِنَ اللّٰہِ لَا اَکْثِرَ دُورَ کَے اوس سے خدا تعالیٰ ساٹھ باب فرس کہ ادنیٰ اوسکا فقر ہے اور روایت کیا ہے
عمرانی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مَنْ قَالَ لَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ
كَانَ دُوْرَ مِیْنِ تَسْعَہٗ وَتِسْعِیْنِ ذَا اَلْاَیْمِ رَیَا اَلْمُتَمِّمُ کَمَا فَرَمَا یَا رَسُوْلَ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ سَبْعَ مِاٰلِیْنِ اَبْرَکَ شَہِ
اور نہیں قوت مگر ساتھ اللہ کے ہو دی دو اثنائون دروس کہ آسان نہراؤ کا اندوہ ہے اور حدیث دوسری میں روایت
ابو موسیٰ آیا ہے کہ جو کوئی کہے لَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ تھہر روز سوم تہہ نہ پونچے اوسے ہرگز فزاوے ہی آیا ہر روز ہرگز
اکر کشش کیے رہی چاہیے کہ اکثر کہے لَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ اور امام جعفر بن امام محمد باقر رضی اللہ عنہما سے اوسکے
باپ اوسکے دادا علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم سے آیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہے
ہر روز وَ شَبَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ہووے اوسکو امان فخر سے اور اس وحشت قبر سے اکر کشادہ ہووے
اور نہ کہے دروان غم کا اور کشادہ ہووے دروازہ شہادت کا اور بعض روایت اس حدیث کے آسان ہے اگر رحمت کریں دے
اس حدیث کی حدیث تک بہت نبور ذکر کیا ہے اسکو عبدالحق نے کتاب الطب النبوی میں رقیہ و سو و طعام
روایت کیا ہے بخاری نے ابی النجین عبد اللہ بن سعید سے کہ اسی جسوقت طعام رکھا جاوے بسم اللہ خیر لا شفاء
فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ لَا یَسْتَرْمِیْعُ وَ شَبَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ فَبِیْہِ رَحْمَۃٌ وَ شَفَاؤٌ فَرَزَکَے اوسکو کوئی چیز رقیہ ام الصبیان
امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کما رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکے ان پیدا ہو فرزند پس اذان
کی اوسکے گوش راست میں اور اقامت گوش چپ میں زبان نکریے اوسے ام الصبیان روایت کیا او ای بن سہنی نے

اور روایت مسلم میں آیا ہے کہ تین بار امر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ پلائے شہد کے پس
 آیا وہ مرد چوٹی بال پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ پلائے شہد کے پس زیادہ ہوا استطلاق اور روایت احمد میں
 آیا ہے کہ مرتبہ چہارم میں ساتھ پلائے شہد کے امر کیا تندرست ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتبہ چہارم میں
 صدق اللہ و کذب بطنی اخیات سچ کہا خدا نے اور جوٹ کہا شکم بھائی تیرے نے بد کہا ہے کہ اہل حجاز اطلاق کرتے
 ہیں کذب کو جابری خطا میں کذب ستمگ یعنی خطا کی اور نیائی حقیقت اس پر کہی کہ کہا گیا اوسکو پس معنی کذب بطنی نہ
 یعنی صلاحیت نہ کہی قبول شفا کی بلکہ خطا کی اوس سے کذا فیصل اور امام فخر الدین رازی نے کہا ہے شاید
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانا ساتھ نوردی کے کہ عمل ظاہر ہوتا نفع اوس کا اور جب ظاہر ہوا فی الحال
 گویا جابری ہوا جو کذب کی اسی جہت سے اطلاق کیا گیا اوسیر لفظ کذب استے۔ اور بعض ملاحظہ نے اعتراض کیا
 ہے اس جگہ اور کہا ہے کہ اصل مسئلہ جو پس کیونکر کہا جاوے کیسے کو دفع اسماں ہے اور جواب دیا گیا ہے کہ پھر منہ اوس
 قائل سے صادر نکمل ہے اور مصدوق بل کذب بطنی کہ کا ہی اسوا سنے کہ اتفاق رکبین الباب کہ مرض نہ
 مختلف ہوتا ہے علاج اوسکا باختلاف من اور عادت اور زمان اور غذای مالون اور تدبیر اور قوت طبیعت کے اور
 اسماں کسی حادث ہوتا ہو ناگوار کلام سے کہ ناشی ہوتا ہے سورہی سے اور اتفاق رکبین کہ علاج اسکا چھوڑنا
 طبیعت کا اوسکے فعل پر ہے پس اگر منہ جہت طرف مسئلہ کے امداد اور انانت کیا جاوے اور اگر طلیل من قوت ہے
 پس گویا یہ مراد استطلاق اوسکے بطن کا شاید یہی معنی سے ہو پس امر کیا اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باسماں
 غسل واسطے دفع فضول کہ جمع ہوئی تھی فوادی معدہ میں اخلاط لنج سے کہ منع کرتے تھے استقرار غذا اور معدہ میں ریشے
 اور ہر زہے میں جب بہت جاتے ہیں و انہیں اخلاط لنج فاسد کرتے ہیں معدہ کو اور اوس غذا کو کہ واصل بعدہ ہو پس دوا
 اوسکی باستعمال خمی جالی پاتے کہ پاک کر دے معدہ کو اخلاط سو اور نہیں کوئی چیز نافع تر اس باب میں غسل سے خصوصاً اگر
 آئینہ ہو ساتھ پانی گرم کے اور تکرار میں ساتھ پلائے شہد کے ایک نکتہ لطیف ہو اسواسطے کہ دوا چاہیے کہ اندازہ
 اور کیفیت میں بحسبہ حال مرض کے ہو وے تا اگر اوس سے قاصر آوے بجلی مرض کو زائل کرے اور اگر زائد آوے قوی کو
 ساتھ کرے اور مرض کو زیادہ اور ضرر دوسرا پیدا کرے اور جو ہر نوبت میں اتنا شہد ندیا کہ مادہ مرض ہی مقاومت کرے
 لاہزم اسماں زیادہ ہوا اور امر با مادہ پلائے غسل کے فرمانے تھے تا بقدر حاجت ہو پچا اس جہت سے فسر دیا

صدق مائتہ و کذیب بطن اخیلک اور یہ صاحب کثرت مادہ فاسد سی اور جب آفرین اس قدر دیا کہ اخراج مادہ اور دفع
مین کافی اور انی تمانع اسکا ہر ہوا پس قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذب بطن اخیلک میں افراط ہی ساتھ اس کے
کہ یہ دوا تانف ہے بقای ریح جب تصور دوا سی شفا میں نہیں بلکہ از بہت کثرت مادہ فاسدہ کے ہے پس اسی بہت سی امر کیا با مادہ
شراب عمل کو واسطہ استفراغ کے اور بعض نے کہا ہے کہ عمل کہی جریان کرتا ہی بعزت طریق حوق کے اور نفوذ کرتا ہے
اوسکی ساتھ اکثر غذا اور اربول کرنا ہی پس قبض کرتا ہی اور کہی باقی رہتا ہی معدہ میں پس پراگمیتہ کرتا ہی اور لزع معدہ کو
تا انکہ دفع کرتا ہی طعام کو اور سال دیتا ہی بطن کو پس اٹکار و صفع عمل کا با سال تصور عقل منکر ہے اور بعض نے
کہا ہے کہ وصف کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین عمل کہ واسطہ اس مرد کے چار قول مین ایک حل کرنا آیت کا
عموم پڑھتا ہی اور ساتھ اسکے اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو قول مین صدق اللہ ما می راست فرمایا اللہ نے اپنی قول مین
غیر شفاء لئلا یس ڈھین شفاء ہے لوگون کے لیے پس آگاہ کیا اس حکمت پر اور طبعی قبول کیا اوسکو پس شفا دیا گیا
بآذن اللہ ثانی وہ کہ وصف مذکور بنا بر افع عادت اونکی تمام دوا ہی عمل مین اندر سب امراض کے ثالث وہ کہ سال
بببب بیضہ تما جیسا کہ گذر اربع وہ کہ عمل عو کہ امر بطبع عمل تھا پیش از شراب واسطہ کہ وہ عقیدہ کفر کرتا ہی پس شاید کہ اوس نے
اول بر طبع استعمال کیا اور قول ثانی کہ رابع ضعیف مین اور تہ مید کرتے مین قول اول کو حدیث ابن مسعود علیہ السلام
الغسل والفران یعنی اختیار کرو اور لازم پکڑو انہو پر دو شفاؤن کو کہ شہدا اور قرآن ہر اخراج کیا اس حدیث کو
ابن ماجہ اور حاکم نے بطریق مرفوعہ اور اخراج کیا ہے ابن شیبہ اور حاکم نے بطریق موقوفہ کہ رجال اوسکے رجال صحیح مین
اور امیر المؤمنین علی ابن ایضا لہ فی اللہ عنہ سی آیا ہے کہ جب نکایت کرے اور ایک روایت مین جب چاہو تم مین سے
کوئی شفا چاہو کہ بخشواد اپنی بی بی کے مہر کہ چہ چیز اور خریدی اوسکا شہدا و لکھو آیت کتاب اللہ کو کہاسہ مین اور دہو و اوسکو
آب باران مین اور غلط کرے ساتھ غسل کے شفا دیوی خدا تعالیٰ اوسکو اور بعض علما نے اوسکی توجیہ مین کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے
فرمایا ہو تنزل من انھر ان یابو شفاء اور فرمایا آید وانزلنا من السماء ماء مبارکاً لیسے اور اودارا ہمز آسمان سو پانی
برکت دیا گیا اور دوسری جگہ ماء کھڑا اور آید فان بطنکم عن شئینہ نفسا فکھوہ بنیافہر تالیسے اگر دیوین تہا روزواج
بجوشی خاطر انہو مہر کہے پس کہا و اوسکو چہا پتا اور فرمایا باب شہد مین فیہ شفاء لئلا یس جب ساتھ ان سب سبب کہ شفا ہر
اسی حصول اوسط بفضل خدا غالب و دیوہو الشافی اللھم فی شفاء ما جلا بحق القرآن المظیم و بزمہ نیکیت الکریم۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ اَیُّ اللّٰهِ شَافِعِیْ بِمَجْلِسِ شَفَا شَبَابِ سَاحَةِ حَقِّ قُرْآنِ بزرگ کو اور ساتھ برکت نبی اپنے کے کہ کریم ہی اللہ
 رحمت نازل کر اوپر اور سلام وصل تبصرہ روایں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جانا چاہی کہ تعبیر سے تفسیر سے عبرت الرویا
 بتجفیف و تشدید دونوں آیا ہے اور تشدید واسطے بالآخر کے ہوا و روایں بغیر او سکون ہمزہ جو دیکھو شخص خواب میں اور بیان حقیقت
 سو یا کا اوپر طریق متکلمین اور حکما کی شرح مشکوٰۃ میں کیا گئی ہے۔ یہاں وہ جو اوپر طریقہ محدثین کے۔ کتاب مواہب میں ارشاد
 ذکر کیا جاتا ہے۔ قاضی ابوبکر بن العربی نے کہ عالم علماء ماکہ سے ہے کہا ہے کہ روایا اور احکامات میں کہ پیدا کرتا ہو خدا تعالیٰ بندہ
 دل میں اوپر ہاتھ فرشتہ یا شیطان کے یا اونکے حقائق یا اونکی تعبیرات اور عالم اور عقلی سے روایت کیا ہے کہ ملاقات کی
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا یا ابوالحسن دیکھتا ہو مرد روایں بعض اوس سے پچھا ہوتا ہو اور بعض جوتا
 فرمایا البتہ سنائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے نہیں کوئی عبد اور اتہ کہ خواب کرے پس پچھا ہوتا ہو ساتھ خواب کے
 مگر وہ کہ باہر آتی ہے اوسکی روح طرف عرش کو پس وہ کہ بیدار نہیں ہوتا یا بان عرش وہ روایا ہو کہ صادق آتا ہو اور وہ کہ بیدار ہوتا
 یا بان عرش کاذب آتا ہو اور فرمایا اس حدیث کو صحیح نہیں جانتا اور ابن حدیث لایا ہو کہ روایا سے مومن ایک کلام ہو کہ کرتا ہو
 او کو پہرہ وردگار تعالیٰ و تقدس اور حکیم ترمذی نے کہا ہے کہ بعض اہل تفسیر نے قول حق تعالیٰ وَ مَا کَانَ لِیُخْبِرَ اَنْ
 یَّخْبِرَہُ اللّٰهُ اَوْ یُخْبِرَہُ اَوْ مِنْ قَوْلِ رَاجِحَابِ مہ میں کہا ہے من و کرا راجح اب ائی فی المنام اور خواب نبی صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم علیہم اجمعین
 وحی پر بخلاف غیر انکے پس وحی میں غلط نہیں راہ پاتا اس واسطے کہ وہ محروس ہو بخلاف روایا غیر انہی کے کہ کہی حاضر ہوتا ہے
 او سکوشیطان اور بخاری میں حدیث انس سے لایا ہے کہ روایا حسنہ مرد صالح سے ایک جزو ہے چہا الیسوین جزو نبوت سے
 اور اس جگہ اشکال کیا ہے کہ ہونا روایا کا جزو نبوت کیا معنی رکھے اور حالانکہ نبوت منقطع ہوئی نبوت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 اور جواب دیگر میں کہ روایا اگر واقع ہے نبی سے جزو ہے اجزاء نبوت سے اوپر مجاز کے ساتھ اعتبار تشبیہ و یا رب نبوت کو اقاؤ
 علم میں اور امام مالک سے پوچھا کہ آیا تعبیر خواب ہر شخص کر سکتا ہو کہا نبوت یاری کرتا ہے بعد ازان کہما اَللّٰهُ یَا جَزْزِیْنَ
 النبوة مراد اوسکی وہی تشبیہ و یا ہو ساتھ نبوت کو جہت اطلاع سے اوپر بعض غیوب کے اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کہ آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ باقی تر با میرے بعد میراث سے مگر روایا اور قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا ہے کہ حقیقت اجزاء نبوت کو نہیں جانتا
 ملک یا نبی اور وہ جو ارادہ کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی مقدار ہے کہ روایا ایک جزو ہے اجزاء نبوت سے
 فی الجملہ اس واسطے کہ اوس میں اخلاص ہے اوپر غیب کی غیوب سے ساتھ ایک وجہ کے وجہ سے لیکن تفصیل نسبت مخصوص ہے۔

ساتھ معرفت اوس شخص کے نبوت کو اور اس وایت میں ہی روایات مختلف آئی ہیں بعض میں جزیر بن ابی شیبہ سے اور بعض میں
 شترک اور بعض میں جہش سے اور بعض میں جہش سے اور بعض میں جہش سے اور بعض میں جہش سے اور بعض میں جہش سے اور بعض میں جہش سے
 والہ میں ہے اور بعضوں نے واسطے روایت مشہور کی ہے۔ والہ میں ہے اور بعضوں نے واسطے روایت مشہور کی ہے۔ والہ میں ہے اور بعضوں نے واسطے روایت مشہور کی ہے۔
 وحی یہی طرف اپنی پیغمبر صلعم کے چہ مینے منام میں بعد از ان نقطہ میں مدت حیات تک و مدت دو نبوت تمام تیس سال ہے
 اور نسبت چہ مینے کے ساتھ تیس سال کے نسبت ایک جز کی ہے ساتھ چہا لیس کے اور یہ وہ نسبت اور مقول ہے اگر نسبت
 ہو وحی ابتدای نبوت میں چہ مینے منام میں دوسرے جان کہ حدیث میں آیا ہے اَمَدُّقُ الْوُكَا بِالْأَشْخَارِ یعنی راسخین
 رویا کا وہ رویا ہو کہ دیکھو وقت سحر وادہ الترمذی والداری اور مسلم حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما لایا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا جس وقت کہ متقارب ہو کر زمان دروغ غنووے رویا مسلم کا اور راست ترین رویا کا تم میں سے راست ترین تمہارے
 بات میں اور ممنون اقرب زمان میں ووقول میں ایک کہ مینے اوسکے تقارب مان لیل و نهار اور وقت استوار
 اون دونوں کا ایام رجب میں ہو کہ وقت اعتدال طابع الربیع کا ہو اور یہی عبارت قوم کی اور ظاہر وہ ہو کہ کیا مخریعت کو
 ہی کہیں کہ وقت تحویل میزان ہو اور وقت استوائی لیل نهار وربعان خواب ہی اس امر میں کہ صدق رویا نزدیک
 اعتدال میں نهار اور ذراک اٹھا کے ہے اور اس جگہ بحث ہو اسوجہ پر کہ فائدہ تقید کا ساتھ مسلم کے کیا ہو اسواسطے اعتدال
 طابع اسوقت میں مسلم نہیں ہو بلکہ دو نو برابریں۔ جواب اوسکا وہ کہ حال کافر کا خارج دائرہ اعتبار سے ہو اور طلاق
 صدق کا اوسکے رویا پر ممنوع اور قول دوسرا وہ کہ مراد باقرب زمان انتہی اوسکی مدت کا ہو نزدیک قیام ساعت کے
 اور تاکید کرتی ہو اوسکو حدیث ترمذی کی کہ ساتھ لفظ فی آخر الزمان لا تکلذب رُکُیَا الْمُؤْمِنِ لَکَ لایا ہو یعنی آخر زمان میں
 خواب مؤمن کا جو شہ نہیں ہوتا اور شیخ عبدالحق دہلوی بخاری نے انہو مشائخ سے سنا کہ مراد باقرب زمان موت ہے
 اور بعضوں نے کہا ہو کہ مراد زمان مذکور سے زمانہ ممدی علیہ السلام ہو کہ زمانہ مبطل عدل اور کثرت اسن و فراخی خیر
 اور رزق کا ہو اور بعض کے نزدیک ان میں علیہ السلام بعد قتل و جال کے اور یہی حدیث میں آیا ہو کہ جب دیکھو کوئی تمہارا
 خواب میں شے محبوب پس وہ جانب خدا سے ہے چاہے کہ حمد کے خدایع و جل کی اور تحدیث کرے وہ خواب و راکر دیکھے شے
 منکر و مریضہ ناخوش پس وہ وسوسہ شیطان سے ہے استعاذہ چاہے ساتھ خدا کے اوسکے شرے اور ذکر کریں اوسکا کیسے روبرو
 ضرر نہیں کرتا۔ روایت کیا اس بخاری نے اور روایت مسلم میں آیا ہو کہ خواب بد شیطان سے ہے خبر نکرے اوسکی کسیکو

ایک ہفتائ احلام اور وہ خواہی بریشان اور کاذب جیسا کہ سیکو بیداری میں خیالات فاسد پریشان خاطر میں بہرتے ہیں اور
 ضعف لغت میں بھی شوق خاشاک بھم آہنہ کے استعمال ہے اور صراحت میں غفلت و دستہ گیارہ شکستہ ترہم آہنہ کو کہیں۔ اصناف احلام
 خواہی شوریدہ اور اس قسم کا رویہ معتبر نہیں اور تعبیر کے اور گاری بخت تلاعب شیطان بنوایا تا محزون اور ناگوارین کردار کو تو یہ کہ
 کوئی دیکھ کر کہ گت گیا سروسکا اور وہ بیچھے اسکے جاتا ہی یا مردہ یا چاہ ہولناک میں گزری کہ خلاصی اوس کی ناکھن ہی۔ قسم دوسری وی
 صادق میں مثل رویا و انبیا و صلواتنا بدین کے اور کسی افکے غیر سے ہی بہرہیل مذرت اتفاق پڑتا ہی اور بیان و عبارت میں وی
 صادق اور رویا و صالحوں اور ظاہر میں دونوں کے ایک معنی ہیں اور بعض فرق کریں کہ صادق وہ کہ بہت ہوا و صالحہ وہ کہ موافق مقصد و اور
 حسب نخواستہ دیکھو اور یہ رویا و صالحین میں نسبت امور دنیا کے بحسب ظاہر درخواست نہ پڑی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 روز آمد دیکھا کہ گاؤں کو فوج بچہ کرتے ہیں اور انبی شمشیر میں دیکھا کہ رنہ پڑ گیا ہی پس تعبیر فرمایا فوج بقر کو ساتھ اوس چیز کے کہ پوچھا تو
 اصحاب کو اوس دن میں اور رنہ شمشیر کو تعبیر کیا ساتھ ماری جانی ایک کراہل میت کی اونسکے یعنی حمزہ بن عبد المطلب اور سب لوگ
 تین قسم ہیں ستورا محال اور غالب و نبر استوار صدق و کذب ہی اور فسقہ اور غالب و نبر اخفاٹ ہیں اور زادی اور پروا کو صدق
 اور کفار صدق اور کفایت نادر اور بعض کفار سے صادق ہی اتفاق پڑتا ہی جیسا کہ خواہی حاجی البحر کا ساتھ یوسف علیہ السلام
 اور رویا اونسکے بادشاہ کا اور سوائے اسکے اور حدیث میں آیا ہی کہ اصدق الروایا بالانحرافہ اور امام جعفر صادق مروی ہے
 کہ اسرمہ یا تاویل میں رویا قیولہ ہی اور محمد بن سیرین کو نقل کیا کہ کمار دیا رنہ مثل رویا یلیل ہے اور نسا رکم جال کا کہیں
 اور بعض نے کہا ہی کہ زن جب بیکو کوئی چیز کہہ اوکی اہل نہیں دہ رویا اوکی روح سے ہے اور ایسا ہی رویا عبد کا و سنے
 سید کے اور رویا طفل کا مان باپ کے بعد اللہ اعلم و صل دیا اور تعبیر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروی ہے بہت ہیں
 از انجدر ویت لبن اور تعبیر کی معلوم اور بخاری حدیث ابن عمر سے لایا ہی کہ کما شامی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتری
 اوس اثنائین کہ میں خواب میں تھا لایا گیا میری پاس قح شیر پس پیامی اوس شیر سے تا آنکہ دیکتا ہوں میں سیرانی اوسکے کہ باہر آئی
 ناخون سرا اور ایک روایت میں یون آیا ہی کہ پیامی شیر کو تا آنکہ پاتا ہوں میں اوسکو کہ دان ہوتا ہی میری رگون میں میان
 گوشت اور پوست کو پس یا میز وہ کہ زیادہ رہا اوس کی عمر کو عرض کیا صحابہ نے پس کیا تاویل اور تعبیر فرمائی اوسکی آپ نے
 یا رسول اللہ مسلم کہا ساتھ علم کے اور از انجدر ویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے قیص کہ اور تعبیر اوسکی ساتھ دین
 حدیث بخاری میں ابی سعید خدری کو آیا ہی کہ کما آنحضرت سلم نے اوس بیان میں کہ میں خواب میں تھا دیکتا ہوں میں لوگو کو

کہ عرض کیے جاتے ہیں میری اور پر اور ان کے بدن پر پیراہن ہیں بعض اداں پیراہنوں کی پہنچتا ہر پستان تک و بعض اوس سے
دون اور گندرا بچہ عمر بن الخطاب اور اوس پر پیراہن ہے کہ کمینچہ تیار او سکوینے دراز زمین تک اور دون دو ہتھال کو اکبر
کہ کوتاہ تراوس کی جیسا کہ ساتھ ملنے کے پسیدہ ہو دوسرا وہ کہ پایاں تراوس کی جیسا کہ ناف تک بھونچا ہو پس دراز تر پچھلے سے ہوگا
اور مویاں ہتھال کا ہی وہ جو روایت کیا ہی حکیم ترمذی نے نوادرا اصول میں کہ بعض ونحو وہ تھا کہ قیس اوسکا ناف تک ہوا بعض کا
زائونیک و بعض کا اَنصاف ساق تک اور اصل اس باب میں قول حق تعالیٰ ہے وَلِبَاسُ الشُّعْرٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ لِّمَنْ یُّعْطٰی شَکَیْرًا
یُحِبُّ حُسْرٰی۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ وہ جو ہر کہ دین ساتر ہے بڑنگی جل کو جیسا کہ قیس ساتر عورت بد کو پس جب کہ قیس بچا ہی بڑنگ
ذائنتہ ذی دل اوسکا کھرت اگرچہ از کتاب عامی کرنا ہے اور وہ کہ پایاں تر ہی اور شرمگاہ او کی ظاہر ہے اور پاؤں کی کڑیاں جو دن صحت کے
اور وہ کہ پاؤں تک بھونچا ہی وہ شخص ہے کہ ڈانپا گیا ہے ساتھ نقوس کے جسم و جود سیا اور وہ جو کمینچہ تیار قیس کو اپنی زیادہ اسپر
ساتھ مل صالح کامل کے اور مادہ لباس یا تمام مہین ہو دین یا خصوصیات مودہ مدیہ بلکہ بعض ونحو اور ساتھ دین کے عمل کرنا متقنا
اوسکے ہر حصہ کو اور ہتھال او امر کے اور ہتھال بنا ہی سے اور تھا حضرت عمرؓ کو اس باب میں تمام عالی اور اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہے کہ اہل دین متفائل ہیں دین میں ساتھ قلت او کثرت او قوت او ضعف کے اور از انجور ویت سوارین کا دستای
مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں او تمیز او سکو ساتھ کد امین کے۔ ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خواب میں تھنا نگاہ دید گئے غے خزان زمین کے کہ کہنا یہ ہے خزان کسرا او قیصر او غیر اس کی کشت کیے گئے حضرت کی استہراور
احتمال رکھے کہ مراد معادن ذہب و نضہ ہوں فلپا پس رکھ گئے میرے دونوں ہاتھوں میں دو سوار طلا پس گران اور مکروہ علوم
ہوا چھو اور نہ دیکھیں کیا محکوبش کی کیا گیا میر بطرت کہ فتح گران سوارین کو پس فتح کیا ہے اونین پس گئی سوارین اور ایک ہاتھ میں
آیا کہ او گئی پس تاویل و تفسیر کیا ہے سوارین کو ساتھ اون دو کذاب کے کین در بیان اون کے ہون۔ ایک منما۔ اور دوسرا صاحب
یاسر کہ دعویٰ پیغمبری کا کیا۔ ایک سوہمینی کہ کین میں دعویٰ نبوت کیا اور مالک کیا او غیر وزد ملی نے پیش او وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وہی نازل ہوئی او اسکے قتل کے عزت پر عرض موت میں قبل از موت پس خبر دی او اسکے قتل کی اور فرمایا قتلہ الذبذال القتل فی غیر ذلک اللہ تعالیٰ
اور فرمایا قتلہ فی غیر ذلک دوسرا سند کہ اب کہ دعویٰ کیا مامرین کہ ایک بد ہی حجاز سے پس مال گیا خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں
او قصہ اوسکا مشہور ہے ہا اور وہ تبریک کد امین میں سوارین کہا کہ کذب کثافتی کا ہی غیر مل او سکے میں پس جب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
انہی ذرا صین میں دو سوار طلا کا لکڑہ تھی بھ لباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوا سکی کہ بھ علیہ انساہین اور ہی ہونے اون کے میں وہ جب کہ ہی ہوگا

یہ حدیث صحیح ہے
ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خواب میں تھنا نگاہ دید گئے غے خزان زمین کے کہ کہنا یہ ہے خزان کسرا او قیصر او غیر اس کی کشت کیے گئے حضرت کی استہراور

مردوں کو اسکا پھندا دیل ہے اور پر کذب کے اور یہی ذہب مشتق ہے ذباب کے کبھی رفتن ہر پس جاناکہ وہ چیز جانیدہ الی ہے اور زائل ہونیوالی اور تاکہ ہوا پھر ساتھ اذن حق سبحانہ کے بفتح پس جاتی رہی اور اور گئی اس سے معلوم کیا حضرت صلعم نے کہ ثابت نہیں رہی کا امر انکا اور کلام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ بوجہ آیا ہے انکا کہ تازی اوکو اونکی جگہ سے اور بعض نے زبنا ویل سوارین میں ساتھ کذا بین کے کھاری کہ سوار ساتھ میں مشابہ بقید ہر ہاتھ کو جیسا کہ قید بانگو ہوتی ہے اور قید مانع دست ہے غل اور تصرف سرگویا کہ کذا بین سے پکڑ لیا دست مبارک حضرت صلعم کا اور نہ چھوڑا کہ غل تصرف کرین ساتھ دو نو ہاتھ کے کذا ذکر الطیبی اور انجمہ دیکھنا زان سیاہ و ولیدہ موکا کہ کھالی جاتی ہے مدینہ سے اور تعبیر و سکی ساتھ نقل و باجو مدینہ کی چیز کے روایت کیا ہے بخاری نے حدیث عبداللہ بن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے امراۃ سواد ثرو ولیدہ موکا کہ کھالی گئی ہر مدینہ سے اور قامت کی تہنہ میں پس تاویل کیا ہے اسکو کہ وہاں مدینہ منقول کیجا و طرف جھنکے اور مدینہ میں پیش از قدم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیا اور تب بہت تھی پس آنحضرت صلعم نے اسکو نکالا اور دیا کہ فرین بھیجا۔ قیر وانی نے لٹھا کہ اہل تعبیر کہتے ہیں ہر چیز کے غالب ہر او سپر سیلای مکر وہ اور مذموم ہو و جیسا کہ ثوران تاویل کیا جاتا ہے ساتھ تب کے اسواسطے کہ وہ ہر بابر کرتا ہے بدن کو ساتھ لڑنے اور پھرنے کے خصوصاً تب سوداوی کہ بیشتر و خشت لاتی ہے اور انجمہ روایت سے کہ ہلاتی تھی اسکو پس ٹوٹ گئی سیف اور پھر بحال خود آئی روایت ابو موسی رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا میں منام میں کہ ہلاتا ہوں شمشیر کو پس اوپر سے وہ ٹوٹ گئی اور تاویل کیا میں اسکو وہ جو پہنچا مومنوں کو روز احد کے پھر ہلا یعنی شمشیر کو دوبارہ پس ہوئی بہتر اس سے کہ تھی اور تاویل کیا اسکو ساتھ اس چیز کے کہ لایا خدا تعالیٰ فتح اور اجماع مومنین سے اور وجہ تعبیر میں کہا ہے کہ آنحضرت صلعم نے تعبیر کیا صحابہ سے سیف اسٹے کہ حملہ زور اور غلبہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ اونکے تھا اور تعبیر کیا ہلا شمشیر کو امر کیا اسکو ساتھ حرب کہ اور ثوت جانا شمشیر کا وقوع قتل کا اونہیں اور ہلانا اسکا دہلہ اور عود کرنا بحالت اصلی اجتماع اونکے سے اور حال ہونا فتح اور جمعیت کا اونکو ولیدہ منام تعبیر غزوہ احد میں ہوا اور مواہب میں اور یہی منام ذکر کیے ہیں ابی موسی۔ کہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا میں منام میں کہ ہجرت کرتا ہوں میں مکہ سے طرف اکیث میں کے کہ وہ میں غل میں پس خیال کیا میں کہ وہ مریض میا مہو ہوا ہجرت فتنہ میں کہ وہاں غل بہت ہیں بعد از ان جٹا گیا کہ شرب ہوا اور روایت امام احمد وغیرہ میں جابر سے یوں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے دیکھا میں کہ اندر زرہ حکم کے گویا میں اور دیکھا میں گاؤں کو فوج کی جاتی ہیں۔ ناگاہ لایا حق تعالیٰ خیر و ثواب و صدق پس تاویل کیا

درج حصہ کو ساتھ مدینہ کے اور تاویل کیا نیز فتح کا دن کو ساتھ ان لوگوں کے کہ مارے گئے ہیں اصحاب سید و زاحد و تاویل
 کیا نیز وہ جو لایا خدا ہی تعالیٰ فتح اور ثواب سے صبر میں اور جہاد و قتال کے روز بدر تا آخر فتح تک روایت ہوا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک چاہ کو کھراہوں میں اور اس چاہ پر ایک دول ہے
 پس کہنچا دینے اس چاہ سے پانی جسد کہ حق تعالیٰ نے چاہا بعد از ان آیا ابن ابی قحافہ اور کہنچو اس چاہ سے ایک دو زویب اور
 ایک وایت میں یون جو پس آیا ابو بکرؓ اور لیا دول کو میرے ہاتھ سے راحت میں ڈالے اور ایک وایت میں یون آیا جو پیش کیا
 میری کسی شخص کو عجب تر اس سے کہ عمل کرے مثل عمل اس کے پس ہوا وہ دول ب غریب اور اس کے کہنچنے میں پانی کو ضعف ہے اور خدا اس سے بخشے
 پس انان آیا عمر بن الخطابؓ پس نہ کیا میں نے کوئی بھری لوگوں سے کہ کہنچتا ہے پانی کو مانند کہنچنے میں خطاب کو پس سیراب ہو لوگ
 اور عبقری قوم سے سید اور بزرگ ورقوی اور نوکانو ابین سے کہیں اور عفر اصل بن زمین پر یون کو کہیں اور عرب بہرہ کو موم
 اور جامہ اور فرش وغیرہ کو کہ غایت قوت اور لطافت میں ہو ساتھ اس کے نسبت کہین کذا فی الصراح اور ایک وایت میں
 آیا جو پس کہنچتا تھا غیب تا کہ سیراب ہو لوگ اور یہ ہوا عرض اور وان ہوا اور مواب میں کتابی کہ کہا ہے نفوی اور بکمال
 کہ جاری ہوئی جو واسطے ان دو خلیفہ کے بنو زبیر و انار صالحہ اس کے سے اور اتھاق خلاق کا اس کے ساتھ اور یہ سب نو ذہر اکھتر کم
 کہ قواعد دین اور اساس ملت نبوی کو مکمل اور شہید کیا پس تشبیہ دیا گیا ام دین اور اسلام کو ساتھ چاہے کہ کہنچنے میں پانی جو کہ وایت میں جات
 اور صلی کار اونکی ہے اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہ فرمایا ابو بکرؓ نے دو کو مجھے ناراحت بخشے ہے اشارہ ہے ساتھ غلات بکرہ کے
 بعد از وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ موت راحت ہے کہ دواوش اور عجب نیا پس قیام ساتھ تہر امست کا وایت میں وایت میں وایت میں
 اور وہ جو فرمایا کہ اس کے کہنچنے میں ضعف ہے اخبار جو قصرت اس کی ولایت کی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو سال نور
 لیکن ولایت عمر رضی اللہ عنہ چونکہ دراز ہوئی بہت ہوا اتھاق نام ساتھ اس کے اور اتھاق با یاد آئے اسلام کی ساتھ کثرت فتوح
 اور یقرا مصار اور دین دواوین اور ان میں جو قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فضل اللہ میں کہ بعض وایت میں مذکور ہے جو نقصان
 اور اثبات لانا بلکہ یہ کہ ہے مقام تحمیل اور ادا می شکوین کہتے ہیں اور از انکہ وہ جو کہ روایت کی ہے مسلم نے اس سے کہ کما سنائے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماستے تھے دیکھا میں نے خواب میں کہ گھر میں عقب بن رافع کے کہ صحابہ ہیں ابن خالد عمرو بن العاص کا
 ایک طبقہ بن طاب کہ ایک نفع جو طلب مدینہ سے آگے اس کے بار دن کے لایا اور ایک شخص تھا بن طاب کہ اس نفع کے طلب اس کے
 ساتھ منسوب ہیں کہ وہی ہم پہنچا یا اور لگایا تا اس کو بلکہ خوش رکھتا تھا کما نا اس کا طلب بن طاب کہ تیرین اور تیرین بن طاب سب کو تہذیب

وایت میں یون جو پس آیا ابو بکرؓ اور لیا دول کو میرے ہاتھ سے راحت میں ڈالے اور ایک وایت میں یون آیا جو پیش کیا میری کسی شخص کو عجب تر اس سے کہ عمل کرے مثل عمل اس کے پس ہوا وہ دول ب غریب اور اس کے کہنچنے میں پانی کو ضعف ہے اور خدا اس سے بخشے پس انان آیا عمر بن الخطابؓ پس نہ کیا میں نے کوئی بھری لوگوں سے کہ کہنچتا ہے پانی کو مانند کہنچنے میں خطاب کو پس سیراب ہو لوگ اور عبقری قوم سے سید اور بزرگ ورقوی اور نوکانو ابین سے کہیں اور عفر اصل بن زمین پر یون کو کہیں اور عرب بہرہ کو موم اور جامہ اور فرش وغیرہ کو کہ غایت قوت اور لطافت میں ہو ساتھ اس کے نسبت کہین کذا فی الصراح اور ایک وایت میں آیا جو پس کہنچتا تھا غیب تا کہ سیراب ہو لوگ اور یہ ہوا عرض اور وان ہوا اور مواب میں کتابی کہ کہا ہے نفوی اور بکمال کہ جاری ہوئی جو واسطے ان دو خلیفہ کے بنو زبیر و انار صالحہ اس کے سے اور اتھاق خلاق کا اس کے ساتھ اور یہ سب نو ذہر اکھتر کم کہ قواعد دین اور اساس ملت نبوی کو مکمل اور شہید کیا پس تشبیہ دیا گیا ام دین اور اسلام کو ساتھ چاہے کہ کہنچنے میں پانی جو کہ وایت میں جات اور صلی کار اونکی ہے اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہ فرمایا ابو بکرؓ نے دو کو مجھے ناراحت بخشے ہے اشارہ ہے ساتھ غلات بکرہ کے بعد از وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ موت راحت ہے کہ دواوش اور عجب نیا پس قیام ساتھ تہر امست کا وایت میں وایت میں وایت میں اور وہ جو فرمایا کہ اس کے کہنچنے میں ضعف ہے اخبار جو قصرت اس کی ولایت کی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو سال نور لیکن ولایت عمر رضی اللہ عنہ چونکہ دراز ہوئی بہت ہوا اتھاق نام ساتھ اس کے اور اتھاق با یاد آئے اسلام کی ساتھ کثرت فتوح اور یقرا مصار اور دین دواوین اور ان میں جو قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فضل اللہ میں کہ بعض وایت میں مذکور ہے جو نقصان اور اثبات لانا بلکہ یہ کہ ہے مقام تحمیل اور ادا می شکوین کہتے ہیں اور از انکہ وہ جو کہ روایت کی ہے مسلم نے اس سے کہ کما سنائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماستے تھے دیکھا میں نے خواب میں کہ گھر میں عقب بن رافع کے کہ صحابہ ہیں ابن خالد عمرو بن العاص کا ایک طبقہ بن طاب کہ ایک نفع جو طلب مدینہ سے آگے اس کے بار دن کے لایا اور ایک شخص تھا بن طاب کہ اس نفع کے طلب اس کے ساتھ منسوب ہیں کہ وہی ہم پہنچا یا اور لگایا تا اس کو بلکہ خوش رکھتا تھا کما نا اس کا طلب بن طاب کہ تیرین اور تیرین بن طاب سب کو تہذیب

کہ او کئی عافیت بخیر ہے دنیا و آخرت میں بحد معنی عقیدے سے لے اور جامع الاصول میں حدیث مسلم سے لایا ہو کہ نفیث اور عافیت اونکو ہو اور نفیث کو ابن رافع سے لیا اور وہ دین کہ اختیار کیا ہی خاص اونکو حق تعالیٰ نے خیرین اور خوشیایا اونکو اسکولفظ رطب بن طلب سے لیا۔ یہ سب منامات سے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی اور تعبیر فرمائی۔ لیکن پوشیدہ نہ ہو کہ تعبیرات آنحضرت صلعم نہ بجز و استنباط مناسبات مذکورہ کے ہیں اور جیسا کہ اہل تعبیر ساتھ مناسبات کر کے اونکو ظاہر ہوتی ہیں اعتبار کرین بلکہ بھیر سب بوجی اور الہام کے ہیں اور اگر برعایت مناسبات ہی ہو کہ وہ زمین جیسا کہ اس حدیث رطب بن طلب میں معانی کو اساسی لیکر تعبیر فرمائی ہے اور عادت شریف تھی کہ اسامی معانی لیکر تقادل فرماتے تھے جیسا کہ حدیث بریدہ اسلمی میں کہ طریق مدینہ میں بوقت ہجرت پیش آیا پوچھا کہ نام تیرا کیا ہو کھا بریدہ فرمایا بزدافرونا ملائیت اور تنک ہو اکام ہمارا۔ پھر پوچھا نسبت تیری کیا ہے کھا اسلمی فرمایا سلم افرونا صیم اور سلامت ہمارا پھر پوچھا کونسا اسلمی کسا بنی ہاشم سے فرمایا اُحَبَّتْ شَمَّک پوچھا تو حد اور بھر ہا ہو کو اسوا اسکی اور تعبیر فرمایا سینف کو کہ بومنین اور جالانک سینف کو تعبیرات اورین نزدیک مجہون کی مثل لد اور انخ اور ز وجہ اور لسان اور ولایت اور امثال اونکو جیسا کہ ذکر کیا ہے طبی نے واللہ اعلم وصل وہ جو گذر بیان روای آنحضرت صلعم تاکہ ساتھ ذات شریف اپنے کے دیکھا لیکن وہ جو صحابہ رضی اللہ عنہم اور آنحضرت صلعم نے تعبیر فرمائی بہت ہیں اور عادت شریف ایسی تھی کہ جب نماز بامداد سے پھرتے متوجہ ہوتی طرف صحابہ کی اور فرماتے حسینو دیکھا ہو تم میں سے آجکی رات کوئی خواب چاہیے کہ بیان کرے میری روبرو تا تعبیر اسکی کمونین اوسکے لیے اور اگر نہ کہتا کوئی آپ وہ جو دیکھتے تھے۔ ایک صبح بعبادت معبود پوچھا کہ کیسے تم میں کوئی خواب دیکھا ہو کھانین دیکھا۔ آپ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں آج رات کہ دو مرد آئے میری پہا اور پکڑ دی دونو ہاتھ میری اور باہر لائے جگو طرف زمین مقدسہ کے ناگاہ ایک مرد بیٹھتا تھا اور دوسرا کھڑا اوسکی ہاتھ میں ایک زنبور ہی لوہے سے کہ اندر لاتا ہی اوس زنبور کو کہم کلہ میں اور کہنچتا ہی تا پوچھتا ہی اوسکی تھا تک اور یونین کرتا ہے تھ کلہ دوسری کے پھر دونو کھلا چھو ہو جاتے ہیں پھر لاتا ہی زنبور کو کلونین یونین ہر بار کرتا ہی کہایتے اون دونو مرد اونکو یہ کیا کما چلا جانت پوچھ کہ اور چیز میں بھی دیکھتی ہیں۔ پس روان ہو ہی ہم تائے ہم متصل ایک مرد کے کہ پوچھتا ہی بر سوتا ہی اور دیکھتا مرد کھڑا ہی اوسکی سر پر سنگ ہاتھ میں کہ توڑتا ہی ساتھ اوس سنگ کی سر اوسکا پس جب انا ہی اوسکو ٹوٹتا ہی سنگ پس جاتا ہی یہ مرد طرف سنگ کی ناپکڑی اوسکو اد جب پراٹا ہی دیکھتا ہی سر اوسکا تندرست اور اچھا اور بحال پھر توڑتا ہے سر اوسکا۔

کہا میں جو تیرے چچے تادمین میں اپنی منزل میں کماؤ نمونہ ہی باقی تیری عمر تمام نہیں کیا تو نہ اس کو جب تمام کرے تو عمر لکھی گئی تو تو منزل پہنچو
روایت کیا اور مجاری نے اس حدیث میں کچھ زیادتی کی کہ دوسری روایت بخاری میں آیا ہے اور اور وائیمین مذکور ہیں اور غرائب
اوس چیز کی کہ روایت کیا گیا ہے بغیر اس حدیث سے کہ زرارہ عمرو بن نعمانی یا آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ قہقہہ میں پس لکھا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتے ہوئے راہ میں ایک اب کہا کہ مادہ خرکہ چوڑا یا ہونہیں اس کو اپنی قبیلہ میں جہی ایک بڑا لکڑی کو درنگ ہی سفید اور
پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے تیرے ہاں کوئی کثیر کہ چوڑا یا ہو اس کو گھر میں حاملہ کہا اللہ بیک کثیر ہے یہ گھر میں لگان رکھا ہونہ میں
کہ حاملہ ہوئی ہو۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق جہی ہے وہ کثیر ایک لڑکا کہ تیرا بیٹا ہے کھار زرارہ نے پس کیا سبب کہ پیدا ہوا اس کا نام پچھنے
وسیاہ فرمایا میری پاس آپس نزدیک یا میں فرمایا کیا تجھے برص ہے کہ چہا تا ہی تو لوگوں کی کھا ہاں سو گندہ بخار کہ یہاں چوڑا ہو جہی نہیں کیا وہ
برص میرا کسی مخلوق نے اوزن میں جانا اس کو۔ فرمایا یہ سفیدی اور سیاہی اوس بچے کے بدن میں اثر تیری برص کا ہے کہ اوس میں لکھا گیا ہے
اور پھر کما زرارہ نے دیکھا میں نے نعمان بن منذر کو خواب میں اور یہ نعمان بن منذر ایک منوک عرب سے نماز مان کہنے میں کہ او پھر
دو گوشتوار اور دو بازو بند اور دو سوار میں کہ زیور و عورتوں کا ہے۔ تعبیر فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وہ ملک عرب ہے کہ رجوع کرے بحال خود
زینت اور بہت اور پوشش اور ہیات نیک میں اور کما زرارہ نے دیکھا میں نے ایک پیر دو کو کہ میری نیک اور کما ساتھ سیاہی کے آئینہ میں باہر
آہا ہر زمین سے فرمایا یہ بقیہ جہی اور کہ او دیکھا میں نے ایک لڑکے کو کہ نعلنی ہر زمین سے اور حامل ہوئی دریاں میری اور میرے بیٹے کے کہ اس کے عرو
کتنی میں اور دیکھا میں نے اوس آتش کو کہ کتنی جہی لفظی لفظی اور نعلی زباز آتش اور نام دوزخ ہے اور کتنی جہی دنیا اور دنیا بیکاتی میں میں تم کو لکھا
ہل اور مال کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وہ دوزخ ہے کہ آئینہ میں ہوتا ہے کما زرارہ نے اور کیا ہے وہ فتنہ اور کما ساتھ سیاہی رسول اللہ
فرمایا فتنہ کیا ہے کہ لوگوں کو ساتھ دیکھ نام کے اور فتنہ گاہ گریخت و ناگاہ کشتن۔ اور فتنہ لیکر کوبی کین پھر اختلاف اور اشتباک
کرتے ہیں مانند اشتباک طباق اس کو کہنے وہ عظام کہ باہم شتبک میں آپس میں آتی ہوں کینا ہے ہر صبح و صبح سے اور باہم افتادہ
اور درہم لای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گشتان مبارک اور فرمایا بحسب الشیء انہ فی نفسہ لایعین لکماں لیما تا ہو اوس فتنہ میں بیکار کو دیکھا
جہی فتنے اشتباہ ہوتا ہے کہ ہر کام کرتے ہیں اور نیک سمجھتے ہیں و دم المؤمنین عند المؤمنین اٹلی میں شراب لایعین و اوس وقت میں سناں
نزدیک مسلمانوں کے شیریں تر ہو کر پانی پینے سے۔ مراد کثرت قتال ہے۔ کما صاحب ابیہت پس نظر کرنا چاہیے ساتھ اس تعبیر کے۔
طرف اور از مشکوٰۃ نبوی کے مشکوٰۃ حلاوت جی اور کما ساتھ حلاوت صدق مجلو ساتھ انوار وحی کے۔ اور اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے
کہ تعبیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجز اخذ مناسبت اور شائبہ کو نہیں ہیں اور اگر اس اوس ہی میں ہوں احتمال تکلف اور خلاف

واقعہ کا نہ کہین جیسا کہ گذرا۔ اگر کھجا جو کر کے سوارین کو اس تعبیر میں راجع ساتھ بشارت کر گیا اور فرمایا کہ تعبیر اوسکی وہ ہے
 کہ ملک عرب مذہبیت اور بہت ہو و گا اور ساتھ گذرا کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوارین کو اپنے ہاتھ میں گران اور کر وہ آیا حضرت پر
 جو اسب اور کا وہ کر نعمان بن منذر بادشاہ عرب تھا جانب اکا سرور اور وہ سوار بھلتے تھے ملوک کو اور تھلی کرتے تھے ساتھ ملی کے
 اور سوار لباس نعمان تھا منکر اور کر وہ نہ تھا اوسکی حق میں اور موضوع نہ تھا غیر موضع میں عرفا و لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مس کیا ہر لباس ذرا ہب واسطے اما دامت کو پس بکھلا و سکی تھی کہ اندو گھین کر حضرت کو کہ او کو لباس سونہ تھاپس ہدال کیا ساتھ
 او کو اور پر ایک امر موضوع کے غیر موضع میں لیکن محمود جانا اور اور جانا اور اسکا اور قیس بن عباد کے صحیحین میں آیا کہ بیٹیا تھا میں سیدہ
 میں بیسج ملکہ کے کہ اوسین سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمر تھے رضی اللہ عنہ پس گذرا عبداللہ بن سلام اور ایک دایت میں آیا
 ایک مرد کو اوسکے مونہ پر اثر شیعہ تھا پس کھا جماعہ کو کہ بیٹھے تھے یہ مرد و اہل جنت کی پس ادا کی دو رکعت نماز اور سیکدا کی اور باہر آیا
 اور گیا میں بھیجے اوسکے اور کہا میں اوسکو اوس جنگام میں کہ آیا تو مسجد میں کھا اس جماعہ کو کہ یہ مرد و اہل جنت کے کھانا چاہے سیکدا کی کچھ تعبیر علم کی
 اور ایک دایت میں ہر صحیحین چاہے او کو کہ کھین و وہ چیز کہ نہیں او کو اوسکا علم اور اس بات میں تو اضع ہو اوس رضی اللہ عنہ کو اور ترس
 مجھے اور ترس اور سکا کشا الیہ با صلیغ غور و پر یعنی نہیں جانتا میں کہ انکا کھانے علم حاصل ہوا ساتھ ان منون کے جو چیز کہ یہ مجھ سے
 کہ منہ ایک خواب کیسا تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گویا ایک غزا پر ستر خات فراموشی اور ستر کی میں اوتین ستر ہے
 نبوی سے بلند کہ اسفل اسکا زین میں ہر اور اعلیٰ اسکا آسمان میں اور اعلیٰ او کے میں ایک عروہ ہر اور وہ عروہ دستہ کو زہ اور دلو
 اور اوسکے ماننے کے لیے استمار کرتے ہیں اور امر غیر کو کہ ٹکڑے میں اوسکو کھتے ہیں۔ پس کھا گیا بخور اور بچہ کھا منور اور پھین چوکتا میں
 اور طاقت چڑھنے کی نہیں رکستا ہوں پس آیا میری پاس ایک بیگلا اور اوٹھالے میب کپڑے پیچھے سے پس چڑھا میں او پر عود کو او کو
 میں عودہ کو اور کھا گیا ٹکڑے میں اس عودہ کو پس بیدار ہوا میں اور خال اکہ عودہ میری ہاتھ میں تھا پس عرض کیا میں یہ خواب و پر بخیر السلام
 کو فرمایا بخیر و خدا سلام اور وہ عودہ عودہ و ثقی ہر کہ بوقت مرگ تو تنہا بعد و ثقی ہو گا اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 تسبیح ساتھ قول خدا تعالیٰ کے آیت میں یٰ اَیُّهَا النَّفَّاثَاتُ الْفُتُوْنِ بِاِنَّھُمْ قَدْ اسْتَشْکَتْ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی اِسْمُکُمْ کُفْرٌ خِیَارٌ کَیَا ساتھ ہون
 اور ایمان لایا ساتھ خدا کی پس تحقیق چگل مارا ساتھ عودہ و ثقی کے۔ اور دوسری روایت میں آیا کہ پیش آیا میری ایک مرد اور کھا اوٹھ
 اور بکڑا ہاتھ میرا پس ملا میں اوسکو ساتھ اللہ ایک اوٹھالے کی بجانب شمال اور جا ہائے اوس راہ جانا پس کھا گیا مت جا اس راہ کہ یہ راہ
 اصحاب شمال تھا اور تو اوسکا اہل نہیں ہر میں ایک اہ پیش آئی میں کو پس کھا بکڑا اس راہ کو اور پیش آیا ایک ہاتھ میں کھا بکڑا اس کو

عاشق تصنیف جلد دوم

عاشق تصنیف جلد دوم

پس ارادہ کیا سفرِ نبوت کا ہر بار کہ ارادہ کرتا میں چہ بنی کا بیچ گزرتا میں اور چڑھ لنگھتا پس جب عرض کیا میں اس خواب کو آپ پر انحضرت مملو فرماتا کہ یہ وہ مشعرِ جبرائیل ہیں وہ منزلِ شہداء پر نپاوی تو اسکو اور کھا ہر کہ یہ نشانِ نبوت انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو۔ اسو پہلے کہ عبد اللہ بن سلام شہیدِ نبین مرا اور اوپر فرماش اپنے کے مراتب اول امارت معاویہ بن ابی سفیان مدینہ کے۔ کھا صاحبِ باب لدینہ کو کہ یہ ایک انوفج ہی تعبیرات انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وگرنہ جو کہ کہ منقول ہی لطائف تعبیر اور غرائبِ تویل ہی خلدات حصار و سکانین کر کے اور جب دمی نیک نال کرے جائے کہ ہر کرامت کہ دی گئی ہو ایک کو افرادِ بہت ہی علمِ اہل میں سبک نامہ عزت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں اور سر تصدیق اور برکات طریق اور اثرات اہمندی بعد ہی توفیق اونکی ہی اور پر ہی زمین ساتھ اسکو اور وہی صدق و صواب و عجب عبادہ اور بحرِ عبادت کے اور اگر نما کرے تو جو کہ دیا گیا ہی امام محمد بن سیرین کو لطائف تعبیر سے وہ جو شائع اور ذائع ہی اور بھر گئی ہیں ساتھ اسکو اسماعیل حکم کرے تو جو کہ دیا گیا ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علوم اور معارف ہی احاطہ نہیں کر سکتی اور اسکا عبارت اونہیں پہنچی ساتھ حقیقت اور کثرت اسکی کہ اشارات ملا اور جو این سیرین ایک مت سے کہ نقل کیے گئے ہیں اس عرض تعبیر میں وہ جو فاج حد و حد ہی ہیں پس انحضرت مملو کہ سقندر اور کس حد ہو گا کہ اود اللہ فضلہ و شرفا و مدد و افاض علینا سحابیہ علوہ و معارفہ و قوط علینا بجز ارفعہ و زیادہ کرے اللہ تعالیٰ اسکا فضل اور شرف اور مدد اور رحمت کرے اور ہمارے بادل علوم اور معارف اسکو اور مہربانی کرے اور ہمارے ساتھ مہربانی اور سکی کے و حاصل روایت کیا ہی بخاری اور ترمذی نے سے ابنِ جناب کہ کھاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اکثر فرماتے تھے ابجو اصحاب کو یاد کیا ہے کیلئے تم میں سے کوئی خواب پیش نہ کرنا تھا جو کوئی دیکھتا تھا خواب حضرت مملو ہی اور تعبیر دیتے تھے ابجو کو حضرت مملو بعد ازان ترک کیا رسول کریم کو اگر کوئی آپ خواب بیان کرنا تعبیر فرماتا تو اور حکمت سوال کرنے اور پوچھنے میں سابقاً منوم ہو ہی اور اختلاف کیا ہی اہل نقل نے سبب ک کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سوال کو بعض نے کھا ہی کہ سبب اسکا حدیث الیٰ مکرہ ہے کہ ترمذی اور ابو داؤد کے نزدیک ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھا ایک دن کون ہی جہنمی دیکھا ہی تم میں خواب کھا ایک مرد نے دیکھا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا او تری ہی آسمان سے ایک ہزاران پس وزن کیے گئے آپ ورا بو بکر بنی اللہ عزوجل راج اور رافق آج آپ و وزن کیے گئے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پس راج آئی ابو بکر و او وزن کیے گئے عمر و عثمان رضی اللہ عنہما پس نفق ہو ہی علم پس برداشتہ ہو ہی میزان پس بدو را گوارا با حضرت کو اسکا حای و راند و گین کیا ابو بکر و دیکھے جسے آثار کرامت روی مبارک میں آتے بعد ازان نہ پوچھتے تھے انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کو خواب دیکھے سے اور کھا ہی کہ سبب کہ سبب انحضرت کا اسخ اب ہی اشارہ اور اختیار رکھا ہی ستر عواقب و اخلاص رتبہ کو اور ہر گاہ کہ بھوہ و یا کھشت منازل اور متب و یہیں بفضل بعض کا اور چھٹ گئی

ذکر کہ تواتر اور متوالی ہو کر وہ چیز کہ المیہ پر کشف میں اوس سزا اور خاص حق تعالیٰ کو سزا و حال خلق میں حکمت بالافہام اور شہادت نافذ
 کذا فی الموضع یعنی وہ جو دیکھا تو نہ تفاوت مراتب سزا اگر حق پر لیکن کشادہ ہونا اس راہ کا خوب نہیں کہ کشف سزا منہر ہوتا ہوا اور
 بعضوں کو کھلا کر کہ جب سزا اور کراہت کی وہ ہو کر واللہ اعلم کہ اوٹھا نامیزان کا دلالت رکھو اور پراختلاف تہامہ امر دین کے
 جن ماز میں کہ قیام ساتھ اوس کے چاہیے بعد از عرضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس واسطے کہ رعایت موارثہ اشیا و مقاربت میں ہوتی ہے
 اور جب مبتلا ہو کر موارثہ نہ ہو کر ایسا ہی کھا ہی شاعین حدیث کہ واللہ اعلم اور ابن قبیہ سے منقول ہے کہ سبب کہ سوال میں روکا
 حدیث ابن زبیل کہ کھا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ادا کرتے نماز صبح کی کہتے تھے اور حال آنکہ دو تار کر نیوالی ہو تو دو بانو
 ابو یوسفان اللہ و محمدہ واستغفر اللہ ان اللہ کان تو ابابک و منیرہ جو خدا و طالب نفرت اللہ کا ہوں میں بدستی کہ اللہ تعالیٰ
 تو پیر پیر بہ شرم تہ اور کہتے تھے کہ شتر برابر میں اور جزا دہندہ ساتھ سات سو بار کے خیر نہیں جس شخص کو کہ مہون گناہ ایک دن میں
 زیادہ سات سو سے بعد از ان متوجہ ہو تو ظن لوگون کو اور فرماتے آیا دیکھا ہے کہ میں نے خواب کھا میں زل فی پس کھا منور یکدن میں
 دیکھا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا خیر منکما وہ و شتر تو قناہ و خیر و لنا و شتر لانا و الحمد للہ رب العالمین یعنی خیر کہ ملاقات
 کو تار تو اوس کو اور بدی ہو کہ باز کھا جاتا ہے تو اوس سزا و نیکی ہمارے لیے ہے اور ربی و اعلیٰ و شہنشاہ ہمارے کے اور تمام فرشتین
 خدا کے لیے ہیں کہ پروردگار عالم کا جو غرض کہ قصہ خواب پر کا کھا دیکھا منور تمام لوگوں کو اور پراہ فرار کے نرم جاتی ہیں جاہدہ
 پس اوس دریاں میں کہ وہ جاہدہ پر جاتے ہیں مشرف کیا اوس اور ان کو اور پراہ گاہ بندہ کہ کہ نہیں کیا کسی خیر و نماند اوس
 پراہ گاہ کو اور حکمتی تھی وہ پراہ گاہ ایسا چٹکانہ کہ شکیلی تھی اوس سزا و نیکی اوس کی گویا پانی چٹکانہ اوس سزا و نیکی پراہ گاہ میں طبع طرح کی کیا ہے
 اور گویا میں ملاقی اور اسپین پر رہتے ہوں یعنی ساتھ گلا اسپ کے اور اہل اوس کو کہ پناہ اسپین آئے زمین جو موت کہ مشرف اور مطلع ہو اوس پراہ گاہ
 تکبیر لایون یعنی تعجب کیا ہے جو خوبی اور نازکی اوس کی سے پھر جہیز دیا ہے اور اہل شہر و کورہ میں اور گم نہیں کیا راہ کو چپ رہت بعد از ان
 آیا کہ دو سلاور بھیجیہ اول سے چند درخت اور مشرف اور پراہ گاہ کے تکبیر لای یعنی پھر جہیز دیا اور اہل اپنوں کو راہ میں پس بعض نے
 اونہن سے چرایا اور بعض نے لایا اور اٹھایا دستے گیا کہ او گیزی اور پراہی حال کے بعد از ان آمر عظیم اور کثیر لوگوں کی بھیجی جب مشرف
 ہو کر تکبیر کہی اور کھا بعد بہترین منازل سے بعد خوش کھا اوس جگہ کو اور مقام او منزل کیا پس بل کیا اور پھر یہ پراہ گاہ میں چپ رہت پس
 جو وقت دیکھا منور عیاد لازم پکڑا منور راہ کو اور نکھر رہا میں اوس جگہ تا یا میں نہایت پراہ گاہ کو پناہ گاہ میں تمہارا ساتھ یا رسول اللہ
 ایک منبر پر ہوں کہ سات درجہ رکھو اور تم اعلیٰ درجہ اوس منبر پر ہوا اور بجانب دست رہت تمہارا ایک مرد بلند بینی گندم گوں

اندر کمرہ عمارت قوی اور عودہ دینی کے اور جو وقت ذکر کرے بخدا کا ذکر کرے اور جو پہلو میں محمد کو ذکر کیا ہو اس کا کتب و پر ساق عرش کو اور حال آنکہ
 میں روم اور یمن تباہ از ان طواف کیا میں غلبت کو اور نہ کیا میں اوس میں کوئی موضع مگر وہ کہ کہا و کیا میں اور ہر اسم محمد کا کہ یہی سیر پروردگار
 ذکر کیا جو بہشت میں پس نہ کیا میں بہشت میں کوئی نھر اور کوئی غور مگر وہ کہ کہا و کیا میں اور ہر اسم محمد کا کتب و پر ساق عرش کو اور حال آنکہ
 اور اوپر بہشت دخت ہوئی کہ اور بہشت سدرہ المنتہ اور اوپر اطراف جب کہ اور فرشتوں کی انگوٹھیں پس انکار کر ای پس ذکر محمد کو اور حدیث میں
 بروایت ابو ہریرہ و ابابکر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جب لنگہ مجھ پر آسمان کی گزرا میں کسی آسمان پر مگر وہ کہ پایا میں نام اپنا اوس میں
 کہا ہوا محمد رسول اللہ اور ابوبکر میرے پیچھے اور ایک وایت میں آیا کہ آدم علیہ السلام نے نزدیک مصیبت اپنی کے کہا اللہم بھی محمد غفرتی
 خطبتے طبعی یا اللہ بھی محمد غفرتی بھی خطا اور ایک وایت میں نقل تھی آیا میں نے قبول میری توبہ کہا و حق تعالیٰ نے کہا میں سچا نافر تو محمد کو
 کہا دیکھا میں ہر موضع میں کہ بہشت ہے کہ کہا ہو لا الا اللہ محمد رسول اللہ اور ایک روایت میں آیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ابدا اور
 اور میرا رسول پس جانا میں کہ وہ اگر مطلق ہر تیری نزدیک پس قبول کی خدا کی توبہ اوس کی اور سچی نافر تو قبول حق سبحانہ کی اللہ غفرتی آدم میں نے
 کلمات یعنی پس آدم نے انہی پروردگار کی کلمات توبہ اور کتاب شفا میں عباس غائب سے کہا ہے کہ کلمات کہی ثبت اسم شریف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سفلیات میں ہی کہ اوپر ایک سنگ قدیم کہ کہا پایا محمد غفرتی غفرتی آیتیں مایع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک میں اصلاح کنند امانت دار اور کہا ہو لا
 ایک سنگ کہ مجھ معمری کہا پایا انہم بارہ انھی میں رنگ بیسان عربی میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ کہہ مونس ابن عمران
 ذکرہ ابن ظفر فی السیرۃ بن شہر بن زہری و ساتھ نام تیری کہ لا اللہ الا حق تیری کہ بی طرف ہو زبان علی انکار میں میں کوئی مسبود غفر اللہ
 محمد رسول اللہ کے بن کہا اور موسیٰ بن عمران نے ذکر کیا ان کو ابن ظفر نے میں محمد کرادہ ہر نے زہری سے اور مشاہدہ کیا گیا بعض باہر اسٹان
 ایک ہو لو کہ پیدا ہوا اور کہا ہو اور پہلو اسکے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بلاد نجد میں ایک محل کہ کہا ہو اور سپہ بنی سفید
 لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور علامہ ابن مرقہ نے ذکر کیا یہی عبداللہ بن جراحان سے کہا ہے اور یہاں تک ایک ہوا تھا حال آنکہ ہم موجود دنیا
 زمین میں پس لنگر کیا ہم غرضی کو نیزہ میں اور دیکھا میں اوس میں ایک گل سے نیزہ خوش ہے کہ کہا ہو اوس میں بنی سفید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 اور ایک گل سفید کہ کہا ہو اوس میں بنی سفید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی بنی سفید سے بزرگی ہے
 روزی دیکھ والے خیشے واسے سے طرف بہشتوں نعمت کے اور تاریخ ابن العزیم میں علی بن عبداللہ ہاشمی شرقی لایا ہے
 کہ پایا گیا بعض قراہندین محل بزرگ خوشبو سبکہ کہ کہا ہے اوپر بنی سفید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر صدیق
 علیہ السلام فاروق رضی اللہ عنہم کہا پس سنگ کیا سینے اوس میں اور کہا سینے کہ جو معنوی ہے پس قصد کیا

دوسرے گل کی طرف کہ ہنوز تاشکنتہ تھا اوس میں بھی ایسا ہے خط لکھا دیکھا بیٹھ اور شہر میں جیتا اور چہرہ میں
 مشاہدہ کیں اور اہل اوس قریہ کے عبادت اچھا کرتے ہیں اور ندائی جبل جلالہ کو نہیں پہنچتے اور کما جیدہ
 بن مالک نے ایامین بلاد ہند کو اور سیر کی سینے شہر میں کہ اوسکو میلہ لون کے ساتھ یا تمیلہ تاک کے ساتھ کہیں پس دنیا
 ایکدخت بڑا کہ یوہ اوسکا امتداد ام کے ہے اور اوسکو پوسست ہی اور جب تو زاجاتا ہے وہ یوہ کھنا ہوا کہ
 ایک ورق سبز پیچیدہ کہ لکھا ہوا یہ سرخی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اہل ہنہ تبرک ڈھونڈتے ہیں ساتھ اوسکے
 اور ہشتفا طلب کرتے ہیں اوس سے اور جب قیچا ہوتا ہے باران رحکایت کیا ہے اوسکو ابوالبقین صافی نے
 مشک بن اور کت تروض الرباحین یا فعی بن نقل کیا ہے بعض سے مثل اوسکے اور کما حدیث کیا بیٹھ اوسکو یوہ صیاد
 سے کھاتا بن کہ صید کرتا تھا بن اور پھر اوبلہ کے پس صید کیا بیٹھ ایک ماہی کو کہ لکھا ہے پہلو سے راستہ پر اوسکے
 لا الہ الا اللہ اور پہلو سے چپ پر محمد رسول اللہ پس جب دیکھا بیٹھ اوسکو دفن کیا بیٹھ اندر پانی کے ازجبت تعظیم اور
 احترام کے اور بیٹھ لوگوں نے شرح قصیدہ بردہ میں ابن مرزوق سے نقل کیا ہے کہ کمالا گئی گئی ایک ملک پس
 دیکھا گیا ایک لوکان اوسکے پر لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ اور منقول ہے ایک جماعت سے
 کہ انون نے پایا ایک خبرہ زرد کو کہ اوس میں خطوط سفید میں حلقہ زدہ اور سب خطوط میں عبری لکھا ہوا ایک ہاؤن
 اللہ دوسرے میں احمد بخارو شن کہ شک نہ کرے اوس میں جاننے والا خط کا اور کما پایا گیا نشہ آتھ سونو ہجری میں
 دانہ انگور کہ لکھا ہے بخارو تنگ سیاہ لفظ محمد اور کتا بلطن مفہوم میں نقل کیا ہے کہ دیکھا خبرہ میں ایک درخت
 بزرگ کہ اوسکے اوراق ہرے ہون خوشبو لکھا ہے اوس میں ساتھ سرخی اور سفیدی کے سبزی میں کتابت واضعہ
 بطریق خلقت کے کہ پیدا کیا ہے اوسکو خدا تعالیٰ نے اوراق میں تین سطریں اول میں لا الہ الا اللہ دوسریں محمد رسول اللہ
 تیسریں ان الدین عند اللہ الاسلام وصل مشرف کرنے میں حق تعالیٰ کے اپنی لیبیب حبیب کو ساتھ تسمیہ کے
 با سماء حسنی اور صفات کبریٰ کے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے مخصوص کیا ہے بہتو کو
 انبیا صلوٰات اللہ وسلم علیہم اجمعین سے ساتھ کرامت خلعت اسماء اپنی سے جیسا کہ اسحق زور اسمعیل کو ساتھ
 علیم او علیم کے پکار اور ابراہیم کو علیم کہا اور یوحنا کو شکور اور عیسیٰ اور یحییٰ کو برہ اور موسیٰ کو کریم اور فوی اور
 یوسف کو حنیط علیم اور یعقوب کو صابر کہ معنی صبور ہے اور اسمعیل کو بصادق الوعد ہی فرمایا جیسا کہ ناطق ہے

اور اسکے ساتھ کتاب عزیزہ واقع ذکر اوکے سین اور تفصیل دی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ کثیرہ کے اپنی اسماء
 اور ہے بتعلیم الہی تو برکے بن تیس اسم اور امید وار میں ہم کہ زیادہ اوپر اوکے فتح اور المام کرے آخر ہوا کلام قاضی
 جان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع بین کمالات اسمائی اور صفاتے حضرت رب العالمین تعالیٰ اور تقدس کو
 اور متعلق بین جمیع اخلاق الہی عز اسمہ کے میا کہ بعض عارفوں نے تفصیل او سکویاں کیا ہے اور مقصود قاضی کا ذکر
 اون اسماء کا ہے کہ کتاب مجید اور احادیث صحیحہ میں اوس سے مذکور ہوا جیسا کہ سیاق کلام اوس حسن اندک ناظر ہے اوسمین۔
 ایک اون سب سے اسم حمید ہے بمعنی محمود اس واسطے کہ محمد کیا ہے حق تعالیٰ نے اپنی ذات کو کلام قدیم میں اور ساتھ
 ہٹ آیات اور دلائل والہ امہ کمال اوس علی الاطلاق کے افق و آفاق میں اور محمد کی ہے او سکویاں نے اور
 ہو سکتا ہے کہ حمید بمعنی حامد ہو وے کہ حامد ہے ذات اپنی کا اور اعمال طاعات کا پس حق تعالیٰ ہی حامد ہے اور ہی محمود
 اور تسبیح کیا اپنی حبیب کو ساتھ محمد اور احمد کے اور محمد بمعنی محمود ہے اور احمد بمعنی حامد اور ہی بمعنی محمود آیا ہے اور
 جملہ اسماء الہی سے الروف الرحیم اور تسبیح کیا ہے او سکوا و س اسم کے ساتھ کتاب اپنی میں بالمؤمنین رؤف الرحیم اور یہ
 دو نو اسم تعارب میں محزون میں اور بعض نے کہا ہے کہ رافت شدت رحمت ہے اور کہا ہے کہ رؤف بالمطیعین رحیم
 بالمذنبین اور اسماء الہی سے الحق البین بمعنی حق موجود ثابت کہ تحقق ہے امر او سکوا اور حسین وہ کہ میں اور اشکاء
 ہے ام الوہیت او سکوا اور برہان حقایق اور بان اوایان کے ایک معنی میں اور معنی حسین عباد کے لیے امر دین
 اور سید اور حاد او نکا یہ معنی ہی جائز ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی تسبیح کیا ساتھ او سکے اور فرمایا
 یا ایہا الناس ذجاءکم الحق من ہکم یعنی اے لوگو تحقیق آیا ہمارے پاس حق جانب پروردگار ہمارے سے اور فرمایا
 آیت فقہ کہ بولوا بالحق لما جاءکم یعنی پس تحقیق جہلایا اور بنون نے حق کو حجب آیا اوکے پاس اور فرمایا آیت معنی جاؤ کہ
 کو رسول حسین یعنی میا شک کہ آیا ہمارے پاس حق اور رسول ظاہر اور بیان کنندہ و نقل انما الکذیبۃ التبین یعنی میں ہوں
 اور انیظاظ ہوا و مراد حق سے محمد بن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و یحییون نے کہ قرآن اور معنی حق کے اس جگہ ضد
 باطل کے تین یعنی وہ کہ متحقق ہے امر او سکے صدق کا اور بین ہی امر او سکے رسالت کا اور حسین ہے جانب حق سے
 اوس دین تین کو کہ نبیجا او سکوا ساتھ او سکے مثل قول حق تعالیٰ کے آیت لیس لکنا نزل الہیم یعنی تو کہ بیان کن
 اور آشکارا واسطے لوگوں کے وہ اوتار گیا اوکی طرف اور بعض اہل اشارت نے قول حق سبحانہ میں کہا ہے آیت

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَوَّلُ حَالٍ وَثَاقٍ اور زمین پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو اور وہ جبر کہ او زمین ہی مگر ساتھ حق
 اسی ساتھ محمد از جنت جابر کے کہ کما اکول مَا خَلَقَ اللَّهُ مَعَ مُحَمَّدٍ خَلْقَ مِثْلِهِ الْعَرْشُ وَالْكَرْسِيُّ وَالسَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَجَمِيعُ الْوُجُودَاتِ
 یعنی اول اس چیز کا کہ پیدا کیا اللہ نے روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر پیدا کیا اس سے عرش اور کرسی اور آسمان اور زمین
 اور سب موجودات کو اور ایک اسماء الہی سے نور ہی اور معنی اس کے خداوند نور اور پیدا کر نبو الال نور کا یا نورانی کر نبو الال اس کے
 اور زمین کا ساتھ نور ان کے اور روشن کر نبو الالون عارفون کا ساتھ ہدایت اور امر ار کے اور آنحضرت کو بھی نور فرمایا
 آیت قد جاءكم من ربکم نور و کتاب مبین یعنی حقیقت آیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور کتاب ظاہر و آشکارا اور
 فرمایا شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ذکر جابرؓ کہ یعنی چراغ روشن کر نبو الال استعید کیا حضرت کو اس کے ساتھ از جنت
 و معنی اس کے اس در بیان اس کی نبوت کے اور روشن کرنا عارفون کے دلوں کا ساتھ اس چیز کے کہ لای دین سے اور
 اسماء الہی سے الشہیدی قاضی نے کہا معنی اس کے عالم ہی اور کہا گیا شہید اور پند و ان اپنے کے اور آنحضرت کو بھی شاید
 اور شہید فرمایا انا رسولک شاکد لای بقرنی بدستی بھیجا ہے تجھ کو عالم و حاضر ساتھ حال امت اور تصدیق اور تکذیب اور نجات و ہلاک
 اس کے اور کہا یوں کہ الرسول علیکم شہید ایضے اور ہو گا رسول اور پرتما رہے گواہ جیسا کہ انکار امم میں ارسال انبیاء کو اور شہاد
 امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور ہوا ان کے اور کیا آنحضرت کا امت کو آیا ہی اور اسماء الہی سے الکریم ہی اور معنی اس کے
 کثیر الخیر و فضل و رفوہا ہوا کہ ہے قاضی نے اور ہمیشہ میں اسماء الہی میں الکریم ہی آیا ہی اور آنحضرت کو بھی الکریم بکار
 اور فرمایا آیت انما نقول علیکم قول شاعر قلنا ما توؤمنون ولا بقول کافرین قلنا ما نکرہو انہ یعنی بدستی ہر آئینہ
 وہ قول رسول کریم کا ہی اور زمین وہ قول شاعر کا کہ ہے کہ ایمان لاؤ تم اور نہ قول کافروں کا کہ ہے کہ پیڑ پر ہو تم اور زمین
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبریلؑ ساتھ قرینہ قول کو تھا و بقول شاعر ولا بقول کافرین اس واسطے کہ وصف زمین کیا کفار نے
 جبریلؑ کو ساتھ اس کے پس متعین ہوا کہ مراد رسول کریمؐ آنحضرت میں نہ جبریلؑ اور یہ سورہ الحاقہ میں ہے اور سورہ
 تکویر میں مراد جبریلؑ علیہ السلام میں اور بعض نے کہا ہے کہ اس کی بھی مراد آنحضرت میں از جنت صادق آنے ان صفات
 حضرت پر اور صواب یہ ہے کہ حمل ہی والداعلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انا الکریم اولاد آدم یعنی میں
 الکریم اولاد آدم کا ہوں معنی اس اسم کے صحیح ترین حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور کہا ہی کہ جب وصف
 کیا ایک کو الکریم وصف کچھ صفات خیر کے اور نے آنحضرت منصف ساتھ صفات کرم کے ظاہر و باطن ذاتا و ہونا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور اسماء الہی سے الوہیت سے اور نبی اسکے جلیل الشان ہر چیز کے کہ وہ اس کی ہے اور کتاب اپنی پیمبری شان میں
 ایت و ائمان لکلی خلق عظیم یعنی تو البتہ او پر خلق عظیم کے ہے اور واقع ہوا ہے سزا اول میں اوریت ہی پہلے
 اسماء کے کو سید عظیم کا نام یعنی اور قریب ہی کہ پیدا ہوا اور نبی عظیم از قہر کو واسطے اس کے پس انحضرت عظیم میں اور او پر
 خلق عظیم کے اور جو صفت سیکلی عظیم ہوئی ذات اس کی ہی عظیم ہو گئی جیسا کہ باب اخلاق شریعت میں تو اس کلام سے
 گذرا ہے اور اسماء الہی سے الجبار بھی اور جبار یعنی صلاہ اور قاب اور اعلیٰ اور عظیم اور متکبر کے آوے اور نام کی کہنے
 انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزائید داد و دین اور منور جو الیوسین میں کہا ہے تقدراً بآیات الجبار کشفک
 فان ناموسک و شریعتک مفرو نہ ہمیشہ لیکے گردن میں ڈال ای جبار شمشیر اپنے کو پس بدرستی ناموس یعنی راز تیرا
 اور شریعت تیرے نزدیک کی گئی ہے ساتھ ہی تیرے اور ذکر اس کا سابق گذرا ہے اور معنی اس کے حق نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم میں صادق بین از محبت حضرت کے است کو ساتھ ہی تیرا ایت اول تعلیم کے اور قہر او کا اعدای دین کو اور علو
 اور عظیم خطرا و کبر شان او کا یہ نسبت سائر افراد بشر کے اور وہ کہ نفی کیا ہے قرآن میں تکبر سے وہ ہے کہ نہیں لائق
 ساتھ شان اور حال او کے اور فرمایا ہے و ما انت علیہم کجاً یعنی اور تم میں او پر جبر کر نیوالا اور اسماء الہی سے
 الجبیر ہی اور معنی اس کے مطلع او پر گنہ شی کے اور عالم ساتھ حقیقت اس شی کے اور اس تقدیر پر تعلیم کے معنوں میں
 ہو وے اور بعضوں نے کہا ہے خیر معنی مخیر ہے اور انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر میں ساتھ دونوں وجہ کے
 اس واسطے کہ وہ عالم میں ساتھ مقام معلوم کے ساتھ اس چیز کے کہ خایا ہے اور نہیں حق تعالیٰ نے مکنون علم اور عظیم معرفت اپنی
 اور معجز است اپنی کو ساتھ اس چیز کے کہ اذن دیا ہے حق سبحانہ نے او کو ساتھ اعلام اور اخبار او کے اور ساتھ حضرت
 باسم خیر ثابت اس آیت سے ہے فاشاکی یہ خیر امر اور بخیر انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں او پر ایک کے وجہ مذکور
 سے آیتیں اور اسماء الہی سے الفتاح اور معنی اس کے حاکم میان بندگان اور فاتح الابواب رزق اور رحمت ہی اور کہ مکنون
 کاموں سے کا اور بطنی کے اور فاتح قلوب اور بصائر او کا واسطے معرفت حق کے اور معنی ناصہ ہی آیا ہے قول حق سبحانہ
 ان لا یغنی عنکم الشیء ای انکم لا یغنی عنکم الشیء یعنی اگر معرفت مانگے ہو تم پس تحقیق انی تمہیں نصرت اور
 سمیع کیا ہے انحضرت کو خدا تعالیٰ نے فاتح حدیث اسرا میں کہ ابی العالیہ وغیرہ سے ابی ہریرہ کی روایت میں آیا ہے
 اور کہا ہے وجعلکم فاتحاً و فاتحاً اور اسماء الہی سے الشکور ہے اور معنی اس کے شایب او پر عمل قلیل کے ساتھ جبر

کثیر کے اور شفیق اور پر طبع کے اور تحقیق و صفت کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کو ساتھ شکوہ کے کہ اظہار
عبد افکو را یعنی پس کیوں نہ ہو میں بندہ شکر گزار معترف ساتھ نعم پروردگار کے عارف اور سکے قدر کا ثنا کہنے والا اور ہر اس
اور ظاہر ہے کہ توصیف حضرت کا اپنی کو بشکر و ساتھ اذن اور امر الہی کے ہے اور اسماء الہی سے المعلم اور علام اور
عالم الغیوب والاشہاد ہے اور وصف کیا اپنے بنے کو ساتھ علم کے اور مخصوص کیا اور سکے ساتھ فریت اور
فضیلت کے اور سکے اور آیت و علیک ما لم تکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیماً یعنی اور سکے با تجھے جو جانتا تھا
تو اور ہی فضل خدا کا تجھ پر اور کہا و علیکم اللہ و اللہ و علیکم ما لم تکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیماً یعنی اور سکے با تم کو کتاب اور
حکمت اور سکے با تم کو جو کہ تم نہ جانتے تھے اور اسماء الہی سے الاول والاخر ہے اور معنی اور سکے سابق و جود میں
اور باقی آجباتی بعد از فنا کے اور تحقیق اور سکے وہ ہے کہ زمین اور سکے اول اور نہ آخر اور آنحضرت اول امیاء میں بدیش
میں اور آخر او کی بخت میں اور اشار کیا ہی ساتھ قول حق سبحانہ کے آیت و اذ اذنا من البینین بیننا قم و بینک
و من نوح و ابراہیم اور حب لیا پہنے پیغمبر نے پیمان اور نکا اور تجسبی اور نوح اور ابراہیم سے اس واسطے کہ تقدیم
آنحضرت کو اور نوح اور ابراہیم وغیرہما کے اور یہی فرمایا آنحضرت نے نحن الآخرون السابقون یعنی ہم آخرین
بخت میں اور باعتبار زمان سابق ہیں ہم اور اولیت ثابت ہے آنحضرت کو امور کثیرہ میں جیسا کہ فرمایا انا اول
من یشیق الارض و اول من یدخل الجنة و اول شافع و اول مشفع و ہونائم البینین و آخر الرسل یعنی میں اول
اور سکے بکا ہوں کہ شگافتہ کجا و سے زمین اور اول اور سکے بکا کہ داخل ہوتا ہے بہشت میں اور اول شفاعت کرنے والا
اور اول مقبول الشفاعت اور وہ خاتم پیغمبروں کا ہے اور آخر رسولوں کا اور اسماء الہی سے القوی و القوی و القوی
ہے اور معنی اور سکے قادر ہر امر پر اور وصف کیا اور سکے حق تعالیٰ نے ساتھ قول اپنے کے ذمی فوہ عندی
لیکن یعنی صاحب قوت نزدیک خداوند عرش کے صاحب منزلت مراد ساتھ اور سکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ مراد جبریل علیہ السلام میں اس صورت میں یہ صفت مخصوص ساتھ آنحضرت کی نہ کی
اور اسماء الہی سے صادق ہے اور حدیث میں آیا ہے وصف آنحضرت کا بصادق مصدق اسماء الہی سے ولی اور
موسے ہے اور فرمایا ہے حق تعالیٰ نے انا و لیکم اللہ و لیکم اللہ یعنی سوائے اسکے نہیں کہ ولی تمہارا خداوند و
ہے اور فرمایا آنحضرت نے انا ولی کل مؤمن یعنی میں ولی ہر مومن کا ہوں اور فرمایا میں کنت مولاه فعلی مولاه یعنی

جسکامین و لایون پس علی اوس کامولی سے مراد اس جگہ محب اور ناصر ہے اور اسماء الہی سے مخفوس ہے اور
 معنی اوسکے گزریو الاکن ہوں اور تقصیرات سے اور امر کیا ساتھ اوسکے اپنی پیغمبر کو قرآن اور توبت میں ساتھ عفو
 اور صغ کے اور خذ العفو و امرا لکھتے یعنی اختیار کر دے گزراں ہ سے اور امر کر ساتھ نیکی اور احسان کے اور کما فحش
 بخیر و انسح یعنی پس عفو کر گناہ سے اور دگر گزرا اور کما ہی توبت و انجیل میں آپ کی شان میں کس لفظ کو لا غلیظ و لکن
 یغفو و یصفح یعنی نہیں ہے بدخوا اور درشت گو و لیکن بخشتا ہی اور دگر گزرتا ہے اور اسماء الہی سے المادی ہے اور
 معنی اوسکے توفیق دینے والا جسکو چاہے بندوں اپنے سے ہدایت اور برائی راہ دکھانے اور بکارنے کی آیت
 و انت یوحی الی دار السلام و یبدی عن یشا الی صراط مستقیم یعنی اور اللہ پکارتا ہے طرف ہست کے اور ہدایت
 کرتا ہے جسکو چاہے تپاں طرف راہ سید ہی کے اور فرمایا و انکم لکنتم فی الی صراط مستقیم یعنی اور برستی تو البتہ ہدایت
 کرتا ہے طرف راہ سید ہی کے اور فرمایا و داعیا الی اللہ باقرہ یعنی اور پکارنا اللہ طرف اللہ کے ساتھ اوسکے
 حکم کے و لیکن معنی پہلے مخصوص میں ساتھ حق تعالیٰ کے اور ثانی مشترک میں درمیان اوسکے اور پیغمبر کے اور اسماء الہی
 المؤمن والمہمین ہے بعضوں نے کہا ہے بہ دو لفظ اسم ایک معنوں میں ہیں پس معنی مؤمن کے حق تعالیٰ میں صرف
 اپنے وعدہ کا ہے کہ ساتھ بندوں کے کیا اور صدق قول اپنے کا کہ حق ہے اور صدق بندوں مؤمن اور رسول
 اپنے کا اور بعضوں نے کہا ہے مؤثر ذات اور شاہد اور الوہیت اپنی کے اور بعضوں نے کہا ہے امان
 دینے والا بندوں اپنے کا دینا میں ظلم اور شدت سے اور مؤمنوں کو آخرت میں عذاب اپنے سے اور کہا ہے
 مصیم یعنی اتین ہی ضرر مؤمن کا پس طلب قلب کیا گیا ہمزہ کو ساتھ ہا کے اور کہا ہے مصیم معنی حافظ اور شاہد کے
 ہے اور وہ کہ بیٹہ کرے اور دیکھ خوف سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امین میں اور مصیم اور مؤمن
 اور تمہیہ کیا ہے اور کو امین حق تعالیٰ نے اور کما مطاع ثم امین یعنی اطاعت کیا گیا ہے اوس جگہ امانت دار
 اور آنحضرت پیش از نبوت اور بعد از نبوت معروف اور مشہور ہا میں تھے اور تمہیہ کیا اور کو عباس اور ابی عم نے
 ہمیں اور خدا سے تعالیٰ نے کہا ایت و جو من بالہد و یو من لکم منین یعنی تصدیق کرتا ہے بخدا اور تصدیق کرتا ہے
 واسطے مؤمن کے اور فرمایا انا انزلنا صحابی یعنی بن امین ہوں اپنے اصحاب کا اور صاحب مواہب نے
 قول حق سبحانہ میں آیت و امرنا علیک الکاتب بالحق صیدا قالما یمن یکیر من الکاتب و مہربنا علیہ یعنی اور اوتاری

سمنے اور پیر کے کتاب۔ است تقدیق کر نبوالی ساتھ اس چیز کے کہ وہ پروا اسکے ہی کتاب سے اور نگہبان اوپر اس کے
مجاہد سے نقل کیا مراد وہ ہے کہ وہ جہانک یا محمد بن یحییٰ علیہ السلام اور گردانا ہے جسے نگہبان اوپر اس کے اور اسمی الہی
سے مقدس ہے اور معنی اس کے منزہ نقائص سے اور مظہر نشانوں حدوت سے اور واقع ہوا ہے کتب انبیاء میں
اسامی آنحضرت میں مقدس یعنی مظہر ذلوسو عیسا کہ فرمایا ہے ایت لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر یعنی کہ بخشے
نیرے لیے خدا کے پچھلے گناہ میرے یا مقدس اخلاق ذمیرہ اور صفات دینہ سے یا وہ کہ مقدس اور مظہر ہونے میں
لوگ ساتھ تیری پیروی کے جیسا کہ ذکر کریم یعنی اور پاک کرتا ہے اذکوا و اسمی الہی سے الغریبہ اور
معنی اس کے ممتنع غالب یا وہ کہ فقیر نہ کہے اور یا مغر ہے غیر کوا و رکھا ہے اور استدلال کیا ہے قاضی نے اوپر اس کے
ساتھ قول حق تعالیٰ کے ولید الغرۃ و لیسولہ یعنی اور واسطے اللہ کے ہے غالبہ اور اس کے رسول کے لیے یعنی جب
ثابت ہوتی عزت خدا کو کہ غرزا و معز ہے پس رسول خدا ہی غرزا و معز ہوے اور صاحب موابہ لہ نہ نہ کہا ہے
کہ عزت مومنوں کے لیے ہی اثبات کی کہ فرمایا ولکم منین لیکن یہ تعجب اور طفیل ہے نہ باصالت و استقلال جیسا کہ آنحضرت
ہے پس یہ منی منافی خاص ہونے اس صفت کے حضرت کی ساتھ مومن تنبیہ معلوم کرنا چاہیے کہ خدا ہی تعالیٰ
اور تقدس بزرگی اور عظمت اور کبریا کی اپنی بن مشابہ نہیں ہے ساتھ کسی چیز کی مخلوقات سے اسما حسنہ اور صفات
علیائین اور مائل نہیں کوئی چیز اس کے ساتھ اور وہ جو صفات سے اطلاق کیا ہے اذکوا شرع نے خالق اور
مخلوق پر اشتباہ اور تماثل نہیں ہے درمیان اس کے معنوں حقیقی کے واسطے کہ صفات خالق قدیم ہیں اور صفات
مخلوق حادث اور کافی ہے اس باب میں قول خدا یتعالیٰ کا لیس کشفہ شیء یعنی نہیں مانند اس کے کوئی شے اور
بعض عارفین محققین نے کہا ہے التوحید اثبات ذات غیر شئیہ لہذا وللا معظیۃ من الصفات یعنی توحید ثابت
ایک ذات کا ہے کہ مانند ادواتون کی نہیں اور نہ بجا صفات سے واسطے نہ کہا ہی کہ زمین ہے مثل ذات اس کے
کوئی ذات اوتہ مانند صفت اس کے کوئی صفت اور نہ مانند اسم اس کے کوئی اسم اور نہ مانند فعل اس کے کوئی فعل
مگر ازہمت موافقت لفظ ساتھ لفظ اور بزرگ اور منزہ ہے ذات قدیم کہ ہوے اوستی صفت حادث جیسا کہ محال
ذات حادث کو صفت قدیم ہوے اور یہ مذہب اہل حق اور سنت و جماعت ہے اور تحقیق تفسیر کیا آقا
الہ القاسم شیرازی رضی اللہ عنہ نے اس قول واسطی کو اور زیادہ کیا ہے اس کے لیے بیان اور کہا ہی کہ یہ

شکل ہے اور جو اہل سائل توحید کے اور کیونکہ تشبیہ یوں سے اسکی ذات کو ساتھ ذات محدثات کے حالانکہ ذات اسکی ساتھ وجود اپنی کے مستغنی ہے سب سے اور کیونکہ تشبیہ یا جاوے فعل اسکا ساتھ فعل خلق کے کہ غیر جلب کمال یا دفع نقص سے حاصل ہوا ہے نہ بخواطر و انراض نہ جو دہوا اور نہ ساتھ مباشرت اور معاشرت کے ظاہر ہوا اور فعل خلق کا باہر ان وجوہ سی نہیں اور رکھا ہی مشایخ نے وہ چیز کہ تو ہم کیا تھے ساتھ اداہم اپنی اور ادا رک کیا ساتھ عقول اپنی کے محدث ہی ساتھ تمہارے اور رکھا ہی امام ابوالمعالی جو نبی نے جو کوئی مطمئن ہوا اور آرام پکڑا اور سننے ساتھ وجود کے کہ منتفی ہے ساتھ اس کے فکر اسکا وہ مشبہ ہے اور کوئی کہ مطمئن ساتھ نفی محض کے وہ معطل ہے اور جس کیسے کہ یقین کیا ایسی جہو کے اقرار کرتا ہے ساتھ مجز کے دریافت حقیقت اسکی سے وہ موجد ہے اور بگاہ پرست اور کیا اجماع ہی قول ذوالنون مصری رَضِیَ اللہ عنہ کا حقیقۃ التعمیر ان تعلم ان قدرہ تعالیٰ فی الاشیاء بلا علاج و کسۃ لہا مزاج یعنی بالکتاب اور مزاج آلات نہیں و علیہ کاشی ع و علیہ لکھنۃ اور علت اور سبب ہر چیز کا کارگیری اور فعل اسکا ہے اور نہیں علت صنع الہی کو یعنی حقیقت توحید وہ ہے کہ جانے تو کہ قدرت اللہ تعالیٰ کی بغیر مشارکت اسباب کی ہے اور پیدا کرنا حق تعالیٰ کا اشیا کو یا نبی کی مادہ نہیں اور علت ہر چیز کی صنع الہی ہے اور صنع الہی کو کوئی علت و کار نہیں و ما کہتو کر فی ذہبک فانہ جلاہ یعنی اور جو چیز کہ میرے ذہن و فہم و وہم میں آوے پس اللہ بخلاف اس کے ہی یہ ہے بلخص کلام قاضی عیاض کا اور شرح مشکوٰۃ میں شرح اس مقام کی تفصیل مذکور ہے واللہ اعلم وحصل صاحب مواہب لدنیۃ اسوائی سے وہ جو کتاب اور سنت اور کتب قدیم میں مذکور ہیں زیادہ اور چار سو کے ساتھ ترخیص حروف ہجے کے ذکر ہے میں ہم بھی تطویل اور تکرار سے نہ اندیشہ کر کے بطریق نمین اور تبرک کے ثبت کرتے ہیں طالب مشتاق کو لازم کہ اوکو مونس جان اور روز بان ابنا کریم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ اللفظ الامر باللہ الالطبی النقی الناس الوجود الوجود الاحسن الحسن الناس الاحمد احید الاخذ بالجزات اخذ الصدقات الاخر الاخی اللہ اذن خیر ارجح الناس عقلا ارحم الناس باعیال الازہر الاسلام اسلم الناس اشجع الناس الاصدق فی اللہ اطیب الناس رجا الاغلا الالعلم باللہ اکثرہ الناس نبیا الاکرم الناس اکرم ولد آدم المص امام الخیر امام الناس امام المتقین امام النبیین امام الامم الامم الحسن الصالح الامم الامم النعم اللہ اول شاف اول مسلمین اولی السلیم اول شاف اول شاف اول شاف

یثرب میں صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ وسلم جمعین کعب الاحبار سے نقل ہے کہ اس نے کہا اسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نزدیک اہل جنت کے عبدالکریم اور اہل نار کے نزدیک عبدالجبار اور عرش والوں کے نزدیک عبدالحمید اور فرشتوں کے
 نزدیک عبدالحمید اور انبیاء کے نزدیک عبد الوہاب اور شیطان کے نزدیک عبدالقہار اور حق کے نزدیک
 عبدالرحیم اور خیال میں عبدالخالق اور بخل میں عبدالقادر اور دیار میں عبدالمہمیں اور حقیان کے نزدیک
 عبدالقدوس اور حشرات کے نزدیک عبدالغیاث اور وحوش کے نزدیک عبدالرزاق اور درندوں کے
 نزدیک عبدالسلام اور جاربایوں کے نزدیک عبدالمومن اور طیبوں کے نزدیک عبدالنقار اور توبت میں
 مودود اور انجیل میں طاب طاب اور صحف میں عاقب اور زبور میں فاروق اور خدا کے نزدیک
 طاہر میں اور مومنین کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی منقول ہے حسین بن محمد معانی سے
 کتاب او سکی شوق العروس میں انفس النفوس میں جانا چاہیے کہ کسیکو خلاف نہیں اس بات میں کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل خلق اور اکرم البشر اور سید ولد آدم اور افضل انبیاء میں روایت ہے ابن عباس
 رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پروردگار تعالیٰ نے قسمت کیا خالق کو دو قسم
 اور کیا مجھ بہترین دو تو قسم سے اور یہی ہے قول حق سبحانہ کا آیت الْمُحِبُّ الْمُبِينِ وَالْمُحِبُّ الشَّامِلُ اور
 میں اصحاب یمن سے ہوں اور بہترین اصحاب یمن ہوں یہ کیا ان دو قسم کو تین قسم آیت الْمُحِبُّ الْمُبِينِ
 الْمُحِبُّ الشَّامِلُ وَالْمُحِبُّ الْيَقِينُ پس میں سابقین سی ہوں اور بہترین سابقین پس ان اقسام کو قابل کیا
 یہ کیا ہے اس قبیلہ سے کہ بہترین قبیلوں کا ہے اور یہی ہے قول حق تعالیٰ کا آیت وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا
 وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰى لَكُمْ لِعَنَیْہِ اور گرد آتا ہمیں تمکو شناختیں اور قبیلی تاکہ پہچان حاصل کریں
 بدستیکہ گرامی ترین تمہارا خدا کے نزدیک پرہیزگار تمہارا ہے پس میں اتقی اولاد آدم اور اکرم اولاد
 نزدیک خدا می عزوجل کے پروردگار انا قیام کو مہوت اور گردانے مجھے بہترین مہوت میں اور یہی ہے قول حق سبحانہ
 آیت لِيَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسُ اَہْلُ الْبَيْتِ وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِیِّہِیْہِ وَسَلِّمْ تاکہ لہجہ و تنہم سے پلیدی اور پاک کرے
 متین پاک کرنا اور لائی میں کہ اسے ایک روز عباس رضی اللہ عنہ حضرت پاس خشکین کو پاک فرمائے کچھ نہاتا
 کہ نسبت با آنحضرت طعن اور تنقیص سے کہتی تھے پس کہا عباس نے جو نہاتا میں اسے آنحضرت اور اہل

اور پر میرے اور فرمایا اون کو کون سے کہ عبی بنی سے بن کون ہوں کما رسول اللہ فرمایا بن محمد بن عبد المطلب ہوں مجھے
اور راستی پیدا کیا حق تعالیٰ نے خلق کو پس کیا مجھے بہترین خلق میں اور کیا خلق کو دو فرقہ عرب اور عجم پس کیا مجھے
بہترین فرقہ یعنی عرب اور کیا اونکو قبائل اور کیا مجھکو بہترین قبائل میں اور کیا اونکو بیوت اور کیا مجھکو
بہترین بیوت میں پس میں بہترین خلق ہوں از روی ذات اور بہترین اونکا از روی بیت کے اور عبد اللہ بن سعود رضی
عنہ سے آیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے نظر کی طرف قلوب عباد کے پس اختیار کیا ادین سے قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس قبول کیا اور سکواہنی لئے اور سبھا او سے برسالت **فصل** جیسا کہ فضل دیا پروردگار تعالیٰ نے حضرت کو ابتدا
خلق اور ابتدائی امر میں اور کیا اونکو مبدأ اور منتہا آفرینش کا اور اول ابنیا عالم ارواح میں اور اول اجابت میں
روز الست اور ثوری ساتھ حضرت کے نہ فضل و کمال معاد میں پس کیا اونکو اول اس میں کہ شکاف قہ ہو وے
زمین ساتھ او سکے اور اوٹمین ششمین اور اول شافع اور اول مشفع اور اول ناظر بحال رب العالمین اور تمام خلق محبوب
ہو وے اوس پنکام میں اور اول نبی کہ حکم کیا جاوے امت اوسکی میں اور اول اوسکا کہ گزے صراط سے ہر
اپنی امت کے اور اول اوسکا کہ آوے بہشت میں اور امت اوسکی اول امتوان کی ہو آنے بہشت کے میں اور
عطا کرے اوسکی اظلائیف اور نفاکس تخت خارج مدوحد اور احصا سے روایت ہی السن بن مالک رضی اللہ عنہ سے
کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں اولین اون کو کون کا ہوں کہ برانگیختہ ہو وین قبور سے اور میں
اونکا ہوں جسوقت کہ آوین نزدیک پروردگار کے اور میں بشارت دہندہ ہو جسوقت نہ امید ہو وین کہ لو احمد میرے ہاتھ
میں ہے او میں اکرم اولاد آدم کا ہوں نزدیک پروردگار کا اپنی کے اور نہیں اسمین فخر روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ فرمایا آنحضرت نے پہن یا جانوں میں حلہ حلتا کے بہشت سے پستہ کراہوں میں واپس طرف بہشت کے اور نہیں
وہ مقام کہ کراہوں و بان کوئی سوا سے میرے اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ میں حامل
لو احمد ہوں دن قیامت کی اور اول اوس کیسا ہوں کہ ہا وے حلقی در واقع بہشت کے پس کو لا ہا وے میرے لیے
اور داخل ہو وین میرے ساتھ فقر امومنین اور میں اکرم اولین اور آخرین ہوں اور میں فخر اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں بہترین مردمان ہوں روز قیامت اور جانتے ہو تم کہ وہ کس جنبہ سے ہی جمع کرتا ہی
خدا تعالیٰ اولین و آخرین کو بعد از ان ذکر فرمائی حدیث شفاعت کہ آویگا بیان اوسکا اور ابی ہریرہ سے روایت ہے

کہ فرمایا آنحضرتؐ نے امیدوار ہوں اوسکا کہ ہوں میں عظیم ترین انبیاءِ ارضی اجر کے روز قیامت میں اور دوسری سید
 میں آیا ہے کہ فرمایا کیا تم خوش نہیں کہ ہو میں ابراہیمؑ اور عیسیٰؑ درمیان تمہارے بعد از ان فرمایا کہ وہ میری امت
 میں داخل ہیں روز قیامت۔ ابراہیمؑ کہتا ہے تو صاحبِ دعوت میرا ہے اور میری فریت پس گردان مجھ کو
 امت سے اور عیسیٰ علیہ السلام کہتا ہے کہ انبیاءِ سارے بھائی علاقائی میرے ہیں کہ باپ و نانا ایک ہے اور بائین تعد
 اور منہ مایا عیسیٰؑ میرا بھائی ہے نہیں میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر اور میں قریب ترین مردم ہوں
 ساتھ اور وہ جو فرمایا کہ سید اولاد آدم ہوں دن قیامت کے اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید اوسکے
 ہیں دنیا و آخرت میں تخصیص روز قیامت کی ایسی ہے کہ ظہور آثار اوسکا روز قیامت میں زیادہ ہووے اور اوس
 جہت کہ اوسدن میں منفرد اور یگانہ ہووین سر داری میں حبس و قتل کہ متوجہ ہوں سب طرف اوسکی اور پناہ پکڑیں
 ساتھ اوسکے اور نوے کوئی سید اور مہتر اور سردار و راسے حضرت کی اور سید اوسکی کہیں کہ انبیاء
 لوگ ساتھ اوسکے خواجے میں پس ہووین اس ہنگام میں سید منفرد جانتا بشر سے کہ مزا حمت اوسکو
 کوئی سوا احب نہ نہ میں حدیث میں عمر سے مروی ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں اہل
 شخص کا ہوں کہ شکافہ ہووے زمین اوسکے لیے اوس سے سچے اور کبر اور اوس سے پیچھے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 پس آؤں میں اہل اہل حق پس پس یہ انجمن ہووین بعد از ان انتظار گردن اہل مکہ تا وہ کہ حشر کیا جاوے میں
 درمیان ہر میں کے کہا ترجمہ میں نے کہ نہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اوسکو ابو حاتم نے اہل رواد اور اوس
 میں حکیم ترجمہ میں ایہ عمر سے روایت کرتا ہے کہ باہر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز منزل میں
 سے دہن طرف اوسکے ابوبکرؓ اور بائیں طرف عمر رضی اللہ عنہما پس فرمایا آنحضرتؐ نے یہ انجمن ہوں میں یوہین امت
 کے دن اور کیا ہے کہ آنحضرتؐ محشر میں درین اوپر باقی کے اور حشر کیے جاوین انبیاء اوپر دوا کیے اور محشر ہوں صاف
 اپنی اوپر اور حشر کیے جاوین در زمینے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اوپر ناقہ سیر کی کہ غضبنا اور قصور ہے۔ اور محشر وہ بلال
 اوپر ایک ناقہ کے ناقون بہشت سے اور حدیث کہ باہر اوس میں آیا ہے کہ کیا طلوع نہیں کرتی کوئی بیج مگر وہ کہ اوپر تین
 شہر ہزار فرشتے آسمان سے اور گرد دہرتے ہیں قبر شریف آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مارتے ہیں بازو پنا
 اور درو و بچے تین سید الانبیاء اوپر جب نام ہوتی ہے عروج باہمان کرتے ہیں اور اترتے ہیں ستر ہزار فرشتے اور اسطیغ

جسد تک کہ شکافہ ہوزمین آنحضرت سے اور باہر آوین وہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ساتھ ستر ہزار فرشتوں کے کہ لیجاوین اوکو بدرگاہ رب العزت جیسکے عروس کو بچانہ شوہر لیجاوین اور روایت جامع الاصول میں بروایت ابوہریرہ آیا ہے کہ فرمایا کہ میں اول اوس کیسا ہوں کہ شکافہ ہووے اوس سے زمین پس پینا یا جاوون میں جاوے اور ظاہر اس روایت کا وہ ہے کہ انشقاق اور کسوت دونو ثابت ہیں آنحضرت کو اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اول خلائق کہ کسوت دیا جاوے اوسکو ابراہیم علیہ السلام میں اور زیادہ کیا بیوقوفی نے کہ اول اوس کیسا کہ پینا یا جاوے خلق سے ابراہیم ہیں کہ پینا وین اوکو ملہ بہشت سے اور دیا جاوے کرسی اور رکھی جاوے دہی عرش کے پر لایا گیا مجھے اور پینا یا جاوین عاہد بہشت سے کہ قہر نہ کر سکے اور نہ شہ اور پینا یا جاوون میں اوپر کسی کے جانب دایین عرش کے اور کہا ہے کہ لازم نہیں آتا تھیں ابراہیم علیہ السلام سے ساتھ اولیت کسوت کے کہ وہ افضل ہوں آنحضرت سے اور احتمال رکھتے کہ پیغمبر ہمارے ساتھ جامہ اپنوس کے قبر سے باہر آوین اور عطا اور پوشش ملو بہت مکریم اور تعظیم ہے بہریت برنگی اور ابراہیم کہ سبب برنگی کے پینا وین پس اولیت ہر انتم کی کسوت میں نسبت بہریت خلق کے ہو کہما شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے کہ تقدیم ابراہیم کسوت بہت رعایت نسبت ابواسہ آنحضرت کے ہے کہ انا مثال ان امور میں اور ہر اولاد کے مقدم ہونے کو اور یہ فضل چوتھی ہے امر غامضی میں لیکن تضار معنوی جانب حضرت میں ہیں اور سیدو اسے حضرت کو اوپر کسی کے پینا وین نہ ابراہیم کو اور اس نے کہا ہے کہ ہاں ہم کسوت ابراہیم کو جزا عیاں کرنے فرد کی اوکو وقت القا کے تار میں کذا ایل و اللہ اعلم اور شوہر ہے کہ مشرکو کو کا حفاۃ و عراۃ و عزل یعنی پابندہ اور قن پر بندہ اور بندہ فتنہ ہوتا ہے جیسا کہ حدیث بخاری میں بروایت ابن عباس آیا ہے اور اشارہ و قول حق تعالیٰ کا یہ کہ انا اول خلق نعیمہ یعنی جیسا پیدا کیا ہے ہننے اول خلقت میں نبی آدم کو پہر دوسری بار پیدا کرین ہم اوسکو جیسا کہ اوسکے ہے ولیکن ابوداؤد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے کہ ابوسعید خدری نے وقت امتحان کے لباس لوشہ کر پینا اور کہا سنائیں سو خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فاقہ تمیزت برآگیتہ ہوتا ہے جس لباس میں کہ مرا ہوا و رہا ہوا سب لہ نہ نے عار شین ابی اسامہ اور احمد بن حنبل سے روایت کیا ہے کہ مروی سیوط جو فوہ میں انور الفانیان وزیر است کہ تم میں ایک دوسرے کو اوسین اور کہا ہو کہ توفیق در میان اس حدیث اور بعضی کہ کہ بخاری میں ہے یونہی کہ بعض عاری جو فوہ میں و بعض کسا و اوسین تو کہا ہو کہ راہ تیاب اعمال میں کہ سموت ہو وین و ہر ایک

نے بنایا تاویل کو اور حمل کیا اور بظاہر کے اور بعض اصحاب میں اہل طواہر کہ نہیں دریافت کرنے مرا کو جیسے بنایا عدی بن عامر نے تاویل خط الابیض والا سود کو صیام میں ایسا ہی کہا جو تو پیشی نے اور شیخ نے شیخ مشکوٰۃ میں اس حدیث میں زیادہ کلام کیا جو **متنبہ در بیان** لوار احمد مراد ساتھ لوار احمد کے انفراد اور شہرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ساتھ حدیث تمام محمود کے جیسا کہ فصل شفاعت میں معلوم ہووے اور عرب فتح کرتے ہیں لوار کو موضع شہرت میں اور ہو سکتا ہے کہ آنحضرت کے دست مبارک میں لوار ہووے اور او سکا نام لوار احمد ہو۔ قول طبعی یہی ہے۔ اور صاحب معادب طبرانی سے ریاض النظرہ میں ایک حدیث لایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بنایا بخانہ تو لوار علی کہ میں اول و نین کا ہوں کہ پکارا جاوے روز قیامت اور کٹر اہوں میں جانب است عرش کے او سکے سایہ میں اور بنایا جان میں حلا سبز طون بہشت سے بعد از ان پکارے جاوے اور بنایا ایک کے چھپے ایک میں استادہ جو بن و نین جانب عرش کے اور بنایا سے جاوے بنی عامر سے سبز طون بہشت ہو۔ پس جان اور آگاہ ہو کہ میری است اول استوگی ہووے کہ حساب کیا جاوے روز قیامت کے بہتر اشارت و بتا ہوں تجھے لے علی نہ تو اول او سکا ہو کہ پکارا جاوے تجھ کو اور سپرد کیا جاوے تجھے لوار احمد کہ میرا لوار ہے کہ سایہ ڈیوڑھ میں آدم اور تمام خلق قیامت کے دن او سکے نیچے اور درازی میرے لوار کی مسافت ایک ہزار اور چوبیس سو برس کی ہے اور ستان او سکی یا فوت احمد کی اور قبضہ او سکا فقہ سفید کا اور جزا او سکی مردار یہ سبزی ہے اور او سکے تین گیسو ہیں نور سے ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں اور تیسرا درمیان دنیا کے مکتوب ہیں اوسمیں تین سطر **اول** بسم اللہ الرحمن الرحیم **ثانی** الحمد للہ رب العالمین **ثالث** لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ و اللہ اعلم بالصواب اور تیسری سطر کی ہزار سال اور پینائی او سکی ہی ہزار سال پس کیسے ہو تو علی ساتھ اوس لوار کے اور امام حسنؑ جانب است اور امام حسینؑ جانب چپ تیرے ہوں تا آگاہ استادہ ہووے تو درمیان میرے اور ابراہیمؑ کے سایہ عرش میں اور بنایا جاوے تو طہ بہشت سے اور کہا ہے صاحب معادب طبرانی کہ کہ گماستہ حافظ قطب الدین چلبی نے جیسا کہ نقل کیا ہے محب بن المہامی نے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور ظاہر میں اوسمیں آثار و منافع اور خدا وانا تر ہے ساتھ حقیقت لوار احمد کے کہ شیخ عبدالحق قدس سرہ الغریز نے قول نقل کہ خدا وانا تر ہے بحقیقت لوار احمد حق ہے و لیکن احادیث میں تنبیہ حقائق یا مثال ان صور کے واقع ہوئی ہے جیسا کہ درمیان لوح و قلم کے واقع ہوا ہے کہ نزدیک سے ہے یا یا فوت سے اور رحا ملان عرش

اعمال
میں
قوی

اور حال میں کہ نزمہ گوش سے دوش تک مسافت و سو برس اور ایک روایت میں سات سو برس ہے اور اشمال
اوسی کی اور ہم ایمان لاتے ہیں ساتھ ہر چیز کے کہ بصوت بونچی اور بخت علی ہر نقل اوسکی شایع سے اور وہ جہاں شایع
ہے اوس سے اور اگر اوسکی کوئی تاویل ہے ہم اس پر ہی ایمان لاتے ہیں اور چوڑے ہیں حکم عقل کو تہ اندیش کو کہ احتمال
اور استبعاد اوسکا کرے اور سپرد کرتے ہیں ہم حقیقت اور اوسکی اوپر مذاکے اور اگر محدثین اوسکی اسناد میں گفتگو کریں
وہ بات دوسری ہے اور اگر اوسکے سنائی میں ہستی و ذکر میں کمال قدرت قادر جواب اوسکا ہے انتہ و امتداد علم
اور صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہے کہ عرف سوب میں نگاہ نہیں رکھتا لوگوں کو اگر صاحب پیش اور رئیس اور سہ دار اور احتمال
کے کہ بات غیر کے ہیں ہی مواہب اوسکے اور تابع ہو خاص اوسکو اور متحرک ہو ساتھ حرکت اوسکے اور مائل ہو ہر جانب
کہ وہ مائل ہے اور احتمال عرب میں نزدیک حروب کے نگاہ نہیں رکھتا لوگوں کو اگر صاحب اوسکا اور منع نہیں کرتا اوسکو قتال
سے بلکہ کرتا ہے ساتھ اوسکے شد قتال اور سپہ سالار نہیں گاہ رکھتا اوسکا کہ سپہ سالار کیا ہے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کہ وہ
جیہ کہ دنیا جو نہیں رایت کو نہ اپنے سر کو کہ درست رکھتے ہیں خدا اور رسول کو اور دوست رکھتا ہے اوسے خدا اور دینا
کہا صاحب مواہب نے غزوہ موتہ میں آیا ہے کہ کیا میں کو سپہ سالار بن گیا ہے یا نہیں قتال کیا اور را گیا بعد از ان دینا
عبداللہ بن رواحہ نے پہنچا اور را گیا بعد از ان خالد بن ولید نے لیا اور قتال کی اور فتح کیا پس معلوم ہوا کہ لوالات
میں قتال کی سندہ کے ہوا ہے و اس طرح حاصل آئی کہ بعضی شخصیت میں بعض کو شہرہ و مدینہ میں محمد بن ابی بکر
آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس شخص کو گاہ ہے اور نہ اوار کے برابر اور اب اوسکا
سفر میں تر شہد ہے اور مجب اوسکا اوپر ہر بار گاہ کے ہے اور سفید زیادہ شہد ہے اور ایک روایت میں
سفید زیادہ سچم ہے اور بعض میں سفید زیادہ برتر ہے اور اوسکی خوشتر زیادہ مشک سے اوسکے گزے
اوسکے مثل ستاروں آسمان کے و متحدہ مسافت میں بہت جگہ عارضت میں ذکر واقع ہوا ہے
ہر جماعت نے بلاد سے کہ ستاروں اوس دیا رکے میں نشان دیا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ وہ مواضع برابر
ہوں مسافت میں باقرب المسافت اور اگر تفاوت ہو ایہ قطع و جہان بعد مسافت اور گناہ اوس سے ہو
بطریق تئیں اور قریب یقین اور تحدید اور بعض نے کہا ہے کہ آنحضرت کو دو جو عن میں ایک موفقت
میں اور دوسرا ہشت میں اور دو کو کو ترکسین اور قرطبی سے منقول ہے کہ واجب ہوا ہر مسافت کے

ساتھ توبہ کے کثابت ہوئے ہیں صفات اوسکی ان روایت صحیحہ شریفہ میں کہ حاصل ہوتا ہے اور سب سے علم قطعی اور حدیث انس میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے جوش کے چار کن ہیں اول انی بربیعہ یعنی بربیعہ اور ثانی عمر فاروق کے ہاتھ میں اور ثالث عثمان ذوالنورین کے ہاتھ میں اور رابع ہاتھ میں علی مرتضیٰ کے پس جو کہ محب ابوبکر ہے اور بغض ہی عمر کا بانی نہ پلاوے اوسکی ابوبکر اور جو کہ محب علی ہے اور بغض عثمان نہ پلاوے اوسکو علی روایت کیا ہے اسکو ابوسعید نے شرف البیوت میں اور اسطرح منقول ہے مواہب لدینیہ میں لیکن مشہور وہ ہے کہ عثمان علی مرتضیٰ اور انہیں نے کہا ہے کہ بغض ابوبکر صدیق کو آب کو شر سے ہرگز نہ پلاؤں میں واللہ اعلم وصلی نفسیل آنحضرت میں اشفاق اور مقام محمود کے صاحب مواہب نے واحدی سے نقل کیا ہے کہ کما اجماع ہی مفسرین کا اوسپر کہ مقام محمود مقام شفاعت اور بن عباس سے روایت ہے کہ کما بیہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن اوپر کرسی کے پروردگار کے رویہ اور حاصل مقام وہ ہے کہ حق تعالیٰ اپنے حبیب کو ایسے مقام میں رکھے کہ کیونکے اوسکے حاصل نہیں اور قیامت کے دن حکم خاص خدا کو ہے اور یہ نیابت اور خلافت اوسکی محمد کلام اللہ محمد رسول اللہ اور حدیث شفاعت مشہور ہے انس اور ابوبکر اور اصحاب سے اور مذکور ہے کتب ستیا وغیرہ میں اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ حکم ہووے آنحضرت کو کہ جاؤ اور جسکے دلمین بمقدار دانہ گندم باجو کے ایمان ہے باہر لاؤ اوسکو پس جاؤ میں اور نکالوں اور رجوع کروں طرف پروردگار اپنے کے اور حمد و ثنا کہوں میں اوسکی مجاہد کثیرہ پر حکم ہے کہ جسکے دلمین بمقدار دانہ فردل ایمان ہوا اوسکو نکالوں پس جاؤں میں اور نکالوں اوسکو اور رجوع کروں طرف پروردگار کے اور حمد و ثنا کہوں بہت پر حکم ہو کہ جسکے دل میں کم سے کم دانہ فردل سے ایمان ہووے اوسکو و فسخ سے نکالو دفعہ چہارم میں اگر کہوں میں یا رب اذن دی مجھ کو حق میں اوسکے کہ لا الہ الا اللہ فرماوے حق تعالیٰ نہیں یہ کام غرض طرف تیرے یہ کام میرا سو گند بخت و کبریا کی عظمت اپنی کے کہ باہر لاؤں میں نار سے جسے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس باقی نہ رہی نار میں مگر جسکو کہ جس کیا ہے اوسکو قرآن نے یعنی واجب ہے اوسپر غلو و ادنیٰ حدیث روایات متعددہ ساتھ اختلاف الفاظ اور عیارات اور طول اور اختصار کے آئی ہے اور احادیث اس باب میں بہت ہیں اور سب سے ظاہر ہو تا ہے کہ شفاعت آنحضرت اول وقوف مردم سے شمسین دخول تا تک واسطے دفع عذاب کے اور بعد از دخول تبت ہی واسطے رفع درجات کے شامل اور واقع ہے فائدہ کہا ہے کہ مواطن شفاعت پانچ میں اول راحت اہل موقف میں شدت

وقوف اور جس اوس مقام میں گری آفتاب اور عرق اور انتظار حساب سے ثانی عقوبین سوال اور حساب سے اور انکسار
میں عجیب ثالث شان میں اوس قوم کے کہ حساب کیے گئے اور سختی عذاب کے ہوئی ساتھ رفع عقاب کی اودن سے
راجع کائنات میں اوس قوم کی کہ لائی گئی آتش میں ساتھ کائنات میں اونکے اوس سے خامس رفع درجات میں اودن کو کون کے
کر آبی بہشت میں اور ہر ایک میں ان ابواب سے احادیث واقع ہوئی ہیں اور بعضون نے شفاعت سادہ بھی
ذکر کی ہے اور وہ شفاعت حضرت کی اپنی عم ابیطالب کے لیے تخفیف عذاب میں اور بعضون نے شفاعت سادہ بھی
ذکر کی ہے اور وہ شفاعت اہل مدینہ کو جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ ثابت وقائم رہے کوئی اور پر بندت اور محنت
مدینہ کے اور صبر نہ کرے اور سپر نہ کرے کہ ہوں میں اوس کا گواہ اور شفیع دن قیامت کے شیخ ابن جریر نے کہا ہے
کہ متعلق اس شفاعت کا خالی نہیں ہے پانچ قسم اول سے اور اگر اسکو جدا شمار کریں اور اقسام پیدا ہو دیں جیسا کہ آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول وہ کہ شفاعت کردن میں انکی جواب اہل مدینہ میں پس تراہل مکہ
پستراہل طائف ہر شفاعت اوسکی کہ زیارت کی ہے قبر شریف آنحضرت کی پر جو کوئی اجابت کرے موفد کی
یعنی جو وہ کہے یہ کہ بعد از ان درد و بیخ و بھر در گذر کرنا تقصیر صالحین سے پر وہ کہ برابر ہیں جنات اور
سیات اوسکے کہ آوے بہشت میں منقول ہے ابن عباس سے کہ سابق آتا ہے بہشت میں بغیر حساب کا مقصد
یعنی میانہ روستا نہ رحمت خدا کی اور ظلم کنندہ اپنے نفس کا اور اصحاب اعراف لشفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بہشت میں آدین اور ارج افعال اصحاب اعراف میں وہ ہے کہ وہ ایک قوم ہیں کہ برابر ہیں جنات اور سیات اونکے
والد علم وصل روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ اسوال کیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت
اپنی سے بروز قیامت جواب دیا حضرت نے البتہ کرو نہیں انشاء اللہ تعالیٰ عرض کیا میں نے کہا ان ڈیوڑھوں آپ کو یا رسول اللہ
فرمایا طلب کر بھی نزدیک صراط کے کہ میں نے اگر دمان ملاقات نہوا در پناؤن میں فرمایا پس طلب کر نزدیک میں ان
کے کہ اگر دمان پناؤن کمان طلب کروں فرمایا پس طلب کر نزدیک حوض کے کہ خطا کروں میں ان تین جگہ سے
اور اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت سب اماکن اور مواطن آخرت میں موجود اور قائم ہوں گے امداد و اعانت
و شفاعت امت کے لیے اور خلاصی اور رہائی و لا دین شدائد اور مزالق اور مضائق و مشاہی پر صراط حدیث الہی میں
آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے قائم کجا دے صراط اور بہشت و دوزخ کے پس میں اور میری امت پہلا و سپر سے گذرین

اور دعا رسولوں کی اور سدن میں یہ ہے اللہ سلم و سلم یا اللہ بجا بجا اور حدیث میں آیا ہے کہ جب امت پر صراط کے گزیرین اور لغزش کرین اور عاجز رہیں مرد مرے فرما دکرین و امجد و امجد ایس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدت اشفاق اور فراط اعطاف سے با و از بلند نذا کرین رب امتی امتی اے پروردگار میری امت میری امت سوال نہیں کرتا میں تجھے آجکے دن اپنے نفس کے لیے اور تھ فاطمہ زہرا کے لیے کہ بی میری اور اسمین مبالغہ اور غایت اہتمام ہے آنحضرت سے باب امت میں اور استغفار اس کے میں اور اس حدیث سے کمال محبت اور اتحاد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتھ نفس شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معلوم ہوتا ہے اور اسی پر میزان کہ مدار سوال اور حساب اوپر اس کے ہے حدیث میں آیا ہے کہ رکھا جاوے بہشت بجانب راست عرش اذید و وزخ بجانب چپ اس کے بعد ازان لائی جاوے میزان اور رکھا جاوے کفہ حسنات مقابل ثبات کے اور کفہ سیئات مقابل و وزخ کے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب چاہیں کہ حکم کیا جاوے، دو میان خلق کے نذا کرین کمان میں محمد اور آدم کی امت اور ایک روایت میں ہے کہ کمان ہے امت امیاد و تعمیر اور نکا پس کٹا ہونین اوپروسی کرے مجھ کو امت میری عزت و کجی اثر و ضو سے یکسو کیا دین امتین راہ ہمارے اور یکمین لوگ فضیلت اور درجہ اس امت کا کہیں کہ نزدیک ہے کہ ہر امت سب پیغمبر ہوئیں اور حدیث میں آیا ہے کہ زانچ نہیں ہوتا قدم بندہ کا اپنی جگہ سے جبکہ سوال کیا جاوے چار چیز سے عمر اس کی سے کس چیز میں کوئی اور عمل اس کے سے کیا عمل کیا اس عمر میں اور مال اس کے سے کمان سے کیا اور کمان کو با اور جسم اس کے سے کس چیز میں کہنے کیا اس کو روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حذیفہ سے مروی ہے کہ صاحب میزان روز قیامت جبرئیل ہونگے اور وہی کرین گزیرین اعمال اور سدن روایت کیا اس کو ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اور یہ سب احوال اور حساب اور رسول بخود رسول کریم متعال ہو دیگا اور مخلصی اور نجات سبکی بشفاعت اور رعایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو لیکن جو شریف اور درود اوپر اس کے ظاہر وہ ہے کہ بعد از خلاصی شدت وقوف اور سوال اور حساب اور تجا و صراط سے اور نجات اہوال و آفات سے ہو دیگا جیسا کہ فرمایا من شرب منه لایطما ایدایعے جو بیوی اس سے نہ تشنہ ہو دی کہیں بعد ازان دخول حیت ہے اور ادا دل اس کی کا کہ آدے بہشت میں آنحضرت ہوں گے جیسا کہ فرمایا انا اول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجب اور مقرر ہے اور تمام نبیین ہوتا ایمان اور حقیقت اس کی اور صحیح نبیین ہوتا اسلام اور حصول نبیین قبول کرنا مگر ساتھ ایمان کے یہ محمد اور شہادت برسات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **وصل** وجوب اطاعت اور اتباع سنت اور اقتدا ہی سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں - اور جب ایمان واجب ہوا اطاعت اور اتباع ہی لازم آیا اور اکثر اطلاق اطاعت کا فرائض اور واجبات عبادت اور اوامر و نواہی میں آتا ہے اور اتباع اور اقتدا پسند اور آداب اور عادات شریف بنوی میں اطلاق پاتا ہے اور اس واسطے صاحب شفا نے دو فصلیں کہیں ہیں واسطے ذکر ان ^{مطلب} اور جو دو نو کو ایک فصل میں ذکر کرین ہی درست ہے جیسا کہ صاحب مواہب نے کیا انا اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا اللہ ربہ بر نے **آیت** **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ** کہہ کر کہ لینی اسے ایمان والو فرمان برداری کرو اللہ کی اور رسول اس کے کی اور کہا **آیت** **وَاطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ** یعنی اور فرمان برداری کرو اللہ کی اور رسول کی تاکہ تم رحم کی جاوے۔ اور کہا **آیت** **وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رُسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ** یعنی اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر تاکہ اطاعت کیا جاوے ساتھ حکم خدا کے۔ اور کہا **آیت** **مَنْ طَاعَ الرَّسُولَ فَقَدْ طَاعَ اللَّهَ** یعنی جس نے فرمان برداری کی رسول کی پس تحقیق فرمان برداری کی اللہ کی۔ پس گردانا حق سبحانہ نے اطاعت رسول مقبول کو اطاعت اپنی اور تقارن گردانا اطاعت رسول کو ساتھ اطاعت اپنی کے اور وعدہ کیا اور پراوے کے ثواب جزیل اور وعید کے اوپر ترک اور مخالفت اس کی طرف عقاب جلیل دے کر اور واجب کیا امتثال امر اور اجتناب نہی اس کے کو حقیقت میں اطاعت اپنی پہنچی گئے مہمیل بن عبد اللہ ترمذی شریعہ اسلام سے کہا **آیت** **أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ** کہہ کر کہ لینی وہ جو دیوے تمہیں رسول پس لو اس کو اور وہ جو منع کرے تم کو اس سے پس باز رہو اور کہا ہے اطاعت کرو اللہ کی بشہادت ربوبیت اور اس کے رسول کی بشہادت نبوت اور یہ اطاعت دلیل محبت ہے اور محبت مورت محبت جیسا کہ وصل محبت میں آوے۔ غرض کہ محبت خدا مشروط ہے باتباع رسول اور مشروط ہے بشروط جو دہ پکڑے اور یہ اتباع مورت محبت اور خلعت اس کی ہے پس اتباع ہم شرط محبت ہے کہ انتقا اس کا ستلزم اس کے انتفا کو ہی اور ہم علت محبت کہ جو دہ اس کا ستلزم اس کے جوہ کو ہے اور مواظبت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا ہے کہ فرمایا تمہارا واجب ہے کہ لازم اور حکم پکڑو میری سنت کو اور سنت خلفاء راشدین ہدیین کو اور وہ کہہ کر کہ ^{مطلب} محدثات امور سے اسوا سچے کہ ہر محدث بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت اور حدیث جابر بن عبد اللہ زیادہ آیا ہے کہ ہر محدث نارین ہے اور یہی آیا ہے کہ جسے تم تک کیا ساتھ سنت میرے نزدیک فساد میری امت کے ہوا ہے اس سے اجتناب کرو

۱۔ رآیا کہ تمک بہ سنت بترہی احداث بدعت سی اگرچہ حسنہ ہو جسکے احیاء آداب خلا و قیلو لا مثلاً جیسا کہ سنت میں واقع ہوا کہ
بہتر ہے بنا کر باطو اور بدیہ سی اور پہنچتا ہے فاعل او سکا باعلی مقام قرب اور وصول کے میرکت اقامت سنت اور
حصول رضائی حق اور مقرر و متحقق ہے کہ مذموم اور مردود بدعت مغیرہ سنت ہے اور جو بدعت کہ ایسی نہ ہو
بلکہ مقوی اور مدح سنت ہو او سکو بدعت حسنہ کہ میں اور بدیہ جائز ہے از حجت رعایت مصلحت اور حکمت کی اور
کما ہے کہ بدعت کئی طرح ہوتی ہے۔ واجب فعل او سکا مانند سیکہنی صرف اور نحو اور وہ علم کہ نہ تھے زمان
نبوت میں یا مستحب مثل بنائی رباط اور مدارس اور بقاع خیر کے۔ یا مباح مثل سیری اور تفریح کے باقی مکروہ
اور حرام اور اقامت سنت اگرچہ قلیل اور ضعیف ہو اعلیٰ اور ارفع ہی بدعت سے اگرچہ کثیر اور کبیرہ و منفعت
اور مصلحت اور سمین و بالمد التوفیق۔ لائے ہیں کہ بعضے عمال عمر بن عبد العزیز نے لکھا طرف او سکے احوال اپنے
بلد کا اور کثرت نصوص کا او سس بلد میں آیا کہ قمار کر دین اور نکو مہنظنہ یا موقوف رکھوں میں اور بدیہ کے جسکے
سنت ہے پس لکھا او نکو عمر نے گرفتار کر دیا و انھیں بدیہ نہ مہنظنہ اور ساتھ او س چیز کے کہ جاری ہوئی ہے
اور بدیہ سنت اور اگر اصلاح نہ کرے او نکو جو چیز کہ حق ہے اصلاح کیجو و نہیں خدا او رکھیا عمر رضی اللہ عنہ
حجرا سو دو کو او رکھا واللہ جانتا ہوں میں کہ تو سچ ہی نفع اور ضرر نہیں کرتا تو اگر نہ دیکھتا میں رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو کہ سو کرتے تھے تجبی بوسہ کرتا میں تجکو بعد از ان بوسہ کیا او سکوا و رکھیا گیا عید المدین عکرو
کہ پھر اسے تھے فاقہ کو ایک جگہ پس پوچھا سبب او سکا کما نہیں جانتا میں مگر وہ کہ دیکھا میں رسول خدا کو کہ کرتی تھے
میں بھی کرتا ہوں اور یہی لائے ہیں کہ عید المدین عمر نے وضو کیا اور وہاں ایک درخت تھا پرتے تھے گرد او سکے
اور دالتی تھے باقی او سکی جڑیں رکھو سہی کما دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ گیا ایسا میں بھی کرتا ہوں۔ اور آبا ہی
تفسیر قول حق تعالیٰ والعمل الصالح برفعتہ میں کہ عمل صالح اقتدا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کما سمیل تشری فی ذکر اصول
مذہب ہمار کی میں چیزیں میں اقتدا کیا تہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعتادات و افعال میں اور اکل حلال اور اخلاص نہی صبا مال میں
اور حکایت کی گئی ہیں احمد بن حنبل سے کہ کما تھا میں ایک دن ساتھ ایک جماعت کی کہ ہنہ ہوئی وہ اور آئی پانی میں
اور عمل کیا میں نے بعد بت کہ فرمایا حضرت نے جو کوئی ایمان رکھے ساتھ خدا اور دن آخرت کی جائے کہ نہ آنے حمام میں مگر
بمیز اور بہ نہ نہو امین پس دیکھا میں اسی رات میں قایل کو کہ کتا ہی یا احمد بشارت ہو جو مجھ کو کہ خدا تو مجھ کو باستعمال

اوس سنت کی اور کیا کجی امام کہ افتد کیا جاوے ساتھ تیری پوچھا مینے کون ہی تو کہا میں مجرمل ہوں وصل اور جلد تحقیق ہو عیادت ادب ہی ساتھ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور قرآن مکمل اور مشحون ہی ساتھ آیات کی کہ ارشاد ہی اذن میں برعایت ادب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ تعالیٰ التومنون بالمدور سولہ و تومرونہ و توفروہ معنی اس آیت کی مابقی میں مذکور ہوئی اور کہا آیت یا ایہا الذین امنوا لا تقدروا ان تبدلوا بآیہ اللہ و رسولہ اور کہا آیت یا ایہا الذین امنوا لا ترفعو اصواکم فوق صوت النبی الایہات لا یجوز دعاء الرسول بکم لہ عار بعضکم لبعضاً اور معنی آیات کی کہی مذکور ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ اور لفظ تفرز وہ کہ آیت اول میں واقع ہوا معنی اوکے وہ ہیں کہ بالآخر کو تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور تضرع یعنی اعانت کو اور یاد ہی دو اوکو اور دوسری آیت میں نبی کی پیشدستی سے نسبت یا آنحضرت اور جن میں یعنی نگو پہلے کہنی اوکی سو اور جو وہ کمی سنو اور نبی کی شتابی سے بقضای کسی امر کو کہ پیش آوی قبل از قضای آنحضرت کی امور دین سے اور کہا آیت و اتقوا اللہ ان اللہ یحکم عظیم کا یعنی ڈرو خدا سے بدستی کہ اللہ سننے والا ہے وہ جو کہتی ہو پہلے کہنے رسول قبول سے اور دانا وہ جو کرتے ہو پہلے کرتے اوکے سے ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور مواہب میں کہا ہے کہ جلد آداب سی ہی کہ تقدم مکرے آگے آنحضرت کی بامروتی اور اذن اور کسی تشریف میں تا آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر کرے اور نبی کرے اور اذن کرے جیسا کہ آنحضرت کے باب آداب میں ہی آہ میں حق سبحانہ نے ارشاد کیا ہے اور یہ حکم باقی ہی تا قیام قیامت اور منسوخ نہیں ہوا پس تقدم نسبت پر سن اور احکام اوکے بعد از وفات حضرت کے مثل تقدم روبرو حضرت کی ہے حالت حیات میں اور کہا ہی کہ نظر کرو ساتھ ادب صدیق رضی اللہ عنہ کے نسبت بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تقدم کیا آگے اوکے ناز میں پس کیونکر تاخر کیا اگرچہ وہ تقدم باذن اوامر آنحضرت تھا اور کہا نہیں سزاوارا سپر ابو تمنا کہ کہ تقدم کرے آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کمان پوچھایا اوکو اس ادب نے کہ قائم بمقام او را نام کیا بعد از اوکے اور ایسی کلمہ پچا یا کہ کوئی پوچھا اور جلد آداب رسول سے وہ ہی کہ نکر دنا جاوے دعا اور پکارنے اوکے کو مانند دعا بعض ہماری کے یعنی کو فرمایا اللہ تعالیٰ و تقدس فی آیت ولا تجلدوا الرسول کد عار بعضکم لبعضاً اور اس آیت کی معنوں میں معنی کے کہ و قول ہیں ایک وہ کہ نہ پکارین اوکو ساتھ نام اوکے جیسا کہ پکارنے میں بعضہ تمہارے بعض کو بلکہ کمویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قیرا ورتو اصنع کے اور ان معنوں پر مصدر مضاف بمفعول ہے دوسرے وہ کہ نہ کرو پکارنا اوکو کا مثل پکارنے بعض تمہارے بعض کو کہ اگر چاہے جواب دیوے اور اگر چاہے مذہبے بلکہ بر تقدیر پکارنے اوکی نگو البتہ جواب دینا چاہیے

کہ اجابت اوسکی واجب اور مختلف اوسے گنجائش نہیں رکھتا جیسا کہ مضمون کریم آیت یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ و لکم رسول
 ارادہ کا حکم لیا بیچیکم یعنی اسے ایمان والا واجب کرو واسطے اللہ کے اور رسول کے کتب پکار سے نہیں اس میں چیز کے لیے کہ زندہ کرے
 کا اوپر والی ہی اور اوپر اس تقدیر کے مصدر مضاف بفاعل ہے اور رشتہ ہر اسکا حدیث ابن العلی ہے کہ نماز میں تھا اور
 آنحضرت نے اوسے پکارا اوسے اجابت کی اور عذر کیا کہ نماز میں تھا میں اس سے جواب نہ دیا بیچیکم فرمایا آنحضرت نے کیا
 کہا ہے اللہ تعالیٰ نے اتقوا اللہ و لکم رسول اور ذکر ضابطہ شریف میں لکھا ہے کہ نماز باطل نہیں ہوتی تو دیک شافعی کہ اجابت
 بنی و وصل لزوم محبت آنحضرت میں اور محبت آنحضرت واجب ہے تمام خلق پر جانا چاہیے کہ محبت حیات قلوب اور
 غذای ارواح اور روح ایمان ہے اور مقامات میں رضا سے اور احوال میں محبت سے یا لاترا و فاضلہ نہیں ہے
 اور شیخ وقت نے سالک سے محبت کو حید بے روح سے مشابہت دی ہے اور عبارات قوم بیان معنی محبت میں اور
 کشف اوسکی حقیقت میں مختلف آئی ہیں اور فی الحقیقت اختلاف اس مقال میں ناشی اختلاف احوال سے ہے
 اور اکثر اوسکاراجع شمرا تہ تہ محبت ہی حقیقت اوسکی اور مواہب لدنیہ میں بعضہ محققین سے نقل کیا ہے کہ حقیقت
 محبت کے نزدیک اہل معرفت کے معلومات سے ہے کہ تعریف اور تحدید اوسکی نہیں ہو سکتی اور بغیر ہرچیز اوسے گروہ
 کوئی قائم ہے ساتھ اوسکے بطریق وجدان کہ ممکن نہیں تغیر اوس سے اور تجدید زیادہ کرتی ہے اوسمیں خفا پس اوسکی
 وجود اوسکا ہی انتہا و لہذا کلام ذوق اور وجدان محبت میں ہے و کذا بحسب وضع لفظ کی معنی اوسکی میل اور انجذاب
 کا ہے طرف چیز موافق اور مرغوب کے اور واسطے محبت کے مراتب اور درجات اور آثار اور ثمرات اور شواہد اور علامات
 کہ اشارات قوم اوپر واقع ہیں پس بعضوں نے کہا ہے کہ محبت موافقت محبوب ہے جمیع احوال میں اور آثار اور وجود
 اور اطاعت اوسکی ہے اور پرشہوت نفس اور ارادت قلب کے اور بعض نے کہا ہے کہ محبت مجموعہ مناسقات محب اور
 فانی ہونا اوسکا صفات محبوب میں اور اوسکی ذات میں اور یہ احکام سہی محبت میں ہے نہیں پایا اوسکو مگر وہ کافی
 کیا ہے اوسکو دار محبت نے اور خالی ہوا ہے ہستی اپنی سے نہاں اور بعض نے کہا ہے محبت سقر قلب ہی طلب
 محبوب میں اور شوق ساتھ تعالیٰ اوسکی اور جاری رکھنا زبان کا ساتھ ذکر اوسکے علی الدوام اور چونکہ عادت آدمی
 جاری ہے اسباب پر کہ دوست رکھتا ہے محسن اپنی کو کہ احسان کرے اوسکی ساتھ اکیلا یاد و بانہت فانی سے
 بخل اس اور نجات دی اوسکو ہمالک اور مضار زائلہ سے پس کینہ مکر نہ محبت ایسی محبوب کی کہ نہ چین میں اوسے نعمتیں

وانجی ایدسی اور نگاہ رکھا اور بچایا ہے بلیات اور آفات سرمدی سے اور قاعدہ ہے کہ آدمی دوست رکھتا ہے او کو کہ
 یکہ صورت جمیلہ اور سیرت حمیدہ رکھتا ہو پس وہ محبوب و معشوق کہ جامع تمام حسن اور جمال اور عادی جمیع اجناس فضل و کمال کا ہو
 یہ محبت اولیٰ اور الیق ہے پس سخی اور توحیب او کے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ محبت او کی اور فرار اکثر اور راجا
 اور عالی محبت نفس اپنے اور اہل و اولاد اور اموال اپنی سے ہو وے پس جو کوئی کہ حضرت پر ایمان لایا ہے ایمان صحیح
 یا خلاص خالی نہیں و بعد ان شہد اس محبت سی و لیکن بعض نے خط و افراوس سے پایا اور بعض نے کمتر اور ملا اس محبت کا
 او پر ترک شہوات اور عدم احتیاج غفلت کے ہی اور شک نہیں کہ حفظ صحابہ اس باب میں اتم اور اکمل ہی اس واسطے
 کہ بید قرہ معرفت کا ہی اور معرفت او کی با آنحضرت عالی سے یہی کیا کہ اتنا منقولہ سے معلوم اور مفہوم ہوتا ہے اور کیا علیؑ
 رضی اللہ عنہ نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوب ترین طرف ہمارے ہماری اموال اور اولاد اور پردہ و ن
 ماورون سے اور بانی سروسے او پر تشنگی کے و حاصل اور عظیم ثواب محبت اور جزا او کی قبولت محبت منوی روحانی
 اگرچہ مفارقت جسمانی و میان ہو وے حدیث انس رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ آیا ایک مرد نزد یک آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے اور کہتا متی الساعة کب ہوگی قیامت یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے کیا آمادہ کیا ہی تو نے اعمال
 قیامت کے لیے یعنی قیامت سے کیا سوال کرتا ہے تو عمل کر کہ روز قیامت تیرے کام آوین کہا آمادہ نہیں کیا قیامت
 کے لیے مینے کثرت روزہ اور صدقہ سے و لیکن دوست رکھنا ہو نہیں خدا اور رسول خدا کو فرمایا آنحضرت فرماتے تھے
 مَنْ أَحَبَّ بَنِي تَوَهَّمْهُ اَوْ سَائِمَهُ اَوْ مَجْجِبَهُ كَيْفَ اَوْ رَأَيْتَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى رَضَى الْعَنْتَةِ سَآءَ مَا يَكُونُ اَوْ رَأَيْتَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى رَضَى الْعَنْتَةِ سَآءَ مَا يَكُونُ
 علیہ وآلہ وسلم نے پکڑا ہاتھ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا اور کہا جو کوئی دوست رکھی ان دونوں کو اور باپ اور مان
 ان دونوں کی ہو وی میرے ساتھ درجہ میری میں قیامت کو اس جگہ غایت مبالغہ ہے کہ فرمایا ہو وے میرے درجہ میں
 اور تحقیق کہ مراد غایت قرب اور محبت ہی بہ نسبت اور ان کے کہ وہ ان اکتفا مطلق محبت ہے اور روایت کیا گیا ہے
 کہ آیا ایک مرد حضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تو محبوب ترین میرے نزدیک اہل اور مال میرے ہی اور جب یاد کرتا ہوں
 میں نبیین و سیکہ جمال تبریکہ صبر نہیں کر سکتا اور میں یاد کرتا ہوں موت اپنی اور موت تیری اور بھانپتا ہوں نہیں کہ جب
 آوے تو بہشت میں مرفوع اور برداشت ہو وے تو اور پیغمبرون کے ساتھ مقام اعلیٰ میں اور آؤن میں
 ندیکہون تجلوین سخی حق تعالیٰ نے یہ آیت و سن طبع اللہ و رسول فا و لک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین الایم

لیجئے اور جو کوئی فرمان برداری کرے اللہ اور رسول کی پس وہ گروہ سائنما و سکے ہی کہ انعام کیا اللہ نے اوپر او سکے
 پیغمبروں اور صدیقوں سے۔ پس بلایا آنحضرت نے اس مرد کو اور پڑھ ہی ہو۔ آیت او سکے سامنی اور دوسری حدیث میں
 یوں آیا ہے کہ ایک مرد نما مجلس شریف میں بیٹھا کرتا تھا اور نظر بجال مبارک کیا کرتا تھا اور پھر گزرتا اور طرف سیلان نظر کرتا تھا
 جو چہ آنحضرت نے کیا ہے حال تبرک کما مان باب میرے تہذیب فرما ہوں یا رسول اللہ بہرہ مند ہوتا ہوں نہیں بجال حضرت کے اور وقو
 حاصل کرتا ہوں ساتھ دیدار آپ کے لیکن غم او سکا کرتا ہوں کہ جب روز قیامت ہووے برداشتہ کرے نہ کو خدا تبارک
 ساتھ تفصل اپنی کے پس نازل کیا حق تعالیٰ نے اس آیت کو۔ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے ہو سکتا ہے
 کہ جو وقت مشتاقوں نے شکایت کی ہے حرمان رویت بصری سے قیامت میں بکھیرے علو درجہ آنحضرت کے اس موطن میں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی او کو کہ اس دنیا میں جبکہ رویت قلبی اور بصری میں افرق اور تفاوت
 ہے او اس عالم میں کہ بصیر اور بصیرت متحد ہووین الیسی معنی حاصل ہون کہ کچھ پردہ درمیان میں نہ رہے والہ عالم وصل
 بیان میں او اس چیز سے کہ داروہو ہے سلف اور امیر سے آثار محبت میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔
 روایت ہی ابو ہریرہ سی رضی اللہ عنہ کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سخت ترین میری امت کے محبت میں
 وہ لوگ ہیں کہ آتے ہیں بعد میرے دوست رکھتا ایک او نے کاشکے دیکھی تجھے مقابلہ اہل و مال اپنی میں۔ یعنی
 سب مال اور اہل اپنی کو دو بے اور خدا کرے اور دیدار میرا حاصل کرے اور میرے متنا دیدار شریف اور اظہار محبت
 آنحضرت ہی کہ ساتھ اس طریق کے ہی حاصل ہوتی ہے اور ان معنوں پر نہ اور دیدار آنحضرت ہی زمانہ آنحضرت میں
 اور یہ طریق فرض اور تقدیر ہے اور بقول شیخ علیہ الرحمۃ اگر مراد دیدار آنحضرت بعد وفات آنحضرت ہو نام میں
 جیسا کہ سائر صلی امت کو ہوتا ہے یا لفظ میں جیسا کہ کالمین اولیا کو ڈر ہوتا ہے ہی دو زمین یعنی ایسے مشتاق جمال
 اور لقاء شریف حضرت ہیں کہ اگر او سکوں بخل اہل و مال باوین اگر چہ خواب میں ہو غنیمت جا میں فافہم باسد اللہ
 روایت ہے ابن اسحاق سے کہ ایک زن انصار سے کہ مارا گیا باپ اور سب بھائی اور زوج او سکا روز احد رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ساتھ پس جو چہ او اس دن نکلیا حال ہے ہول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگوں نے نہا بخیر ہی الحمد للہ جیسا کہ دست کئی
 کہا مجھ کو کہ تو دیکھوں میں جب کیا حضرت کہ کما یہ مصیبت بعد از سلامت آپ کے خود اور آسان ہے اور روایت ہی کہ احتضا بلال رضی اللہ
 قریب ہوا او ذکی بی بی نے فرمایا کی او کہما واحسنہ اور ایک روایت میں واکر تباہ کہا بلال نے وانظر ماہ خدا اللہ اللہ اللہ

محمدؐ اور خدیجہؓ کو بھی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی کردہ ہے اور کیا اچھا کہ کسی شاعر نے بیت در غربت مرگ بیم تنہائی نیست بد یاران عزیز آن طرف بیشتر اندید اور روایت کیا گیا ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سی کہ کتنی تھک سونگہ مجذاکہ بھیجا ہی آپ کو ساتھ حق کے کہ اسلام ابو طالب خشک اور روشن کنندہ تر ہی میرے آنکھ کو اسلام او سکی یعنی ابو قحافہ سے کہ باب میرا ہی اس واسطے کہ خشک کنندہ چشم بابر کا ہے۔ اور ایسا ہی کتنی ہن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ساتھ عباس رضی اللہ عنہ کے کہ اسلام لانا تیرا محبوب تر ہے میرے نزدیک اسلام خطاب سے اس واسطے کہ محبوب تر ہے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور روایت کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ سو گیا اونکا پازن پس کہا گیا یا دکر محبوب ترین مردم کو نزدیک اپنی تازا اٹل ہو یہ آفت پس فریاد بردار یا محمد! پس اچھا ہوا اونکا پازن اور روایت کیا گیا ہے کہ آئی ایک عورت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس اور التماس کیا کہ داکر میرے لیے قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کہو لا عایشہ صدیقہؓ نے قبر شریف کو پس کہہ دیا اوس عورت نے جہانک کہ جان دی اور زید بن عید اللہ انصاری صاحب الاذان سے آیا ہے کہ اپنے باغین کام کر رہے تھے پس آیا اونکا بیٹا اور خبر فوت آنحضرت پہنچائی پس دعا اور زاری کی کہ خداوندانے تابینا کرتا نہ کیوں میں بعد محبوب اپنی کے کہیں کو پس جاتی رہی ابصر او سکی اور مثل اس دعا کے بعض اور اصحاب سی ہی مانور اور بقول ہے وصل علامات محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت ہیں اعلیٰ اور اعظم سبب اتباع اور اقتداء اونکا اور استعمال سنت اور سلوک طریقہ اور ماہیت ہی میدی اور سیرت او کی اور وقت حدود و غیرہ اور عدم تجاوز احکام ملت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قال اللہ تعالیٰ آمیتہ قل ان کنتم تحبون اللہ فامثلوا فی حبہ اللہ پس گردانا متابعت اپنی کو دلیل اور علامت محبت خدا کی پس محبت خدا اور محبت رسول خدا ایک ہی اور لازم اور ملزوم آپس میں۔ اور رسالہ کشمیری میں ابو سعید خدریؓ فرماتا ہے کہ کما دیکھا سینے آنحضرت کو منام میں اور کہا یا رسول اللہ معذور کہ مجھے کہ محبت خدا سے باز کرنا ہے مجھے محبت تیری یعنی محبت میری تیرے ساتھ انہی ہی کہ ہرگز ساتھ غیر تیرے مشغول نہیں ہوتا میں اور یا وغیرہ کی نہیں کرتا میں اور ساتھ ذکر غیر تیرے مشغول نہیں ہوتا میں و لیکن جو محبت حق افضل اور مقدم ہے اور فوٹے ہی ساتھ اس کے فرمایا ہے مجھی لیکھی فرصت کو اور گنجائش محبت دوسر کی نہیں چھوڑی اور محبت تیری جیسا کہ جانتا ہوں میں وجود میں نہیں آتی اور میں تمیزی اور سکر جانی سے ہی دور

مرتبہ جمع اور اجمال میں دیکھو کہ آنحضرتؐ فی اوسکے جواب میں کیا فرمایا کہ یا مہاجرؓ کہ منیٰ آجبت اللہ فقلنا نعمتی یعنی حبسے کہ دوست رکھنا خدا کو پس تحقیق دوست رکھنا مجھ کو یعنی دوستی خدا کی اور دوستی میری ایک ہی اور لازم آپس میں ولیکن جہت غلبہ سکرا اور عدم نیز کے اطلاع اور حقیقت حال کے دست نظر بصیرت سے جاتی رہتی ہے اور یہی سبب اشتباہ بعض کوتاہ بینوں کا کہ شہود حق کو وساطت آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مفارقت جانتی ہیں اور اوپر برزخیت اوسکی کے واقف نہیں ہوتے اور ہو سکتا ہے کہ یہ کلام تعجب اور رد ملو وے اوپر ابوسعید کے کہ یہ جو نوکتا ہے معنی نہیں رکھتا اور خطا اور نقص ہے رجوع کر اس خیال مکروہ سے اور یہ بات مت کہہ ولیکن جو ابوسعید صادقانہ راہ اور خاصگان درگاہ اور عیان آگاہ سے ہے نہ کیا ساتھ یا مبارک کے اور معذور رکھا اور منع فرمایا ساتھ رفیق اور شریک کے اور نہ ظاہر کیا شدت اور وقت بتوقع اس امر کے کہ حقیقت حال سمجھ جائیگا اور رفع اشتباہ اور التباس کا فرمایا اور مثل اسکے راہبہ بصری سے نقل کرتے ہیں واللہ اعلم اور فی الحقیقت محبت علت متابعت اور باعث ہی اوپر اوسکے پس متابعت دلیل اور علامت محبت کی ہو وے اور کہا ہے کہ محبت ناشی ہوتی ہے مطالعہ نعمت سے اور بقدر اطلاع اوپر نعمت کے ہوتی ہے قوت محبت اور یہ بلا غلطہ احسان کے ہے اور ساتھ مشاہدہ حسن اور قدر اوسکے بھی پیدا ہوتی ہے اور منجربتا بعت اسوا سبطہ کہ نیت بالذات مقتضی انفاق اور اتحاد کو ہی اور جو متابعت محبت سے ہے کچھ ثقل اور تعجب طاعات اور عیادات میں نہوگا بلکہ غذائی قلب اور نعیم روح اور سرور خاطر اور قرۃ عین ہوگا اور اعظم ہوگا لذات جسمانیہ سے نفوہا بنفوس رجعت آنحضرتؐ کے ولیکن جانا چاہیے کہ یہ اقویٰ اور اکل انواع محبت ہے اور جو کوئی کہ متصف ہے بعفت متابعت کامل المحبت اور عالی مرتبت ہے اور جو کہ مخالف ہے بعض امور میں ناقص المحبت اور ذی الدرجہ ہے لیکن اصل اسم محبت اور انصاف سے ساتھ اوسکے باہر نہیں اور دلیل اوسکی قول آنحضرتؐ ہی درباب اوس شخص کے کہ عمار الگیا شرب خمرین اور مکرر واقع ہوا اس سے یہ فعل پس نعمت کیا اوسکو بعض مروم نے فرمایا لا تأخذنہ فائدہ محبت اللہ ورسولہ کہ یعنی نعمت نکرو اوسی پس تحقیق وہ دوست رکھتا ہے اللہ وراوسکے رسول کو اور وہ شخص تھا اہل بادیع سے زاہر نام اور آپؐ پاس آیا کرتا تھا اور اشیاء بادیع سے ترہ اوٹل مضادات وغیرہ کے لایا کرتا تھا اور آنحضرتؐ ہی خیر و نیکوئی میں اور زہر و دہرہ سے اوسکو عطا فرماتی تھے اور فرماتے کہ زہر ہمارا

پہنچا تا ہے اور کو بس تحقیق ایذا پہنچا تا ہے مجھے۔ اور جسے ایذا رسانی کی میری تحقیق ایذا رسانی کی خدا کی۔ اور جسے ایذا رسانی کی خدا کی تزدیک ہی کہ پکڑے خدا او سکوا اور عذاب کرے اور فرمایا نشان ایمان کا دوست رکھنا انصار کا ہے اور نشان نفاق دشمن رکھنا اونکا اور فرمایا جسے دوست رکھنا کو پس بدوستی میری کر دوست رکھنا انکو اور جسے دشمن کہنا کو پس دشمنی میری کر دشمن کہنا انکو سہیل بنی امیہ نے لکھا کہ علامت محبت قرآن ہے اور علامت محبت قرآن کی محبت پیغمبر کی ہے اور نشان محبت پیغمبر کا محبت سنت اور نشان سنت کا محبت آخرت اور نشان محبت آخرت بغض دینا ہے اور نشان بغض دینا وہ کہ ذبحہ نکرسے کہ گنہگار نہ بنے اور سکوا آخرت۔ ابو موسی رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید گوشت اور ہڈیاں دے کر کھانے کو کہتے تھے اور مخلوط ہوتے تھے جب صبح ہوئی فرمایا شب کو تم کیا اجماع قرآن پڑھتے تھے اور میں سنتا تھا کہ افسوس اگر میں جانتا کہ آپ سنتے ہیں زیادہ اس سے اپنی آواز نارسا کر تا میں محبت دلم را شادی رودادہ درنا لیم شب بد زبانی با گوشتا گوش بر آواز من وارد ہوا اور صحابہ جمع ہوتے اور درمیان او تنکا ابو موسی اشعری ہوتے کہ تمی اسے ابو موسی یا خدا سے کہو میرا مندر پس پڑھتے ابو موسی قرآن کو اور وہ سنتے شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کہ سماع قرآن وہ سماع ہی کہ مختلف نمین اور سمین دو شخص اہل ایمان سے اور اختلاف پڑھنے اشعار میں ہی بالیٰ موسیقیا ایک جماعت او سکوا موصول اور مقرب جانین اور ایک قوم ملحق لہف و درد و فوجانہ افراط و تفریط ملحق اسنے شیخ اجل اکرم عبدالوہاب متقی قادری شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ حب شیخ نے مجھے دست انابت اور ارادت پکڑا کہ کو الفقراء افضل من النساء یعنی فقر برتری تو نگر ہی سے اول با فضیلت فقر اقرار کیا بعد ازاں مرید کیا اور اس مجاہد باطل ہوا اعم بعضہ دعیون اور متعصون ہمارے زمانے کا کہ دعو کرتے ہیں او کہتے ہیں کہ جمیع مراتب اتباع ہوا حاصل ہیں اور باوجود اس کے گرفتار دنیا میں پس راست آیا اونکے حق بن قول حق تعالیٰ آمیت مختلف من کہ کہیم خلف کو ثواب الکتب کا جو وہ عرض نہا لا ذی ولیف کو ن سیف لئلا یعنی پس مجھے سے آئے بعد اونکے سے اولاد کہ وارث ہوئی کتاب کے لیتے ہیں متاع اس عالم میں کہ او کہتے ہیں زودست کہ بختا جاوے ہکو کتاب اللہ علیہم وعلینا انشا اللہ قبول کرے اللہ تو بہ او کی اور رجوع برحمت کرے او پیرا وہمیرا اگر چاہے اللہ تعالیٰ وصل فرمادے نہ صحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جان کہ خیر خواہی ہول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلاص اور ادای حقوق او لکھنا اور علانیہ میں واجبات دین اور اسلام سے ہے اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ الدین النصیۃ یعنی دین ہی

یاغیر اوسکے سے منقول ہیں کہ کما اے کاش روزِ محراب حضرت امام حسین اور اہلبیت رضی اللہ عنہم کے حاضر ہوتا میں اور مخدول و مقہور کرتا میں زید یونکو اوس سے اور نصیحت لکتاب اللہ ایمان لانا اوسکے ساتھ اور عمل کرنا ساتھ اوس چیز کہ کہ اوس میں ہی اور تدبیر آیات اور معرفت معانی اور حاصل کرنا علوم کا کہ متعلق ہیں ساتھ اوسکے اور بلاغت تلاوت اوسکی ساتھ رعایت طہارت اور تحسین صوت اور حضور قلب اور اوسکی تعلیم کے اور تعلیم و تفقہ اوس میں اور فنی تاویلات اہل زلیف و شلال او طین ملاحدہ اور زندہ خسران مال کا اور بی رعایت حقوق کلام اللہ سے ہی ترک کلام اوس میں اور تفسیر اوسکی اپنی طرف سے بی سند اور نقل کے سلف سے اور موافقت شرع کے جیسا کہ بعضی جاہل بد الفضول اس وقت کے کریں اور اوسکو تفسیر قرآن نام کہیں اور بنجائیں کہ میں فسر القرآن براہِ رفقہ کفر بنو ہاشم شیعہ کا بعض نے تفسیر کیا قرآن کو اپنی عقل سے پس تحقیق کفر کیا پناہ دیوے اللہ میں اوس سے لیکن نصیحت عامہ مسلمین کیا ہے ثابت اوسکے حقوق کی اور ارشاد اؤ نکو و مصالح اور معونت امر دین اور دنیا میں قولاً اور فعلاً اور متنبہ اور آگاہ کرنا غافلونکو اور تبصیر اور بنیاد کرنا جاہلونکو اور دنیا مٹنا جو نکو اور سرعوات اور دفع مضار اور جلب اوسکے منافع کا کرنا اور حرمت مال اور عرض اور نفس اوسکے کا گاہ رکنا اور بچشم حقارت مسلمانوں میں نظر کرنا اور ہاتھ اور زبان اوسکی انداز سے بارہ گنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا اور یہی نصیحت عامہ میں داخل ہے کہ تحکم بقدر عقول اوسکے کرنا اور ذکر حقائق اور دقائق اور کشف اسرار کا کرنا اور اظہار اقوال علما اور اوسکے اختلافات کا یاغی علما کا بھی یہی حکم رکھی و من اللہ العظیم و العکون اور نصیحت و خیر خواہی خواص مسلمانوں کی اگر اہل بنو اس امر اور مساطین کہیں کہ حکم میں اور پر خلق کے جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے و لا یتہ المسلمین پس اطاعت اوسکی ہے امر حق میں اور معونت اور امر اور تذکرہ کرنا اؤ نکو ساتھ اوسکے اور پراہن اور ارفیق و صالح و جود کے اور متنبہ اور آگاہ کرنا اوس چیز پر کہ غافل ہوں امور مسلمین سے اور پو شیدہ ہوا ہونے اور ترک خروج اور پراہن اؤ نکو اور عدم امر الگوگون کا اور افساد قلوب کا اور پراہن کے اور ترغیب اور کبر انکی طرف سے شدت اور کد و پیچ اور دعای خیر کرنا اوسکے لیے اور بعض علما صوفیہ نے مشائخ مغرب رحمہم اللہ سے خواص کو تین قسم کیا ہے ایک امرا اور اولی الامر و کہتا ہے کہ مرد اپنی گھر میں امیر ہے اور معلم اپنے شاگردوں پر اور باپ اپنی اولاد پر اور عالم اور رئیس اور پرتابعین اور زیر دستوں کی کہ اوسکی جو زبیر حکم میں امیر ہے دو سری علما اور تعلیم علما اور

تصدیق الکی واجب ہے اور یمن کہ موافق دین کے نقل کرین اور شک بکتاب او سنت کرین نہ اوسمین کہ مخالف دین الین اور
 ہو ای نفس اور محبت دنیا کے جلد آموزی اور فتنہ اندوزی کرین تیسرے مراد اہل خصوص مشایخ طریقت کو رکھا ہے
 کہ بعد از عمل بعلم و تحقیق ورع و اتباع سنت اور تہجد تام بجنب حق اور انقطاع غیر حق سہانہ سے اور ترک دنیا اور
 تجرید ماسوی سے بعد از سوخ کے شریعت اور طریقت میں ساتھ انوار اور اسرار حقیقت کا ہو چکر ساتھ صفت کمال
 اور ضرب کے ممتاز ہو ین اور تصدیق افکنی متفقین اور متمسکین کے جامع بین میان ظاہر و باطن اور اسرار حقیقت
 سے کہ مخالف اور مبائن ظاہر شریعت کے نہ پڑے لازم اور ضابطہ اس باب میں وہ ہے کہ جو خیر بے شبہ مخالف
 معتقناے علم اور حکم شریعت کے ہوا نکار و سکا واجب اور جو کہ اوسمین شبہ ہو توقف اوسمین لازم اور اگر قابل اور
 فاعل اور سکا ایک مرد ہے کہ امام ہی علم و عمل میں اور مستقیم ہے تقویٰ اور ورع میں تاویل اور توجیہ اوسکی قول کا
 لایق اور اگر صلیت شرعی اسکی رو میں ہوتا باعث ضلال اور اضلال ناقصون کا نمودے جائز جانا چاہیے کہ عصمت
 خاصہ انبیاء سے ہوا جو کہ ورائے انبیاء میں خطا اور غیہ جائز۔ لائی ہیں کہ معاذ بن جبل کہ عیساٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 تھی وقت ابھی رحلت نہ کئے تھے کہ دو اور انکار کرے اوس پر کہ خلاف دین اور فتنہ ایت کے کہی کا ینا من کان جو کہ کہے
 اور جو کہ ٹی ہو و اللہ الموفق وصلی اللہ علیہ وسلم اور توفیق اور اجلال صحابہ میں شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 حدیث طویل میں عمر و بن العاص سے کہ ذکر کی بین اوسمین صفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہے کہ تبارک
 کوئی محبوب تر میرے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور نہ بزرگ تر اور نہ عظیم تر میری آنکھ میں حضرت
 اور تمنا میں کہ طاقت نہ رکھتا تھا کہ سیر نگاہ کروں بن طرف حضرت کے اور اگر پوچھا جائی کہ میں کہ وصف کروں آنحضرت
 قدرت نہیں رکھتا میں اور ترندی انس سے لایا ہے کہ تے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ باہر آتے
 اور جلوہ گر ہوتے اپنی اصحاب پر تما جریں اور انہماہ سے حالانکہ وہ بیٹھی ہوتے اور بیٹے درمیان اوکے ابو بکر
 اور عمرؓ پس نہ اوٹا نہ کوئی اونہیں نہ طرف حضرت کے بصر اپنی غایت اجلال اور عظمت اور کبریا ئی اوسکی
 نما ابو بکر اور عمرؓ دیکھتا کہ نظر کرتے طرف حضرت کے اور نگاہ کرتے آنحضرت طرف اونکے اور تبسم کرتے
 نہ طرف ابکی اور تبسم فرماتے آپ طرف اونکے انہماہ سے عیب اس اور محبت نہ کہ درمیان اوکے ہی اور
 حدیث وصفت آنحضرت میں کہ بیان الکی ہے۔ آیا ہے کہ جب تکلم فرماتے آنحضرت سر انگنہ اور خاموش ہوتے

ہم نشین ان کے گویا کہ ان کے سرون پر طایران پر بند ہیں اور کما عروہ بن مسعود نے جس ہنگام میں کہ یہی اوسکو قریش نے سال صلح حدیبیہ میں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا تعظیم اصحاب حضرت سی وہ جو دیکھا اور دیکھا جبے ضو کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبادرت کرتے اور گرتے آب وضو پر یہاں تک کہ نزدیک ہوتا کہ باہم قتال کریں اور سپر اور نہ ڈالنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آب دہن اور آنحضرت اور حلق گروہ کہ پیش آتے اور لیتے اوسکو کھائے دست اپنے میں اور ملتی اوسکو اپنی وجہ اور اوجہ اور گونا مو سے شریف آنحضرت گروہ کہ مبادرت کرتے اور اوٹھاتے اور نگاہ رکھتے اوسکو تبرکاً اور جب اگر شتابی کرتے اوسکے امتثال میں اور جب تکلم کرتے بہت کرتے اپنی آواز کو اور نہ پاتے مجال نگاہ کرنا اور طاق نظر ڈالنے کی طرف حضرت کے غایت تعظیم اور اجلال اوسکے سے پس جب جو ع کیا عروہ نے طرف قریش کے اور دیکھا اوسکو کما یا معشر قریش آیا میں کسری اور قیصر اور نجاشی پاس ابام سلطنت اوسکی میں اور بخدا اوسکو گند دیکھا میں کسی بادشاہ کو کسی قوم میں مانند محمد اور اوسکے اصحاب کے اور رعایت ادب آنحضرت سے ہی کہ جب صلح حدیبیہ میں آنحضرت نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو قریش میں بھیجا بدعوت اسلام اور تمہید قواعد صلح اذن کیا قریش نے عثمان رضی اللہ عنہ کو طواف بیت اللہ میں پس انکار کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اور کما نہیں میں کہ طواف کروں تا طواف تکریر اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس عثمان رضی اللہ عنہ نے عظیم جانار رعایت ادب کو ساتھ آنحضرت کے طواف سے اور انقیاد ہی چاہیے کوئی عمل اور کیوں عبادت برابر اوسکے نمودے کہ رعایت ادب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بغیر سب وابت ہے کہ کھاتے اصحاب رسول اللہ کہ فرع باب آنحضرت با نفاذ کرتے تھے تا آواز قرع صحت نہوا و زشوش وقت شریف نہ پڑی اور کما برابر ابن غائب نے تحقیق تمایں کہ سوال کروں آنحضرت سی کوئی کار پس تا یہ پڑی چند سال اور باوجودیکہ نبی آنحضرت مہبان ترین مردم اور خوش خلق ترین اوسکے اپنی اصحاب کے ساتھ خصوصاً ساتھ فقرا اور مساکین کے جیسا کہ باب اسحاق شریف میں گذرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صل تعظیم روایت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسکی سنت میں کما عمر و بن مہمون نے آمد و رفت میں طرف ابن مسعود کی ایک سال تک اور دستاویز اوسکو کہ کہی قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جو تحدیث کیا ایک روز پس اتفاقاً کہ اوسکی زبان پر قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس بگڑا اور سکو کرب نے تا دیکھا میں نے عرق کو کہ بگڑتا ہے پیشانی او کی سے اور ایسی صفت
 کہا کرتے ام مالک کہ حدیث نہ کرتے تھے بحديث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وہ کہ با وضو ہوتے اور طرف کی کہتا
 کہ جب آتے لوگ مالک پاس باہر آتی لونڈی اون کی اور گنتی لے لیتا کہتا ہے تمہیں کہ سایل حدیث ہو یا سایل مسائل
 اگر کہتے سایل مسائل علی الفور نکلتی اور جواب دیتی مسائل کا اون کو اور اگر کہتے نواہان حدیث میں ہم آتے عقل گاہ میں
 اور غسل کرتے اور خوشبو ہلاتی اور نئی کپڑے پہنتے اور طیبسان سیاہ و یا سبز و دوش پردا لٹے اور عمامہ او پر سر کے رکھتے
 اور بچایا جانا اون کی ان کی خوش پس نکلتی اور بیہوشی اور سپر بختی و عروج اور حضور اور بنور کرتے قانع ہوتے اور اس حدیث میں
 اور ہرگز نہ بیٹھتے اور پاس حال کے مگر اس وقت کہ حدیث کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کردہ رکھتے
 کہ حدیث کریں راہ میں با استادہ یا مستعمل اور سلف کردہ سمجھتے تھے حدیث کو بی وضو اور عبداللہ بن مبارک کی کہتا تھا
 میں پاس مالک کے اور وہ حدیث کر رہی تھے پس نبش بارہ اون کو کزوم نے سول بارہ اور متغیر اور زرد ہوتا تھا رنگ
 اون کا اور قطع نہ کرتے تھے حدیث کو پس جب فارغ ہوتی اور متفرق ہونے لوگ اون سے کہا میں یا ابوعبداللہ آج تم سے
 ایک امر عجیب مشاہدہ کیا میں نے کہا آری جب کیا میں نے بنا بر تعظیم اور اجلال حدیث رسول اللہ کے اور حریرین الممید
 نے کہ قاضی شہر نے پوچھی مالک سے حدیث رسول قبول دران حالیکہ کمرے سے پس امر کیا ساتھ جس اون کے
 لوگوں نے کہا وہ قاضی میں کہا قاضی سزاوار تر ہی کہ ادب کیا جاوے اور ہشام بن عمار نے پوچھی مالک ہی حد
 در حال استاذگی پس ماری او سے میں تازیانہ بعد اذان شفقت کے او پر اسکے اور روایت کہیں نہیں حدیث میں
 پس کہا ہشام نے دوست کہتا ہوں میں کا شک کہ زیادہ مارتے تازیانہ تازیانہ زیادہ کرنے روایت اخلاص کو اون کی ہی
 عبداللہ بن صالح نے تھے مالک اور لیث کہ نہ لکھتے تھے مگر او پر طہارت کے اور نہ شہور ہی کہ بنجاری رحمۃ اللہ علیہ
 لکھتے صحیح اپنی میں ہر حدیث کے لئے غسل کرتے تھے اور دو گانہ ادا کرتے تھے اور ایسا ہی لکھتے تراجم کتاب میں
 اور بعضوں نے کہا ہے کہ غسل بآب زمزم کرتے تھے اور دو گانہ مقام ابراہیم علیہ السلام میں ادا کرتے تھے والعلیہ
 وصل اور جملہ توقیر اور برادر آداب انحضرت برادر ادب ال اور ذریت اون کی کا کہ جگر گوشہ حضرت کے میں
 اور ازواج حضرت کہ امات المؤمنین میں جیسا کہ تخصیص اور ترغیب کیا ہے او سپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 او علی بن ابی اس راہ سلف صالح اور چونکہ برگزیدہ کیا حق تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر کسی پر

ام سلمہ میں بتایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہراؑ اور حسنین کو اور کہا خداوند ابراہیم میرے اہل بیت میں اور اور علیؑ اور انکو چپکے اور علی مرتضیٰ پس پشت آنحضرت سے کھڑے ہوئے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حسنین رضی اللہ عنہما کو بغل میں بکڑا اور علی کو ایک ہاتھ میں بکڑا اور فاطمہ کو ساتھ ہاتھ دو سر کے چسبیدہ کیا اور دونوں کو ساتھ اپنے اور کہا خداوند ابراہیم میرے اہل بیت میں پس جو کرکے اسے جس اور پاک کرانکو اور اختلاف ہی اس میں کہ مراد اہل بیت اس آیت میں کون ہیں اکثر وہاں اسکے ہیں کہ مراد ساتھ اسکے فاطمہ اور حسن اور حسین اور علیؑ ہیں سلام اللہ علیہم اجمعین جیسا کہ اکثر روایات اسی پر دل میں اور انصاف وہ ہی کہ نہ اسطرہ ہی داخل ہیں از حجت ندائی سیاق اور سابق کلام کے اور سمین اور ترویل لکھ کا درباب اس کے جیسا کہ دخول امراۃ ابراہیم علیہ السلام کا قول سبحانہ میں آیت رحمۃ اللہ علیہم و برکاتہ اہل البیت یعنی حجت خدا کی اوپر تھما رکے اور برکتیں اس کی ای اہل بیت اور جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دشمن نہ کرے نہ کہو کہ اہل بیت میں ہم کو کسی ایک نہ کر وہ کہ لاوے اور کو خدا تعالیٰ آتش میں اور بلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان چاروں پاک کو اور بیٹا ناو نکا اپنی کناریں اور اور ہانا کسا کا اور قول اوس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللهم ان پولا اہل بیتی الخیر یعنی یا اللہ بدیرستی یہ ہیں اہل بیت میرے منافات نہ کر کے دخول نسائیں بیچ اس کے اور شمول فضل اذہاب جس کا اور ثبوت تطہیر کا خاص اور سکوا اور ایسا ہی اختلاف ہی اس آیت کریمہ میں آیت قل لا اسئلكم علیہ اجر الا المودة فی القربی یعنی کہ ای محمد بنین مانگتا میں تم سے اوپر اس ابلاغ کے فردوری مکر محبت ذوی القربی میں اور روایت کیا گیا ہے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت لکھا صحابہ نے من قرا تک یعنی کون ہیں اقربا میرے کہا آنحضرت نے ہولا علی و فاطمہ زہراؑ اپنا ہما یعنی یہ ہیں علی اور فاطمہ اور دونوں بیٹے اس کے اور وہاں وہ ہے کہ شامل ہے تمام لوگوں کو کہ قرابت کہیں ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہ چارتن عمدہ اور بخیر اوس جماعت کے ہیں اور امام غزالیؒ نے فرمایا کہ اس جگہ نصیحت کامل ہے صیغہ عظام کو کہ نسبت قرابت معنوی کہیں ساتھ ثواب رسالت مآب کے عنوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور فرمایا شان میں علی کریمؑ وجہ کے من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عادہ یعنی جس کا کہ میں مولا ہوں پس علیؑ اور سکا مولا ہی یا اللہ دوست کہہ جو دوست رکھی علیؑ کو اور دشمن کہہ جو دشمن رکھی علیؑ کو اور فرمایا خاص جباب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لایکبک الامومن ولا یتضک الامنافق یعنی دوست نہ کرے تجھے ای علیؑ مگر مومن اور بعض عداوت نہ کرے تیری مگر منافق

اور فرمایا اللہم اغفر العباس وولده مغفرة طاهرة وبالطه لا یقا در دنیا اللہم احفظہ فی دالہ رواہ الترمذی یعنی
یا المدکش عباس اور اسکی اولاد کو بچشتا طاهر و باطن کہ چھوڑے کوئی گناہ یا اسکا بچا فطنت کرا و سکوا و سکلی اولاد میں
روایت کیا اسکو ترمذی نے اور لکھا ہی کہ چہ بن تھے فضل اور عبداللہ اور عیسا اور قثم اور عبدہ اور عبد الرحمن
اور فرمایا نہ بھی و صنو ابی و ہولاء اہل بیتی و عترتی فاستقم من الانا کہ ستری الیہم یعنی یہ میرا عہد ہے اور شاخ میری باپ کی
اور یہ سب اہلبیت میرے ہیں اور خویش میرے پس اٹپ او نکو آتش سے مثل ڈھانپنے میرے او کو بیس کا تھ
کسا کے پس کہیں کہا آستانہ اور دیواروں خانہ فائزین امین اور فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو ایذا نہ دی مجھے مقدمہ عالیہ نہیں
اور یونہی فرمایا فاطمہ زہرا کو دوست کہ حال شدہ کو ساتھ دوستی میری اور او تھاتی تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حسن بن علی
رضی اللہ عنہ کو او پر گردن اپنی کے اور گنتی تھی یا بنی شیبہ بالبنی العیس شیبہ البعلی یعنی ملا باپ خدا ہر جو مشابہ ہی ساتھ نبی کے اور
نہیں مشابہ ساتھ علی کے۔ اور حضرت علی خذہ فرماتے تھے اور بنو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کہ زیارت کرتے تھے ام المین کو
کہ مولات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں اور گنتی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت او کی کرتے تھے
اور جب حلیمہ سعدیہ حضرت پاس آئین بچانے او کی لیے روای مبارک اپنی اور بر لاتے حاجت او کی اور جب وفات
آنحضرت نے امین ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما پاس پس کیا او کے ساتھ وہ جو کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصل
اور جلد توقیر اور بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے تو قبر اصحاب اور معرفت او کے حق کی اور ادا او کا اور اقتدا
اور اتباع اور جریان او پر ستن اور آداب اور اخلاق اور عمل ساتھ افعال او کے اوس چیز میں کہ عقل کو اوس میں مجال نہیں
اور حسن نما اور رعایت او کی ادب کی اور دعا اور استغفار او کی لیے اور جسکی کہ تلاحق تعالیٰ نے کی اور راضی ہوا اوس سے
واجب اور حق ہی ہر شخص پر کہ ثنائی جہاد او کی اور استغفار او کی لیے اور ایسا ہی اساک او کے نفس پر کہ اختلافات اور
مشائعات اور وقتے سی کہ درمیان او کے ہوئے او گزرے ہیں اور اعراض اور اضراب اخبار مومنین اور جہلہ و اہل بیت اور
ضلال شیعہ اور غلات او کے اور مبتدعین سے کہ ذکر حاسب او و قوادح او زلات او کا کرین کہ اکثر او کا کذب اور افتراء
اور طلب کرنا اور جستجو تاویلات نیک کا کہ لائق شان او کے ہو وے اوس چیز میں کہ واقع ہوئی آپس میں شاجرات اور محاسبات
اور ذکر اور یاد کرنا کسی ایک کو اومین سے ساتھ بدی اور عیب کی بلکہ ذکر حسنات او و فضائل او و محابہ صفات او و سیر او کا
اور سکوت اور انقضائے ماوراء او کے سے اس واسطے کہ صحبت او کی ساتھ حضرت کی یقینی ہے اور ماوراء او کے لظنی اور

کافی ہے اس باب میں وہ کہہ کر زیدہ اور اختیار کیا اور مکتوبی تعالیٰ نے واسطے صحبت اپنی حبیب کے اور اگر احیاناً بعض کے
سے کوئی تقصیر حقوق اہلبیت میں اور سوا اسکے واقع ہوئی ہو امید ہے کہ شفاعت آنحضرت اوس سے بھی درگزر
طر قیاد اہل سنت و جماعت اس باب میں یہی عقاید میں لکھا ہے کہ لایذکر احد منهم الا بخیر یعنی اور نہ یاد کیا جاوے
کسی ایک کو اونہیں سے مگر ساتھ بملائی کے اور احادیث کہ فضائل صحابہ میں عموماً اور خصوصاً واقع ہوئی ہیں
اس باب میں کافی ہیں کما اللہ تعالیٰ نے آیت محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینم الی اللہ العزیز
یعنی محمد فرستادہ خدا ہیں اور وہ لوگ کہ ساتھ اوستہ ہیں بہت سخت ہیں اور پر کافرون کے صربان ہیں اسپہن افزوہ
اور کما آیت والسبقون الاولون من المهاجرین والانصار الا یہن اور سبقت کہنہ الی پہلی مهاجرین اور انصار
اور کما اللہ تعالیٰ نے آیت لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبايعونک تحت الشجرة یعنی ہر آئینہ تحقیق خوشنود ہوا
خدا اور مؤمنون سے جب کہ بیعت کی انہوں نے تیرے ساتھ اسے محمد صلعم نیچے درخت کے اور فرمایا اللہ تعالیٰ
نے آیت رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ لایہن یعنی ہر دین کہ راست کیا انہوں نے جو عہد کیا تھا ساتھ خدا کے اور
قول حق تعالیٰ کا آیت یوم لا یخزی اللہ البغی والذین امنوا معہ یعنی دن ہے کہ نہ سوا کرے کا اللہ پیغمبر کو اور جو کہ آیا
لائے ہیں ساتھ اسکے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اصحابی کالنجوم باہم اقتدرتم استہدیم یعنی
اصحاب میری مثل ستاروں کے ہیں ساتھ ہر کدام اوتے کہ پیروی کرو تم راہ پاؤ تمہا ور روایت ہے انس رضی اللہ
عنه سے کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث مثل اصحابی کمثل الملح فی الطعام لا یصلح الطعام
الا یہ یعنی مثال میرے اصحاب کی مانند نمک کے ہی طعام میں اصلاح نہیں پا تا طعام مگر ساتھ اسکے اور فرمایا اللہ
فی اصحابہ لا یخذلکم عرضا بعدی ومن اجمع فمجبی اجمع ومن الغفم فمغفی الغفم یعنی اللہ اللہ حق اصحاب میری میں
نہ بکرو اور نہ گھوٹا نہ بعد میرے پس جسے دوست رکھا اور نہ کو پس ساتھ دوستی میری کے دوست رکھا اور نہین اور جسے
دشمن رکھا اور نہ ساتھ دشمنی میرے دشمن رکھا اور نہین اور فرمایا لا تسبوا اصحابی فلو نفع احدکم مثل احد ذہبا الحدیث
یعنی دشنام نہ دو اور ہر انکو میرے بار نہ کو پس اگر خرچ کرے ایک تم میں سے مثل کوہ احد کے زر راہ خدا میں آخر
حدیث تک یعنی مرتبہ صحابہ کو نہین چوکئی اور فرمایا من سب اصحابی فلعنہ اللہ و الملکۃ والناس اجمعین یعنی جسے
دشنام دی اور راکھا میرے بار نہ کو پس اور اسکے لعنت خدا اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی اور فرمایا اذکر

اصحابی فاما سکو الدینی حبیب یادگاری جویں یہ سبے اصحاب کس پس بزرگوار تھم زبان اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں آیا ہے
ان اصحاب اصحابی علی جمیع العلین سوی النبیین والمسلمین واخرا تھم رتبہ ابابکر و عمر و عثمان و علیا جمعہم خیر اصحابی
و اصحابی کام خیر یعنی بدستی اللہ نے بزرگوار کیا میرے یاد و نکلوا و پر تمام عالم کے سوامی ابنایا اور مسلمین کے اور بزرگوار
اور نبین سے ہمارا کو ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی کو پس گردانا اولیاء کو بہترین یہ سبے اصحاب کا اور اصحاب میرے سب
بہترین اور بعض احادیث میں ذکر علی مقدم اور عثمان کے آیا ہے رضی اللہ عنہم اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم نے من احب عمر فقد احب منی ومن الغض عمر فقد الغض منی یعنی جس نے دوست رکھا عمر کو پس بغض کرنا مجھے
اور جس نے دشمن رکھا عمر کو پس دشمنی کرنا مجھے اور احادیث فضل صحابہ میں بہت بہت فضل خطا تبیین امام ہمام محدث
رضی اللہ عنہ سے لایا ہے کہ ایک قوم اہل عراق سے اونکی پاس آئی اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ساتھ بدی کے کیا کیا
اور کچھ اونکے حق میں کہا بعد ازاں بگوئی عثمان رضی اللہ عنہ میں بڑے امام ہمام نے اونکو کہا خیر دو مجھے کہ مجھ کو چاہو
کہ خدا نے تعالیٰ نے اونکے حق میں فرمایا ہے ایت لا فقر المہاجرین الذین اخرجو من ديارهم و امر الله متبعين فضلا
من الصدور و انما و يفران الله و رسول الله و لکم ہم الصدوقون یعنی مال غنیمت فقرا و مہاجرین کے لئے ہی وہ جو نکالے گئے
اسپے کہ وہ اپنی اموال سے و ہونڈتے ہیں فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو اور داری دینی بین اللہ کو اور اس
رسول کو بیکر وہ وہی ہیں سچی کہا اوس جماعت عراق نے ہم اونسے بغض میں کہا امام مذہب تم جماعت انصار سنے
اور اونکی شان میں آیا ہے ایت الذین تبوء الدار و الاایان من قبلکم یحیون من بایر الیمیم و لا یجدون فی صدورکم
حاجة مما اولوا و یوشرون علی انفسکم و لو کان ہم خصاصة و من یوق شبع نفسه فاولک ہم المفلحون یعنی اور یہی مال غنیمت
اون لوگوں کو نہ ہی کہ لازم پکڑا دینے کو پہلا آئے مہاجرین سے دوست رکھتے ہیں جو کہ ہجرت کرے طرف اونکے
اور نبین باقی اپنے سینوں میں تنگی اوس چیز سے کہ دئی گئے ہیں مہاجرین غنیمت وغیرہ سے اور اختیار کرتے ہیں مہاجرین
اور پرفسون اپنی کے اور اگر چہ وہ بے سارہ اونکے احتیاج اور فاقہ اور جو کہ نگاہ رکھا جاوے بخل نفس اپنے سے
پس وہ گروہ وہی رشتکار ہیں کھاجماعت عراق نے ہم اونسے بھی بغض میں فرمایا امام نے گواہی دینا ہونہیں کہ اوس
جماعت سے بھی بغض ہو کہ اونکی شان میں فرمایا ایت الذین تبوء الدار و الاایان من قبلکم یحیون من بایر الیمیم و لا یجدون فی صدورکم
حاجة مما اولوا و یوشرون علی انفسکم و لو کان ہم خصاصة و من یوق شبع نفسه فاولک ہم المفلحون یعنی اور یہی مال غنیمت

وہ بہائی کہ سبقت لیکے تھے ساتھ ایان کے۔ پس کہا اوٹھو میرے آگے سے خدا کی کو تمہارے ساتھ ہمیں بکرے
 متنی صورت اسلام کو اپنا لباس کیا ہے ولیکن منون میں اہل اسلام سے نہیں ہوا اور عبداللہ بن مبارک کما وخصیلتہ
 جس میں پوچھن نجات پاوے صدق اور جب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث خالد بن سعیدین آیا ہے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشریف لائی مدینہ میں حجۃ الوداع سے برائی اور ہجر کے اور خطبہ علیا اور قیام
 یا ایہا الناس انی راض عن ابی بکر فاعرفوا لذلک ایہا الناس انی راض عن عمر وعن علی وعن عثمان وعن طلحہ والزبیر
 وسعد وحمید الرحمن بن عوف فاعرفوا لذلک یعنی ای لوگو کو بد رستی میں راضی ہوں ابو بکر سی پس حجاج و سکویہ
 اسے لوگو کو بخیر میں راضی ہوں عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور سعید اور عبدالرحمن بن عوف سی پس ہناد
 اور سکویہ اور سعید حدیث مثل حدیث عشرہ کے ہی کہا وسین بشارت دی ہی اوں کو ساتھ جنت کے لیکن اس میں
 ذکر ابو عبیدہ بن الجراح کا نہیں ہے اور لایا گیا حضرت پاس جناۃ الیکم وکالپس نہ بڑھی اوپر اس کے ماتا اور
 فرمایا وہ بغض رکھتا تھا ساتھ عثمان کے پس مبعوض رکھا او سے خدا سے غرو جل نے۔ اور کلام اس باب میں
 یعنی فضل اصحاب میں اور تفاضل اوں کی میں طویل ہے نہایت طول میں شیخ قدس اللہ سرہ الغریز نے شرح مکتوبات
 خصوصاً اوں کی منتخب میں اور سے کہ کتب قوم میں نظر سے گذرنا قطع نظر تعصب ورافیقین سے نقل کیا ہے جو چاہے
 وہاں دیکھ لے وہاں اللہ التوفیق وہو اعلم فضل اور جملہ اعظام اور اکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 اکابر جمیع اشیاء متعلقہ کا ہے ساتھ اوں کے شایہ اور اماکن اور معاہدے اور وہ اشیا کہ دست شریف اوں کا ساتھ
 اوں کی پیوچا اور ساتھ اوں کے شناخت ہوا۔ لای ہین کہ ابو مخدومہ رضی اللہ عنہ کے موئی پیشانی وراستے جب مٹی
 اور لکاتے اور ان اشعار کو زمین تک پہنچتی تھے کہ لوگوں نے کیوں دراندہ کہتے ہو ان اشعار کو اور نہیں کرتے
 کہ ماتین تراش ماتین اس جہت سے کہ ایک وقت میں دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیوچا
 پس نگاہ رکھا ہونین ان اشعار کو بڑگا اور دیکھا لوگوں نے ابن عمر کو کہ کہا ہاتھ اپنا اوپر جگہ بیٹھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے بعد ازان کہا اس ہاتھ کو اوپر نہ اپنی کے اور حکایت کہا گیا ہے احمد بن فضلہ زاہد سے اور تھا وہ غایب
 اور نہ اندازن سے کہ کما نہیں پکڑا میں نے کمان کو اپنی ہاتھ میں بی طہارت ازان بعد کہ سنا میں نے کہ آنحضرت کمان کو دست مبارک
 میں لیتی تھے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ نے قہ او یا حق میں اوں کے جسے کما تربت مدینہ روی ہی ساتھ مارنے تین درون کے

اور اگر کیا سائنہ قید اس شخص کے باوجود کی کہ تھی اس مرد کو قدر و منزلت کی نظر میں عجب کہ گردن نہ مارا جاوے وہ جو
اس خاک کو کہ دفن کیے گئے اوسین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ روئے اور غریب طبیب ہے اور ایک اسما کر امت انتما
اوس بلکہ کریم سے طاب اور طیبہ ہی از جہت طہارت اوسکے انجاس شمر کرے اور موافقت اوسکی طبائع سلیمہ کو اور جہت طہایم
کے بلکہ طبیب نام امور اوسکے اور کہا ہے کہ ساکنین اس بقعہ شریف کے تربت اور رد دیوار اوسکے سے راحہ طیبہ پانی میں
کہ کسی طبیب میں نہیں پائے اور شاید کہ استنہام مشیمہ نے اس معنی سے شامہ ذوق بعضی صاوتین غریب اور مجہدین شتاف میں
بھی راہ پائی ہو اور شبلی کہ علما صاحب بدون سے ہی کہتا ہے کہ تربت مدینہ کو نفخہ خاص بھی کہی ہو کہ وعینہ نہیں اور
کہ یہ معنی عجیب سے ہیں اور حقیقت میں کچھ عجیب نہیں سمیت دران زمین کہ نیچے در زطرہ دوست ہمارے جاوے دم
ازافہ نامی تاراست اور آیا ہے کہ لیا جمہاء غفاری نے قصب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ سے
اور چاہا کہ توڑے اوسکو اور پرنالو اپنی کے پس فرما دی لوگوں نے اوپر سرس بکڑا کر منہ زانو اوسکا پس کاٹا زانو کو اسی
میں اور مر گیا اور فرمایا آنحضرت نے جو کئی کما دے جیونی سو گندیر سے منبر پر چاہیے کہ آمادہ کرے بجگاہ پانی کو آتش دور
میں اور رابین قبر شریف اور نیز حضرت کے روضہ ہی ریا من جنت سے اور باقی فضائل اور کمالات اور مناقب اور صفات
اس عیدہ طیبہ اور اماکن اور مواضع اوسکے اور آداب اقامت کے اوسین اور رعایت تنظیم اوسکے اہل کی کہ کتاب یہ القبول
الی دیار المحبوب میں مذکور ہیں پس چاہئے کہ طلب کرے وہاں سے و حاصل صلوٰۃ و سلام میں اور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اور وجوب اوسکا اور فضیلت اوسکی اور بیان صفت اور کیفیت اور موطن اور سوانی اوسکے وہ متعلق
ہے ساتھ اوسکے جان کہ اصل باب وجوب صلوٰۃ اور سلام میں اور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ کہ کریم
ہے ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا یا عباد اللہ ان صلوٰۃ علیہ وسلم تسلیا یعنی بدست خدا و اس کے فرشتے درود
بہیجتہ میں اور پر پیغمبر کے امی ایمان والو درود بھیجو تم اور پراوسکے اور سلام بھیجو سلام بھیجی کر جان کہ حق تعالیٰ نے اس آیت کریمہ
میں اسناد کیا صلوٰۃ علی النبی کو طرف ذات کریم اپنی اور ملائکہ کے اور امر کیا مومنوں کو ساتھ صلوٰۃ اور سلام کے اور
حضرت کے اور اوتوال علماء معانی صلوٰۃ میں متعارف نہیں اور متفاوت کہا ابو العالیہ نے کہ تابعین سے ہی معنی صلوٰۃ
خدا کے اور پنی کے بنا اوسکی ہے اور پراوسکی اور تعظیم اوسکی نزدیک ملائکہ کے اور یعنی صلوٰۃ ملائکہ کے اور پنی کے
و عا کرنا انکا اور خواست کرنا دگاہ عزت سی اوسکو اور ایسا ہی مومنین سے کہ امر کہی گئے ہیں ساتھ اوسکے اور طلب

کہ غایت بدل و جدا و زمین کرے اور معلوم کیا جائے کہ عبادت کیفیت صلوٰۃ میں در بیان شہد کے واقع ہوئے ہیں اس
صیغوں مختلف کے لایا گیا ہے اگر ساتھ اس صیغہ کے پڑھیں کفایت ہے یعنی اللہ صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم
و علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید اور ایسا ہی بنا
ہے بعض مشائخ سے اور اگر اول میں کہے وصل علینا نعم اوتیٰ فی میں و بارک علینا نعم حبیب کہ بعض طرق میں آیا ہے
بترمودے اور اختلاف کیا ہے افضل صلوٰۃ میں کہ کس طرح پڑھے اکثر اہل پرانے کہ یہی صیغہ ہی جو نماز میں پڑھتے
ہیں کہ افضل حالات ہی اور بعض نے کہا جو چیز کہ مشتمل ہو ساتھ زیادتی کمیت اور فضل کیفیت کے اور بخون نے
کہا ہے کہ اس صیغہ کو بھی اللہ صلی علی محمد کما ہوا بہ و مستحقہ و مثال اسکے اور شیخ حمزہ رحمہ اللہ نے براہ صلوٰۃ تیرہ صلوٰۃ
اور اسکے صیغوں سے وہ جو حاصل ہو اذکر کیا ہے وباللہ التوفیق وصل مواطن کہ وارد ہی اور نیک صلوٰۃ اور پر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہد اخیر سے صلوٰۃ سے جیسا کہ گذرا اور معلوم ہوا کہ وہ فرض ہے شافعی کو نزدیک
اور بعض ائمہ دیگر سے اور جمہور کے نزدیک مستحب ہے بعد از شہد قبل الدعاء اور جو اب اسکی میں شہد اول میں دو قول
اظہر منع ہے بجز بتنا اسکی اور برکھیف کے اور مستحب صلوٰۃ ہی شہد اول میں دو قول ہیں اور جو اب اسکی میں
شہد اخیر میں ہی دو اسکی ہیں اصح وہ ہے کہ سنت تابعہ ہے اور یہ سب اقوال شافعیہ کے ہیں اور حنفیہ کے نزدیک صلوٰۃ
دو اسے شہد ثانی کے نہیں ہے اور سنت ہے اور اگر شہد اول میں ہو ا پڑھے مسجد و مسجد واجب ہو وے از جہت تاخیر قیام
کے اور ابن عطاء نے کہا ہے کہ دعا کے ارکان اور اجزائے اسباب اور اوقات میں پس جو موافق ہوے ارکان تو ہی
ہوتے ہی دعا اور اگر موافق ہو اجنبی پر داز کرتے ہی طرف آسمان کے اور اگر موافق ہوے موافقت بفروزی باقی ہے
اور اگر موافق ہو وی اسباب جلد پہنچتا ہو ساتھ مقصد کے پس ارکان دعا کے حضور قلب اور زلفت اور فروتنی اور ہمت
اور تعلق قلب بجناب حق اور قطع ماسوا سے اور راجعہ دعا کے صدق اور موافقت اس کے اسمائین اور اسباب
اس کے درود اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حدیث میں آیا ہے جس دعا کے کہ اول و آخر درود ہو وے ترین
کی باقی اور دوسری حدیث میں وارد ہے کہ ہر دعا محبوب ہی زیر آسمان حب درود بھیجا جاوے اور پیرے صودہ کرنی
اور پر آسمان کے اور اگر صلوٰۃ بعد از دعائی قنوت ہے اور سند اسکی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
ولہذا ہی حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو قنوت اللہم اہدنی فیہم ہدیت الخ اور آخر اس کے میں آیا ہے صلی اللہ علی النبی محمد

اور یہ نزدیک شافعی کے ہے اور باب صلوات میں ذکر اوسکا آویگا اور موطن صلوات علی ابی بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 خطبہ جمعہ ہے اور عقب اجابت نودن اور بعض کتب میں عقب اذان اور اقامت اور اجابت بھی آیا ہے اور ثانی کتب کبریات
 عیدین ذکر کیا اوسکو مومنین اور مذہب شافعی کے اور نزدیک دخول مسجد اور خروج کے اوس سے روایت کیا ہے
 قاطب زہر راضی اللہ عنہما کے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آتے مسجد میں درود بھیجتے پھر فرماتے اللہم غفر لی
 ذنوبی وافتح لی ابواب جہنم یا اللہ بخش میرے لئے گناہ میرے اور کھول میرے لئے دروازے اپنے رحمت کے
 اور جب باہر آتے درود بھیجتے اور پھر کہ بتر فرماتے اللہم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك یا اللہ بخش میرے لئے
 گناہ میرے اور کھول میرے لئے دروازے اپنی فضل کے اور تلبیہ حرام حج اور عمرہ میں اور اوپر صفا اور مردہ کے
 اور نزدیک اجتماع اور تفرق کے واسطے امن کے غیبت سے اور نزدیک صبح اور سہا کے اور نزدیک فراموشی
 کرنے چیزایات کے درود بھیجے وہ چیز یاد آجائے پھر باسکا فراموشی بخن میں مبت کیا گیا ہے اور نزدیک قبر شریف
 کے کہ اولی اور اقرب موطن صلوات کا ہے اور بعد از نماز اور شیخ عبدالحی علیہ الرحمہ کو بعض فقرای سلسلہ شریفہ
 قادریہ سے اجازت ہے کہ بعد نماز غرض بہ نقل کی تین مرتبہ درود کہی و باند التوفیق اور نزدیک قیام کے کہ نام سے
 صلوات اللیل کے لیے اور عقب وقتوا وحمد کے اور بعد از تہجد اور درود جمعہ اور شب جمعہ میں خصوصاً بعد از نماز جمعہ
 اور پنجشنبہ اور روز شنبہ اور یکشنبہ میں اور ہر ایک ان ایام سے احادیث وارد ہوئی ہیں اور وقت سحر میں اور
 نزدیک دیکھتے کہ زاد ہا بعد شرفا کے اور نزدیک استیقام جبرائیل و اسود کے اور طواف اور الترام اور وقت حج میں اور
 نزدیک مشاہدہ آثار نبویہ اور موطن جہنم یا اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل مسجد قبا اورادی بدایہ و بیہل اعدا و مساجد
 اور ہوائی اوس کے اور نزدیک جمع و شرا کے اور نزدیک کباب و عیت اور ارادہ مفرا و کوب راحلہ اور نزول منزل
 اور باندا سے نکلنے اور آسنے میں اور نزدیک طریقت و غفلت کے اور نزدیک صغیر و صغیر اور رجوع کے دعوت
 اور نزدیک آتے اور نکلنے کے گھر سے اور نزدیک ترول حاجت اور نزدیک خوف اور احتیاج کے اور نزدیک
 بھاگنے لوندی اور غلام کے بھاگ گھومنے پھرنے کے اور نزدیک غم اور شدت اور دفع طاعون اور خوف غرق کے اور نزدیک
 سوجانے پانے کے اور نزدیک کمانے مولیٰ کے تا بہ بظاہر سے اور حدیث بھی اس باب میں لاتے ہیں اور نزدیک بانی نبی
 کطرف سے اور نزدیک نیت ہمار کے اور شہداء و امین استغاثہ ہی شیطان سے اور درود بھیجے تا دفع شر اور حاجب خیر و شر

۲۹۲

واقع ہوں۔ اور بعد از وقوع ذنب تکافیرہ اور سکا ہووے اور نزدیک ملاقات بزرگ مسلمان کے یا مصافحہ کے اور ہر جنس عین کہ خدا کے واسطے واقع ہوا اور شکار اسلام سے ہوا اور نزدیک ختم قرآن کے اور دعائی حفظ قرآنین اور نزدیک افتتاح کلام غیر منہی عنہ کے اور ابتدائے درس علم میں خصوصاً حدیث اور تشریح علم اور غلط اور قرات حدیث میں اولاد و آخر اور نزدیک امتحان کسی چیز کے اور بعض علما نے مقام تعجب میں مکر وہ رکھا ہے اور چاہے کہ تلفظ اور کتابت میں سلام کو ساتھ صلوات کے ضم کرے تنبیہ صلوات اور حضرت کے جمیع اوقات میں تعجب ہے اور منہج خصوصاً وجہ میں کہ افضل ایام اسوع ہے اوسمین امر بالکنارہ و ردو کے واقع ہوا ہے اور ساتھ وصول اور کے جناب نبوت میں اور ساتھ قبول کے اکھفرت سے بشارت پہنچی ہے حدیث صحیح میں ایسا ہے اکثر و امن الصلوات علی یوم الجمعة وليلة الجمعة یعنی بہت ہیچو صلوات اور پیر سے دن جمعہ اور رات جمعہ میں اور سید اور صاحب مواسم نے ابن قیم سے وجہ مناسبت کی نقل کی ہے کہ اکھفرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لایام میں اور روز جمعہ سید الايام پس صلوات اور حضرت کے اوس دن میں عزت اور مناسبت کہی کہ غیر اوسکی میں نہیں ہے یا حکمت اور کہ ہر چیز اور نعمت کہ پہنچی ہے دنیا اور آخرت میں ہی اور دست مبارک اکھفرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچی اور اعظم کرامت کہ حاصل ہوتی ہے حضرت کو روز جمعہ میں ماحصل ہوتے ہی اور جو اور قصور جنبت اور دیدار مولیٰ تعالیٰ و تقدس آخرت میں اوسی دن میں حاصل ہوتا ہے اور نام اوسکا آخرت میں یوم النبی ہے اور دن ہی کہ جمع ہوتی ہے اوسمین خلق عالم اور اسعاف کرتا ہے خدا تبارک و تعالیٰ اوسمین مطالب اور جوائج اور نیک اور نیکوئی سائل کو اور قبول کرتا ہے دعا کو اور یہ سب حاصل نہیں ہوتا انکو مگر سبب وساطت اکھفرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس شکر اور حق نعمت شناسی اور ادا ہی قلیل حق۔ اکھفرت سے وہ ہے کہ اکثر صلوات کریں اور پراوت کھاسدن اور رات میں والدہ اعلم وصل معلوم ہووے کہ فوائد اور فضائل اور نتائج اور ثمرات صلوات کے خارج حدود حضرت بیان سے ہیں اور جمیع خیرات اور برکات دنیا اور آخرت کو شامل اور تضمن اور اصل اور کی امتثال امر الہی تعالیٰ شانہ اور موافقت اوسکی اور ملائکہ عز شانہ کی ہے کہ فرمایا ان اللہ و ملکیکہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلمو تسلیما اور احادیث صحیح میں آیا ہے کہ من صلی علی واحد صلی اللہ علیہ عشر یعنی جو کوئی میرے اور پر ایک بار درود بھیجے اللہ ہر بار اوسکے دس بار وجہ بالاتر اور عظیم تر اوس سے کہ رب الغزت جبل جلالہ و عظم فالہ اور یہ سیکو صلات

اور رحمت اور برکت بھی اور ابو طلحہ سے روایت ہے کہ کہا باہر آئے ہوئی اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیڈن اور حال انکا عاہر ہوتے تھے اثر سرد و بشرف مبارک حضرت میں کہا یا رسول اللہ آج دن اثر ذوق و نہر و کار دی پر نورین تابان تر ہے سبب کیا ہی فرمایا اے خیرئیل اور کہا آیا راضی نہیں کرتا تجھے یا محمد کہ پروردگار تیرا کتا ہے درود نہیں بھیجا اور پیر سے کوئی امت تیری سے مکر وہ کہ بچوں میں اوپر اوس کے دس صلوات اور سلام اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نبی ترین لوگوں کا اہوال اور شرور و زقیامت سی خیر مرین تمہارا ہے صلوات بھیجئے عین اوپر میرے اور بالجمہ صلوات اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبع النوار و برکات اور مفتاح تمام ابواب خیرات اور سعادت ہی اہل سلوک کو آنا اس باب میں موجب فسخ عظیم اور اسباب شریفہ کا ہے اور بعضی مناخرین اشاعت شاذہ قدس اللہ عنہم نے فرمایا ہے کہ طریق سلوک اور تحصیل معرفت قرب الہی کا زمانہ تعادیل و جود اولیاء امر شد متصرف کی التزام طہارت کا ہے ساتھ اداست ذکر اور کثرت صلوات کے اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کثرت اشتغال صلوات سے ایک نور بطنین پیدا ہووے اور فیض و ابرعات اور امداد آنحضرت سے ہو اسلایہ پونچے اور حسن کیا ہے کہ جب نبی نے اللہ کا گواہ بنا دیا اے تعالیٰ کو ساتھ تمام اسماء الہی کے یاد کیا اور جب صلی علی محمدیہ افضل حضرت رسالت بنامی میں خوش کیا اور ساتھ علی آلہ واصحاب کے بجا فضائل و کمالات اور انکے میں پڑا آخر بعد از خوشی و زخوشی ان بجا نامتناہی میں محمود اور مایوس برآنا کیا صورت رکھے اور حسبوقت کہ اس قیقلو ساتھ سفر مدینہ منورہ کے دواخ فرمایا جاوے کہ اس سفر میں بعد از ادا کرنے فرائض کے کوئی عبادت یا لاتر صلوات سے اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہیں ہے جب تعین عدد سے بوجہ کیا فرمایا شیخ اجل اکرم قلب الود عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مکتوب عدد معین نہیں اتنا پڑو کہ ساتھ اوسکے طلب اللہ ان اور ساتھ ذک و اوسکے صنیع ہو جاوے اور فرمایا عظیم اور طاعت سے وہ کہ صلوات اور سلام امت کا پونچا ہی حضرت کو اور روایت کیا ہے ابو ہریرہ نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام نہیں بھیجا میرے اوپر کوئی مکر وہ کہ اولاً بھیجا خدا تعالیٰ اوپر میری روح میری تادہ کہ ذکر تہا نہیں اوپر اوسکی سلام اوسکا جواب اوسکی سلام کا کتا ہونہیں اور دوسری حدیث میں ابو ہریرہ نے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی درود بھیجا اوپر میرے دور سے پونچائی جاتی ہے میری طرف یعنی ملا کہ ہو پونچائی ہیں اور حدیث ابن مسعود میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت سفر برستی کہ واسطہ حق تعالیٰ کے فرشتے ہیں سیاحت کنندہ زمین میں نہ پونچائی ہیں نبی امت میری سے سلام اور بعضی

میں آیا ہے کہ تمام اوسکا بھی لیجا تے ہیں اور کہتے ہیں یا رسول اللہ فلا فلا نے کا بیٹا اور آپ کے عرض صلوات اور سلام کرتا ہے میت جان میں یہ ہم درآرزو اسے قاصد آخر بانگو + در مجلس آن ناز میں حرفی کہ اندامیہ و ذرا عظم فوائد اور اثر رغائب سی حصول ثمرت در سلام کہ سنت مستمرہ بلکہ فرض مقررہ ہی اور کوئی سعادت بالاتر اوس سے ہی کہ دعای خیر اور سلامت آنحضرت سے شامل حال کیے ہو وے اگر تمام عمر میں ایک بار بھی حاصل اور سیر ہو وے موجب صد ہزار کرامت اور متمم فواہان برکات ہی قلم بہر سلام مکن رنج و جواب آن لب بد کہ صد سلام مرا بس یک جواب بوحضرتی ستاد انکس کہ یارش کردیا دہ دہ بنبدہ غم و محنت الم آزاد - اور فوائد صلوات سے ادب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باز رکنا ملکین کا کتابت ذلالت سے نین دن تک اور رتھ اعتیاب لوگوں کا مصلی کو اور آنا مصلے کا نیچے پائے عرش کے قیامت کے دن اور گرافتی میزان اعمال کی اور امن عیش سے اور تکیہ ازواج جنت میں اور حصول رشد اور ہدایت دینا اور آخرت میں اور اشتمال صلوات کا ادب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ذکر کر آئی غراسمہ کے اور نعمین اور کائنات شکر نعمت حق عزوجل کو اور معرفت حق اور نعمت اوسکی کا اور اقرار ساتھ اوسکے ذکر کیا ہے ان سب کو - فاکہی نے رحمۃ علیہ سالہ آداب زیارت میں کہ جذب القلوب دین و ہائے منقول ہے اور اس جگہ اس کتاب میں اتفاق نقل کا پڑا اور حکایات اور فوائد زوائد کے بھی مذکور ہیں کہ وقت ساتھ ذکر اوسکے اتساع نہیں لانا ایک اون حکایات سے کہ شیخ احمد بن ابی بکر محمد رود صوفی محدث اپنی کتاب میں کہ شیخ عبد الدین فیروز آبادی سے با سائید کہ اوسکو حاصل میں روایت کرتا ہے اور اس جگہ بامید اوسکے کہ طالب اوسی در دینا کرے شیت ہوتا ہے - لانا ہے کہ ایک دن شبلی قدس سرہ اور یو بکر کے کہ علماء وقت اور ائمہ علمائے اہل بیت سے تھا آیا ابو بکر بچہ اکرام اوسکے کہ اٹھوا اور اوسکی ساتھ معانقہ کیا اور در میان و ہوا اوسکے بوسہ دیا حاضرین نے کہا کہ یا سیدی یہ معاملہ شبلی کے ساتھ کرتا ہے تو اور حال اٹھوا و بچہ کوئی کہ بعد آدمین ہے اوسکو مجنون پکار رہے ہیں کہا میں نے نہیں کیا مگر وہ جو یہ خبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھا یعنی خواب میں - دیکھا ہوں کہ شبلی اُسکے پھر خدا کے آیا آدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ دیکھتے اوسکے کہ می ہو گئے اور اوسکی سے لکھا یا اور در میان و چشم اوسکے بوسہ دیا پس کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ معاملہ ساتھ شبلی کے کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں وہ بعد از نماز یہ آیت پڑھتا تھا آیت لقاہم رسول من القسم عزیز علیہ عظیم الایۃ او بیچہ اوسکے درود اور پیر سے بیچتا تھا اور پڑھتا اس آیت کا پیش از شروع صلوات تعارف مجالس مولید اہل حرمین

شریفین کا ہے زاد ہما السد شرفا و تقیما او پچی اوس سے یہ آیت بھی بڑھتا تھا **آیت** ان اللہ ولیکم یصلون علی النبی
یا ایہا الذین امنوا صلو علیہ وسلموا تسلیما بعد ازان ساتھ امتثال اس امر کے شروع صلوات میں کرتا تھا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و علی آلہ وسلم و صل شک نہیں کہ اوپر اندازہ فضائل اور فہائد کے درود اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور
مدح اور ثواب فاعل اوسکے کا کہ وارد ہوا قبائح اور مضار ترک اور ذم او عتاب تارک اوسکے کا بھی ثابت ہوا و گنا
اسوا سے ہر عمل کہ فضیلت اور ثواب اوسکا عالی تر اور کامل تر اور ترک اوسکا قبیح تر اور مذموم تر اور عتاب اوپر
شدیدہ تر اور قوی تر اور حدیث علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا
ان النبی اور ایک روایت میں النبی کل النبی من ذکر تعدہ فلم یصل علی النبی بخیر سمحت تر اور کامل تر وہ ذکر کیا جائے
میں نزدیک اوسکے اور درود نہ بھیجے او پر میرے اور اس مقدار صرف وقت اور استعمال زبان محبت اور شکر کثرت
بیری میں نہ کرے کہ ثواب اوسکا غنیمت تر اور وافر تر صرف مال اور فضل عنقی رقاب سے ہے اور آسان تر اوس
اور حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کہ فراموش کیا درود کو
او پر میرے فراموش کیا طریق جنت کو اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ خواہ پھر جو وہ مرد کہ ذکر کیا جاوین نزدیک
اور درود نہ بھیجے او پر میرے اور خواہ پھر جو وہ مرد کہ آیا او پر اوسکے رمضان اور گذرا پہلے اوس سے کہ نجسا جاوے
یعنی ماہ رمضان میں چاہیے کہ وہ کام کرے کہ سبب مغفرت اوسکی کا ہو وے کہ وجود ان ایام کا غنیمت ہے اور
موسم فرشتہ ہے اور خواہ پھر جو وہ مرد کہ پایا مان یا پ اوسکے نے یا ایک نے اون دوسے بڑا ہے کہ اور نہ لگے
اوسی پشتہ میں یعنی چاہیے کہ ان باب کی خدمت کرے اور راضی رکے او کو خصوصاً کبر سن میں ماستوجبت دخول
جنت کا ہو ۔ اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا آمین پھر پیرائے اور فرمایا آمین
معاذ اللہ عنی اللہ عنہ نہ لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنے (۱) آمین تو لگا کر یا تم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ پھر میں لیا السلام آئے اور کہ یا محمد جو کوئی نام لیا جاوے نزدیک اوسکے آپ کا اور درود نہ بھیجے آپ پر
اور پھر نہ اور آتش میں آوے اور وہ رڈا لیا ہے اور کہ نہ راتے مالی درگاہ قریہ اور رحمت اپنی سے کہ آمین
پس کہ شہادت آمین اور یومین کہ پھر میں نے حق میں اوسکے کہ پایا رمضان کو اور قبول تکدایا گیا اوس سے اور جس نے
کہ ایک نہ حق میں آپ کے ساتھ لیا و آیا ہے کہ جو کوئی یہ کہ غیب میں اور درود کہی نجسا جانا ہے جو کچھ کہ واقع ہو وے

۹۰
عین القصص جلد دوم
کے ذکر کیا جائے

۱۰

اوس سے اوس مجلس میں تنبیہ کمان نہ لیا جو دین لوگ کہ مراد بزرگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس میں خطیبی نہ تھا
 شریف کا ہے بلکہ عام تر اور شامل تر ہے ذکر اسم اور ذکر اوصاف اور احوال سبب آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم اگرچہ
 صراحتہ نام شریف نہ کو رہنوی و وصل اختلاف کیا ہے درود بھیجنے میں اور غرض سید الم سلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اور سائر انبیاء علیہ السلام کے اور مجموعہ اسکا کہ سمجھا جاتا ہے کلام قوم سے تین قوم میں ایک جماعت دیرا و سکے
 ہے کہ جائز نہیں صلوات اور بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شقائقین کہتا ہے کہ روایت کیا گیا ہے ابن عباس
 رضی اللہ عنہما سے کہ کما جائز نہیں صلوات اور بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مواہب میں کہا ہے کہ ثابت
 ہوئی ہے یہ روایت ابن عباس سے اور ایسا ہی بہت روایتوں میں ابی شیبہ وغیرہ سے عدم جواز منقول ہے
 قول ثانی اس باب میں کہ مخصوص نہیں باحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا صلوات علی
 الانبیاء قبل فان اللہ بعثتم لکما یعنی درود بھیجو اور پرا بنیا کے کہ ہے مجھے بن پس بارسن اللہ سے بیعت
 کیا اونکو جیسا کہ سبوح کیا مجھے پس صلوات مخصوص ہے ساتھ انبیاء کے اور انکا غیر پر جائز نہیں ہے یہ صحیح
 نوری سے بھی منقول ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور روایت میں آیا ہے کہ لکما یعنی اللہ تعالیٰ اور
 الانبیاء یعنی نہیں ہزار اور بھیجا درود کا اوپر کیے لگا اور پرا بنیا کے اور تفسیر افزہ کہتا ہے کہ صلوات یعنی درود
 دعا ہے حضرت عزت جل جلالہ سے کہ رحمت کرے او پر بند ہی اپنے کے وصل انواع عبادت آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم میں شک نہیں کہ مقصود آفرینش عالم سے عبادت ہے تو لہ تعالیٰ دعا صلوات ابن عباس رضی اللہ عنہما
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے اون میں پیدا کیا یعنی بن اور اس کو اگر وہ اسے اللہ تعالیٰ اور بندہ کے علی کے اور اختلاف
 ظاہر ہے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش از بعثت آیا متعجب ہے اللہ تعالیٰ نے تعریف کے لئے اللہ تعالیٰ
 سے جمہور اوپر اوپر کیے ہیں کہ متعجب نہ تھے ساتھ کسی چیز کے اوس کے کہ لکما لکما لکما لکما لکما لکما لکما لکما
 حکم کرتے تھے عقل او کی ساتھ اسکا اور بعض نے توقف کیا ہے اس کے لئے کہ لکما لکما لکما لکما لکما لکما لکما لکما
 عبادت کو ساتھ نوع پر ترتیب و اسباب اول طہارت درود ہے کہ سب سے پہلے اس کو پڑھیں اور پھر صلوات
 پانچویں جج پہلے دعا ساتویں تلاوت شروع اول طہارت میں اور اوسمیں چار احوال ہیں صلوات
 وضو اور مسواک اور مقدار آب وضو میں وضو تین مرتبہ اور طہارت ہے وضو بالضم مصدر و بالفتح آب وضو

اور مبنی مصدر بھی آیا ہے اور بعض نے کہا ہے دو نو لغت میں کہی مبنی مصدر آوین اور کہی مبنی آب کذا فی القاموس
اور اخصاف کیا ہے علمائے وقت وجوب وضو میں بعض نے کہا ہے کہ وجوب اسکا مدینہ میں ہے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرنے سے تھے اور بعض اوقات میں ایک وضو کے ساتھ چند فرض بھی ادا فرما
تے اور ابن عبد البر نے نقل کیا ہے کہ اتفاق اہل تقیہ اور سیر ہی کہ غسل جنابت فرض کیا گیا اور حضرت کے
مکہ میں جیسا کہ فرض کی گئی نماز اور مسواک مشتق ہے سو اک سو اک سے بمعنی مالیدن اور مالیدن دھن کی سو اک
جو ب و دمان مال سو اک مثلاً اور احادیث فضیلت اور استحباب سو اک میں بہت واقع ہوئی ہیں فرمایا اگر نہوتا
فوت شقت او پر است کے واجب کرنا میں اور پراونکے سو اک ہر نماز کے لئے اور مستحب ہے کہ سو اک
دست اراک سے ہو دے اور مقدار آب غسل اور وضو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے کہ غسل
ساتھ ایک صلیح پانی سے کرے کہ پنج ٹہری اور وضو ایک مد کے ساتھ واصل کہی ہو تاکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم غسل سے اور وضو سے نہ ہوتے تھے تعلیم امت کے لئے کہ اس قدر کافی ہی اور افضل اور
مستحب فرض کے کہ وضو پورے اور دست نمین اور کہی تین بار دہوئے اور یہ نہایت مرتبہ تطہیر اور مبالغہ نہیں
اور اسباق وضو کہ اکثر احادیث میں امر او کے ساتھ واقع ہوا نزدیک اکثر علما کے کہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مضئمہ اور استنشاق کہی ساتھ ایک غرفہ کے فرماتے تھے اور کہی ساتھ دو کے اور کہی ساتھ
تین کے جیسا کہ غسل اعضا میں کرتے تھے اور ایک غرفہ سے اوہا مضئمہ اور آداب استنشاق میں بجا لینی تین وضو نہیں
اسی طرح غسل فرماتے اور جمع درمیان مضئمہ اور استنشاق نہایت شافعی کا ہے اور وہ اوپر وضو متعہ کے
متعہ ہی لیکن صحیح یہ ہے کہ ساتھ ایک غرفہ کے مضئمہ کرے اور استنشاق پھر دوسرے غرفہ کے ساتھ مضئمہ
اور استنشاق پورے تین بار کرے اور مضئمہ اور استنشاق وضو میں نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سنت ہے اور امام
احمد کے نزدیک فرض اور مسح میں اختلاف ہے قدر واجب میں او کے امام شافعی اور ایک جماعت کے نزدیک
واجب وہ مسجد پر طلاق کیا جاوے مسجد اگر ہو ایک مال ہو اور ایک روایت میں تین مال اور امام مالک
اور ایک جماعت اور پراونکے میں کہ مسح تمام سر واجب ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بے سر اور واکل
ان فریب کے ذکر میں ہر ایک کے محل میں او غسل و طہین اکثر آیات میں مطلق آیا ہے

ہدایہ کے مقدمہ اور رکعتی کے نزدیک کا فر اور جانا چاہیے کہ ملائے اختلاف کیا ہے کہ مسیح افضل ہے یا نسل ایک جماعت اور پراوے کے ہے کہ غسل افضل ہے کہ اسواسطے کہ غسل غریمیت ہے اور مسیح رضت اور اخذ بغریمیت افضل ہی عمل برخصت سے اور صواب وہ ہے کہ مسیح اور غسل دونوں مشروع ہیں اور برابر اور ایک دوسرے سے افضل اور راجح نہیں وصل تیمم بین تیمم ثابت ہو کتاب اہنت اور اجماع کے اور خصائص اس امت سے ہے اور آنحضرت اور ہر زمین کے کہ نماز ادا کرنا چاہتے خواہ سنگ خواہ خاک خواہ ریگ تیمم فرماتے اور فرق خاک اور رمل اور غیر اوس کے میں مکرے اور تیمم حکم وضو کا کہتا ہے کہ ایک تیمم کے ساتھ چند نماز ادا کرنا جیسا کہ ساتھ وضو کے اور کیفیت تیمم کی دو ضرب ہیں ایک مؤخر کے لئے اور دوسرا ذرا عین کے لئے مرفقین تک وصل غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں غسل بقیع شستن و بقیعین و سکون اسم اور بالکسر شوی مانند گل اور خطمی وغیرہ کے۔ اغتسال غسل لانا غسل بالقیع آب غسل بغسل ہی ایسا ہے اور جابے غسل بکسر سین جاسے مردہ شستن و غسالہ بالضم اب ست دروشہ یعنی استعمال غسل مشول شستہ میرہ معانی انوی اس لفظ کے ہیں اور حقیقت اغتسال کی شرمین غسل جمیع اعضا کا ہے اور اجرا پانی کا اور پراور اختلاف کیا ہی وجوب و لک میں ساتھ ہاتھ کے نزدیک اکثر طحا کے واجب نہیں اور مذہب ہمارا ہی یہی ہے اور اجماع ہی اوپر عدم وجوب غسل کے ہیں اجماع نہیں لیکن وضو مستحب ہے اور پاک کرنے اعضا میں بخبرہ اختلاف ہے۔ حدیث میومین آیا ہے کہ میومنہ رضی اللہ عنہا بعد از غسل حضرت کو جامہ دیتے نہیں کہ ساتھ اوس کے پانی اعضا سے خشک کرتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ کوہ ہے صیف میں اور صباح ہے شتا میں۔ نوع دوسری نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جان کہ نماز افضل اور اشرف اور اتم اور اکل عبادات کی ہے کہ جمع ہوئے ہیں اوس میں سجود اور قیام قرات اور قعود عبادات اور عبادات سے کہ غیر اوس کے میں جمع نہیں طہارت اور صحت اور استقبال اور استقبال اور تکبیرات اور رکوع اور سجود اور تسبیح اور دعا اور تہجد اور حضور اور خشوع اور خضوع کہ ہر ایک اوسنے عبادات ہی تھا کیا جائے جمعیت ان سب کی اور فرضیت نماز کی شب سراج میں ہوئی ہے کہ پہلے پچاس کا حکم ہوا تھا بعد ازاں پچاس پانچ ہو گیا اور حکم ہوا کہ یہ پانچ پچاس کے حکم میں ہیں کہ تبدیل نہیں پاتا قول نزدیک میرے وصل تعیین اوقات صلوٰۃ شمس بن تعیین اوقات صلوٰۃ بعد از رجوع آنحضرت کے ہی مراجع سے اور بعض نے کہا ہے کہ پیش از ہجرت ساتھ پانچ

جبریل علیہ السلام کے اور پہلے اوس سے ساتھ بیان حضرت کے پس مذاکی کہ الصلوات جامعۃ اور جمع ہوئی صحابہ اور امت کی حیرت میں پہلے دن اول وقت ادا سے ظہر کیا اور سوقت کہ آفتاب نے ذوال قبول کیا بعد ازاں امامت کی اور ادا کیا عصر کو اور سوقت کہ سایہ شخص مثل اوس کے ہوا مغرب اور سوقت کہ آفتاب نے غروب کیا اور عشا اور سوقت کہ غروب کیا شفق نے اور صبح اور سوقت کہ ظاہر ہوئی فجر۔ دوسرے دن پر جبریل آئے اور امامت کی اور ظہر ظہر کو وقت بلوغ ظل شمس کے اوسکی مثل کو اور پڑھی عصر وقت بلوغ ظل شمس کو اور مغرب وقت غروب آفتاب اس جگہ دو دن ایک وقت میں پڑھا اور عشا یا ثلث یا نصف لیل تک شکر ادا ہی ہوا اور فجر وقت اسفار متنبیہ سابقہ حدیث امامت جبریل علیہ السلام میں گزرا ہے کہ ندا دی الصلوات جامعۃ اور یہ پیش از شریعت اذان نماز اور اذان مدینہ میں شروع ہوئی سنہ اولیٰ میں ہجرت سے باستانی میں اور تحقیق وہ ہی کہ آنحضرت نے شب معراج میں کلمات اذان سنے تھے لیکن حکم تھا کہ ان کلمات کو اذان میں نماز کے لیے کہیں اور آنحضرت نے مکہ میں بجا دیا غار پڑھی ہے تا مدینہ میں آئے اور اس باب میں ساتھ اصحاب کے مشاورت فرمائی اور بعض اصحاب نے اذان خواب میں سنا پس وحی آئی کہ وہ کلمات اوپر آسمان کے سنے تھے اور پر زمین کے سنت اذان کی ہودین دانہ علم وصل افتتاح آنحضرت میں نماز کو۔ احادیث میں آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اسد اکبر فرماتے اور پیش از تکبیریت اور پر زبان کے باور کوئی لفظ مروی نہیں ہے اور محدثین کہتے ہیں ہر ایک نیت ساتھ زبان کے پڑھنا بدعت ہی نہیں کیا ہے اوسکو آنحضرت نے اور نہ کسی نے اصحاب اوسکے سے اور فقہاء اختلاف رکھتی ہیں تلفظ میں ساتھ نیت کے بعضی اوپر اوسکے ہیں کہ بدعت ہی اس لیے کہ مقول نہیں فعل اوسکا آنحضرت سے اور بعض کہتے ہیں مستحب ہی اس لیے کہ وہ عہد ہی اوپر استحضار نیت قلبی کے اور موجب جمع ہی در بیان عبادت لسانی اور قلبی کے اور قواعد شریعت اور ضرورت عقل سے معلوم ہوا ہے کہ اگر دل ساتھ زبان کے جمع ہو سکے اور اکل ہوا اور ساتھ تکبیر کے دونوں ساتھ اذان سے اکثر احادیث میں ایسا ہی واقع ہوا اور بعض احادیث میں تاخیر تکبیر رفع یدین سے بھی وارد ہے۔ اور اذان ناما تو نکاح اکثر ناگوش اور اجاب ناما ہوتا تھا بعد ازاں دہنا ہوتا تھا اور بانیں کے زیر سینہ بالا سے ناف شافعی کے نزدیک اور زیر ناف امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور بعض اصحاب شافعی کے اور یونہی ہے مواہب میں اور بدایہ میں مذہب شافعی بالا سے سینہ کی ہے

بعد ازاں دعائی استغفار سبحانک اللہم آخر تک اور اتنی وجہ تہی آخر تک اور سوای او کے اور شافعیہ اسکو کلام اور
بعض ائمہ فرس اور نفل سب پڑھتی ہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک بنو افل اور صلوات لیل ہے اور فرض میں غیر از سبحانک اللہم
نہیں یہ بعد ازاں استعاذہ اور کہتے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بعد از استعاذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا خدا بعد ازاں
فاتحہ الکتاب پڑھتے اور آخر فاتحہ میں آمین کہتے فارجمری میں بھرا دوسری میں بخفیہ اور مقتدی بھی ہوا فقہت آمین کہتے اور
مذہب امام ابو حنیفہ اتفاقاً **طلعا** اور بعد از فاتحہ سورہ پڑھتے نماز صبح میں قرات دراز فرماتے مقدار ساٹھ آیت کے
سو تک اور کبھی تخفیف قرات میں کرتے اور نماز جمعہ میں سورہ جمعہ اور منافقون پڑھتے اور کبھی سبح اسم اور غاشیا اور
جب قرات سی فارغ اور تکبیر کہتے اور رکوع میں جاتے تکبیر کہتے بے قہ ہمارے نزدیک اور بارغ شافعی کے نزدیک اور
رکوع میں دو نوکھدست کو اوپر زانو کے سخت کرتے اور درمیان اوٹکھین کے کفریح اوٹکھین کو پہلو سے اور پشت کو
سیدھا اور سر کو برابر پشت اور تین بار سبحن ربی العظیم کہتے اور سجدہ میں ہاتھ کو پہلو سے دو رکعتیں جھیکا کھڑے ہو تو بیاض
اور بازو اوٹکھ کو زانو سے دو رکعتیں جھیکا کھڑے ہو تو زانو سے نکل جاوے اور سجدہ میں سر کو درمیان دو نوکھدست کے
رکعتیں اور قومہ اور جلسہ ہی اوپر اندازہ رکوع کے ہوتا تھا اور کبھی اس قدر کہ لوگوں کو وہم ہو تاکہ مانگو فراموش کیا اور
احادیث باب الیمینان اور اعتدال رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ میں بہت دار و پھن اوٹکی اسکا وہ ہے کہ استخوان
سیدھی کرے اور قومہ اور جلسہ سنت ہے **وصل** اور جب تشہد میں بیٹھے باہان پاؤں فرش کرتے اور اوپر بیٹھنے اور
دہانے پاؤں کو نصب کرتے قول امام اعظم یہی ہے اور امام شافعی کے ہاں بھی یہی ہے فقہہ اولی میں اور ثانیہ میں تو رک
اور جب تشہد پڑھتے دو نوکھدست اوپر دو زانو کے رکعتیں اور عقد اور اشارت ساتھ ساتھ دہانے کے کرتے نزدیک شافعی
کے بقدر ترین اور صورت اس کے وہ ہے کہ اٹکھین کو بند کرے مگر سجدہ کو اسکو بسط کرے اور طرف ابہام نزدیک
اسفل مسجد اور جانب کعبہ دست کے رکھے ایسا ہی تغیر کیا ہی علامہ شافعی نے عقد پنجاہ وسد میں اور نزدیک امام
ابو حنیفہ کے عقد تسعین یعنی نوی کے اور صورت اسکی قبض خضر اور نصیر اور بسط سجدہ اور کھٹا ابہام کا ہے اوپر گشت
وسط کے اور نزدیک امام مالک کے قبض سب اوٹکھین دہانے ساتھ کا اور بسط سب ابہام اور نزدیک اسکی اور وقت
اشادہ کا قبض کے نزدیک وقت تلفظ الامد کے ہی اور یحیون کے نزدیک وقت تلفظ بکلمہ اللہ کے اور مشہور ہے
کہ نزدیک نفی کے انگشت اوٹھا و سہ اور نزدیک اثبات کے رکھے اور خطاب السلام علیک ایہا البنی میں دو ہوا

کیے ہیں ایک وہ کہ خطاب بابت کرنا نامزد منی عنہ اور بعد نماز ہے اور جواب دیا ہے کہ یہ خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور حقیقت میں یہ دعا ہے نازہ میں اگرچہ بصیغہ خطاب ہے اور ساتھ اس فقرہ کے حاصل ہوا جواب سوال دوسرے سے کہ کہتے ہیں کیا حکمت ہے عدول میں عنیت سے طرف خطاب کے باوجودیکہ مقتضای سیاق لفظ عنیت ہے اور صیغہ صلوات میں روایات متعددہ آئی ہیں اور کافی اسی قدر ہے کہ پڑھتے ہیں اور دعا میں بعد از دو واحد و احادیث بطریق متعددہ روایت سے آئی ہیں بنا پر تطویل نہیں لگائی گئیں اور بعد از فراغ نماز دو سلام ثانیہ و ثانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا کہ ہند رہ فقرہ شاپیر صحابہ سے اور غلاموں کے رعایت کیا ہو **وصل** جان اذکار اور دعوات میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از صلوات پڑھتے تھے تو ابان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کما جب آنحضرت ناز سے پڑھتے تھے یعنی سلام دینے سے استغفار کرتے تھے بنی بار اور پڑھنا مودات کا بھی آیا ہے اور یہ حدیث غایت صحت میں ہے اور مشہور ترین اذکار بعد از فراغ ذکر معقبات ہے یعنی سبحان اللہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور شاپیر اور اوسے پیچھے ناز فرض کی پڑھنا آیت الکرسی کا ہے جیسا کہ سنن ناشی لایا ہے اور طبرانی نے نقل ہوا الحدیث زیادہ کی ہے **وصل** بیان سجدہ سہو میں جاننا چاہیے کہ نسیان اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال میں اوس چیز میں کہ متعلق باخبار و ابلاغ ہے جائز نہیں باتفاق لیکن افعال میں کیا نماز اور کیا اوسکی غیر میں اختلاف ہے مختار نزدیک اہل حق کے جواز ہے اوسکا اور صاحب سفر السعادت فی الکماہت کہ پانچ موضع میں مردی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سہو فرمایا ہے ناز میں تمام عمر میں اور غیر اس نسبت نہیں ہوا پہلے نماز ظہر تھی کہ شمار اول میں بیٹے اور اوٹے جب تمام کیا نماز کو دو سجدہ کیے اور سلام پیرا دو سرے ایک مرتبہ پیر رکعت دوسری میں نماز ظہر سے یا چبلی میں سلام پیرا اور رابت کے بعد ازان یاد کیا اور تمام فرمایا اور بعد از سلام دو سجدے کیے اور بعد از دو سجدہ پیر سلام پیرا اور اس حدیث میں سجدہ سہو بعد از سلام اور اس حدیث کو حدیث ذوالیدین کہیں کہ نام صحابی کا ہے تیسرے ایک روز نماز پڑھی اور نماز سے باہر آنے ایک رکعت باقی رہی تھی جو سب سے باہر آئے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ عقب آنحضرت سے کھلی اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک رکعت فراموش کی آپ نے پس رجوع فرمایا اور بلال کو کہنا تا قاست کی اور رکعت کہ آپ نے فراموش کی تھی اور فرمائی اور سلام دیا اور پیر پیرے لیکن اس حدیث میں ذکر سجدہ مسکوت عنہ ہی شاید کہ مقام نے اوسکے بیان کا

اختصار کیا چوتھے پر نماز ظہر ادا کی اور ایک رکعت زیادہ پڑھی صحابہ سے کہنا کہ نماز میں ایک رکعت زیادہ ہوئی فرمایا
کس سبب سے کہا اوتھو نے پانچ رکعت پڑھیں آپ نے اس وقت دوسرے سہو کیے حضرت نے اور سلام دیا اور
اوپر اقصا کر لیا اور آخر میں اس حدیث کے ہے کہ اتانا ابشر مثلم النسی کہا بتسون الحدیث یعنی سوا ہی اسکے نہیں
کہ میں آدمی ہوں مانند تمہارا رہے بولتا ہوں جیسا کہ تم بولتے ہو اور پانچویں ہی ایک بار یہ نماز عصر میں پانچ رکعت
پڑھیں اور بدو لتھا نہ مراعت فرمائی اور صحابہ سمجھے گئے اور اعلام کیا مسجد میں پیر تشریف لائی اور ایک رکعت ادا کی
اور سلام پیرا اور بعد از سلام دوسرے کیے اور دوبارہ پر سلام دیا **وصل** سجدہ تلاوت میں اختلاف کیا ہے
علمائے حکم سجدہ تلاوت میں - ائمہ حنفیہ اور اہل سنی کہ واجب ہیں اور امام مالک اور شافعی اور اہل سنی کہ
کہ سنت ہے اور فعل اور سکا ترک اس کے سے افضل ہی اور ایک روایت میں امام احمد سے بھی واجب ہے
اگر نماز میں ہو دے اور غیر اسکے میں واجب نہیں اور مذہب امام اعظم اور جمہور ائمہ کا وہ ہے کہ واجب ہے
اور قاری اور سامع کے مطلقا بشراط صلوٰۃ قول مختاری ہے اور نزدیک حنفیہ کے پیش از سجدہ اول بعد از سجدہ
تکبیر کہیں اور دونوں مندوب ہیں نہ واجب اور مروی ابن سعد سے ایسا ہی ہے اور نزدیک بعضوں کے
سلام ہی ہے لیکن تشہد کے نزدیک نہیں ہے اور اگر کہ ابو دے اور سجدہ میں جاوے اولیٰ اور افضل ہے
وصل اور سب سے اس سبب کی دے سجدہ نماز کی ہی شکر میں جان کہ علمائے اختلاف کیا ہے سجدہ مفرد میں
کہ خارج صلوٰۃ کے کہیں آیا جائز اور منون ہے اور عبادت اور موجب تقرب بجناب الہی ہے یا نہیں نزدیک بعضوں کے
بجہت ہے کچھ اسکی شرع میں اصل نہیں اور بعض کے نزدیک جائز اور منون اور حنفیہ نقل کیا ہے کہ جائز نہیں اگرچہ
تفصیل کلام اسطر پر ہے کہ سجدہ خارج نماز میں کئی قسم ہی ایک سجدہ سہو ہے اور وہ خود حکم میں سجدہ نماز کے ہے۔
دوسرے سجدہ تلاوت اور ان میں خلاف نہیں ہے اور سجدہ مناجات کے بعد از نماز ہی اور ظاہر اکلام اکثرین کا اور سپر
دال ہے کہ یہی مکرہ ہے اور ایک سجدہ شکر اور پھول نعمت اور مانذ فاعلیات کے اور اس جگہ اختلاف ہے
نزدیک امام شافعی کے سنت ہے اور قول امام احمد اور ابی یوسف ہی ہی ہے اور احادیث اور آثار اس بات
میں بہت آئے ہیں اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور مالک کے سنت نہیں بلکہ مکرہ ہے اور ایک قسم اور ہے
کہ ادا کو سجدہ حجت کہیں اور بعض روایات فقہیہ میں رخصت ساتھ اس کے واقع ہے لیکن مختار کرامت اور حرمت

اوسکی ہے وصل ذکر نماز جمعہ میں مشہور جمعہ صوم جیم اور سکون نیم اور ضم اوسکا ہے اور سیوطی نے فتح مسمیٰ ہی
کما ہے اور رزجاج سے کسرہ اوسکا ہی حکایت کیا ہے اور نام اسدن کا جاہلیت میں عربیہ بفتح عین اور ضم را
اور یا اموحده کے تھا اور جمعہ اسم اسلامی ہے بکثرت اجتماع ناس کے اوسدن میں نماز کے لیے کذا قیل اور
اختلاف کیا ہے علماء نے روز جمعہ اور عرفہ میں کہ کونسا دن دونوں سے افضل ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ دنوں میں جمعہ
افضل ایام اسبوع ہے اور روز عرفہ افضل ایام سنہ اور رمضان و فضائل یوم جمعہ کے بہت ہیں از بخلاف کہ کہیں
ایک ساعت ہی کہ جو کچھ بندہ اوس ساعت میں خدا سے چاہے پاوے اور علما کو بھی اہل اہل العین اور من بعدہم
اس ساعت میں خلاف ہے اوپر دو قول کے۔ بعضے کہتے ہیں کہ وہ خواص زمان کرامت نشان رسالت سے تھا اور
بعد اوسکے مرفوع ہوا اور یہ قول مردود ہی۔ قول دوم راوردہ صحیح ہے کہ حسیا زمان برکت تو امان حضرت میں
ویسا ہی اسوقت میں ہی باقی ہے اور اس میں بھی دو قول ہیں ایک جامع کے نزدیک وہ ساعت بہم و مخفی رکھی ہے
مجموعہ میں نظیر شب قدر کی عشرہ اخیر رمضان میں اور اکثر ادبراو سکے ہیں کہ معین ہے اور اس جگہ اقوال متعددہ
زیادہ وارد ہیں تیس قول سے بکثرت طوالت کے نہیں لکھو گئے اور فضیلت موت میں روز جمعہ اور شب جمعہ میں
ساتھ امن کے عذاب قبر سے آثار بھی وارد ہیں۔ سیوطی جمع الجوامع میں حدیث احمد اور بیہقی سے لایا ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ما من مسلم بموت یوم الجمعة اولیٰ لہ الجنة الا دقاه الدقنة القبر یعنی نہیں کوئی مسلمان
کہ مرے دن جمعہ بارات جمعہ میں نہ گریجاوے اوسے اللہ تعالیٰ فتنہ قبر سے اور آیا ہے کہ جب حق تعالیٰ و تبارک
برائیکھنے کرے ایام کو دن قیامت کے اوپر ہیات اور صورت کے کہ کہیں اوٹھاوے جمعہ کو روشن اور تابان
کہ اہل جمعہ اوسکی روشنائی میں جاویں اور رحمت اوکرا بہت یسع ترودیک اذان جمعہ کے اور استجاب شرابعد از نماز
خصائص جمعہ سے ہے اور پڑھنا سورہ الم سجدہ اور سورہ ہل اتی کا نماز فجر جمعہ میں۔ اور پڑھنا سورہ جمعہ یا منافقون
یا سبح اسم اور سورہ غاشیہ کا نماز جمعہ میں اور پڑھنا قل یا ایہا الکافرون او قل ہو اللہ کا نماز مغرب جمعہ میں اور
پڑھنا سورہ جمعا اور منافقون کا نماز عشا جمعہ میں سنون ہے حاصل کلام روز جمعہ روز شریف اور عظیم ہے دنیا
اور آخرت میں پس شرف اوسکا دنیا میں معلوم ہوا اور باب غنیمت اوسکے آخر میں ایک حدیث ہے کہ وارد ہوئی
ہے مثل اوپر فوائد شریفہ اور حقائق عظیمہ کے کہ دلالت رکھتی ہے اوپر اوسکے کہ حاضرین نماز جمعہ کو وہ کہ حاصل ہوئی

انوار شہود اور عظمت اور اجلال حق پر توہ اور نمونہ ہے اسکا کہ حاصل ہو و لیکار و آخرت میں قرب پر و کار اور دیدار اسکا
سے اور انفاق و عود و جمعہ میں اختلاف علا ہے اور اوہمین ہند رہ قول میں اول یہ کہ ایک سی ہی صحیح ہے نقل کیا اسے
ابن خرم نے ثانی دوم و مثل جماعت کے اور یہ قول بھی ادلائل ظاہر کا ہے۔ ثالث دوم الامام ترمذیک ابی یوسف
اور محمد اور ابی الالبیت کے رابع تین آدمی مع امام ترمذیک امام اعظم اور صفیان ثوری کے خامس سات ترمذیک
اکمور کہ اس وقت ترمذیک کے جامع بار ترمذیک سیو کی دوسری روایت میں ثامن مثل اس کے غیر امام کے ترمذیک اسمعیل کے تاسع
بیس روایت ابن حبیب بن مالک سے عاشتر تیس اوسی روایت میں حادی عشر جالیس ساتہ امام کے
ترمذیک شافعی کے بشرط ہونے ان کے حرافل بالغ مقیمہ ثانی عشر جالیس سو انی امام کے بی شافعی کے ترمذیک
ثالث عشر چاس امام احمد کے ترمذیک اولیک روایت میں عمر ابن عبدالعزیز سے رابع عشر اثنی حکایت
کیا اسکو مانہ ثانی۔ خامس عشر جماعت کثیر بغیر مصر او شام کے اور کاشکے بھی قول اخیر فتح الباری میں
کہا ہے کہ راجح الاقوال ہے اور یہ اقوال لغو و انقراض ہوئے اب لدینہ سے منقول ہیں وصل حبیب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ کے لیے مہر پر شریف لائے بلال شروع کرنا اذان میں و پیش دست آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور زبان شریف میں غیر از اس ایک اذان کے نہ تھا اور ایسا ہے زبان ابو بکر اور عمر رضی اللہ
عنہما میں اور جب دورہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ پہنچا اور کثرت اور تفرق لوگوں میں پیدا ہوا امر کیا ساتہ اذان
دوسرے پیش از اس اذان سے باہر مسجد کے باز آمدینہ مطہرہ میں اور پرورداء کے کہ نام ایک موضع کا ہے
اور اوپر ہر تقدیر کے وہ جو خلفائے راشدین نے کیا ہووے اسکو بدعت نہ کہنا چاہیے اور اگر بعض اسلاف نے
اطلاق بدعت اوپر اسکی کیا ہو یعنی اسکی ہی کہ زمانہ حضرت میں نہ تھا اور مقصود تادمیم و تفتیح اسکی نہو کی جیسا
ابوالمونین عمر رضی اللہ عنہ سے جماعت تراویح میں آیا ہے کہ کہا ہے لغت البدعۃ ہذہ یعنی اچھی بدعت ہے یہ اور
حکم یہ بدعت حسنہ کا یہی ہے اور اوپر فعل عثمان رضی اللہ عنہ کے اجماع سکوفی تھا کہ کوئی ایک صحابی سے اسکو
اوپر اسکی انکار نہ کر تا تھا فہر اور مشکوات میں بروایت عمر بن حریث لایا ہے کہ بتیمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے خطبہ پڑھا اور سر مبارک پر حضرت کے دستار سیاہ تھی کہ چوڑی نمین دو طرف اس کے درمیان دو لون شانون لائی
اور دن جمعہ کے لباس اسود مستحب ہے اور حنفیہ کے نزدیک سب اوقات میں وصل نماز تہجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے نوم اور تہجد ترک کر دیا اور نہایت ترک صحت اور یہاں مراد ترک نوم یعنی
 استیقام ہے اس واسطے کہ نماز تہجد بعد از نوم اور بیدار ہو سیکے اوس سے ہوتی تھی اور اختلاف ہی اوسین کہ قیام
 لیل کہ بعض نماز تہجد پر فرض تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا سنت اور دلیل ہر طائفہ کی قول حق تھا کہ
 ہے تہجد پر نافلہ تک یعنی پس ترک خواب کرنا زشب کے لئے اوس حالین کہ نافلہ ہے تہجد پر لے ۔ ایک جماعت
 کہ سنت کہتی ہے نافلہ کو نفل سے کہیں یعنی زیادہ اور پر فرض کے اور وہ لوگ کہ فرض کہیں نافلہ کو کہیں زیادہ کہیں
 کہ معنی اصل ۔ نفل نفل کے ہیں یعنی فرض زیادہ علی الغرض اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع کرتے
 نماز شب کو ساتھ دو رکعت خفیف کے بعد اذان تطویل فرماتے اور کیفیت قیام اور کثرت رکعات میں روایات
 متعددہ واقع ہوئی ہیں متعددہ صحیحہ ہے اور ہر موافقت ہر ایک کے کون انواع سے اور فعل ان کے میں اوقات مختلفہ
 ہیں کہ یہ طریق داخل والنسب ہے ساتھ سلوک طریق اتباع کے اور وہ طریق احادیث صحیحہ میں مذکور ہیں وصل
 آنحضرت بعد از دو رکعت سنت فجر کے پہلوی راست اور پر زمین کے رکیتے اور ایک لحظہ استراحت فرماتی بخاری
 اور مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جو پڑھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت فجر کی
 اگر بیدار ہوتی ہیں مجیسے بات کرتے وگرنہ اضطجاع فرماتے وقت اعلام نماز تک اور بعض اہل علم نے صحابی
 اور من بعد ہم نے تابعین سے کلام کو بعد از طلوع فجر فراغ نماز سے مکروہ رکما ہے مکروہ جو جنس فکر آلی یا سخن
 ضروری سے ہو کہ اوس سے چارہ نہ دے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا انتہ اور تکلم آنحضرت ہی اسی قبیل
 تھا وصل لیکن قیام آنحضرت شب نصف شعبان میں کہ اکثر یہاں کے لوگ اوس شب برات کہتی ہیں ثابت ہوتا
 ساتھ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ قیام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شب میں پس
 دراز کیا سجدہ کو تا لکان لے گئے ہیں کہ قبض کی گئی روح مبارک اذنبی پس جب بیٹھا بیٹھا یہ حال کہ مٹی ہوئی میں اور
 گئی میں اذنبی طرف اور پلایا میں نے زانگشت اذنبی پس بے اور اوٹھا یا سر مبارک اپنا سجدہ سے اور فارغ ہوئے نماز سے
 الی اخر الحدیث اور احادیث فضل شب نصف شعبان میں بہت وارد ہوئی ہیں کہ وہ افضل لیالی ہے بعد از لیلۃ القدر
 کے اور حدیث میں آیا ہے کہ گولے جاتے ہیں دروازے رحمت کے چار شعبون میں ۔ شب عید الضعی اور شب عید الفطر
 اور شب نصف شعبان اور شب عرفہ وقت اذان صبح تک اور ساتھ صحت کے پہنچا ہے قیام لیل اور صلوم نماز کا

اور آنحضرت سے بچو قیام اور طول سجدہ اور استغفار واسطے اہل یقین کے ساتھ صحت کے نہیں بیچا اس رات میں اور اوراد نامہ
 شایخ یمن کہ اس رات میں سو رکعت لکھی ہیں ہر رکعت میں دو بار قل ہو اللہ صمدین کے نزدیک صحت نہیں پہنچی اور شیخ امام
 بکری رحمۃ اللہ علیہ کہ روایات امیر المؤمنین عاصی المدینہ سے لایا ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ پڑھیں
 چار رکعت شب نصف شعبان میں اور پڑھی بعد از سلام چودہ بار فاتحہ الکتاب اور چودہ بار قل ہو اللہ او چودہ چودہ بار
 قل ہو ذیر العلق او قل اعوذ برب الناس اور ایک بار آیتہ الکرسی بعد از ان لقضاء کم رسول من انفسکم اور ثواب اور سکابت
 فرمایا پس محدثین کے نزدیک اس حدیث میں کلام ہے اور یہ بھی کہ نزدیک موضع والد علم اور وہ جو متعارف ہوا ہے
 ہمارے دیار میں روشن کرنے چراغان اور مثال اس کے سے اس رات میں سب ناشروع ہے اور شبابہ ساتھ دوایلی
 ہندو کے اور رسم مجوس کی ہے لیکن قیام لیل رمضان میں کہ اسکو تراویح کہیں بیان اور سکا باب صیام میں اور لگا انشاء
 وصل بیان صلوٰۃ صغریٰ یعنی نماز چاشت میں صغریٰ اور ضحوت اور ضحیتہ اور روزن عشرتہ کے ارتفاع نماز کو کہیں اور
 صغریٰ فوق اس کے ہے اور یعنی شعاع آفتاب بھی آیا ہے اور صغریٰ یعنی او رد وقت باندھونے آفتاب کا ربع آسمان
 جان وہ کہ متعارف بین الناس اول نماز میں لیا اخل سے دو نمازین میں ایک اول روز میں بعد از طلوع آفتاب
 اور بلند ہونے اس کے ایک دینہ اور اسکو صلوٰۃ الاشراف کہیں اور دوسری بعد از بلند ہونے آفتاب کے
 مقدار ربع آسمان اتنا تصاف نماز اسکو صلوٰۃ صغریٰ اور نماز چاشت کہیں اور اکثر احادیث میں ہی اسم صلوٰۃ الصغریٰ کا
 شامل دونو نمازوں کو دونو وقتوں میں آیا ہے اور ساتھ صحت کے پہنچا کہ آنحضرت نے دونو وقت میں نماز پڑھی ہے
 اور امت کو ساتھ اس کے ترغیب کیا ہے اور امر باستحباب فرمایا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ ایک وقت ہے اور ایک نماز
 کہ اول وقت اور سکا اشراف ہے اور آخر اسکا قبل انتھاق نصف النہار تک اور جو بعض اوقات میں دونو وقت میں نماز پڑھی
 ہے اس جگہ سے گمان لیگئے ہیں کہ مگر اس جگہ دو وقت اور دو نمازین اور بعضی صغریٰ اور ضحوت الکی ہی بھی
 کہیں والد علم اور وہ جو کہا ہے علم کو کہ اختلاف ہے صلوٰۃ صغریٰ بعضی نے اثبات کیا ہے اور بعض نے نفی اور بعض نے
 سنت کہا ہے اور بعض نے بدعت اور ہر ایک نے اپنی اپنی جانب کی روایات کو ترجیح دیا ہے ظاہر وہ ہے کہ یہ اختلاف نماز
 اخیر میں ہے کہ اسکا نماز چاشت کہتی ہیں نماز اولیٰ میں کہ اسے نماز اشراف کہیں اور عدد رکعات اس نماز میں بھی
 اختلاف ہے اور وہ محسب اختلاف ایام اور احوال کے موافق نشاط اور کسل ساتھ انہما مہمات کے چاہے اور اگر کمال

اختیار ہر رکعت کی ہے اسلئے کہ احادیث اسکی سب صحیح ہیں اور احادیث اول و ثلث و اعداد کی بعض صحیح اور بعض ضعیف و اسلم و وصل۔ نماز عیدین میں جان کہ عید کو عید اسلئے کہ عید کر قی ہے اور مکرر کرتی ہے اور یہ وجہ عام ہے شامل اور مواسم کو بھی اس لیے بعض نے قید اور زیادہ کی ہے اور کہا ہے کہ عید کر قی ہے ساتھ فرج اور سرور کے پس موجب فرح اور سرور عید فطر میں شکرانہ تمام ہونے نعمت صیام کا ہے اور عید اضحیٰ میں تمام ہونا نعمت حج کا اور محبوب کہ عید ہفتہ ہے شکرانہ تمام نمازون ہفتہ کا ہے اور عیدین میں اور جمعہ میں پہنچنا اجل واجب نیاب کامنوں ہے اور در باب غسل یوم الفطر اور یوم النحر اور یوم العرفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو حدیثیں آئی ہیں ایک بروایت فاکہ بن سعد اور دوسرے بروایت زیاد بن عیاض اشعری کے اور کتب سندین ہرگز کوئی حدیث اس باب میں منقول نہیں غیر ان اثر ابن عمر کے کہ جامع الاصول میں موطاسی لایا ہے کہ تہ عبد اللہ بن عمر کہ غسل کرتے تھے پہلے چائے سے عید گاہ میں اور تاخیر نماز عید الفطر اور تعیل نماز اضحیٰ منوں ہے وصل استقاسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صاحب مواہب اللیہ لکھتا ہے کہ خلاف نہیں کیا کسی ایک نے علامے منوینت نماز استقامین الا امام اعظم نے اور نماز استقار و رکعت ہیں اور تحویل رد کہ منقول اور مردی ہے استقامین تفاعل ہے ساتھ قلبی حال کے وصل صلوٰۃ کسوف میں اور اور مشہور وقت میں استعمال خسوف قمر میں اور کسوف شمس میں ہے اور روایات حدیث بعض کفار روایت کیا ہے دونوں اور بعض نے برخا اور احادیث کہ اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذکور اور مجتہدین سب کسوف شمس میں ہیں بجز ایک حدیث کے کہ شیخ ابن حجر نے شرح اپنی میں اور پرشکوۃ کے خسوف قمر پر حمل کیا ہے وصل صلوٰۃ الخوف میں۔ صلوٰۃ خوف ثابت ہے ساتھ کتاب اور سنت کے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ کفار نے کہا اگر ہم حملہ آور مسلمانوں کے مانعین کرتے پارہ پارہ کرتے اونکو اور کہا کہ اونکو ایک نماز کہ محبوب تر ہے اموال اور اولاد سے اور وہ نماز عصر ہی اسوقت میں اور پادنگے کرنا چاہئے پس جبرئیل علیہ السلام اور یہ خبر حضرت محمدؐ پہونچائی پس پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز خوف وصل عبادت سفر میں آداب سفر اور اویہ اور اذکار کہ وقت رکوب راحلہ اور ترول منزل میں وقت رجوع وطن تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی کتابوں میں مذکور ہیں لیکن اس جگہ دو مسئلہ مذکور ہیں ایک مسئلہ قصر اور دوسرا مسئلہ جمع قصر وہ کہ نماز چارگانہ میں دو رکعت اور فرماتے یہ قول متفق علیہ ہے درمیان علما امت کے کسیوا و سہین خلاف نہیں۔ اور صورت جمع بین الصلوات

وہ ہی کہ جب رحیل پس از نوال واقع ہوتا نماز ظہر کو تاخیر فرماتے وقت عصر تک نزول فرماتے اور جمع کرتے یہاں ظہر اور عصر اور اسکو جمع تاخیر کہیں اور اگر وقت پیش از رحیل آتا کہیں نماز ظہر پڑھ کر سوار ہوتے بعد از ان جب وقت عصر آتا نزول فرماتے اور نماز عصر ادا کرتے اور اس صورت میں جمع بخین واقع ہوتی اور بعض اوقات میں ظہر کو ساتھ عصر کے جمع کرنے وقت سوار ہوتے اور اسکو جمع تقدیم کہیں اور اسطرح مغرب اور عشاء میں یعنی اگر کوچ پیش از مغرب واقع ہوتا اور وقت مغرب کا راہ میں آتا نماز مغرب کو تاخیر فرماتے تا وقت نزول میں مغرب اور عشاء کو جمع کرتے جمع تاخیر اور اگر وقت مغرب پیش از رحیل آتا مغرب اور عشاء دونوں کو جمع کرتے جمع تقدیم اور سوار ہوتے اور امام اعظم کے نزدیک مطلق جائز نہیں اور وہی قول کی وہ ہے کہ بغیر اوقات نماز قطعی ہے اور ثابت ہوا ترکہ شک اور شبہ کو ادرسمین دخل نہیں یا شک کہ تاخیر نماز کو وقت سے اور تقدیم نماز کو اوپر وقت کے کبار سے گناہ ہے اور شیخ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا ہے کہ بعض شافعیہ کے نزدیک جمع افضل ہے اور ایک روایت میں امام مالک سے آیا ہے کہ جمع مکروہ ہے اور فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محض جمع لئے تھا والدعاء تمبیہ وہ گذار بن الصلوٰۃ میں حق مسافر میں تھا لیکن جمع بین الصلوٰۃ میں مقیم کے لیے ترمذی کہتا ہے کہ بعض نے تابعین سے رخصت دی ہے اسمین مریض کے لیے اور ساتھ اسکے قابل ہیں احمد و اسحاق اور طبرانی اور ساتھ اسکے قابل ہے شافعی اور احمد و اسحق اور قابل نہیں شافعی ساتھ جمع کے مریض کے لیے اور ابن عباس سے روایت لاتا ہے کہ کما من جمع بین الصلوٰۃ میں غیر عذر فقد آتا بابا من ابواب الکبیرۃ یعنی جسے اکسہ پڑمین دونائین بے عذر پس تحقیق آیا ایک دروازہ کو دروازوں کبیرہ سے۔ اور عمل اسی حدیث پر ہے جمہور امت کے نزدیک کہ جمع مکمل کیا جائے دونائوں میں مگر سفر اور عرفہ میں انتہی وصل نماز جنازہ میں مسائل کتاب الجنائز کی اور احادیث والہ اور آداب اور مقدمات اسکے بہت ہیں فضیلت مرض اور ثواب اسکے سے اور ثواب عبادت اور آداب اسکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عبادت کے لئے کوئی دن مہین نہ تھا بلکہ سب اوقات میں شب و روز سے عبادت فرماتے جیسا کہ لوگوں میں متعارف ہے کہ رات کو یا روز شبینہ اور شبینہ عبادت نامبارک ہے مگر کرتے اور آنحضرت در چشم کے لئے بھی عبادت کرتے تھے اور نماز جنازہ میں کہیں چار تکبیر کہتی اور کہیں پانچ اور کہیں چھ اور عمل صحابہ بھی مختلف آیا ہے اور ہاتھ ہر تکبیر میں اونٹا تے مذہب شافعی اور احمد کا یہی ہے اور امام مالک سے تین روایتیں ہیں فرح کل میں اور عدم فرح کل میں اور رفع اول میں اور عدم رفع بواقی میں اور مذہب ابو حنیفہ یہی ہے اور بعض روایات میں پڑھنا فاتحہ کتاب اور سورہ کا بعد آنحضرت

ہے اور ہے اور کہا ہے کہ جہنم پر تعلیم تانا لوگ جانیں کہ سنت ہے اور آنحضرت ہمراہ جانا پیا دیا جانے سے اور اس کا کبھی
 بعد چاہتے کہ چھپے جنازہ کے جاوے اور نماز جنازہ اور غائب کے حضرت سے مائورنین الا اور پناشی کے کہ حبشہ میں مرا تھا
 نماز پڑھی ہے اور گو گو کو بلند فرماتے اور اوہرا دے کے بنا سنگ و خشت وغیرہ سے مگرتے اور ساتھ گچ اور گل کے سخت مگرتے
 اور اوہرا گو کے عمارت اور قبہ نہ بناتے اور یہ سب بدعت ہی اور مکروہ سفر السعادت میں ہی لکھا ہے اور حدیث صحیح
 میں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا لعنت کرے حق تعالیٰ یہود کو کہ پکڑا قبور ابنی اپنی کو مساجد اور لعنت کرے ان عورتوں کو کہ نہ بار بار
 قبور جاوین اور بعض نے کہا ہے کہ مینہ اور لعنت اول میں نبی اور بعد از رخصت عورتیں ہی داخل ہیں اور منہ از جنتہ
 قلت صبر اور کثرت بزع اونکی ہے اور چراغ روشن کرنا اور پیر کے ممنوع ہے مگر وہ کہ اس کے سایہ میں کچھ کام کریں بالوگ
 راہ چلین اور نہ نماز پڑھنا مواجد قبر کے مکروہ ہے اور بعضوں نے مقبرہ میں ہی مکروہ رکھا ہے اور عادت نہ تھی کہ لوگ
 جمع ہو کر میت کے لئے قرآن اور نعت پڑھیں نہ اور قبر اور تہ خیر اور اسکے اور یہ سب بدعت ہی الا لغزیت الہلبیت اور
 تسلی اور صبر فرمانا اونکو مستحب اور سنت ہی لیکن یہ اجماع مخصوص روز سیوم اور ارتکاب تکالیف اور صرف امور
 یتامی کا ہے بدعت اور حرام ہے اور حد لغزیت تین دن میں اور جواز ان مکروہ واصل سنن روایت میں مراد استین
 روایت یہاں نمازین میں غیر فیضی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز شب میں بطریق راتہ اور وظیفہ پڑھتی تین
 عام ترکہ اور غیر مکروہ ہے اس لیے کہ چار رکعت پیش از عصر کو روایت میں ذکر کرتے ہیں اور حال آنکہ اونکو مکورات
 سے نہیں گنتے اور راتہ ظہر روایت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے چار رکعت پہلا اوس سے اور دوپہر کے اوکے اور
 اسی پر ہے عمل اکثر صحابہ اور اہل علم اور تابعین کا اور یہی ہے مذہب امام اعظم کا اور یہی حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت
 بعد از زوال چار رکعت پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس ساعت میں دروازے آسمان کے کشادہ ہوتی ہیں لیکن اس میں
 اختلاف ہے کہ یہ چار رکعت آیا سنت ظہر سے تین یا ناستقل و اسے راتہ ظہر کے اور راتہ مغرب دو رکعت میں پیچھے
 اوس سے اور راتہ عشا ہی دو رکعت میں پیچھے اوکے لیکن پڑھنا چار رکعت کا پیش از عشا احوال میں نظر سے نہیں گذرا
 اور کتب تحقیق میں اسکو مستحب رکھا ہے والہ اعلم اور بعض کے نزدیک سنت فخر واجب ہیں جیسا کہ تہرا ور کتے ہیں کہ
 سنت فخر ابتدا سے مکمل ہے اور درختم عمل اور بیہ کر پڑھنا اونکا یہ عذر جائز نہیں تنبیہ عامہ اس میں کہ متعارف ہوئے
 کہ بعد از سنت اخیر ظہر اور سنت مغرب اور عشا کے دو رکعت نقل پڑھتے ہیں وجہ اسکی نہیں معلوم ہوئی کہ کمان سے ہی اور

الترام اذ کرتا اولکامیہ کربھی تالی غزایت سے نہیں کہ عادت لوگوں کی ایسی ہی ہے فند بر نوع میسر می کوکوچین
 زکوۃ لغت میں یعنی نانا اور افزونی اور طہارت اور پاک کی ہے اور زکوۃ کو صدقہ بھی کہتے ہیں اور اصح وہ ہے کہ
 وجوب زکوۃ بعد از ہجرت ہے سندنانیہ میں پیش از وجوب رمضان یا بعد اوس سے اور فرضیت زکوۃ چار صنفین
 ہے ایک صنف زرع اور ثمار نہ مثل بقول اور خضر ادات و دوسرے صنف ہیثمۃ الانعام شتر اور گناؤ اور
 گو سپند سے تیسرے صنف زر و سیم کہ قوام و معاش عالم والوں کا باعتبار تقویم و اشیاء کے اوسکے ساتھ ہے
 چوتھی صنف اموال تجارت میں جس قسم سے کہ ہر صنف اموال میں ہر سال میں ایک بار اور زرع اور
 ثمار میں بوقت حصاد اور درو اور چنگلی اونکی کے اور شرع شریف میں ہر صنف میں مال سے ایک نصاب نغین پائی ہے
 جیسا کہ نقرہ دو سو درہم میں کہ روپی اور اسکے بحساب ہمارے دیا کے باون تولہ ہو دین اور ذہب بیس مثقال میں کہ
 بوزن اس دیا کے ساڑھی سات تولہ ہوے اور غلات اور ثمار میں پانچ دسقی کمی ہیں کہ آٹھ سو من شرمی ہوے
 اور دسقی سات صاع ہیں اور نصاب زکوۃ گو سپند چالیس من اور گناؤ تین من اور شتر پانچ من ہے اور
 آنحضرت شتران صدقہ کو بست مبارک داغ فرماتے تھے اور اکثر داغ اوپر گوش کے فرماتے اور داغ کرنی ہوتا
 میں ظما کو اختلاف ہے صحیح وہ ہے کہ اگر اوسمین مصلحت ہو مثل علامت اور تیز کے فخلط ہو دین جائز ہے اور آدمی کے
 داغے میں بقصد علاج اسمین بھی اختلاف ہے اور صحیح حرمت اور کراہت ہے مگر بوقت انحصار علاج کے اوسمین بقول
 طبیب حاذق کے اور یہ تاثر اور صدقہ فطر واجب ہے اور ہر مسلم و یا زن آزاد یا بندہ خورد یا بزرگ کے اور بچہ
 بندہ اور صغیر پر یعنی وجوب کے سید اور والد پر ہے اور صدقہ فطر نصف صاع ہے گندم سے اور صاع تمر اور زیتون
 اور وزن صاع میں اختلاف ہے بوزن جمانیکہ شاہی نصف صاع سواد و سیر ہوتا ہے اور افضل وہ ہے کہ صدقہ فطر
 پیش از نماز عید دیوین اور صدقہ تطوع اگرچہ امر ایجابی نہیں اور اوسکی ترک پر وعید نہیں لیکن اوسکو آنحضرت بہت
 دوست رکھتے تھے اور بہت خوش ہوتے تھے اور بانواع شتی دیتے تھے نوع چوتھی بیان صیام میں صوم
 عبارت ہے روکنا لفسر کا طعام اور شراب اور جماع سے لیکن صوم کامل وہ ہووے کہ جوارح اور اعضا کو معاشی
 اور حرکات شنیعہ سے باز رکھیں اور صحیح بخاری میں فیصلت صوم میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ صوم میرے
 لیے ہے اور میں جزا دیتا ہوں ساتھ اسکے اور نہی فرضیت صوم کی سندنانیہ میں ہجرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

افطار میں تعجیل اور تسوین تاخیر فرماتے تھے اور صیام ابامہین میں تاکید فرماتے اور صیام دہرے تھے اور روزے کو
 ۱۰ اور پختہ بنے میں بھی تحریر صوم فرماتے اور عشرہ ذیحجہ میں کہ مراد اس سے نوروز میں روزہ رکھنے اور روزہ عشرہ
 میں اور آخر عمر میں اگر باقی رہا میں نوین کو بھی روزہ رکھو گا اور روزہ اگر حج میں ہوتے افطار فرماتے اور
 فضیلت صیام شش عید میں فرمایا ہے کہ یہ چہرہ روزہ متصل رمضان کے برابر صیام دہرے کے ہیں اور یہ بھائی
 اعتکاف فرماتے عشرہ اخیرہ میں مگر ایک رمضان میں کہ اعتکاف فوت ہوا اس کے قضا ماہ شوال میں فرماتے نوع
 پانچویں میان حج و عمرہ میں حج لغت میں معنی قصد آیا ہے اور شرع میں قصد بیت اللہ اور وجہ مخصوص کے
 اور تحقیق لفظ حج میں فتح اور کسرہ عادی و نولعت ہیں اور عمرہ معنی زیادت آیا ہے اور یہی عمارت اور زکات زن ہیں
 آیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد از ہجرت ایک حج کیا ہے کہ اسکو حجہ الوداع اور حجۃ الاسلام کہیں
 اور عدد و عمر دن آنحضرت چار کی ہیں۔ اول عمرہ حدیدہ کہ سال ششم میں ہجرت سے وقوع آیا ہے۔ ثانی سال ہفتم میں
 ثالث سال شہتم میں کہ سال فتح مکہ ہی۔ رابع وہ عمرہ کعبہ کے ساتھ سال دہم میں حجہ الوداع میں کیا اور پنج فرمائی آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تربیۃ اونٹ اپنی دست مبارک سے اور یہی عدد تربیۃ عمر شریف حضرت کے تھے۔
 اور وجہ تسمیہ چاہہ ضرر کے ساتھ ضرر کے از ہجرت بسیاری اسکی پانی کی ہے اور ضرر موم اور زمازم ماد کثیر کو کہیں
 اور معلوم کیا جا ہے وہ ذبح کہ جسکے ساتھ تقرب حاصل ہوتا ہے میں ایک ہدی کہ اسکو حرم میں پہنچیں بالیجاوین۔ سدس
 اخیر کہ روزاضحی قربانی کرین غیرے عقیدہ کہ مہلولہ کے لئے ذبح کرین اور راضیہ میں ضاحی کو چاہے کہ ترک فص اشعار
 اور انعام کرے واللہ اعلم نوع چھٹی اذکار و دعوات و استغفار میں۔ تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ذکر خدا کی
 کرتے تھے جمیع احیان اور اوقات میں اور کوئی چیز انکو ذکر حق سے نزوکتی تھے اور سخن حضرت کا مجموعہ یا حق اور محمود
 اور تہجد اور توحید اور تسبیح اور تقدیس اور تملیل اور تکیہ میں ہوتا تھا اور سب حالت قیام اور قعود اور اضطباع اور ایاب
 و ذوات اور اکل و شرب اور نوم و لیقظہ اور ولوج و خروج اور سفر و اقامت اور رکوب و قدوم اور سائر حالات میں فکر
 حق تعالیٰ سے زبان اور دل حضرت کا جدا اور منقطع نہ ہوتا تھا اور رضیلت دعا اور تحریص اور ترغیب اسکی میں آیات
 اور اخبار اور آثار زیادہ حد و حصر اور شمار سے وارد ہوئے ہیں اور کافی ہے اس کے اثبات میں امر حق تبارک و تعالیٰ
 او عوفی استجب لکم یعنی پکار و مجبی قبول اور اجابت کرو میں تمہارے لئے اور قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

المرامح البات یعنی دعا ہے عبادت کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائی ہیں بہت کوشش اذیاء اور آداب کہ نہ کو رہیں کتب میں اور عمدہ سب میں اکل حلال اور صدق مقال اور عید و عید اور عدم استقبال اور ابتدا و ثناء و الحمد للہ اور صلوة اور سلام اور حضرت اور آل اور اصحاب اور نیک پیر اور ایک آداب دعا سے رفع یدین اور ربطا و نکاحا مقابل و کعبہ اور اور بعض روایات میں خدا نے تنگی میں بھی وارد ہے اور حدیث بخاری میں بروایت ابی ہریرہ آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر غیر کے لئے ایک دعا ہے سب اب اور میں چاہتا ہوں کہ پوشیدہ اور پنهان کردین اپنی دعا کو شفا امت کے لئے افرت میں اور تمہی آنحضرت کہ استغفار کرنے سے ساعت بساعت اور روایت ابی ہریرہ میں آیا ہے کہ شتر بار اور ایک روایت میں زیادہ شتر بار سے ہر روز اور ایک روایت میں سو بار آیا ہے اور کہا ہے کہ استغفار کہنا حضرت کا تعلیم و تشریع ہے امت کے لئے ہمیشہ استغفار و تائب ہو دین والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم و مغفور ہیں استغفار و توبہ کس چیز سے کرن یا یہ کہ استغفار امت کے لئے ہو و وصل قرات آنحضرت میں وصف قرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرات مرثیہ مفسرہ تہی حرفا بعد حرف اور مد کرنے سے اور وقفہ اور سرایت کے اور حدیث صحیح میں آیا ہے زینو القرآن باصواتکم یعنی زینت اور آراش و قرآن کو اپنی آوازوں کو پڑھا اور اختلاف کیا ہے علمائے مسلمان یعنی بن سائہ قرآن کے بعض نے جائز رکھا ہے یعنی اگرچہ لازم آوے افراط میں اور اشباع حرکات اور مانند اسکے میں تغنی اگرچہ بقوانین موسیقہ ہو و بعضوں نے مطلق منع کیا ہے اور حق وہ ہے کہ تطرب اور تغنی اور رد و وجہ کے ہے اور ایک وہ کہ اقتضا کرے اور سکون طبیعت اور سماعت کرے نہ اس کے بے تکلف اور مفرین اور تعلیم کے اور وجہ دوسری وہ کہ ساتھ صن کی صنایع موسیقہ سے ہو و مگر تکلف اور فصیح اور مفرین کے اور یہی ہے کہ اس کو سلف نے مکر وہ رکھا ہے اور انکار کیا ہے قرات کا ساتھ اس وجہ کے اور صاحب مواہب کہتا ہے کہ ابواسحاق ثعلبی نے ذکر اسرار اس جماعت میں کہ مہنون نے مجلس سماع میں جانی ہے ایک مجدد تصنیف کیا ہے اور کتاب نفحات الانس میں بھی مذکور ہے وصل اور جبکہ سنخی یعنی قرآن میں واقع ہوا اگر قبل سماع غنا سے اشارہ کیا جاوے دو رنو وے جانا چاہیے کہ اس مسئلہ میں اختلاف بہت آیا ہے قید و حدیثا و قول و فعل۔ بعض ساتھ اباحت کے قابل ہوے ہیں اور مباشرت اس کے ساتھ کی ہے اور بعض نے انکار اور وجہ تائب کیا ہے اور بعض متوقف اور تردد رہی ہیں اور کہا ہے کہ نہ یہ کام کرن بہم نہ انکار اور حاصل کلام اس جگہ

تین طریق ہیں ایک مذہب فقہا اور یہ انکار کرنے میں اشرا انکار اور سلوک کرنے میں سلک تعصب اور غنا و عین اور طلاق
 کرنے میں اوسکے فعل کو ساتھ فہم کبائر کے اور اوسکے اعتقاد کو ساتھ کفر اور زندقہ اور مالک کے اور یہ افراط اور
 خروج سے طریقہ اعتدال اور انصاف سے ۱۰۹ رد و سہ نظر یہ محدثین کا ہے اور وہ کئی ہیں کہ تحکیم اوسکی حدیث
 صحیح اور نص صریح سے ثابت نہیں ہوئی ہے بلکہ جو کچھ وارد ہوا ہے اس میں باب میں احادیث سے یا موضوع میں یا بطور
 اور ایسی ہے آیات قرآنی اگرچہ تفسیر کیا ہے اوسکو بعض تفسیرین کے ساتھ اوس چیز کے کذالات اور حرمت غنا کے کرے
 لیکن اوسکے لیے تاویلات اور محال ہی اور میں پس جب ثابت ہوئی حرمت ثابت ہوئی حل اور امانت۔ تیسرے طریقہ
 صوفیہ کرام کا اور مذہب اوسکے اس باب میں مختلف اور افعال مجتہد آئے ہیں بعضوں نے اجتہاد کیا ہے اور
 بعض نے سبباً شریعت لیکن انکار انکار اور اعتدال اور اجتناب اتھوی ہووے کہ مذہب انکار اختیار بزمیت اور اعتدال افعال
 اور افعال جمیع اوقات اور احوال میں لیکن اوپر بعض کے ان میں غالب آیا ہے ولع اور شوق اور سکر محبت اور طبع کا
 اور وجد اور حکم انکا حکم والد اور سکران کا ہے ۱۱۰ صاحب کتاب الاقناع باحکام السیاح نے کہا ہے کہ قتا اور
 دو وجہ کے ہے ایک وجہ کہ جاری ہوئی ساتھ اوسکے عادت کہ استعمال گنجاتی ہے منتیظ قلوب اور مخا فطرت اعمال اور عمل انکا
 اور قطع مفاد و طریق حج میں وصف کیا اور زمزم اور مقام میں اور طریق غزوہ اور وصف حرب اور جہاد اور مبارزت میں
 اور شغل غنائے کے تسکین اطفال کے لیے اور مانند اوسکے اور یہ مباح ہے اگر سالم ہو ذکر فواحش اور مجربات سے بلکہ
 مذہب ہے ۱۱۱ و ر سماع غنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے ستیفیض اور مشہور ہے ۱۱۲ و اسطرح سعد بن ابی
 سے کہ افضل بین تابعین میں سے ۱۱۳ و ر سعید بن جبیر کہ اعظم تابعین سے ہیں اور رابرہ بن سعید کہ
 امام وقت تھے اور مکاتبت کیا ہے صاحب تذکرہ سے کہ پوچھے گئے امام جعفر اور سفیان ثوری کا
 غنا سے پس کہا دو نوئے کہ نہیں غنا کیا کرے اور نہ اسوا و صغار سے اور امام یوسف کہ سب اوقات
 حاضر ہوتے تھے مجلس رشید میں اور ہوتا تھا او سمین غنا پس غنا سے تھے اور روتے تھے اور پوچھا گیا امام مالک سے
 پس کہا متکرر نہیں اوس سے گویا می یا جاہل یا عراقي خلیفہ الطبیع اور یہی حال اور قول ہے اور دنگا ہی واسطے طوالت
 کے نظم کو رد کا گیا اور امام شافعی سے کہ کراہت غنا منقول ہے مراد وہ ہے کہ ترک اوسکا اولی ہے اور امام احمد
 منہل صحیح ہوا ہے اوس سے روایت میں کہ سنا ہے غنا کو پاس بیٹھی اپنی کے نام اوسکا صالح ہے وصل اور صاحب

امتناع نے شماع میں تین قول ذکر کئے ہیں حرمت اور کراہت اور اباحت اور دلائل ہر مذہب بھی گویا لیکن مذہب اباحت کو ترجیح دیا ہے موافق دعا اپنی کے اور مقصود شیخ عبدالحق علیہ الرحمہ کا نقل اقوال سے اباحت سماع ہے ماسلوم بلکہ مسئلہ مختلف فیہ ہے جزم کرنا ایک جانب کا اور ترجیح اوسکی اور تعصیب کرنا دوسری مناسب طریقہ اختلاف کے نہیں ہے پس چاہیے کہ زبان حال اور قال طعن اور تشنیع اور تضلیل اور تہقیر بزرگوں سے باوجود تعارض اولہ اور ثانیہ طرف اور وجود علما اور فقہاء اور عرفاء کے اوس جانب دوسرے میں قطع نظر راجح اور مرجوح سے نگاہ رکھی اور سرشتہ ادب رکھ کر فروصحت عافیت گرچہ خوش افتاد اسی دل و جانب عشق غریزہ است فرو گذارش لیکن وہ مختلف فیہ ہے بعضیوں نے مباح کیا ہے اور بعضیوں نے مطلق حرام اور بعض نے فرق کیا ہے جلاجل دار اور اوسکے غیر میں اور صواب اباحت اوسکی گاہے نکاح میں اور بعض نے اعلان اوسکا ہدف مستحب کہا ہے اور شباب کہ معنی نے ہے اور عہد کہ اوسکو بر طبق کسین اوسمیں ہی اختلاف ہے اور وہ کہ قول محدثین کا ہے کہ نبی شارع سے ثابت نہیں ہوئی اور کوئی حدیث اس بات میں بر ثبوت نہیں پہنچے مراد وہ ہوگی کہ نہیں اوسکی علی الاطلاق اور تحریم اوسکی لذات ثابت نہیں ہوئی بسببکہ عمر اور زنا اور اوسکی امثال میں ثابت ہے لیکن نفی اور اوسکی استماع میں حیثیت اتباع سیدالورعی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور افتاء اصحاب اور اتباع آنحضرت کہ بطریق تقرب اور تبادلاً ویراؤسکے اجتماع کیا ہو مطلقاً باقی ہے جو اسے وہ ہے کہ محل اور مقام آنحضرت متعالی اور برتر ہے اور اردن کے اوصناع اور شارب مختلف اور بعض کے جانب توجہ اور اتفاقاً غالب آئی اور احتیاط دامن گیر ہوئی اور ذوق و جمیع عبادات اور طاعات میں صالح اور اور بعض کے سکر اور مستی نے غلبہ کیا اور ذوق اور شوق اوسکو سماع میں پایا گیا پس دعا وہ ہے کہ بلبر مختلف فیہ ہے اور امر مختلف فیہ میں ایک کو دوسرے پر عیب اور طعن ٹکراتا چاہیے اور ہر ایک کو اوسکے حال پر چھوڑ دینا بہت عیب ہے بلکہ بگفتی ہنرش نیز گویا نفی حکمت مکن از ہر دل عامی چند و والد اعلم بالصواب والیہ المرجع والایات وصل طعام و شراب و لباس و نکاح و نوم میں۔ بروایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آیا ہے کہ ما پر ہنوشکم پیہنبرخا اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ پیری کے ہرگز اور تھے آنحضرت اہل و عیال اپنی میں کہ نہ طلب کرتے تھے اونسے کوئی طعام خاص اور شراب جو کھانے کا لیتے اور جو پلاتے پی لیتے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہنوش آتی نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا میں تین چیزیں طلب۔ اور نہ۔ اور طعام پس پلا

علیہ وآلہ وسلم سے تحریر کیا اور وہ ایک طعام ہے کہ طیار کیا جاتا ہے آئی سے اور بہت عسیدہ کے لیکن قین نزلوں کے
کہ اقل الطبری اور کیا ہے آنحضرت نے اقل کو کہ او سکون فاری میں خبرات کمین ڈالا جاتا ہی طعامون اور شوق
میں اور کیا ہے رطب اور تمر اور رطب کو اور دوست رکھتے تھے جذب کو کہ او سکون چارہ گی لکین اور وہ ایک
چیز ہے کہ درخت خرما سے نکلے ہے کہ او سکون شجرہ النخل کمین اور کیا ہے پیر کو اور کیا ہے آنحضرت نے
بطح ساتھ طب کے اور ایک روایت بن طنج واقع ہوا ہے بتقیم طا اور تناول فرماتے آنحضرت نو کہ بلیدانہ کے
بوقت رسیدگی اونکے اور پیر نہ کرتے تھے اوس سے اور زمین کیا یا حضرت نے سیر اور پیر نظام کو بلکہ کتے فرمایا ہے کہ او سکون
کہا کر مسجد میں نہ آوے اور جامع کو بھی اسی پر قیاس کیا ہے اور کراہت اونکی نیز یہی ہے نہ تحریری وصل طریق تناول آنحضرت
میں اور تے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تناول فرماتے تھے ساتھ تین انگشت ابهام اور سبایہ اور وسط کے روایت
ایا او سکون ترمذی نے شامل میں اور صاحب مواہب حدیب مرسل لایا ہے کہ آنحضرت نے ساتھ بائچ انگشت کے کیا ہے
وجع میں الحارثین باختلاف احوال اور اوقات ہے اور رطب انرا کل یہ لعن اصحاب او صدقہ امر واقع ہوا ہے اور بعض روایت
میں بیانا اصحاب کا اطفال اور خدام کو بھی وارد ہے اور تے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نکلتے تھے متکی اور فرماتے تھے
کہ میں بندہ ہوں جیتا ہوں بطر کہ بیٹین بندے اور کیا تا ہوں بطرح کہ کمادین بندے اور صورت عارضہ رخصت ہے
اور صاحب مواہب نے کہا ہے کہ جو ثابت ہوئی کراہت انکا کی یا ہونے اور سکون مختلف اولی پسر منسوب صفت جلو میں
اکل کے لیے وہ ہے کہ دوزانو پرینے اور پشت دوزانو قدم کے یا ایستادہ کرے ہامی راست کو اور بیٹے اور بیای چپ کے
اور جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک طعام میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے اور اگر بسم اللہ کے کافی ہے اور
حاصل ہوتی ہے سنت اور بعد طعام کے حمد کرتے تھے خدا سے غرض کل اور صغیر حمد کے متعدد ماٹو میں اور اس قدر کافی ہے
کہ کہ الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین یعنی سب تعریفین ثابت ہیں اللہ کے لیے جسے نکلیا ہیکو اور پلا ہیکو
اور گردانا ہیکو مسلمانوں سے اور آنحضرت دہوتی تھے دست مبارک پیش از طعام اور بعد اوس کے اور نکلتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام گرم کو اور زمین کیا یا حضرت نے اور بخوان کے ہرگز اور زمین کیا تھے ان تک
ولیکن کیا ہے اور سفر کے کہ وہ چرم یا برگ خرما سے تھا اور مواہب میں کتاب ہدی سے نقل کیا ہے کہ بعض طبانی
کہا ہے کہ جو کوئی چاہے حفظ صحت بعد از عشاء می کرے باندازہ سو قدم کے اور خواب نہ کرے عقب او سکے کہ مضر ہے اور

نیز یہ روایت ہے کہ آنحضرت نے تناول فرمایا تھے
اور صاحب مواہب حدیب مرسل لایا ہے کہ آنحضرت نے ساتھ بائچ انگشت کے کیا ہے
وجع میں الحارثین باختلاف احوال اور اوقات ہے اور رطب انرا کل یہ لعن اصحاب او صدقہ امر واقع ہوا ہے اور بعض روایت
میں بیانا اصحاب کا اطفال اور خدام کو بھی وارد ہے اور تے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نکلتے تھے متکی اور فرماتے تھے
کہ میں بندہ ہوں جیتا ہوں بطر کہ بیٹین بندے اور کیا تا ہوں بطرح کہ کمادین بندے اور صورت عارضہ رخصت ہے
اور صاحب مواہب نے کہا ہے کہ جو ثابت ہوئی کراہت انکا کی یا ہونے اور سکون مختلف اولی پسر منسوب صفت جلو میں
اکل کے لیے وہ ہے کہ دوزانو پرینے اور پشت دوزانو قدم کے یا ایستادہ کرے ہامی راست کو اور بیٹے اور بیای چپ کے
اور جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک طعام میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے اور اگر بسم اللہ کے کافی ہے اور
حاصل ہوتی ہے سنت اور بعد طعام کے حمد کرتے تھے خدا سے غرض کل اور صغیر حمد کے متعدد ماٹو میں اور اس قدر کافی ہے
کہ کہ الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین یعنی سب تعریفین ثابت ہیں اللہ کے لیے جسے نکلیا ہیکو اور پلا ہیکو
اور گردانا ہیکو مسلمانوں سے اور آنحضرت دہوتی تھے دست مبارک پیش از طعام اور بعد اوس کے اور نکلتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام گرم کو اور زمین کیا یا حضرت نے اور بخوان کے ہرگز اور زمین کیا تھے ان تک
ولیکن کیا ہے اور سفر کے کہ وہ چرم یا برگ خرما سے تھا اور مواہب میں کتاب ہدی سے نقل کیا ہے کہ بعض طبانی
کہا ہے کہ جو کوئی چاہے حفظ صحت بعد از عشاء می کرے باندازہ سو قدم کے اور خواب نہ کرے عقب او سکے کہ مضر ہے اور

ناز بہتہا پیچے کمانے کے آسان کرنا ہے ہضم کو وصل بیان ثمر آب آنحضرت میں ولیکن ثمر آب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس تحقیق دوست رکھنے سے آب غیر بن اور سرد کو کہلاتے تھے صواب رضی اللہ عنہم سرسقی سے کہ ایک چمچہ ہے کہ درمیان دینہ اور اسکے دودن کی راہ ہے اور لاسے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آب فرج کرنے سے وقت مباح اور نوش فرماتے تھے اور جب چند ساعت اوپر اوسکے گذر تین اور جوع پیدا ہوتی جو حاضر ہوتا طعام سے تناول فرماتے اور دوست رکھنے سے حضرت لیں کو اور فرماتے تھے کوئی چیز نہیں کہ کفایت کرے طعام اور شراب سے اور کام دو نو کا کرے مگر لیں ہی حضرت فرمایا ہے تین چیزیں اگر کوئی دلو سے پھرنا چاہے لیں اور دس بار اور ایک حدیث میں لم یب بجات وہن واقع ہوا ہے اور احبابا حضرت نے تکرار ہی کیا ہے لینے پانی کشانہ پیاسے انار وغیرہ سے نہ ساندہ نہ کہ مثل چاہا ہوا ہے اور آنحضرت پانی اوپر کمانے نہ پیتے تھے کہ مفسد ہے اور جب تک طعام رو یا نہ تمام نہ اوسے پانی پینا نہ چاہیے اور پانی پینے سے روایت کیا اسکو مسلم نے۔ الا آب زمزم اور آب وضو اور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پیتے تھے پانچ گز تین گز ساتھ۔ اور فرماتے تھے کہ یہ سیراب سازندہ تراور گوارندہ تراور شفا بخشد تر ہے اور قدح کو ہر بار دس بار بارک سے جا کر اور دم لینے اور دم لینے کو اندر قدح کے منہ فرماتے تھے اور جب نزدیک کرتے قدح کو ساتھ نہ نہ کہ تسخیر فرماتے اور جب جدا کرتے محد کتے یہ تین بار اور حدیث میں آیا ہے کہ جب رکنا جاوے ماڈہ پس چاہیے کہ نہ اوسے آدمی اور نہ اوٹھاوے اپنا ہاتھ کمانے سے اگر جو سیر ہووے جب تک کہ فارغ نہ ہووے قوم کہ یہ بات نخل کرتی ہی اوسکے ہنشین کو کہ شاید اوست حاجت باقی رہی ہو وصل بیان لباس حضرت میں۔ عادت شریف حضرت کی لباس میں توسیع اور ترک تکلف تمام سعادۃ میں مرقوم ہے کہ لوگ بعداً آنحضرت دو فرقی ہوئے۔ بعض نے مبالغہ کیا ترین اور نخل میں اور ثياب نفیس پہننا اختیار کیا اور اوسکے مفید ہوئے اور بعض نے الزام ثياب حشن اور حٹت اور خسیس اختیار کیا اور اوسکے مفید ہوئے اور یہ دونوں روش عادت طریقہ نبوی کے میں توسع اور عدم تقید اور تکلف ہر حال میں محمود ہے اور اگر احیاناً لباس نفیس گران بکا کہ حضرت کے لیے لوگ محرم اسی اور ارسال کرتے تھے بارادہ استعمال اوکی خاطر کے پینتے تھے لیکن جلد بدن مبارک سے اوتارتے تھے اور اوپر لوگوں کو ان کے تقسیم کرتے تھے اور اکثر علما و عبادہ اس سن اور حجابہ نفیس پہنتے تھے اور نیت اوکی اوس میں صالح تھی جیسا کہ آنحضرت وفود کے لیے نخل فرماتے تھے اور عبادہ و رعایا کے لیے بھی لباس جدا بناتے تھے وصل بیان ثياب حشن میں۔ نہ تمام عامہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب بڑا اور عیاری کہ اوس سے سر مبارک پر یا ہوتا اور نہ غیر حاضر

عجائب القسص جلد دوم

و قایم ہو کر اور برد سے اور آیا ہے کہ چودہ گز سے زیادہ نہ تھا اور کبھی سات گز ملوثا اور دراع شرعی ایک ہاتھ سے سر انگشت
 میاں سے بند مرفق تک اور صحیح مسلم بن حدیث عمر بن حرث سے آیا ہے کہ کما دیکھا میں آنحضرت کو اوپر منبر کے اور تھما اوپر سر مبارک کے
 عامہ سیاہ کہہ رکھے تھے طرف اوکے درمیان دو نو شانوں اپنے کے اور صاحب مواب ابن ارقم سے نقل کرتا ہے کہ گناہ
 یہ آستینیں فراخ دراز مانند اخراج کے اور عاتق مثل ابراح حادثین نہیں پہنا اور سکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 اور نہ کسی ایک نے اصحابہ رضی اللہ عنہم سے اور مخالف ہے سنت کے اور جنس خبیلا سے اور اوپر ہر تقدیر کے وہ جو داغ
 ہو ابے خرمت اور کراہت سے اسبیل اور تکویل سے آزار اور اسکے غیر میں مفید بقصد خیل اور تکبر اور ترنیں کی ہے
 اور جو باین قصد نمودے جیسا کہ دفع بردیا اور عارضہ کے ہو داخل اس حکم میں نمودے اور جانا چاہیے ازار اس جگہ
 کہ مذکور ہے بمعنی نبند کے ہی لیکن وہ ازار کہ عرف عجم میں ہے اور عرب اور سکو مرادیل کہنے میں اختلاف ہے کہ آنحضرت
 نے اور سکو پہنا ہے یا نہیں اور روایت کیا گیا ہے کہ یہی تھے آنحضرت سر او بل کو او سپہی نے صحابہ حضرت کے زمانہ میں اور اہل
 اور تہا محبوب ترین ثیاب حضرت کے نزدیک فیض اگرچہ ازار اور رد اہی پہنے تھے لیکن پیراہن کو بیت دوست رکھتی تھے
 اور تہا طول ردا آنحضرت کا چار گز اور عرض اوسکا دو گز اور ایک شبراور پہنا ہے آنحضرت نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبر و یہ
 تنگ آستین چنانچہ وقت وضو کے مستنساہ مبارک آستین سے نکال کر اور جبہ کو اوپر کتفین اور پشت کے ڈالتے پس ہاتھ دھوئے
 اور یہ حالت سفر میں تھا اور سفر میں جامہ تنگ پہنتے تھے اور صاحب مواب نے نووی سے نقل کیا ہے کہ اختلاف ہے علماء کا
 ثیاب مصفر میں پس اباحت کیا ہے ایک جماعت علماء اور تابعین اور من بعدہم نے اور امام اعظم اور شافعی اور مالک قائلین
 ساتھ اوسکے ولیکن کہا ہے امام مالک نے کہ پس غیر مصفر افضل ہے اور ایک روایت میں تجویز کیا ہے لیس اور سکا بیت
 اور سراون میں اور مکروہ رکھا ہے محافل اور اسواق میں اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ مکروہ ہے بکراہت تہیہ اور
 مذہب حنفیہ میں ہی اقوال ہیں صحیح وہ ہے کہ مکروہ ہے بکراہت تحریمی اور جائز ہے نماز ساتھ اوسکے بکراہت پس معلوم ہوا
 کہ جامہ مصفر اور معقروہ لون منہی عنہ ہیں ولیکن قنطلس کہ عبارت ہے ڈھانکنی سر سے ساتھ چادر اور مانند اوسکے اور دانی
 دو نو طرف اوسکی اوپر کتفین کے پس کہا ہے ابن قیم جوزی نے کہ وہ مکروہ ہے منقول نہیں آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم
 اور اصحابہ رضی اللہ عنہم سے اور حدیث بیہقی کی شعب الایمان میں اور حدیث سہل بن سعد سعدی اور ابن سعد
 طبقات میں حدیث انس سے اور سعد بن منصور سنن میں یہ سب احادیث رد کرتے ہیں قول ابن قیم جوزی کو وصل

اور ایسا آنحضرت سے خاتم ہی کہنشی تھے اور مسکو صحیحین میں بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے کیا خاتم کو نقرہ سے اور رہتی ہی وہ خاتم دست مبارک میں اور بعد آنحضرت کے دست ابو بکر رضی اللہ عنہ
 میں اور بعد اسکے دست عمر رضی اللہ عنہ میں اور بعد اسکے دست عثمان رضی اللہ عنہ میں تا آنکہ گریزی میرا میں
 کہ نام ایک چاہ کا ہے جانب مسجد قبا میں اور پہننا خاتم حدید اور صفرا و رخا س کا کردہ ہے۔ و لیکن خاتم ذہب پس صحیحین
 میں بروایت براؤین عازب اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آیا ہے کہ کمانے کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاتم ہبے
 اور خاتم بنجام حقیقی پس بروایت انس آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خاتم کرو بخاتم حقیقی اور مدینی سرخ زار
 برزنت اور نقش نگین آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم محمد رسول اللہ تا سطر اول میں محمد اور ثانی بن رسول اور ثانی بن
 الدیونین کہا ہے صاحب ہوا ہے ان لیس دو خاتم باز باہ میں کراہت ہے خصوصاً کہ فضہ ہو و سہ اور صاحب ہے اب
 ہی کتاب ہے کہ عبارت سے کراہت ظاہر ہوتی ہے نہ حرمت اور اصل میں لیس خاتم میں بن اختلاف ہے بیون تا اہل تم
 مباح رکھا ہے نہ کراہت اور بعض نے مکروہ رکھا ہے اگر قبضہ زینت ہو و سہ اور بعض مکروہ رکھیں مگر صاحب
 اور خداوند تکم کو اور حدیث میں ہی ایسا ہی آیا ہے و حاصل بیان نعل شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
 نعل او سے کمین کہ ڈبا بنی ساتھ اسکے قدم کو اور اگر ڈبا بنی جاوے ساتھ اسکے ساتھ انگسورہ ہے و ناظم
 صحیح بخاری میں بروایت انس آیا ہے کہ تین اقلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبیل اور قبائل تمام نعل ہوا و
 ایک دو ال ہے کہ ہوتا ہے درمیان دو انگشت کے اور تندی شامل میں روایت ابن عباسؓ کہ کیا ہے کہ دو قبائل
 کہ دونوں شراک اونکے اور بعض نے علماء حدیث سے نعل شریف کو مالیت علمیہ میں بیان کیا ہے اور فضل اور
 نفع اور برکت اوسکی بہت لکھی ہے اور ہوا حب میں تجربہ اوسکا دفع وجہ کے لیے ساتھ رکھتی اوس نعل کے کو وضع
 وجہ میں اور حصول امان کے یعنی بغات اور غلبہ دات سے اور حرزد بر شیطان مارو اور شرمندے اور تمیز طلاق اور ہر
 کے ذکر کیا ہے اور قصائد انکی مدح اور بیان فضائل میں انتساب کے میں و حاصل بیان فراش میں۔ اور فراش آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیحین میں عایشہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ کما تھا فراش رسول خدا کہ خواب فرماتے تھے اوپر
 اسکے ایک چرم محشو پیوست درخت خرما اور تما کو فہ او رکھا ہے کہ لیتے تھے آنحضرت اوپر حصیر کے اور نہ تھا اوپر بدن
 کی سوای ازار کا اور نشان پر گری می حصیر کے بلو میں اور آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ میرا ایک قوم ہی کہ وہ گئے شتاب انکو

باجد اذکر کیا ہے **اول** وقایع بعد از قوم شریف تاسیس مسجد قبا ہے کہ آنحضرت نے بدست بابلک اپنی کے اور خلفائے سنگ رکے میں **ثانی** وقایع سنہ اولی سے اسلام عبدالمدین سلام کا ہے کہ جبانیہود اور اولاد یوسف علیہ السلام سے تھا اور **ثالث** وقایع سنہ اولی سے پینچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زید بن حارثہ اور ابو رافع کو کہ مولی السردر تاملکہ میں ساتھ باجمہود رہا اور دوسرے تاملکہ رضی اللہ عنہما اور ام کلثوم اور سودہ بنت زیدہ اور اسکے مان ام المہاجرین کو مدینہ میں لاوین پس اس جماعت کو لائے اور عبدالمدین ابی بکر نے نبی عیال پر اپنی کوا کوٹنا کر ہمراہ انکے مدینہ میں لائے اور سابع وقایع اسی سال سے بنا و عظیم بیچ اور زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں علامت محراب کہ اب مساجد میں متعارف ہی نہ تھے ابتدا و سکی وقت عمر بن الخطاب سے ہے کہ ولید بن عبدالملک کی طرف سے امیر مدینہ تھا اور تعمیر مسجد شریف کرتا تھا اور صاحب مواہب کہتا ہے کہ مسجد میں ایک موضع مظلّم تھا کہ وہاں پناہ پکرتی تھے اور جاے بود و باش اپنی کرتے تھے وہ مساکین کہ خان و خان فرکتے تھے اور اوکو صفہ کہتے تھے اور اہل اوکے کو اصحاب صفہ اور صحیح بخاری میں بروایت ابی ہریرہ وہ سترن تھے کہ نہ تھی اور کسی ایک کے اونین سے رد الا انہ اذاریا کلیم کہ باندہا تھا اور پگردن اپنی کے بعضوں کو نصف ساق اور بعض کو تا کہ بین پینچتے تھے اور گاہی اہل صفہ چار سو تک پینچتے تھے اور کبھی کم ہو جاتے تھے اور گاہی بیشتر اور وقایع اسی سال سے شرعیہ افغان ہے اور ذکر او سکایا بعبادات میں بتفصیل گذرا ہی حاجت اعادہ کی نہیں ہے اور بعض نے اوکو وقایع سنہ ثانی سی رکھا ہے و اللہ اعلم اور وقایع سنہ اولی ہجرت سے اسلام سلمان فارسی کا ہی کہ اصل اوکی فارس ہر فرسی ہے اور بعض نے اصغمان سے کہا ہے اور وقایع اسی سال سے ہے باندہنا مقدموعات کا در بیان مجاہرین اور انصار کے کہ تھے وہ ہر طاقت سے پتیا لیش اور ایک قول میں پچاش مجاہرین سے اور پچاس انصار سے اور یہ عقد موافات پیش از نزول اس آیت کے تھا و اولی الامام الخ اور بعد اسکے منسوخ ہوا اور وقایع اسی سال سے ہے زیادتی تارخعت میں اور سخن کرنا کرگ کا ساتھ شبان کے اور وقایع سنہ اولی سے ہے امر کرنا آنحضرت کا صحابہ کو ساتھ صوم یوم عاشورہ کے اور وقایع اسی سال سے ہے وفات برادرین مہور گئی اور وہ بغی انصار سے ہے فرزند جی سلمی اور موت اسعد بن زنادہ ہی اسی سال میں ہوئی ہے اور یہی اسی سال میں کلثوم بن الدم نے کہ انصار سی ہے اور عثمان بن مظعون نے کہ مجاہرین سے ہے وفات پای و ذکر وقایع سال دوم اور پنجہ وقایع سال دوم تحویل قبلہ ہے اور نکاح فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتھ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے اور ولادت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بقول اصح پانچ برس پہلے توف سے ہے اور شہر ترویج میں اختلاف ہے بعض کے

تزوید رمضان اور بقول بعض رجب اور بقول بعض شعبہ وغیرہ لکھا کہ جامع الاموال اور سن شریف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وقت تزویج میں بعض کے نزدیک سولہ برس کا اور بقول بعض اٹارہ برس اور بقول بعض فقہہ پندرہ برس اور علی رضی اللہ عنہ اکیس برس پانچ مہینہ کے اور محدثین کیا ہے کہ رنگ رو سے مبارک حضرت فاطمہ کا سبب اکثر رو برو سے آتش اور پکاسنے روئی اور جارب خانہ اور طین جو کے سفیر ہوا تھا اور دست مبارک تاثر اور علامہ مغیرہ یا نجی علی مرتضیٰ ایک مرتبہ طلب خادم پیش آنحضرت تشریف لے گئے پس آنحضرت نے فرمایا میں تمکو باذن خدا دم ایک چیز تعلیم کہ تمہوں کہ جس وقت تمو کو گویا تینیس بار سبحان اللہ اور تینیس بار الحمد للہ پڑھو تیس بار اللہ اکبر کہو۔ علی مرتضیٰ کہتے ہیں کہ ہرگز اس ورد کو ترک نہ کیا میں اور نہ شب صفین میں۔ اور وقایع سنہ دوم سے فرضیت ماہ رمضان اور نازعہ عید اور صدقہ فطر کی ہے بعد از تادی اثاثہ کے قدم آنحضرت سے مدینہ میں اور یہی اسی سنہ میں امر بکباد و قتال واقع ہوا اور اذن کیا گیا ساتھ اس کے اور مجموعہ عزرات آنحضرت کہ خود بعض نفیس باہر آئے ہیں بقول صاحب و اسب شائیں تین اور صاحب و صدقہ الایا کے نزدیک ایک قول میں اکیس اور قول دوسرے میں جو بیس نقل کی ہیں اور صحیح بخاری میں زمین رقم سے روایت کیا ہے سید اور امہ اور ادراخراہ اور بنو خزیمہ اور بنو المطلق اور خیر اور فتح کہ اور زمین اور طایف اور عدد سر باکاسنیائیں تھا اور بعض نے چہین کہا ہے اور صحیح بخاری میں روایت ابن اثیر اور غزوہ بدر کے بعد اذان بواط بعد از ان عشرہ اور روایت کیا ہے احمد اور ترمذی نے ابن عباس سے کہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاہ تھا اور کوا سفید اور بروایت ابن عدی مکتوب تھا اور سمین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور یہی شہر سید اول سنہ دوم میں اوپر اس تیرہ چھینے کے ہجرت سے غزوہ بواط واقع ہوئی اور بعد از ان غزوہ عشرہ اور اور و صدقہ الایا اور معراج النبوت میں مذکور ہے کہ اسی سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو گھنی کیا ساتھ ابو تراب کے اور مشہور روایت بخاری اور مسلم کے سہل بن سعدی سے اور طبرستان سے اور یہی اسی سال میں گذرین جابر بن ابی ہریرہ شہر دینہ کے کہ چاکاہ میں تھے اور وہاں شتر آنحضرت کے بھی تھے ابا اور ہانک سے گیا اور یہی اسی سال میں ہریرہ عبد اللہ بن حبش نے کہ پیہ نعمہ آنحضرت اور بہای ام المؤمنین زینب بنت جحش کا نام و قوع پایا اور اعظم وقایع کا سال ہم میں ہجرت سے واقعہ غزوہ بدر گہری اور بدر عظمیٰ ہی کہیں وصل اور جب لشکر اسلام جمع آیا آنحضرت نے نہ وہ صفوں کے اور فرمایا کہ چھتہ گھنہ میں گھنہ یہ تلوہ و پراہند کے کنگر و پس اول وہ کہ لشکر کفار سے باہر تھی عقبہ بن ربیعہ اور شعیب بن ربیعہ اور ولید بن

عتیق تھے اور مبارک طلب کیے اور شکر اسلام سے یہی تین شخص ملے عوف اور معاذ بنی حارث کے اور عبداللہ بن رواحہ کفار نے
 جو چاہتے کون لوگ ہو گئے ہم ایک قوم ہیں انصاریتے کیا ہو سکتا تھا کہ کچھ کام نہیں ہم انہوں نے اہل کو طلب کرتے
 ہیں اور معاذ اور معاذ بنو بانی سے بیٹے عفر کے کہ وہ بڑے تھے ابو جہل کو حب کیا اور سکوا ماند دو چرخ کے
 اپنی جگہ سے کودی اور اسکوا ساتھ ضرب شمشیر کے مارا اور لا الا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الحمد للہ
 الذی نصر عبده واعز دینہ یعنی جمیع سنائش اوس خدا کو جس نے فتح نہ کیا اپنی بیدی کو اور غالب کیا اپنی دین کو اور
 فرمایا مات فرعون ہذہ الائمہ یعنی اور مر افعون اس امت کا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ سجدہ شکر بجالاسے اور انکی
 سے ہے کہ بعض فقہا قائل ہوئے ہیں ساتھ استیجاب سبائہ شکر کے بعد وٹ نعمت تجددہ اور دفع بلیہ کر دے کے اور کہ انکی
 نے کہ شدت اجتماع آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم کا اس جنگ میں اور شدت اوکی دعا میں اوس جہت سے تھے کہ دیکھا سامان
 کرتے تھے غزوات موت میں اور ملائکہ کثری ہیں قتال میں چاہا کہ آپ ہی اجتماع کریں جہاد میں اور جہاد اور بدو یوں کے ہے
 ایک جہاد بیعت اور ایک جہاد بدعا اور آیا ہے جو وقت کہ ملتی ہو ملین دو نو جماعت لی آنحضرت نے ایک سنگریزوں سے
 اور لا الا اسکوا وٹے موٹوں پر اور کہا شاہت الوجہ یعنی رشت اور خراب ہو گئے موتہ پس باقی نہا کوئی مشرک
 گمروہ کہ آگے انکھون اور ناک اوکی میں کچھ اون سنگریزوں سے اور موتہ بانترام رکھا وصل اور اعظم فضائل
 اور خصائص غزوہ بدر سے حضور ملائکہ اور قتال اور ناک ساتھ مشرکین کے کہ اور غزوہ میں تین واقع ہوا اور بغیر قول
 سبحانہ و یوم خمین میں لائے ہیں کہ اختلاف ہے اوسمیں کہ و خمین میں قتال کیا ملائکہ نے یا نہیں اور اس جگہ دو قول
 ہیں قول جمہور وہ ہے کہ نہیں کیا و لیکن روایتی ہے اس قول کو حدیث مسلم اپنی صحیح میں سعد بن ابی وقاص سے
 کہ دیکھا جانتے ہیں اور قتال رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ واحد و نہ دہر کہ کرتے اور اوتکے ثواب سعید کہ نہیں کیا
 سینے اوکو ہرگز اس سے پہلے اور تہہ سچے اس سے یعنی یہ ٹپل اور نہ کلیل علیہا السلام کو اور قتال کہنے تھے
 اشد قتال اور یہاں میں ربیع بن انس سے لائے ہیں کہ کما مدہ کا حق تعالیٰ نے مسالو نکو ساتھ نہا کہ یہ ہوئی تھی
 پر ہو گئے پانچ ہزار اور کہا ہے کہ پچاسے جاتے تھے مکان ملائکہ ساتھ انار سیاہ کے اعناق اور بان میں اور رعد موٹوں
 بد کے کفار سے ستر تھے اور شتر اور اسیر ہو گئے اور مسلمانوں نے وہ مردید جو شہادت پہنچی جہاد میں اور انہ
 انصاریت چہر زنج اور دو اوس سے۔ وصل بیان ثبوت سماع اور علم و شعور موقی میں حدیث صحیح مسلم اور حدیث

متفق علیہ میں آیا ہے کہ میت سنا ہے آواز کو وقت نعال مردوم بوقت مراجعت اوکلی دفن سے اور شیخ ابن المام نے شرح ہدایت میں کہا ہے کہ اکثر شایخ حنفیہ اوپراو کے ہیں کہ میت نہیں سنتی۔ اور جواب دیا ہے حدیث مسلم سے کہ ناطق لیساع میت ہے قرع نعال ساتھ اوکے کہ یہ مخصوص ہے بوقت رکنے کے قبر میں مقدمہ سوال کے لئے اور یہ تخصیص خلاف ظاہر کے ہے او کوئی دلیل اوپراو نہیں اور ظاہر حدیث کا وہ ہے کہ یہ حالت حاصل ہے میت کو قبر میں اور زندہ کرنا میت کو بوقت سوال ہے اور آگے او سے زندہ کرنا مقدمہ سوال کے لئے کیا معنی رکے اور جواب دیا ہے حدیث مسلم سے کہ لیساع ہے او پر خلاف مذہب انکے لکھا ہی ساتھ او کے کہ یہ مخصوص ہے بآنحضرت اور معجزہ ہے جیسا کہ بروایت قتادہ لائے ہیں کہ کما حق تعالیٰ نے زندہ کیا او کو ناشناختہ دی اور نہیں سمجھتا پیغمبر کیادت توینج اور حضرت اور زناست کے لئے اور پویشیدہ زہر ہے کہ حمل اوپراو کے محو احتمال او تاویل ہے حمل او سر پر کرتا چاہیے جب تک کہ نام ہو دے دلیل او پر استعمال سماع کے اور پروردگار عزوجل قادر ہے اوپراو کے اور سمیت جو اس ادناک کے لئے عادی ہے بدون او کے بھی ہو سکتا ہے اور قوی ترین شہادت مکررین سماع موتے کا یہ دو آئین ہیں انک لا الشیء یعنی برستی نوای محمد نہیں سنا سکتا مرد و کوک و ما انت مسمیع من فی القبور یعنی نہیں تو سنو انہو الا او نکا جو قبر دین ہیں اور معنی آیت کے وہ ہیں کہ تو نہیں سنا سکتا بلکہ تم سنا سنا ہے اور مرا جو موتی اور من فی القبور سے کافر ہیں اور مراد ساتھ عدم استماع کے عدم اجابت حق کو ساتھ اس دلیل کے کہ یہ دو نو آئین نازل ہو وین ہیں دعوت کفار میں طرف ایمان کے اور نہ قبول کرنا او نکا حق کو۔ یا مرد موتی موتی الظوب یا ہی اور ساتھ قبور کے جیسا داؤنگلے کہ او سمین دلما ے مردہ پڑے ہیں اور حاصل کلام اجنا ساور انما سماع موتی اور علم و شعور میں بہت ہیں او کوئی دلیل قاطع او پر خلاف او کے ساتھ ثبوت کے نہیں ملے او کلام اس مقام میں شرح مشکوٰۃ شیخ میں باستیفاء مذکور ہے چونکہ منظوریان اب انحصار ہر جگہ ہے اسلئے زیادہ تحقیق نہیں کی جاتی واصل بیان اسیران بدرین۔ مروی ہے کہ جب اسیران بدر کو غل گردن اور نیچیر یا تو نہیں آنحضرت پاس لائے فرمایا کہ یہ نہیں چاہیے کہ مسلمان ہو وین اور بہشت میں آدین ولیکن حق تعالیٰ بزور بہتہ بستانہ اپنی درگاہ میں لاتا ہے اور بہشت میں داخل کرتا ہے اور ایسا ہی ہے حکم کالیف شریعہ کا کہ حق تعالیٰ نے اپنی بند و کو تکلیف کی ہے اور بقید او کی ساتھ کر کے اپنی درگاہ میں لاتا ہے اور بہشت میں داخل کرتا ہے اور اسلام حضرت عباس بن عبد المطلب میں اختلاف ہی بعضی کہتے ہیں کہ یہ قید اسلام تھے لیکن پوشیدہ رکھتے تھے اور بعض کہتے ہیں روزید اسلام لائے اور بعض نے کہا ہے کہ پیش از فتح خیمہ اسلام لائے تھے اور مخفی رکھتے تھے بروز فتح مکر ظاہر کیا اور رضہ اسیران بدر کا غریب قصص سے ہے کہ جب لائی گئے

اسیران بدر پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت نے اونکے باب مارنے اور فدیہ میں ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشورہ فرمایا انہوں نے کہا کہ فدیہ لیکر زندہ رکھنا چاہیے شاید کہ خدا تعالیٰ انکو توفیق اسلام عطا فرماوے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مارنا چاہیے گردن اؤنکی کہ یہاں تک کہ گھر بن اور شیوا کا فروں کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقول صدیق ثمال فرمایا اور جب فارغ ہوئے آنحضرت اس قضیہ سے آخر رمضان اور اواخر زمین شعبان سے بھجوا دیں خارہ کو مدینہ میں واسطے بشارت فتح کے اور پچا دہ وقت صبحی میں اوس وقت کہ فارغ ہوئی تھے دفن رقیہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہاں ہوا الصبح وصل احادیث فضل اہل بدر میں بہت واقع ہوئی ہیں ایک اونین سے یہ حدیث آئی کہ اوسکا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مطلع ہوا اوپر اہل بدر کے پس کہا کرو تم جو چاہو پس تحقیق بخا بیٹے لگوا اور ایک روایت میں پس تحقیق واجب ہوئی تمہارے لیے جنت اور اس جگہ ایک حکایت غریب ہے کہ عامہ ناس میں شہرت رکھتے تھے اور وہ یہ ہے کہ خیال بدر میں ایک موضع ہے کہ سنی جاتی ہے اوس موضع سے آواز مثل آواز نقارہ کے کہ بادشاہوں کے ہاں وقت فتح اور نصرت کے علامات ہے اور کہتی ہیں کہ یہ نشان ہے کہ حق تعالیٰ نے اوس دادی میں فتح اور نصرت مومنوں کا کہ فتح مبین اور نصر عزیز واقع ہے علامت چھوڑی ہے اور شیخ قدس سرہ الغریز فرماتے ہیں کہ میں جب اوس مقام شریف بنیارت عرصہ بدر کہ مقام فتح اور نصرت مومنوں کا ہے پہنچا مشاہدہ اوس جنگ اور حضور سیدنا نام اور صحابہ کرام کا خیال آیا اور ارادہ دیکھنے اوس موضع اور سننے آواز کا کہ مشہور ہے دلمین آیا جامعہ اہل اوس دادی سے کہ وہاں کٹرے تھے حقیقت حال پوچھی کہا البتہ کہی ہوتا ہے اور کہی نہیں اور یہی واقعہ سال دوم سے سرئین بن عدی بن حشرہ کے کہ سچا تھا اوسکو آنحضرت نے اوپر چھما دیو دیہ بنت مروان زوجہ یزید بن زید خطمی یہودی کے قاتل کرے اوسکو اور تھی وہ ملعونہ ایک زن بجا معارف زمان یہود سے سلیط لسان کہ پوچھتا عیب کرتی تھی اسلام اور اہل اسلام کو اور بھجورکتی تھی اور ایذا دیتی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اسی سال میں غزوہ قرقرہ لکھنا کہ نام ایک موضع کا ہے واقع ہوا اور قرقرہ بفتح فایض نام زمین مسلمانوں کا ہے اور کہہ بضم کاف اور سکون دال ملکہ ایک نوع ہے طیر سے کہ اوبکی رنگ میں ایک نیرگی ہے اور بعض نے اس غزوہ کو سال سیوم میں کہا ہے۔ بعد ازاں غزوہ قینقاع اور وہ ایک لطن ہے یہود مدینہ سے کہ خاص اونین شجاعت اور صبر تھا اور یہ غزوہ نصف شوال میں اوپر اس میں شہر کہ ہجرت سے بعد واقعہ بدر کے ہوا اتنا اور یہی اسی سال عید الفصحی میں ایمہ بن الفضل شاعر کہ جاہلیت میں احساس فضائل کے اپنے ہوا ہی نبوت

اور رسالت سرین گستاخا اور جب خیر مہور نبوت آنحضرت کی سنی بعلت حسدا و رسالہ شقاوت اذلی کے گرفتار نکال کر ان کا
ہوا۔ بعد ازاں پانچویں ذیحجہ میں اومعد بن اسحاق نے کما صفتین غزوہ موسیقی واقع ہوئی وقایع سال سیوم از ہجرت
اس سال میں غزوہ عطفان اور اسکو غزوہ آمر بیج ہمزہ اور میم کے بی کہین اور عالم سقر وہ آثار بیع ہمزہ اور سکون نون
نام کیا اور وہ ناحیہ نجد میں بارہویں شب میں کہ گذری تھی ربیع الاول میں واقع ہوئے اور ایک وقایع سنہ ثانیہ ہجرت غمی
قتل کعب بن اشرف یہودی کا ہے کہ چودہویں شب میں ربیع الاول سے واقع ہوا اور اسکو مواسیب میں سرزمین بن سنان
کیا ہے اور یہی اسی سال میں غزوہ نحران تھے اور اس غزوہ کو غزوہ بنی سلیم بھی کہتے ہیں ناحیہ فرج سے بیع الفا و
الراء اور یہی اسی سال میں سرزمین قوہ بیع فاف و را و بعض نے بک فا اور سکون را بھی کہا ہے نام ایکہ آداب کا ہے
آبون نجد سے وقوع پایا اور یہی اسی سال میں بعد از قتل کعب بن الاشرف قتل البواق تا جرجاز کا تھا اور رومۃ الاخیاء
میں کہنا ہے کہ بقولی قتل اسکا سال چارم پیش اور بقولی سال چہم میں اور بقولی سال ششم میں واقع ہوا اور میں نصف شہر رمضان
میں بی بیہ والی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فذہ تولد یحییٰ بن مسوم اور امام مسوم نو۔ دیدہ مصطفیٰ امام حسن مجتبیٰ متولد ہوئے اور
اشوال اس ملیت بھارت کا مفصل محل لکھنؤ میں مسعود ہو گیا انشاء اللہ تعالیٰ اور یہی سال میں ام کلثوم کو بعد از وفات اوسکی ہمشیرہ کے
کہ قریب تھے اور غزوہ بدر میں وفات پائی تھی ساتھ عثمان بن عفان کے تزوج فرمایا اور اور اوس سال میں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خضہ دختر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور زینب خزیمہ کو عقد نکاح اپنی مین لائے اور
تفصیل اس احوال کی اوسکے محل میں مذکور ہوتے ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور یہی اسی سال میں غزوہ احد واقع ہوئی
شوال میں گیا رہویں شب یا ساتویں شب کہ گذری تھی اوس سے اور بعض نے نصف شوال میں کہا ہے اور منقول
مالک سے وہ ہے کہ بعد ایک سال کے بدر سے اوپہی اونہیں سے منقول ہے کہ اوپر اس اکتیس شہر کہ ہجرت سے
اور اعداد او افراد شکر کے ہزار مرتبے اور ایک رایت میں تو سوا اور سعد بن یعنی سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ
دونوزہ پنی ہوئی اکی آگے آنحضرت کے جلتے تھے وصل حبیب فکر اسلام احمد بن یحییٰ یا بنین نے صفت باندہی مسلمانوں نے
یخ احدین اور اودن شور بخبتون نے شورستان میں کہ وہاں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود صفوف صحابہ
راست فرماتے تھے اور ایسا کیا کہ احد پیٹ پیچھے اور دینہ مقابل موند کے آیا اور شرکون نے ہی اپنی صفیں آراستہ کہین
خالد بن ولید کو مینہ میں اور عکر مہربن ابی جہل کو اوپر میسرہ کے اور ابو سفیان کو قلوب میں متعین کیا اور صفوان بن امیہ

اور ایک روایت جن عمر بن العاص کو ساتھ اتباع کے برابر ہفتہ کوہ کے رکھا اور عبداللہ بن ربیعہ کو اوپر تیر اندازوں کے
 ایڑیاں اور لوط بن عمرو کو دیا قصہ سلمان اور پرشکر کفنا ہنجر کے غالب آئے اور کفار نے مونہ بہ نسبت کرنا فتح اور نصرت
 بجانب اسلام اور نہر میت و غنیمت بجانب کفار بدکار مقرر ہوئی اور غریب روایات سے ہے کہ معارج النبوت میں لایا گیا
 کہ آواز شیطان کی کہ بقتل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ آکر تا مدینہ میں نہی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو آواز سنی بارہویں
 اور ہفتی تین اور ایسی ہے زنان ہاشمیہ ہی ہفتی تین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نہر رضی اللہ عنہا پیچے سے اس آواز کے
 مدینہ سے احمد بن شریف کے گئیں جیسا کہ ذکر شریف اونس کے میں اس جگہ آویگا اور نہ حاضر ہوتا عثمان کا روز احد جیسا کہ
 صحیح بخاری میں آیا ہے اور غایب رہنا اور کناجنگ بدرستی اور حاضر ہونا اور تحلف بیضا الرضوان سے کہ سایل غریب عمر
 سوال کیا تھا۔ پس کہا ابن عمر نے آیا خبر دون میں اور بیان کروں تجیسے وہ جو ہو چا تو۔ نہ صحابہ اس وقت میں پارتم ہوئی
 ایک جماعت نے جنگ کی اور شہید ہوئے اور ایک گروہ بہاک کر زوایا اور شطاب جبل میں مختفی ہوئے اور بعض نے شہر میں
 جا کر قراں پکڑا اور عثمان بن عفان از انجملہ تھے اور بعد از اتمام معاملہ اور قتالہ اور تسکین نائرہ جنگ کے خدمت میں حضرت کی
 مراجعت کی اور اس آیت نے سب سے شامل حال ہو کر رقم غلو و مغفرت ناصیہ حال اور نامہ اعمال اونکے پر کیچے۔
 ان الذین تولوا انکم الی آخرہ یعنی جن لوگوں نے روگردانی اور ایک جماعت نے ثبات قدم اختیار کیا اور اوپر مکرر مذکر
 کے قایم رہے پس قرا عثمان میں روز احد کے کو ابی دینار بنونین کہ خدا نے اسے عفو کیا اور تحلف اونکا بدر سے محبت
 بیمار ہونے صاحبزادی آنحضرت کے کہ اونکی تزویج میں تین اور چھوڑا حضرت نے اونکو بیمار واری صاحبزادی کی میں اور
 فرمایا نکو اجرا دس مرد کا ہے جو حاضر ہوا بدر میں اور سہم اسکا اور غنیمت اونکی بیعتہ الرضوان سے پس اس وجہ سے
 بھیجا اونکو آنحضرت نے نزدیک اہل مکہ کے تاکمین اونکو کہ حضرت معتر آئے ہیں نہ محارب اور بتی بیعتہ الرضوان بعد جانے
 عثمان کے طرف مکہ کے اور پکڑا آنحضرت نے دست راست اپنا اور مارا اوپر دست چپ کے اور فرمایا بد دست عثمان کا ہے
وصل بیان شہادت حضرت حمزہ میں اور قصہ قتل حمزہ بن عبدالمطلب مجملہ اسطر پہ ہے کہ وحشی بکینہ طعیرہ بن عبدی طرف
 احد کے بقصد قتل حضرت حمزہ کے جاتا تھا ہندیت عتبہ بن ابوسفیان مادر معاویہ نے راہ میں وحشی سے ملاقات کی
 اور اسکو تحریص کیا اوپر قتل حمزہ کے اور کہا کہ میرے باپ عتبہ کو حمزہ نے روز بدر مارا ہے۔ حشی کہتا ہے اتفاقاً جگہ
 حمزہ کو دیکھا مینے کہ مانند شیر مست کے درمیان قوم کے اگر متوفی لشکر فرار میں کو۔ ہم ہر جمع کر تے تے ناکاہ سباع بن عبدی

خناعی صفت کفار سے باہر آیا اور مبارز طلب کیا حمزہ باہر گئی اور سباع کو مارا اور میں پس سنگ ستواری تاکمیں میں
جب حمزہ میرے پاس غافلانہ آئے حربہ اپنی کواؤنکی طرف ڈالا میں نے پس ماہ میں گرے اور لیک جماعت اؤنکی بارون سے
اوپر سر اوٹنے آئی اور کہا یا عاصم جو اب نہ سنا جانا میں نے کہ آخر ہو سے صبر کیا میں نے نا لوگ اوٹنے سر سے دور ہوئے پس گیا میں
اور حربہ اپنی کواؤنکا کرشمہ اوٹکا شکافہ کیا اور جگر نکال کر ہند پاس لگیا میں اوٹنوں فی اوٹکو چاکر کپک دیا وصل اور ہفتا
نے ہی اس غزوہ میں کارزار بہت کی اور حق محبت اور اخلاص بجا لائے بعضے بشرف شہادت پہنچی اور بعضی باقی رہی رضی اللہ عنہم
اور روایت ہے قیس سے کہ اوٹنے اپنی باپ سعد سے روایت کی کہ کما علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنائیے کہ روز احد میں فرمایا
سولہ ضرب نبی پیچہ چار ضرب میں اوٹنوں سے اوپر زمین کے گرامین اور ہر بار کہ کرتا میں ایک درخورد اوٹو شہو میری بازو پر کرتا
اور مجھے قائم کرتا تھا اور کتا تہمتہ جدا پر کفار کے ہو کہ طاعت خدا اوٹو لای میں ہے تو اور وہ دو اونچے راضی بن بواؤن فرشتہ
جنگ میں حضرت رسالت سے عرض کیا آن سرور نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے اور بطور رضی اللہ عنہ سے ہی روز اٹھنا
بہت دلاوریان وجود میں آئیں کہ سبب ایجاب دخول جنت ہوئے اور ایک دلاوردن اور جان بازون دگاہ سے
خطۃ الغنیل تھا کہ اوٹکو غنیل اللہ اکبر ہی کہتے ہیں اور وہ مدینہ میں تھا اور اسی رات کہ خدا ہوا تھا اور ہمراہ اپنی بی بی کے
سویا تھا اور صبح غسل جنابت کرتا تھا اور ایک جانب سر اپنی سے دھوئی تھی کہ ناگاہ سنا کہ وقت نے اوپر اصحاب کنگلی کی
اور ایک روایت میں آتا ہے کہ غیب سے آواز آئی اوسی حالت جنابت میں بی طاقت ہوا اور احد میں آیا اور مجاہد
اور بہت کفار کو دوزخ میں پہنچایا اور شہید ہوا پس آنحضرت نے دیکھا کہ ملاک اوٹکو غسل دیتی ہیں وصل اور ایک
وقایع صحبہ احد سے شہادت مصعب بن عمیر کی ہے اور مصعب بن عمیر اجلہ اصحاب اور فضل اوٹنے سے ہیں اور
ایک ہزبران میدان جلالت اور سپہ سالاران معرکہ سے وہب بن قابوس فرنی اور برادر زادہ اوٹکا حادث بن عقبہ
بن قابوس تھے وصل مردانگی اور دلاوری مردان اصحاب کما یہ تھی کہ مرقوم ہوئی لیکن بعض نشا اموات نے
کہ ہمراہ تمین اور خدمت غزوات کرتی تھیں اور بیانی اوٹکو پہنچتی تھیں جہاد اور قتال کیا چنانچہ نسبت کعب کہ شہید زنی
پر دل اور ہزبر معارک اور محافل کہ باتفاق شوہر اپنی زید بن عاصم اور دونو بیٹوں اپنی عمار اور عبد اللہ کے کہ اہتمام حکم
اور کمین کہ نسبت ہر کہ سید کہ اب میں ہی حاضر تھی وصل محاربہ اصحاب اور قتال اوٹکا سنا کہ کفار کے اس غزوہ میں
اور مانا اور ماری جانا اور جان فدائی آنحضرت کرنا اور عمدہ فاکرنا بہت اور زیادہ اوس سے نہیں جو مذکور ہوا اور

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو خون روی پانچواں رسید ابراہیم سے روان ہوتا تھا میرا پیرا ملک بن سستان
 موندہ اپنی کواوس موضع پہنچ کر چوستی تھے اور نکل جاتے تھے پس لوگوں نے اس میں تلک کیا آنحضرت نے فرمایا جو کوئی
 ماس کرے میری خون کو پی پی اوسکو انش و نغ اور روضۃ الاحباب میں شیخ ابن حجر سے نقل ہے کہ شریح صحیح بخاری میں
 کہا ہے کہ عبدالرزاق مہر سے اور عمر زہری سے دوایت کرتا ہے کہ شریح بن غنیمہ اور پروسی مبارک حضرت کی ماریں اور
 حق تعالیٰ نے سب کے شر سے آنحضرت کو نگاہ رکھا اور عبدالرحمن بن حمید اسدی نے بھی بقصد آنحضرت کھوڑا دوڑایا ناگہ
 ابو جہانہ نے ساتھ ایک ضرب بنمیشہ کے اوسکو اوپر زمین سے ڈالا اور کیفیت عتبہ بن ابی وقاص اور عبدالمدین شہاب کی
 معلوم نہیں کہ ہلاکت اوکی کب اور کمان ہوئی اور معاذ بنوہ بن علی الاجال کہا ہے کہ بغیر وہ پنج نفر شوم ہی
 اوسی سال میں باقیع وجوہ ہلاک ہوئی واصل لاسٹین کہ جب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باسلاطین اور
 علی کے اوس مفاک سے باہر آئی اور اصحاب نے جانا کہ وہ سردار بنیاد مذہب ہمراہ یاروں کے متوجہ احد کے ہوئے
 اور چاہا کہ اوپر قلعہ کوہ کے چوڑی بخت ضعت کے کہ سبب جراحات اور کوفت بدن کے ذات بابرکات میں عارض ہوتا
 میسر نہوا ابی سفیان نے ساتھ ایک جماعت کے مشرکوں سے چاہا کہ دوسری طرف اوپر کوہ کے جا کر اوپر اوکی مستقلی
 ہووین اور پنجوڑین کہ یہ شعب میں آوین آنحضرت نے دست بدعا اوٹھایا اور فرمایا ای خدا تعالیٰ مت چھوڑ کہ یہ محل
 ابھی سی پیشتر جاسکین القرض اون نامردوں نے اکثر کشت تو کواہل اسلام سے شکہ کیا اور شکم اون کے شکفا قدسی کے
 اور جگہ اون کے باہر لائے اور گوش و بینی شہدا کی کاٹ کر رشتہ نہیں کھنچی الا خطلہ غیبیل اللہ ایک کہ اوسکو شکہ کیا سبب
 کہ وہ بیتا ابو عام راہب کہ اوسکو ابو عامر فاسق کہتی تھے تھنا اور ساتھ مشرکین کے ایک تھنا اور اول اوس کبکا کہ
 اوپر لشکر اسلام کے ناخت لایا وہ تالغۃ اللہ علیہ واصل اور جو مشرکین نے طرف مکہ کے بازگشت کی خاطر اصحاب میں
 وعدہ غفرانہ پای کی کہ مبادا غریمت دیندہ کریں اور غارت و تاراج ہو قوع آوے اس لیے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا
 تا عقبہ الثعین کے جاوین اور تحقیق اس خبر کی کہ میں پس حضرت ابی المومنین ہو جوب فرمودہ سید المرسلین خیرا
 کہ مشرکین مکہ کو گئے اور نازا داکر نے میں اوپر شہداء احد کے روایت میں آیا ہے کہ بعض اہل حدیث اور سیر سے
 اوپر اوسکے ہیں کہ آنحضرت نے اولاً اوپر حضرت حمزہ ناز پڑھی بعد ازاں حیکا جنازہ لاتے تھے آگے غمرہ کے
 رکھتے تھے اور ناز پڑھتے تھے تا ناسر نازین اوپر حضرت حمزہ کے پڑھی گئیں اور یہ بحث بطول و تفصیل شرح سفر السعادت

بیان کیا گیا ہے وہاں چاہیے دیکھنا۔ اور بعض نے بھی اسے کہ جنگِ احد میں ستر ہزار مسلمانوں سے مقتول ہوئے ہمارے مہاجرین کے
 اور چنانچہ ائمہ اقصا سے اور لشکرِ کفار سے قریب قریب کے اصل خیمہ ہوئے وصل اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 فضل مطلق شہادت میں وارد ہوا ہے اور روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ اور پروردگار کے تجلی کرے اور کسی
 کہ طلب کرے شہیدوں اور سای جان بازو مجھے جو کچھ چاہو کمین امی پر دو گار ہم چاہتے ہیں کہ رو حین ہمارے اصحاب میں
 پارسے دوبارہ لاوے تو اور کھودنیا میں بھی تا تیری رضا میں بارہ مصری شہید ہو دین ہم فرمان الہی آدے کہ ہم مسکین روح
 قبض کرین دوبارہ دنیا میں اور اسکو تیرے میں اور ابی فردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 ایک دن زیارت قبر شہداء احد فرمائی اور کہا اے خدا پرستی اور کتنی بندہ تیرا اور رسول تیرا گواہ ہے کہ یہ جماعت طلبِ ضا تیری
 شہید ہوئی ہے اور منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال زیارت شہدائے احد جاتے تھے۔ اور بعد
 حضرت کے ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ بھی سبیلِ سلوک دیکھتے تھے اور اخبار و آثارِ فضل شہدائے احد میں بہت وارد ہیں
 لائے ہیں کہ بعد چھالیس برس کے کشفِ قبر بعض شہدائے احد کا بکدام ضرورت شرمیہ واقع ہوا ویسے ہے تو زمانہ مثلِ چھاپا
 گل اپنے اکفان میں تھے کہی تو کہ آج ہی دفن ہوئے ہیں اور لائے ہیں کہ حبیبِ ابوسفیان اور مشرکین نے عرب احد سے
 طرف مکہ کے مراجعت کی پر سنا اپنی سے نادم اور پشیمان ہوئے اور کہا زحمت کچھ پیٹنے اور فکر جن کیا ہے اور وہیں عظیم
 لشکر محمد بن ڈالا ہے اور خیارِ اصحابِ آنحضرت کو مارا ہے اور اوہ ہنوز بکا رانا نام پر ہے ہم مصلحت وہ ہے کہ ہر پیر
 اور اصحابِ حضرت کو بالتمام و کمال کرین ہم بعد ازاں بکہ مراجعت کرین ہم چنانچہ حکمِ مدین ابی جہل اس باب میں
 موافق ابی سفیان کے تھا و قایع سال چہارم اور ماہِ صفر میں اوپر اس حبشیلے جینے کے ہوت سے
 جو واقعہ ہوا سر یہ جیسے اور اسی قضیہ میں حدیثِ فضل اور قارہ کہ نام دو موضع کا ہے۔ اور حدیثِ صحیح بخاری میں
 آیا ہے کہ جنیب کو جسوقت کہ محسوس تھا دیکھا کہ خوشہ انگور کھاتا ہے اور نہ تاکہ میں اسوقت کوئی بیوہ اور تادہ بہت
 بندید پس نہ تادہ مگر نہ فق کہ روزی گردانا اسکو حق سبحانہ نے اور حبیبِ منقض ہوئی اشد حرم اسوقت متعین میں
 اور زید کو اوپر دار کے گپٹا اور جنیب نے اس حال میں قریش سے التماس کیا کہ تادہ رکعت نماز ادا کرے حق تھا
 نے اسکو دلو نہیں ڈالا کہ التماس اسکی کو بندول رکھا اور یہ سنت در میانِ مقتولوں کے جنیب سے یادگار بھی۔
 اور اوپر اس تینیس مہینہ کے ہجرت سے سریر ابو سلمہ عبدالمدین اسد مخزومی وقوع میں آیا کہ اسکو ساتھ

خصلتِ فضیلت
 صلہ سکون
 خلدِ جہاد
 نام
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ایک سو پچاس مرد کے انصار سے کہ ابو عیدہ بن الجراح اور سعد بن ابی وقاص اور اسید بن خضیر اور سارقم بن ابی آزم وغیرہ
اونہن سے پہنچی اسکے پیچھا اور پھر اس بیتیش شہر کے عبداللہ بن ایتس کو بھیجا تا سفیان بن خالد عرفی کے کو کہ ساکن
عزہ تھا قتل کرے اور ساعت دین اسلام کو شہر اور فساد اسکے سے پاک کرے اور یہی ماہ صفر میں اور پھر اس پیشتر
بعد از چار ماہ کے غزوہ احد سے واقع ہوا قصہ یہ ہونہ ہی کہ اسکو سرتہ المند بن عمرو اور سرتہ القراء بھی کہیں اور یہ ہونہ
ایک موضع ہے بلاد نہر بل میں درمیان مکہ اور عسکان کے اور یہی اسی سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ساتھ جماعت کے گیارہ صحابہ سے شمل ابو بکر اور عمر اور علی اور طلحہ اور زبیر کے حاجرین سے اور سعد بن معاذ اور اسید بن
اور سعد بن عبادہ کے انصار سے ساتھ ایک تقریب کے کارباب سیرنے ذکر کیا ہے منازل یہود بنی النضیر میں
تشریف لائے اور یہ ایک قبیلہ بڑا ہے قبائل یہود سے اور لائی ہیں کہ تیرا آنحضرت فصائی بنی حطر بن قایم کیا تا
غزوہ کہ ایک تیرا نازون یہود سے تھا یہ بیتک تھا ایک تیر خیمہ آنحضرت بن سینا وہاں سے خیمہ کو دوسری جگہ استہادہ کیا
حضرت علیؑ اور سکی کمات میں تے ناگاہ دیکھا کہ شمشیر یہ ہتہ ہاتھ میں ساتھ تومرد اور کے باہر کیا علی مرتضیٰ نے اور پھر
حک کیا اور سر اور سکان پلید اسکے سے جدا کیا اور آگے حضرت کے لائے پس آنحضرت فی ہود و جاتہ اور سہل کو ساتھ
آئہ تقر اور کے محبوب علی مرتضیٰ کے گیا اور اس جماعت کو کہ ہمراہ غزوہ کے تھی سیکو قتل کیا اور سر اور کی حضرت کے
عبرہ لائے اور آنحضرت نے پندرہ رات دن اور اس جماعت کو ہی صرہ میں رکھا اور ابن ابی منافق اور قبائل
اور کوئی فریاد رس بنوا النضیر کے نو سکے پس آنحضرت نے ابو لیسائی مازنے اور عبداللہ بن سلام کو امر فرمایا تا
نخلستان یہود کو قطع کریں۔ القصہ حق تعالیٰ نے خوف دلین بنی النضیر کے ڈالا اور رب نے اور پھر انکے غلبہ پایا
کہ کسی کو اپنی طرف سے خدمت مقدسہ حضرت نبویہ میں بھیجا کہ بھوکو چھوڑو تا نکل جاوین ہم اور یہ دن وادی غربت میں
کہیں ہم آنحضرت نے فرمایا کہ اسرا اپنی تھا ہا چھوڑ جاؤ اور حسب قدر کہ اموال تمہارے چار پائی اوٹا سکیں لہذا وہ لوہ
بضرورت واضطرار اسباب پر راضی ہوئے اور اپنی گراہنے ہاتھ سے برباد اور خراب کیے اور کہیں کہ اسلم بن النضیر
پچاس زرہ اور پچاس خود اور تین سو چالیس شمشیر تھی اور یہی اسی سال میں وفات عبداللہ سپر عثمان بن عفان سبط رسول اللہ
علیہ وآلہ وسلم واقع ہوئی۔ کہیں ایک خردس نے منقار اونکی لاکھ میں ماری اور اس سبب سے بیمار ہوئی اور در دنیا میں
رحلت کی اور یہی اسی سال میں ام سلمہ کو تزویج فرمایا اور شوہر اونکا کہ ابو سلمہ بن الاسد مخزومی تھا اور سنے وفات پائی

اور ربی اسی سال بن زینب بنت خزیمہ نے کراوات طہرات سے تئیں وفات پائی اور ربی اسی سال میں فاطمہ بنت اسحاق
بن عبد مناف مادر حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور ربی اسی سال میں ہوتی شہبان کو ربیعہ رسول قبول
اور زوریدہ بتول امام شہید سعید ابو عبد اللہ حسینؑ ملو لد ہوئے اور خالد بن ولیدؓ تین فاطمہ زہراؑ ساتھ امام حسینؑ کے بعد از ولادت
امام حسنؑ کے ساتھ پچاس شب کے اور نہ تا حضرت فاطمہ زہراؑ کو وہ جو ہوتا ہے عورتوں کو حیف و نقاس سے اور اسکی
تسمیہ کیا گیا ہے اوکو ساتھ حور اکی حبت کے اور ربی اسی سال میں غزوہ بدر موعود واقع ہوئی اور اسکو بدر صغریٰ کہتے ہیں
اور ربی اسی سال میں ایک مرد یہودی نے ساتھ زن یہودی کے زمانا یک پس آنحضرتؐ نے حکم شریعت محمدیہ حکم برجم و کو
فرمایا اور اسی سال میں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینبؓ کو امر بتعلیم خط و تربت فرمایا پس ہجڑہ دن میں
اسکو سیکھ لیا کہ زانیہ و ضعیف الاحیاب اور ربی اسی سال میں واقعہ سرقہ طعمہ بن ابیرق کا کہ بنی مکرہ سے نکال ایک ذرہ خانہ
قنادہ بن النعمان الفزاری سے کہ ہمایہ اسکا تھا چرائی اور انبان میں لایا اور آرد فی ماہ ریحون سے کہ انبان میں تھی گزائے
پس ڈرا کہ حال ظاہر ہو وے اسکو کہ مین زینبؓ بن العیین یہودی کے ڈال دیا اور ربی اسی سال میں بقول مشہور اور ایک
قول کے موافق سال ششم میں اور مطابق ایک قول کے ہشتم میں اور بعض نے اس قول کو ترجیح دی ہے تحریم خمر واقع ہوئی
وقائع سال پنجم اس سال میں زینب بنت جحش کو حکم الہی نکاحین لائے اور بد زفاف اونکے آئے حجاب بغول
اہل سیر نازل ہوئی اور اسی سال میں غزوہ مرتبہ واقع ہوئی۔ اور یہ نام ایک آب کا ہی خاص نبی خراہ کے لئے اور
اسکو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتے ہیں اور یہ لقب ایک مرد کا ہے کہ نام اس کا ترجمہ بن سعد بن عمرو بنی ایک لطن بنی خراہ سے
اور سلق آوارہ سمیت کہ کہیں اور وقوع اس غزوہ کا روز و شبہ بعد از دو شب کے کہ گزشتہ تئیں شہبان ستمس سے
اور ابن اسحاق نے سنہ ستہ اور موسیٰ بن عقبہ نے سنہ اربعہ کہا اور لکھا کہ یہ روایتی قلم کی ہے کہ یحییٰ بن جحش کے
اربیعہ لکھا اور مختارہ ہے کہ سنہ خمس میں ہوا اور ربی اسی سال میں نازل ہوئی آیت تمجید اور ربی اسی غزوہ بنی المصطلق
جو سلمان حور تونکی بندی لیگئی اور شہوت نے اوپر اونکے غلبہ کیا اور غروب نے افسندہ او بابا بطریق ملک بدین بغیرہ بھی
حضرتؐ کے تصرف بزل کرنے سے پس سوال کیا آنحضرتؐ سے کہ آیا غزل جائز ہے یا نہیں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جواب دیا کہ غزل کر دیا کرو جو کہ پیدا ہونے والا ہے ہو گا اور اسی جگہ سے اباحت اور حرمت دونوں مفہوم ہوتی ہیں
اور مذہب فقہانے یوں قرار پایا ہے کہ غزل امتہ میں جائز ہے اور حرہ میں جائز نہیں مگر باذن اسکا اور جاریہ غیرہ میں

در این زمین مملکت
از این سبب میگویند
چون که در این
زمین مملکت
از این سبب میگویند

۱۲
 سلام در این
 خط قیام و صلوات
 علیهم و کون حد
 سلام

اس سال میں سر عبد اللہ بن رواحہ سے طرف اسیر بن زمام یہودی کے شیعہ بن اور وقایع اس سال سے پہنچا عمر دین
امیر الضمری کا تھا طرف ابو سفیان بن حرب کے مکہ میں اور اسی سال میں روز دوشنبہ غزوہ ذیقعد سنہ ستہ میں ہجرت
بقصد عمرہ مدینہ میں کہ نام ایک موضع کا ہے اوپر یوسیل کے مکہ سے اور وہ جاتے ہیں میان حل اور حرم کے واصل
جب دریافت کیا کہ کین قریش نے کہ آنحضرت اوپر نگاہداشت حرمت حرم اور ترک محاربہ اور قتال اور قلع اور
قلعہ اور توجہ بہ بن مضر و ہوسے اور اوپر جہل اور سفاہت اور بد خوئی اور بد بختی اپنی کے قائم ہو کر بنیاد قمر اور
مکہ کی محکم کی اور لوگوں کو انبیاء دعی اپنی کے لیے پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان لائے
اول بیل بن ورقاخر اعی ساتھ ایک جماعت کے قبیلہ سے کہ عہد جاہلیت اور اسلام میں مخلصون اور محبوبون و گاہ
نبوت رہی تھے اور ہمیشہ اخبار اور اہل مکہ کو مدتیہ میں پہنچاتی تھے اور اس بیل بن ورقاخر نے اس وقت میں
سلک اہل اسلام میں انتظام بنایا تھا اور بعضوں نے اسے گھوڑا بی مقدم الاسلام میں لکھا ہے اور بعض نے
کہا ہے کہ اسلام لایا وہ ادیبی اور اسکے عہد اسلام اور حکم بن خرام بروز فتح مکہ کے اور حاضر ہوا وہ اور بیٹا اور شہین
اور طایف اور بنو کعب اور مارا گیا عبد بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن اور بعض نے کہا ہے کہ مارا گیا زور صفین
اور لائے ہیں کہ جب جانب قریش سے لوگ آئے اور سعی اونکی نے رفع قنات قریش اور شدت ان انقیان
سو دیکھا آنحضرت نے ہی چاہا کہ کیسے کو پہنچیں کہ اس باب میں سعی کرے پہلا ایک مرد کو بھیجا کہ نام اس کا حراش بن ابی
کعبی خزاعی تھا اور اسکو سوازی کے لیے ایک شتر دیا تھا اونکی دلشیں کرے کہ آنا آنحضرت کا زیارت کعبہ اور او
عمرہ کے ہت نہ محاربہ اور قتال کے جب قریش پاس پہنچا اونہوں نے اس کے شتر کو بی کیا اور اوپر اس کے قتل کی
ایک جہت ہوئے اسکی قوم کہ مکہ میں تھی حمایت کی اور نجات اور خلاص دیکر طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بھیجا اور روضۃ الاحباب میں کہا ہے کہ اون پچاس مرد کو کھار قریش سے کہ محمد بن سلمہ لایا تھا آنسہ ورنے اسی روز
اون کے ساتھ لطف فرمایا اور اسکو اولاً مسجد یا اور موافق اس روایت کے آن عثمان رضی اللہ عنہ کا اس وقت بیٹا
مر آنحضرت نے بعد از وقوع صلح اور فراغت کے کتابت صلح نامہ سے سہیل بن عمرو کو اپنی پاس نگاہ رکھا کہ جب تک
عثمان نہ آوین تجھ کو نہیں چھوڑے ہم پس اسنے قریش کو لکھا کہ عثمان تجھ کو مسجد تا بنی خلدی یا وین پس عثمان آئے
اور سہیل کو رضعت کیا کہ انافی المواسیہ والد اعلم واصل بعد ازان تو طیب بن عبد العزیز اور کر بن حفص اور

سید بن عمرو قتیبہ با ما سوا کیا پہلی بات کہ کسی میل فیہ تھی کہ اس سال حضرت بیان ہی پہ جاوین اور سال دیگر انکر عمرہ ادا فرماوین اور دس برس
تھاری اور ہمارے درمیان صلح ہو وی محاربہ اور قتالہ اور جدال مرتفع ہو وے اور بلاد دیمارین باسن و سلامت آمد وقت ابسین کرین اور
ایکٹ و سری سے تعرض نکریں اور ہم سوگند اور ہم عہد آپس میں تعرض نہ بنجاوین اور یہی شرط کی کہ سال آئندہ ہی اگر آوین زیادہ اور پیش
نہیں اور شمشیر و کھو جلیا بین کہیں اور زخم و درد و سرے وہ کہ جو کوئی ہم سے نذاذن اپنے ولی کے آگی تمہارے آوے اور سکو آگی ہمارے
بیمہد اور اگر جہر سلمان ہو وے اور جو کوئی تم میں سے ہمارے پاس آوے اور سکو اولٹا نہ بھیجین ہم مسلمانوں نے اس شرط سے تعجب کیا اور
ماصل کلام بعد از تقریر و تمہید ثبات شرائط صلح اور حداد اکالات اور ادوات کتابت کی آنحضرت نذاوین بن خولی انصاری کو کہ صحت کتابت
و خط بین مہارت رکھتا تھا بلایا بکتابت عندنا قیام ملے لکھا ای تمہارے کیسے کہ یہ محمد علی بن ابی طالب لکھیں اور اسکی حضرت نے واسطے پڑھنے
سورہ توبہ کہ کہ امین بیان نقص عدا و توبہ بنافقین کتاب بعد از بیخبر ابو بکر کی حج کے لے اور ایر حاج کرنا اور محمد علی کو بھیجا وصل اور جب کتابت
صلح نہ ہوا تاہم بھیجا اور ایک جماعت فی اعیان صحابہ سے اور بعضی شہر کہیں نے بھی گواہی اپنی مثبت کی آنحضرت نے اصحاب کو فرمایا کہ اب او تمہو
اور شتران اپنی بیوی کو کھینچو اور احرام سے باہر آؤ اور لائے ہیں کہ آنحضرت نے میں شتر کہ ایک اونہیں بھی شتر اپنی جبل کا تہا بدست مبارک اپنی
خمر فرمایا اور باقی کو ساتھ نامیر بن جنذب کی دیا تا مکہ میں لیجا کر مروہ میں دھج کیا اور گوشت فقرا اور مساکین کو دہان کو قسمت کیا اور بیخ
لکھا کہ مجموع شتران ہدی کو عتیبہ میں خمر فرمایا اور اسی سال میں آنحضرت فی رسل اور مٹاشیر لو کہ آفات اور سلاطین کفایت کو بھی
اور بعض اہل سیر یہ کہتے ہیں کہ بعد از سال محرم کو سال ہفتم میں تھا ظاہر ہوا آخر سال ششم اور اول سال ہفتم کا تھا اور ارادہ اس سال
سال ششم میں تھا اور سال ہفتم میں بیچ وجود کی آیا یا بعض سال ششم میں تھا اور بعض سال ہفتم میں اسلیے اشتباہ فی راہ پائی والہم
اور یاو کہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی نامہ او کی طرف لکھی ایک نجاشی تھا بادشاہ حبشہ اور ہر قتل بادشاہ روم
اور کسری بادشاہ مابین اور رفوقش والی اسکندریہ اور حارث بن ابی شمر غسانی حاکم شام اور ہودہ بن علی حنفی والی بابل
یہ ہر شخص میں کہ او کی طرف نامہ لکھی اور بعض اہل سیر یہی ساتواں ہند بن سادی حاکم بحرین کو کہا ہے اور یہی اسی سال میں
قضیہ نوامہ بیت ثعلبہ بن قیس بن مالک بن خزیج کا ساتھ زوج او کی اوس بن اخرم انصاری کی تھا اور وقایع سال ششم سے
مسابقت فی میان شتران و اسبان اور صورت او کی وہ ہی کہ آنحضرت فی فرمایا کہ مسلمان اسپ اور شتر اپنی دوڑاویں اور اسپ
مسابقت کریں تا وہ یکجا ہو وے کہ اسپ و شتر کس کا آگی جاتا ہی اور یہ بات اعدا و آلات جہاد سے ہے اور وقایع سال ششم سے و تا
دسم ہوان و اندہ عاشقہ صدیقہ کی ہی اور اسم و نگاہ بیت عامر ہی و شنب او کی میں اختلاف بہت ہی باوجود اتفاق کو اور پھر

کے کہ نبی غنم بن مالک بن کثانہ بنی اوس اور اس سال میں اوس پر ایک قول کی اول سال ہفتم میں ابوہریرہ دوسرا سلام لایا اور
کلام شریعت اسلام اور سارا حوالہ اوس کی بہت میں وقائع سال ہفتم اس سال میں غزوہ خیبر واقع ہوا اور خیر نام ایک
مذہب کے بانی ہند اور ہندوستان عدیدہ اور مزارع کثیرہ کا اوپر آئندہ منزل کی مدینہ سے بجانب شام کذا فی الموہب واصل اہل خیبر جو ابتر
خیر البشر کے اطلاع بائی گناہ بن ابی الحقیق کو پاس ہم سو گنوں اپنی کی غلط فہمیاں کہتے تھے اور استہزاء جاہلی اور وقائع سرچو اس غزوہ
مفتوحہ یا ایک وہ تھا کہ ہوا اون ایام میں بہت گرم تھی محمود بن مسلمہ بانی محمد بن مسلمہ کا بخت شدت حرارت ہوا اکی اور نقل سلاح کے
سایہ حصار نام میں حضور اوس کو کہ وہ ان کوئی اہل قتال سے نہیں ہو گیا تھا ایک نامزدی نامزدوں ان کی سہی لگناۃ الحقیق تھا یا محب یہودی علی اختلاف
التوہین اور صحیح قول اول ہوا ایک سنگ حصار سے ڈالا اور اوپر سر محمود کی لگا اور سراسر کا ٹوٹا اور انہیں دنوں میں بروزینہ غم شہادت پاکر
فراویس جنت میں دوڑا اور واقعہ دوسرا وہ کہ جناب بن منذر نے بعض حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ آئمہ وسلم کی ہنچا یا کہ بعد درخت خرمالہ کو
تردیکہ روزندون سے احباب میں حکم ہوتا ان نخیل کو قطع کرین تا مسرت ان کو زیادہ ہووے پس احباب اس کام میں مشغول ہوئے جو ابتر
کے کو قلب شریف اور کما محل رفیع اور رحم اور رفت تھا اور پراوسکی خیر بانی حضرت پاس اگر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ کیا ہے
آپ کی سائنہ کہ خبر فتح ہو لگا اور اس وعدہ کو دفا کر لگا پس قطع نخیلات سے کیا فائدہ اگر حکم ہووے کہ ہاتھ قطع نخیلات سے باز کہیں بہتر ہووے دیا
باز کہیں ناور دوسرا واقعہ وہ کہ ایام محاصرہ میں ہم صہبہ مسلمانوں کا مجتہ شدت فجاعت کی پیش آئی چنانچہ قریب ہلاک ہووے پس حضرت
نے دیکھا صمدیت سے سہلت کی اعتراف کی تبدل بکسیر ہوئی اور محنت راحت مستقل اور ایک حصہ کہ اوس میں طعام بہت ہووے فتح کری
پس ایت ہاتھ میں منذر بن الحباب کی دبا اور سپاہ مسلمانوں نے کیا بار حمل کیا اور اپنی تین اوپر دروازہ حصن صعب کی ہنچا یا اور اقبال
مشغول ہوئی تا حصار مفتوح ہو اور اقمشہ اور امتداد اطعمہ سب اوس قلعہ سے نکلی اور خیر بہت بانی واصل جو اوقات آئی آپ
جاری ہوئی تھی کہ یہ فیصل خاص یعنی فتح خیبر میں اختصاص بجناب ولایت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کرکے یہ جزیرہ قلعہ نموس تمام قلعہ خیبر سے
سخت تر اور محکم تر تھا اور ہاتھ اوس رضی اللہ عنہ کی فتح کر کے مقدمہ اساس فتوح سائر قلعہ اور دیا خیر کیا اگرچہ بعض اونس میں قلعہ فظافہ
اور صعب خیبر کی پیشتر اس سے بھی مفتوح ہوئی ہیں لیکن انام فتح خیبر اور کمال منسوب بجناب رفعتوی ہی اور انام محمد باقر سلام اللہ علیہ وعلی آباء
العظام واولادہ الکرام سے منقول ہے کہ کما جب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فی ذریعہ کبار اور ملایا تا جگہ سے اوکا ترین تمام حصار ہل گیا چنانچہ صفیہ
بن جہمی بن خطیب ہریگری کی اور موتہ اوس کا مجروح ہوا اور رواج میں نقل کیا ہے کہ ذرا اوس کا آئمہ سوسن کا تھا اور خواہب میں
لایا ہو کہ اوکا ثا علی رضی اللہ عنہ فی باب خیبر کو کہ تحریک نکلیا اوس کو شتر دردی کے بعد از شقت بسیار القصد حبیب بن حسن قہر سراسر حضور نے قہر

اور قوت کو حضرت امیر شہادہ کیا فرمایا کہ امان الایمان پس علی رضی اللہ عنہ فی ہذا شاربہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امان اور کون
مشرطابین شرط کہ ہر مرد و طعام اور ٹما کر اس دیار سے باہر جاوے اور نقود و امتعا و اسلحہ اور تمام اموال اہل اسلام کی وہ اس طرح جوین
اور کوئی جبر پوشیدہ اور پیمان ترکین اور اگر کچھ مال سے ظاہر ہو سکے کہ کہیں کسی لیکلے مان ہی مثل ایان کو اسے مسلوب ہو سکے لہذا
خبر فتح خیبر کی جناب رسالت کو پہنچی مگر اس نعمت کا بجا لائے کہ سبب ظہور غزوات اسلام کا ہوا پس جو قوت علی رضی اللہ عنہ ہم کو
قرار دیکر توجہ نگاہ رسالت پناہ ہوئے آنحضرت مجیدہ منیت اوس رضی اللہ عنہ کی باستقبال اور استبنا خیر سے باہر تشریف لائی اور حضرت
علی کو گلے سے لگایا اور درمیان ہر دو چشم افکندہ دیا اور جو قوت تمام غنائم جمع ہوئی قسمت فرمایا بعد از افراج خمس کمر و پیادہ کو
ایک سہم اور ساکب کو دو سہم ایسا ہی تفسیر کیا یہ اس حدیث کو نافع فی الزناات و تحقق ہوا ہے کہ اوس غنائم سے بجز خضار و مرکب و زعفران
کچھ نہیں دیا الا ایک جماعت کو مہاجرین جنت سے کہ روز فتح کر راہ دیات پہنچی تھی مثل جعفر بن ابیطالب و زید و ابی اسامہ بن عیس
اور باون یا تیرن تفر اشعیرین سے کہ ابو موسی اشعری رئیس افکندہ و فصل ذکر غزوہ خیبر اور اس کے احکام میں اول ذکر نزدیک
ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا و صفیہ بنت یحیی بن اخطب یہودی کی ہیں کہ ذکر اور انکا ذکر اور ایک روایت میں آیا ہے کہ بیت
جاری ہوا باندی نسا اور زینت یہود میں از انکا حضرت صفیہ بنت امیہ و حبیہ کلبیہ بن ابی تمین لوگوں نے کہا کہ وہ جمیلہ اور سیدہ
قبیلہ اور دختر ایک ملک کی ماو کہ یہودی ہیں اور وہ اولاد دارین پیغمبر علیہ السلام سے مناسب وہ یہ کہ مخصوص حضرت
ہو وین کہ صحابہ میں اشراف و حیہ بنت مین اور غنیمت مین مثل صفیہ کم اور ابی انھیں سے ساتھ حبیہ کی سبب آنا خواطر و شوق
صحابہ سے ہوا پس مصلحت عامہ اوس میں وہ یہ کہ مسرور کیا دین و حبیہ سی اور مخصوص کجاوین با آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
دوسری زفات ام المؤمنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ کا تھا اور مان اوسکی صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ شہان
اور وہ پہلے زوجہ عبد بن حبش برادر زینب بن حبش گنتی اور ہمراہ اوسکی حیثہ میں ہجرت کی تھی ہجرت ثانیہ اور اس سے جنتی تھی حبیبہ
کہ کنیت کی گنتی تھی ساتھ اوسکے یعنی ام حبیبہ اور نام اوسکا رطلہ تھا اور بعض نے ہند کہا ہی اور اول صحیحہ تری بعد از ان مرتبہ ہوا
عبداللہ اور دین نصاری میں آیا اور مرا جتہ مین اور ثابت رہی ام حبیبہ اور پراسلام کی اور دوسرا واقعہ اس غزوہ سی زہد فیالہ
تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخبار صحیحہ مین آیا ہے کہ حبیبہ پیغمبر ہوا اور آنحضرت قلعہ قوص میں تشریف لائی تھی یہاں
زینت بنت حارث یہودی نے کہ برادر زادہ مرحبہ کا تھا اور وہ دن سلام بن شکم کی اور واقعہ اس غزوہ سی وہ ہے کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجداز جمع کی خبر پر منزل حبیبہ مین پہنچی اور صفیہ کی ساتھ زفات اسی منزل مین نماز عصر ادا کی اور بعد اوسکے

سر مبارک کن حضرت علیؑ کہ تا کہ آناروی فی او پناہ حضرت گویا ہر ہونایک اور علی مرتضیٰ فی غار حضرت پڑی تھی اور زمان وحی ایسا دیا
کہ آفتاب فی غروب کیا جب وحی پہنچی ہوئی آنحضرتؐ فی علی مرتضیٰ ہی پہنچا کہ ناز حضرت ادا کی کہ انہیں یا رسول اللہؐ پس آنحضرتؐ فی مساجد
اور کہ خداوند اگر علی تیری طاعت و طاعت تیری رسول کی میں تھا آفتاب کو اور پرا و سکندر کہ کہ ناز خدا و اگر کسی حق تعالیٰ نے
مسئلہ اپنی حبیب کو اجابت کیا اور آفتاب بعد از انکہ افق مغرب میں فرو ہو اتنا طالع ہوا و شفاعت اسکی اور پر کوہ دما سون کی
اور مطابق فی برای العین شاہد کیا اور حضرت علیؑ فرمود کیا اور ناز خدا و اگر کسی اور ایک وقایع اس غزوہ سی قضیہ لیلۃ النحر پس
اور فرس اور ترسانا فرکا آخر شب میں خواب اور استراحت کی لگتی تلبیہ اس جگہ تکمال دار و کر فی ہین کہ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ
فی وہاں ہے تمام عینائی و لا تمام قلبی یعنی سوتی ہین انگین میری اور جگہ ہول میرا پس با وجود بیماری دل کی کیا تا کہ طلوع فجر ہو گا
نمودے جواب اسکی میں طول ہی لیکن قولی شیخ عبدالحق قدس سرہ جواب میں لکھا جاتا ہے کہ ہان دل میاں پرا و خواب کو اس میں
تا غیر نہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ ایک حالت اور شود حاصل ہووی کہ بسبب استغراق کو اس حالت میں ماسوا می اوں مشہود کی اور مافی
ذابل اور غافل ہوویں پس باعث عدم ادراک اور تیان اور غفلت اور نوم کا نمودی بلکہ طین ایک حالت عظیم کا اوپر دل
شرعیہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اسکو بچھڑای غروب و کوئی تہ سچائی فاقہ اور بعض مقصود فی کما ہی کہ بیت خواب اور
فراموشی آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تبدیلی آئی تھا و پرا خد نذریرا و ترک غفول میں کہ کہ بلال کو اور نر کا ہنائی شب کی مقرر کیا
تھا کہ حق تبارک اور تعالیٰ پر چھوڑے کہ خود محافظت اسکی کرتا اور یہ اصل عظیم ہے نزدیک اس طائفہ کی کہ اسکو اسقاط تعبیر
اور ترک اختیار کہیں اور وقایع اس غزوہ سی ایک وہ تھا کہ حرام کیا لم محمدؐ علیہ کو جیسا کہ حدیث میں آیا ہے چونکہ اس مسئلہ میں
اختلاف ہی مجتہد طوالت کی نہیں لکھا گیا اور یہ جملہ وقایع اس غزوہ سی تحریم اکل ثوم ہی و صحیح وہ ہی کہ اکل بعض اور ثوم حرام نہیں
اور کر وہ ہی اکل اسکا مساجد اور مجالس قبر میں کہ مشاوی ہوویں لوگ ساتھ اٹھکے اور تحریم اکل ہر وی ناب کی سباع سے
اور تحریم بیع مقام پیش از رحمت اور نبی و ملی پیش از استرا از نبی و نسا اسکی نکاح نہادت معین ہی وقایع اسکی ہے۔ اور
متبع باح تھا اول اسلام میں غزوہ خیبر تک پس حرام کیا گیا اس غزوہ میں بعد از ان سباح کیا گیا فتح مکہ میں کہ مراد یوم اطہاس ہے
کہ بعد از فتح مکہ ہے اور وقایع اس غزوہ سی قصدا و سرحا ہے کہ قتال کیا جیسا کہ چھوٹا جماعت شرکین سے کسی ایک کو آخر ہر تین
آپؐ شمشیر ہلاک کیا اور وقایع سے ہے اگرچہ داخل غزوہ خیبر نہیں لیکن تابع اور متصل ساتھ اسکی ہے فتح مذک کہ نام ایک موضع
ہے نزدیک خیبر کہ او بھی اسی بالمین غمرۃ القضا کہ صلح حدیبیہ میں قرار پایا تھا واقع ہوا اور وقع اسکا ماہ ذیقعدہ سنہ بیعہ میں

ہجرت ہوئی۔ بعد ازاں جو غریب اہل ارضی المدینہ نے فرمایا میمونہ زینت حارث کو آنحضرت کی لیے خواستگاری کر میمونہ نے اپنی محکم کو بجایا جس
 بن ابی طالب کو تفویض کیا اسکو کہ میں اسکی ام الفضل کہ میں عباس رضی اللہ عنہ کو تہی پس عباس نے حضرت کیساتھ عقد واسکا کیا اور آنحضرت
 اس میں تھے اور بعضی کہتے ہیں کہ اہرام میں نکلے تھے اور اس عہدہ وہ داستان میں کہروضہ الاحباب اور عمارت النبوة میں اس سال میں بعد
 از ذکر عمرہ الفضا کی بیان کی ہیں اگرچہ ذکر اسکا ذکر ارسال رسول اور مرسل میں بجانب ملک کہ سال ششم من وقوع پایا بہت مناسب تھا
 لیکن جو رعایت نہیں منظور ہو پھر تیسری سیدہ و قتیہ سال ہفتم میں لکھی اول ارسال نامہ طرف جلد بن ابیہم غسانی کی کہ بعد حارث بن ابی شمر
 غسانی بادشاہ غسان تھا۔ دوم اسلام فرودہ بن عمر و جد امی کہ قبل بادشاہ روم سے عامل تھا اور پرمال کو ارض بلقاسی وقوع پایا و قلع
 سال ششم اوائل سال ماہ صفر میں بغول محبوب راہل سیر کر اسلام خالد بن الولید اور عمر بن العاص اور عثمان بن طلحہ کا اور
 خالد بن الولید بن المغیرہ قرشی مخدومی اور عمرو بن العاص ابن وائل قرشی تھے اور عثمان بن طلحہ عبد ربیع کہ کلید کعبہ کی ماہ تھی
 مسلمان ہوا اور بعضوں کہ نزدیک اسلام اونکا اوخر سنہ سبع میں واقع ہوا اور بعض سنہ خمس ہی کہا ہے اور اسی سال میں
 غالب بن عبد المطلب کو طوف بنی الملوچ کی بھیجا تا موضع کہ بدر بوزن جدید میں پہنچا اور جرات ہوئی اور ہر سراوس جماعت کی شہنشاہ
 لکھے اور بہت شہرہ اونکے بانگ لائی اور یہی اسی سال میں غالب بن عبد اللہ کو جانب فذک بھیجا تا جامعہ کفارہ بان کو سی انتقال کئے
 اور یہی اسی سال میں اور سر بون شہی وقوع پایا تا شہی سیرہ موتہ ہوا اور وہ نام ایک موضع کا ہے نزدیک بلقاء کہ کہ بان سیست لفظ
 دوم ملہ ہے اور ذکر اسکا ارسال نامہ میں بہر نقل گذرا ہے اور یہ سیرہ نیمجلا اور سرایا کے شہر ہے بصوبت اور شدت محاربتہ اور قتال کہ اول
 ہی اسی سال میں سیرہ عمرو بن العاص کا ارسال طرف ذات السلاسل کے تہا تسمیہ کیا گیا بذات السلاسل اوس جہت سے کہ شہر کون فرما رہا تھا
 ایسے تین آپس میں بلاسل نہ باکین اور بعض کہ اس جہت سے کہ سلاسل نام ایک بانی کا ہے کہ سیرہ یہ وہاں واقع ہوا وادی وادی القری
 اوپر صاف دس دن کی مدینہ سے اور وقوع اسکا جمادی الاول سنہ ثمان میں تھا اور بعض سنہ سبع میں کہا ہے اور ساتھ اسکی خبرم کیا ہے اس ابی بلقاء
 کہنا صحیح بخاری میں اور اسی سال میں ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتھ تین مولفہ کی مہاجرین و انصار سے جیسا کہ صحیحین وغیرہا میں آیا ہے اور
 روایت نسائی میں بعض عشر زیادہ کیا امیر بنا کر طرف قبیلہ جو مدینہ کی بھیجا اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اوس درمیان میں تھے اور مدینہ پہنچنے کا
 راہ ہی اور اس سیرہ کو مہرۃ الخطاب اور سیرہ سیف البحر بھی کہیں اور خط نام اوس برگ کا ہے کہ درخت سے جھاڑا ہو۔ اور وقوع اس سیرہ کا حبیب
 سنہ ثمان میں تھا اور شیخ ابن جریر شرح صحیح بخاری میں قول ابو ثور اس کے سال ششم تہا تسمیہ کیا ہے پس صحیح وہ ہے کہ سیرہ یہ سنہ ستہ میں ہو
 پیش از تصدیق سیرہ کی انتہی اور یہی اسی سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما لکھتے ہیں روایت اللہ بن رواحہ کہ ایک طاہقہ کی امارت دی کہ کعبہ

ابو بلقاء کی خبرم کیا ہے اس ابی بلقاء
 کا ذکر اسکا بھیجا تا جامعہ کفارہ بان کو سی انتقال کئے

سیرہ موتہ ہوا اور وہ نام ایک موضع کا ہے نزدیک بلقاء کہ کہ بان سیست لفظ
 دوم ملہ ہے اور ذکر اسکا ارسال نامہ میں بہر نقل گذرا ہے اور یہ سیرہ نیمجلا اور سرایا کے شہر ہے بصوبت اور شدت محاربتہ اور قتال کہ اول

انہم کہ اوپر تین برید کر دینے سے یہ سبھا اور یہی اسی سال میں فتح مکہ کا وہاں اللہ تعالیٰ و تشریفاً واقع ہونے اور یہ فتح عظیم وہیں ہی کہ مکہ مکرمہ
انما فتح مکہ فخرنا سبھا ساتھ اوکو مطلق ہوا اگرچہ جامعہ تفسیرین اور پراوے کے ہیں کہ مراد اسناد اس فتح میں کہ فتح حدیبیہ ہے **وصل** جو ارادہ سفر کرنا
مصر ہو بعض صحابہ کو بھیجا تا قبائل عرب کو اسلام اور فخر اور بہتیا اور شہج اور علیہ غرض کہ اہل جوئے اسلام ہوئے سے خبر کریں اور مجمع لاویں اور
تہیہ اسباب حرب کریں پس بابر آئی آنحضرت دسویں ماہ رمضان روز چہار شنبہ بعد العصر نہ خان میں ہجرت سے یہاں کہ ادا قدی کے لگا اور تہ
امکہ کو باسنا مجمع ابی سعید سے آیا ہے کہ کہا بابر آئے ہم عام الفتح دوسری رمضان میں پس وہ جو ادا قدی کے لگا منیف ہے اور زمین کہا
تاریخ میں اور یہی اقوال اسے ہیں بابر جوین رسولین ستروین الماروین او مینوین دو قول سابق اقرب صحت ہے اور دم صحیح ہے
والسلا علم **وصل** جو طواف سے فایع ہوئے مقام تظہیر بیت المرام میں انجاس اصنام سے اگر ساحت عزت اور رست او کے کو باک کیا
اور ارباب سیرت لکھا ہے کہ شکر کون تین ہو ساتھ بت اطراف و لواحق خانہ کعبہ میں نصب کیے تے۔ جو وقت نماز پیشین آیا بلال کو فرمایا
کہ اوپر ہاں کہیے جاکر اذان کہے اور یہی ایک وقت شریف اور ایک نعت عظیم ہے کہ دست اور اک اوکل دامن اجلال میں نہیں پہنچتا
حقیقت عظمت اوسوقت کی عربیوں سے پہنچنا چاہیے کہ یہ آواز دہان تک پہنچتی ہو بلکہ وہاں سے بھی گئی ہو اور کلمات اذان کے سبھی
اویسی مقام میں ہیں جیسا کہ باب اذان میں گذرا **وصل** اور اگرچہ حضرت نے امن و باہل مکہ کو دینے کیا اوکے قتل سے ولیکن ایک کلمہ
استدعا کیا اس حکم سے اور یہ کیا خون اونکا اور حکم کیا مار و جہان پاؤصل اور جرم میں ولیکن بعد از حکم ساتھ ہر دم اور قتل کر لے لیا
ساتھ تو یہ اور رجوع اور ایمان کے مامون ہوئے اور نجات پائی اور مجموعہ اونکے مردوں سے گیارہ تین اور عورتوں سے چار اور دھیان
مردوں سے چار آدمی مقتول ہوئے اور سات مامون رہے اور عورت سے چار قتل ہوین اور ایک میں اختلاف ہے اور دوا مامون
اب نام سب مردوں اور عورتوں کو ذکر کریں ہم تا حقیقت حال ظاہر ہووے اول اونکا ابن خنقل ہے دوسرے عبد اللہ بن ابی
کہ جو حکم بقتل اوکے کیا گیا پس عثمان بن عفان کے اور مخفی ہوا دوسرے عمر مہربن ابی جہل تھا چہارم صفوان بن امیہ کہ سرگرمہ کفار
فریش اور متروم اپنی کا تہا سچم جو بہت بجا حملہ بلفظ تصغیر بن نقید بنون و قاف بلفظ تصغیر اور یہ شقی شمر تھا اوچو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی سب کتر تہا ششم قسمیں بن حبیبہ یہ سچم جبار بن الاسود اوس سے بہت ایذا جناب مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
پہنچی تہ ششم حارث بن ملاتلہ اور وہ جلدوزان آنحضرت سے تہا سچم کعب بن زید کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوکر تہا تہا سچم و علی
حمزہ رضی اللہ عنہ تہا با دہم عبد اللہ بن الزبیری شمرای عرب سے تہا اور رسول مقبول اور اسکے یاروں کی چوکر تہا تہا۔ اور وہ عورتین
کہ روز فتح مکہ حکم بقتل اور ہر دم اونکے واقع ہوا سپر ہیں بعض راہنیں مامون ہوئیں اور بعض مقتول اول ہند بنت عبد بن ابوسفیان

دوم اور سوم قریب بقاف ویا البقیۃ تصدیق اور وقتنا فتح فاد سکون را وقت تہ تا و نون و ولوئدیان مغنیۃ تین ازان ابن خطل کی کہ جو آنحضرت
پرستی تین تین بن پس قریب بقول ہوئی اور فرزند باگ گئی اور اسکی لیے حضرت سے امان چاہی پھر ام ابی مولاء ابن خطل مذکور وہ بھی
اوسوقت ماری گئی پچھرا مولاء بن الطلب و بعض عمر بن ہشام کہا ہے ششم ام سعد اسی ہی مارا و وصل سابقا معلوم ہو کہ فروج
مرینہ سے نہ بجا رہے تہا موسیٰ بن رمضان کی بعد از عصر استکلاف کہ وہ میں ہے اور فحول مکر اور فتح اسکی میسور بن ماہ مذکور میں ہو گیا اور سید
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیۃ ماہ او چہ روز ماہ شوال سے مکہ میں توقف کیا اور قضایا سے کہ اہام توقف مکہ طہرین واقع ہوئے تہا
کہ ایک مرتے اگر حضرت سے کہا کہ میں نے مذکور کی تھی کہ جو خدا تعالیٰ فتح کرے مکہ کو اور پر رسول مقبول اپنے مکہ بیت المقدس میں ہا کرنا پڑ پڑ
میں۔ آپ نے تین بار فرمایا کہ نہیں پڑے اور واقع ہوئی کہ ان اہام میں وقوع پایا وہ ہے کہ خالد بن ولید کو سانتہیں سوار کر موضع خلد میں
غراب کرتے تھا نہ غری کے لیے کہ نام ایک بت کا ہے یہاں وصل اور واقع سال ہشتم سے مقررہ نہیں ہے کہ نام ایک موضع کا ہے مکر اہل
میں اور نام ایک آب کا ہے کیان اسکا اور میان کہ کہ تین شب در میان ہیں قریب طائف کی اور اسکو غزوہ ہوازن ہی کہیں کہ نام آ
قبیلہ کا ہے ساکن اوس زمین میں وصل آنحضرت نے جو طائف سے اتحال فرمایا اور جہنہ میں تشریف لائے کہ قائم نہیں کو وہاں
جمع کیا تھا اور وہ چہ ہزار بردہ او چوبیس ہزار شتر اور زیادہ چالیس ہزار سے غنم و چار ہزار اور قریب صد پس دست نول بمذلل محل
اور بردہ جوہ خلائق کے کو لاخو صا ساتھ مولفہ القلوب کہ کہ ہنوز نورایان نے اوکے دلون میں قوت نہ قبول کی تھی اور جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم قائم سے فایع ہوئے اور غرمت رجوع نے یدرینہ مطہرہ و تقسیم پایا شب چار شنبہ کہ باہ شب ماہ بقیۃ
سے باقی تین موضع معانہ سے احوام عمرہ باندھا اور مکہ میں آئے اور ارکان بجا لا کر مراعبت فرمائی اور اسی سال میں جاہا آنحضرت صلی
علیہ وآلہ وسلم نے کہ سودہ بنت زید کو کہ اہمات المؤمنین سے تمیز طلاق دیوین اور ایک روایت میں ہے کہ طلاق دی ہر تقدیر سودہ
نے کہا بخدا سوگند کہ دوستی مرد کی میرے دل میں نہیں رہی لیکن چاہتی ہوں میں کہ فردا سے قیامت مجھی زنان حضرت میں حشر کریں
اور مجھے یہ سعادت کافی ہے اور نوبت اپنی عائشہ صدیقہ کو بخشی تاہم ہی باعث محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو سے اوکی نسبت او
ہی اسی سال میں ماریہ قطیبہ سے ایک پسر تولد ہوا اور نام اسکا ابراہیم کہ لاوت اسکی سترخان میں اور وفات ستہ عشرین اور
دست ہو اسکی سولہ مہینی اور ایک روایت میں اٹنا مہینی اور چہ روزا و ربی اسی سال میں زینب دختر آنحضرت کہ منکو ملو الوصل
بن الربیع تین بردہ رضوان پچھین اور اوسے دو فرزند رہے ایک پسر اسمی علی کہ قریب بلوغ پہنچا تھا اور ایک دختر سماہ با مامار
اسی سال میں اور قبولی سال ہفتم میں انما نہ پرنے وقوع پایا یعنی مسجد آنحضرت میں ایک بنظر طیار ہوا کہ اوپر اسکا خطہ فیہا قوسے

اور حضرت
ابن عباس
نے فرمایا

اور روز پنجاب ہے عرض کیا آنحضرت نے اور پڑاوس قبیلہ کے اسلام اور دعوت کیا اور کلبیس آئے اوسو دس مرد اور مسلمان ہونے لگے اور برے
طرف اہل اپنی کے اور دوسرے ہانا و پر وزن غراب کے نام ایک قبیلہ کا ہے سال ششم میں وقت الفراق کی جو روانہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے قبیل بن سعد بن عبادہ کو ساتھ چار سو آدمی کرانے کی طرف بھیجا اور فتنہ سنہ عشر میں تہار رمضان سے اور بینین مصر ہو اور
وفد بنی عیسٰی کے سیکو ملازمت آنحضرت میں بھیجا اور کیا یا رسول اللہ مجا اقرار ہار کے پاس آئی اور کہا کہ اسلام کی ہجرت مقبول نہیں اور ہمارے کیا
اموال و مومانی ہیں اگر حکم ہو اور ان سب کے ہجرت کو ہم پس فرمایا آنحضرت نے فتویٰ اٹھایا کہ جو ان کے ساتھ ہیں اور فلاں نام پر قبیلہ کا ہے
اور انصار سب اسکی اولاد ہیں اور وفد بنی النضیق نام پر قبیلہ کا ہے اور وفد بنی النضیق ایک قبیلہ ہے میں سے اور وفد نولان کہ نام قبیلہ کا ہے
اور وہ دس نفر سے کہ آیا رسول اللہ ہم آپ کی پس آئی ہیں اوس مال میں کہ ایمان بخدا اور تصدیق برسالت لگی کہتے ہیں ہم اور وفد
اور یہ وفد اور پر وزن سحاب کی نام پر قبیلہ کا ہے قبائل مدح سے تھا پندرہ مرد آئے اور سر اسے رکنیت الحارث میں نزول کیا اور وفد
پر قبیلہ کا ہے کہ نسبت کا جاتی ہے اور انکی طرف غاد کے اور وفد جبیلہ ہے جریر بن عبد البکر علی منسوب یہ قبیلہ ساتھ ایک سو چار سو گنا
اور وفد بنی خنیف تھا جو یہ لوگ مدینہ میں آئے سر اسے رکنیت الحارث میں باشارت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نیکار کیا اور وفد
کہ وہاں زیادہ نجاشی کا تھا اور ایمان لایا اور یہ فرقہ ہے کہ جسے اسوئے سے کہ دعویٰ پیغمبری کیا تھا قبل ہونے لگا اور اسی سال میں عبد اللہ بن ابی بن
سنان کی کہ بیس منافقوں کا تھا اور انکو نزول میں ہوا یہ لو اور مرض مدینہ کی کو ساتھ مرض قلبی کے کہ لاہم حال منافقین کا ہے کیا اور راہ ذیقعدہ میں
مرگیا اور وفائے سال نہم سے موت نجاشی کا حکم جیش کی ہے مروی ہے جاہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے کہ ماہ بروز فوت نجاشی کے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج ایک مرد صالح تھا ایمانی انھم مر گیا ہے اور نوا اور اوسکی نابھ ہو اور آمرزش چاہو ہائی اپنی سکیے اور یہی
اسی سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ذی قعدہ میں اور ایک قوم کو نزدیک نجد میں اور بھجے کہیں کہ
سب ذیقعدہ میں جگووچ کو بھیجا اور اسی سال میں بقول اکثر اہل سیر کے قضیہ امان واقع ہوا اور شکوہ بین دو پیشین اسی باب میں لایا ہے
ایک میان عومر بن الحارث عجمانی کے اور میان اوسکی زوجہ کی کہ نام اور مکانہ رکنیت قیس تھا عقبہ علیہ السلام نے اختلاف کیا ہے حکم میں اوس شخص کے
کہا یا ایک مرد کہ کو کیا ساتھ زن اپنی کے کہ زنا کرنا ہے مجھ کو اور پڑاوسکین کہ مارا جاوے اوس شخص کو مگر وہ چاگراوہ گذراؤ اور پڑنا کو اقرار کریں
دارت قبیل کے لیکن فہامینہ و بین اللہ کہ بنیں اگر صادق ہووے کہ گذراؤ و بین اللہ کہ بنیں اگر صادق ہووے کہ گذراؤ و بین اللہ کہ بنیں اگر صادق ہووے کہ گذراؤ
اور جسے وفو کو ایک صاحب کیہ ہر سال میں کہ ہووے جیسا کہ گذراؤ اور غیرہ وفو دیان ذکر کریں ہم اور ایک اونین سے نہیں خالد بن الولید کا
ساتھ جماعت کے طرف بنی الحارث بن کعب کی اور اوسکو فرمایا کہ تین خوبت اوکو دعوت اسلام کر اگر قبول کریں وہاں انکو قیام کر اور تبلیغ

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

اور سنت کو مکے کے لیے عمل میں لایا اور اگر قبول کر لیا اور اس سال میں ایک مکتوبہ لکھا جسے بخزانہ نام ایک موضع کا ہے بخزانہ نام کیا گیا ساتھ بخزانہ بن زید بن سہیل کی بیجا دعا و نگو دعوت باسلام کی پس اس جماعت نے بعد از شایستگی کی جو وہ مرد کو اپنی قوم سے اختیار کیا اور مدینہ میں آئے تا احوال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحقیق کرین اور خبر او کو پہنچاؤن ایسا ہی ہے رؤفہ الاحباب میں۔ اور مواہب لدنیہ میں کہا ہے کہ وہ سائہ سوار تھے اور اسی سال میں باذان حاکم میں نے وفات پائی اور جو فیروز کی قوت کی سمیع شریف حضرت میں پہنچی اور اسکی مملکت کو قسمت فرمایا بعض اوس سے اوپر پسر اس کے شہر بن باذان کی اور بعض اوس کے ساتھ ابو موسیٰ اشعری اور ایک نامید علی بن امیہ کو اور ثمود معاذ بن جبل کو ازانی کیا اور یہی اسی سال میں پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو بجانب بن ہبجا بعد از ان خالد بن الولید کو بھی پیش از حجہ الوداع سترہ عشرین ربیع الاول یا ربیع الآخر یا جمادی الاول میں طرف عبداللہ ان کے کہ ایک قبیلہ سے بخزانہ میں ہبجا اور وہ ایان لائے اور بعد از ان ہبجا علی بن ابی رضی اللہ عنہ کو بجانب بن شہر رمضان سترہ عشرین ساتھ تین سو سو اس کے اور قائلہ عظیمہ سترہ عشر سے حج کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے حجہ الوداع کہ اسکو حجہ الاسلام بھی کہتے ہیں اور میان کہتے ہیں کہ وہ کیا مقام ہے کہ اوسمیں فرض کو فسخ کیے ترک کرین کہتے ہیں کہ وہ عرفات ہی کہ اوسمیں فرض کہ وقت عصر ہے پختہ نفل کہ دعا و عوفات ہے ترک کرین اور بعد از انکہ مع بین الصلواتین عرفہ میں مع علیہ امت میں وصل اور تائسہ طریقہ ماحبت میں جب بمنزل خدیجہ کو پہنچا کہ انامی جھٹ سے یہ میان کہ اور مدینہ کو منہ طرف یارون کے کیا اور فرمایا کیا نہیں جس انامی تم کہ میں ترویک ترا و دست زہون ساتھ و نمون کے ذواتن او کی سے اور اسوقت فرمایا خداؤ میرا و میں مولا سب مومنوں کا ہوں۔ بعد از ان حضرت علی ابن ابیطالب کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا خداوند امیکا میں مولا ہوں پس علی اسکا مولیٰ ہے خداوند ادوست رکھو اسکو کہ دوست رکھی علی کو اور دشمن رکھو اسکو کہ دشمن رکھے علی کو اور ایک و امت میں یہ زیادہ آیا کہ یاری دی اسکو کہ یاری دی علی کو اور چھوڑا اور یاری ندی اسکو کہ چھوڑی اور نہ یاری دی علی کو اور پھر طرف علی کو مبصر کہ وہ پسرے اور اسی سال میں جریر بن عبدالمدیبل کو اور پر ذی الکلاع بن نابور بن حبیب بن مالک سان بن حج کے کہ ایک ملک طوقین سی تھا اور خلق اسکو خجاس پرستش کرتی تھے اور طین اس کے پورے تھے یہاں اور بنو جریر نے اس کے پاس سے مراجعت کی تھی کہ حضرت نے وفات پائی اور ذی الکلاع تا زمانہ عمرون الخطاب رضی اللہ عنہ کے تھا اور مواہب لدنیہ میں مفہوم ہوتا ہے کہ اوپر یا تہ جبر کے اسلام لایا اور اسی سال میں ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور اسیدن کسوف ہوا لوگوں نے کہا کہ کسوف آفتاب بسبب ہجرت اون کے ہے واقع سال یا زوہم ذکر مرض وفات و ماہ تعلیق ہا لائے ہیں کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تجانب
نتیجہ نون کو
جبر

بجو الوداع سے مراجعت فرمائی بعض اشقیاء اور جہال کو دعویٰ نبوت پیدا ہوا مسلمانوں نے ان کو سزا دی اور اسود بن کعب بن اشقیاء اور طلحہ بن علیہ السدی اور
 ایک عورت کہ نام اسکا سجاح بنت الحارث بن سوید تھیں اسے پر سبیلہ مشہور ترین ان اشقیاء کا تھا اور اسی سبیلہ کہ اب بکری کہتی
 تے اور وہ اپنے تین محرم الیماہ کو لٹاتا اور طلحہ بن خویلد قبیلہ بنی اسد سے تھا کہ بعد از صلح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 خروج کیا اور عروج پایا اور عقبہ بن حصین قراسی کہ ذکر اسکا سابقہ غزوہ خنین اور ہوازن میں گزرا ہی ہمراہ قبیلہ خزاعہ کو مدینہ کو
 انکار کیا تھا اور اس کے ساتھ گریہ ہوئی اور اسود بنی منسوب بن جعسر بن مرثد اور عیمہ بن ام اسکا ہے اور اسکو ذی القہار کہتے تھے
 کہ تمہارا پروردگار اپنے کے ذاتا تھا اور تمام قصص اور شرح اور حال اور بیاد اور حال اس ملعون کا وہ ہے کہ بتان لیا ہے قاری کتب میں
 گشتہ گری اور آخر میں توفیق اسلام پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر اس کے حکومت مناسبت میں مقرر کی جب مر گیا حضرت نے
 ملک اور کافرت کیا جیسا کہ ذکر اسکا گذرا وہ بن سبک فی کمال رسول مقبول تھا اور پر قبیلہ مراد کے ایک مکتوب مقرر تھا کہ لکھا اور
 کیفیت واقعہ سے اعلام کیا حضرت نے سادات بن جبل اور ابو موسیٰ اشعر کو بنا لکھا کہ متفق ہو کر جس طریق سے ہو سکے دفع شر اسود بن کعب بن
 اور دفع مادہ فساد پس متابعان نبوی سب ایک جگہ جمع ہوئے اور مردانہ کو پیغام بھیجا اور مردانہ فیروزہ ملی کو کہ پس ہم مردانہ اور خواہر
 بخاشی تمام کر لیا اور ہنون نے اسکو بقتل پہونچایا اور سجاح بنت الحارث بن سوید بنی ربیع سے ایک زن تھی کہ بنی قریظہ بن دعویٰ چچی
 اور قوم اسکی گرویدہ ہوئی اور زمان اور مکان اسکا ساتھ سبیلہ کے نزدیک تھا اور آخر غزوات اور سرایات ہمراہ ساتھ نبی
 بن حارث ہے کہ اسکو زور و شہ بہت دشمن و صفر سنا باز دہم میں ہجرت سے بجانب انبو کہ دیار روم سے ہے اور بقتل اسکا
 باپ کا تھا سر یہ تہمتیں ایمر کیا کہ پر مر اس جماعت کی تاحث لاوے اور آتش اور آتش خان دمان میں مارے اور جانے میں جلدی کرے
 اور جو ماہ ربیع الاول آیا اسامہ بنی بجانب اپنے توجہ کی اور اسکی اہل بظفر پائی اور اکثر کو اسے قتل کیا اور بعض اشجار اور منازل اور
 بیاتین اور زراعت کو جلایا اور قاتل بد راہی کو بقتل لایا اور غنیمت بہت حاصل کی اور مراجعت کی اور مدت غنیمت اس حدیث کے
 چالیس دن تھے واقعہ ابتدا اس عرض حضرت تار حلت - ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہر پر پہنچی
 اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ایک بندہ کو اپنی بندوں سے مخیر کیا درمیان اسکا کہ دیو ساوسی زب فریبت حیات دینا اور درمیان اسکا
 کہ نزدیک اسکا ہے اجر اور ثواب آخرت سے پس اختیار کیا اس بندہ نے اس چیز کو کہ نزدیک پروردگار کے ہے اور غنیمت
 دنیا میں پس روئے ابو بکرؓ ساتھ سنے اس خبر کے اور فرمایا حضرت نے کہ باقی نہ ہی مسیہ میں کوئی دیکھ کر ابو بکرؓ اور کبار کمرہ -
 اس کلام میں اشارہ ہے بقرہ ابو بکرؓ کے ساتھ خلافت کے اور یہ بات مرض موت میں فرمائی فوت کی پہنچ شب پہنچا اور

اسی
 تاریخ
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

انہر مفرسائل مذکورین مامور ہوئی آنحضرت کہ اہل گورستان بقیع کو لیے استفادہ کریں اور عیسا کہ زیارت بقیع اور تقاضا کو لیے او کی مامور ہو
ایسا ہی زیارت شہداء اعداد اور عمارتوں کو لیے مامور ہوئے اور ابتدا سے مرض آنحضرت کا خانہ کیمونہ میں تھا اور ان کی نوبت میں اور جو شدید ہو مرض
حضرت کا جمع ہوئیں سب ازواج مطہرات حضرت کی اور حضرت نے فرمایا میں کل کمان پہلکا اور کر فرمایا اس سخن کو اور مقصود آنحضرت وہ تھا
کہ ایام مرض میں عایشہ صدیقہ کے گہرین ہوئیں اور روایت میں ہے کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
شاق ہو گا کہ تردد فرماویں۔ گہرین میں ہر ایک کے ازواج سے پس ب راضی ہوئیں کہ خانہ عایشہ کیمونہ میں پس باہر آ کے خانہ کیمونہ سے
دو لوہا تہہ اوپر دوش الہیہ سے لکڑی چنچا پانچ باغیہ سبک اوپر زمین کے کچھتے تھے اور سر مقدس ساتھ خرقة کا باندھا تھا اور ٹاکر میں حضرت عایشہ
کے لائے اور روایت عایشہ میں آیا ہے کہ کمانڈیکامینے کی کو مرض اور کا صعب تر ہو گئے مرض پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
منقول ہے ابو سعید خدری سے کہ کمان آیا میں پاس آنحضرت کو اور قطیفہ اوپر اپنی لپیٹا تا میں باتا تا میں حرارت تپ کی بالائے قطیفہ سے اور
تخل نہ کرتا تا میرا ہاتھ کلا اوپر بدن آنحضرت کی پونچھ دن میں پس تعجب کیا میں نے فرمایا بلا کی بلا انیسا سے سخت ترین میں لاجرم صبیحہ بلا کی
مضاعت ہے اجرا و کا ہی مضاعت لیکن جبرع اور فرع بلا میں اور آہ و نالہ امرات میں کیا حکم کہے بیان سخن ہے جبرع اور فرع کہ بعضی جبرع
اور بے طاقتی کی ہے اور کراہت بلا اور فرار اس سے حرام ہے بے خلاف اور آہ و نالہ کہ بقصد اظہار غریب اور شکستگی اور بچا رگی کہ لازم حال
بنگی کا ہے اور اضطراب و بیقراری ہی کہ شدت مرض اور کسی صوبت سے عارض ہو وے اور ہی اور داخل جبرع اور فرع اور کراہت
بلا اور شکایت بلی سے نہیں اور مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب مضمون اپنی میں خدا تعالیٰ سے عافیت اور شفقت
کو مرض موت میں دعا بشفا فرماتے وصل نماز قانع کہ ایام مرض میں واقع ہوئی واقعہ مشہور کہ کتب صحاح میں مذکور اور سر مکتوبہ
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں شہداء و مرض میں کہ اصحاب سچہ شریف میں مجتمع تھے فرمایا کہ دوات اور صحیفہ اور ایک
روایت میں شانہ میرے پاس لاؤ تا تمہارے لیے وصیت لکھوں میں کہ بعد میرے ہرگز تخلف نہ کرو تم پس اصحاب فی اختلاف کیا بعضی
کہا جو فرمایا اوپر عمل کرو تا حضرت جو چاہیں لکھیں بعض نے کہا مناسب نہیں کہ آنحضرت کو اس محل میں مشغول بکتابت کہیں ہم کو قوت
اور ناکامی ہے اور عمر رضی اللہ عنہ ہی اسی جاتی میں تھے کہ اگر درود الم اور حضرت کے غالب ہے اور قرآن درمیان ہماری ہے
اور کچھ کافی ہے یا تم کہ اختلاف بڑا اور اصوات بلند ہوئیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس
اور عیسا کہ نہ نازعت اور رفع اصوات بچھو رسول خدا مناسب نہیں باوجود اس کے نہیں و صبیحین فرمائیں ایک وہ کہ شکر میں کو خبریہ عز
اخراج کریں اور دوسرے وہ کہ جماعہ و فود کہ پاس تمہارے آویں او کو مجا ہے اور صلی و بیجا سپاہ میں جیسا کہ میں دیتا ہوں اور

تیسری وصیت ایسی نے فراموش کی یا انظار اوس کے میں مصلحت نہ کیگی کہ اقال العلماء وانداعلم اور از انجیل ام کرنا آنحضرت کا ہے
 ابی بکر صدیق کو باداؤنی بار مردم اولاد کی ہیں کہ آنحضرت نماز پڑھتے تھے گو گو کعبہ مدت مرض میں مگر تین دن تک نہ ہو کہ ابو بکرؓ پڑھاویں اور
 بعضوں نے سترہ تا تین کمین بین اور جواز ان کی گئی تار عشا کے لئے فرمایا امر کر دیا بگو کہ اگر تین نماز ساتھ لوگوں کو اور امامت کرتے
 اونکو اور روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کما نا نہیں پڑھی غیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی حجے یکجا امت اپنی سے
 مکر تافت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے اور ایک باطل عبد الرحمن بن عوف کی سفر میں ایک کعبہ پوشیدہ نہ رہی کہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بامامت اور مبالغہ کرنا اوس میں دلیل ہے واضح اہل سنت اور جماعت کی واسطے اور تقدیم اوس کی نسبت
 کہ باوجود صحابہ کی قریش سے اور حضور علی مرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوس کو شخص کی اور تقدیم فرمائی پس اسی سبب سے معلوم ہوتا ہے
 کہ صدیق اکبرؓ متعین اور مقدم تھی اور یہاں صحابہ کو اور معلوم کرنا چاہیے کہ بعض لوگ منہ کر تی ہیں اور کہتے تھے تار سے مقبرہ میں اور حدیث
 ہی اس باب میں روایت کرتی ہیں پس بعض صحیح روایت کرتی ہیں مطلق نظر بظاہر حدیث اور بعضی کہتی ہیں کہ اگر خاک پاک ہووے یم اور
 خون اور نجاسات سے کہ جدا ہووے اموات سے جائز ہے وہو الختم اور بوسہ دنیا قبر کو اور بوسہ کرتا اور کھڑکھٹا اور
 او مرنوح ہے اور بوسہ دینے قبر الدین میں روایت فقہی نقل کرتے ہیں اور صحیح وہ ہے کہ جائز نہیں اور انانہ جلد وہ ہے کہ آنحضرتؐ
 ساتھ دنیا سے سبکو بفقرا قسمت کیا الاچھیا سات اوس سے گھر میں باقی رہی تھی پس نکی عالم سے اتفاق کیا اونکو اور انانہ جلد وصایا
 آنحضرتؐ شان انصار میں ہے وصل اور اوس چیز سے کہ واقع ہوئے ایام مرض میں قریب بروز رحلت وہ ہے کہ انس رضی اللہ عنہ
 روایت کرتے ہیں کہ شفت کیا آنحضرتؐ نے پردہ کو کہ اوپر درخانہ کی تاپس نگاہ کی بجا نب مردم کہ سبھی میں سے نماز غیر میں اور ابو بکرؓ یا
 پس تب فرمایا اور ابو بکرؓ نے چاہا کہ جائے اپنے سے پست جاویں پس اشاہ بسوی صحابہ فرمایا اپنی حال پر قائم رہو اور تمام کرنا نہ پڑی
 پس جھوٹ دیا پردہ اور فات پائے اوسیدان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اور از انجیل وہ ہے کہ مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ جب رسولؐ آئے
 نزدیکی آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرض اونکی میں کہ قبض کی گئے روح مبارک اوس میں او کہ خدا تعالیٰ سلام بھیجتا ہوا اور فرشتے
 اور کھتا ہے کہ اپنے تئیں کیسی طرح پاتا ہے تو اور کیا حال رکھتا ہے تو کما درناک پاتا ہوں اپنی تئیں یا امین اللہ علیہ فاطمہ رضی اللہ عنہما
 فرمایا کہ میرے فرزندونکو میرے سایہ لاؤ پس فاطمہؓ ہر احسن اور حسین علیہما السلام التوحید والرضوان کو آگے حضرت کے لائیں پھر گوشگان
 رسولؐ مقبول نصیب اپنی جدا محکم اوس حال میں دیکھا کہ یہ خاک کیا اور بیسی روگ کہ روگے روئی سے جو کہ گھر میں تھے سب روگے
 پس آنحضرتؐ فرماؤنکو یا رکھا اور دلاسا دیا اور دیاب تعلیم و احترام اور محبت اونکی صحابہ اور تمام امت کو وصیت فرمائی

اور اسے کہ جو ملک الموت بصورت اعرابی آئے اور اذن چاہا فرمایا کہ تو آؤ بن پس آئے اور کہا السلام علیک ایہا النبی
 پس فرمایا اسی ملک الموت پیش نظر اور جس کام کے لئے مامور ہوئے ہو عمل کرو پس ملک الموت نے روح اطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو قبض کیا اور یا علی علیین لکھے اور رعبوت پہنچا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی فاطمہ زہرا
 غنیہ اور زاری کی کہ میں کہ بعد کدو آنحضرت کی کہنے فاطمہ کو خداوند کیا اور عائشہ صدیقہ بی زاری کرتی تھیں اور صحابہ
 بعد از موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر السیمہ اور حیران ہوئے اور عقیل اور عکسہ سلوب اور حواس عامل ہوئے بعضی
 زبان بند ہو گئی اور بعض نطق نہ پا حال عثمان بن عفانؓ اسی قبیل سے تھا اور بعضی جا باندہ ہلوئے اور طاقت حرکت نہی
 مثل علی مرتضیٰ کے اور زہبت اور اشجہ او سکے ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے باوجود اس کے انضباب اشک تھا اور اوپر جاتا تھا و نالہ و ناکاؤ
 ساتھ اس کے استہلال کیا ہے اور پر سباحت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اور بعض لاغر و کاہیدہ ہو کر اس عالم سے گئی اور بعض نے دعا کی
 کہ خداوند اہلک و نابیک کر کہ طاقت نظر کی اوپر نہ اور دن کے ترکہ میں ہم پس اہل مدینہ اور اصحاب ہستے دل اوپر وفات حضرت
 کے کیا اور استرجاع کیا اور کہا انا سعد وانا الیہ راجعون بعد ازاں ابو بکر صدیقؓ تشریف اور تسلیہ اہلیت بجالائے اور کہا کار عمل او
 تجیر و تکفین کے تعلق کہی ساتھ اس کے قیام کرو اور آپ ہمراہ اکابر مجاہدین اور اشراف انصار کے سفید بنی ساعدہ مدین واسطے قرار دیا
 اور عداقت کے کہ اہم حمام مدین اور موجب انتظام و التیام حمام اسلام کا تھا مشغول ہوئے اور تفصیل کلام اس مقام میں بہت ہے
 محل اس کا وہ کہ مجاہدین اور انصار میں خلاف پڑا و کما انصار نے ہم میں سے ایک امیر اور ہم میں سے ایک امیر پس بحکم اللہ
 من فریش ثابت ہوا کہ امامت حق فریش کا ہے اور جو تقدم اور رجحان ابو بکر صدیق کا اذمان و قلوب میں راسخ و ثابت ہوا منصوب
 ایام مرض میں اذکی تقدم سے نماز وغیرہ کی لئے قرار و برا ابو بکر صدیق کی یا با و اجماع او پر اس کے مستعد ہوا واصل بیان کیفیت
 غسل وغیرہ میں جو فرمایا تھا آنحضرت علیہ السلام کے ابتدا سے مرض میں کہ غسل دیوے کی جو مرد اہلیت میری سے اور ابو بکر صدیق
 نے کہا کہ غسل و تجیر و تکفین ساتھ اذکی تعلق کہی لاجرم اہل بیت اور علی و عباس وغیرہ ساتھ اس کے مشغول ہوئے اور کما
 عباس کرامہ و زہرہ بندگان اور تکفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جامع سفید سحرے میں واقع ہوئے۔ اور سحولی فتح
 منسوب بسحول یعنی قصار و ریدہ روایت اشہد و اکثر ہی یا منسوب بہ سحول کہ نام قرینہ کا ہے میں سے اور یفہم میں ہی آگاہ ہے منسوب
 بسحول یعنی جامع سفید اور نہیں ہوتا مگر یہ ہے اور نازا ذکرنا او پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جماعت نہ تھا ایک جماعت
 اتنی ہی جماعت اور باہر آتی تھی پس جماعت دوسری آتی تھی اور اس کے ناز کرتی تھی اول مرد آئے جب مرد و خاتون ہوئے نساؤ

بعد از ان صبیان جیسا کہ ترتیب صفوف جماعت میں مقرر ہے اور امامت نبین کی اور بنانہ حضرت کی کینے اور وفات شریف روز و شب نہ
 نہی اور سہ شنبہ تمام روز سر مبارک کما بار بایت میں اور لوگوں نے ناز پر ہی اور دفن کی گئی کتب چار شنبہ کو اور دفن آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم میں بی اختلاف واقع ہوا بعضوں نے کہا کہ گریں جس جگہ کہ قبر میں ہوئے اور ایک نہ وہ نہ کہ سب میں اور فرقی نہ کیا بقیہ میں اور
 اور ایک جماعت نے کہا کہ میں لیجنا چاہیے اور بعض نے کہا کہ اس میں کہ قبو را بنیاست میں ہیں۔ ابو بکر صدیق نے کہا کہ سنا میں رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے کہ دفن کیا جاوے کوئی پتھر الا اسی جگہ کہ قبض کی گئی ہو روح اوسکی اور بنا کی گئی قبر شریف ختم سے اور
 بلندی کی گئی زمین سے مقدار ایک شیر اور ایک وایت میں چار انگشت ہی آیا ہے اور روایات مختلف آئی ہیں کہ قبر شریف منہم ہے یا سطح
 بقول اکثر منہم ہے اور جو امام حسن مجتبیٰ نے احوال فرمایا عایشہ سے التماس کیا کہ یہ مجھ تمہارا ہے اگر چہ بزرگوار امام حسن بن علی علیہ السلام
 اوسے میں دفن کریں حضرت عایشہ نے قبول کیا اور کہا بہتر مر جا لیکن مردان اوس زمانہ میں جانب معاویہ سے عالم تھا دفن اوکو سے
 مانع آیا اور جگہ میں بعد از ان عایشہ صدیقہ نے عبدالرحمن بن عوف کو یہی چاہا تھا کہ وہ ان مدفون ہو دین میسر نہ ہوا اور ابن عمرؓ ہی
 ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تزلزل کریں عیسیٰ بن مریم اور نزول کریں اور پیدا ہووے اوسکے اولاد اوکو کریں
 بروئے زمین بیتا لیس برس پس وفات پاویں اور دفن کیے جاویں میری قبر میں پس مبعوث ہوں میں اور عیسیٰ بن مریم ایک قر سے
 بیان ابو بکر اور عمر کے اور اساتذہ قبر کے بیان بقدر ہے اور جب کہ دفن آنحضرت سے فاج ہوئے صحابہ نے خاک حسرت اور زحمت
 اوپر سر وقت اور حال اپنی کے ڈالی اور آتش خرق اوس محبوب دو جہان میں جلتی تے اور گریہ و زاری کرتے تے خصوصاً حضرت بلال
 رضی اللہ عنہما سب سے خصیبت زدہ تراو بیکیس تراور نالان زرتین اور روس حسن اور حسین علیہما السلام میں لگا کر تین
 اور اوپر بیٹھی اپنی اور نامر دے کے اور فرزندوں کے روتی تین اور اوس جانب ہی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اوسی حجرہ میں
 کہ دار السور و بیت الوصال تھا مسکن الحزن و مقام الفراق ہوا سبے خافان منوکر روز و شب گریان زمین فورہ ندیم جو رفت
 از نظر صورت دوست ہر چو چشمی کہ پر اخش مقابل برو دلاوہر کہد ام نے اہل بیت کرام اور صحابہ عظام سے مرا فی کہ وفات آنحضرت
 میں بیک آتظام کہی ہیں لکنہی اونکہ میں طوالت کلام ہے واصل اور جمل آیات سے کہ ظاہر ہو میں بعد از وفات آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے وہ کہ ایک قمار سے کہ آنحضرت گاہی اوپر سوار ہوتے تے چندان حزن کیا کہ اپنی زمین چاہ میں ڈالا اور ناقہ آنحضرت
 علف نہ کھاتی تے او پانی نہ پیتی تے تاکہ مر گئی اور ظہور اون چیزوں کا جو خبر دی تھی بعد از موت کہ ظاہر ہو گئی بہت میں حاجت عروہ سے
 واصل جانا چاہیے کہ حیات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی متفق علیہ ہے در بیان علما ثلاثہ کے اور سیکو خلاف نبین ان میں

کاظم اور قومی ترمود حیات تمہدا اور عقالمین نے سبیل اللہ کے منوے انرو سے ہے عند اللہ اور حیات انبیاسی دنیاوی ہے اواھا
اور ثار او سمین واقع بین۔ مزار بر حال صحیح عبدالمدین خود سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا تھا کہ فوشے ہیں سیاح زمین میں پوچھانی ہیں عجیبی اعمال
تمہارے جو بہترین شکر خدا کا ہوں میں اور ہوا کے اور وہ جو بہترین استغفار کرتا ہوں اونکے لئے اور اس جہ سے رد و ملت رکھی اور جو
سہرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر کرم میں واقعہ سلطان نور الدین شمس کا ہے شہد میں درباب رویت آنحضرت کی نام میں ایک شب
میں تین بار و خبر دینا اسکو شہرہ افراشی سے کہ نسبت بقبر شریفیت تصور معی حبث کیا تھا اور پچھا اسکا جمعیت ہزار شخص کے مدینہ مطہرین
اور پانا اون وہ ملو نو کما و ا حراق اون دونو کو اور زعفر خندق حوالی حجرہ شریفہ کے اور بہر دنیا و سکا برصاص وصل بیان ازوج
صلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عقد نکاح میں لائے خدیجہ بنت خویلد کو بعد ازاں اسودہ بنت زمک کو اور وہ حضرت پاس بریہ یا ہون
اور حال اونکے طلاق سینے کا کہ حضرت نے چاہا تھا سابقانہ کو رہا بعد ازاں عائشہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کو نکاح میں لائے مکہ میں
ہجرت سے دو برس پہلے و بقولی تین سال پیش از ہجرت ماہ شوال میں اور وہ اسوقت شش سالہ تھیں اور سہم بزرگ کیا اونکو مدینہ میں
ماہ شوال میں سال دوم ہجرت سے اور وہ بچہ نہ سالہ تھیں اور حیب آنحضرت نے وفات پائے وہ ہجرت سالہ تھیں اور او متون
وفات پائی مدینہ میں سنوین رمضان شہد اتما و ن میں اول یقیع میں مدفون ہوئیں اور سوا کے اسکے بھی منقول ہے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی باکرہ کو بچہ عائشہ صدیقہ زوجہ تھیں فرمایا اور کنیت عائشہ ام عبداللہ ہے اور بعد ازاں حفصہ بنت
عمر فاروق رضی اللہ عنہا کو نکاح میں لائے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو طلاق دی پس
نازل ہوئے جبریل علیہ السلام اور کما اللہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ رحبت کر و کہ حفصہ بہت روزہ دار اور نماز گذار ہے اور ایک روایت
میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحبت فرمائی بچہ مہربانی اور پھر عمر رضی اللہ عنہ کے والد اللہ علم اور نکاح میں لائے ام
عبیدہ بنت ابی سفیان کو اور وہ اسوقت جدتہ میں تھیں مہر دیا اونکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بخاشی بادشاہ حبشہ
چار سو دنیا اور متولی امر نکاح اونکے عثمان بن عفان ہوئے اور بقول بعض خالد بن سعید بن العاص اور وفات پائی سال پہل
دھارم میں اور نکاح میں لائے ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور وفات پائی اونہوں نے سال بائیس میں اور وہ آخرین ازواج
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وفات میں اور بقولی آخرین سب کی سیمونہ تھیں اور نکاح میں لائے زینت بنت جحش کو
اور وہ دختر عمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھیں اور لکھا عقد نکاح زینب علیہا الرحمۃ مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
اکبر یا حدانان زینتہ طلاق دی اسوقت ازواج طہرات میں داخل ہوئیں اور وفات پائے مدینہ میں سال پستھمیں اور وہ

انواع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہن وفات میں اور پلو ہو اور ٹھانی گین اور پر نفس کے اور مراد نفس سے وہ ہے کہ اوپر نہ کہ
چند خوب مضبوط کی گین شکل گوارہ تا ستر زیادہ ہو دے اور نکاحین لائے جو برینہ بنت حارث کو اور وہ غزوہ نبی مصطفیٰ میں
اسیر ہو کر آئیں تبین کہ سابق اور سابق غزوات میں مذکور ہو اور وفات پائی سال پنجاہ و ششم میں اور نکاحین لائے صفیہ
رضی اللہ عنہا کو اور وہ نسل حضرت ہارون علیہ السلام سے تئیں اسیر ہوئے غزوہ جنبہ میں پس آزاد کیا او کو اور آزاد ہی ہو اور
مقرر فرمایا وفات پائی سال پنجاہم میں اور نکاحین لائی ہجو کہ اور وہ مالہ خالد بن الولید اور عبید اللہ بن عباس کی ہیں وفات پائی اسی
کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکاحین لائے تھے اور نام اوس موضع کا سرف ہی سال پنجاہ و یکم میں اور بقول سال شصت و ششم
اور اوپر تقدیر اخیر کے آخر انواع شہدات میں سے ہو وین وفات میں اور یہ جامع مذکورہ وہ میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اوتے سر سے انتقال فرمایا تھا اور وہ بعد آنحضرت باقی رہیں تئیں ہوا اے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اور نکاحین لائے نبی
بنت خزیمہ کو سال تہی ام میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس زندہ نہیں مگر توڑے دن دو یا تین بیچ بعد از ان
وفات پائی اور ہوا اے اوتے نبی کہ آنحضرت او کو نکاحین لائے یا خطبہ کیا اور یہ امر یا انجام نہ پہنچا از انجملہ کاملہ بنت نجہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او کو نکاحین لائے جو آئینہ نازل ہوئے محیر کیا اس امر میں کہ صحبت آنحضرت میں رہے
یا دنیا اختیار کرے اوستے دنیا کو اختیار کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے او کو ہدایا بعد از ان لشکر شتر انقلاب کر دتے
اور کئی تی میں بدست ہون کہ اختیار کیا میتے دنیا کو اور از انجملہ شرافت خواہر و حیکہ کی کہ ترقی جا یا او کو اور دخول فرمایا اور خود
بذیل اور وہ وہی ہے کہ بخدا اپنی نفس کو یا آنحضرت یعنی از ہر کے نکاحین آئے اور بقول بخندہ اپنی نفس کی ام شریک تھی اور اسماء
جو نبی کہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہا ہا کہ دست مبارک سے او کو مس فرما وین کہا بخدا تجھے پناہ چاہتی ہوں میں پس آنحضرت
نے مفارقت فرمائی اور عمر و بنت یرید اور ایک زن فقاری اور عالیہ بنت طلیان اور ان سب کو طلاق دی قبل از دخول اور
بنت الصلت اور وہ مرگئی پہلی اوس کے کہ آنحضرت ساتھ او کے نزدیک ہو وین اور ایک زن او جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
چاہا نزدیک ہوتا او کے ساتھ فرمایا اپنا نفس جمی دے کہ کوئی زن رئیس اپنی نفس کو ساتھ پازاری کے دینی ہے پس آنحضرت فرما او کو
جد کیا اور خطبہ فرمایا ایک زن کو او کے پرزے کہا کہ وہ داغ سفید رکھی حال کہ او کو کوئی علت نہ تھی جب جوع کیا داغ سفید پایا
اور خطبہ فرمایا ایک زن کو او کے پرزے اوستے صفت بیان کی اور کہا زیادہ اس سے وہ ہے کہ کہی تیار نہیں ہوئی ہے فرمایا او کو
تو یک خدا کے کچھ نہیں ہوئے ہے پس ترک کیا اور تمام ازواج آنحضرت ہا نسود ہم ہر زن کا اور یہ قول اصح اقوال ہے مگر صفیہ

اور امیر عیسیٰ کہ گزرا وصل بیان اولاد میں۔ اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قاسم ہی اور کنیت آنحضرت کی سائتہ نام اسکی تھی اور عبداللہ کہ طیب اور طاہر دونوں لقب اسکی ہیں اور باعتبار ایک قول کے طیب غیر طاہر کہتا اور زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ ہر رضی اللہ عنہا اور سب ختروں میں چھوٹی حضرت فاطمہ نہیں اور میر سب پسر حضرت کے مری تھے طفولیت میں پیش از اسلام اور ختروں نے وقت اسلام پایا اور مسلمان ہوئے اور یہ سب جماعت بطین خدیجہ سی نہیں بعد از ان بطین ماریہ قطیفہ سے مدینہ میں ابراہیم پیدا ہوا اور طفل ہفتاد روزہ ہو کر گذر گئے اور بقولے سات مہینہ کا اور بقولے نو روزہ اور سب اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیات آنحضرت میں وفات پائی الا فاطمہ ہر رضی اللہ عنہا کہ وفات اوتکی جبہ مہینہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھی۔ پس زینب نکاح میں ابی العاص کی تھی پیدا ہوا اس سے ایک لڑکا کہ نام اسکا علی تھا کہ حالت صغر میں گذر گیا اور ایک خترامہ نام کہ جو جوان ہوئی امیر المومنین علی اسکو نکاح میں لائے بعد از فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اور بعد علی مرتضیٰ کے میسر بن نوفل بن الحارث ابنی نکاح میں لایا اور اس سے ایک فرزند متولد ہوا یحییٰ نام اور فاطمہ ہر رضی اللہ عنہا کہ نکاح امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ میں تعین متولد ہوئے اور یحییٰ اور حسین اور حسن اور رقیہ اور زینب اور ام کلثوم محسن صغر میں گذر گیا اور رقیہ ہی قبل از بلوغ اور زینب کو عبداللہ بن جعفر نکاح میں لائے پس پیدا ہوا ایک پسر علی نام اور نزدیک اس کے مرا اور ام کلثوم سے نکاح کیا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے پس ایک لڑکا پیدا ہوا اور بعد عمر رضی اللہ عنہ کو عون بن جعفر بن زبئی جا بجا بعد از فاطمہ بن جعفر نے اس کے بعد عبداللہ بن جعفر اور رقیہ بنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی تھیں پس تولد ہوا اسکی ایک پسر عبداللہ نام کہ بعد میں گذر گیا اور رقیہ نے وفات پائی بعد از زید بن الحارث فتح بدر کی مدینہ میں لایا پس حضرت عثمان بعد اس کے نکاح میں لائی ام کلثوم اور وہ ہی عقد عثمان میں متوفی ہوئے ماہ شعبان سال ثمر میں اور پیش از عثمان اور رقیہ عقبہ باس اور ام عتبہ باس کہ دونوں پسر ابولہب کو تھے تھیں اصل اسامی امام اور عات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے عات اور قثم اور زبیر اور خرو اور عباس اور ابوبالہ اور عبدالکعبہ اور حبل اور نزار اور غیاث اور ابولہب اور صفیہ اور عاتکہ اور اردی اور ام حکیم اور برہ اور امیرہ اور اس جماعت سے تین شخص اسلام لائے حمزہ اور عباس اور صفیہ وصل اسامی نوالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زید بن الحارث اور پسر اسکا اسامہ اور ثوبان اور ابوبکر شہ اور وہ بدر میں حاضر تھا بعد ان کہ عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے وفات پائی اور انس اور شقران اور بقولے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے وارث ہو گئے تھے

اپنی پرستش اور بقول او سکون عبدالرحمن بن عوف سے خرید کیا اور رباح اور سبار او سکون بنو نضار اور ابو رافع او سکون عباس نے خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گزارنا مانا جو وقت کہ خبر اسلام عباس کی پہنچائی آنحضرت نے او سکون کو آؤ فؤاد اور او سکون کا حین دباسلمی کو کہ مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمی پس اس سے ایک پس پیدا ہوا عبداللہ نام کہ نرسیدہ وی امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کا تھا اور ابو موسیٰ اور فضالہ اور اسے شام میں وفات پائی اور رافع اس جماعہ کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کیا اور نعم کہ او سکون ابو رافع جذا می نے گزارنا مانا اور وہ مارا گیا غزوہ وادی الکھ میں اور کر کہ اور او سکون ہودہ بن علی یامی نے پیشکش پہنچاتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے او سکون آزاد کیا اور زید بھال بن یسار اور عبید اور طمان اور ابو قحطی ہدیہ توفیق سے اور رقاد ابو دقاد اور شام اور ابو صمیم وہ قحطی سے تھا اور دو خنین او سکون آزاد کیا اور ابو عیبہ انعام اور ابو عبیدہ اور ابو سفیدہ پہلے غلام ام سلمہ کا تھا بعد ازاں آزاد کیا اور شرط کی کہ جب تک زندہ رہے خدمت آنحضرت کرے کہ اگر شرط نہ کرتے تو ہی مفارقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکرتا میں اور ابو ہند اور ابجشہ کہ مدی کہتا تھا شرت نکو اور ابو امامہ اور بعض اہل سیر زیادہ اسے شمار کرتے ہیں اصل جواری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلمی اور ام رافع اور رضوی اور امیدہ اور ام ضمیرہ اور رابیعہ اور شیرین اور ام نامہ کہ بیکہ او سکون نام تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی کنار میں رکھا تھا اور چہ اسمی نبی قرظیدہ سے میمہ تر بنت سعد اور عقرہ اور خویہ وغیرہا وصل اسمی خادمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انس بن مالک اور ہند اور اماد دختران حارثہ اور ربیعہ بن کعب سلمی اور عبید اللہ بن مسودہ اور عقبہ بن عامر اور بلال اور سعد اور ذؤنبرہ وغیرہ کہ برادر زادہ یا خواہر زادہ بخاشی کا تھا اور بکیہ بن شراح لبیشی اور ابو ذؤنبرہ و وصل اسمی نکا ببا نون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن معاذ کہ دوزید حر است کی اور زکوان بن عبد قیس اور محمد بن سلمہ انصاری کہ روز احد و بدر حر است کی اور زبیر بن زہد خندق اور عباد بن بشرہ اور سعد بن ابی وقاص اور ابی ایوب اور بلال وادی القرین اور جوفت یہ آیت نازل ہوئی واللہ بعصمک من الناس موقوف رکھا کہ کوئی گاہبانی کرے وصل اسمی المیجیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجانب باوشا ہون روزگار کے عمر بن امیہ کو طرف بخاشی کے سہیا اور بخاشی لقب بادشاہ حبشہ ہی اور نام او سکون اضمی تھا اور ترجمہ اضمی کا زبان عبری میں عطیہ ہی پس کہ نامہ آنحضرت اپنی دونوں انگون پر اور اتر تخت سے اور بیٹا او پر زمین کے اور سلام لایا اور وفات پائی ایام حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سال نہم میں پس آنحضرت نے

تایمان و پادشاه کے نامہ تجاۃ ادا کی اور دیکھی کو بجانب بادشاہ روم کے کہ نام او کا ہر قتل تباہی ثابت ہوئی تو دیک او کے
بنوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ دلائل کے اور ارادہ اسلام کیا مگر قوم او کی نے او کے ساتھ موافقت نہ کی اور بنو
انزالہ سلطنت کے اسلام نہ لایا اور عبدالمدین خدا کو طرف کسری بادشاہ فارس کی پس کسری نے بارہ بارہ کیا نامہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حق آقا بارہ بارہ کہ کچھ سلطنت او کی پس عنقریب مر گیا اور
حاطب بن ابی طغفہ کو بجانب تھوقس کے بھیجا اور تھوقس لقب او اس بادشاہ کا ہے کہ مصر اور اسکندریہ او کے اعتراف میں ہو
پس نزدیک سلام آیا اور یہی بھیجا بذمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماریہ قبطیہ اور شیرین اور استرغیدہ کہ دلیل نامہ تہ اور
بقولی ہزارہ تیار اور بیش جابہ بھیجا اور عمرو بن العاص کو بجانب جیفرا و عبدالمدیسر ان جلد اسے بادشاہان عمان کو کہیں و نو
مسلمان ہوئے اور مانع نہ آئے عمر کو حریت سے اخذ رکھو میں اور امضائی قضائیں پس عمرو ان میں رہا تا انکہ آنحضرت قدس
اور سلیمان بن عمر کو طرف ہودہ بن علی رئیس بامہ کی پس اس نے اکرام سلطنت کیا اور بذمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
کہیں بھیجا کہ کیا اچھی چیز ہے جسکی طرف تم دعوت کرتے ہو اور میں خطیب اور شاعر اپنی قوم کا ہوں پس مجھے بعض اصراف و خلاف میں
دو پس آنحضرت نے قبول فرمایا اور ہودہ مسلمان ہوا اور شجاع بن وہب کو بجانب حارث غسانی بادشاہ بلقاکر کا ایک
شہر بے شام سے پس یہ کیا نامہ آنحضرت کو او کہ میں مدد فکر اور جسبت کو رد اندہ ہوتا ہوں بادشاہ روم نے اس ارادہ
سے منع کیا اور صاحب بن امیہ کو بجانب حارث عمری کے یمن میں بھیجا اور علاء بن عفری کو طرف مندر بن ساوی بادشاہ بحرین
پس مسلمان ہوا اور ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو بجانب یمن میں پس مسلمان ہوئی حیت میں کی اور اس کے سب بادشا
بغیر قتل کے وصل اسامی نوہی سنگان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفائے اربعہ اور عامر بن اور عبداللہ بن قثم
اور ابی بن کعب اور ثابت بن نضیر بن شماس اور خالد بن سعیدہ و زید بن یحییٰ اور زید بن ثابت اور معاویہ اور زید بن
بن جندہ وصل اسامی پنجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی وہ لوگ کہ زیادت غنابت مخصوص تھے۔ خلفاء اربعہ اور
حمزہ اور جعفر اور ابو ذر اور مقداد اور سلمان اور خدیجہ اور عبداللہ بن مسعود اور عمار اور بلال وصل
اسامی عشرہ مبشرہ۔ خلفائے اربعہ اور سعد بن ابی قاص اور مرہ بن الحوام اور عبدالرحمن بن عوف اور طلحہ بن عبید اللہ و صیدہ بن ہاشم
اور سید بن زید وصل دو اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ان اس سے دس اس تھے اور اس کی جگہ اختلاف بھی ہے
سکب اور ابراہیم کے برادر احمد سوار تھے پیشانی اور قوام او کے سفید تھے لادست راست کہ جنگ بدن تھا اور او کو

فہر بھی مناسب اور بہواری بدن تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سالت اور پراوے کے فرماتے ہیں سبقت کرتے اور خوشوقت ہوتے اور مرتجز وہی ہے کہ خزیبہ بن ثابت فی او کے حق میں گواہی دی اور لرزا نہ بایا ہی مقوس سی اور حیث ہدیہ بیمہ اور طرب ہدیہ فروہ خدامی اور وروہ ہینیم داری اور ضریس اور ملاوح اور سچا کو اور کو تاجران میں سے خرید اتما اور سبقت کی اور پراوے کے تین بایس دست مبارک اور پر موندہ او کے پیر اور فرمایا انا انت الابرار یعنی نہیں تو مگر دریا۔ اور بجا راست کشادہ گام اور تیز رو کو کہیں اور استر سے بن راس و لدل ہایا ہی مقوس سے اور وہ اول استر ہی کہ اسلام بن او پراوے کے سوار ہوئے اور قضیہ قبول فرمایا اور سکوا ابو کبیر صدیق ثلثے اور ایلیمہ ہدیہ بادشاہ ابلہ سے اور سرکا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک دراز گوش تھا کہ او سکویغور کہتی تھے اور منقول نہیں کہ چتر بن گاو سرکا۔ آنحضرت میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیس ناقہ شیرد را تین عایہ میں اور وہ ایک موضع ہے قریب مدینہ کی او بایہ بیجا طرٹ آنحضرت کے سعد بن عبادہ نے ناقہ شیردار موشی بن عقیل سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپاس ایک ناقہ ثنی قصوی نام کہ او پراوے کے ہجرت کی تھی اور جب حی نازل ہوئے کوئی چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحمل نہ تھی الا قصوی کہیں کہ غضبنا اور جد عابی نام او سکا ہی ایک بار ایک دن شتر اعرابی کو ساتھ دوڑا یا شتر نے سبقت کی اور یو امر او پر سلمانوں کے شاق آیا آنحضرت نے فرمایا لازم ہے او پر اند قالی کے کہ کوئی چیز امور دنیا سے غالب نہ آوے الا ایک وقت او کو مغلوب کرے اور سرکار آنحضرت میں تو اس بڑھتین اور ایک بڑھتی کہ شہر نوشی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مخصوص وہیا کی تھی اور ایک خردس تما سفید رنگ وصلحہ میں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس نو شمشیر بن تہمین از نخل ذوالفقار کہ غنائم بدر میں اموال بنی الحجاج سے ہاتھ آئی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا گویا او ایک طرف میں شکست پڑی ہے اور دیکھ کر کہ مسلمانوں کو ہزیمت رو دیوے اور وہ صورت روز آمد تحقق ہوئی اور تین شمشیریں اموال بنی قنیقاع سے ہاتھ میں لائے تھے طعی اور تبار اور حنف اور نخل سیوف سے مجنم اور سو ب نہیں اور ایک اور سیف اپنی پدر سے میراث پائی تھی اور غضب کہ سعد بن عبادہ نے گذرانی تھی اور غضب کہ وہ اول شمشیر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے او سکوا جیل کیا اور پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار نیزہ تھے نام ایک کا مثنی اور تین باقی ہی قنیقاع سے ہاتھ آئی تھے اور ایک نیم نیزہ تھا کہ او تا با جاتا رہا و برو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عید بن میں اور ایک چوبک سر کہ تھی بقا مت ایک دراع اور نیم عصا کے کہ او سکوا غر جون کہتی تھے اور ایک عصائی بک

کہ او کو محقوق کہتی تھے اور جا بجا کہیں اور ایک ترکش اور ایک سپر کہ اوپاویسکے صورت کر گس بنائی تھی بخدشت آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے برسم ہدیہ آئی تھی آنحضرت نے دونوں ہاتھ اپنی اوپاویسکے گسے پس وہ صورت معدوم ہوئی۔ (انس رضی اللہ عنہ نے
 کیا فعل اور قبیلہ شمشیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیم سے تھا اور در میان نعل اور قبیلہ کے چند حلقہ سیم نے اور قبیلہ ایک بیہرے
 کہ نزدیک مقبض کے سیم وغیرہ سی تیار بن اور نعل ایک چیز ہے کہ جانب بار یک شمشیر کے سیم وغیرہ سے بنا کر بن اور پیش
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوزرہ تین کہ اذکو سلاح نبی قبیلہ قاع سے نعر فین میں لائے گئے ایک سعید اور دوسری خضہ
 اچرا ایک زرہ تھی کہ اذکو ذرات الفضول کہتی تھیں پنا او سکور و حنین پنا اور کہیں کہ نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زرہ
 حضرت داؤد علیہ السلام کی تھی وہ کہ وہنوں نے روز قتل جا بوت پہنی تھی۔ اور پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تو ہوتا
 کہ او سکوزو ایسوع کہتی تھے اور ایک کمر بند تاویم سے اور او سمین تین حلقہ سیم سے اور نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم سفید تا وصل اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی جہوڑے دو جامہ جبرہ اور جبرہ ایک نوع ہوا جو
 یمن سے اور ازانیانی اور دو جامہ صھاری اور ایک قمیص صھارے اور ایک قمیص سحولی اور ایک بریمینہ اور حسیفہ جاد علیہ
 اور ایک کلمہ سفید اور چہ کو قبیلہ وغیرہ تین یا چار اور ایک کاف رنگین بوس اور اس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک
 ظرف تاجیم سے کہ او سمین آئینہ اور نہ عاج اور سرمدان اور قراض اور سواک کہتی تھے اور قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم چرم سے تھا اور حشو او سکابجا سے پیرلیف خرماتا اور ایک قدح تماک تین جگہ سے بعد تاجیم مضبوط کیا تھا اور
 ایک پیالہ سنگ سے اور ایک آونکلان صفر سے کہ او سمین جانا اور وسد کر قیے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او سکوپو
 کہکتی تھے جو شک کہ مبارک میں اثر تارت پاتی تھے اور پیالہ تماشیشہ سی اور ایک آونڈ تھا میا واسطہ نعل کے صفر سے اور
 پیالہ تماکان اور پیانہ تہا پایش صدہ قطر کوئے کہ چارم صد صاع کا تھا اور ایک انگشتری تھی سیم سے کہ نگین او سکابھی سیم سی تھا
 اوپاویسکے کلمہ محمد رسول اللہ کہہ تھا اور بقولی نگین آہن سے تھا اور جانی وصل نگینہ ساتھ حلقہ سیم مضبوط کیا تھا اور کاجی
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دو موزہ سادہ ہدیہ بھیجا تھا پس آنحضرت نے پنا او سکوا اور یاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے ایک کلمہ تہا سیاہ اور عمامہ کہ او سکوسہا ب کہتی تھے اور پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو جامہ تہا زہ جمعہ کے لیے
 سوئے اون دو جاموں کے کہ سائر ایام میں پہنتے تھے اور رومال تھا کہ روئے مبارک بعد و تنوشک فرماتی تھے وصل کمال
 صوری آنحضرت کہ شاہد ہی ساتھ تحقیق علوم مکان اون کے نزدیک خدا تعالیٰ کے منقسم ہی اور پرتین قسم کے قسم اول ذاتی ہے

اور قسم ثانی فطری بیساکہ نماز روزہ اور صدقہ اور امثال اور قسم ثالث توی قسم اول ذات شریف اور صورت جمیل
 او کی ہے اور نہ ذات شریف حضرت کی اجل ذوات اور اکمل و افضل و اطہر و انوار و صورت شریف حسن و اجل و احلی و اکبر
 صورت کی اور علامہ شکر اللہ بیہم نے علیہ شریف حضرت کا وہ جوا و نکو پنجا اور اونے قسم میں آیا ضبط او سکوکیا اور صفی بیان پر لکھا
 اور متصوہ او اس سے تصور جمال اور طالع کمال حضرت کا نصب العین کرنا اور ہر ساعت او سکوک طوٹا رکنا اور شوق اور مراقبہ
 او اس کام کا کرنا ہے اس حیثیت کے ساتھ کہ دائم و ہمجال جان فزا نظر میں رہے اور مفارقت نہ کرے اور یہ اقرب طرق ہی واسطے
 حصول کمال قرب اور وصال کے اور اگر استطاعت او سکویا و بطریق انصال دوام کے یہ سنہ نبوی باری وقت صلوة اور سلام
 کہ اقرب طرق ہے روشنی راہ کے لیے اور حضور درگاہ کے نگاہ رکے والدہ ولی التوفیق اور قسم ثانی کہ فطری ہے اتصال زکیہ
 اور احوال مرصیہ حضرت کے ہیں کہ معلوم اور ماثور ہیں اور صفحت اور دفاتر او اس سے معلوم اور شیخین ان کا کافی ہے اس باب میں وہ
 کل عالم و اعمال و حسنات او کے میزان حضرت میں ہیں اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاسیس قوانین راہین ہدایت
 و ارشاد کی اور باہر لائے خلق کو فضائل اور خوات سے اور ذمہ فرمائے احکام سنت اور روشن صلوة و صیام اور حلال و حرام
 و وصل کی حیثیت خلق میں بجناب علی القاب او عکوف او پر باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانا چاہیے کہ جو دست رکھا
 حضرت کو توبہ تبارک اتمالی سے تسلیم کیا قیامت میں او کو خلق کے لیے کہ وہ لوازم قرب و عزت و محبت سے ہے اور عام کیا او کو شفقت
 کی لیے اور زمین ہے کہ یکو خلق سے عموم شفاعت بجز حضرت کے اور اسی جہت سے وعدہ کیا او کو ساتھ وسیلہ کے کہ مقام محمود ہے
 او و حقیقت میں نہیں معنی وسیلہ کے مگر واسطہ وصول کا مطلب اور وہ شفاعت ہے اور جو جاننا اور پہچانا اس مقصد کو پس لازم
 کہ پہچان جناب اور وقوف جناب کا و تحقیق نہیں جاننا اور پہچانا طالب کسی چیز کو کہ لائق جمال او کے ہے مگر بواستہ شیخ مرشد کے
 راہ بنا دے او سکویا بواسطہ جذب الہی کے کہ کشف کرے وہ او پر او کے اور اگر شیخ میرزا آوے تو لازم پکڑے اہل السکو او پر
 جملہ بقی اہل اللہ کی جائیز ہیں ایک فراغ قلب اور خالی ہونا او سکامیل یا سوے اللہ سے دنیا و آخرت میں او و دم قابل
 علی اللہ بلکہ ساتھ محبت کے منہر علی سے بے فتور او عدم التفات او طالب عوض کے اور سو دم دوام مخالفت نفس کی ہر چیز نہیں
 کہ طلب کرے او ان امور سے کہ متعلق ہیں بجمال او اعظم مخالفت نفس کا ترک ماسوے اللہ ہے نظر او اعتماد او و اعتماد او و علما
 او و ہمارم دوام ذکر خدا نظر بجلال و جمال او کے خواہ ذکر لسانی ہو دے یا ذکر قلبی یا ذکر رمی یا سہری یا مجموع وصل نوع ثانی
 کہ تسلیم معنوی ہے بجناب محمدی وہ بھی دو قسم ہے قسم اول۔ دوام استحضار او صورت بدیع المثال کو اور اگر ہی طالب کہ احیانا

بیدار قایض الانوار آنحضرت صلا اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ میں شرف ہوا پس استحضار کرے اسی صورت کو کہ نام میں دیکھی ہے اور اگر ہرگز شرف نہیں ہوا صفات آنحضرت کو بعینہ یاد کرے اور درود بھیجے آنحضرت صلا اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہر دوسے حال ذکر کو بھیجے کہ حضرت اوسکو بروح حاضرین حالت میں اور دیکھتا ہے حضرت کو نادب باجلال و تعظیم و مہبت و عباد اور اگر گنہگار اوس سے یہ صورت بصفت مذکورہ پس اگر گاہی زیارت قبر شریف اور قیامت کے شرف ہوا ہوا استحضار و سکا کرے اپنی ذہن میں اور درود بھیجے گو باکہ استادہ ہے پاس قبر شریف کے باجلال و تعظیم بنا تک کہ شاہد کرے روحانیت حضرت کو ظاہر و باہر اور اگر زیارت قبر شریف اور روحہ صفت بھی مستغنی ہوا پس دائم معاوہ و سلام بھیجے اوپر حضرت کے اور تصور کرے کہ وہ سنہی میں درود سلام پس : تم پڑھے اس طریق کو کہ احسن ہی سعادت کبریٰ اور مکانت نعلی و اسد الموفق والمعین اور قسم ثانی تعلق معنوی ہے استحضار حقیقت کاملہ موصوفہ باوصاف کمال حضرت کا میان جمال و جلال کے اور منجلی باوصاف خدا سے کبیر متعال کی مشرف نوروات کسی کے آباد و ازال میں محیط ساتھ کل کمال حقی و خلقی کے مستوعب بر فضیلت وجود کو صورت اور حیناً حقیقتاً اور حکماً عباداً و شہادۃ ظاہراً و باطناً اور اگر گنہگار کے استحضار کرے ان سب کو البتہ جانے کہ آنحضرت صلا اللہ علیہ وآلہ وسلم برنخ گلی میں قائم حقایق وجود قدیم و محدث میں پس وہی میں حقیقت ہر ایک کی جہت میں سے ذاتاً و صفاتاً اسلیحہ کہ وہ مخلوق میں نوروات سے جامع اسماء و صفات و افعال و آثار و سکے کو حکماً و عیناً پس حسبوقت معلوم ہو میں طالب کو اشیا و مرقوتہ الذکر آسان ہو دے استحضار محمدی صلا اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جیسا کہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ بقبلیہ حقیقت محمدیہ صلا اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ظہور ہی ہر عالم میں لائق جمال اوس عالم کے پس نہیں ظہور اوسکا عالم اجسام میں مثل ظہور اوسکے عالم ارواح میں۔ اس لئے کہ عالم اجسام میں نگلی ہے گنجائش نہیں کہتا اوس چیز کی گنجائش کی عالم ارواح اور نہیں ظہور حضرت کا عالم ارواح میں مانند ظہور اوسکے عالم معنی اسلئے کہ عالم معنی الطیف و اوسع ہے عالم ارواح سے اور نہیں ظہور آنحضرت کا ارض میں مثل ظہور اوسکے سما میں اور نہیں ظہور اوسکا سموات میں مانند ظہور اوسکی زمین عرش سے اور نہیں ظہور اوسکا زمین عرش سے مثل ظہور اوسکے عند اللہ فوق العرش کہ نہیں ہاں آئن اور نہ کیفیت پس ہر مقام میں اعلیٰ ہوتا ہے اور اکمل اور اتم ظہور آنحضرت صلا اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام انزل و اسفل اور نہ ظہور کو ایک جلالت اور ہیبت ہے بقدر محل کے بہا تک کہ متناسیہ ہوتا ہے اوس محل میں استطاعت نہ کرے کہ دیکھے اوسکو کوئی دنیا اور اولیاسی وصل ملازمت حضور آنحضرت شریف اور دوام شہادہ اوس صورت لطیف کا ساتھ معانی غریزہ بنفہ کے اگر چہ تصور و خیال اور تفکر کے ہو دے شمر طوک کا اور پیر ب غرت کے اور موجب وصول کا بدگاہ تربت

اوسکی کے ہے اور یہ بخت اوسکی ہی کہ علی تعلق بکرتی ہے خاطر اوسکے ساتھ جال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس ہوتی ہوتا ہے دل اوسکا اور صورت روحانیہ حضرت کی پس قریب ہوتا ہے اوسنے پس ہوتا ہے نزدیک اوسکی اور ساتھ اوسکا اور جب کہ ہوا یہ نتیجہ صلوة زبان کا پس کیا ہو گا نتیجہ صلوة بقلب و روح اور سر کا اور زمین صلوة مگر قرب و اجتماع اور مثال و اقبال جیسا کہ وارد ہوا ہے لغت میں اور جو نتیجہ عمل ظاہری کا کہ یہی صلوة کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ ہو گئے کہ قریب مکان ہے جنت میں نتیجہ عمل باطن کا کیا ہو گا اور وہ قریب ہے مقدس صدق میں نزدیک ملک مقتدر کے کہ وہاں نہاں ہے اوندہ کعبہ فافہم

فصل چوتھی بیان خلافت خلفاء راشدین اور اہل بیت و غیرہ میں بیان اخبار خلافت خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق کبر رضی اللہ عنہ بعد رحلت حضرت خاتم رسالت کے یہ حال ہوا کہ عمر بن الخطاب نے کہا کہ جو کوئی یہ کہے گا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی میں اوسکا سارہی تشریف جدا کرونگا رسول خدا مرے نہیں بلکہ حق تعالیٰ نے اوسکو رفع سما فرمایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کثرت پڑی و ما محمد الارسل قد خلعت من قبلہ الرسول فان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تھے مگر ایک رسول اوسکے پیلو ہی رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ مریا یا مارا گیا تم لوگ اولی یاؤں پھر جانے کو دین سے سب لوگ حضرت ابوبکر صدیق کبر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو گئے خصوصاً کہ عقیقہ نبی ساعدہ نے بہت پیادگی کی بعد ازاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اوسکی بیعت کرنے سے تمام لوگوں نے بیعت کی اوسہی حال ہو گیا کہ سبھی بیعت پر مستعد ہو گئے یہ بیعت در میان عشرہ ربیع الاول السنہ ہجری نبوی میں واقع ہوئی مگر نبی ہاشم اور زبیر اور عقبہ بن ابی سب اور خالد بن سعید بن العاص اور مقداد بن عمرو اور سلمان فارسی اور ابو ذر اور عمار بن یاسر اور برابہ بن عازب اور ابی بن کعب اور یہ سب حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ ہو گئے لیکن بیعت کرنا علی مرتضیٰ کا تھا ابوبکر صدیق کی روایت قاضی جمال الدین بن واصل میں آیا ہے اور بروایت زہری کے عائشہ صدیقہ سے خلافت اوسکے بیان بارون اور تیرہ وین سال ہجری کا نیز وین سال ہجری میں جنگ یرموک سبب فتح ہونے شام کے واقع ہوئی تھی اوسوقت ہر قل در میان حصص متاجب اوسکو خبر پہنچی کہ روم کا لشکر یرموک میں شکست کھا کر ہار گیا اور سب حصے کو چھوڑ گیا اور رومی لوگ اوسکے سلطانوں کے در میان میں گئے اور جبکہ خالد بن الولید اور ابو عبیدہ کو جنگ یرموک سے فراغت ہو گئی تب انہوں نے ابوہریرہ کا قصہ بیان بصرہ نے بہت کردہ واسطے مقابلہ کے جمع کی یہی پہر آدمیوں نے صلح کر لی اور صلح اس بات پر پڑی کہ ہر اس پر ایک نیلہ اور ایک جربہ یکم ہون و یا کرن وفات خلیفہ اول واقع ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سبب موت میں اسلاف ہے کہ تین

کربود یون نے برج بین ملا کر کھلا بتا اور کوئی کہتا ہے کہ کسی رفیق نے کسی بی بی بن نہر ملا کر اونکو اور عایشہ بن کلا کو دونو کو دیا تا
 عارث نے کہا کہ ہمیں نہر اودہ کمانا کہا ہے ایک برس میں وہ نہر اکثر گنگا چنانچہ پندرہ برس روز کے ایسا ہی اتفاق ہوا کہ دونوں
 انتقال کیا۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک سرد روز میں غسل کیا سبب
 اس غسل کر تیکے جنازہ لاحق ہوا چنانچہ پندرہ روز تک بیمار رہے یہاں تک کہ نماز کو نبی باہر نہ آئی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت
 دی تھی کہ وہ نماز پڑھا دیا کریں اور خلافت بھی اوتھکے سپرد کی تھی بعد ازاں شام کو وقت شب سہ شنبہ کو میان مغرب اور شام کے
 ہفتہ اخیرہ جمادی الاخرین در میان شنبہ پڑی کے وفات پائی اس سے معلوم ہوا کہ کل مدت خلافت خلافت ماضی کی دو برس تین مہینہ دس
 اور عمر شریف تریسہ برس کی اور۔ اور انکو بعد وفات کے اونکی زوجہ اسماء بنت حمیس نے غسل دیا اور جس نابوت میں پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھا گئے تھے اس نابوت میں خلیفہ اول رکھی گئی اور حضرت عمر نے اونکی نماز جنازہ مسجد نبوی میں پڑھا
 اور بعد قبر کے سر اونکا دونو مؤمنوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کر کے دفن کیا حکیمہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 خوش قد سبک پہرہ اور عروق الوجہ تھے یعنی عروق اوتھکے چہرہ کی نمودار تھیں اونکلیں غائر و فک باہر کو اوٹھا ہوا اور
 بندھائی انگشتان پر بال نہ تھی اور سنا اور رسم کا خطاب کیا کرتے اور اونکے فضائل میں بہت احادیث وارد ہیں ایک اونہیں سے
 وہ کہ خراج کیا ابن حصین نے کہنا نہیں پیدا ہوا ذریعہ آدم میں بعد نبین و مرسلین کے افضل ابو بکر سے رضی اللہ عنہ بیان خلافت
 خلیفہ دو و ہم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن تغیل بن عزی سے لوگوں نے اس سال مائین بعیت کی جس سال میں حضرت ابو بکر
 رضی اللہ عنہ فوت ہوئی پس بعد خلافت حضرت عمر نے خلیفہ پڑھا اور لوگوں کو سنا یا کہ اسے لوگوں کو قسم ہی خدا کی کہ میری نزدیک قوی تر
 ضعیف سے وہ ہے جو اپنا حق پاوے اور ضعیف تر قوی سے وہ کہ حق اوسکا لیا جاوے۔ اور اول میں یہ احکام اصدا ز فانی
 کہ خالد بن ولید کو نہ داری سے موقوف و معقول کیا اور ابو عبیدہ کو حبش اور شام کا سر دار مقرر فرما کر روانہ کیا اور حضرت عمر کا اول
 نام امیر المؤمنین لگایا تا اس لیے کہ حضرت ابو بکر خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلاتے تھے اونکو کہتے امیر المؤمنین نہیں کہا
 پر خطاب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جاری ہوا پس ابو عبیدہ بعد روانگی دمشق کے باب الحلبہ کی طرف اوترے اور خالد بانب
 شرقی باب توما پاوے اور عمر بن العاص دوسرے طرف اور ضمیر دمشق کا محاصرہ قریب شہر تات کہ آخر الام خالد نے اپنی طرف سے
 بندہ رخصت کر دیا اور باشندگان دمشق نے دوسری جانب سے باہر آکر ابو عبیدہ سے صلح کر لی اور دروازہ وا کر دیا۔ ابو عبیدہ اونکو امین
 اندر لکھی اور خالد سے در بیان شہر کے ملاقات حاصل ہوئی۔ پر ابو عبیدہ نے خیر فتح دمشق حضرت عمر کے تین لکھتے بھی واضح ہو کہ کل

حوائج ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتح ہوا یہاں سنہ چودھویں ہجری ماہ محرم سنہ چودہ ہجری میں خلیفہ دوم
تعمیر عصرہ کے لیے حکم دیا چنانچہ بنا اس شہر کے لئے اس سال میں نشان کیے گئے انہوں نے بعض ہندو رہن سال میں حکم بنا
بصرہ سا دروازا اور اسی سال میں قحط پڑ گیا خلیفہ اول نے وفات پائی عمر اسکے سناؤین برس کی تھی مگر بعد انتقال خلیفہ
اول کے اتکا انتقال ہوا یہاں سنہ پندرہ ہجری سال بانزدہم ہجری میں شہر حصص بعد حساب مدت طویل کی فتح ہوا اور بعد فتح
دشوق کے مسلمانوں کے ہاتھ آیا بعد فتح اسکے رویموں نے صلح جاری ہو ابو عبیدہ اور باشندگان شیر زمین صلح ہو گئی جیسے باشندگان
حات سے اور اصطرخ باشندگان معروہ سے کہ زمانہ سابق میں او سکومعروہ الحاص کتنی تھے صلح واقع ہوئی کہ اب مشہور بحیرۃ النہل
انصاری ہے پر ابو عبیدہ مذکور نے لازکر کو فتح کیا بزور شمشیر بعد آن حبلہ اور انظرطوس بعد از ان فقیر بن حبیبہ بن یزید
خالد بنیحی او سین بہت روی پوشیدہ تھے اونے خوب جنگ واقع ہوئی آخر الامر مسلمان فتحیاب ہوئے اور فیما بین امالی
اس شہر کی صلح قرار پائی مثل صلح اہل حصص کی لیکن خالد اور ابو عبیدہ نے وہاں کے سکان سے کہا کہ صلح منظور الا آخر الامر ہم اس شہر
دوران کریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد از ان حبلہ و الظاکمہ ونج اور دیگر ملک مصر میں او تیریں اور عزرا کو فتح کیا اور اطراف بنام
غالب آتی پر خالد نے عرش کو فتح کیا اور وہاں کے رقبہ والوں کو غلام و طن کر کے تمام شہر دن کو دوران کیا۔ اور فلقۃ الحدوث کو
فتح کیا اسی سال میں اور بعضی کمین سلیمان سال تھا اور ہر قل بابوس ہو کر ملک شام سے غلط طریقہ کو چلا گیا مگر تنوری دور کر
پر متوجہ بطرف شام ہوا پر قیاریہ اور صبطیکہ کو فتح کیا اور اسی شہر میں حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کی قبر ہے اور
تا لبس اور لد اور یا فایہ سب بلا فتح کی اور بیت المقدس کا محاصرہ مدت دراز تک رہا آخر کار مسکان بیت المقدس ابو عبیدہ سے
کہ مثل اہل شام سے صلح کرو بشرطیکہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہم سے صلح کریں یہ حال ابو عبیدہ نے حضرت عمر کو لکھ دیا چنانچہ خلیفہ
ثانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ام الدوحہ کو بجای اپنی مدینہ منورہ میں بھیج دیا مگر آپ تشریف لائے اور بیت المقدس کو فتح کیا اور
اسی سال میں حضرت عمر نے قشتی اور دیوان مقرر کی اور انعام بخشش مسلمانوں کے لیے ثرائی قبل ازین کسیکو مجیز مال
غنیمت نہ ملتا تھا اور بعضی کہتی ہیں یہ امر سنہ بیس ہجری میں مقرر ہوا اس تفصیل سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہم بول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے چھیس ہزار اور جو ایک قرابت قریب بجانب حضرت رسالت تاب تھی اوکے لیے زیادہ مقرر کی پس اہل مدینہ کو
پانچ ہزار اور اصحاب مدینہ اور بیت الرضوان تک چار ہزار اور من بعد انکی تین ہزار اور اہل قادسیہ اور یریوک کو
ایک ہزار اور جو افکی سمجھے تھے اوکو بائسو پتر پن سو پتر ڈبا ئی سو پتر ڈیر پہلے پنج خواہ اناموں کی مقرری بیان سنہ سولہ ہجری

درمیان اس سال کے مسلمانوں نے مدینہ میں داخل ہو کر جسکو بایا قتل کیا اور سجاد کے ایک محل سفید تھا اور کچھ عورتیں اور صدیق و قاص و سہیل فرزند ہوئے اور محل کسے کو سیدی جامع بنا کر تارین پڑھنی شروع کر دیں اور جس قدر مال انہیں سیم و زر اور ظروف اور لباس سے ہاتھ آیا اور جسکو ضبط کیا کہ تفصیل اسکی میں طوالت ہے اور اسی سال میں جلیلہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پاس بٹان و شہادت تمام داخل ہوا اذان بعد اسی سال میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کو تشریف لگے اور جلیلہ بنی ہی حضرت کے ساتھ حج کیا اتفاقاً اثنائے طواف میں کہ جبکہ رہا تھا کوئی شخص قوم قزاقہ کا جھنڈا بوسے لگا کر لٹکا جملہ نے اسکو ایک گونہ ناک پر ایسا مارا کہ ناک اسکی پھٹ گئی وہ عمر رضی اللہ عنہ پاس فریادی آیا حضرت نے اسکی طلب فرمائی کہ اسکو قادی دی ورنہ وہ بھی ایک گونہ ایسا بے ماریگا جیلہ نے کہا کہ بادشاہ اور بزازری برابر میں حضرت عمر نے فرمایا اسلام دونوں کو مستوی اور برابر کر دیا جیلہ نے کہا تمہیں بخیر خیال تھا کہ مسلمان ہونے سے میری عزت زیادہ ہو جائیگی زانہ جاہلیت سے حضرت فرمایا اس خیال کو دل سے دور کر جیلہ نے کہا میں بخیر ہوتا ہوں حضرت نے فرمایا میں تیرا سرتن سے جدا کر دوں گا جیلہ نے کہا آج کی رات مجھے حملت ہو چنا پھر جب رات ہوئی جیلہ اپنے جاہ و چشم شام میں پہنا گیا اور ہانسی قطعیہ میں اور وہاں جا کر یا لہو آدمی اسکی قوم کے ہمراہ ہو گئے اور تنہا اختیار کیا بیان شدہ سترہ ہجری کا درمیان اس سال کے شہر کو فہ موسس اور موطا اور عمر رضی اللہ عنہ نے متعمد کر کے دن مکہ میں قیام کیا اور سیدی زکام کہ وسیع کیا اور رتبہ بن نے اوسنی معیت کی تھی اور بنی خاندان بیکراؤ کی قیمت بیت المال میں داخل کی اور رام کا شوم دختر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ شکر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا متین نکاح کیا اور زینہ بن شعبہ کو حاکم بصرہ مقرر کیا اتفاقاً وہ ام جہیل دختر ارقم سے جو قبیلہ عامر بن مہضہ کے تھے چار شخصوں نے دیکھا کہ جماع ہوا یہ حال مکت مال اس کا حضرت عمر کو لکھ دیا حضرت نے اسے عمدہ سے معزول فرما کر ابو موسیٰ اشعری کو والی بصرہ مقرر کیا ورنہ اٹھارہ ہجری اور اس سال میں مسلمانوں نے ابوہزافہ کو فتح کیا اور ہرمزان کہ اس ملک پر مستولی ہو رہا تھا اور امر کیا کہ فارس سے تائبہ و توع قصد دنا کر اس کے لکھنؤ میں طوالت کلام ہوتی ہے مشرت باسلام ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے دو ہزار دینار مقرر فرما سلا و اسی سند میں درمیان مدینہ منورہ اور حجاز کے براخط واقع ہوا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس کو اپنی ہمراہ لیکر شہر کے باہر نماز استسقاء کی اور برکت دعا کے حضرت عباس کے خوب بارش ہوئی اور اسی سال میں ایک دیبا کہ جسکو طاعون عمورس کہتی ہیں ملک شام میں ظاہر ہوئی پچانچہ اسی و بائیں ابو عبیدہ بن الجراح کہ جبناہم طمر بن عبد اللہ بن الجراح انصاری ہے اور عشرہ مبشرہ سے ہیں فوت ہوئے بعد ازاں معاویہ بن جہل انصاری

اور عمرو بن العاص - الفرض کہ پذیرہ ہزار آدمی اوس دبا میں تمیز ہوئے اور یہ ہوا اُسے دبا کی ایک حمینہ کا مل ہی پہرہ وین بھی
 پر دبا پہیل گئی اور اسی سال میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملک شام کو تشریف لے گئی اور جو لوگ کہ وہاں مگر گئے تھے او کی میراث تقسیم فرما کر
 ماہ ذیقعدہ میں مراجعت فرمائی ذکر سنہ او نیل اور میں ہجری در بیان اس سال کے معرا و اسکتہ ربا و پر ماہ عمر بن العاص اول
 نیبر بن العوام کے فتح ہوا اور سنہ میں بلال بن رباح ثوذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے اور باب صغیر کو نزدیک
 مدقون ہوئے ذکر سنہ اکیس ہجری اس سال میں جنگ نہادہ ہمراہ عجیون کے واقع ہوئی کہ اوس کے ساتھ ڈیڑھ لاکھ آدمی تھا اور
 سب سالارا و نگا قیزان بھدو تورع جنگمے کشیدہ و سب کے مسلمانوں نے عجیون کو شکست دی اور قتل کیا اور سپہ سالار ہما گیا اور
 اسی سال میں دینور اور صمیرہ اور سہان اور صفقان فتح ہوئے اور اسی سال میں خالد بن الولید نے وفات پائی لیکن مدقون فتح ہوئے
 میں اختلاف ہی بعض کے نزدیک حص اور بعض کے نزدیک مدینہ ذکر سنہ بائیس ہجری اس سال میں اوزباجان اور ی
 اور جرجان اور قروین اور ریکان اور طبرستان پر سب بلاد فتح ہوئی اور عمرو بن العاص شہر یرقہ پر گئے وہاں کے باشندوں نے خیرہ
 دینے پر صلح کر لی پر بجانب طرابلس جا کر اود کا محاصرہ کیا اور بزور شمشیر فتح کیا اور استون بن فیس نے او پر ملک خراسان کی جنگ کی
 اور زور دے کر اور ہرات بزور شمشیر مسلمانوں کے قبضہ میں آئی اسی سال میں ابی بن کعب بن فیس جو اولاد ملک بنجاری سے ہیں
 اور کتب او کی ابانہ ہی قوت ہوئی یہ کہاتب ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے ذکر وفات خلیفہ دوم سنہ بیس
 ہجری واقع ہوئے کہ در میان اسی سال کی ابو لوانہ کہ جسکو فیروز بنی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے در بیان تازہ فخر پہلو میں زینا
 خیر ما یہ واقعہ چھی تاریخ ماہ ذی الحجہ کو ہوا چنانچہ ہفتہ کے روز وفات پائی اور یک شبہ کو مدقون ہوئے اونہوں نے کل دس برس
 اور چھ ہسیرا سنہ دن خلافت کی قیادت کی اور ان کے پاس پیغمبر خدا صلا اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہے بوقت وفات
 باب خلافت میں یہ ارشاد کر گئی تھے کہ حضرت علی مرتضیٰ اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم جس امر رضی ہوں
 وہ امیر المؤمنین مقرر ہو چنانچہ حضرت علی نے عبدالرحمن بن عوف سے در باب خلافت کہا اونہوں نے انکار کیا حالیکہ حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ کا یہ کہ کہ دراز قد سفید رنگ مقدم راس پر بال نہ تھے عمر شریف پچہن سال اور بقول بعض ساٹھ اور بعض کے نزدیک
 ترسیہ بیس کی تھی اور فضیلت و زہد و المصاف و شرفقت میں مسلمانوں پر فوق رکھتے تھے اور فضائل ان کے شمار ہی خارج ہیں
 ذکر سنہ چوبیس ہجری در میان اس سال کے بعد از وفات عمر رضی اللہ عنہ اہل مشورہ مثل علی مرتضیٰ اور حضرت عثمان
 اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم جمع ہوئے اور بیت گنگو اس باب میں تیر ہوا

رسپہ آخر شنگ ہو کر ہر تہویر کی کہ جسکو عبد الرحمن خلیفہ مقرر کر دین سب اسکی اطاعت کریں یہ حال ستر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرشت
پاس تشریف لیکھی اور صلاح فرمائی اوہوں نے فرمایا کہ میں تمہارے مقدمہ میں دست انداز نہیں ہوتا میں نے اول نہ کہا تھا کہ اس امین
یغیر خدا صلا اللہ علیہ آکر وسلم سے دریافت کر لو کہ ام خلافت بعد وفات حضرت کی کس سے معلق رہیگا تمہاری انکار کیا۔ الغرض عبد الرحمن نے
رو برو سب اہل مشورہ کے اپنی خلافت سے دست بردار ہو کر علی مرتضیٰ کو بلایا اور کہا اے علی خدا کے وعدہ اور عہد کو صادق جاننا اور اسکی
اور اسکی حبیب کی سنت پر عمل کرنا اور دوزخ و جہنم کی طریق پر چلنا علی مرتضیٰ نے جواب دیا کہ مجھ کو بھی امید ہے کہ حسب عالم اور طاقت اپنی کہ
اقتدا و اتفاق کتاب سنت کا کرونگا پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اسنے بھی ایسے کہا جو حضرت علی مرتضیٰ سے کہا تھا اور دست مبارک
حضرت عثمان کا ہر کر کہا کہ اے خداے عالم الغیب تو دانا اور بینا ہے میرا گواہ رہنا کہ میں نے باہر پنا اور پردہ عثمان کے کہد یا یہ کہہ کر بیعت
کر لی اس امر سے حضرت مرتضیٰ علی کو نسبت یہ عید الرحمن گو نہ تکد حاصل ہوا۔ یہ حال دیکھ کر تھا و بن الاسود نے عبد الرحمن بن عوف
سے کہا کہ تمہاری دینی حق علی مرتضیٰ میں دیکھنا اور ہونے جواب دیا کہ اے مقداد میں نے بیعت سنی اور کوشش اس باب میں کی تھی
کیا کمون تھا و نہ کہا مجھے بہت تعجب ہے قریش سے کہ اوہوں نے ایسی شخص کو منظور کیا یہ سب سے نزدیک کوئی مردان سے بہتر عالم اور
عدل میں نہیں ہے عبد الرحمن نے کہا ای خدا و خدا سے ڈرنا و تو کسی فتنہ میں گرفتار ہو جاوے۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے
وہو اقرار یہ در رشتہ دار ملکوں پر مسلط کیے او سو فت عبد الرحمن بن عوف سے لوگوں نے کہا کہ یہ سب تمہارے کام ہیں اوہوں نے
کہا مجھے یہ معلوم اور خیال نہ تھا۔ چنانچہ عبد الرحمن نے جدائی حضرت عثمان میں انتقال کیا ذکر خلافت خلیفہ معلوم واضح ہو
مگر بتایج قسری محرم لکھد مجری میں حضرت عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف سے لوگوں نے بیعت کی
اور بعد اخذ بیعت حضرت عثمان بنہر پئے او خطبہ بلینے اور فرمایا بعد انان بنہر سے او ترے او جو لوگ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زانیہ
حاکم تھے او نہیں کہو برس دن تک مقرر رکھا پھر مغیرہ بن شعبہ کو جو حاکم کوفہ تھا مقرر کیا اور سعد بن ابی وقاص کو او کی جگہ مقرر کیا بعد پند
او کو مقرر کیا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط جو بھائی تھا و نہ او حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تھے حاکم کوفہ کیا ذکر ششہ پچیس ہجری
اور اس سال میں ابو ذر غفاری نے کھ صحابی تھے وفات پائی ذکر ششہ پچیس ہجری اور اس سال میں حضرت عثمان نے عمر بن العاص
سے مقرر کر کے او کی جگہ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عامری کو مقرر کیا ذکر ششہ سیائیس اور ششہ اٹھائیس ہجری
اور اس سال میں حضرت عثمان نے معاویہ نے اجازت لینی کی سمند میں حاصل کی تھی او سو فت معاویہ نے ایک شکر جریہ قبرس کی طرف
روا کیا اور عبد اللہ بن سعد بھی ہر سے وہاں جا پہونچے دونوں نے مجمع ہو کر وہاں کے باشندوں سے جنگ کی آخر الامرات ہل دیا۔

سالانہ بطور خیرہ مقرر ہو گیا اور صلح قرار پائی ذکر **سنہ ۱۲۰** و تیس ہجری در میان اس سال کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے موسیٰ اشعری کو حکومت بصرہ سے معزول کیا اور عبداللہ بن عامر کو بجایا اور ان کے انصبا کیا بہر ولید بن عتبہ کو کوفہ سے معزول کیا گیا کہ اس نے حالت سکریں نہایت بڑھائی تھی ذکر **سنہ ۱۲۱** ہجری اس سال میں عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہوا کہ دریا بہر آن مجید کو بنین اختلاف ہو رہا ہے اہل عراق بیکتبی ہیں کہ ہمارا قرآن صحیح ہے نسبت اہل شام کو کہ تو کہہ لیا ہوا موسیٰ اشعری قرآن ہی نقل حاصل ہوئی ہے اور اہل شام بیکتبی ہیں کہ ہمارا قرآن صحیح ہے کہ ہوا مقدار بن سبقتی ہے اس طرح او اطراف میں بھی اختلاف واقع تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سب صحابہ سے مشورہ کیا آخر اللہ مہر مقرر ہوا کہ جو قرآن کہ مختلف ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ لکھا گیا ہے اور کجائے دفعہ موجود ہے وہاں سے لیکر شہرت دیجیلا و جمیع نسخ قرآن شریف سوائے او کے احواف کر دیے جاویں چنانچہ ایسا ہی عمل میں آیا اور اس کلام اللہ سے نقول لیکر اور اونٹ بہر واکر بلاد و اجہار میں جا بجا روانہ کیے۔ اور کاتب ہر لوگ تھی۔ زبیر بن ثابت عبداللہ بن زبیر۔ اور سعد بن العاص۔ عبدالرحمن بن الماریث بن ہشام اللخزومی ذکر **سنہ ۱۲۲** ہجری اس سال میں زبیر بن ثابت شہر مدینہ پر درجہ جو آخرین بادشاہان ملک فارس کا تھا ہلاک ہوا اور اس کے سبب ہلاک میں اختلاف تھا اور اسی سال میں اہل خراسان نے بغاوت اختیار کی اور ابوسفیان بن حرب بن امیہ نے اسی سال میں وفات پائی ذکر **سنہ ۱۲۳** ہجری در میان اس سال کے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کھانہ حلیل القدر و خلیفہ عثمان تراویح شریفہ میں سے تھی وفات پائی ذکر **سنہ ۱۲۴** ہجری اس سال میں ایک کردہ کو فہ کے نے یہ کلام کرنے شروع کیے کہ حضرت عثمان اکثر اقارب سے اور بزرگوں کے حامل فرمائی ہیں حالانکہ ان کو بغاوت حکومت نہیں ہے چنانچہ زبیر بن سعید بن العاص والی کوفہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھی بھیجی انہوں نے حکم کیا کہ جو لوگ یہ بات کہتی ہیں ان کو معاویہ کی پاس ملک شام کی طرف روانہ کر دو جب وہ معاویہ بن سفيان کے پاس گئے ان سے بہت سامبا متکبر کیا آخر شمس معاویہ نے ان کو ڈرایا اور کہا کہ مبادا اس میں کوئی فتنہ نہ پڑے چاہے انہوں نے نہ دیکر کریش معاویہ ازراہ بی ادبی پکڑ لی اور سننے اس حال کی حضرت عثمان کو اطلاع دی عثمان نے لکھ بھیجا کہ ان سے کو سعید بن العاص پاس روانہ کر دو ان لوگوں نے وہاں جا کر یہی وہی کلام بے باکانہ شروع کیے اور اہل کوفہ بھی اداں لوگوں کے ہمراہ ہو گئے ذکر **سنہ ۱۲۵** ہجری اس سال میں سعید بن العاص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پاس آئے اور سب معاملہ کہ ان کے ساتھ اہل کوفہ نے کیا تھا بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری ہمارا سردار مقرر ہو اور زبیر بن اسلم کے مقداد بن الاسود کو ہوا عزاد کی تربیس کی تھی ذکر وفات خلیفہ سبوم **سنہ ۱۲۶** ہجری در میان اس سال کے ایک جماعہ نے ملک مصر سے کہ جمیت ہزار آدمی لگی اور بقول بعضی سات سو لگی اور بعضی پانچ سو بیان کرتے ہیں اور علی بن القیاس ایک مرد کھنڈ

اور ایک بصرہ سوائے مصر والوں کی بیخوداہش تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سترشیں خلافت مہدویں اور کوئی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اور بصرہ والی چاہتے تھے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ قرار دیوں یہ خواہشیں لیکر مدینہ میں داخل ہوئے جبکہ وہ مجمعہ ہوا اور حضرت عثمان غنیؓ نے نازعہ کے لیے گھر سے باہر آئے اور نازعہ کی حاجت ادا فرمائی بعد ازاں مہر پر جا کر خطہ پڑھا اور ادراک کروہوں سے جو اطاعت سے آگے تھے مخاطب ہو کر ارشاد کیا کہ امد جمل شانہ جاتا ہے اور ساکنین مدینہ بھی واقف ہیں کہ مکہ کو بغیر خدایہ علیہ وآلہ وسلم نے نفرین فرمائی ہے یہ سنتے ہی اون لوگوں نے حملہ کیا اور سبکو جوش آیا اور لوگوں پر سنگ باری شروع کی حضرت عثمانؓ کو لوگوں نے مسجد سے گھر بھیجا اسکیلے کہ اونکے اسی منگامہ میں ایک پتہ لگ گیا تھا اور پرنے کے کہ اوس سے بیہوش ہو کر گر پڑے تھے جب یہ معاملہ پیش آیا عثمان رضی اللہ عنہ نے زبانی کسی شخص کو اوس کی کہہ بھیجا کہ تم ہائے چلا جاؤ چنانچہ وہ چلے گئے اور باغیان مدینہ سب اپنی اپنی گروہیں میں رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چالیس روز تک اور قبول بعض پچاس روز تک اپنی گروہ میں محصور رہے بعد ازاں حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ حضرت عثمانؓ پاس آؤ اور یہ صلاح کی کہ لوگ یہ کہتی ہیں کہ مروان کو وحدہ منشی کر کے موقوف کیجئے اور عبداللہ بن ابی مرثد کو مصر سے منزل کرد و حضرت عثمانؓ نے قبول کیا اور حضرت علیؓ نے ان لوگوں کو سبھا کر مہاربا اور وہ بات رفت و گذشت ہو گئی اور محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر مقرر کیا اور حمزہ کے ساتھ ایک گروہ مہاجرین اور انصار کا کیا یہ لوگ ہنوز تاشی راہ میں تھے کہ ایک غلام ناقہ سوار چلا آیا دیکھا اور وہ اوسے راہ میں ملا و انہوں نے پوچھا کہ کمان جاتا ہے اوسے کہا کہ مروان کے پاس و انہوں نے کہا کہ حاکم کو یہ ہے یعنی محمد بن ابی بکر اوسے جواب دیا کہ مدینہ میں دوسرے حاکم پاس جاتا ہوں جو ابان سرج ہے یہ شکار و انہوں نے اوس کو پکڑ لیا اوس پاس ایک نامہ لکھا کہ اوس پر حضرت عثمانؓ کی مہرتی اور یہ لکھا تھا کہ حیو ق محمد بن ابی بکر مع اپنی ہمراہیوں کو تیرے پاس بھیجا رکھو کہ تو مغزول ہے قبول نہ کرنا اور کسی حیلہ سے اس کو مار ڈالنا اور اوس ناقہ جو یہ ہمراہ لایا ہے کچھ عمل نہ کرنا پس یہ نامہ دیکھتی ہے محمد بن ابی بکر نے مع مہاجرین اور انصار کے بجانب مدینہ مراجعت کی اور سب اصحاب کو جمع کیا اور نامہ دکھایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سنی اسکا حال پوچھا و انہوں نے کہا فاقعی مہرتی میری ثبت ہے اور عثمان میرے کاتب کا ہے لیکن میں نے نہیں لکھوایا اور اس امر پر قسم کھائی اوس وقت ان لوگوں نے کہا کہ مروان کو ہمارے سپرد کرو عثمان رضی اللہ عنہ نے سپرد مروان میں ایا فرمایا اس سبب سے دشمنی اور کینہ زیادہ ہوا اوسے اور کوشش ترک کرنا میں کرنے لگے حسن بن علی اور عبداللہ بن زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم نے کہہ دیا کہ امد جاتے مذہب اور منع کیا حتی کہ حضرت امام حسنؓ نے خروج ہوئے آخر کار وہ لوگ دوبار پوچرہ گئی اور مہاربا کے کہ میں سے عثمان رضی اللہ عنہ کی گروہ میں جا کر اوسکو شہید کیا اور انہیں محمد بن ابی بکر

بھی شریک تھا اور بوقت شہادت عثمان رضی اللہ عنہ روزہ واجب تھا اور تلاوت قرآن میں مشغول تھے یہ واقعہ جانکاہ انکار میں نہ ہوگا۔
 بحرئ میں واقع ہوا۔ مدت خلافت بارہ برس بارہ روز کم اور عمر اکیس مین اختلاف ہی بعض پچتر برس اور بعض بیاسی اور بعض نوی مین
 اور بعض سو اس کے اوپر بھی بیان کرتے ہیں اور حجازہ شریف بسبب مخالفت ان لوگوں کی تین روز تک قن نہیں ہوا بعد از ان
 علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ اٹکو دفن کرو و علیہا و نکامیانہ قد خوب صورت داغ چھپک کی بڑے بڑے روی مبارک کی اوپر گندم کون مقدم اٹھ
 بال نہ تھے اور ریش مبارک کتر واتی تھے اور وہ بیٹوں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترمیج فرمائی تھی اس لیے انکو
 ذوالنورین کہتے ہیں اور کاتب اور نکام و ان بن الحکم بن العاص پر علم اور نکاتما اور قاضی زید بن ثابت اور رضائیل ان کے
 بہت میں ان میں سے ایک یہ کہ حبش النثر کی لیے بہت شہرہ کے دیئے گئے اور حب مجاہدین غزوہ تبوک میں بہت کرستہ تھی اور بوقت
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خاکہ کشی موافق گذارہ لشکر کے خرید کر کر اور بخروں پر بار کر کے بھیجا تھا جب وہ سامان بخدات نبی آخر الزمان صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے پہنچا اور بوقت حضرت نے دست بہ جامد فرما کر یہ دعا فرمائی کہ بار خدا ایہ راضی ہو تو شہرہ سے تیری
 راضی ہوا و اس سے اور بسبب شہید ہونے حضرت عثمان کے باب فتنہ اور فساد اہل کید کر خلافت تعلق چہا رسم و الصبح ہو گیا
 باپ ابوطالب پدر علی کرم اللہ وجہہ کا عید و مات تھا اور یہ بیٹی عید المظاہب کی میں جو رسول مقبول کے بزرگوار تھے اور اللہ
 حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن پس علی مرتضیٰ نے ان کی طرف سے ہی ہاشمی بن اور ابو جہل و ان کی طرف سے
 جس روز کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اسی روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لوگوں نے بیعت کر لی مگر کیفیت بیعت میں
 اختلاف ہے بعض یہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب جمع ہو کر جن میں طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی تھے
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ باس تھے اور استفسار کیا کہ اب کو خلیفہ مقرر کریں جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا کہ مجھ سے چنے
 کی کچھ حاجت نہیں حکومت اختیار کرو میں بھی اوس سے راضی ہوں سب نے عرض کی کہ ہم سوا آپ کی کسیکو اختیار نہیں کرتے
 اس امر میں بہت سی فکر اور رہی سب نے کہا آپ ہمارے نزدیک اتنی اور اقدم ہیں اور طلحہ بن عبد اللہ نے اور جناب امیر المؤمنین
 بیعت کی مگر چونکہ ایک ہاتھ طلحہ کا جنگ احد میں جاتا رہا تھا حبیب بن ذویب نے یہ حال دیکھ کر کہا انا سند وانا الیہ راجعون یہ امر بیعت تمام
 ہوتا نہیں معلوم ہوتا بعد از ان زبیر نے بیعت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ اگر تم میری بیعت سے راضی ہو فیما والا میں بیعت
 راضی اور موجود ہوں دونوں نے کہا کہ نہیں ہم بھی تم سے بیعت کرتے ہیں اور بعض روایات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعد از بیعت
 دونوں نے یہ اظہار کیا کہ ہم تو مجھ سے جان اپنی کی بیعت کی تھی پھر دونوں بعد چاہنے کی بیعت سے مکر کو چلے گئے اور سعد بن ابی وقاص

اور عبداللہ بن عمر اور انصار بنی ہجرت نہ اختیار کی۔ اور سعد بن زید۔ اور عبداللہ بن سلام۔ اور مصعب بن سلمان۔ اور اسلم بن زید۔ اور قدامہ بن طعن۔ اور مغیرہ بن شعبہ بنی ہجرت سے ہٹا کر کیا۔ اور حسان بن ثابت۔ اور کعب بن مالک۔ اور سلمہ بن ملجم۔ اور ابو سعید۔ اور نعمان بن بشیر۔ اور محمد بن سلمہ۔ اور فضال بن عبدیہ۔ اور کعب بن عجرہ۔ اور زید بن ثابت ان لوگوں نے بیعت قبول کی اور بوقت سقوط ہونے حضرت عثمان کی ابن عباس مکہ میں تشریف لے گئے تھے پھر مدینہ میں تشریف لائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت جب مکہ میں تشریف لائے تھے کہ وہ مکہ پہنچا کہ مغیرہ کیا کشتا تھا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلے تو اسے یہ شورت دی تھی کہ معاویہ وغیرہ عامل غما کر کے بالفعل مغرول کرنا مناسب نہیں اپنی جگہ پر قائم رہیں جب تک کہ بیعت نہ کر لیں اور امر خلافت مستقر اور حکم نہ جاوے یہی سبب تھا انکار کیا تھا آج اگر یہ کہا کہ جو آپ کی راہی عالی بن آوے وہ کبھی میری ہی راہی ہے ابن عباس نے فرمایا کہ پہلے تو انکو اسے نصیحت کی بات تھی اب دوسری دفعہ اس کے خلاف بری مصلحت دی جبکہ خوف ہی کہ با د اہل شام نہ پہنچا دیں اور طلحہ اور زبیر کی طرف سے بھی مجھے اطمینان نہیں میرے نزدیک یہ مصلحت ہے کہ ناویہ کو ابھی آپ موقوف اور مغرول نہ ہو مگر شام سے غمراہین کو نہ لے کر آوے اسنے آپ کی بیعت قبول کر لی تو پھر ہر ایک کا مغرول اور موقوف کر دینا کہ کام نہیں کرنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا قسم یہ خدا کی وہ بدو ن ذائقہ نہ ارباز نہ آوے گا اسوقت حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اب میرا موئنین آپ مرد خلع ہیں صاحب راہی نہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے غصہ ہو کر کہا کہ نکو ان باتوں سے کیا کام ابن عباس کہتی ہیں اسوقت میں یہ کہنا کہ جو حضرت کو اجہا معلوم ہو وہ کبھی تو مال رضی اللہ عنہ کی ہیں اور مغیرہ مدینہ سے نکلا کہ میں نے اپنے گئے ذکر کر سنے چھتیس ہجری درمیان اس سال کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی طرف سے عامل اور حکم مقرر کر کے اطراف اور بلاد کو روانہ فرمائے۔ اور عامل عثمانیہ کو مغرول فرمایا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عمار بن شہاب کو کہ معاہدین سے تیر کو فکا عامل مقرر کیا اور عثمان بن حنیف انصاری کو بصرہ کا اور عبداللہ بن عباس کو مکہ کی صوبہ اکیا اور قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو مصر پرستین فرمایا اور سہیل بن حنیف انصاری کو شام کا عامل معین فرما کر روانہ کیا جب شخص بہتوں کو پہنچا وہ ان اس سے چند سوای عرب کی ملے اور پوچھا تو کون شخص ہے اس نے کہا کہ امیر شام اور انوں کی کہ اگر تجھی سوا ہے حضرت عثمان کے کسی اور نے بھی ہے تو اول پہنچا اسنے کہا کیا تم مل عثمان رضی اللہ عنہ سے مطلع نہیں ہو کہ ان ہم میں سے سہیل سمیع الیہاں مستکراہ لیا پہنچا اور قیس بن سعد والی مصر ہو گیا اور عثمان بن حنیف جب بصرہ میں پہنچا ایک فرقہ نے اسکی اطاعت منظور کی اور دوسرے نے مخالفت اور عمارہ سے کو فدیہ راہ میں طلحہ بن خویلد اسدی نے کہا کہ اہل کو فکا امیر کو خون کا بدلہ لینا چاہتے ہیں وہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں مراجعت کر آیا۔ راہی کو قداول سے ابو موسیٰ اشعری تھا اور عبداللہ جب مدینہ میں پہنچا وہاں تھا

عائشہ بن مہینہ تمام مذکورہ موجودہ لیکر بجانب مکہ روانہ ہوا۔ اور حضرت عائشہ اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم سے جا ملا اور وہ سب مکہ کو
 حوالہ کر دیا بیان حضرت عائشہ و طلحہ و زبیر کی جانب کا بجانب بصرہ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ حضرت
 عثمان نے شہرت شہادت پکھا ہوا اور نہ دشوار گذرا اور طالب قصاص ہوئیں اور طلحہ و زبیر اور عبداللہ بن عامر اور ایک گروہ بنی امیہ
 معاون و معاضدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ہوئی اور ایک لشکر عظیم جمع ہو گیا بعد از شاورت یہ قرابہا کہ بجانب بصرہ جا کر اپنا تسلط
 کر لینا چاہیے اور معاویہ بن ابی سفیان علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے سمجھ لیا اتفاقاً اس اثنا میں عبداللہ بن عمر بنی مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ
 وارد ہوئی اور اسے یہ لوگ طالب عت اپنی ہوئی اور انہوں نے ابان کیا وہ سب جماعہ صحابہ کرام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بصرہ کو روانہ ہو
 اور علی بن ہبہ نے عائشہ صدیقہ کو ایک شتر کمرہ دینا کو خرید کیا تا نہ زنگر گذرانا اور بقول بعضے انشی کا خرید تھا اور اسکو عسکر تیرہ بیگان
جمل جنگ جمل کا واضح ہو کہ درمیان اس جنگ کی ایک گروہ اہل کوفہ سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئے اور
 ایک جماعت حضرت عائشہ اور طلحہ و زبیر کے اور نصف جمادی الاخرین بمقام خزیمہ مقابلہ واقع ہوا حضرت علی نے یہ کہہ کر مکہ پہنچا کہ تجھے
 سے کچھ کمنا ہی الغرض جو وقت زبیر مقابلہ میں آئی علی مرتضیٰ نے یاد دلایا کہ ایک روز تم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان
 غم کے گئے تھے اور پیغمبر خدا نے مجھ کو دیکھ کر تبسم فرمایا تھا تنے باعث ہو چھا حضرت نے ارشاد کیا کہ اسی زبیر اسمین کچھ بات شگ کی نہیں
 تم علی سے محبت کہنا اور وقت تنے کہنا تا میں ادنیٰ سے محبت رکھتا ہوں آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں تم ادنیٰ سے ملکہ روگو گئے کہنا کہ یہ کچھ
 زبیر یہ بات شکر یہ بات کہنی لگے کہ قسم ہے مجھ کو اب میں تم سے ہرگز نہیں لڑنیکا اسلئے کہ مجھے حدیث حضرت کی یاد آگئی زبیر کے نبی کے کہا
 کہ درباب زبیر نے حضرت علی سے جتنے قسم کھائی ہے اسکا کفارہ ادا کر دو چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی علامہ کیوں کو اواز دی جنگ
 کے لیے اور جانیوں سے جنگ ہونے لگی اور حضرت عائشہ اوس شتر پر کہ بکاء کر نام سوار تھیں آخر الام حضرت عائشہ اور طلحہ و زبیر کو
 شکست ہوئی اور مردان بن کلمہ نے طلحہ کی ایک ایسا تیر مارا کہ وہ شہید ہوئے اور زبیر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ روانہ ہوئے
 اور بہت سے اوس جنگ میں شہید ہوئے اور وقت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا کہ اس شتر کو ذبح کر ڈالو چنانچہ ایک شخص نے
 اوسے ایسا قریہ مارا کہ وہ گر پڑا اور عائشہ رضی اللہ عنہ اپنی ہودج میں تابش ہوئی لیکن آخر محمد بن ابی بکر اور عائشہ صدیقہ نے اونکو
 بصرہ میں مکان عبداللہ بن خلف میں اتارا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تمام مقتولین اصحاب جمل کے لاشہ ان کو ملانے لیا اور
 نماز جنازہ پڑھ کر اونکو دفن کیا اور زبیر کو جنگ جمل سے بارادہ مدینہ منورہ جاتی تھے جبکہ اوپر چشمہ بنی نسیم کے پہنچے وہاں انصف بن قیس
 لوگوں نے اوس کے کہا کہ یہ زبیر آتے ہیں انھنے کہا کہ دو لوگوں کو مقابلہ کرو اگر آپ چلو آئے عمر بن حویر المہاشمی نے جب اوس

یہ کلام سنا دیا ہے اور ہنگامہ برضی کے مقابل ہو ایسا شک کہ وہ واوی سبحان میں بیچو وہاں و کو سوتا باکر اور مبارک اور کلام بطور سے
کا شکر حضرت علیؑ کی خدمت میں بیٹے کی حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے
کہ قاتل زبیر جہنمی ہے۔ اذان بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے یعنی اللہ عنہا سے کیا کہ تم مدینہ میں جا کر اپنے گھر میں بیٹھو چنانچہ وہ ماہ ربیع
اسی سال میں تشریف لے گئے اور بت لوگوں نے اونکی شایعت کی اور علی رضی اللہ عنہ نے بیعت حجاج اور کوئی لیے مہیا کر کے حضرت حنین
رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ ایک منزل تک تم جا کر اوکو پہنچا دو چنانچہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ معظمہ میں تشریف لے گئیں اور اس سال کا
حج ادا فرما کر مدینہ کو مراجعت کی اور منقول کہ تعداد مقتولین جنگ جبل فریقین سے دس ہزار مرد تھے۔ بعد اذان حضرت علی رضی اللہ عنہ
عبد المہدی بن عباس کو حاکم بصرہ مقرر کیا اور آپ کو فہ کو تشریف لے گئے اور وہاں کا انتظام فرما کر بصرہ عراق و یمن و خراسان وغیرہ کا
سرانی شام کی انتظام کیا اور جریر بن عبد المطلب کو بطرف شام بایں ارادہ روانہ کیا کہ معاویہ سے اقرا بیعت کروالی اور یہ کہی کہ ہر
بیعت میں سب مہاجرین و انصار داخل ہو چکی ہیں تم ہی داخل ہو چنانچہ جریر معاویہ پاس گیا معاویہ نے بیعت کروا دیں آخر دو گیمہ کی
اس اثنا میں عمرو بن العاص فلسطین سے معاویہ پاس آیا اور دیکھا کہ سب اہل شام اور ہر اتحاد قضا ص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
مشرق میں غمگین ہو کر رہے اور لوگوں نے کہا کہ تم اوپر حق کے ہو اور معاویہ سے یہ مشورہ کیا کہ میں اور تم متفق ہو کر علی رضی اللہ عنہ سے
جنگ کریں لیکن بایں شرط کہ جب تمہاری فتح ہو تو مجھ کو حاکم مقرر کرنا اور اسے منظور کیا چنانچہ اس وقت میں جانب علی رضی اللہ عنہ سے نفیس بن ہند
عیادہ ثولی مصر تھا ایک فرقہ غسانیہ نے اسکی اطاعت نہ اختیار کی تھی اور جدا ایک یہ میں قریب مصر کے مسکو خیر کیا کہ میں جا رہی تھی
اور قیس سے نہ ملی تھی اور قیس نے بھی بنا برصیلت وقت کہہ دیا اور اسے تعرض نکلیا تھا ہر چند معاویہ نے بہت خطوط بھیجے اور چاہا کہ قیس مجھ سے متفق
ہو جاوے اور اسے قبول و منظور کیا تب تک ہو کہ قیس طرف سے ایک خط چلی بنا کر و بروسیک پڑا اور آگاہ کیا کہ قیس مجھ سے متفق ہے
چنانچہ اسی واسطے اون لوگوں سے جو اسکی فرمان بردار رہی خارج ہل کر خیر نیامین جا رہی ہیں کو تعرض نہیں کیا اور نہ جنگ کی جسبہ خیر
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے معلوم ہوئی قیس مذکور کو مصر سے منقول فرما کر بجای اس کے محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر مقرر کیا جب محمد بن ابی بکر
مصر میں کو اس وقت قیس نے اوکو یہ وصیت کی کہ اہل خیر نیامین سے تم کو تعرض نہ کرنا و نہ ہونے نہ مانا اور ایک قاعد کی زبان سے اہل خیر
کو پیام پہنچا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت اختیار کرو و کر نہ زمین مصر سے خارج ہو اور نہ ہونے جواب دیا کہ ہم بیعت نہیں کرتے
بلکہ محبت و فوادیا کریں کہ انجام کار کیا ہو ہے محمد بن ابی بکر نے نہ مانا اور انکار کیا کہ میں نے اس سب سے بیعت نہیں کی اور میں اس
بانتہا کے فکر نہیں ہوں رضی اللہ عنہما اور تم سے ہم کو گد گیا کہ جنگ ثولی اور خداد کانت لفریقین سے جا رہی ہے مگر کچھ قرآن نہ پایا آخر الامر

ابتداءً ماہ صفین جنگ شروع ہوئی کتنے جن کو فوجی لڑائیاں صفین میں واقع ہوئیں اور ایک سو دس روز جانین کا قیام اوس جگہ رہا اور شام کی طرف کپتالیس ہزار آدمی مارے گئی اور اہل عراق کے پچیس ہزار شہید ہوئے کہ جن میں پچیس آدمی جنگ بندی کی توہین کرتے تھے۔

مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی یار و دوستی تاکہ ایک دیر فرمایا کہ جب کہ طرف ثانی سبقت جنگ کرے تم ہرگز ابتدا جنگ نہ کرنا اور مغرور کو قتل نہ کرنا اور اس کے امتداد و احوال سے باز نہ ہونا اور کسی کا ستروا نہ کرنا۔ انرضی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ حضرت علی کی جانب سے خوب لڑے باوجودیکہ عراقی فوجی جنگ اور تین ہفتہ اور باوجود بلندیکہ تھے کہ ہم سے علی تاویل القرآن محارب کرتے ہیں کہ باوجود اوعائے اسلام کے خلافت علی مرتضیٰ سے اختلاف و انحراف کرتے ہو وقت شہادت تک جنگ سے دست بردار نہ ہوئے۔ اور ایک حدیث صحیح شریف علیہ السلام وارد ہوئی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ایک فرقہ یا غیہ سے حرب کر لگا کہ تیری ہین کہ قاتل عمار ابو عادیہ سے ایک نفر ہوا کہ اوسکی صدر سے زمین پر گرے ایک دوسرے شخص ہراساں نکلتا سے کات لیا اور دو نو مخاصمت کرتے ہوئے عمر و معاویہ باس آؤی لفظ انعام معاویہ نے بدایین کہا کہ تم دو لونجی ہو۔ اور عمرونی کہا کہ میں اگر بیس برس پہلے اس طرحا تو خوب ہوتا۔ پس جبکہ عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اوسوقت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بارہ ہزار مرد و ہزار سے لشکر معاویہ پر حملہ کیا کہ تمام صفوف کی طرف ثانی شکست ہو گئی اور باوجود معاویہ سے فرمایا کہ نو زمری خلق اللہ سے کچھ فائدہ تر تیرے نہیں آؤ ہم تم باہم لڑیں عمرونی معاویہ سے کہا کہ علی بات تو انصاف کی کہ تیری ہین کہا تھا انصاف تیرے ہین خوب جانتا ہوں کہ جو کوئی اونسے لڑا ہے وہ کبھی فتح مند نہیں ہوا۔ عمر و نے کہا کہ ہر لڑائی چھوڑے ہی نہیں بنتی اور بوقت جنگ معاملہ دگرگون معلوم ہوا اور علی مرتضیٰ کی طرف کی مبارز غالب آئی اوسوقت کلام مجید نیرون پر لکھا کہ ربا و زبلنہ کہما کہ یہ کلام اللہ ہوتا تھا کہ دینا تیری اہل عراق نے علی مرتضیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ قرآن کو نہیں مانستے حضرت علی نے جواب میں ارشاد کیا کہ تم اپنی حق و صداقت پر معاندین و مخالفین سے مجاہد کیے جاؤ کہ میرا لوگ دیندار نہیں اور نہ صاحب قرآن ہیں انکو خوب جانتا ہوں تمہارے خدع اور فریب کے لیے قرآن نہروں پر بلند کیے ہیں بسبب سودین خدا کی بھی اور زید بن حنین الطائی جو گروہ علی رضی اللہ عنہ میں وجود ہے اور انکا لقب خارجی مقرر ہوا اوتموں نے یہ بات کہی کہ باعلی قرآن کو ماننا اور مسلم رکھنا چاہیے جب قرآن درمیان آیا اوسوقت ابابون کا خوب نہیں و گرنہ ہم آپ کو سپرد مخالفین کر دیں گے حضرت علی نے جواب دیا کہ اگر تمہیں میری اطاعت منظور ہے تو جنگ کرو اور اگر نہیں منظور ہو تو جو تمہاری داسے میں آوے وہ بات کرو اوتموں نے کہا کہ حضرت کیا ہو مجھ کو اشتراک بلو الیومین چنانچہ ایسا ہی کیا لیکن اشتراک نہ آیا اور کہا کہ یہ ساعت بیان سے حرکت و جنبش کی نہیں پس فرقہ یا غیہ نے کہا کہ تھے اوسکو حکم جنگ دی رکھا ہے بلکہ کیوں نہیں لیتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری رو برو بلا چکا تم سے شکا پردہ و بارہ آدمی اوسکے بلا چکے ہیں نہیں تو ہم آپکو مغرور کر دیں

غرض کہ اشتر حضرت پاس حاضر ہوا اور کہا کہ ان لوگوں نے آپ کو فریب دیا ہے اور سب فریب میں آگئے ہیں چنانچہ فرما دیا اسے اس جانب سے معاویہ سے دریافت کیا کہ کس لیے تم نے قرآن اڑھائی ہین کیا میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک ہماری طرف سے اور ایک تمہاری جانب سے حکم مقرر ہو وے اور اونسے یہ کہا جاوے کہ جو کتاب اللہ میں ہے فریقین اور اس کے عمل کریں۔ اور سوقت اشعث بن قیس فریج مالک وارج حاضر تھا اونسے ہم تو ابی موسیٰ اشعری سے راضی ہیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میرے نزدیک صلاح نہیں اور انہوں نے کہا ہم تو اوتین سے راضی ہیں آپ نے فرمایا وہ مرد ثقہ نہیں اگر ابن عباس پہلو بہلو ہے اور ان لوگوں نے کہا ہم ایسا شخص چاہتے ہیں کہ نسبت اس کو آپ سے اور معاویہ سے برابر ہو حضرت علیؑ نے فرمایا اشتر کو مقرر کرو اس کو بھی مانا۔ غرض لاچار ہو کر علیؑ مرتضیٰ نے انہیں کا کمانہ منظور کیا اور ابی موسیٰ اشعری کو اپنا سے حکم مقرر کیا اور عمرو بن العاص بن وائل معاویہ کی طرف سے مصحف قرار پایا یہ دونو حکم علیؑ مرتضیٰ پاس حاضر ہوئے اور قرار نامہ قبائین سے لکھنا خواہتھا کہ عبارت اس کی یہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ قرار نامہ ہے جس کے اوپر فیصلہ کیا امیر المؤمنین علیؑ رضی اللہ عنہ نے ہستی ہے عبارت جز تحریر میں آئی تھے کہ عمرو نے کہا یہاں یہ تمہارے ہیں ہماری نہیں اخفت نے کہا لفظ امیر المؤمنین محو کرو و اشعث بن قیس نے کہا محو کرنا ضرور چاہیے چنانچہ حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اس لفظ کے لکھنی کی کچھ ضرورت نہیں اور فرمایا اللہ اکبر اچھے روز شریک ہوا میں سنت رسول مقبول میں اس لیے کہ سوقت میں جنگ حدیبیہ میں آنحضرت صلا اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف سے قرار نامہ لکھنا شروع کیا محمد رسول اللہؐ نے لکھا کہ گارنے لکھا کہ آپ رسول اللہؐ نہیں اپنا اور اپنی باپ کا نام لکھئے اور سوقت آنحضرت صلا اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا تھا کہ اس کو محو کرو و میں عرض کی کہ میری طاقت نہیں اور مجھے یقین ہو سکتا کہ میں محو کروں غرض کہ حضرت نے اپنے دست مبارک سے اس کو محو کر دیا اور مجھے فرمایا کہ تم بھی ایسا ہی معاملہ دیکھیں آویگا آخر الامر یہ قرار نامہ تیروین تاریخ صفر سنہ ہجری قلم بند ہوا اور یہ وعدہ قرار پایا کہ علیؑ مرتضیٰ اور معاویہ یہ مقام دوتہ الجندل میں درمیان رمضان شریف کی ملاقات کو بن اور اگر اس سال نہ اتفاق ہو تو سال آئندہ اور ج میں مجتمع ہوں اسلئے علیؑ مرتضیٰ بجا تب عراق تشریف لیکئے اور کو فہین آئی اور اسی سال میں حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ نے حسب وعدہ ابو موسیٰ اشعری کو چار سو آدمی کا سردار مقرر کر کے روانہ کیا اور یمن عبد اللہ بن عباس ہی تھے اور حکم کیا کہ انکے پیچھے ناز پر نہنا اور معاویہؓ کے محمد بن العاص کو ہمراہ چار سو آدمی کر دیا کہ کیا تھا آپ ہی اگر مقام اور ج پر لگایا اور در باب خلافت میں الکین گفتگو ہوئی ابو موسیٰ نے کہا کہ ہم دونو حکم نامی اسے اس چکا متفق ہے کہ جس امر میں بھائی اس امت کی ہو وہ امر کرنا چاہیے عمرو نے کہا راست ہی دیا آگئی ثرہ کر بیان کبھی ابو موسیٰ نے کہا کہ میں نے تو دونو کی بیعت سے خلق کیا اب تم لوگ جب کو پسند کرو اس کو خلیفہ تجویز مقرر کر لو یہ بات لکھ کر علیہ ہو گیا عمر حکم دوم نے

ابو موسیٰ کی جگہ کر سہو کر یہ بیان کیا کہ تمہیں مسنا جو ابو موسیٰ نے کہا میں یہی اوسکے صاحب یعنی علی مرتضیٰ کی خلافت سے تبرا گیا اور اپنی صاحبزادی
 خلافت سے کہ وہ مفر کیا ہوا عثمان کا اور اوسکے خون کا طالب ہی راضی ہوں کہ سب اسی ہی اذکی جگہ قائم مقام ہو گیا اوسوقت ابو موسیٰ
 خفا ہو کر اوسکے حق میں بد عاکی ادا کیا کہ ای عمر و تونی مجھے فریب کیا تو گنہگار ہوا یہ کہ گروہ تو سوار ہو کر لطیف مکہ مظہر روانہ ہوا اور عروہ سے نکلا
 بجانب معاویہ اور سب خلافت معاویہ سے راضی اور خوش ہوئے اوسی روز سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہر قدر مرعوب کیا گیا اور
 معاویہ کو قوت و توانائی ہوئی اور خوارچ نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت کا انکار کیا آپ نے اوسے اپنی حق کا دعویٰ کیا اور چونکہ
 نہ مانا اور جو قاصد حضرت مرتضیٰ علی کا اوسکے پاس جانا تھا اوسکا سر کاٹ ڈالتے تھے۔ اور یہ غارتی چاہتا تھا۔ آدمی تھے ہر روز حضرت علی کو ام الدردیر
 و عطا اور چند فراتے تھے اور جنگ و جدل سے مانع آتے لیکن ہر روز ہوتا تھا آخر الامر علی مرتضیٰ نے بجانب کوفہ مہجرت کی اور لوگوں کو اور جنگ
 معاویہ کے براگینہ کیا لیکن ہجرت اذکی پست ہو گئی تھی سب نے کہا کہ بالفعل یہ سب کس اور مانگی کے جنگ نامکمن سے سب آرام کر لیں گے
 بعد سکین اور اطمینان کے جنگ کریں گے اس واسطے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تشرف لیا کہ اذکی ضرورت ہوئی تھی ذکر سنہ اہل بیت
 و ہجری اس سال میں معاویہ نے عمرو بن العاص کے ہمراہ لشکر آمادہ کر کے اور مصر کے روانہ کیا اوسوقت محمد بن ابوبکر نے حضرت علی سے یہ خط
 لکھا کہ آپ نے اذکی اعانت کے لئے اشتر کو روانہ فرمایا جبکہ اشتر دریا کے طہر م کے متصل پہنچا کہ شہدین زہر مارا کہ اوسے کھلا دیا وہ گیا
 اور عمرو مصر کی جہدہ نجا اصحاب محمد بن ابی بکر اوس سے لڑے لیکن عمر نے اذکی کو شکست دی اور لوگ منتشر اور پرالگہ ہو گئی محمد بن ابی بکر
 بنا کر اذکر بختیا کے پہنچا تا کہ اوسکو گرفتار کر لیا اور معاویہ بن خدیج پاس روانہ کر دیا اوسے اوسکو قتل کر کے لاش اوسکی روانہ
 پیکوادی اور اگ سے جلا کر میت و نابو ذکر دی اور عمرو مصر میں داخل ہوا تا م اہل مصر نے معاویہ سے بیعت کی جب یہ خبر عیاش
 صدیقہ کو پہنچی کہ بھائی میرا محمد بن ابی بکر اس طرح مقتول ہوا بیت خیر و خیر فرمائی اور بعد ہر نماز کے معاویہ اور عمرو بن العاص کے
 لٹی بد دعا شروع کی اور تمام اہلیت اس دعائی بدین شریک مالٹہ صدیقہ شہنے اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوسکو مقتول
 ہونیکا حال سنا بیت رنجیدہ خاطر ہوئے۔ یہ معاویہ نے اپنا لشکر اوپر عالمین علی کے واسطے غارت کے بھیجا پانچ تھان بن بشیر انصاری کو
 بجانب عین التمر اور سفیان بن عوف کو بجانب بیت اور انا و اور مدائن کے روانہ کیا اور عبداللہ بن سعید انقریزی کو سمت خاتم
 روانہ کیا۔ حضرت علی نے یہی سوار بنار مقابلہ روانہ فرمائے تیم میں جنگ باہم واقع ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر چند مواعظ دینے
 اور باب حرب مقابلہ بالمشکر معاویہ کو کوفہ فرما تو لیکن کوئی متاثر نہ ہوتا تھا ذکر سنہ و تالیس ہجری اس سال میں عبداللہ بن عباس عامل بصرہ فر
 زیادہ کو بجانب ملک فارس روانہ کیا نابو و مان بکا خوب بندوبست کیا یہاں تک کہ اہل فارس کے کہ محمد بن شہر وان سے حاجت ہوئی یہاں تک کہ

ذکر سنگتہ چالیس ہجری در بیان اس سال کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ عراق میں سے اور معاویہ شام میں اور ملک مصر میں معاویہ
 شرف میں تھا اور عبداللہ بن عباس جو علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے عامل بھیجے وہ چلے آئے اور دو بیٹے صفیر السن اس کے معاویہ کو گرفتار کر کے
 مرواؤاے بیان شہادت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اویان اخبار بیان کنارا اور ناخلاق انار عمر طرازیوں لکھتے ہیں کہ شریح
 اہل خوارج سے یعنی عبدالرحمن بن ملجم المری اور عمر بن بکر التیمی اور بکر بن عبداللہ التیمی کہ جسکو حجاج ہی کہتی ہیں باہم مشا وہ کیا ابن ملجم
 کہنا کہ میں تو ہوں لکھتی ہوں اور بکر کی لکھا کہ میں اوپر قتل معاویہ کی سقت ہوں اور عمر و ابن ابی بکر بلکہ عمر و بن العاص سے میں بھی بڑا
 یہ عمدہ پیمان باہم موقوف ہو گیا عبدالرحمن بن ملجم نے دو آدمی اور ایک وردان قبیلہ نیم الریاب سے دوسرا سبیب بن الاشج کہ ہمراہ
 لیکر پرارادہ قتل علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے تیار ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ تار فخر کو لیے شریعت لائے تھے سبقت کر کے آیا ہے
 شمشیر ماری طارق پر لگی وہ ہماگ گیا اور وردان بھی مفروہ اور ابن ملجم نے پیشانی نورانی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر ایک ضرب لگائی
 تو کون نے اسکو گرفتار کر لیا اور حضرت علی باس اسے آپ نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو طلب فرمایا اور تقویٰ اور
 پرہیزگاری کی وصیت فرمائی اور کلہ توحید اور پر زبان مبارک کے جاری تھا کہ روح مٹھنے بجانب ملا اعلیٰ پرواز کیا۔ انامہ
 وانا الیہ راجعون حلیہ شریعت گندمگون میانہ قزاق چشم کبر الیطن دراز ریش سینہ مبارک پر بیت بال تھے اور پیشانی پر
 خوبصورت کثیر التسم بیان فضائل۔ بروایت ابن سعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ فرمایا نہ نازل ہوئے کوئی آدمی
 مگر مجھ پر شان نزول اوسکی اور مکان نزول اور شخص منزل مایہ معلوم تھا اسلیے کہ میرے رب نے مجھ پر نجات کا لقب فمیدہ اور زبان گویا
 اور مروی ہے ابن سعد وغیرہ سے کہ روایت کی ابی الطھیل سے کہا فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھو خوبصورت حال کتاب اللہ کا کہ نہیں
 آئے مگر برستی کہ میں پہنچتا ہوں کہ رات میں نازل ہوئی یاد میں یا سحر امین یا جیل میں اور منجی کرامات اونکی سے ایک یہ
 کہ کچھ بات آپ نے ارشاد کی پس تکذیب کیا اوس قول کو ایک مرد نے پس فرمایا کہ میں ترے اوپر دعا کرتا ہوں اگر میں تو کا وہب
 اوسنے کہا بتر دعا کرو پس دعا کی اور پراوسکے حتی کہ نہ حرکت کی وہاں سے کہ جاتی رہی مینائی اوسکی عرض کہ فضائل و کرامات اونکی بہت
 بسبب طلوات کلام نہیں لکھی گئے بیان خلافت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ واضح ہو کہ بوقت وفات علی مرتضیٰ کے
 سب مسلمانوں نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور ابن عباس نے انکو لکھا کہ قوی اور مضبوط رہنا چاہیے اور یہاں شہر کربلا
 اور قیس بن سعد بن عبادہ انصاری نے جب امام حسن سے بیعت کی کہنا کہ کشادہ کرو اپنا ہاتھ جنگ مخالفین پر اور کتاب اللہ
 اور سنت رسول اللہ پر وثوق۔ امام ہمام نے جواب دیا کہ یا کہ ان کتاب اللہ اور سنت رسول پر کہ دو تو ثابت ہیں اور ہر ایک

جو آپ سے بیعت کرتا تھا یہ شرط وعہد فرماتے تھے کہ میرے صلح اور اتفاق پر نہا جسکو میں معاف کروں تم بھی درگاہ کرنا اور جس سے
میں جنگ کروں تم بھی جنگ کرنا اس فرمانے سے بسکو شک پیدا ہوا کہ حضرت امام اداہ جنگ رکھتی نہیں ذکر سنہ اکتالیس اہل
ہاجرہ اس سال میں امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور وہ آخر خلافتی راستہ بن محمد بن کے ہیں ساتھ نص ابی ہاشم بن علی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متوالی امر خلافت ہوئے بعد قتل پسر بزرگوار ابی ہاشم کی کو ساتھ بیعت اہل کوفہ کی پس اقامت فرمایا ہاشم
چہرہ چہرہ چند روز خلافت حق و امام عدل و صدق متحقق ہو پھر اجداد صدق و صدق ابی کی کہ خلافت میری بعد تیس برس کے ہی الی آخر
اور یہ چہرہ عینہ مکمل اور تمام دن تیس برس کے تھے اور بعد انقضاے ان چہرہ عینہ کی چالیس ہزار آدمی لیکر باشب معاویہ شریف
لیکھے اور معاویہ بھی متوجہ ہوا پس جب وقت کے تلاحی اور تقابل فتنین ہو معاویہ کیا امام حسن نے کہ علیہ اعدا الفتن بدو قتل
و جدال کینا ممکن پس لکھا معاویہ کو کہ امر خلافت معوض ہے او کی طرف بشرطیکہ خواہان نہواہل مدینہ اور حجاز و عراق سے کوئی غیر مجرب
کہ تھا یا ام خلافت علی رضی اللہ عنہ میں اور اس پر کہ ادا کرے او سے دیون او کے پس قبول کیا معاویہ نے جو امام حسن نے کیا ہا تھا اور مجاہد
کا غرض سفید اور کہا جو چاہو لکھ بعد ازاں امام حسن رضی اللہ عنہ نے بالائی منبر صوم و فرمایا پس بعد حمد و ثناء بیدار شہاد کیا کہ تم باجماع
کہ اللہ جل ذکرہ و عزہ سمجھنے ہدایت کی ساتھ حیدر امجد میرے اور کلا لگو خلافت سے اور نجات دی ملک و جہالت سے اور عزت دی ملک
بعد ذلت کی اور کثرت بعد قلت کی پہ فرمایا کہ معاویہ نے مزاحمت کی میرے ساتھ اوس امر پر کہ وہ میرا حق تھا نہ اوس کا پس نظر
صلاح امت اور قطع فتنہ مالمہ اور مصالح دینی کے ساتھ معاویہ کو اور موقوف کی جنگ باوجودی کہ تم سب بیعت میرے ساتھ
اس امر پر کی تھی کہ جس سے صلح کروں تم بھی صلح کرو اور جس سے میں جنگ کروں تم بھی جنگ کرو پس میرے نزدیک حق
بہتر ہے شک دما سے پس وجہ اس صلح سے ظاہر ہوا پیغمبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امام حسن رضی اللہ عنہ کی حق میں
فرمایا تھا یہ میرا بیٹا سیدی اور قریب ہے کہ صلح واقع ہو بسبب اوس کے درمیان فتنین جلالت کے مسالین صحرا و البھا سے
بیان قضائے روایت کی ہے شیخین نے براء سے کہا دیکھا میں رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کو حال تک امام حسن رضی اللہ عنہ
دوش مبارک پر سوار تھے اور حضرت فرماتے تھے یا آلہ بن اسکو دوست رکھنا ہوں پس دوست رکھو اسکو اور روایت
کیا ابن عمر سے بخاری نے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسین رضی اللہ عنہما و نوریمان میرے ہیں دنیا سے اور ترندی
اس سے روایت کرتا ہے کہ کہا سوال کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون اہل بیت حضرت سے آپ کی نزدیک
زیادہ محبوب ہیں فرمایا حسن اور حسین عرض کہ اھا بیت فصلا کل حسین میں بہت وارز ہوں لکنا اور کا طوالت ہی بیان

ماتر امام ہمام تھے حسن رضی اللہ عنہ یہ علیم کریم زہاد صاحب سبکدہ اور قار اور حشمت بواد اور محدث۔ ایسا ہی کہا ہے ابو نعیم نے
 حلیہ میں اور روایت کیا ہے کہ امام تھے عبداللہ بن عمر سے کہ کما برستی کج کی امام حسن رضی اللہ عنہ فی مجلس حج پیادہ پا اور مرکب
 آپ کو رو کر کہنے جاتے تھے اور روایت ہے ابو نعیم سے کہ باہر آئے امام حسن اپنی مال سے دوبارہ قیمت کیا مال انیا ملے تین یا
 میانک کہ ایک باجوش دتیر تھے اور ایک رکعتی تھے اور ایک ہونہ کہ تہی اور ایک تہی تھے اور اتفاقاً ایک بار ستاحصرت کی لکھوئی شخص
 خدا سے غریب سے دس ہزار درم مانگے ہا تاکہ ہمیں پیوہ او س پاس اور تہی جو دو عطا امام حسن علیہ السلام کی ہر برس
 لاکھ درہم ایک سال ایسا اتفاق ہوا کہ معاویہ نے اسکو روکا اور نہ بھیجا اس سبب سے امام مسموم کو اضاقت شدیدہ حاصل ہوئی
 چاہا کہ لکھ کر اپنی طرف سے معاویہ کو یاد دہی فرماوین لیکن دست مبارک کو لکھتی سے رو کا پس دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خواب میں کہ حضرت پوچھتے ہیں اسے حسن کہ کیوں کر ہی تو مینے کہا بخیر بت ای بد برنگو اور ارشاد کیا مینے تا فرماں کا پس فرمایا کیا
 مانگی تو نے دواتنا کہ لکھی طرف مخلوق کے مثل ترے ہے اور یاد دلاوے اسکو کہ مینے نعم یا رسول اللہ پس کیا کر دن میں پس فرمایا کہ
 اللہم افرغ فی ظننی آخر دواتنا کہ صواعق مرقومین مرقوم ہی اور لکھتی تمام قصہ میں عبارت بڑھتی ہے اس لیے نہیں لکھا بیان سبب
 وفات اور تمنا سبب موت امام حسن علیہ السلام کا یہ کہ جدہ بنت الاشعث بن قیس الکندی زونجہ حضرت پاس پر بدنے زیر ہما کردو
 امام حسن کو اور اسکو اپنی نگاہ میں لاوے بعد اسکے اور وعدہ کیا اسکو کہ دنیا لاکھ درم کا پس زہر دیا او سنے اور بیمار ہے
 حسن پالیس دن پس وفات پائی بیجا جدہ نے طرف تریدہ کیا م واسطہ طلب لاکھ درم موعودہ کی پس ایفا کی وعدہ کیا اور کہا
 میں ناراض تھا کہ تو حسن پاس رہے پس کیونکر خوش آوے مجھے کہ اپنی پاس رکھو نچہ اور ستہ وفات امام حسن علیہ السلام میں
 اقوال میں بعضے اونچا پس اور بعضے پچاس اور بعضے کیا ون کمین لیکن اکثر اور ثانی کے میں اور تمنا سبب مرض انحضرت ہمنال
 اور بارہ بارہ ہوتا معا کا غیری حکم اجابت دستور کے بارہا ہی ہلکا اور رو سے بریدہ ہو کر نکلتی تھے پس ہر گاہ قریب ہوئی اونکی وفات
 آنے امام حسن علیہ السلام اور کہا اسے میرے بھائی کسے ترے ساتھ نہ حرکت کی کہ تم چاہتے ہو کہ اسکو قتل کرو فرمایا ہاں کہا قاتل
 یہ اوہی ہے حکما میں گمان کہتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ شدیدہ الانتقام ہی وہ کفایت کرتا ہے اور اگر سپریر گمان ہی وہ نہیں پس نہیں
 چاہتا میں کہ میرے انتقام میں کوئی بی گناہ مارا جاوے بعد ازاں کہا ہر آئینہ تحقیق پلا گیا مجھے زہر کئی بار اور نہیں پلا گیا کہ کسی سخت تر اس
 اور ہی روایت کیا ہے کہ امام مسموم فی خواب میں دیکھا کہ گویا درمیان انگسوں میری کو قتل ہوا لکھتو ہی جو یہ خواب سامنی سمیت
 کے بیان کیا کہ زمانہ وفات بناب امام حسن قریب پہنچا ہے پس جبے وقت حلت قریب آیا جناب امام حسین کو وصیت فرمائی کہ مینے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے چاہا کہ بعد پرگہ لکھی اپنی کہ میں جگہ دیوں اور انہوں نے وعدہ کیا ہے پس بعد میں سب وفات کی تجاویز میرا آگے
 روضہ رسول خدا کی لکھا تا اور عائشہ صدیقہ سے بعد حصول اجازت کی گئی جو ارزا بعد اجماع میرے دفن کرنا لیکن میں جانتا ہوں کہ بنی امیہ اسکا
 سے باز رکھیں گے پس اوستی تراخ کرنا اور جنازہ میرے یقین میں لکھا تا اور دفن کرنا چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا اور تین عشر شریف اوکھٹی چٹائیں
 برس اور چھ ہفتے کوئی دن کم اور سپریش پندرہویں شعبان سال سوم میں ہجرت سے بروایت صحیحہ اور بعض کی نزدیکہ رمضان میں
 بیان شہادت امام حسین علیہ السلام اور سبب شہادت اور کئی کا وہ ہے کہ جب مالک اور بادشاہ ہوا زید بن
 اور تسلط پایا اور مملکت کی اور وہ ماہ رجب سال شصتم میں ہجری سے شہر دمشق میں اتفاق پڑا پس کئی نامی طرف اقلیم کو حجت لینی
 عقد بیعت کی اپنی لیتے اور لکھنا نامہ ولید بن عقبہ ابنی عامل کو کہ مدینہ میں تھا واسطے لینے بیعت کی امام حسین علیہ السلام سہی پس آپ نے
 ابا اور انکار فرمایا بیعت سے اس کی کبریٰ پر ظالم اور فاسق اور ظالم الختم تھا۔ الغرض ولید بن عقبہ نے حضرت امام حسینؑ کو بلا حضرت ساداتہ
 جامعہ علمائوں اور موالیوں اپنی کی تشریف لیکے اور سب کو اور دروازہ سراسے ولید کی چوڑ کر تھا اس پاس گئے وہ براہ فہم پیش آیا
 اور عرض مضمون نامہ زید بن عقبہ کا کر کے خواہاں بیعت ہوا حضرت نے جواب میں ارشاد کیا کہ میں زید سے بیعت نہیں کروں گا کتنی بہن کہ
 مردان غیبت ثمرات اپنی سے بات نہ آیا اور ہاتھ جنت لطیف سے نہ اٹھایا اور ولید سے کہا کہ اسی امیر حسینؑ کو بیعت اخذ بیعت یہاں
 جانی نہ سے کہ بار دیگر اوپر اوپر سے قدرت بنادیا تو جس کرا اور اس سے بیعت لی اور اگر بیعت سے باز رہے حکم اسکا ہلاک کا دے
 تا غلیظہ تجھ سے راضی ہو وے۔ ولید نے کہا وای او پر تیرے ای مردان مجھی او پر مار ڈالنے عین کی ترغیب کرتا ہے تو اگر تشریف نہ لے
 تمام مجھی بخشین میں ہرگز قصداً کے خون کا نکرہ کا مردان خاموش ہوا اور امام حسین علیہ السلام نے وہاں سے مراجعت بدولت
 فرمائی اور بقصد وہاں کی کہ مظلوم مشغول ہوئے اور چوتھی تاریخ شعبان میں داخل مکہ ہوئے اور وہاں اقامت اختیار کیا جو بجز خروج
 حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدینہ منورہ سے اور وصول مکہ حکم میں دیا رہا مصر میں شہرہ بنی اور لوگوں نے اطراف و جوار
 سے اوپر اس سانحہ کو قوف پایا اہل کو فتنے باطاعت و انقیاد آنجناب کے تحقق ہو کر بیت سوامی علی سبیل التواضع و التعاقب اوپر
 طلب کی بھیجی جو قوت قریب ایک سو چار سو ناموں کے ہر گروہ اور جماعت سے امام حسین علیہ السلام پاس آئی او سوفت آپ نے
 روانہ فرمایا اپنی سپہرہ مسلم بن عقیل کو اوکلی طرف اور تالید و ترغیب فرمائی اوکھو اور نصرت اور حمایت مسلم کے پس ہر گاہ حضرت
 مسلم نے رخت اقامت بجانب کو فکینچا خانہ مختار بن عبید میں اور بیعت کی حسینؑ کی اوکھتا ہاتھ پر خلق بسیار نے زیادہ بارہ ہزار سے
 یہ خبر لہان بنی شہر کو کہ حاکم کو فتنہ جانہ زید سے تھا اور صحابی بھیجی پس تہدیک کی اوکھو اور اس کام کی اور مجر و تعدید پر کھنچی ہو کر

شعشعہ اوسانے ہوا یہاں تک کہ قوت بارہ ہزار سے گذر اٹھارہ ہزار اور ایک سو اسی تین ہزار اور ایک مین چالیس ہزار تک
 پہنچی اور حال تعاقل و تہاون اور ترغیب و امداد و تحفیہ اور پوشیدہ نعمان بن بشیر کا کہ مرد صحابی مناسب نظر ہو و ہدیہ ہوا۔ بعضی
 یہ تہادون نے بڑید کو حقیقت حال سے آگاہ کیا اور ساتھ سعایت اور شکایت نعمان کے مشغول ہوئی۔ اور لکھا مسلم بن زید
 حضرمی اور عمار بن ولید بن عقبہ نے طرف بڑید کے آگاہ کیا اور مسلم اہل کوفہ سے بجانب اہل کینہ میں مغرول کیا بڑید نے
 نعمان کو اور حاکم کیا بجائے اور کے عبداللہ بن زیاد کو اور تہادہ حاکم بصرہ پس سامان سفر کیا عبید اللہ بن بصرہ سے طرف کوفہ کے
 اور داخل ہوا وقت شب سمت بیابان بلباس حجازیوں کے اور قوم مین ڈالاکو کو نکو کہ حین مین پس لوگ باستقبال پیش ہوئے
 تاریکی شب مین اور سلام کیا اور کہا مرحبا تجو ای سپر رسول خدا آیا تو نیک آتاپس خاموش رہا ابن زیاد تاکہ داخل ہو سکے
 نشست حاکم مین جب صبح ہوئی جمع کیا ابن زیاد نے لوگوں کو اور پڑ ہی اور پراونکے سنا اپنی حکومت کی اور تہادہ و غدی
 اہل کوفہ کو غافل بنادے اور متفرق کیا جماعت مسلم کو ساتھ قوت تدبیر سکاو و پوشیدہ ہوئے مسلم خانہ ثانی بن عروہ مین پس بجا آئی
 باغداد نے محمد بن اشعث کو ساتھ ایک فوج کے طرف کمرانی بن عروہ کے پس لائے اور سکوا و قید کیا اور سے ابن زیاد نے اور محمد بن
 کیا سب و سا کو قہ کو اپنے پاس قصر مین اور پہنچی یہ خبر مسلم کو پس آوازی خاصوں اور رفیقوں اپنو کو پس جمع ہوئے ہمارہ
 اونکے چالیس ہزار آدمی اور احاطہ کر لیا قصر ابن زیاد کو پس امر کیا ابن زیاد نے سارا ہی روسا کی کوفہ کو ساتھ تمنا پیش
 عزیزوں اور رفیقوں اپنے کے کہ باز لکین اوکو رفاقت مسلم سے پس سمجھایا اسیروں نے اپنے عزیز کو اور سب متفرق
 ہو گئی اور شام چالیس ہزار سے پالتو باقی رہے جب تاریکی شب پیدا ہوئی وہ پالتو بھی چلے گئے اور باقی رہے حضرت
 مسلم تنہا پس آمد و شد کرتے تھے راہ مین یہاں تک کہ آئے گھر مین ایک عورت کے اور طلب کیا اوس سے بانی پس بلایا
 مسلم کو اور داخل کیا اپنے گھر مین اور تعابشا اوس زن کا مولیٰ یعنی غلام آزاد کیا ہوا محمد بن اشعث کا پس گیا وہ اور
 خبر کی محمد کو اور خبر کی محمد بن عبید اللہ کو پس بھیجا ابن زیاد نے عمر و بن حریش کو تعال اور محمد بن اشعث کو پس مامور کیا
 اور دونوں نے خانہ اوس زن کا کہ نام اوسکا طوعد تھا اور قصد گرفتاری حضرت مسلم کا مصمم کیا چونکہ جمعیت شجاعہ بنی ہاشم
 ہنمان پہننا گھر مین گوارا کیا پس باہر آئے ہاشمیشہ کہ جنگ کرتی تھے اونکے ساتھ پس پیش آیا محمد بن اشعث ساتھ امان کے اور
 ابن زیاد و مسلم کے پاس مسلم کو پس ابن زیاد نے اوکو گردن مارا اور ڈالاکو مبارک اوکا طرف لوگوں کے اور اوپر اوکے گھینچا
 اور تہادہ و اقوت تدبیر ہی و جب سال شصتم مین ہجری سے اور مارا ابن زیاد باغداد فی محمد اور رابرہ ایمم و تو بیٹوں مسلم کو

اور سرسلم اور سران دونوں مظلوموں کے اوپر نیزہ کی لکڑی دے رہے رہا یا ذکر رو انکی حضرت امام حسین علیہ السلام سمت کر بلا و مبتلا شدن بکرب بلا اب اصغای حال حضرت ادر و انکی مکہ سے طرف کو ذکی اور پہنچنا کر بلا میں اور مبتلا ہونا سائنہ کرے بلا کے۔ اس سانچہ پوشش رہا پر گوش عبرت یروش کستا جاسیے کہ جس روز یعنی تیسری دیکھ کر روز شہادت حضرت سلم تہار و نہ ہوئے امام حسین علیہ السلام مکہ سے بجانب کوفہ اور بقول بعض روز تریہ یعنی آٹھویں دیکھ کر اور سب رو انکی آنحضرت کا یہ تھا کہ مسلم بن عقیل نے باصرہ تمام التماس قدم میں لکھا تا اس لیے آنجناب نے تقسیم غزم روانگی کا مکہ سے بکوفہ فرمایا اور حبس وقت امام حسین نے تہیہ سامان سفر فرمایا منع کیا او کو ابن عباس اور بن عمر اور جابر اور ابو سعید خدری اور ابو اقلیشی نے پس نہ رکے رو کئی اونکے سے اور فرمایا میں نے سنا ہے اپنے پد پر زگر اور سے اور اونوں نے رسول مختار صلا اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر آئینہ ایک گو سفند ہو وے کہ کعبہ بسبب او کے حلال ہو وے پس نہ ہونہیں وہ گو سپند او رہا ناچا بیٹے کہ مصداق حدیث مذکور کا عبدالمد بن زبیر تھے کہ او کو اندر مکہ مارا اور یہہ شکم باعث او پر اقل کعبہ کے ہوا ہر چند کہ یہ کشت و خون یجو و ظلم واقع ہوا لیکن جو منجر بہ ہتک حرمت کعبہ ہوا جناب سید الشہداء علیہ السلام و انشا فی سائنہ کمال حرم و احتیاطا و مراعات آداب کعبہ کے گوارا نکلیا اور روانہ ہوئے ساتھ جمعیت بایسی تن کی اہل بیت اور یاروں اور غلاموں اپنی کپس سستی اتنا سہراہ میں خیر قتل مسلم کی اور انتشار او انکی جماعت کا پس ارادہ بازگشت کیا لیکن فرزند ان اہل کما کہ قسم بخدا ہم نہیں پر نیکو تا ان مقام اپنی باپ کا ان اشقیاء سے نہ لیوں گے پس فرمایا سید الشہداء کے مہترے چلن زندگی میں بوجہ بالجد جو پیران عقیل ستک راہ مراجعت کے ہوئے حضرت توجہ بوجہ اوراق ہوئے تا وہ کہ پہنچی اس جگہ کہ دو منزل تھی کوفہ سے۔

پس ملاقی ہوا یا آنحضرت حرمین زید رہا جی کہ ہمراہ او سکی ہزار سوار مسلح ہلایوں ابن زیاد سے تھے۔ پس کما حرمین صلی علیہ کہ ابن زیاد نے مجھے بھیجا ہے تمہاری طرف اور حکم کیا ہے کہ بعد انہوں میں تم سے تا آنکہ لجاؤن تمہیں او کے پاس۔ اور بخدا کہ میں اس امر سے کارہ ہوں پس نہیں مجھے ممکن بازگشت بکوفہ اور نہ راہ طرف خدا سے تمہاری کے پس حسینؑ تے ہو کہ کما کہ میں نہیں اس شہر میں تانہیں پہنچی میرے پاس نامی اہل کوفہ کی اور نہیں آئے میرے نزدیک او انکی جانب سے الہی اور تم اہل کوفہ کے اگر قائم اور ثابت رہو اپنی بیعت پر او نہیں تمہارے شہر میں و گرنہ مراجعت کرو نہیں پس کما حرمین یا امام سگین بخدا سو گند کہ مجھی حال ناموں او الہیچون بھیجے کا معلوم نہیں اور نہیں ممکن مجھی کہ بازگشت بکوفہ کروں میں اور نہیں چھوڑنیکا حضرت کو تا وہ کہ لجاؤن آپکو ابن زیاد پاس اور درازی کلام فیما بین واقع ہوئی قصہ کو تاہ جب حضرت امام حسینؑ نے مرضی حرکی دریافت کی

عنان غریمت کو قد سے معلوف فرمائی اور سابق قضا اور قاید قدر سے لگا لگا کر کشان کشان کر بلا میں لا ڈالا اور آٹھ کر بلا آپ سے واقع ہوئی اور کارگزاری دیکھنے تقدیر کا ہے۔ جب حضرت امام حسین راہ کو قد سے پہرے اور توجہ ہوئی نسبت کر بلا اور پہنچی وہاں دوسری تازیانہ محرم سال شصت و یکم میں اور نام اوس مکان کے سے استفسار فرمایا کہ اس مکان کو کر بلا کتنی میں پس فرمایا کہ یہ جگہ کرب و بلا ہے پس تمام قوم اور آنحضرت وہاں فروکش ہوئے اور احوال و احوال اپنے و اکی اور فرد آیا اور اوس مکان کے مقابل حسین کے زمین کر بلا میں ترجمہ طبری میں مرقوم ہے کہ جب امام حسین کر بلا میں پہنچی خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ جامع کثیر کے ملائکہ سے تشریف لائی اور حسین کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ ای فرزندو لبند میرے جانتا ہوں کہ دشمن و بے قصد مارنے تیرے بہرے ہیں اور در صد و قتل تیرے پڑے ہیں پس یہ سب میری شفاعت سے قیامت میں محروم ہیں اور نزدیک ہے کہ خدا تعالیٰ تجھے بدرجہ شہادت پہنچا دے گا اور نسبت تیرے لیے راستہ سہا اور مان باپ تیرے منظر پیش میں پس جناب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دست مبارک اوپر سینہ امام حسین کے رکھ کر فرمایا اللّٰهُمَّ اعْطِ الْحُسَيْنَ جَعْدًا وَاجْرَافًا یعنی با اہمی عطا فرما حسین کو صبر اور اجر۔ پس حسین خواب سے بیدار ہوئے اور اہل بیت اپنی سے یہ خواب بیان کیا سب رونے لگے اور آئے کریمہ انا لیلہ وانا الیہ راجعون۔ اوپر زبان کے جاری کی القصد جو خبر وصول امام مقبول جگر گوشہ بنول کی کو قد میں زمین کر بلا گوش ابن زیاد ملعون پہنچی اور وہ جو ہاتھ جو رو بقدی اوکے سے وقوع میں آیا اوکے سونا چاہیے کہ لکھا ابن زیاد قہارہ بجانب امام حسین واسطے طلب بیعت نیر کے پس ہر گاہ پہنچا نامہ آگے امام حسین کی ٹہڑا اوکے اور بہنکٹ یا اور فرمایا قاصد سے کہ میرے پاس اس نامہ کا جواب نہیں ہے۔ پس رجوع کی ایچی نے بجانب ابن زیاد کے پس شدید ملو غصہ اوکے اور چپ کیا اوکو کوکے اور سامان لشکر درست کیا اور سردار لشکر عمر بن سعد کو تجویز گردانا اور تہا ابن زیاد کہ حاکم کیا تہا ابن سعد کو اپنی فروج سے واسطے جنگ حسین کے پس لکھا ابن سعد کو ابن زیاد نے کہ باخروج کر جنگ حسین کے لئے اور یا ستر کردی کہ کو سند ہماری کہ حکومت ری اور اوکے اضلاع کی تجھی پہنچے دی ہے اور اپنی گہر بیٹہ پس اختیار کی ابن سعد نے ولایت ری اور بقول و حکم ابن زیاد دشمنوں ہوا اور نکلا قتال امام حسین کے لیے ساتھ لشکروں کے پس ہمیشہ ابن زیاد و خیز لشکر اور سامان ابن سعد کے لیے کرتا تھا انکہ مجمع اور فراہم ہوئے نزدیک عمر ابن سعد کے بائیس ہزار سوار و پیادہ سے اور اترے اور پکنا رے آب فرات کی او حائل ہوئے حسین اور اوکے اصحاب اور پانچ درمیان میں اور تھے اکثر مجروحین جنگ ہی لوگ کہ جنہوں نے نامہ لکھ لکھ کر بلا طلب بیعت کے حضرت سے ہوئے تھے کہ تمہیں کہ جب لشکر ابن سعد آمادہ و مستعد جنگ امام حسین کے ہوا آنحضرت ہی اپنی مقام سے

متحرک ہو کر دو برواؤنگے کٹھے ہوئے اور اونکی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ دیکھو میں کون ہوں تامل کرو کہ تمہیں خونریزی اور ہلکت میری درست ہے یا نہیں اور علی بن ابی القیس بہت فضائل اور مناقب اپنی بیان فرمائے اور محبت اور پراہد کے تمام فرمائی پس جب لشکر ابن سعد نضائی اور حضرت اور شکر بیان حضرت کی سبکدیا کا راول پراہل بیت کے تنگ ہوا اور امام حسین علیہ السلام نے ابن سعد کو لکھا کہ تین کام سے ایک کام اختیار کر۔ یا بھیجی یا نب مکہ جاسے دی۔ یا اجازت دی کہ میں رخت غرمت اپنا اور شمر کی طرف کہنچوں اور وہ جارہوں۔ یا بھیجی نیرید یا بن سید سے اسنے مانا اور کام اور حضرت اور اہلبیت کی تنگ پکڑا اور ترجمہ صواعق سے منقول ہے کہ جسوقت اور امام حسین کے یہ سختی گزری نصیحت اپنی بھائی امام حسن علیہ السلام کی یاد کرتے تھے اور روتے تھے کہ وقت نصیحت فرمایا تھا کہ اے حسین! سہرا سے کوہ اور اونکے احوال سے پر حذر رہنا اور اونکے اقوال پر خروج فکر نہ کرنا کہ موجب غفلت اور پریشانی ہو دگا جب نوبت بتنگی پہنچی پس مردمان ہر اہ کو بلایا اور جمع کیا اور کہا کہ جو اوپر تھا رہے حق رفاقت تمہا بجلا لائے تم تھوڑے اور طرف ثانی بہت مہینہ اپنی معیت سے تھوڑا چارج کیا حفظ چاہو روانہ ہو کہ میں اپنی جان سے ناامید ہوا۔ سب نے عرض کی کہ یہ ہمیں ہنوگا کہ نگوشت اعدا میں مبتلا چھوڑ کر اپنی جان سلامت لیباوین ہم فردای قیامت جدا مجھ تمہارے کے سامنے کیا عذر کریں ہم سب اپنی جانیں آگے تمہارے خدا کریں گے پس سب فی سمیت چست باندھی اور ماتمہ اپنی حیات سے دھویا اور سب منظر شہادت میخی کہ لشکر ابن سعد بمقابلہ اگر مادہ کارزار ہو اہل پس وہ جو اتفاق پڑا اب اسکو سنا جائیے کہ جسوقت یقیناً جانا کہ البتہ جماعہ ابن سعد قتال کریں امر فرمایا آئی اصحاب کو پس بنائی خندق گردا گرد لشکر کے اور ایک جہت واسطے قتال کی رکھی اس اثنا میں شکر بیان ابن سعد سوار ہوئے اور نزعہ کر لیا لشکر امام حسین کے اور جنگ شروع ہوئی پس جسوقت لشکر بیان ابن سعد نے جانا کہ ہمارے پیوں امام حسین فی دل ہر گز نہ کہتا ہے خود افراد عمدہ جنگ اونکی سے ہم بڑے اسلکین کے تیر برسائے شروع کی بیان شک کہ جو کوئی لشکر بیان حسین سے جنگ کے لہو جاتا زندہ نہ پرتا اور کشتہ ہوتی تھے اہلبیت امام حسین اور یاروں اونکے سے ایک بھیجی ایک کو بیان شک کہ کشتہ ہوئی زیادہ اور پچاس کے القصد جب بیان شک حال پہنچا اسوقت امام حسین نے فریاد و استغاثہ کیا کہ آیا کوئی فریاد رس کے ہماری فریاد کو کرے یا دفع کرے دفع کرے حرم محترم بغیر خدا اعلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور واقع میں یہ استغاثہ فقط نابراہ نام محبت تھا معلوم کہ اس حال میں کون شخص مدعیان اسلام سے شریک مصیبت امام نام ہوتا ہے کہ ناگاہ حرمین یزید باجی کے پہلے ذکر اسکا نہ چکا اور پیکمور کی کے سوار ہو کر متوجہ بطرف امام حسین کی ہوا اور کہا اسے فرزند رسول مقبول اول میں خروج لایا اور تیر سے اور اب تیرے کردہ میں ہوں پس فرما بھی تا ہوں میں کشتہ تیرے مدد گاری میں تا پاؤں میں فردای قیامت شہادت تیری جلی پرست

اور لشکر ابن سعد کے پس مقابلہ کیا ساتھ اس قوم کے یہاں تک کہ مارا گیا اور مارا گیا ساتھ اس کے بھائی اسکا اور دو بیٹے اور ایک مولا اسکا بھی یعنی غلام آزاد کیا ہوا۔ پس جو وہ الیان اور باران حسین علیہ السلام ایک ایک نے داد شجاعت میدان جنگ میں دیکر اپنی جانیں فدا کی تو لائی فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت مصطفیٰ کے گھین اور سو اسے تن چند کو غریزون اور افزا نہ رہے جناب سید الشہداء نے فرمایا کہ اب نوبت میری ہے اور چاہا کہ صفت قتال سے باہر اگر متوجہ بہ لشکر اعدا ہو وین کہ سب اور اور برادر زادے اور تمام غریزون نے فریاد کی کہ جب تک ایک تن ہم میں سے جان قالب میں رکھی ممکن نہیں کہ حضرت کو بنا کر جنگ روانہ ہونے دیوین پس جسوقت یہ میری مرۃ بعد آخری بدیج شہادت فائز ہوئے جاز ناچار نوبت مقابلہ سید الشہداء علیہ السلام کی تن تنہا ساتھ لشکر اشقیاء کی پہنچ پس آہستہ ادھایا قتال نہ یہاں تک کہ کشتہ ہوئے سب یا را و فرزند اور بیٹائی اور عم زاد سید الشہداء اور باقی رہے آنحضرت علیہ السلام تن تنہا پس مبارزت فرمائی بنفس نفیس اس حال میں شمشیر پر بند تھی دست مبارک میں پس بہت مقابلہ کیا اور مارا شترخص کو کہ آتا تھا مقابلہ میں تا آنکہ جا عکثیہ دست تیغ بیدار بنی حضرت سے ہاویہ دورخ میں پڑے اور ترزل عیب و لرزش غریب نے لشکر مخالف میں راہ پائی پس جب عرصہ مقابلہ و پیرا دعا کے ٹنگ ہوا اور سے حملہ کیا اور حضرت کو باران سہام پکڑ لیا جب اس سے بھی عقدہ کشا سے نہ توئی شمر ذی الجوشن علیہ اللعنة نے اور حیلہ اوٹھایا اور آتش تہ تیغ کی کاسہ فریب میں ڈالی اور آگے آیا ساتھ لشکر انجاء کے پس شامل ہوا درمیان امام غلام رضی اللہ عنہ اور شہید حرم محترم کی پس فریاد کی حسین علیہ السلام نے کہ وای او بھٹکا اہی گروہ شیطان قتال ساتھ تمہارے میں کرتا ہوں پس کیلئے تم متعرض ہوتے ہو حرم محترم کی کہ وہ قتال نہیں کرتے پس کہا تم لوگوں نے اپنی رفیقوں سے باز رہو عورتوں سے اور قصد کرو طرف حسین کی پس خود سے اپنی یاروں کی متوجہ آنحضرت ہوا پس ایک ایک سے جماعہ شمر لعین اور دوسرے جانب سے فوج دوسری نے حملہ لا کر جناب سید الشہداء کو پس و پیش سے درمیان میں لیا اور اسقدر تیرا و نیزے دو نو طرف سے اوپر سر امام غلام رضی اللہ عنہ کے برساتی کہ اس بکدیا تا زمین دان و غنائے جام تسلیم و رضا کا ہاتھ لیکر اور پشت اسپ سے جدا ہو کر اوپر زمین شہادت کے کر کے عنان غریمت کی حیات اس جہان سست بینان سے یکسو تیکر کر دیا بغیر دوس اعلیٰ کیچھا اور مانے لیکر تن مبارک بکثرت براعات سہام و راج غزال ہو گیا تا خولی بن یزید نے گھوڑے سے اوڑھ کر جا ہا کہ بقلعہ مبارک شمول ہو وے کہ ہاتھ اسکا کاٹا اور شہل بن یزید اور بقولی شہل بن زباد نے گھوڑے سے اوڑھ کر مبارک تن سے جدا کیا اور آگے اپنی بھائی کے ڈالا۔ بعد ازاں وہ جو ہاتھ لشکر باران شمر اور ابن سعد ملعون سے اوپر بقیہ آل طویسین کے گھوڑا بیان اسکا وہ ہے کہ آگے اوپر حرم محترم کے اور اسیر کیا بارہ شخص کو جو انون بنی ہاشم سے اور سب عورتوں کو حکم کیا

ابن سعد اور شمر نے ایک کوفہ کو پس ہوا یہ ہوئے اپنی کھوئیوں پر اور شکر ایا تن نازیہی حسینؑ کو اور روندا۔ اور یہاں مکر ام نام
 منظم کو ساتھ بشیر بن مالک اور قزلی بن زیاد کے طرف ابن زیاد کے۔ اب اسامی شہدای اہل بیت کی کہ ساتھ جناب سید الشہداء کے
 کر بلا میں شہید ہوئے سنا چاہئے اور سر خشک غم دیدہ پر غم سے ماتم ان اختیار اہل عالم میں برسانا چاہیے پس شہید ہوئے ساتھ
 سید الشہداء کے پانچ شخص اور نیکے بانیوں سے۔ عباس بن علی عثمان بن علی محمد بن علی عبداللہ بن علی جعفر بن علی۔ اور یزید بن
 امام حسن علیہ السلام سے قاسم بن حسن عبداللہ بن حسن عمر بن حسن۔ اور کما گیا ابو بکر بن حسن اور شہادت پائی ہمارا سید الشہداء
 دو بیٹوں اور نیکے علی اکبر پس ہر آئینہ مقابل کیا بھنور پر در بزرگوار اپنی کے تا آنکہ شہید ہوئے مگر کہ جنگ میں اور شہادت پائی
 اور عبداللہ شہید ہوئے ستر سن میں پہنچا اور نیکے خلق محسوم پر تیرا ایک بد بخت کا بد بختوں فوج اعدا سے کنار پر بزرگوار میں اور
 جان دی۔ اور شہید ہوئے ساتھ امام مظلوم کے عمو اور حوین دو لوہی عبداللہ بن ابی طالب کے اور عبدالرحمن اور جعفر بن عقیل
 بن ابی طالب کی پس یہ جماعت ہمراہ سید الشہداء کے سولیا سترہ مرد خیار اہلیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شہید ہوئے
 اور قوع پایا اور عاشورا شہادت اور شاہ شہیدان نے سال اکٹہ میں ہجرت سے اور تاسن شریف حضرت کا اور سدن فوج
 صحیح چہین سال اور باج حمید اور باج دن القمصہ جو مبارک سید الشہداء سے سراو شہیدان کر بلا کے ساتھ اسیر واپس
 رسول خدا کے کوفہ میں پہنچا کہ چکر دست مناد وجو رو میدا ابن زیاد سے نسبت بد و دمان مصطفیٰ گذرا شہداء اور اس سے لکھا جاتا
 کہ حیو قت اسیر ان اہلیت رسالت اور بلایان خاندان نبوت با سر سید الشہداء اور تمام شہداء کر بلا کے داخل کوفہ ہوئے ابن زیاد
 ملعون نے قمارت اپنی کو آراستہ کیا اور ساتھ ہدیت وقار کے گوشک میں ہبہ کر در بار عام کیا جب وضع و شریف مردم کو نہ می حاضر
 آئے سیایای اہلیت مصطفیٰ اور ذکر و راناث ذریت رسول خدا کو با سر مبارک سید الشہداء اپنے رو برو طلب کیا جب مبارک پیش نظر
 او کے آیا بار بار او کو دیکھ کر ہنسم کرتا تھا اور ایک چوب کہ او کے ہاتھ میں تھی لب دندان مبارک پر مارتا تا نہ بین ارقم صحابی کہ صحابہ
 کہا ہے اس مجلس میں موجود تھے کہا کہ ای ابن زیاد اپنی چوب کہ دندان مبارک حسینؑ سے جدا کر اور اوپر ہمت مار بجا گواہ
 کہ یہ معنی بار نہ کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لب دندان حسینؑ کو ہوسہ دیتی تھے۔ بعد ازاں زید بن ارقم نے ضبط
 کر لیا ہوسکا خون آنکھوں سے روان کیا ابن زیاد و شقاوت نہاد نے جو سخن زید بن ارقم کا سنا اور حال او کے گریہ کا ہنسم نہ ہوا
 کہا بجا کہ جسے تیری چشم کو پر آب کیا اگر تو پر نہوتا اور یسین خرافت نہ پہنچتا البتہ میں تجھ کو گردن مارتا پس زید بن ارقم نے کہا کہ
 اسے ابن زیاد ایک اور حدیث بیان کروں میں کہ موجب آزر دگی اور غصہ تیر لکھا ہووے سابق سے۔ کہ دیکھا میں نے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ حسن کو ان راستہ پر اور حسین کو ان چپ پر بھیجا کر دست مبارک اوپر سر دیا اور کھڑکی پر کھڑا ہوا
کہ باہر خدا یا مین انکوار و مومنین صالحین کو تیرے سپرد کرتا ہوں پس ای ابن زیاد در است کہو کہ ساتھ امانت پختہ خدای صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے کیا کرتا ہے تو او رکھا اسے لوگو کو حق سبحانہ و تعالیٰ تم سے خوشنودنہو کہ ابن فاطمہ زہرا کو شہید کیا تم نے اور ابن مرثانہ یعنی
ابن زیاد کو اپنا امیر کیا اور کتہ بین کہ سمرہ بن جندب صحابی کہ حاضرین مجلس سے تاجب ضرب خیزران اوپر لپکے دندان شاہ
شہیدان کے ملاحظہ کی دست ضبطت باہر اگر ساتھ بیزید مرید کے مخاطب ہو کر کہا کہ کاٹے اللہ تعالیٰ تیرا ماتہ کہ چوب اوپر لپکے دندان
حسین کے کہ بوسہ گاہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہی مارتا ہے تو بیزید عنید غصہ ہوا اور کہا اسی سمرہ اگر شرف صحبت تیرا
ساتھ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مانع نہوتا یہی تجھے گردن مارتا سمرہ نے کہا سبحان اللہ کہ میرے حق میں ملاحظہ صحبت
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتا ہے تو او رساتھ جگر گوشگان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرزند ان بنول رضی اللہ عنہما کے
ایسا سادہ کیا تو نے کہ کوئی کافر کسی مسلمان سے نہ کرے یہ کہہ اور اس مجلس سے کٹے ہوئے فایہ جو از لعن بر بیزید مرید
حاصل کلام یہ کہ اس بات میں شک نہیں کہ بیزید مرید امر اور راضی اور مستبشر قتل امام حسین علیہ السلام سے تھا یہی ہی تیرا
مختار جمہور اہل سنت و جماعت کا چنانچہ کتب معتبرہ مثل فتاوح النجاشہ زامحمد بن حنفیہ اور مناقب السادات ملک العلماء قاضی شہاب الدین
دولت آیا وی اور شرح عقاید شافعی طاسد الدین تفتازانی اور تکیف لایان شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ میں اسفار مقبرہ سے
باشوا بد اور دلائل مذکور وسطو سے چنانچہ استاد ابویہ صاحب کفایہ شاعشریہ علیہ الرحمہ سالہ حسن العقیدہ میں حاشیہ
کہ او پر کلمہ علیہ المستحقہ کے تعلیق فرمایا ہے لکھتے ہیں کہ علیہ المستحقہ کنایہ ہے لعنت سے اور کنایہ المبلغ ہے تصریح سے بیان و فن
سرمبارک دفن سرمبارک حضرت امام حسینؑ میں اختلاف ہے قول محقق یہ ہے کہ سرمبارک کو مدینہ منورہ میں بکان یقبع
مدفون کیا چنانچہ قطبی سے منقول ہے کہ بیزید نے سرمبارک کو امام حسینؑ کے مدینہ منورہ میں بھیجا اور اسکو کفن دیکر نزدیکی
مزا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دفن کیا اور خلاصۃ الوفا میں مروی ہے کہ یہ سرمبارک سید الشہداء کا کربلا میں ہے اور
سرمبارک یقبع میں دہلوی حضرت امام حسن علیہ السلام میں اور وہ جو کہیں کہ سر طرکہ کو کربلا میں دفن کیا ہے صحت نہ رکھی
صحیح اور محمد وہ قول اول ہے کہ سرمبارک مدینہ منورہ میں مدفون بکان یقبع ہے بیان رد اعلیٰ اہلبیت رضی اللہ
تعالیٰ عنہم السبوسے مدینہ منورہ منقول ہے کہ بیزید علیہ المستحقہ نے اہلبیت رسول مقبول اور ذریت مقبول کو روانہ
بیزید منورہ کیا اور نعمان بن شبر کو ساتھ ایک جا کے سواروں سے مقرر کیا کہ اوکھنیزہ میں پہنچا دے چنانچہ امام علی بن ابی طالبؑ

سر سید الشہدایہ اور سرور شہداء کے تحت کربلا سے لیکر ہمراہ زنان و میمان اہل بیت کو روانہ مدینہ منورہ کی ہوئے اور سیر و اکل عاری
حلیہ خلعت و خوراری سے نہ تھی القصص جو قافلہ اہلبیت نبوت و شوق سے عازم مدینہ ہوا النعمان بن بشیر کہ طرف زید مدینہ سے متعین تھا برفیق
سادات ازلی ساتھ حسن خدمت کی راہ میں ذریعہ سید الشہداء سے پیش آیا اور مراتب اطاعت و تعظیم و تکریم و اغراض و احترام جمیعاً کو
اپنی طرف سے بجا لاکر دینہ مطہرہ میں پہنچایا اور جس روز کہ غیر مراجعت اہل بیت رسالت کی مدینہ میں پہنچی اولاد و ہاجرہ و انصار و دیگر
مدینہ صغار و کبار سے استقبال کے لئے دوڑے پجوردی کہ ذریعہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جگر گوشہا سے بول کو مبتلا بہ مصیبت
واندوہ دیکھا ایسی ایک حالت غم و الم اور گریہ و زاری سے اوپر اوٹنے گذری کہ غارت حیطہ شرح اور بیان سے ہے جو حالت کہ حاضرین
حال ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ہوئے وہ بیان نہیں کیا کہ فراموشی زنان و میمان اہل بیت نبوت کو کینا رکھ پڑی
اور روفی تین نا انگہ ہمراہ ذریعہ بول کے متوجہ و نہ مقدمہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرنا روز نادر و قیام
اور بر زبان حال یہاں بات کہتی تین ابیات یا رسول اللہ برآز و نہ سر تا فکر کی ابیت خوشنشان و ازاد و غمناک و خیرین
در بلائے دشمنان دین گرفتار آمدہ کہس مباد اور میمان یارب گرفتار انجمنین پد پوشیدہ نہ ہے کہ بیان واقعہ کربلا اور مصائب اہلبیت
مصطفیٰ علیہ الخیر و الشانہ کے کہ دل قلم او سکی تحریر سے خون اور دیدہ و دوات فقر برادر کے سے بچھون ہی ایسی تین کہ حیطہ احسان
سماوین یا میمان استقامت تلمین اور یہی تفصیل روایات خالی تفریط و اغراض سے اور بیان واقعی عاری خلط و اخلاطی نہیں
اس لئے اوپر تحریر محل کے اکتفا کیا اور ماتہ اور قلم کو اسکی تفصیل سے کینا بیان اخبار و اس واقعہ ہادیہ میں اخبار و انا
اس باب میں بہت وارد ہیں ان میں سے جو کہ مشہور ہوئے ان میں نقل کیا جاتا ہے اداں سب سے وہ جو روایت کی طبری نے
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ البتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پیغمبر جبریل علیہ السلام نے بائیکہ فرزند میرزا
کشتہ ہوئے بعد میرے زمین طفت میں اور لا کے میرے پاس بیہ خاک پس آئے کہ کیا کہ وہ مرقا و نکاہ ہوئے پد پوشیدہ نہ ہے
کہ طفت بالفتح و الشدید ایک موضع ہے قریب بکوفہ کہ بالفعل مشہور ہے بکربلا و را از انجزلہ و ہے جو بر لایا بودا و حکام ام الفضل
و خنجر حارث یعنی مادر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ہر آئینہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آئے میرے پاس جبریل
علیہ السلام پس خبر دی مجھ یہ کہ امت میری قریب ہے کہ مارے میرے بی معین کو اور وہی خاک سرخ زمین مقتل او سکی محکو
اور بلایا اسحاق بن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ ہر آئینہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک روز پہلوی مبارک اپنی پر استراحت فرمایا پس بیدار ہوئے حالیکہ اندوگاہین تھے اور غمگین اور دست مبارک آنحضرت

مین خاک سرخ تھی اور سکوزیر دبالا کرتے تھے کمانی بیک کیا خاک ہی ایسی پیغمبر خدا فرمایا کہ غیروسی مجبی میریل سے کہ تحقیق فرزند نبی حسین
 علیہ السلام کشتہ ہووے زمین عراق میں اور یہ خاک وں مقام کی ہے اور برلایا ابن عساکر محمد بن عمر بن حسن سے کہا کہ تم امین
 ہمارا حسین علیہ السلام کو اوپر دہنروں کر بلا کی کہ دو قطعہ ذرات کی میں پس نظر کی حسین علیہ السلام نے طرف شمر ذی الجوش کے
 پس فرمایا راست ارشاد کیا خدا اور رسول خدا نے اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا دیکتا ہوں طرف ایک سنگ
 البق کے کو تہہ ڈالتا ہے خون میں میرے اہلیت کو اور تہا شمر میں ابرس کہ جہاد کی من کی فی انھن پیغمبر سے و درنگی پیدا کی تھی فی الواقعہ
 کہ یہ ملعون نسبت اور وں کے زیادہ تر در لیں خون اہلیت تہا جیسا کہ بخبر صادق نے اشارہ ساتھ او کے فرمایا اور انھن کا
 ابو نعیم نے اصنع بن بنانہ سے کہا کہ اے ہم ہمراہ رکاب حضرت علی رضی اللہ عنہ او پر موضع قبر حسین رضی اللہ عنہ کے پس فرمایا
 علی رضی اللہ عنہ نے کہ یہ جگہ سلا نے اوس کے شتر و کی ہے اور موضع خیمہ گاہ ۱۰ مکان اراقہ او کو خون کا اور کی نو جوان وں کا آل
 سے کشتہ ہو وں کی اس میدان میں کہ رووے او پر او کے آسمان اور برلایا حاکم اور بیقی ام سلمہ سے کہا کہ دیکھا تیر
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں اور حالانکہ سرور شیش مبارک آنحضرت کی خاک آلودہ تھی پس کہا میں کیا حال ہے
 اسے پیغمبر خدا فرمایا کہ ایسی مقام قتل جیل میں حاضر تہا میں اور اخراج کیا بیقی اور ابو نعیم نے یہ وہ اندی سے کہا کہ جہوت
 شہید ہوئی امام حسین علیہ السلام خون برسایا آسمان نے پس صبح کی پہنچے باہن حال کہ خم اور سبجہا رسے اور ہر طرف کہ تھا
 ملک سے تہا پر خون تہا اور برلایا ابو نعیم طریق سفیان سے جہانی سے کہا کہ حاضر ہوئی دو مور قتل امام حسین کو پس کہ یہ
 اونہن سے دراز ہوا عضو تناسل اوسکا یا تنک کہ لپٹا تہا اوسکو اور کہیں کہ لمر من باندہا تہا او کہیں کہ گردن میں مثل لپٹا
 پیچیدہ کرتا تہا اور دوسرا پس حال اوسکا یا تنک پہنچا کہ استقبال کرتا تہا پہمال پہا آس کو ساتھ وہیں باہنی کی میانک کہ سارا
 بی جاتا تہا بانی اوسکا اور سیراب ہوتا تہا اور علی ہذا القیاس قافلان دیگر ساتھ عذاب و نکال اس کے مبتلا ہو کر واصل جہنم کہ ہو
 اور باقی آثار و علامات سے نوٹہ جن ہے اوسکا سنا جائے اور اخراج کیا ابو نعیم نے حبیب بن ثابت سے کہا ستائیں و انکینج
 جہنم سے کہ روقی تھی اور حسین کے دھالیکہ لہتی تھی مسج کیا اور یوسہ دیا پیغمبر نے پیشانی او کی پس تہا داسٹا او کے
 نوز اور ملعون ہمار وں میں او پر پروا وراو کے تھے محمد گان قریش سے اور تہا جہاد اوسکا بترن جہاد یہ تہا نو حیمہ جہاد
 اور پوشیدہ نہ ہے کہ مراد اس مقام پڑھ ہے روزا ساتھ یاد کرتے اوصاف حمیدہ اور خصال پسندیدہ حضرت امام حسین علیہ السلام
 کی ہے نہ نوٹہ متعارفہ اور سوئمہ اہل بدعت او معمول نان جاہلیت کہ وہ باتفاق ملاحرام اور احادیث صحیحہ میں وعید شدید

ادب و ادب کے وارد ہوئی ہے اور برائے ابو نعیم طریق عبداللہ بن مسعود سے کہ محدث مشہور ہے ابی قحیل سے کہا کہ بسوقت شہید ہو
امام حسین علیہ السلام قطع کیا سر مبارک اور نکالا اور بیٹی اول منزل میں کہ پتی تھے غیبت کو پس نکلا اور پراونکے ایک قلم آہن سے
پس لکھی ایک سطر خون سے کہ آیا امیر کہتی ہیں وہ گروہ کہ قتل کیا حسینؑ کو شفاعت اولیٰ بعد کی دن حساب کر اوپر لایا
بصیرت اور اصحاب معرفت کو پوشیدہ اور پنهان نہ لایا ہو کہ یہ سب آثار غریبہ اور شواہد محمیدہ کہ بیان اور نگاہ راہبران صلہ
اور محبت قاطع بین اور عظمت واقعہ کر دیا اور شہادت سید الشہداء کے لیکن ایک امر عجیب تر اس سے تصور میں نہ آوے
ساتھ گوش حق نبوش کے سنا چاہیے جیسا کہ ارشاد کیا جاتا ہے اور ختم کلام اوپر اس کے ہوتا ہے اور اخراج کیا ابن
منہال بن عمر سے کہا کہ مینی بخدا سو گندہ کیا سر امام حسینؑ کو اسوقت کہ اوٹھا یا تھا اور پینزہ کے اور میں دمشق میں تھا اور آنگے
سر مبارک کے ایک مرد پڑھتا تھا سورہ کہف تا آئکہ پہنچا اس آیت پر کہ معنی او کے یہ ہیں آیا سمجھا تو کہ اصحاب کف اور قہیم عجوبہ
نشانیوں قدرت ہمارسی تھے۔ گو کیا کیا حق تعالیٰ نے سر مبارک کو ساتھ زبان تیر فصیح کے پس کما عجب تراوس سے کشتہ ہونا
میرا اور اوپر پینزہ کے اوٹھا یا جانایہ سے سر کا خاتمہ بیان حال قاتلان خسران مال میں اوپر اوٹکے کہ جنہوں نے فصیح کتب
تو اس پر نکالیا ہے پوشیدہ نہ لایا ہو کہ ہر شخص کہ مباحثہ قتل او سہیم و شریک قاتلین اور راضی اور خوشنود و شہادت شاہ شہیدان
ہوا قطع نظر عذاب نکال اخروی سے کہ مستحق اور سزاوارا دسکا ہے اس دارنا پادار میں ساتھ سزا اعمال انہی کی کہ پچھتے
بقتل پہنچے اور بعضی نابینا ہوئے اور بعضی رو سیاہ اور بعض کا اندک فرصت میں ملک دولت ہاتھ سے کیا اور بعضی
تشنگی میں مر گئے اور بعض ساتھ اور عقوبات کی مبتلا ہوئی۔ یہ ہے شمعہ حال نکبت مآل عوام سے کہ حاضر معرکہ کر لیتے۔ عالی
یا خذلان خواص کا مثل یزید عتید اور بن زیاد بنع فساد اور ابن سعد اور شمر بدیکر اور نظراونکے کا جملہ سنا چاہیے کہ یزید علیہ السلام مقتول
جو قتل امام حسینؑ سے دل خوش کیا حق تعالیٰ نے اس سر آمد اشقیاء کو قطع نظر امراض جسمانی سے کہ ہر چند شاق تر ہو وین لیکن بلا
سزا اعمال او کے احتمال اوٹکا سہل ہے ساتھ ارتکاب افعال شینہ کے مبتلا کیا کہ صورت عذاب الہی کی پوشائے کھٹ نا صبر
حال او اس بد حال سے نمودار تھی اور سبھا او کے تخریب مدینہ منورہ ہے ہاتھ پیدا او کے سے تین روز تک عوام و خواص سکتے
اوس بلدہ طیبہ نے قتل اور غارت سے امان پائی اور سات سو مرد صحابہ سے کشتہ ہوئے اور خاتم المؤمنین حضرت ام سلمہؓ علیہا
عنا کا تاراج کیا اور تین روز تک نازی مشرف بنماز مسجد نبوی صلا اللہ علیہ و آلہ وسلم بن نوسے اور سگ گریہ اوپر ہر منہ صیف کے
سبھی شریف بن جگمگہ کہتی تھے سواے او کے اور اعمال فقیہ کہ قلم او کی تحریر سے لڑتا ہے یزید یون نے مسجد نبوی میں کہ موذی و

ملا کر سفر تھے مہوین لائے اور انہیں تنگ حرمت کو پہنچا کہ سنگم سے شاہینوں سے صحن چمک ہو گیا اور ستون مسجد شکستہ اور لباس کدہ کو سوختہ کر دیا اور پردہ کا پردہ وازہ کو بے گشتہ تہا اور سکو ہمہ تن زور کیا بیا تھک کہ چند روز خانہ کعبہ نے لباس اور اہل بیت ایذا و ہراس میں رہے اور علت اور باعث تنہیات شرف کی قبیل زنا و لواطت اور شراب خمر اور تزویج برادر یا خواہر اور امثال او کے کہ دلیل صریح اور پرتائید کفر و کافری اور کسی کے سپہ بجائے خود صریح ہے القصہ اس شوخیت فی مین سال اور سات سبت ابتدا ایسے عقوبات کی بادشاہی لگی اور پندہ یونین ربیع الاول کو مقام محسن میں کہ ایک شہر ملاہ شام سے ہے واصل پہنچا اور سبتن عمار کے اور تمالیس کو پہنچی تھے کہ باطوق اہت اور سلاسل تکبت دنیا سے کیا معاویہ اسپر نریلو کہ حیات یزید میں و المعبد خلیفہ کیا تہا اور پخت سلطنت کے ہٹا یا بحر دیکھا معاویہ بادشاہ ہوا انبر پر گیا اور بعد حمد خدا سے جل و علی اور لغت سرور انبیا علیہ السلام ہا التھاکے کہا کہ خلافت امین خضو ط خدا اور خلفائے باصفاء کا ہے میری جد معاویہ بن ابوسفیان نے ازراہ خلاف ساتھ علی رضی اللہ عنہ کے کا حق والیق بخلاف تھے نزاع اور جدال کیا بعد او کے میرا پر کہ سبط علی اہلبیت و استحقاق رکھتا تہا اور پخت سلطنت کی بیٹھا اور استحکام اپنی حکومت کو لیے امام حسین بن علی جیسے فرزند رسول مقبول کو قتل کیا جو ان مرا اور نکال و مال دارین طبع حکومت چند روزہ ہمراہ اپنے لیکیا یہ لکھ کر نازار روایا اور کہا کہ میں جاننا ہوں کہ محاربہ ساتھ امام حسین کے بہت برائتا کہ میرا پر نہ کیا باز گشت اور سکی بسوی جہنم ہے۔ میں اس خلافت میں لذت نمین پاتا اور ابوسفیان سے جسکو چاہو اس پر تون عقد بیعت کروں مسلمانوں سے بعد لکھا یہاں پر آپس میں سے اوترا اور بغزت میں اور دروازہ اپنی گہ کا اور پرتوہ خلاق کی بند کیا اور بعد ازان بجا رحمت حق کے ملا اور ابن زیاد شقاوت بنیاد قتال مختار بن عبید نفعی میں مارا گیا اور ابن سعد اور شمر کجا مختار نے بعد تسلط اپنی کے اوپر کوفہ کے قتل کیا اور مفتاح النجاسی منقول ہے کہ واقعہ مختار میں ستر ہزار آدمیوں شام سے مقتول ہوئے اور یہ واقعہ روز عاشورہ سنہ ست ستم ہجری بعد از چہ برس کے عمر کہ ملا سے اتفاق پٹا سا و بروایت صحاح مروی ہے کہ جب سمر ابن زیاد اور اسکے سردار ان کار و برو مختار کے حاضر کیا ناگاہ ایک سانپ آیا و میان سرون کی جا کر سونگ مینی ابن زیاد میں گیا اور اندکی ذرا ٹیکر کر اوکے موتہ سے باہر آیا اور پر اوکے مینی میں جا کر غائب ہوا الغرض ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر اور عمر بن الحجاج اور قیس بن اشعث گندے اور خوئی بن یزید اور ستان بن انس نخعی اور عبداللہ بن قیس اور حکم بن طفیل اور یزید بن مالک وغیرہ اعیان یزید سے ساتھ عقوتیوں کی متبلا ہو کر کشتہ ہوئے اور ان سب کو نر بریم ہونے کی چوڑے اور گہوڑے اور اوتکے دورائے یہاں تک کہ عظام اوکے ریزہ ریزہ ہو کر ساتھ خاک کی برابر ہوئے۔ اور

پوشیدہ نہ رہے کہ کتب تاریخ میں اختلاف ہے بعض میں ذکر قتل ابن سعد اور شمر وغیرہ کا پہلے قتل ابن زیاد سے ہی۔ اور بعض میں اس کے پیچھے اور سیطرہ ہونے تک حقیقی نے سزا سے اعمال قاتلون سید الشہداء کی مختار کے ہاتھ سے اس کی کتاب میں لکھی کہ شہادت اہل انبیاء نے آخر کار اوپر نامیہ اعتقاد مختار کیا تفصیل حال بد مالک اس کی کتب تاریخ میں بطور ہے پس جب کہ مختار کو گرفتار کیا اور اطراف وجہ انب اس کے مسلط ہوا اور داعیہ اوپر عبداللہ ابن زبیر کے کیا پس عبداللہ برادر زادہ مختار سے وقوف کیا مصعب بن زبیر اپنی بیانی کو ساتھ مختار کی نافرمانی کیا جو مصعب بن زبیر مختار سے واثق ہوا در میان مصعب اور مختار کے طرح جدال و قتال واقع ہوئی اور فتح نصیب مصعب کے ہوئی اور مختار اس معرکہ میں مقتول ہوا پھر دیکھ مصعب بن زبیر نے اوپر گرفتار لھڑا دئے نواسی کے ہستیلا پایا عبداللہ جنگ مصعب کے لیے اٹھا اور ہنگام قتال گرم کیا آخر الامر فرمایا ہوا اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اکثر مقتول ہوئے۔ اور ابن عمر عیسیٰ سے منقول ہے کہ عبداللہ سے کہا کہ میرا دلا سر مبارک امام حسین کا دارالامارۃ بن رویر و ابن زیاد کو دیکھا بعد ازاں سر ابن زیاد کا آگے مختار کو اور سر ازاں مختار کا حضور مصعب بن زبیر سے مصعب کا تبرے مجلس میں دیکھتا ہوں اس دارالامارۃ سے پناہ بد مکان ہے کہ باز گشت رسول اس جگہ ہوئی ہے عبداللہ باصفاء اس سخن کے محسوس ہوا کہ کیا کہ بناؤ اس قصر کی نامیا کہ ہے سہمہم کرو پس جو عبداللہ کے اوپر مصعب کے ظفر پائی اور کشتہ ہوا مصعب کے ذرا اس کے نواسی تصرف میں عبداللہ کے آئی جا کہ سپاہ کو واسطے قتل عبداللہ کے مکہ میں پہنچا اول دہلہ میں پہنچی اجابت نکلی کہ حرم خدا میں کہ جدال و قتال اور میں حرام ہے کیونکہ مختار مجھ میں آویس لکین حاجت نے آگے عبداللہ کی حاضر ہو کہ لکھا کہ میں نے کل رات خواب میں دیکھا کہ مر ابن زبیر کا واسطے تن سے کاٹا ہے پھر عبداللہ نے جانا کہ حاجت راہی بغیر مت کہ واسطے قتال ابن زبیر کے ہے پس اپنی فوج کو بلا کچھ نام حاجت کی کہ مکہ میں بھیجا حاجت کہ اصل اس کو طائفہ صحیحہ تہجیب و مان پہنچا اور سپاہ جمع کی اور توجہ سمیت کھینچا اور زائرۃ قتال کو ساتھ ابن زبیر کے اشتغال میں لایا اور کراہی پر کشتہ خون کی باندہ کردامن محافظت ادا بکعبہ کو یکسر ساتھ اعتقاد سے چھوڑا تا وہ کہ قادی حرم محرم ساتھ خون قتل کے رنگین ہوا۔ اور عبداللہ بن زبیر نے شربت شہادت چکھا بعد اس کے کہ یہ مرحلہ ہی طے ہوا حکم دست مرا و اینوں نے تمام اور اور حجاز میں استقرار کیا اور ہزارہا تک دوام و استمرار پایا۔ اور وہ جو تفسیر سورہ انا انزل النامین بذیل کریمۃ اللہ القدر خیر من اللہ شہر کے حضرت امام حسین سے مروی ہے کہ مراد ہزارہا سے مدت سلطنت بنی امیہ ہے ظہور میں آیا میری پروا و تائید کہ ترتیب حوالہ قلم اختصار رقم کے کیا۔ اور میں بعد اسکے وہ جو جلوہ شہو و بکرا بخوف اطباء کلام اس کے بیان سے

فصل پانچویں بیان خلفائے نبی امیہ اور فضائل اہلبیت اور احوال امام عظیم بن - خلفائے نبی امیہ چوبہن
 اول اذین کا معاویہ بن ابی سفیان اور آخر خلیفہ مروان الموزی ان خلفائے کچھ اور پڑے برس سلطنت کی تھی جبکہ تین ہزار مینے پڑے
 اور معاویہ بن ابی سفیان بن صحون حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف - بیعت معاویہ کی اوس روز مہولی کہ میں روز چھٹیا
 کے حکم حج ہوئے تھے اور جیسے کہتے ہیں کہ بیت المقدس میں بعد شہید ہونے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیکن بیعت ناما و سرفہ
 جس روز امام حسن علیہ السلام نے خلع خلافت فرما کر معاویہ کی حبیبت سے معاویہ ہمیشہ خلیفہ رہا بیان ۳۲ اور ۳۳ ہجری
 اس سال میں عمر بن العاص بن دائل بن ہاشم بن سعید بن ہاشم بن عمرو بن حصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی نے وفات پائی یہ ہونہ
 ایک اون تین میں کا ہے جو پوچھنے صلا اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا کرتے تھے اور دوسرا ابوسفیان بن حرب اور عبداللہ بن الزبیری
 اور تین ہی شخص حضرت کی طرف سے مجیب تھے - مسان بن ثابت اور عبداللہ بن رداہ اور کعب بن مالک بیان ۳۴ ہجری
 اس سال میں معاویہ نے نیا دین سیدہ کو اپنی کنبی میں ملا لیا تھا اوس کا حال یہ ہے کہ سیدہ ایک کینتری حارث بن کلاہ ثقیفی کی اوستہ ایک
 غلام رومی سے اوسکا نکاح کر دیا تھا اوس غلام سے کہ ایک فرزند پیدا ہوا - پراپسا اتفاق ہوا کہ ابوسفیان ہی ایام جاہلیت میں
 بجانب طائف گئی تھے وہاں جا کر ابو مریم کلال کے گھر میں اترے کہ وہ سلمان ہو گیا تھا اور حالت نشہ میں ابوسفیان کو خواہش
 عورت کی ہوتی ابی مریم نے کہا سیدہ موجود ہی پس ابوسفیان نے اوس سے صحبت کی اوسکو حمل رہا اوس حمل سے زیادہ پیدا ہوا
 اور جس سال میں کہ پیغمبر خدا صلا اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی اوس سال میں وہ زیادہ کو جنم ہی کر چکے یا جوان ہوا و فیض و بالغ ہوا
 اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی ایام خلافت میں اوسکو حکم فارس کر دیا تھا - جبوقت حضرت امام حسن نے خلع خلافت فرمایا
 ابن زیاد نے بیعت معاویہ اختیار کی اور رک گیا معاویہ کو اندیشہ پیدا ہوا کہ سادہ ابن زیاد میرا مقابلہ کرے جب یہ حال بغیر
 بن شعیب نے دیکھا وہ معاویہ کے پاس گیا سہنیت الیہس ہجری میں معاویہ نے اوسکو روز زیاد کا شکوہ کیا اوسکا کہ وہ فارسی
 اپنی ہو مینا ہے اور میری اطاعت نہیں قبول کرتا بغیرہ نے کہا مجھے آپ اجازت دیجی میں اوسکو جا کر قہمائش کروں معاویہ
 حکم دیا اور ایک نامہ زیاد کو لکھا کہ مجھے بھگوان دی کہہ خوف مکرنا چنانچہ بغیرہ وہاں گیا چونکہ بنیامین بغیرہ اور ابن زیاد کی دوستی
 اور اتنا دیکھا تھا اوسکا اپنی ہمراہ معاویہ کے پاس لاکر بیعت کروادی - پرمعاویہ نے لوگوں کو جمع کیا اور ابو مریم شراب فروش کو
 بھی جسے سیرکے ابوسفیان پاس حاضر کیا تا دیکھا کہ شہادت کے لیے طلب کیا اوسنے گواہی دی کہ زیاد کا نسب
 ابوسفیان سے ثابت ہے بعد اس گواہی کے معاویہ نے زیاد کو اپنی نسب میں داخل کیا یہ امر لوگوں پر شاق اور دشوار گذرا

مروان بن الحکم معاویہ کی طرف ہی متولی مدینہ منورہ تھا یا کہ نزدیک ہی معیت مدینہ والی ہی اختیار کریں حضرت امام حسین علیہ السلام نے
 شہر مکہ کی اور عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے بی بیعت نزدیک اختیار کی ان لوگوں کی انکار سے اور بھی
 باز ہی آخر الامر معاویہ ہزار سو ارپائی لیکر حجاز میں آیا اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس باب میں گفتگو ہی لیکن انہما کار و دن فی بیعت نہ
 سوای انشراح صدر حدیثہ الذکر کی قبول کی لیکن معاویہ نے نزدیک ہی یہ بات کہدی تھی کہ عبدالرحمن سے ڈرنا نہ تھا اور ابن عمر ایک مرد پارسی اور اہل
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قرابت رسولؐ ہی اور انہی دگر دکر کرنا اور ابن زبیر اگر تیرے ہاتھ لگاؤس سے ہرگز دگر نہ کرنا بیان شدہ ستاون
 اور اٹھاون ہجری درمیان اس سال کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ فی وفات پائی اور اوچی بہائی عبدالرحمن
 بن ابی بکر ہی اسی سال میں فوت ہوئے بیان شدہ اولئمہ ہجری اس سال میں سید بن العاص بن امیہ فی رحلت کی اور اولئمہ
 سال اول ہجری میں ہوا تھا اور انکو والد عاص فی ربیعہ یک بدر ایک کافر کو قتل کیا تھا اور اسی سال میں عطیہ بن خبیثہ نے جبکہ نام جبریل بن
 وفات پائی وجہ شہداء انکی عطیہ سبب کوتاہی قد اسکے تھی اول یہ شخص مسلمان ہوا پھر مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا اور اسی سال میں ابو بکر
 رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور یہ اون اشخاص میں سے ہیں جو دایم خدمت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رہا کرتے تھے اور انہی اصحاب و سبب کثیرہ
 مروی ہیں اور انکی روایت کو صحیح جانتی ہیں بیان شدہ سائلمہ ہجری واضح ہو کہ درمیان اس سال کو ماہ حبیب میں معاویہ ابی سفیان نے
 وفات پائی اور تیس سال تہن مجنبہ سنائیں دن خلافت کی اور عہد انکی مجنبہ برس اور بقول بعض ستر برس اور بعضی کہ نزدیک اور ہی روایت ہو
 پر صحابہ بن قیس نے انکی ناز خانہ پڑھی کہ نزدیک میں معاویہ اور سوقت وہاں موجود نہ تھا مگر ان میں کہ صفات تمہلے ہو وہاں تھا پس حال وفات سے
 اوکو آگاہ کیا چنانچہ بعد دفن معاویہ کو اپنی آنکر قبر پر ناز پڑھی بیان احوال معاویہ یا نیز یا ابی سفیان کے ساتھ بروز فتح مکہ مسلمان ہو گئے
 انہی نے بعد اھل اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتابت لیا کرتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں اوکو عامل شام کا کر دیا چنانچہ جابر بن اسکے
 سامنے ٹاکم ہو اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی مدت خلافت میں بھی قائم کر لیا چنانچہ بارہ برس انکی خلافت میں سرداری کرتی ہو اور جابر بن سک
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جاری کر دیا کہ شام پر غالب آئی پھر بغیر جالیس برس تک ملک شام کی سلطنت کی خلق کا یہ حال تھا کہ علیم اور ستورا و تیز قدم اور سیت
 ملک نصیب جانتی تھی اور صلح اوچے کھینچا تھا۔ اور سنا و تہ ہی بہت کرتی تھی اور اقربا سے لوگوں بیان اخبار نزدیک واضح ہو کہ نزدیک میں معاویہ خلیفہ ثانی ہی
 بنی امیہ سے اور ماہ حبیب سنہ سائلمہ ہجری میں جب نزدیک خلیفہ ہو چکا۔ اور سوقت اپنی عامل سے جو مدینہ میں تھا یہ کہلا بھیجا کہ حسین ابن علی اور علیہ
 بن زبیر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کو کہ میری بیعت نہ ملو کریں ان عمر فی مدیہ جواب دیا کہ اگر لوگوں نزدیک سے بیعت کریں گے اور سوقت کی مضایقہ میں ہی موجود ہوں
 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم اور ابن زبیر دونوں بجانب مکہ غمزدہ آئے ہوا و بیعت نزدیک نظر کی بیان شدہ سائلمہ اور سائلمہ ہجری کے

اس سال میں سہل مدینہ فیہ تفرق ہو کر میت نیرید کی چوڑی اور اس کے نائب عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکال دیا۔ جب یہ حال نیرید کو معلوم ہوا مسلم بن عقبہ کو بالشکر و انجانب مدینہ لیکر گیا اور حکم دیا کہ بعد حرب جب مدینہ فتح ہو لشکر میں حکم عام دینا کہ تین روز تک قتل عام ہو سکے اور غارت اموال و استماع رہتے بعد ازاں اس طرح سے سب سے اقرار کر لیا کہ ہم غلام اور تابع اور نیرید کے ہیں یہ اقرار لیکر انھیں گناہ اور بعد از حصول فراغت سب سے کہ جانا چاہتا ہے مسلم مذکور دس ہزار سوار ہالی شام سے ہوا لیکر مدینہ منورہ پر چڑھ گیا تمام مہاجرین و انصار مدینہ کو اس کے لئے اور فضل بن عباس بن ربیع بن الحارث بن عبد المطلب شہید ہوئے اور علی بن ابی القیس ایک جماعت اشرف و انصار کے محاربہ خوب واقع ہوا آخر الامر اہل مدینہ کو شکست ہوئی مسلم نے حسب حکم نیرید لپیڈ کے تین روز تک قتل عام کیا اور دست بھارت دراز اور یہ جنگ تمام کیوں ہوئی و چھ سترہ سیرہ مذکور واقع ہوئی تھی غرض کہ مسلم نے باقی ماندگان مدینہ سے کہا کہ اقرار کرو کہ ہم سب نیرید کے تابع اور غلام ہیں پس جب یہ انکی ہم سے انفرانگ کلی حاصل ہوئی اس وقت بجانب مکہ روانہ ہوا بیان شدہ چونسٹم ہجری اور چونکہ مسلم مذکور مریض تھا قبل از پونچھنے کہ مغلمہ کے مرگیا اور اس کے قائم مقام امیر لشکر حصین بن نمیر مسکونی ہوا یہ واقعہ در بیان ماہ نوم سنہ مذکور کے واقع ہوا سنہ ۶۸۵ حصین اور پیکہ غلمہ کے گیا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو چالیس دن تک محاصرہ کیا اور خانہ کعبہ سے بہت سی بواری کی جب حصین کو معلوم ہوا کہ نیرید مرگیا اس نے عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ میری رائے یہ تھا خدا کرتی ہے کہ ہم اپنے مقتولین کے خون کا دوا کریں۔ اور اگر تم میرے پاس آؤ تو میں تمہاری بیعت اختیار کروں اور بجانب شام روانہ ہوں عبداللہ بن زبیر نے انکار کیا اور حصین سمعت ملک شام روانہ ہوا مگر بعد از روانگی حصین کو عبداللہ بن زبیر کو نہ متفق ہونی پر ندامت حاصل ہوئی اور جو لوگ بنی اسیر کے باقی ماندہ مدینہ میں لگے تھے وہ سب ہمارے حصین کے بجانب ملک شام راہی ہو بیان مرگ نیرید لپیڈ میں معاویہ واضح کہ نیرید بن معاویہ در بیان ایک قریہ کی کسافات جمہ سے چودہویں ربیع الاول ۶۸۵ چونسٹم ہجری میں فوت ہوا عمر اسکی اترتیس برس کی تھی اور مدت خلافت تین برس جبہ سینہ صلیبہ او سکا اندم رنگ سفید چشم منہ پر داغ چپکے کے ڈاڑھی خوبصورت و راز قدرا خیار معاویہ بن نیرید واضح ہو کہ معاویہ بن نیرید بن معاویہ تیسرے اعلیٰ خلفائے نبی امیہ کا نام جب نیرید بن معاویہ فوت ہوا اس وقت لوگوں نے نیرید کی بیٹے معاویہ کی بیعت اختیار کی شخص جو ان اور بن دار تھا اسکی خلافت کل تین مہینہ ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ چالیس روز یا اس کے فوت ہوا عمر اسکی کہیں بیس کی تھی اور او راخرا ایم زندگانی میں اپنے اقربا سے کہا کہ مجھے کا خلافت نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی شخص مجھ کو مثل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوتا ہے کہ اسکو میں خلیفہ مقرر کروں اور نہ مثل اہل شوری کو کسی اس لیے تم سب کو اختیار ہے حکومت پسند کرو خلیفہ مقرر کر لو یہ لکھا اپنے گھر میں چلا گیا اور تا وقت وفات باہر نہ آیا۔ کہتے ہیں کہ اس نے بوقت مرگ یہ وصیت کر دی تھی کہ خضاک بن قیس تا قائم او تھر رہو کسی خلیفہ کے کو کو نہ مانو تا پھر یا بارے بیعت کرنا کو نہ مانو تا عبداللہ بن زبیر سے

زیر معاویہ زیر بیعت ہو اور سنت لوگوں میں عبد اللہ بن زبیر سے بیعت کی اور مروان بن الحکم بن یزید تھا اور سنے قصہ کیا کہ مکہ میں جا کر عبد اللہ بن زبیر سے بیعت کروا لیکن یہ وہ ہمراہ اور کے جو لوگ بنی امیہ سے ملک شام کو جاتے تھے چلا گیا۔ کہتے ہیں کہ ابن زبیر نے اپنے عامل کو جو وہ یہ معزورہ میں تباہ لکھا کہ لوگو بنی امیہ سے وہاں نہ نہ پناہ لے اگر ابن زبیر ہمارے جیسے ملک شام کو چلا جاتا بنی امیہ سے شام لے لیتا تو ابن زبیر بھی امیر نہ کو خلافت قرار ہو جاتی لیکن تقدیر سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ جب قتیبہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی مکہ میں بیعت ہو گئی۔ اور زبیر نے عبد بن زیاد والی بصرہ ملک شام کو راہی ہوا اور وقت تمام مل بصرہ و ابن زبیر سے بیعت کی اور عراق و حجاز اور یمن کے لوگ سب طبع ہو گئے اور حاکم بن قیس بنی عبد اللہ بن زبیر سے مخفی بیعت کی تھی اور حمص میں نعمان بن بشیر انصاری نے بھی بیعت کی تھی تاکہ تمام خلافت طرف عبد اللہ بن زبیر کے راجع ہو جاوے اس لیے کہ یہ مرد نابالہ و پارسا و شجاع تھے الا وہ نقص تھے ایک بخل اور دوسرے ضعیف المرأے بیان اخبار مروان بن الحکم واضح ہو کہ بنی امیہ کا چارم خلیفہ مروان بن الحکم ہے مروان بن الحکم خلافت ابن زبیر میں ملک شام پر قائم ہوا اور تمام بنی امیہ اس کے ہمراہ ہو گئے اور تمام ملک شام میں تسلط مروان بن الحکم کا ہو گیا اور سوخت مروان بن الحکم بجا بن بصرہ و ج کیا اور پیش از و گئی اپنی اور مروان بن سعید بن عامر کو روانہ کیا اور سنے مصر میں داخل ہوا کہ ابن زبیر کے عامل کو اخراج کیا اور باشندگان مصر سے مروان بن الحکم کی بیعت ٹھہرائی اور بتخلیم و تسبیح مصر کے مروان بن الحکم بن مشیق آیا اور تمام شام فتح ہوئی کے مروان بن الحکم استقلال ملک شام اور مصر کا خلیفہ رہا اور ابن زبیر در میان عراق اور حجاز اور یمن کے خلیفہ تھے اور اسی سال یمن ابن زبیر نے کعبہ مظفر کو سر تو تیر کیا بیان سنیہ مجری وفات مروان سبب مروان بن الحکم یہ ہوا کہ اسکی زوجہ خالد بن زبیر بن معاویہ نے کھلا دسٹا گنوٹ والا اور پکاری کہ ہاں میرا زوج مر گیا یہ واقعہ تیسری رمضان سنہ سنیہ مذکور میں ہوا اور اسکو دمشق میں دفن کیا عمر اسکی تیر سنیہ برس اور مدت خلافت نو سنیہ اور اندر و زعمہ انہ احوال مروان اس کے باپ کو غیر خدا صلا اللہ علیہ وآلہ وسلم ذرا خارج فرمایا تھا وہ بجا بنی امیہ طائف چلا گیا تھے کہ خلافت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما تک وہ میں رہا اور خلیفہ سب عثمان رضی اللہ عنہ نے اسکو بلالیا تھا اور یہ مروان وہی جسے طلحہ کو بصرہ تیر چنگ بل میں شہید کیا تھا بیان اخبار عبد الملک واضح ہو کہ عبد الملک پانچواں خلیفہ خلفائے بنی امیہ کا ہے سنیہ رمضان سنہ سنیہ میں لوگوں نے اس سے بیعت کی اور خلافت اسکی ملک شام اور مصر میں منتقل ہو گئے پھر راجع مختار ترقی سنیہ چھ سنیہ مجری در میان اس سال کے مختار نے شہر کوفہ سے بنا بر انتقام خون سید الشہداء کے خروج کیا اور سنیہ سنیہ اس کے بہت لوگ شہید ہو گئے اور کوفہ پر غالب آیا اور جم غفیر نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلا اللہ علیہ وآلہ وسلم اور طلب انتقام خون امام زبیر سے بیعت کی اور مختار نے فقط قاتلین سید الشہداء سے محارب کیا اور کہ شہر مذکور میں جو دشمن کو میرے حوالہ کر دینا تک کہ اوپر اس کے فوج پائی اور قتل کیا اور غولی الاصحی کے کہ کو جس نے سربار کا نام حسین علیہ السلام مسجد نبی صلا اللہ علیہ وسلم پر کیا تھا محارب کیا اور بعد قتل غولی اس کے کہ کو جلا دیا اور عمر بن ابی وقاص کو کہ بخلف قاتلین سے تماقتیل کیا

اور ابن عمر کو بھی اور دونوں کے سر محمد بن حنفیہ پاس کہ مجاز میں تو بھیج دیتے اور وہ اقوامہ ذی الحجہ سال مذکور میں گذر اتنا
قتل عبید اللہ بن زیادؓ سے سر مشہد ہجری نبوی مسلم اس سال میں در میان ماہ محرم کو فخر مذکور
لشکر آما دہ کیا واسطے جنگ کر عبید اللہ بن زیاد کے کہ اوپر مومل کے تسلط رکھتا تھا اور اور ابراہیم بن خثعمی کو
اوس لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا الغرض بوقت مقابلہ جانین خوب جنگ واقع ہوئی اور ابن زیاد کو لوگ ہباگ لگو اور
عبید اللہ بن زیاد ابراہیم بن خثعمی کے ہاتھ سے اسی معرکہ میں بعد و قوم جنگ عظیم کے مقتول ہوا ابراہیم بن خثعمی
سر کاٹ کر ہمارا اور سرون کے فخر پاس روانہ کر دیا اس طرح حق تعالیٰ جل شانہ نے انتقام امام ہمام کام بدست
ختم فرما لیا۔ ہر چند کہ نیت فخر کی بجز نہ تھی لیکن بظاہر کار نیک اوس سطر میں آیا اور اسی سال میں ابن ہریرہ
اپنی بانی مصعب کو اوپر بصرہ کے عالم مقرر کیا مصعب بن ابی صفرو کو خراسان سے طلب کیا وہ فوج اور مال کثیر ہمارا
لیکر مصعب پاس آیا اور دونوں متفق ہو کر کوفہ پر پہنچے اور فخر سے لڑی فخر کے بعد جنگ عظیم شکست حاصل ہوئی اور
کوفہ میں فخر کو محصور کیا و لیکن وہ حالت محاصرہ میں ہی خوب لڑا ایمانک کہ مقتول ہوا اور اسکے احوال و انصاف نے
مکان خالی کر دیا۔ مصعب سب کو سر یک ظلم جدا کیے کہتے ہیں کہ اس جنگ میں سات ہزار آدمی مقتول ہوئے اور فخر
ماہ رمضان میں شہید ہوا عمر اوسکی سر مشہد برس اور بقول بعض اکثر اور بعض کہ نزدیک اونتر اور سوا سوا اسکے
اور بھی مقتول ہے اور ابو بکر ضحاک بن قیس بن معاویہ بن حصین بن عیادہ نے کوفہ میں وفات پائی یہ شخص
ابو بکر بن ہریرہ کا گدازہ اور یہی ضحاک بن قیس مشہور بہ خف تھا اور ہمراہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جنگ صفین
حاضر تھا اور جنگ جمل میں جانین سے کیے شریک نہیں ہوا بیان ۶۹؎ سے ۷۰؎ ہجری اس سال میں عبداللہ بن
عباس طائف میں عازم ملک بقاء ہوئے اور محمد بن حنفیہ طائف میں رہا کیو یہاں تک کہ حجاج بن یوسف مکہ میں آیا اور عبداللہ بن
بن عباس رضی اللہ عنہ ہجرت سے پیشتر تین برس پیدا ہوئے تو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے لیے دعا فرمائی تھی
کہ اسی خدای اسکے علم دین کا ہفتہ کر خپانچہ ایسے ہی عالم حدیم اثل ہوئے ہر گز دعا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اور انکو مصیب
کثرت ملے کہ کرتے تھے بیان ۷۱؎ سے اونتر اور ۷۲؎ ہجری قتل مصعبؓ واقع ہو کر در میان ۷۳؎ ہجری کے
عبداللہ بن مسلمان نے غزوہ کے جان بانی کو کہا اور وہ دیکھ مصعبؓ ہی مسلمان جنگ کو کہ اوکا مقابلہ کیا اور بنی نضیر سے محاربت شروع ہوا انفسہ کراہل و ان
عبداللہ بن مسلمان نے غزوہ کے جان بانی کو کہا اور وہ دیکھ مصعبؓ ہی مسلمان جنگ کو کہ اوکا مقابلہ کیا اور بنی نضیر سے محاربت شروع ہوا انفسہ کراہل و ان

باہم جہاد ہی الاول سندھ کو بین اور مصعب اور عبداللہ سے قبل از خلافت مصعبی دستہ تھی اور مصعب کی دوز و جہادین
 ایک سیکنہ بنت الحسین اور دوسری عالیشہ بنت طلحہ ان دونوں سے ایک مرتبہ نکاح کیا تھا القصہ بعد اس واقعہ کہ عبداللہ
 کو فہم گیا اور وہاں کی باشندوں نے اس سے بیعت کی اور دونوں عراق اور کے زیر حکم ہو گئے بیان شدہ بہتر پھر می
 عبداللہ مذکور نے حجاج بن یوسف ثقفی کو شکر دیکر بجانب مکہ مخطہ مارا وہ جنگ عبداللہ بن زبیر کے رواتہ کیا چنانچہ حجاج مذکور
 ماہ جمادی الثانی ۱۸۸ھ میں بسبت مکہ شریفہ پہنچا ہوا اور طایف میں دریاں اور سکے اور اصحاب ابن زبیر کے جنگ آفرین ہوئی اور
 جملہ اصحاب ابن زبیر پر حملہ کیا انجام کا مابین زبیر مکہ میں محصور ہوئے اور حجاج مذکور نے بیت الحرام پر گولی مارے اور تمام سال حجاج
 رہا بیان قتل ابن زبیر ۱۸۸ھ پھر می اور حجاج بن یوسف ابن زبیر کا محاصرہ کیئے رہا مگر ابن زبیر نے اپنی تین سپہ سالاروں
 سے لڑنا تیر اور مناسب جانا اور جہاد الاخر ۱۸۸ھ میں شہید ہوئے اور عمر اذکی بہتر برس کی تھی اور سبہ اول فرزند جن جو مہاجرین میں
 بعد ہجرت متولد ہوئے اور تو برس خلافت کی کتنی مہین کہ بہت شخص کثیر العبادت کے کہ چالیس برس اپنی بیٹہ سے چادر نہ اتاری تھی
 اور اسی سال میں بعد شہید ہوئے ابن زبیر کے اہل حجاز و یمن نے عبداللہ سے بیعت کی اور سبے اس کی اطاعت منظور کی
 اور اسی سال میں عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فوت ہوئے بعد واقعہ بن مہینہ بعد شہید ہونے ابن زبیر سے وقوع بین
 آیا اور عمر انکی ستاسی برس کی تھی بیان شدہ چوتھ پھر می اس سال میں حجاج نے کعبہ اللہ کو منہم کر کے جس طرح بکریاں پتھر
 سے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھا اسی طور سے تعظیم کیا اور حجاج امیر حجاز مقرر ہوا بیان شدہ پھر پھر می اس سال میں عبداللہ
 نے طرف حجاز کی ایک پروانہ دریا ب ولایت عراق کی بھیجا کہ اسکا بی تم انتظام کرو چنانچہ وہ مدینہ سے کوئٹہ لگایا اور زمانہ حجاج میں ایک
 شخص سے بشتیب خارجی پیدا ہوا اور اس نے بیت کو کوئٹہ کو اپنی ہمراہ جمع کر کے حجاج سے مقابلہ کیا بعد جنگ کثیر کمال کار جمیعت
 شیب خارجی میں تفرقہ پڑا اور وہ گم ہو گئے کہ ایک نہر میں ڈوب گیا اور علی بن القیاس اور حجاج کے عید الرحمن بن شمیم نے
 خروج کیا اور سب جاعتو کو شکست دیکر تقویت حاصل کی اور عبداللہ کی حجاج کو شکر شام سے امداد و ملک بھیجیا تاکہ کہ عید الرحمن
 شکست ہوئی اور سپاہ اسکی تفرق ہو گئی اور وہ ہزیمت پا کر بادشاہ ترک پاس چلا گیا حجاج نے ایک الجی واسطے طلب عبدالرحمن
 کے بادشاہ ترک پاس بھیجا کہ اگر عبدالرحمن مذکور کے سپہ دروہی میں کچھ تاخیر عمل میں آوے گی تو مجھے فوراً عازم اور طرف کا جائز
 بجز استماع اس سخن کے بادشاہ ترکستان نے عبدالرحمن کو مع اس کے چالیس ہمراہ مدین کے گرفتار کر کے حجاج پاس بھیجیا تاکہ عبدالرحمن
 نے دریاں ایک منزل کے ایک مکان مرتفع سی اپنی تین گراہک کیا بیان شدہ چوتھ اور ۱۸۸ھ و ۱۸۹ھ و ۱۹۰ھ

و ایک سی ہجری اس سال میں مہلب بن ابی صفرة الاندلسی نے وفات پائی یہ شخص انھی واقوئہ مشہور تھے اور انکو حجاج
والی خراسان کر دیا تھا اور مہلب بن کو مدد الدردین کہ نام ایک جگہ کا ہے فوت ہوا اور یزید بن الملک کو خلیفہ بنا پہنچا اور بوقت مرگ مہلب
اپنی اولاد کو بلا کر ایک ہستہ ترونگا دیا اور کہا کہ تم ان تیرو فوج کو جمع کر سکتے ہو اور انہوں نے کہا کہ نہیں پھر پوچھا کہ ایک ایک کو کونسی
اونہوں نے جواب دیا کہ البتہ کہا کہ بس یہی حال تمہارا ہی یعنی اگر تم متفق رہو گے کوئی اوپر تمہارے غالب نہیں ہو سکی گا اور اگر متفرق
ہو جاؤ گے تو ہلاک ہو گے بیان ششم بیاسی ہجری اور اس سال میں خالد بن یزید بن معاویہ نے بھی وفات پائی یہ شخص
بنی امیہ میں بسنات و فصاحت اور عقلمند مشہور تھا۔ بیان ششم تراسی ہجری اس سال میں حجاج نے ایک شہر سے
بہ واسطہ آباد کیا بیان ششم چوراسی اور پچاسی ہجری اور ششم پچاسی میں عبدالغزیز بن مروان مصر میں فوت ہوا
بیان ششم چھیاسی ہجری درمیان ماہ شوال اسی سال کے عبداللک بن مروان نے وفات پائی عمر اسکی ساٹھ برس کی
اور مدت خلافت اسکی تیرہ برس چار مہینے سات دن کم ہے اور اسکی موت نہ سے بدلوا آیا کرتی تھی اور سبب ضعف بخل کی اور اسکو
شیخ الجہمی کہا کرتے تھے یہ شخص بڑا مضبوط اور عاقل اور فقیہ اور عالم دین دار تاجیب خلیفہ ہوا مجتہد نیا نے سب بلاد دیا اور دین دار
باقی رہی اور بدلی کر دہی کچھ ہو گیا بیان خلافت ولید بن عبداللک واضح ہو کہ یہ چہا خلیفہ بنی امیہ کا ہے بعد مرے عبداللک
کے ولید سے لوگوں نے بیعت کی نصف ماہ شوال ششم ہجری میں سبب ایفا اس عمر کے کہ اس کے باپ سے ہو گیا تھا اور اسکو
نعمہ کائنات کا بہت شوق تھا اور سب کام اسکی مستحکم اور مضبوط اور اس کے ایام خلافت میں اکثر بلاد و اعصار مفتوح ہوئے
انرا بخلہ خبریہ اندلس اور راء النہ اور وسیکے ایام خلافت میں خراسان اور عراقین کا حجاج والی ہوا اور خط کتابت اطراف
سے جاری ہوئی اور مسلمہ بن عبداللک نے بلاد دوم میں خط و کتابت جاری کر کے اسکو فتح کیا اور لوگوں کو مقید اور
محمد بن قاسم سقنی نے بلاد ہند کو فتح کیا اور درمیان اسی ششم مذکور کے ولید نے اپنے چچ کے بیٹے عمر بن عبدالغزیز کو والی مدینہ
مقرر کر کے روانہ کیا وہ مدینہ میں جا کر اپنے دادا مروان کے مکان میں فروکش ہوا اور دمشق فقیہ مدینہ کے جمع کئے وہ لوگ
یہ ہیں - عروہ بن الزبیر بن العوام اور عبید اللہ بن عتبہ بن سعود اور ابوبکر بن عبدالرحمن اور ابوبکر بن سلمان اور
سلمان بن یسار اور قاسم بن محمد بن ابوبکر الصدیق اور سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر
اور عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اور حارث بن یزید - پس ان سب کو بلا کر عمر ابن عبدالغزیز نے کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی
اور کسی بات کا فیصلہ بدو نہ تمہاری رائے کے نہ کیا کروں اور جو ملک میری طرف سے کسی امر میں ظلم اور جو معلوم ہو وہ مجھ کو

جنادینا سب سے زیادہ سہل و آسان بیان شدہ ستماسی اور اٹھاسنی ہجری سے اس سال میں ولید بن عمر بن عبدالمطلب
 حکم دیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سہرا و گھر کو ڈھاکر ایک مسجد کلاں سوگن کی مربع طیارہ کروے اور ان بویہ قیمت
 میت المال میں سے وضع کر دینی چاہیے۔ چنانچہ سب اہل مدینہ راضی ہوئے اور سہرا و فرد و عمارت مسجد کے لئے ولید پاس
 حاضر ہوئے اور عمر بن عبدالعزیز اس امر سے علم ہو گیا اور اس سال اٹھاسنی ہجری میں ولید مذکور نے مسجد جامع دمشق کی
 تعمیر شروع کی اور اس کی تعمیر بن زخطیر صرف کیا بیان شدہ نو اسنی سے ترانویں تک اس سال میں ولید بن عمر بن
 عبدالعزیز کو مدینہ سے مغزول کر دیا بیان شدہ چورانیں ہجری اس سال میں حجاج نے سعید بن جبیر کو قتل کیا اس سبب
 کہ سعید حجاج کی اطاعت چھوڑ کر عبدالرحمن بن اشعث کا تابع ہوا وہ حجاج سے خافیت ہو کر مکہ معظمہ میں مقیم ہوئے چنانچہ حجاج نے
 ولید کو کہہ دیا کہ جو لوگ ہباک کر مکہ میں جا رہی ہیں اونکو میرے پاس روانہ کر دو چنانچہ ولید نے حسب الامارہ اس کے اپنی عامل مارکو
 جو خالد بن عبداللہ القشیری تھا یہ حکم صادر کیا کہ جن لوگوں کو حجاج نے طلب کیا ہے جلد اس پاس روانہ کر دے اور سنے
 اون لوگوں کو اس پاس بھیج دیا حجاج نے سعید بن جبیر کا سر تن سے جدا کیا۔ سعید بن جبیر بڑے عالم تھے تابعین میں اخذ علم عبداللہ
 بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا تھا اور عدیل اپنا ترک تھے اور اسی سال میں سعید بن السبیح تابعین میں
 فقہائے کبریٰ سے شمار کئے جاتے تھے فوت ہوئی اور یہی اسی سال میں اور یحییٰ کہتے ہیں کہ سنہ پچانوین میں علی بن
 بن علی بن ابیطالب نے جو معروف بامام زین العابدین میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی اور یقین میں مدفون ہوئے عمر حضرت
 او کی اٹھاون برس کی تھی بیان شدہ پچانوین ہجری درمیان اس سال کو حجاج بن یوسف ثقفی والی عراق بن اور خراسان
 فوت ہوا عمر اس کی چوٹ برس کی تھی اور بنیں برس تک حاکم عراق رہا کہتے ہیں کہ حجاج صغیر البعینین نسبت آواز فصیح الکلام
 تھا اور منقول ہے کہ مقتولین از دست حجاج ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی تھے وفات ولید بن عبدالملک سنہ چھیانوین
 ہجری واضح ہو کہ ماہ حمادی الآخر سنہ مذکور میں ولید بن عبدالملک بن مروان فوت ہوا مدت خلافت ولید بن عبدالملک
 نو برس سات مہینے تھی اور دمشق کے چھوٹے دروازہ کے باہر مدفون ہوا۔ اور عمر بن عبدالعزیز اس کے چچا کے بیٹے اور سہ
 نماز پڑھی عمر اس کی بیالیس برس جبہ میں تھی ہمیشہ خلل نزلہ سے ناک سی پانی جاری رہتا تھا اور بیٹی اس کی اٹھارہ تھے
 اور ولید نے تعمیر مسجد دمشق کے لئے اکثر کارگیر بلاد روم اور تمام بلاد اسلام سے طلب کئی تھے اور سن سجدہ کے بلو میں ایک
 کثیر تھا اور سکو منہدم کر کے مسجد میں شامل کر لیا تھا اور باپ اس کا عبدالملک بہت فصیح اللسان تھا اپنی بیٹے ولید کی

گنت زبان کے سبب کہا کرتا تھا کہ تو لاحق حکومت ملک عرب نہیں ہے بیان خلافت سلیمان بن عبد الملک
یہ ساتواں خلیفہ خلفای بنی امیہ کا ہے جب اوس کا بھائی ولید مر گیا اوس وقت لوگوں نے اوس کی بیعت خلافت بجا دی الا
۹۶ھ ہجری میں اختلاف کی اور سلیمان بوقت وفات ولید شہر مدینہ میں تھا جب اوسنی خبر وفات انبی بھائی ولید کی پائی
بعد سات دن کے وہ دمشق میں آیا اور اہل دمشق سے بخصال پسندیدہ پیش آیا اوسیکے جو راو ظلم کو محو اور مرفع کیا
اور انہی چچا کے بیٹے عمر بن عبد العزیز کو وزیر اور مشیر اپنا مقرر کیا اور اسی سال میں سلیمان بن عبد الملک نے بلاد روم پر غزوات
بیان ششم ستائون اور اٹھائون ہجری در میان اس سال کے سلیمان بن عبد الملک نے لشکر کیا واسطے جنگ
قسطنطنیہ کے خروج کیا اور مسلمہ اہل قسطنطنیہ پر زور دیا کہ یہاں تک کہ خیر آئی کہ سلیمان مر گیا اور اسی سال میں زبید
بن مہلب بن ابی صفہ والی خراسان نے کہ سلیمان بن عبد الملک کی طرف سے والی تہاجران اور طبرستان کو فتح کیا
وفات سلیمان بن عبد الملک ۹۶ھ ستائون ہجری اس سال میں در میان ماہ صفر کے سلیمان بن عبد الملک
نے وفات پائی دو برس آٹھ مہینے خلافت کی عمر اوسکی پینتالیس برس کی تھی گتہ رنگ خوبصورت تنک سیرت مائل بے سوان
بیان خلافت عمر بن عبد العزیز واضح ہو کہ عمر بن عبد العزیز بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن عبد شمس بن عبد
مہ شمس النعمان خلیفہ خلفاء بنی امیہ سے ہے والدہ عمر بن عبد العزیز کی ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کی ہے اوسکی خلافت کے لیے سلیمان بن عبد العزیز نے حالت مرض شدید میں وصیت کی تھی جب وہ مر گیا اوس وقت
یہ ماہ صفر ۹۹ھ میں خلیفہ ہوا اور لوگوں نے اوس سے بیعت کی بیان موقوف کرنے عمر کا سب علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کو واضح ہو کہ جب خلفاء بنی امیہ سب علی مرتضیٰ بنا یا ام دولت سلیمان بن عبد الملک بالائے منابر کیا کرتے تھے
جب خلیفہ ہوا اوسے یہ رسم بد موقوف کر دی اور اپنی تمام ناموں کو جا بجا لکھا کہ اس رسم بدی بائندین اور موقوف
کردین چنانچہ بروز جمعہ خطبہ پڑھا اور آخر خطبہ کے یہ آیت پڑھی اِنَّ الدیّارَ لِلّٰہِ وَالْعَدْلُ وَالْاِحْسَانُ وَاَبَا عَدٰی الْقُرْبٰی
وَنِیْیَہِ عَنِ الْعَفْشٰہِ وَالْمَشْرَکِ الْبَغِیُّ یُظْلَمُ لِحُکْمِہِ تَنْکُرُوْنَ یعنی اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے ساتھ انصاف کے اور احسان کے اور ساتھ
دینے حق رشتہ داروں کے اور اہل حقوق کے اور منع کرتا ہے بیجا بی اور برے کام اور ظلم و ستم سے بصیحت کرتا ہے
کہ تم باد رکھو۔ اوس روز سے سب علی مرتضیٰ موقوف ہو گئی اوس خطبہ میں نے اس آیت کا پڑھنا خطبہ میں مقرر کیا
اور باعث صدور اس امر تنیک اور کاغذ کے کثیر بن عبد الرحمن خزائی نے اس خطبہ کی مدح کی ہے بیان ستم سو

اور ایک سو ایک ہجری اور وفات عمر بن عبد العزیز پوشیدہ تر ہے کہ عیسیٰ بن مسیح کے عمر بن عبد العزیز پچیسویں تا بیست و نہ جہاد کے خاصہ میں فوت ہوا اور یرسمان میں مدفون ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ یرسمان ہی میں انتقال ہوا اور وہیں مدفون۔ قاضی جمال الدین بن واصل مولف تاریخ ابو الفداء لکھتا ہے کہ ظاہر امر سے نزدیک یرسمان معروف ہے ویرسمان جو کہ صفات مفرغہ النعمان سے ہے قبر اوسکی وہاں مشہور ہے اور اکثر ناقلین بیان کرتے ہیں کہ یہ شخص زہر دیا گیا تھا بسبب بے باکی کے کہ بنی امیہ نے یہ خیال کیا کہ اگر یہ شخص مدت دراز تک زندہ رہا تو ہمارے مانتے سے سلطنت بالکل گئی اس لیے کہ بعد از جسکو لائق خلافت جانی گا اوسکو ولید مقرر کریگا اس واسطے لوگوں نے اوسکو شربت میں زہر ملا دیا پیدا ایش اوسکی موجب ایک قول کے مگر ہی تہ اس کے بعد میں خلافت کل دو برس پانچ مہینہ کی عمر اوسکی چالیس برس چند ماہ کی موتی ہتی سیرت ینک کہتا تھا اور تابع خلفائے راشدین کا بیان خلافت یزید بن عبد الملک مخفی اور محتجب نہ رہے کہ یزید بن عبد الملک بن مروان بن ابی الککم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف ثوان خلیفہ خلفای بنی امیہ سے ہو اور ان اوسکی عاتکہ بنت یزید بن معاویہ بن ابی سفیان اور یام خلافت یزید بن عبد الملک کے یزید بن مہلب بن ابی صفہ نے خروج کیا اوس سے بہت لوگ شیعہ ہو گئے تھے یزید نے اپنے بھائی مسکو کو اسطہ جنگ کے روانہ کیا چنانچہ اوسنے حبش کی اور یزید بن مہلب اور تمام اولاد مہلب بن ابی صفہ ہلاک ہوئی یہ لوگ بکرم و شجاعت مشہور ہیں بیان تہ ایک سو دو و ہجری اس سال میں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ایک فقیہ فقہائے سبعہ سے جو مدینہ میں تھے فوت ہوا یہ عبید اللہ برادر زادہ عبد اللہ بن مسعود صحابی کا ہی اوبیان فقہائے سبعہ علی سبیل الترتیب یوں ہے اول عبید اللہ بڑا عالم علمائے تابعین سے ہے اور اوسنے بہت صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے ثانی عروہ بن الزبیر بن العوام بن خویلد القرظی اور والدہ عروہ کی اسمائت انی بکیر رضی اللہ عنہ ہے یہ فقہ بھائی عبد اللہ بن زبیر کا ہے وراوسنے در بیان ۹۴ اور بقول بعض چوہا نوے میں وفات پائی سپید ایش اوسکی تہ بائیس ہجری میں ہوئی تھی ثالث قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما ہیں یہ فاضل اپنے زمانہ میں سب سے افضل تھے رابع سعید بن المسیب تھی یہ عالم حدیث اور فقہ کے جامع تھے اور زاہد اور عابد و ہر برس خلافت عمر رضی اللہ عنہ سے گذرے تھے کہ تولد اٹکا ہوا اور ۱۴۵ کا نوین یا ترانوین یا چوہا نوین یا پچانوین ہجری میں علی اختلاف روایات وفات پائی خامس سلیمان بن یسار مولائے حضرت یمونہ زوجہ مطہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی ہیں اور اکثر روایت ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے کرتے ہیں انہوں نے کھٹلہ ایک سو سات

ہجری میں اور بعضے اور کچھ بھی بیان کریتے ہیں وفات پائی عمر انکی بہتر برسر کی تھی سادس ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام بن المغیرۃ الخزومی القرطبی ہیں انکی کنیت اور نام ایک ہی یہ عالم سادات تابعین سے ہیں مشہور یہ راہب قریش دادا انکا حارث بن ابی اوجہل بن ہشام کا تھا دونوں نے ششہ ہجری میں وفات پائی اور خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں پیدا ہوئی ستر سال خارجہ بن زید بن ثابت انصاری ہیں باپ انکا زید بن ثابت اکابر صحابہ میں مشہور تھا جسکے حق میں رسول خدا نے ارشاد کیا تاکہ زید علم قرآن خوب جانتا ہی خارجہ مذکور در بیان سنہ ثنائون ہجری میں اور بقول بعض سو ہجری میں فوت ہوئی مدینہ منورہ میں بہر تقدیر زمانہ عثمان بن عفان اور اک کیا ہی یہی سات خلیفہ فقہائے مدینہ کے مشہور ہیں بیان وفات یزید سنہ ایک سو تین اور ایک سو چار اور ایک سو پانچ ہجری اس سال میں بیٹے اکیسو پانچ میں تانچ پچیسون ثنابان کو یزید بن عبد الملک نے وفات پائی عمر اسکی چالیس برس کی تھی بعضے اور کچھ بھی بیان کرتے ہیں اور چار برس ایک مہینہ خلافت کی اور اپنے بھائی ہشام کو اپنا ولیعہد کر دیا تاہر بوقت مرگ اپنی پسر ولید بن یزید بن عبد الملک وصیت کی تھی کہ بعد میرے وہ خلیفہ ہوئے اور یزید کے گھر میں دو عورتیں تھیں کہ اوپر فریفتہ اور مبتلا تھا ایک جبابہ اور دوسری سلامۃ القس چنانچہ بعد مرنے جبابہ کے سترہ دن پیچھے مر گیا بیان خلافت ہشام بن عبد الملک دافع ہو کہ میرے سوا خلیفہ خلفائے بنی امیہ میں سے ہی عمر اسکی بوقت خلیفہ ہونیکے چونتیس برس کئی مہینہ کی تھی اور بوقت وفات یزید بن عبد الملک ہشام دکان موجود تھا اس پاس قاصد گیا اور وہ واپسی سوار ہو کر روانہ ہوئے دمشق ہوا بیان سنہ ایک سو چھ سے ایک سو دس تک اس سال میں حسن بن الحسن بصری نے وفات پائی تو لاکھا یا م خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں ہوا تھا وہ بیہوشا تابعین سے ہیں اور انہیں ربیع بن خدیج میر جازم ہی انتقال کیا اور یزید بن زہد کا بن الحسن بن مالک کے تھے بعد ازاں کے بدل کتابت کے آزاد ہو گئے تھے اور محمد بن یزید بہت صحابہ سے روایت کرتا ہی انکا ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر و عبد اللہ بن یزید وغیرہ رضی اللہ عنہم سے اور ثنائون تابعین میں سے تھے فقیہ ترین خوب غل تھا بیان سنہ ایک سو گیارہ سے ایک سو سولہ ہجری تک در میان انہیں سن کیے امام محمد بن زین العابدین بن الحسین بن علی بن ہرطال رضی اللہ عنہم نے عالم القبا انتقال فرمایا عمر شریف انکی بہتر سال بہتر تیرہ سال کا ہوا سبب جو کہ علوم میں تھا پیدائش انکی ششہ ہجری میں تھی جب کہ حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے و فوت انکا سن شریف تین برس کا تھا وفات انکی حمیر بن جواکیش شہری واقع ہوئی دو بعد وفات جنازہ انکا ولسے لیا کہ یزید بن ابی سہیل بیان سنہ ایک سو نو ہجری سے اس سال کے اور بقول بعض اکیسویں میں نافع رضی اللہ عنہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فوت ہوئے نافع مذکور کا بڑا بیٹا تھا گیدر سے ہیں عبد اللہ بن عمر راہب حدی سے بہت کچھ لکھی اور نافع الزہری اور مالک بن انس سے روایتیں کی ہیں اہل حدیث بیان کرتے ہیں کہ امام شافعی رح مالک بن انس سے

روایت کرتے ہیں اور وہ نافع سے اور نافع ابن عمر سے بیان سنہ ایک سو اٹھارہ اور ایک سو اٹھارہ ہجری
 ان سین ہین مسلمانوں نے ترکستان کی ملکوں میں جنگ کی اور فتح یاب ہوئے اور اموال کثیرہ غنیمت لائے اور اکثر ترکوں کو قتل کیا اور
 سلطان ترک کو بھی تار مار ڈالا اس جنگ میں سپہ سالار مسلمانوں سے اسد بن عبداللہ القفیری تھا بیان سنہ ایک سو بیس ہجری
 اس سال میں ابو سعید عبداللہ بن کثیر نے جو کہ ایک قاری قرا سب سے تہا انتقال کیا بیان ایک سو اکیس ہجری اس سال میں
 مروان بن محمد بن مروان نے کہ بزمیرہ ارمینہ پر حاکم تھا صاحب السریر کہ ہر سال ستر ہزار اس بطور بزمیرہ سال کیا کرتا اس میں توفیق
 اسے اس سے محارب کیا اور اسی سال میں سلمہ بن عبدالملک نے بلاد روم کے قلعہات پر زور شمشیر فتح کیے اور غنیمت بہت ہاتھ لائی
 اور انہیں سنہ میں نصر بن سیاح نے اوپر بلاد وراۃ النہر کی جہاد کیا اور ترکستان کی بادشاہ کو قتل کیا اور مروان فرغانہ کو ہار
 جا کر اسیر و گرفتار کیا اور اسی سال میں اور بموجب قول بعض سنہ ایک سو بائیس میں زید بن علی بن الحسین بن علی ابن ابیطالب
 رضی اللہ عنہم پر لڑائی ہوئی اور خروج بیت کی چند گزشتہ انیسویں کی اور ان ایام میں والی کوفہ ہشام کی طرف سیوسف بن عمر القفیری
 اوسے لکھ کر کہ حضرت زید سے جنگ کی اتفاق ایک تیر میشانی نوزانی پر بروہام پہنچا ہر چند لوگوں نے ان کو دو تہا نہ میں بھی
 کیے بچا لیکن اوسے حال میں طار روج اور نکاب روضہ رضوان فورا پر داز کر گیا جب کہ سیوسف والی مہر کو یہ خبر پہنچی اسی وقت انھیں
 منگو کر اور سرتر منظر سے جدا کر کے ہشام بن عبدالملک باس مسجد یا اور ضیاطہ کو بالائی دارکنیا اور تاحیات ہشام وہ جسم عالیہ تمام اوپر دار کے
 راجب ہشام مر گیا اور ولید خلیفہ ہوا اوسے حکم دیا کہ اس لاش کو احراق کر دو اور سنگام شہادت زید عمر شریف بیالیس برس کی تھی بیان
 سنہ ایک سو بائیس اس سال میں اباس بن معاویہ بن قرة المرنی نے کہ شہد بفرست و ذکا تھا اور ایام خلافت عمر بن عبدالعزیز
 میں قاضی بصرہ نے وفات پائی بیان سنہ ایک سو تھیں اور سنہ ایک سو چوبیس ہجری انہیں سنہ میں اور
 بعض کچھ اور یہی روایت کرتے ہیں محمد بن مسلم بن عبداللہ بن شہاب القرشی نے وفات پائی عمر اسی تیر برس کی تھی مشہور بزمیرہ سنہ
 بزمیرہ میں کلاب بید زہری نابینا میں بڑے عالم تھے وشل صحابہ کرام کو دیکھا تھا اور زہری سے اکثر ائمہ نے مثل مالک اور سفیان
 ثوری وغیرہ کی روایت کی یہی عادت زہری سے ایک عادت یہ تھی کہ جب کلمہ میں بیٹھے تھانے کو گروانی کہتے تھے اور بطلان ہر کتاب مشغول
 بیان سنہ ایک سو چوبیس ہجری وفات ہشام اس سال میں ہشام بن عبدالملک چھٹی شادی بیع الاول کو فوت ہوا ایام
 خلافت انیس برس نو مہینی چھ ماہ اور بیماری او سکود و رگلو کی تھی عمر چھپن برس کی رصافہ میں مدفون ہوا۔ اپنی بعد کئی مہینی ہوئے
 از انجاء ابو عبدالرحمن کہ والی اندلس تاجیک سلطنت تھی امید زائل ہو گئی تھی اور شہر صافہ کو ہشام نے از سر نو آباد کیا تھا اس لیے کہ انجاء

دیوان کی بہت خوب تھی پر شہر اسیلے اوسنے آباد کیا تھا کہ خلفای نبی امیہ خوف و با صحرابین ہماک جایا کرتے تھے میان خلافت ولید بن یزید بن عبدالملک واضح ہو کہ یہ گیارہوان خلیفہ خلفائے نبی امیہ کا ہے بعد وفات ہشام کو شہنشاہ مذکور ہو و تھرا شہنشاہ کو گون ولید سے بیعت کی لیکن ولید نے فسق و فجور آغا کر کیا اور خراج اہل شام سے زیادہ طلب کیا اور تاریخ ابن اثیر میں لکھا ہے کہ اس سال قاسم بن ابی برقاری نے وفات پائی میان سنہ ایک سو چیس ہجری و قتل شدن ولید بن یزید اس سال میں ولید بن یزید بن عبدالملک نے خالد بن عبداللہ القنیری کو یوسف بن عمر کے حوالہ کیا کہ عامل او کی طرف سے او پر طرף کرتا او سنی خالکو بعد اب شدید قتل کیا اور ولید ہی اسی سال میں مقتول ہوا حال اوستا یہ ہے کہ او سکون یزید بن ولید بن عبدالملک فی ماہ جمادی الآخر سنہ مذکور میں سبب کثرت عشق بازی اور لہو و لعب و شرب خمر اور ہم صحبتی فساق کی قتل کیا اور حاشیہ لید سے جو عبدالملک بن محمد بن حجاج علی و شوق تماہ و باکو خوف سی ایک بیہ بین کہ شہرہ یقطن تھا و کشت ہوا اس لید یزید بنی خوف و خطر و مشق میں داخل ہوا معاہدہ نبی شکر کر لیا و ہی او کی ہمراہ ہو گئی اوسنے دوسو سوار واسطے گرفتار کر فی عبدالملک عامل ولید کی بجانب ظن روانہ کی و انہوں نو او سکون گرفتار کر لیا او امان کا وعدہ کیا بعد ازاں یزید بنی لشکر ولید بن یزید بن عبدالملک کی گرفتاری کر لینے طیار کر کر داتہ کیا اور سپہ سالار اس لشکر کا عبدالعزیز بن الحجاج بن عبدالملک تھا جب یزید بن ولید نے و مشق میں عروج پکڑا او سوقت لخصہ عبیدہ ولید نے او سکون خرمی کو ولید مقام اعذق میں جو مصافات عمان سے ہی قیام کرتا ہی پس ولید ابی ہر اہیو نکو لیکر سوار ہوا اور ادب و انحراف می او زبور لگا مگر ہر اسی ایک سب ہماک گئے جب وہ تھرا گیا لاچار ایک مکان میں مخفی ہو کر روزانہ بند کر لیا پس لوگوں نے او سکون محاصرہ کیا اور اوس مکان میں بند جا کر مار ڈالا اور سرکات لائی اور یزید بن ولید پاس پہنچا یزید بنی پدر ولید کا سر کٹا ہوا جو دیکھا سجدہ شکر بجا لایا و دوس سر کو بالائے نیزہ دیکر تمام و شوق لشکر کیا یہ شخص اثنائے یسویں جمادی الآخر سنہ ۲۶ مذکور میں مقتول ہوا اور اسے حکیم برس تین جیمہ مختلف کی عمر او کی بیالیس سال تھی او بعضے او کچھ ہی بیان کرتے ہیں ولید جوانان بنی امیہ میں ظرفا میں شمار کیا جاتا تھا مگر شرب خمر اور لہو و لعب و در ساج غنا میں شب و روز منہمک تھا میان خلافت یزید بن ولید معلوم ہو کہ بارہوان خلیفہ خلفائے نبی امیہ کا یہ ہے اثنائے یسویں جمادی الآخر سنہ ہجری میں یزید الناقص جسکے سنہ خلاف تھا او در جملہ تسلیم اس نیر کا ناقص یہ تھا کہ عشر خراج میں جو ولید کی مقرر کیا تھا نیزہ او سکون ناقص او رکم کر دیا تھا او جو خراج ہشام کو وقت میں عین و مقرر تھا وہی بدستور سابق رہی و اسیلے او سکون یزید ناقص کہتی ہیں جب ولید مقتول ہوا و یزید سنہ خلاف فتنہ فاجع او سوقت اہل محسن نے اوسے بغی ہو کر او کی ہائی عباس کے گریہ چہرہ امانی کی او سب مال و منال او سکون غارت کیا اور او کی مرم کو بھی بغلیا و توسط لیکھی اور ارادہ کیا کہ یزید سے و شوق میں جا کر محار کچھ بھی بخیر و استماع اس خبر کو یزید نے بھی ایک لشکر آمادہ کر کر او کی مہار کیا لکے

اور ترکیا اور قباہ فقین کا نینہ القاسم بن واقع ہوا اور جنگ شدید لعل آئی کارمل جس کو شکست ہوئی اور یریدہ کو نکال دیا اور
 اونسے اخذ بیعت کی بعد ازاں باشندگان فلسطین نے اوپر عامل یریدہ کو کو تاخت لاکر فلسطین سے نکال دیا اور یریدہ بن سلیمان بن
 عبد الملک کو اپنا سردار کر دیا اونسے یریدہ ناقص کے لڑائی کے لئے سیکو فراہم کیا یہ کہ جب یہ خبر پہنچی اونسے ایک لشکر بسر کر دیا سلیمان
 بن ہشام بن عبد الملک کو روانہ کیا اونسے حکمت عملی جمعیت تھا الفین متفرق کر دی پس ازان سلیمان بن ہشام بجانب طبرہ گیا اور اہل
 طبرہ سے بیعت بنام یریدہ ناقص اٹھئی بعد ازاں یریدہ نے یوسف بن عمر کو عراق سے مغزول کیا اور مغزوبین جمہو کو وہاں کا عامل
 مقرر کیا اور عراق و خراسان کو فراہم کر دیا اس سبب نصر بن سیار خراسان میں بغی ہو گیا۔ پھر یریدہ بن ولید نے مغزوبین جمہو کو عراق
 سے مغزول کر دیا اور اسکی جگہ عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز کو مقرر کیا اور اسی سال میں مروان بن محمد یریدہ سے خوف ہو گیا اور اسی سال
 میں یریدہ ناقص فی مہینہ دیکھ کو ارتحال بجالا لیا دمشق میں مدت خلافت پانچ شہر بارہ روز عمر اوسکی تیس برس کی اور بعضی کچھ اور بھی
 روایت کرتے ہیں حلیہ اوسکا گندم رنگ طویل القامت خور و منور بصورت غرض کہ جب یریدہ بن ولید فوت ہوا بعد اوسکے اوسکا
 بھائی ابراہیم بن خلیفہ سیزدہم خلفا فی بنی امیہ کا ہے سند نشین خلافت ہوا مگر اوسکی خلافت فی رونق و استقرار ناپاک تھی اسیرو
 کیا جاتا تھا اور گاہے ہنشل رعایا اس طور پر چار جمیعہ گزاری اور بعضی کہتے ہیں کہ کثرت روز خلافت غیر مستقلہ کی بیان سالہ ایک سو
 ستائیس ہجری اور اسی سال میں عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ فی وفات پائی اور اس سال
 میں مروان بن محمد بن مروان بن الحکم امیر خربہ نے شام کا قصد کیا تاکہ ابراہیم بن ولید کو خلافت سے مغزول کرے جب وہ قسطن
 میں پہنچا سبب مان کے باشندے اوس سے متفق ہو گئی جو قوت قریب محض ہنچا و ہاگو لوگوں فی بنی اوسکی بیعت کی اور پھر اہل ہو گئی جب
 کہ مروان قریب بد شق آگیا اوسوقت ابراہیم نے بمقابلہ اوسکے ایک لشکر سیمراہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک کو روانہ کیا جمعیہ
 ایک لاکھ بیس ہزار آدمی کے اور مروان بن محمد لشکر میں فقط انسی ہزار جوان تھے اول روز سی تادقت عصر خوب جنگ ہوئی اور بیت ارجی
 جانیہن کے کام آئے مگر لشکر ابراہیم کو شکست ہوئی اور سپہ سالار لشکر سلیمان بن ہشام بجانب دمشق بھاگ گیا اور ابراہیم سوار
 دونوں دستوں کو رد و ترمیموں ولید بن یریدہ کو جو قید میں تھے مار ڈالا۔ پھر ابراہیم وہاں سے بھاگ کر مدینہ ہو گیا اور سلیمان بن ہشام نے
 اور بیت المال کو تسلط پا کر خوب غارت کیا اور اپنی مہر امیون اور سپاہ بقتیم کر کے دمشق سے باہر آیا بیان خلافت مروان
 بن محمد یہ خلیفہ چہار دہم سب سے پچھلانی امیہ کا ہے اور درمیان اسی سالہ ہجری کے ابراہیم بن ولید اور سلیمان بن ہشام کو کھلیا
 اونہوں نے مروان سے عرض کیا کہ اگر ہماری جان بخشی ہو تو ہم حاضر مومن چنانچہ ونگوا من دیگیا اور حاضر ہو کر مروان سے بیعت کی

اور اسی سال میں اہل محض مروان سے بنی ہو گئی چنانچہ مروان حران سے محض کو گیا اور بعد از جنگ بسیار دسکو فتح کیا کہ اس لشکر
خبرائی کہ اہل غوطہ بھی سرکش ہو گئی ہیں اور تیرید بن خالد کو اپنا متولی کر لیا ہے اور اہل دمشق کو محض اس لیجر مروان نے دس ہزار
جزا رہس کر دلی ابوالوردہ و عمر بن الصبیاح کی اوس جانب وادہ کیوں ان دونوں نے دمشق میں جا کر باشندگان غوطہ پر حملہ کیا
اور طغریاب ہوئی اور مال ببت ہاتھ آیا اسباب کو کچھ عرصہ نگذرا تا کہ اہل فلسطین بجاہ اطاعت سے منحرف ہو گئی اور مروان
ثابت بن نعیم مقرر ہوا۔ جب مروان نے صورت حال اس نتیجہ پر معلوم کی فوراً ابوالوردہ کو لکھا کہ بطرف فلسطین کی روانہ ہو چنانچہ
اوسنے اہل طبریک کو شکست دیا اور فلسطین کے حملہ کیا اور ثابت بن نعیم کو شکست دی بسیار اور معاون اوسکے سب بھاگ گئے
بعد ازاں مروان قرقسیا میں گیا اوس جگہ سلیمان بن ہشام بن عبداللک نے مروان مذکور سے بغاوت اختیار کی اور ستر ہزار
آدمی اہل شام کی اور ایک لشکر قنیرین کا اپنی ہمراہ لیکر مستحق جنگ ہوا غرض کہ قیامین جنگ عظیم واقع ہوئی اور سلیمان بن شام
شکست ہوئی کہ تیس ہزار آدمی سے زیادہ اوسکے لشکر کے مقتول اور باقی مفروز ہوئے بقیہ السیف نے فتح ہو کر دوبارہ مروان
سے مقابلہ کیا اور شکست پائی پھر اہل محض مروان سے بنی ہو گئی چنانچہ مدت دراستک مروان اوتکا محاصرہ کی رہا آخر کو امان
چاہی اور سلیمان کی طرف سے جو حاکم تھا اوسکو مروان کی سپرد کر دیا۔ اور اسی سال میں محمد بن واسع الازدی نہا ہنے انتقال کیا
اور عبداللہ بن اسحق جو عبد شمس کے عباسی تھا اور کنیت اوسکی ابو جواد و علم نحو اور فتنہ بین امام وقت تھا فوت ہوا۔ کئی مہین
کہ یہ شخص خرد و ذوق شاعر کو نسبت بخدا و غلطی کرتا تھا اور اوسکی ہجو لکھی تھی بیان شدہ اکیسواٹھائیس ہجری اس سال میں
مروان بن محمد نے یزید بن ہبہ کو بجانب عراق واسطے مقابلہ خواج کی روانہ کیا اور اسی سال میں عاصم بن ابی العجو کہ قراء سے تھی فوت ہوئے
بیان شدہ اکیسواٹھائیس ہجری اس سال میں نبی العباس نے خراسان میں لوگوں کو جمع کرنا شروع کیا اور ابراہیم بن ابومسلم کو
خراسان سے طلب کیا وہ اوسکی طرف روانہ ہوا تا کہ ابراہیم نے بدست ایک قاصد کی فتح کر لیا کہ تو اپنی کام میں شغول رہ مگر جو مال کہ تیری
باس ہمراہ ہے قحطیہ کو اوہر روانہ کر دے اوسنے جیغدار مال کہ اوس پاس تھا بھیجا اور آپ خراسان میں چلا آیا اور مروان کے قتل جا کر
اطمار دعوت بنی العباس کیا یعنی لوگوں سے کہا کہ نبی العباس دعویٰ خلافت کرتی ہیں سب قبول کیا اور درمیان ابوسلمہ اور یزید بن سبار
خراسان کے جو نبی امیہ کی طرف سے تھا کثیر مکاتیب جنگی بیان میں تطویل سے جاری رہتی تھی اور اسی اثنا میں ابومسلم نے بعض عمال نصر
بن سبار کو جو ہلا و خراسان پر حکومت کینی تھے قتل کیا اور مال واسباب اوتکا لوٹ لیا اور ابومسلم باشندگان غوطہ پر جو کہ سواد
کو قہ سے ہوا تھا تا بیان شدہ اکیسواٹھائیس ہجری اس سال میں ابوسلمہ شہر مروین داخل ہوا اور یزید بن سبار مروین کے

اور اسی سال میں اور بعض کہتے ہیں کہ ۱۳۸ھ میں بقیۃ الراے بن فروج فقیہ ساکن مدینہ طریفوت ہوئے اونہوں نے اکثر صحابہ سے ملاقات کی ہے بیان سنہ ایک سو اکتیس ہجری ہی اسی سال میں نصر بن سیمان نے در بیان سادہ قریب ہی کے وفات پائی عمر اسکی پچاس برس کی اور اسی سال میں ابو خلیفہ اصل بن خطاء الغزال فوت ہوا اسکی پیدائش نشہ اسی ہجری کی ہے اسنے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے اعتقاد کیا الا اس مسئلہ میں مخالف مذہب اپنی اوستاد کی تاکہ اصحاب کبار مسلمین سے نہ سلمان بن نہ کا فر اسیلے وہ اور اس کے متبع مشہور یہ مقررہ ہیں اصل بن عطاء قوم کا حلاج تھا بلکہ سوت کاتنی والیون کو نوکر کرتا تھا اور اسی سال میں مالک بن دینار جو ایک مولیٰ اسامہ بن زید النخعی سے متاوت ہوا یہ شخص عالم و زاہد مشہور تھا بیان سنہ ایک سو تیس ہجری اس سال میں قحطیہ بیت شکر خراسان کی طالب زید بن بکر امیر عراق کا ہوا یہ مرد اس پچھلے خلیفہ بنی امیہ کی طرف سے عراق کا عامل تھا بوقت مقابلہ زید بن بکر کو شکست ہوئی اور قحطیہ کم ہو گیا بجھے کئی مین ٹوہ گیا اور بعض کہتے ہیں وہ مقتول ہوا بعد اس کے مینا اسکا حسن بن قحطیہ قائم مقام اپنی بد کیا ہوا اور اسی سال میں ابو العباس السفاح کی جمعیت ہوئی نام اسکا عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس ہے یہ شخص در بیان ماہ ربیع الاول اور بقول بعض ربیع الآخر کو فہ بن خلیفہ ہوا اور اپنے بھائی عیسیٰ بن موسیٰ بن جگر کو بجا بن حسن بن قحطیہ و ان کا اور بھی سچ جھڑپیں بن عباس کے پاس عید بن قحطیہ بھائی حسن کے در میان عدابن کے روانہ کیا اور چند ماہ ابو العباس السفاح نے لشکر میں قیام کر کے کوچ کیا اور شہر ہاشمیہ میں فروکش ہوا یہ شہر ہاشمیہ کو فہ بن ہے بیان اخبار مروان و قتل شدن او واضح ہو کہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اخیر خلفہ ہے خلفاے بنی امیہ کا اسکو مروان بنی کہا کرتے تھے وہ حرا میں تھا وہاں سے بارادہ گرفتاری ابو عون عبد الملک بن زید الازدی کو جو کہ بنی العباس کی جانب سے شہر دزپر غالب تھا جلا حب مقام ذاب پر پینچا وہاں فروکش ہو کر ایک خندق کندہ کروائی ساتھ اس کے ایک لاکھ بیس ہزار جوان جنگی تھے اور دوسرے جانب سے ابو عون ہی شہر دز سے مدد اپنی جمعیت کی طرف ذاب روانہ ہوا اور عقب اس کے ابو العباس السفاح بھی فکر کیا اور اس کے سمراہ چند سپہ سالار سے از انجندہ سلیہ بن محمد بن عبد اللہ الطائی او چچا سفاح کا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس مروان نے ایک جسر بلائے ذاب بنا کر طرف عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے چھوڑ کیا اور عبد اللہ بن علی بھی بجانب مروان متوجہ ہوا اور بجانب امین ابو عون اور بجانب یار ولید بن معاویہ بعد لقا قبل جانبین جنگ شروع ہوئی اور مروان کو سبب دل برداشتگی اور نکال شکر کر شکست ہوئی اور یہاں کا حالت فرار میں اکثر آدمی غرق ہوئے اور شکست مروان اور پرتعجب کی ہفتہ کو رو گیا تین جمادی الآخر ۱۳۸ھ ہجری میں ہوئے تھے بعد از شکست موصول میں آیا پھر وہاں سے کوچ کر کے حرا میں اور میں مروان کو سبب شکست

کنا اس ہاشمیان لشکر سفاہ آپمنی مروان معا سبب اور اہل بیت اپنی کی طرف محض مقرر ہوا اور جب عبدالمدین علی حمران میں داخل ہوا
 اوسوقت مروان محض سبب گاہک کر دمشق میں آیا اور وہاں کی فلسطین میں اور عبدالمدین علی نے دمشق فتح کیا اور وہاں سے کوچ کر فلسطین
 آئے اور سبب اصحاب مروان بھاگ گئے اور اوسکی ہاتھ لکھ کر ایک تیرہ لاکھ ایک سو صدہ سے مر گیا ایک انار فروش فی ہاشدگان کو ذرے
 اوس کا سر کاٹ ڈالا مروان مذکور ستائیسویں تاریخ ۱۳۶ ذکر میں مقتول ہوا۔ اور نو بیٹے اوسکی عبدالمداد و عبید اللہ بجانب حبشہ بھاگ گئے
 اہل حبشہ اوسے خوب رشتہ چنانچہ عبدالمداد مقتول ہوئے و بیٹے اور بیٹیاں مروان کی صلح بن علی بن عبدالمدین عباس کی رو برو حاضر کی گئیں
 اذکیو بابین حکم ہوا کہ انکو بجانب حمران روانہ کر دو۔ عمر مروان کی یاسنہ برس کی تھی اور مدت خلافت اوسکی پانچ برس نو مہینے ہندہ
 کنیت اوسکی ابا عبداللک ہے۔ مان اوسکی ام ولد کردیہ تھی حلیمہ مروان سفید رنگ بزرگ چشم کلاں سریش ابوہ دیہ سفیدیانی سیاہ
 میان مقسولین بنی امیہ واضح ہو کہ سلمان بن ہشام بن عبداللک کو سفاہ فی امن دیا گیا کہ سفاہ شاعر فی چند شعور بابت قتال اوسکی
 پیر ہو وہ سکر سفاہ فی حکم دیا کہ سلمان کو مار ڈالو اور عبدالمدین علی بن عبدالمدین عباس پاس پیدا آدمی بنی امیہ میں سے قریب کوئی
 جتنی ہو کر ہمراہ اذکیو سفر ہو گیا تاکہ کیا ہو حاضر ہوئے اوسوقت شہل بن عبدالمد غلام بنی ہاشم عبدالمد سفاہ کی پاس حاضر ہوا اور
 چند بیتہ لڑنے کے بابت قتل میں پیر بن عبدالمد فی حکم دیا کہ ان سبکو مار ڈالو بنی امیہ کی قبرین او کما کر مرد و بیٹے و چنانچہ معاویہ بن ابی
 اور یزید بن معاویہ و عبداللک بن مروان اور ہشام بن عبداللک کی قبرین او کما کر لڑنے میں اور اجسام اذکیو بعد سولی پھینک دیئے گئے
 اور سبکو اولاد بنی امیہ سے یا قتل کیا غرض کہ کوئی خلفائے بنی امیہ سے باقی نہ رہا بجز حید اطفال شیر خوارہ کی باجو کوئی اندس کی طرف
 بھاگ گیا تاہو ما سیطرح سلیمان بن علی بن عبدالمدین عباس فی بصرہ میں ایک جماعت بنی امیہ کو قتل کیا اور لاشیں اذکیو راہ میں
 ڈال دیں کنوٹش بہا ڈالا اور جو کہ بنی امیہ سے رہ گیا تھا جب اوسے یہ حال دیکھا کسی جانب کو بھاگ گیا اور جمال میں روپوش ہو گیا وصل
 خضایل البیت نبوی صلا علیہ وآلہ وسلم میں منقول ہے صواعق سے واضح ہو کہ اکثر آیات اور احادیث فضل اہل بیت میں
 وارد ہیں کہ ان سب کو لکھتے ہیں طوالت کلام حاصل ہوتی ہے اس لیے چند آیات اور احادیث انہیں سے بجز نثر بلا علی جاتی ہیں
 اول آیات قرآنی سے کہ شان اہل بیت میں نازل ہوئے ہیں یہ ہے ایت انما یرید اللہ لیہدکم عنکم الی البیت و لظہرکم
 نظیر ایضہ سوائے انکی نہیں کہ چاہتا ہو خدا یتعالیٰ تا لہجہ دوسری میں اسی اہل بیت پیغمبر اور پاک کریم کا حق پاک کر دے۔ اکثر مفسرین
 اس طرف گئی ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی شان میں حضرت علی اور فاطمہ اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور بعض نے کہا کہ انکو ازواج کی شان میں
 ہی اس لیے کہ بیت میں سکنا ہی رسول صلا علیہ وآلہ وسلم سے ساتھ اہل بیت سبب آیت واد کرین یا تیل فی بیوتکم کو کراد و نہیں کی شان

ہے اور اہل بیت نبی اکھبر صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جن کو کون بر صدقہ حرام ہے اور اس باب میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ بعض کو دین و سعادت ہو دلیل ثانی کی اور یہ منقول ابن کثیر سے یہ حدیث اول من جملہ احادیث فضائل ہر زوی ہر روایت احمد ابو یوسف خدری رضی اللہ عنہ سے کہ یہ ایک شخصی شخص کی شان میں نازل نہیں ہوئی مگر پیغمبر خدا صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علیؓ کا وفا طرہا اور عثمان رضی اللہ عنہم کو اور ابن جریر نے مرفوعا بابین لفظ روایت کی ہے کہ نزلت ہذا الا تب فی خمسۃ فی النبی صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم و فی علی و حسن و حسین و وفا اصطبرانی نے یہی روایت کی ہے اور روایت دیگر میں بعد از تطہیر کہ یہ وارد ہوا ہے کہ فرمایا انہو یمن عاربین عاربینہم وسلم لمن سلمہم وعد ملہم عامہم یعنی میں نے ان کو والاہل ان جو اون سے لڑے اور صلح کر لیا والاہل ان جو اون سے صلح کرے اور دشمن ہوں جو اون سے دشمنی کرے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ بقیہ خزانہ اور اقارب اور ازواج اپنی کو ساتھ ان چاہے کہ منعم کیا۔ آیت دوسری آیات فضائل اہلبیت سے آیت ان الصد و ملکت الی آخرہ دلیل اس پر کہ نبی صلوٰۃ او پر اہلیت کو مامور یہ ہے اس لیے کہ حضرت رسول مقبول صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انہو نفس کا کیا ہے جس وقت او کو ملکت عیالاً نے فرمایا اللہم انہم منی وانا منہم فاجعل صلواتک ورحمتک علیہم علی وعلیہم یعنی ان سے مجھے ہیں اور میں ان سے ہوں پس کر صلوٰۃ اور رحمت اور مغفرت اور خوشنودی اپنی اور میرے اور او پر ان کو اور امام محمد بن ابی بکر نے فرمایا کہ اہلبیت رسول برابر رسول صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں یا پنج خیر میں اول سلام میں کہ فرمایا السلام علیک ایہا النبی اور حق اہلبیت میں آیت سلام علی الیاسین۔ ثانی صلوٰۃ میں او پر آنحضرت صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت آنحضرت کے تشدد میں۔ ثالث طہارت میں رسول صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں فرمایا طہارۃ باب اہلبیت میں دلہر کم نظیر۔ رابع تحزیم صدقہ میں او پر رسول صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خمس محبت میں قال اللہ تعالیٰ فاتبعونی بحبیکم اللہ وقل للہم سلم علیہم ابراہیم المودۃ فی القربے۔ آیت چوتھی آیات فضائل اہلبیت سے آیت وقفوا ہم انہم مستحون ہی یعنی عقائد و اعمال ان کے سے پرچہ ہیں گے۔ واسطی زیادتی توبیخ او کو کہ آیا حق مولات اور وراثت او دوسری کا جیسا کہ پیغمبر خدا صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے او کو وصیت کی تھی بجایا۔ ثانی اس کے ثواب کو نہ چھین یا انکا او کو ضائع کیا اور اس کی بجا آوری میں اہمال تعاقب او زبال او اس اہمال کا او کو مل طرف عالم ہو سے۔ نقل یہ حدیثیں ہر قسم سے جو جہاں کہ اہلبیت حضرت نبی اکون ہیں کہ اہلبیت وہ ہیں کہ صدقہ او پر او کو حرام ہے اور روایت کی ترمذی نے او کو کہا کہ یہ حدیث حسن ہے وہ کہ رسول خدا صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق جو میرا ہوں میں جہلن ہمارے وچیزین نفیس اگر او کو ساتھ نہ لے کہ ہو بعد میرے کہی گراہ نہوگی ایک ایک اور نفوس غلام دوسری سے ایک کتاب اللہ کہ ایک جبل مقدس زمین سے آسمان تک۔ دوسری حضرت اور میرے اہلبیت حکم انکا آپس سے منکاف اور جدا نہوگا او سوقت تک کہ دار ہو وین میری پاس او پر جو عرض کو شکر کہ پس نظر کران کہ میرے بعد تعظیم و تکریم او کی۔ کس طرح بجا آئے ہو

ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا جو میرا ہونے میں دریاں تھما سکے کتاب اللہ اور اپنی سنت اور مرا وسعت سی بوقت اطلاق شرع میں وہ احادیث میں کہ قرآن و کسانہ ناطق نہیں ہوا اور اہل روافی سے قولاً اور فعلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حد رہا یا اگر مطلق سنت مراد لیون تو سنت کتب اللہ سے ذکر کتاب اللہ اوس سے مستفی ہے اور حاصل کلام وہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ترغیب قوائی ہی اپنی امت کو کہ بقرآن اور سنت اون کو گون کی کہ اعلم نسبت اور کتاب اللہ میں بغیر اہلبیت نمک ہوا اور مجموعہ ان احادیث سے بقایا انکما قیامت تک مستفاد ہوتا ہے اور روایت طبرانی اور ابی اسحاق میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حرمت خدا تعالیٰ میں ہیں جسے کہ محافظت حرمت ثلثہ کی اختیار کی محافظت اپنی دین اور دنیا کی بجا لایا اور جسے کہ محافظت نہ کی محافظت دین اپنی کی بجا لایا کہ مینے وہ کیا میں فرمایا حرمت اسلام اور میری حرمت اور حرمت صلہ رحمی میری کی اور ابن سعد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام فرمایا کہ میں اور میرے اہلبیت جنت میں اور شاخیں اوس دشت کی دنیا میں ہیں پس جو کوئی چاہی قرب آفرید گا اپنی کارہ خیر اور اہل بیت اختیار کرے۔ آریہ پانچویں آیات فضائل اہلبیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قول حق تعالیٰ کا آیت واقصوا بحبل اللہ جمیعاً یعنی تم سب اپنی اور انصاف چکل مارو ساتھ جبل اللہ کہ دین حق تعالیٰ کا ہے یا محمد اوس کا یا قرآن یا متابعت رسول انس وجان باہل بیت جیسا کہ ثلثیہ اپنی فقیر میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آیت فضائل اہلبیت سے ام محمد و بن انس علیہ السلام انتم اللہ من فضلہ ہے یعنی بلکہ حدیثی میں او پر اون کو گون کر کہ دیا او گنوا السنۃ فیہ فضل می۔ مراد بناس اس آریہ میں اہلبیت میں اور مرار اعطاء فضل سے نبوت اور کتاب اور نصرت اور اعزاز میں ہے۔ آریہ ساتویں آیات فضائل اہلبیت سے آیت و ما کان اللہ لیغنیہم انت فیمہ یعنی نبین اللہ تعالیٰ کہ عذاب کرے او گنوا یعنی قریش کو حال آنکہ تو انہیں ہوا اور احادیث میں وارد ہوا ہے جیسکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل اہل عرض میں اہلبیت آنحضرت ہی امان اہل زمین میں اور زمین احادیث وہ کہ ایک جماعت فی سب قوی روایت کی ہیں کہ نجوم امام اہل سما میں اور میرے اہلبیت امان میری امت کی اور یہی ایک روایت قوی میں وارد ہوا ہے کہ اہلبیت میری امان اہل ارض ہیں جب وہ ہلاک ہوں پہنچے گا اہل ارض کو آیات می کہ اوس کے ساتھ موجود ہیں اور طرق متعددہ سے کہ بعض انہیں سے مقوی بعض ہوں ہوا ہے کہ بعض میری اہلبیت کی دریاں ہمارے شکل کشتی نوے کی ہے جو کہ اوپر اوسکی سوا ہوا نجات پائی اور جسے اوس سے خلف و اخلاف کیا ہوا یا ڈوبا اور بعض نے علمائے کبار کی اہل بیت سے کہ امان اہل زمین کی میں او کی علمائے ہوں اسکے کہ او کی علمائے ہادی ہیں مثل نجوم کہ حسن ثانی میں کہ وہ معدوم اور مفقود ہوں جو علامات کہ موجود اہل ارض ہیں ظاہر ہوں میں۔ آریہ آٹھویں فضائل اہلبیت سے آیت انی اغفر لکم تائب اسن وعمل صالحا ثم ہتھی کی یعنی تحقیق میں اللہ تکنیکاً مرزہ ہوں اوسکی کہ شرک سے توبہ کی اور ایمان لانا

اوپر میرے اور خلیفہ کا حکم کی گیارہ دست پائی۔ آیہ نوین آیات فضائل اہل بیت سے آیت قرآن جلک فیہ من بعد ما جاءک من العلم افضل
 فاعلموا انہ علیکم فیہم من بعد ما جاءک من العلم افضل علی الذین یحیی پس جو کوئی جگرے اور مجاہد اور خصوصیت کرے تیری سنا
 اے محمد و باب عیسیٰ چھپے آنے اور حاصل ہونے اور اسکے علم سے جگہ کو کہ وہ زندہ اور رسول ہیں پس کہ کہ آؤ بلاؤین ہم اپنی جیون اور تمہارے
 جیون کو اور عورتیں اپنی اور عورتیں تمہارے اور اپنی نزدیکوں اور تمہارے نزدیکوں کو یہ رہا بلکہ کرین ہم پس کر دین ہم نعمت خدا کی اور
 دروغ کو یوں کہ یعنی نفرت کرین ہم اور اہل کذب کو۔ تغیر جامع اسیان میں لایا ہے کہ مراد بافتنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی بن
 ابی طالب رضی اللہ عنہ میں اسکی نعمت سے علی مرتضیٰ کو نفس اپنا پڑا ہے اور مراد اباننا حسین رضی اللہ عنہما میں اور مراد اباننا
 حضرت فاطمہ ہر رضی اللہ عنہا میں یہاں سے معلوم ہوا کہ اس آیت سے وہی مراد میں اور یہی معلوم ہوا کہ اولاد علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما اور انکے
 ذریعہ فرزند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور ساتھ آنحضرت کی متسوب ہیں نسبت تمام صحیحہ فائدہ دیا اور آخرت میں اور واسطی تمیم فائدہ کو
 ایک حدیث بھی ذکر کرتی ہیں ہم صحت پہنچا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک وقت اوپر سیر کرتے ہوئے آیا کہ یہی حال اس قوم کا جو
 ہیں کہ رحم اور قربت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نفع نہیں بخشتی اور انکی قوم اور امت کو بروقتیامت سوکتہ بخندے اور جو علی بن حنفی
 کہ رحم اور قربت میری متصل اور پیوند میرے ہیں دیا اور آخرت میں ای کو گو بدستی کہ میں آؤ تمہارے ہو گا اور دین اوپر جو عرض کو کہ یہ دسویں
 آیات فضائل اہلبیت سے آیت و سونے لیک یک ایک فرضی ہی یعنی تشریب ہی کہ مگر اسے تجویز فرما کار تیرا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 مرتبہ شرافت و رباہ گاہن ہر گاہوں است کہ اس خوشنودہ و سونے لیک یہاں تک تیری لیکو بخشتے کہ کسی تو پس راضی ہوا میں۔ اور طہانی نے
 علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا اول وار دین حوض میرے اہل بیت
 ہو گا اور جو کوئی محبت کرتا ہو اور نہی میری امت سے اور فاطمہ ابو داؤد و شعی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا ہے کہ اے فاطمہ سب اپنی نام کا کہ فاطمہ کہائیں جانے ہے تو اور علی ہی تجھے و جبرئیل اور علی پوچھا تا پس فرمایا ان اللہ قد ظہما و دریا
 عن النبی یعنی برستی کہ خدا تعالیٰ خود رکھتا ہے اسکو اور اسکی ذریعہ کو آتش و دروغ سے اور طہانی نے سیندوی کہ رجال اوکی نقابین
 روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ خدا تعالیٰ تجھ کو اور سیکو تیری اولاد سے عذاب نہ کرے گا
 آیت گیارہویں آیات فضائل اہلبیت سے آیت ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریہ یعنی بدستی جو لوگ کہ ایمان لائے
 اور کام کیا ہے جس میں وہ لوگ کہ تیرے خلائق میں اور را قطنی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جس شب میں کہ میری نوبت
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تھی اور اس نے ہاکم میں فاطمہ ہر رضی اللہ عنہا میرے مجرمین آئین اور علی کرم اللہ وجہہ

عجب او گئے تھے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسی علیؑ کو ساتھ اپنی صحابہ کی بہت میں داخل ہو گا۔ آیت بارہویں
آیات فضائل اہلبیت سے آیت و از نعم اللہ لنا علیہ السلام فلا تموتون فی اضرط مستقیم یعنی اور بدستی وہ البتہ علم فی امت کا پس
نہ شک کہ تمام دشمن اور یہودی کردیری یہ ہے راہ سیدی۔ مقاتل بن سلیمان اور اسکے اتباع نے مفسرین کو کہا کہ یہ آیت نشان جنگ
ہے جیسا کہ آدھکا احادیث صحیحہ میں کہ وہ اہلبیت نبوی سے ہو گا اور اس وقت میں یہ آیت دال ہے ساتھ برکت اور کثرت کو نسل فاطمہ رضی اللہ
عنہا اور علی رضی اللہ عنہ میں اور دال ہے اوپر اسکے نسل او کھنقاہ باب حکمت اور صلح رحمت میں اور ایک روایت احمد ابو داؤد
اور ترمذی سے وہ ہے کہ دنیا تمام اور آخرت میں پہنکی جب تک کہ مالک نہ مانوے ایک مرد میر سلیم بیت کے کہ اسم اس کا ہو اقی نام میر کے
ہے زمین کو براز عدل کر سبھا کہ جو رواؤ ظلم سے پر ہوئی ہو اور اسکے ننانہ میں با بان آسمان سے برسے اور زمین گیاہ اوگا دے اور
کوئی چیز انہی نفس میں لگا کر کی اور یہ مرد در میان او کی سات برس یا نو برس جو ہی اس طرح کہ زہر سے تھنا جو مرد و دکنی کن یعنی کہ میں کا
خوش اور اقر با ہمارے زندہ ہو سے تھنا ہم اس نعمت اور دولت کا کہ ہم کہتے ہیں کہتے۔ آیت تیرہویں آیات فضائل اہلبیت سے
کہ بیت علی الاعراف رجال یعرفون کلا سبھا ہم ہے اخراج کیا قطبی نے تفسیر اس آیت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ان دونوں نے
اعراف ایک موضع بلند ہے صراط سے کہ اوپر اسکے عباس اور حمزہ اور علی بن ابی طالب و جعفر بن ابی طالب و الحسن بن علی و حسین بن علی
ساتھ بیاض و جوہر اور دشمنوں اپنی نگو ساتھ مرد و جوہر کہ جوہر میں آیا آیت فضائل اہلبیت سے آیت قل لا اسئلكم علی اجر الا اللہ
فی القربی یعنی تمہیں طلب کیا میں اوپر بلاغ پیام الہی کو کوئی اجر نہ کر محبت اور مودت پیچہ ذوی القربی کے۔ بیان میں ابن عباس رضی اللہ عنہما
کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اکابر انصاف خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اگر کیا کہ تمہاری
ہیں کہ میں ہو اور راہ دین ہو بابت کرتی ہو اور اخراجات تمہارے بہت ہیں اور داخل کم نہ کر فرماؤ حدیثی حال کہ یہ کیا ہو جو طلب ابھی
کو قانون ہم تاخیرام عقبہ علیہ ضروریات میں خرچہ فراہم اس وقت یہ آیت نازل ہوئی قل لا اسئلكم علی اجر الا اللہ اسی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نہیں مانگتا میں تم سے ساتھ نہ پانچ پیغام الہی کو کہ مجھ پر ذری الا اللہ و ذی القربی مگر محبت اور دوستی میری خویش و اقربا کو آیت ومن
یقرض حسنة من زولہ فیما حسنا یعنی جو کوئی سب کرے کی زیادہ کر میں ہم اسکے لینی او میں خوبی یعنی او چند کہ میں ہم تو اب اس کی کاتیت
ان اللہ غفور رحیم یہی کہ خدا تعالیٰ بخشنے والا بردبار ہے۔ تفسیر اس آیت میں مردی سے بروایت احمد و طبرانی اور ابن ابی اسلم کہ میں عباس
کہ جو یہ آیت نازل ہوئی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خویش و اقربا آپ کے کہ دوستی او کی واجب ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فی دنیا علی او فاطمہ و دو نو بیوی از کفر شک یہ آیت مستحق طلب محبت اہل بیت نبوت میں اور وہ کہ یہ محبت کمال ایمان سے ہے

ہے اور آیت مذکورہ اشارہ ہی اور توجیب کے ساتھ صلہ اہل بیت کے اور ان کی مسو کر تکیہ و بیسی نہ فرما روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ میرے ساتھ متصل ہو دے اور اس کو میرے نزدیک نعمت کہ سبب اس کے روز قیامت میں اس کے لئے شفاعت کروں میں چاہتی کہ ساتھ میرے اہلبیت کو متصل ہو دے اور ان کو خوش رکھی اور مسکری نے اس سے روایت کی ہے کہ کہا ایک ماہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے اس اثنا میں علی کرم اللہ وجہہ اُسے اور سلام کیا اور کئی رہنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجوہ اصحاب میں نظر فرماتی تھے تا دیکھیں کہ کون شخص صحابہ سے اور ان کو جگہ دیتا ہے اور سوق ابو بکر رضی اللہ عنہ کی جانب راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے اپنی جگہ سے اٹھ کر آیا ابوالحسن آؤا و بیان بیٹھا اور سوفت حضرت علی کرم اللہ وجہہ درمیان ابو بکر رضی اللہ عنہ و آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھا اور آنحضرت خوش ہوئی اور مروی ہے کہ جب علی رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ بعد از وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت آنحضرت آنے حضرت علی ابو بکر کو کہتی تھیں کہ ابو بکر کھلتے قدم نہیں کرتا میں اوپر ایسے شخص گو کہ ستائیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی حق میں کہ فرمایا نہ نزلت علی کرم اللہ وجہہ میرے نزدیک مثل نہ نزلت میری ہے نزدیک میرے پروردگار کے اور بخاری میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ جسوقت میں کہ قحط و کم کاری ہوئی تھی حضرت عباس ثوابس و دعائی استسقا کی لٹی آتی تھے اور کہتے تھے کہ پیش ازین ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متصل ہوئے تھے ہم یا قحط میں اس پر بکرت دعائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالیٰ ان عطا فرماتا اور اب ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ کرتی ہیں ہم اور امید عطاے باریان تیری درگاہ سے کہ حق میں ہم بعد از ان حق تعالیٰ باران رحمت فی نہایت مرحمت فرماتا اور مروی ہے روایت ابن عبد اللہ کہ گاہی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ گذری اور پیغمبر اور عثمان رضی اللہ عنہما کے ایسی وقت کہ وہ سوار ہوں مگر یہ کہ فرود آتی تھے جیتیک کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اوتکے سامنے سے گذرتی تھے بعد از ان سوار ہوتے اسلئے کہ مکر وہ جانتی تھے اس امر کو کہ عمر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیادہ یا ہودین اور وہ سوار اور رافطی نے روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ علی کرم اللہ وجہہ سے سوال مسایل کرتے تھے اور وہ جواب دہی تھے اور سوق عمر رضی اللہ عنہ فی کما بعد ان پانچ اس کے کہ میں زندہ رہوں درمیان قوم کہ ابو الحسن نمودین مروی ہے کہ عبد اللہ بن حسن ثنی ابن حسن بطن ماہر حدیث سن اپنی میں نزدیک عمر بن عبد اللہ بن عمر کے آئے جب عمر بن عبد الغزیز نے او کو دیکھا مجلس اپنی برہم کر کے استقبال او کا کیا او کی قوم نے صدور اس امر سے اس کو ملاست کی عمر نے جواب میں کہا کہ ایک فی ثقافت روایت سی مجھے خبر دی ہے کہ زبان مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود دستا پہنچے کہ فرمایا سو اسی اسکے نہیں کہ فاطمہ زہرا ایک مصلو ہے جسے خوش کرتا ہے مجھ جو کہ خوش کرتا ہے

اوسکو اور میں جانتا ہوں کہ قاطعہ ہمارے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے ہوتے تھے اور وہ ہم میں اس تعظیم و تکریم سے کہ نسبت بہ سیر اذکیہ بالایمان
اور خطیب نے روایت کی ہے کہ امام احمد رضا کے پاس اگر کوئی لڑکا یا جوان قریش سے یا اشراف اور سادات سے آتا اور سکا کر مہمانی اور
آپ بچے اور امام اعظم تعظیم اور توقیر سادات اور اہلبیت کی بہت کرتے تھے اور امام شافعی بنا برہانہ تعظیم و توقیر کے اور دوستی اور
محبت اہلبیت کے مشہور اور معروف بتشیع ہوئے وصل بیان میں اوسکو جو بچہ صلہ علیہ والہ وسلم نے خبر دے دی کہ میری اہلبیت
بعد سیر ہو چکا است میری سے قتل اور ناقوان برداری اور تحقیق کہ دشمن اس قوم ہمارے نسبت ہماری اور ہماری اہلبیت کی کنی ایہ
اونبی مزیدہ اور نبی خرد میں اور حاکم نے کہا ہجو کہ یہ حدیث صحیح ہے وصل مناقب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور انکی اصحاب
میں منقول خزانۃ الروایات سے قادی سر اجیہ میں لکھا ہے کہ امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی ثابت نہ اوک کیا ہے اور خود
علی بن ابیطالب کا اوتا لنگی اذکوباپ و نکو حال تاکہ ابو حنیفہ صغیر اسن تہ بن عاقوئی اذکوب لے حضرت مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ نے
ساتھ رکھتے تھے ایسا ہی ذکر کیا ہے حکم الدین نسفی نے اور یہ قول صحیح ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے سماعت حدیث سات صحابہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ہی بعض اذنین و کورین چنانچہ اذنی انس بن مالک اور عبد اللہ بن حسین الزہری اور عبد اللہ بن ابی
اور ابوبکر بن الامتیع اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم میں اور بعض اناث مثل عائشہ بنت عبد اللہ بن مسعود اور ابو حنیفہ فی اذکوب
بہ علم اکثر رجال سے مگر نسبت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں بجا نبی حماد بن سلیمان کو ہے اور حماد تلامذہ ابراہیم غنی کی ہیں اور ابراہیم غنی نے
اخذ علم علیہ اور اسود اور قاضی شریح کسی کیا ہے اور ان سب نے حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے اور
اذنون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور قادی صدیقہ اذتجنیس اور مزید میں کہا ہے بقول صحیح کہ ابو حنیفہ سے
تا بعین سے اور سر اجیہ میں خلف بن ابوبلخی سے منقول ہے کہ کہا بد رستی اللہ تعالیٰ نے کہ امام اعظم کو بعد اپنی صلہ اللہ علیہ والہ
وسلم کی صحابہ میں اور بعد صحابہ تابعین میں پورا و تکے بعد امام اعظم اور انکی یار و نہیں اس بات سے جو چاہے رضی اللہ عنہ سے اور
جو چاہے خصم ہوا و رضوات میں کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ ہم باقی میں تو ریت میں جسی حق تعالیٰ نے نازل کیا ہے
اور ہر کسی کی بدستی اللہ تعالیٰ کو نہیں غرق ہے کہ ہودی است محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک نور کہ نسبت کیا جاوے ساتھ ابو حنیفہ
کے اور حکایت کی ہے کہ عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم نے ملاقات کی ابو حنیفہ سے پس فرمایا اے ابو حنیفہ
مجھ پر بات سماعت ہو چکی ہے کہ تو مسائل وضع کرتا ہے بقیاس اور ترک کرتا ہے احادیث کیر جہ اجدک کہیں عرض کی ابو حنیفہ نے
یا بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت سی نمین سائل پوچھا ہوں مجھ پر جواب بھی ایک اذنین سے یہ ہے کہ کافرا افضل ہے

اور اعظم شان میں یارونہ فرمایا نماز کیا امام اعظم نے اگر ہوتا میرا قول ساتھ قیاس کی البتہ کتاب میں کہ عورت جب پاک ہو جو جس وقت فضا کرنا اور نہ فضا کرے روزہ۔ لیکن کتاب ہونین اتباعا للفقہ صکار سے حاکف روزی اور نہ فضا کرے نمازین اور دوسرا مسئلہ یہ کہ نہی بخن وادریا ببول فرمایا بول میں کہا ابو حنیفہ نے اگر ہوتا قول میرا مخالف لغو ص کے البتہ کتاب میں کہ غسل بالبول اقرب الی القیاس لیکن کتاب ہونین سے وجوب غسل کو بعد خروج منی کی بالذوق نہ بعد بول کو عملاً ساتھ آیا اور خبر کے۔ تیسرا مسئلہ یہ کہ عورت انصاف و عجز ہو یا مرد پس فرمایا محمد بن علی رضی اللہ عنہما ز عورت انصاف ہی پس عرض کیا ابو حنیفہ نے اگر میرا قول بالقیاس ہو تا سوا کی کتاب اور اخبار کی البتہ ہونی تصنیف میراث میں واسطی عورت ضعیفہ کی البتہ لیکن کتاب ہونین جیسا کہ فرمایا حق تعالیٰ نے مرد کی لکھو مثل حصہ و عورت کی کو۔ یہی ہے مذہب میرا کہ بیان کیا میں نے علی کتاب الدار احادیث بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از ان علی اقادیل الصحابہ پس انان اور پہلچام امت کو میرا کہ نہیں باتا میں کوئی چیز اشیا اربع سے کتاب ہونین ساتھ اجتماع اور قیاس کے پس اگر امام فرمایا محمد بن علی رضی اللہ عنہما ابو حنیفہ کو اور لطف و مہربانی اور عذر چاہا اوس سے اور ترک کیا قول مخالفین اور معاندین کا اوس کا باہن۔ روزنہ میں لکھا کہ سنائیں اب افضل کو کہ کجایت کرتے ہیں حال ابو حنیفہ رح۔ سمجھ کہ وہ کہ فرات کی تین حصہ ایک حصہ تدرب کے لئے اور ایک نماز اور ایک نوم۔ کہ لئے اتفاقا کدرے ایک دن کو نہیں کہ بازی کر رہی تھے پس بولا ایک اونہیں سراسے کر کو بہا ایک مرد ہی نہیں تمام شب نماز بہتہا ہے صبح تک پس روئے امام اعظم او کہا اے نفس ڈر اللہ کہ لوگ کمان کرتے ہیں تجھے جو چیز کہ نہیں بیچ تیرے پیر نہ سوئی بعد اسکے کسی رات یہاں تک کہ روایت کیا ہے کہ امام اعظم فرما ز فجر پڑھی ہے ساتھ وضو اس کے چالیس برس تک مغرب میں ہے کہ ولادت ابو حنیفہ کی سنہ اشہ ہجری میں ہوئی ہے اور راجیہ میں۔ ہر وقت پائی ابو حنیفہ رح جو کہ عمر او کی تیرہ برس کی سنہ ایک سو پچاس ہجری النبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاتمہ

تراویح و نماز خاتم فضائل انسانی و جمع کمال التالی مولوی سی محمد بہاء الدین ندو محمد علی عبداللہ الکنوی علیہ السلام بعد حمد و ثناء کو دنیا و دن کو بشارت ہو اور خدا پرستوں کو بشارت کہ درین مان سینت انجام اور فرزند کی تو امان و خوشنود روزگار و شہر و دیار و اقطار جلد دوم عجائب القصص بزبان اردو ترجمہ قصص الانبیاء و افعالہ عالم حامی شریع

